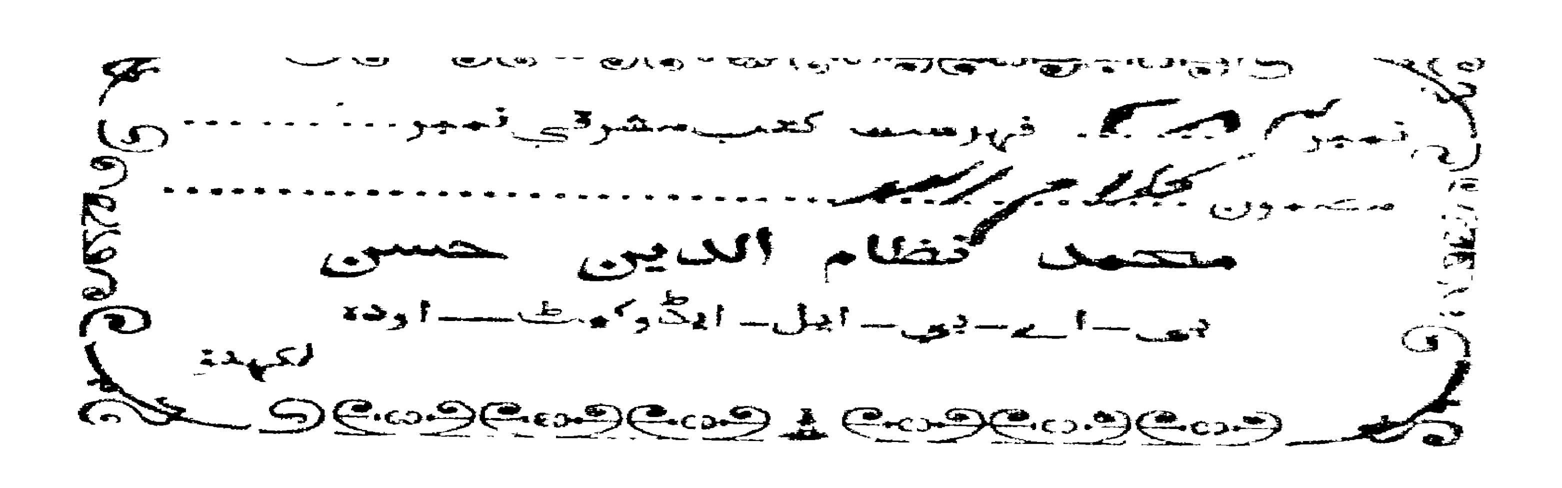
نمبر ... فہرست کتب مشرقی نمبر ...
مضمون ...
محمد نظام الدین حسن
بی-اے-بی-ایل-ایڈوکیٹ-اودھ
لکھنؤ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

يقول محمد محي الدين اني اخذت القران
العظيم عن مولانا محمد حسين الصاحب رحمه
الله وهو اخذ عن مولانا المولوي قطب الدين صاحب
وهو اخذ عن مولانا المولوي محمد اسحاق الصاحب الدهلوي
وهو اخذ عن عبد الغفور بن عبد الكريم بن عبد الرسول

وهو اخذ عن العلامة الفقيه المحدث القارى المتقن

السيد ابى الحسن علي بن عبد البر الوفائى الحسينى

وهو اخذ عن السيد محمد مرتضى ابى الفيض الحسينى

الزبيدى ثم المصرى وعن شيخ القرّاء والقراءت

بالجامع الازهرى ابى اللطائف عبد الرحمن بن

محمد الزبيرى القرشى الاجهورى قالا اوريناه عن الشيخ

المعمر محمد بن محمد الحسنى البليدى زاد الثانى ·

فقال وعن الفاضل المقرئ عمر شهاب الدين

احمد ابی السماع ابن احمد القیری قال اخبرنا عن الشيخ الاقرء

بالدیار المصرية الشمس ابی عبد الله محمد بن القاسم بن

اسمعیل القرئی عن شمس بن الباهلی عن خاله

سلیمان بن عبد الکریم الباهلی وغیره بنجم الدین بن

الاشرف محمد بن احمد بن علی السکندری عن شمس بن محمد بن محمد بن

عمر النشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الخصر عن

الشمس محمد بن ناصر الدين الدمشقي عن العماد ابي بكر

ابن ابراهيم بن ابي قدامة عن ابي عبد الله محمد بن جابر

الوادي الحسيني عن الامام ابي العباس احمد بن محمد

الخزرجي الشهير بابن العمار عن ابي الحسن محمد بن احمد

بن سلمون البلنسي عن ابي الحسن علي بن محمد عن ابي داود

سليمان بن نجاح الاموي عن ابي عمرو عثمان بن سعيد

بن عثمان الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي

بن الحسين المقرئ عن احمد بن سالم الختلى عن

الحسن بن مخلد عن البزى عن عكرمة بن سليمان

عن اسمعيل بن عبد الله بن كثير عن مجاهد عن

عبد الله بن عباس عن أبى بن كعب عن رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال لأبى فلما بلغت

والفجر قال كبر حتى تختم مع خاتمة كل سورة

فقد اخذ منى القران العظيم الاخر المعظم

ذو الاخلاق المرضية المتصف

بالشمائل السنية جناب المولوي محمد

نظام الدين حسن خان صاحب سلمه الله كما

بلغ الي بالسلسلة المذكورة فاجزته

بسائر القرآن العظيم

٣ - جمادى الثاني ١٣١٤ھ

محمد محي الدين

اورنگ آباد۔ شوال ۱۳۱۴ھ

بخدمت شریف جناب مولوی نظام الدین حسن خان صاحب

مینے اس قران شریف کو اول سے آخر تک

بغور دیکھا جن الفاظ اور آیات اور اعراب کے ساتھ

مجھے اوس سلسلہ سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے قرآن شریف پہونچا ہی جو سلسلہ اوس سند

مین مذکور ہی جو علحدہ مینے آپکو لکھکر دی ہی اونہین الفاظ

اور آیات اور اعراب کے ساتھ یہہ قران شریف ہے

لہذا مین تصدیق کرتا ہون کہ یہہ قران شریف بالفاظہٖ

و آیاتہٖ و اعرابہٖ وہی ہے جو حسب سلسلۂ مندرجۂ سند

مجھے اون وسائط سے پہونچا ہی جو سند مین مذکور

ہین اور بالکل صحیح اور بالکل اطمینان کے ساتھہ قابل

اعتبار ہے ـ ترجمہ کی صحت مترجم کے ذمہ ہی فقط

محمد محی الدین

حامداً ومصلياً

يقول محمد محيي الدين ابي احمد قرأت القرآن العظيم على مولانا محمد حسين الله صاحب رحمه الله

وهو اخذ عن مولانا المولوي قطب الدين صاحب وهو اخذ عن مولانا المولوي محمد اسحاق

صاحب الدهلوي وهو اخذه عن عبد الغفور بن عبد الكريم بن عبد الرسول وهو اخذ عن العلامة

العلامة المحدث القاري المتقن السيد ابو [illegible] علي بن [illegible] الكبير [illegible]

وهو اخذ عن السيد محمد مرتضى ابي الفيض الحسيني الزبيدي ثم المصري وعن

شيخ القراء والقراءات بالجامع الازهر ابي السماح عبد الرحمن بن

محمد بن الزبيري القرشي الاجهوري قالا رويناه عن الشيخ المعمر

بن محمد الحسني البليدي زاد الثاني فقال وعن الفاضل المقري [illegible] شهاب الدين

احمد ابي السماح بن احمد البقري قالا عن شيخ الاقراء بالديار المصرية [illegible]

ابي عبد الله محمد بن القاسم بن اسماعيل البقري عن شمس بن البابلي عن خاله

سليمان بن عبد الكريم البابلي وغيره نجم الدين ابي [illegible] محمد ابن

احمد بن [illegible] الاسكندري عن شمس بن محمد بن محمد بن [illegible]

عن قطب الدين محمد بن محمد عبد الخيضري عن الشمس محمد بن ناصر الدين الدمشقي

عن العماد ابي بكر بن ابراهيم ابن ابي قدامة عن ابي عبد الله محمد بن [illegible]

الحسني عن الامام ابي العباس احمد بن محمد [illegible] الشهير بابن العماد

عن ابي الحسن محمد ابن احمد [illegible] عن ابي الحسن علي بن محمد

عن ابي داود سليمان بن نجاح الاموي عن ابي عمرو [illegible] بن سعيد

بن عثمان الداني عن فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسين

المقرئ عن احمد بن سالم الختلي عن حسن بن مخلد عن البزي عن

عكرمة بن سليمان عن اسماعيل بن عبد الله بن كثير عن مجاهد عن عبد الله

بن عباس عن ابي بن كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال ابي فلما بلغت والضحى قال كبر حتى تختم [illegible] السورة

فقد اخذ مني القرآن العظيم الاخ [illegible] الاخلاق المرضية المتصف

بالشمائل السنية جناب [illegible] محمد [illegible] جعلنا الله سبحانه

كما [illegible] الى السيد المذكور فاجزته بما [illegible]

[illegible] جمادى الثاني سنة [illegible] هجري

محمد محيي الدين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیفیت متعلق فہرست مضامینِ قرآن

چونکہ یہ فہرست نہایت عجلت کی حالت میں لکھی گئی ہے اور نیز اختصار کا بھی بہت خیال تھا اس وجہ سے یہ چند اُمور اختیار کرنے پڑے۔

(۱) تقلیلِ ابواب کی غرض سے کہیں کہیں ایک ہی باب میں متعدد مضمون جمع کر دئے۔ مگر یہ وہیں کیا گیا کہ اُن مضمونوں کے استشہاد کی آیتیں بہت سی ایسی تھیں کہ اُن سب کے لیئے مشترک تھیں۔ یا وہ مضمون باہمی ایک خاص تعلق رکھتے تھے۔ مثلاً حصۂ اول کے گیارہویں باب میں ہے ہر چیز کا اللہ کے اختیار سے ہونا اس کے ساتھ تقدیر کے مسئلہ کو شامل کر دیا۔ یا حصۂ دوم کے چھبیسویں باب میں مسائل نکاح۔ اور طلاق۔ اور عدت۔ سب کو ایک باب میں جمع کر لیا۔ یا حصۂ سوم میں حضرت داود کے قصے کے ساتھ حضرت سلیمان کے قصے کو بھی درج کر لیا۔ پس ایسے ابواب میں جو آیتیں مذکور ہیں تو کوئی تو اُن سب مضمونوں سے تعلق رکھتی ہیں اور کوئی بعض سے۔

(۲) بعض مضمون کو بالاستقلال اپنی بڑی سرخی کے تحت میں درج ہونے کے مناسب تھے مگر تقلیل ابواب کے خیال سے دوسرے کے بالتبع بڑی سُرخی میں داخل کئے گئے۔ مثلاً بیانِ مسئلۂ [illegible] کو مسائل کی سرخی کے تحت میں داخل کرنا مناسب تھا مگر مسائل صیام و اعتکاف کے بالتبع حصۂ دوم کے سترھویں باب میں داخل کر دیا۔

(۳) قرآن مجید میں جو ایک مضمون کی متعدد جگہ آیتیں ہیں تو ہم نے اس فہرست میں صرف ایک ہی جگہ کا حوالہ لکھ دیا۔ ہاں اگر آیت کا عنوان بدلا ہوا تھا یا جز سیاق و سباق کی جگہ بھی باب سے متعلق نیا فائدہ سمجھا جاتا تھا یا کسی بات کا مزید اہتمام مقصود تھا تو اُس کو دوبارہ بھی درج کر لیا۔ مثلاً (فاستبقوا الخیرات) یہ آیت کئی جگہ ہے۔ ہم نے [illegible] ایک ہی جگہ کا حوالہ دے دیا۔ اور مثلاً (ان اللہ بکل شئی علیم) اور (ان اللہ قد احاط بکل شئی علما) یہ دونوں آیتیں اگرچہ ایک ہی مضمون رکھتی ہیں مگر چونکہ عنوان غیر ہے اس وجہ سے دونوں آیتوں کو درج کر لیا۔

(۴) بعض موقعوں پر ایسا بھی ہوا ہے کہ قرآن مجید میں ایک نسق بیان میں ابتداء سے مضمون اور انتہا سے مضمون ہمارے باب کے مناسب تھا گو بیچ کا مضمون باب سے چنداں تعلق نہ رکھتا تھا۔ یا متفرق طور پر باب کے مناسب متعدد جگہ مضمون تھا تو ہم نے بغرضِ اختصار کل کو ایک قرار دیکر ایک حوالے میں سب کو لکھ دیا اور متفرق کر کے کئی حوالوں میں لکھے۔ مثلاً حصۂ دوم کے اول باب میں جو پارہ ۳۔ سورہ بقر کے ۳۷۔ ۳۸ رکوع کے حوالے سے شاہد لکھا ہے اُس میں انفاق کا حکم سات آٹھ جگہ متفرق طور پر مختلف عنوانوں میں ہے کو [illegible] بیچ میں دیگر مضامین بھی آگئے ہیں تو ہم نے کل کو ایک قرار دے کر ایک ہی حوالے میں درج کر لیا۔

اور یہ بھی بات قابلِ لحاظ ہے کہ ہر جگہ سیاقِ کلام یا منطوق نظم سے استشہاد نہیں بلکہ بہت جگہ اشارات اور شانِ نزول کی رعایت سے بھی استنباط ہے۔ خاص کر استدلالی مضامین تو عوام کے لیئے تقریر کی بہت ہی ضرورت رکھتے ہیں۔ اور بعضی آیات باعتبار اپنے متعدد احتمالی معنوں کے متعدد جگہ ذکر کی گئی ہیں۔ اور بعض موقعوں میں جہات مختلفہ کے سبب سے بھی ایک آیت کو چند ابواب میں ذکر کیا۔ یہ سب باتیں فہرست کو بغور پڑھنے سے خوب واضح ہو سکتی ہیں۔

کتبہ ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری عفی اللہ عنہ

مضامین قرآن کی مجمل فہرست

عقائد

عبادات ومعاملات وتہذیب نفس وغیرہ

مسائل

تاریخی مضامین

آنحضرت اور آپ کے معاصرین کے حالات

کفار کا آپ کے اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ اور عناد اور اہل کتاب اور مشرکین کا عناد اور سرکشی کے سبب سے ایمان نہ لانا

اہل کتاب اور مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

اہل کتاب کا طمع دنیا سے دین کو چھوڑنا۔

آپ کے زمانے میں لوگوں کے کیا کیا عقیدے تھے اور اُن کے عادات اور حالات اور کفار کی گمراہیاں اور دعوے اور جو جو ان سب کے جواب دیئے جاتے تھے۔

مخالف لوگ تعلیم اسلام و رسول و قرآن کی نسبت کیا کیا اعتراض کرتے تھے اور اُن کے جو جواب دیئے گئے اور باہمی گفتگو۔

آپ کے زمانے کے غزوات کا تذکرہ۔

مسلمانوں کو جو تسکین دی جاتی تھی۔

اصحاب کی دین داری اور پختگی اور اُس پر اُن کی مدح۔

آنحضرت پر جنوں کا ایمان لانا اور اُن کے مقولے۔

آپ کے ازواج مطہرات اور اُن کے ساتھ خاص خطابات اور اُن کے خاص آداب

قرآن مجید میں جو معجزات خوارق عادات ہمارے نبی یا پہلوں کے مذکور ہیں۔

استدلالات

وہ مضامین جو اللہ تعالی نے بطور دلائل کے اپنے وجود و وحدانیت کے لیئے بیان فرمائے۔ یا اُن سے استدلال ہو سکتا ہے۔

خدا کے سوا کسی اور میں معبود ہونے کی صلاحیت نہیں۔

قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق اور اسلام کی حقیت کے دلائل اور جو آپ کی نسبت پہلی کتب میں پیشین گوئیاں تھیں۔

قیامت کی ضرورت اور مرکر جینے کا ثبوت۔

عالم معاد

آدمی کی موت

موت کے بعد جو عالم برزخ کا معاملہ پیش آتا ہے

بیان قرب قیامت اور اُس کے آثار جیسے خروج یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و نزول عیسی علیہ السلام

نفخ صور و حیات موتی وغیرہ حالات جو قیامت میں واقع ہونگے

بیان کرب اہل محشر و سختی روز قیامت اور نافرمان لوگوں کا واویلا اور تحیر اور اُن کی مصیبت اور اُن کا دنیا کی طرف واپس آنے کی تمنا کرنا اور جن کے سبب سے گمراہ ہوئے تھے اُن کے ساتھ عداوت ظاہر کرنا اور اُن کا عجز اور پل صراط کا بیان۔

مومنین کا قیامت کے دن امن میں ہونا۔

قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا اور معبودان باطل اور شیطانوں کا اپنے تابعداروں سے علیحدہ ہو جانا اور باہمی گفتگو اور شفاعت کا ذکر۔

مسلمانوں اور کافروں اور جھوٹے معبودوں کے ساتھ اللہ تعالی کی گفتگو

حساب کتاب و وزن اعمال بیان نامہ اعمال و جزاء اعمال۔

دوزخ و اہل دوزخ کی حالت

اہل دوزخ کے ساتھ گفتگو اور اُن کو ملامت اور اُن کی باہمی گفتگو اور پیروں اور پیشواؤں کا جھگڑا اور رد و کد

اہل دوزخ کا واویلا اور تمنائے موت اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کی درخواست اور جو اُن کو جواب ملے گا۔

اعراف و اہل اعراف

جنت اور اُس کے مکانات اور وسعت اور لذائذ اور اہل جنت کی پوشاک اور زیور وغیرہ وغیرہ۔

انہار جنت

حور اور خدام جنت

ہمیشگی دوزخ و جنت

متفرقات

اللہ جل شانہ کے بندوں پر احسانات

اللہ تعالی کا اپنے بندوں کو جانچنا اور امتحان لینا اور ڈھیل دینا اور عذاب بھیجکر بندوں کو نصیحت کرنا

کفار و فجار کو ایمان نہ لانے اور نافرمانی پر تہدید

عموم دعوت اسلام اور مسلمان بحیثیت اسلامی میں سب ایک درجے کے ہیں اُن میں مال و دولت اور حسب و نسب وغیرہ کی وجہ سے کسی طرح کا امتیاز نہیں۔

دین کی آسانی کا بیان۔

اصول دین میں کل انبیا کا متفق ہونا۔

رسوم جاہلیت

مصیبت گناہ کے سبب سے آتی ہے اور جو امم سابقہ ہلاک کی گئیں تو صرف اپنے گناہوں کے سبب سے۔

حسنات کا گناہوں کے لیئے کفارہ ہونا اور اسباب مغفرت و بیان توبہ و شرائط قبولیت توبہ۔

قرآن مجید کا نزول اور اُس کے عام اغراض اور اُس کا پہلی کتابوں کے لیئے مصدق ہونا۔ اور اُس کے عربی میں ہونے کی وجہ

قرآن مجید میں جو پیشین گوئیاں اور جو اخبار بالغیب ہیں۔

قرآن مجید میں جو امثال یا تشبیہات مذکور ہیں۔

بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔

مضامین قرآن کی مفصل فہرست

حصہ اول عقائد میں

اللہ جل شانہ کی ذات و صفات

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	الفاتحۃ	۱	الحمد للہ تا نستعین
″	البقرۃ	۱۳	الم تعلم ان اللہ علی ″ نصیر
″	″	۱۴	و للہ ″ فیکون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۶	ربنا و ربکم
۲	″	۱۹	والٰہکم تا الرحیم
۳	″	۳۴	اللہ لا الہ ″ العظیم
″	آل عمران	۱	اللہ لا الہ ″ الحکیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۳	اللہم مالک تا حساب
۵	النساء	۱۱	اللہ لا الہ ″ حدیثا
۷	الانعام	۲	قل لمن ما ″ العلیم
″	″	″	ان یمسسک ″ ینبئکم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۵	الانعام	۸	موالیہم	تا	الحاسبین
"	"	۱۳-۱۴	ان اللہ	"	بخبیر
۹	الاعراف	۱۹	الذی لہ	"	یمیت
۱۱	التوبہ	۱۶	حسبی اللہ	"	العظیم
•	یونس	۶	الا ان	"	ترجعون
۱۲	ہود	۱۰	وللہ غیب	"	تعملون
"	یوسف	۵	ان	"	للہ
۱۳	الرعد	۱-۳	وان ربک	"	قل اللہ
"	"	۶	واللہ	"	الحساب
۱۴	النحل	۱۱	وللہ		قدیر
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	الحمد للہ	"	الذل
۱۶	مریم	۴	لہ ما	"	ما بینہما
"	طٰہٰ	۱	من خلق		الحسنیٰ
"		۲	ربنا الذی	"	شیٔ
"		"	فتعالیٰ	"	الحق
۱۷	الحج	[illegible]	وان اللہ لہو	"	[illegible]
		۱۰	ہو سمّٰکم		النصیر
۱۸	المؤمنون		وما		غافلین
		۵	وہو الذی		[illegible]
			قل لمن	"	یشرکون
		۲	فتعالیٰ		[illegible]
	نور	۵	اللہ نور		علیم
		۶	الم تر		[illegible]
	الفرقان		تبارک		تقدیرا
		۵	[illegible] الذی		شکورا
	الشعراء	۵	رب العالمین		یوم الدین
	النمل	۲	الذی یخرج	"	العظیم
	القصص	"	وربک	"	تشکرون
		۹	[illegible]		ترجعون
	العنکبوت	"	کیف یبدئ		نصیر
	الروم		یخلق	"	وعدہ
		"	اللہ یبدئ		ترجعون
		"	[illegible]	"	الحکیم
		۳	اللہ الذی	"	یشرکون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۱	لقمان	۳	والی	تا	الامور
"	"	"	من خلق	"	الکبیر
"	السجدہ	۱	ذلک عالم	"	الافئدۃ
۲۲	السبا	۱	الحمد للہ	"	الغفور
"	"	۲	وربک	"	حفیظ
"	فاطر	۲	الحمد للہ	"	الامور
۲۳	یٰس	۵	فسبحان	"	ترجعون
"	الصافات	۱	ان الٰہکم	"	المشارق
"	"	۵	سبحان ربک	"	یصفون
"	ص	۵	ومامن	"	الغفار
۲۳	الزمر	۱	سبحانہ	"	الاہو
۲۴	"	۶	اللہ خالق	"	الارض
"		۷	وما قدروا	"	یشرکون
"	المؤمن	۱	العزیز	"	المصیر
"	"	۲	للہ العلی	"	العرش
"	"	۷	لعلیم	"	البصیر
		۷	ہو الحی	"	العالمین
	"	"	ہو الذی	"	فیکون
	حم سجدہ	۵	لذو مغفرۃ	"	الیم
۲۴-۲۵	"	۶	وما ربک	"	بعلمہ
۲۵	"		اولم یکف بربک	"	محیط
"	الشوریٰ	۱	العزیز	"	الرحیم
	"	"	فاللہ	"	قدیر
	"	۲	فاطر	"	علیم
"	"	"	اللہ لطیف	"	العزیز
"	"	۳	ویمح اللہ	"	یشاء قدیر
	"	۵	وللہ ملک	"	حکیم
"	الزخرف	۷	قل ان کان	"	یصفون
	"		وہو الذی	"	ترجعون
"	الدخان	۱	انہ ہو السمیع	"	الاولین
	الجاثیہ	۴	فللہ الحمد	"	الحکیم
۲۶	الفتح	۲	وللہ ملک	"	رحیما
۲۷	الذاریات	۳	ما ارید	"	المتین
"	النجم	۳	وانہ ہو اضحک	"	[illegible]

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۷	القمر	۳	ملیک مقتدر		
"	الرحمٰن	۲	ویبقیٰ	تا	شان
"	"	۳	تبارک	"	والاکرام
"	الحدید	۱	سبح	"	الصدور
۲۸	الحشر	۳	ہو الذی	"	الحکیم
"	الجمعۃ	۱	یسبح	"	الحکیم
"	التغابن	۱	یسبح	"	الصدور
"	الطلاق	۲	اللہ الذی	"	علما
۲۹	الجن	۱	انہ تعالیٰ	"	ولدا
"	"	۲	احاط	"	عددا
"	المزمل	۱	رب المشرق	"	وکیلا
۳۰	البروج	۱	ان بطش	"	یرید
"	الطارق	۱	ربک الاعلیٰ	"	احویٰ
"	التین	۱	باحکم الحاکمین		
"	الاخلاص	۱	ہو اللہ	"	کفوا احد
"	الناس	۱	برب الناس	"	الناس

[illegible]

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	وہو	"	علیم
"	"	۴	انی اعلم		تکتمون
"	"	۵	وباللہ		تعلمون
"	"		ان اللہ		[illegible]
"	"	"	واللہ	"	یعلمون
۲	"	۳۰	ان معہ		انفسکم
۳	آل عمران	۱	ان اللہ	"	السماء
	"	۳	ان تخفوا		الارض
۷	الانعام	۱	بعلم		تکسبون
"	"	۷	وعندہ	"	مبین
"	"	۹	وسع	"	علما
۱۱	یونس	۷	وما تکون	"	مبین
۱۱-۱۲	ہود	۱	الا حین	"	مبین
۱۳	الرعد	۲	اللہ یعلم	"	بالنہار
"	"	۲	حکیم	"	نفس
۱۴	الحجر	۲	ولقد		المستاخرین

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۴	النحل	۲	واللہ	تا	[illegible]
۱۵	الکہف	۴	لہ غیب	،،	اسمع
۱۶	طٰہٰ	۱	وان تجہر	،،	اخفی
،،	،،	۶	یعلم ما	،،	خلفہم
۱۷	الحج	۹	الم تعلم	،،	یسیر
۲۰	النمل	۶	وان ربک	،،	مبین
۲۱	لقمان	۳	ان اللہ	،،	الصدور
،،	،،	۴	ان اللہ عندہ	،،	خبیر
۲۲	السبا	۱	یعلم ما	،،	یعرج فیہا
،،	،،	،،	عالم الغیب	،،	مبین
،،	فاطر	۲	وما تحمل	،،	یسیر
،،	،،	۴	ان اللہ عالم	،،	الصدور
۲۴	المومن	۱	ربنا	،،	علما
		۲	یعلم	،،	البصیر
۲۵	حم سجدہ	۴	الیہ یرد	،،	[illegible]
۲۶	ق	۳	ونعلم	،،	الورید
۲۷	الحدید	۱	یعلم	،،	بصیر
۲۸	المجادلہ	۲	الم تعلم	،،	علیم
،،	التغابن	۱	یعلم ما فی	،،	الصدور
،،	الطلاق	۲	[illegible]	،،	[illegible]
۲۹	الملک	۱	واسروا	،،	الخبیر
،،	الجن	۲	عالم الغیب	،،	[illegible]

حلم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرہ	۳۰	واعلموا	،،	حلیم
۱۱	یونس	۲	ولو یعجل	،،	فنذر
۱۴	النحل	۸	ولو یواخذ	،،	مسمی
۱۵	الکہف	۸	وربک الغفور	،،	العذاب
۲۲	الفاطر	۵	ولو یواخذ	،،	بصیرا

عفو و مغفرت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرہ	۱۹	وانا	،،	الرحیم
،،	،،	۲۱	ان اللہ غفور رحیم		
،،	،،	۲۳	علم اللہ	،،	عفا عنکم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۳	آل عمران	۴	ویغفر	تا	رحیم
۵	النساء	۷	ویغفر	،،	یشاء
،،	،،	۱۶	ومن یعمل	،،	رحیما
۷	الانعام	۶	کتب	،،	رحیم
۱۳	الرعد	۱	وان ربک	،،	ظلمہم
۱۴	الحجر	۴	نبیٔ	،،	الیم
۱۶	طٰہٰ	۴	وانی لغفار لمن تاب		
۲۲	الاحزاب	۹	ویتوب اللہ	،،	رحیما
۲۴	الزمر	۱	لیکفر	،،	عملوا
،،	،،	۶	قل یا عبادی	،،	الرحیم
،،	المومن	۱	غافر	،،	الذنوب
۲۵	الشوریٰ	۳	وہو الذی	،،	السیئات
،،	،،	۴	ویعفو عن کثیر		
۲۷	النجم	۲	الا اللمم	،،	المغفرۃ

رأفت و رحمت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	الفاتحہ	۱	الرحمٰن الرحیم		
،،	البقرہ	۴	فتلقی	،،	الرحیم
،،	،،	۱۳	واللہ یختص	،،	العظیم
،،	،،	۱۷	[illegible]	،،	رحیم
،،	،،	۲۳	واذا سألک	،،	دعان
،،	،،	۲۵	واللہ رءوف بالعباد		
،،	،،	۳۳	ولولا	،،	العالمین
۳	،،	۴۰	لا یکلف	،،	وسعہا
۵	النساء	۵	ان اللہ کان بکم رحیما		
،،	،،	۲۱	ما یفعل	،،	وآمنتم
۷	الانعام	۲	کتب	،،	الرحمۃ
۸	،،	۱۸	ربکم	،،	واسعۃ
۹	الاعراف	۱۹	ورحمتی	،،	شیٔ
۱۲	ہود	۶	ان ربی	،،	مجیب
،،	،،	۸	ان ربی	،،	ودود
۱۳	یوسف	۷	نصیب	،،	المحسنین
،،	،،	۱۰	ولا تایئسوا	،،	الکافرون
،،	،،	،،	ہو ارحم الراحمین		

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۳	الرعد	۲	لہ معقبات	،،	بانفسہم
۱۴	النمل	۴	نبئ عبادی	،،	الرحیم
،،	،،	،،	ومن یقنط	،،	الضالون
،،	النحل	۲	وان تعدوا	،،	رحیم
۱۶	الکہف	۱۰	واما الجدار	،،	من ربک
۱۸	المومنون	۶	خیر الراحمین		
۲۲	الاحزاب	۶	ہو الذی	،،	رحیما
۲۳	الصافات	۳	فلنعم المجیبون		
،،	ص	۴	ووہبنا لہ	،،	الالباب
۲۴	الزمر	۶	قل یا عبادی	،،	الرحیم
،،	المومن	۱	ربنا وسعت	،،	رحمۃ
،،	،،	۶	وقال ربکم	،،	لکم
۲۵	الشوریٰ	۲	اللہ لطیف بعبادہ		
،،	،،	۳	ویستجیب	،،	الحمید
،،	الزخرف	۳	ولولا	،،	زخرفا
۲۷	الحدید	۱	ہو الذی	،،	رحیم

قدرت اور مالک اور مُلک

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرہ	۲	ولو شاء اللہ	،،	قدیر
،،	،،	۱۳	الم تعلم	،،	الارض
،،	،،	۱۴	وللہ	،،	فیکون
۲	،،	۱۸	اینما تکونوا	،،	قدیر
،،	،،	۲۰	ان القوۃ	،،	جمیعا
،،	،،	۳۲	واللہ یوتی	،،	علیم
۳	،،	۳۳	ولکن اللہ	،،	یرید
،،	آل عمران	۳	اللہم مالک الملک	،،	حساب
۷	المائدہ	۱۶	للہ ملک	،،	قدیر
،،	الانعام	۱	وہو اللہ		الارض
،،	،،	۲	ولہ ما	،،	النہار
۱۲	ہود	۵	ما من دابۃ	،،	بناصیتہا
،،	،،	۹	ان ربک	،،	یرید
۱۳	الرعد	۲	وہو شدید المحال		
۱۴	النحل	۵	انما قولنا	،،	فیکون
۱۶	مریم	۴	لہ ما بین	،،	ذلک

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۶	طٰہٰ	۱	لہ ما فی تا الثریٰ
"	"	۶	الملک
۱۷	الحج	۸	ذلک بان " بصیر
۲۱	الروم	۳	ومن آیاتہ ان تقوم " العزیز الحکیم
"	السجدۃ	۳	اولم یہد لہم " یبصرون
۲۲	فاطر	۳	ان یشأ " بعزیز
"	"	۵	ان اللہ یمسک " بعدہ
۲۳	یٰس	۵	الذی جعل لکم " ترجعون
"	صٓ	۵	اللہ الواحد " العزیز الغفار
۲۶	الفتح	۱	وللہ جنود " حکیما
"	قٓ	۳	ولقد خلقنا " لغوب
۲۷	القمر	۳	وما امرنا " بالبصر
۲۸	الطلاق	۲	اللہ الذی " قدیر
۲۹	الملک	۱	تبارک " للشیاطین
"	المدثر	۱	وما یعلم " ہو
۳۰	الناس	۱	ملک الناس

خالقیت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۳	کیف تکفرون " سموات
"	"	۱۴	بدیع " فیکون
۳	آل عمران	۱	ہو الذی " یشاء
"	"	۵	کذلک اللہ " فیکون
۴	النساء	۱	ربکم الذی " نساء
۷	الانعام	۱	ہو الذی " طین
"	"	۱۳	خالق کل شیٔ
۱۱	یونس	۱	ان ربکم " ایام
"	"	"	انہ یبدء الخلق
۱۴	الحجر	۲	ولقد جعلنا " برازقین
"	"	۶	ان ربک ہو الخلاق العلیم
"	النحل	۱	خلق السموات " لا تعلمون
۱۸	المومنون	۱	ولقد خلقنا " تحملون
"	النور	۶	واللہ خلق " قدیر
۱۸	الفرقان	۱	وخلق " تقدیرا
۲۱	الروم	۶	اللہ الذی " القدیر
۲۱	السجدۃ	۱	الذی احسن تا الافئدۃ
۲۳	الصافات	۱	انا زینا " مارد
"	"	۳	واللہ خلقکم " تعملون
۲۵	الشوریٰ	۲	جعل لکم " یذرؤکم فیہ
۲۷	الذاریات	۲	والسماء " زوجین
۲۸	التغابن	۱	خلق " صورکم

ربوبیت و رزاقیت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	الفاتحہ	۱	رب العٰلمین
۷	الانعام	۲	وہو یطعم
۱۲	ہود	۱	وما من " رزقہا
۱۳	الرعد	۲	قل من رب " اللہ
۱۴	الحجر	۲	وانبتنا " بخازنین
۱۶	مریم	۴	رب السموات " بینہما
۱۸	النور	۵	واللہ یرزق " حساب
۲۱	العنکبوت	۶	وکاین من " العلیم
"	"	"	اللہ یبسط " علیم
"	الروم	۴	اللہ الذی " رزقکم
۲۲	السبا	۳	قل من یرزقکم " اللہ
۲۴	المومن	۲	وینزل " رزقا
۲۵	الشوریٰ	۲	یرزق من یشاء
۲۶	الذاریات	۱	وفی السماء رزقکم
"	"	۳	ان اللہ " المتین
۲۸	الجمعۃ	۲	واللہ " الرازقین
۳۰	القریش	۱	اطعمہم من جوع

غنا اور اغنا اور استغنا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۴	ان اللہ واسع
۲	"	۲۶	واللہ یرزق " حساب
"	"	۳۲	واللہ یؤتی " علیم
۳	"	۳۶	واعلموا " حمید
۴	آل عمران	۱۰	ومن کفر " العالمین
۵	النساء	۱۹	وان تکفروا " قدیرا
۸	الانعام	۱۶	وربک " آخرین
۱۰	التوبۃ	۶	ویستبدل تا قدیر
۱۳	ابراہیم	۲	ان تکفروا " حمید
۱۴	الحجر	۲	وان من " معلوم
۲۰	العنکبوت	۱	ومن جاہد " العالمین
۲۲	الفاطر	۳	یا ایہا الناس انتم " الحمید
۲۳	الزمر	۱	ان تکفروا " غنی عنکم
۲۴	المومن	۱	ذی الطول
۲۵	الشوریٰ	۲	لہ مقالید " یقدر
۲۷	النجم	۱	وانہ ہو اغنیٰ واقنیٰ
"	الحدید	۳	ومن یتول " الحمید

قدردانی اور عدل[1]

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۱۷	وما کان " ایمانکم
"	"	۱۸	فاذکرونی اذکرکم
"	"	۱۹	ولا تقولوا " تشعرون
"	"	"	ومن تطوع " شاکر علیم
"	"	۳۲	من ذا الذی " کثیرۃ
۳	"	۳۶	مثل الذین " لا یحزنون
۵	النساء	۶	ان اللہ لا " عظیما
۶	"	۲۴	فیوفیہم " فضلہ
۸	الانعام	۲۰	من جاء بالحسنۃ " لا یظلمون
۱۱	یونس	۳	للذین احسنوا " بمثلہا
۱۴	النحل	۱۳	من عمل صالحا " یعملون
۱۵	الکہف	۴	انا لا " عملا
۱۷	الانبیاء	۷	فمن یعمل " کاتبون
۱۸	النور	۵	لیجزیہم " فضلہ
۲۰	القصص	۹	من جاء بالحسنۃ " یعملون
"	العنکبوت	۱	والذین آمنوا " یعملون
۲۲	السبا	۵	لہم جزاء " عملوا
"	الفاطر	۴	لیوفیہم " شکور
۲۳	الصافات	۲	وما تجزون " تعملون
۲۴	الزمر	۴	ذلک جزاء " یعملون
۲۵	الشوریٰ	۳	ومن یقترف " شکور
"	"	"	ویستجیب " فضلہ

[1] لہ ان کے بیان سے حصہ ہشتم کا آٹھواں باب بھی تعلق رکھتا ہے ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۷	الحدید	۲	من ذا الذی	تا	کریم
۲۸	التغابن	۲	ان تقرضوا	″	الحکیم

ہر چیز کا عالم میں اسی ہی کے اختیار سے ہونا اور ہدایت و ضلالت سب کا اسی کے قبضے میں ہونا اور تقدیر کا مسئلہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱	ان الذین کفروا	″	غشاوہ
″	″	۳	یضل بہ	″	بہ کثیرا
″	″	۱۲	وما ہم بضارین	″	باذن اللہ
۲	″	۱۷	یہدی	″	مستقیم
۳	″	۳۳	ولو شاء	″	یرید
″	آل عمران	۳	تؤتی الملک	″	حساب
۴	″	۱۵	وما کان	″	مؤجلا
″	″	۱۶	قل ان الامر	″	مضاجعہم
۵	النساء	۱۱	قل کل	″	اللہ
۷	الانعام	۱	ثم قضی	″	عندہ
″	″	۳	وجعلنا علی	″	وقرا
″	″	۴	والذین کذبوا	″	مستقیم
″	″	″	ولا حبۃ فی	″	اجل مسمی
″	″	۱۵	فمن یرد		لا یؤمنون
″	″	۱۸	سیقول الذین	″	اجمعین
″	الاعراف	۴	اولئک ینالہم	″	الکتاب
۹	″	۲۲	من یہد اللہ	″	لا یسمعون بہا
″	″	۲۳	من یضلل	″	یعمہون
″	الانفال	۲	وما رمیت	″	رمی
″	″	۳	ولو علم	″	معرضون
″	″	″	واعلموا	″	قلبہ
۱۰	″	۵	لیقضی	″	مفعولا
″	″	۸	ہو الذی ایدک	″	الف بینہم
″	التوبۃ	۱۲	وطبع	″	قلوبہم
۱۱	یونس	۱	یدبر الامر		
″	″	۵	ومنہم من یستمع	″	یظلمون
″	″	″	قل لا املک	″	یستقدمون
۱۱	یونس	۱۰	ان الذین حقت	تا	آیۃ
۱۲	ہود	۱	کل فی کتاب مبین		
″	″	۳	ولا ینفعکم	″	یغویکم
″	″	۱۰	ولو شاء	″	واحدۃ
۱۳	یوسف	۹	نرفع	″	نشاء
″	الرعد	۲	وکل شیء	″	بمقدار
″	″	۳	اللہ یبسط	″	یقدر
″	″	۴	بل للہ	″	الناس جمیعا
″	″	۶	لکل اجل	″	معقب لحکمہ
″	ابراہیم	۴	یثبت	″	یشاء
۱۴	الحجر	۱	ما اہلکنا	″	یستاخرون
″	النحل	۱	ولو شاء	″	اجمعین
″	″	۱۰	واللہ فضل	″	الرزق
″	″	۱۳	ولو شاء	″	یشاء
″	″	۱۴	اولئک الذین طبع	″	ابصارہم
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وکل انسان	″	عنقہ
″	″	″	واذا اردنا	″	تدمیرا
″	″	۵	واذا قرات	″	وقرا
″	الکہف	۲	من یہد اللہ	″	مرشدا
″	″	۴	ولا یشرک	″	احدا
″	″		ولا تطع من	″	ذکرنا
″	″	۸	انا جعلنا	″	ابدا
۱۶	مریم	۶	الم تر انا	″	ازا
۱۷	الحج	۲	وان اللہ	″	یرید
″	″	″	ومن یہن	″	یشاء
۱۸	المؤمنون	۳	ما تسبق	″	یستاخرون
″	النور	۵	ومن لم	″	نور
″	″	۶	الم تر	″	النہار
۱۹	الشعراء	۵	الذی خلقنی	″	یحیین
″	″	۱۱	کذلک سلکناہ	″	لا یؤمنون بہ
″	النمل	۱	ان الذین	″	یعمہون
۲۰	″	۶	وما من غائبۃ	″	مبین
″	القصص	۷	وربک یخلق	″	الخیرۃ
۲۱	الروم	۴	فمن یہدی	″	اللہ
۲۱	الروم	۴	واذا اذقنا	تا	یقدر
″	السجدۃ	۱	یدبر الامر	″	الارض
″	″	۲	ولو شئنا	″	اجمعین
۲۲	السبا	۱	ولا اصغر	″	مبین
″	الفاطر	۱	ما یفتح	″	الا ہو
″	″	۲	وما یعمر	″	کتاب
″	یس	۱	لقد حق	″	انذرتہم لا یؤمنون
″	″	″	وکل شیء	″	مبین
۲۳	الزمر	۳	ذلک ہدی	″	ہاد
۲۴	″	۴	من یضلل	″	مضل
″	المؤمن	۷	ہو الذی خلقکم	″	فیکون
″	حم السجدۃ	۳	وقیضنا	″	خاسرین
۲۵	الشوری	۱	ولو شاء	″	رحمتہ
″	″	۲	اللہ یجتبی	″	ینیب
″	″	۵	وللہ ملک	″	قدیر
″	الزخرف	۳	نحن قسمنا	″	سخریا
″	الجاثیۃ	۳	واضلہ	″	بعد اللہ
۲۶	محمد	۲	واللہ	″	مثواکم
″	الحجرات	۱	ولکن اللہ	″	العصیان
″	ق	۱	وعندنا	″	حفیظ
۲۷	النجم	۳	وانہ ہو اضحک	″	غشی
″	القمر	۳	انا کل	″	بقدر
″	″	″	وکل صغیر	″	مستطر
″	الحدید	۳	ما اصاب	″	یسیر
۲۸	التغابن	۲	ما اصاب	″	باذن اللہ
″	الطلاق	۱	قد جعل	″	قدرا
۲۹	المدثر	۲	وما یذکرون	″	اللہ
″	الدہر	۲	وما تشاؤون	″	رحمتہ
۳۰	النبا	۱	وکل شیء	″	کتابا
″	القریش	۱	لایلاف	″	خوف

انبیا اور اُن کی خدمات وغیرہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱۵	یتلو	″	یزکیہم
″	″	۱۶	لا نفرق	″	منہم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۱۸	رسولاً منکم	تا	تعلمون
״	״	۲۶	کان الناس	״	اختلفوا فیہ
۳	״	۳۳	تلک الرسل	״	درجات
״	״	۴۰	لانفرق	״	رسلہ
۳	آل عمران	۵	بکلمۃ منہ	״	مستقیم
״	״	۸	ماکان لبشر	״	انہم مسلمون
۴	״	۱۳	لیس لک	״	من یشاء
״	״	۱۵	وما محمد	״	المحسنین
۶	النساء	۲۳	انا اوحینا	״	عزیزاً حکیما
״	المائدۃ	۳	قدجاءکم	״	قدیر
۷	״	۱۳	ماعلی	״	البلاغ
״	الانعام	۴	ولقد کذبت	״	الجاہلین
״	״	۵	ومانرسل	״	یفسقون
״	״	۱۳	ومانا	״	بحفیظ
۱۲	ہود	۲	لولا انزل	״	وکیل
״	״	۸	یاقوم ارأیتم	״	انیب
۱۳	״	۴	کذلک	״	متاب
״	الرعد	۴	ولقد ارسلنا	״	باذن اللہ
״	ابراہیم	۱	وما ارسلنا	״	یشاء
״	״	۲	قالت لہم رسلہم	״	المتوکلون
۱۴	النحل	۱	ینزل الملائکۃ	״	فاتقون
״	״	۶	وما ارسلنا	״	یتفکرون
۱۵	الکہف	۱	انزل علی	״	ولدا
۱۶	״	۱۲	قل انما انا	״	احدا
״	طٰہٰ	۸	ولو انا	״	نخزی
۱۷	الانبیاء	۱	وما ارسلنا	״	المسرفین
״	״	۷	وما ارسلناک	״	للعالمین
״	الحج	۷	وما ارسلنا	״	حکیم
۱۸	النور	۷	اطیعوا الرسول	״	المبین
״	الفرقان	۲	وما ارسلنا	״	الاسواق
۲۰	القصص	۵	ولکن رحمۃ	״	یتذکرون
״	״	״	ولولا ان		المومنین
۲۱	الروم	۵	فانک لا	״	مسلمون
۲۲	الاحزاب	۶	یاایہاالنبی	״	منیرا
۲۲	الفاطر	۳	وما انت	تا	فیہا نذیر
۲۳	ص	۵	ان یوحی	״	مبین
۲۴	الزمر	۴	انا انزلنا	״	بوکیل
״	المومن	۲	یلقی الروح	״	التلاق
״	״	۸	وماکان	״	باذن اللہ
۲۵	الشوریٰ	۵	فان اعرضوا	״	البلاغ
״	الزخرف	۶	ان ہو	״	لبنی اسرائیل
۲۶	الفتح	۱	انا ارسلناک	״	اصیلا
۲۷	الحدید	۳	لقد ارسلنا	״	بالقسط
۲۸	الجمعۃ	۱	بعث	״	یلحقوا بہم
״	التغابن	۲	فانما علی	״	المبین
״	الطلاق	۲	قد انزل	״	النور
۲۹	الجن	۲	قل انما	״	رسالاتہ
״	״	״	قل ان ادری	״	لدیہم
۳۰	الغاشیۃ	۱	فذکر	״	کفر
״	البینۃ	۱	لم یکن	״	قیمۃ

قرآنِ مجید و دیگر کتبِ سماوی

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱	ذلک الکتاب	״	فیہ
״	״	״	والذین یومنون بما	״	قبلک
״	״	۳	فیعلمون انہ	״	ربہم
״	״	۱۴	اولئک یومنون بہ		
״	״	۱۶	آمنا	״	النبیون من ربہم
۳	״	۴	وکتبہ		
۵	النساء	۲۰	آمنوا	״	بعیدا
۱۶	طٰہٰ	۱	تنزیلا ممن خلق	״	العلی

ملائکہ اور اُن کی خدمات

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۴	واذ قال ربک للملائکۃ	״	فسجدوا
״	״	۱۲	قل من کان	״	للکافرین
״	״	״	وما انزل	״	زوجہ
۷	الانعام	۱۱	والملائکۃ	״	اخرجوا انفسکم
۹	الاعراف	۲۴	ان الذین عند	״	یسجدون
۱۳	الرعد	۲	لہ معقبات	״	امر اللہ
۱۴	النحل	۶	والملائکۃ	تا	یومرون
۱۶	مریم	۴	ومانتنزل	״	ربک
۱۷	الانبیاء	۲	ومن عندہ	״	لایفترون
۱۹	الفرقان	۳	ونزل	״	تنزیلا
״	الشعراء	۱۱	نزل بہ	״	الامین
۲۲	السبا	۳	ولاتنفع	״	الحق
״	الفاطر	۱	جاعل الملائکۃ	״	مایشاء
۲۳	الصافات	۵	ومامنا	״	المسبحون
״	ص	۵	فسجد الملائکۃ	״	اجمعون
۲۴	المومن	۱	الذین یحملون	״	العظیم
״	حم السجدۃ	۵	فالذین عند	״	لایسئمون
۲۵	الشوریٰ	۱	والملائکۃ	״	الارض
״	الزخرف	۷	رسلنا	״	یکتبون
۲۶	ق	۲	اذ یتلقی	״	عتید
۲۷	النجم	۲	وکم من	״	یرضیٰ
۲۸	التحریم	۲	ملائکۃ	״	یومرون
۳۰	التکویر	۱	رسول	״	امین
״	الانفطار	۱	لحافظین	״	تفعلون
״	القدر	۱	تنزل	״	ربہم

آخرت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱	وبالآخرۃ ہم یوقنون		
״	״	۵	الذین یظنون	״	راجعون
״	״	۱۵	من آمن	״	الآخر
۲	״	۲۸	واعلموا	״	المومنین
۲۵	الشوریٰ	۱	ویعلمون انہا	״	بعید
۲۶	الذاریات	۱	وما توعدون	״	تنطقون
۲۹	الحاقۃ	۱	انی ظننت	״	حسابیہ
״	المعارج	۱	والذین یصدقون	״	مشفقون

حصہ دوم تعلیم قرآن بابت عبادات ومعاملات وتہذیب نفس وغیرہ

اوامر

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۳	یاایہا الناس اعبدوا ربکم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
١	البقرۃ	٥	اذکروا نعمتی	تا	راجعون
"	"	٦	واتقوا یوما	"	ینصرون
"	"	١٣	فاعفوا واصفحوا		
"	"	"	واقیموا	"	بصیر
"	"	١٥	واتخذوا	"	السجود
"	"	١٦	قولوا آمنا	"	مسلمون
"	"	"	صبغۃ اللہ		
٢	"	١٨	فاستبقوا الخیرات		
"	"	"	واخشونی		
"	"	"	فاذکرونی	"	سے
"	"	١٩	یا۔ استعینوا	"	الصابرین
"	"	"	وبشر	"	المہتدون
"	"	"	ومن تطوع	"	علیم
"	"	٢١	یا۔ کلوا	"	تعبدون
"	"	٢٢	ولکن البر	"	المتقون
"	"	"	فاتباع	"	باحسان
"	"	"	کتب علیکم اذا	"	المتقین
"	"	٢٣	کتب علیکم الصیام	"	معدودات
"	"	"	فلیستجیبوا	"	یرشدون
"	"	"	وابتغوا	"	لکم
"	"	٢٤	ولکن البر من اتقی	"	تفلحون
"	"	"	وقاتلوا فی	"	المحسنین
"	"	"	واتموا الحج	"	للہ
"	"	٢٥	یا۔ ادخلوا	"	کافۃ
"	"	٢٦	یا۔ کتب علیکم	"	تعلمون
"	"	٢٨	فاعتزلوا	"	المؤمنین
"	"	"	وقدموا لانفسکم		
"	"	٣٠	واعلموا	"	حلیم
"	"	٣١	وان تعفوا	"	للتقوی
"	"	"	حافظوا	"	تعلمون
"	"	٣٢	من ذا	"	کثیرۃ
٣	"	٣٤	یا۔ انفقوا	"	شفاعۃ
"	"	٣٦	مثل الذین	"	حلیم
"	"	"	ومثل الذین	"	بصیر
"	"	٣٦، ٣٧	یا۔ انفقوا	"	یحزنون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
٣	آل عمران	٤	فاتبعونی		
"	"	"	واطیعوا	تا	الکافرین
٤	"	١٠	لن تنالوا	"	علیم
"	"	"	فاتبعوا	"	المشرکین
"	"	"	وللہ	"	سبیلا
"	"	"	یا۔ اتقوا اللہ	"	فانقذکم منہا
"	"	"	ولتکن منکم	"	المفلحون
"	"	١٤	واتقوا اللہ	"	المکذبین
"	"	١٧	ولئن قتلتم	"	تحشرون
"	"	"	وعلی اللہ	"	المؤمنون
"	"	"	ولا تحسبن الذین قتلوا	"	المؤمنین
"	"	١٩	وان تصبروا	"	الامور
"	"	٢٠	فالذین ہاجروا		الثواب
"	"	"	یا۔ اصبروا	"	تفلحون
"	النساء	١	یا ایہا الناس	"	رقیبا
٥	"	٥	واسئلوا	"	فضلہ
"	"	٦	واعبدوا اللہ	"	ایمانکم
"	"	٨	ان اللہ یامرکم	"	یعظکم بہ
"	"	"	یا۔ اطیعوا	"	تاویلا
"	"	٩	وما ارسلنا	"	تسلیما
"	"	١٠	فلیقاتل	"	عظیما
"	"	١١	من یشفع	"	نصیب منہا
"	"	"	واذا حییتم	"	ردوہا
"	"	١٣	لا یستوی	"	رحیما
"	"	١٧	من امر	"	عظیما
"	"	١٩	ولقد وصینا	"	اللہ
"	"	٢٠	یا۔ کونوا	"	خبیرا
٦	المائدۃ	١	یا۔ اوفوا بالعقود		
"	"	"	وتعاونوا	"	التقوی
"	"	٢	اعدلوا	"	تعلمون
"	"	"	وعد اللہ	"	المؤمنون
"	"	٦	یا۔ اتقوا اللہ	"	تفلحون
٧	"	١٣	واحفظوا	"	تشکرون
"	"	١٤	یا۔ علیکم انفسکم	"	اہتدیتم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
٧	الانعام	٨	وما علی	تا	یتقون
"	"	٩	وامرنا	"	واتقوہ
٨	"	١٤	وذروا	"	باطنہ
"	"	١٩	واوفوا	"	تتقون
"	الاعراف	١	اتبعوا	"	ربکم
"	"	٣	قل امر ربی	"	الدین
"	"	٧	ادعوا	"	خفیۃ
"	"	"	وادعوہ	"	المحسنین
٩	"	٢٣	اولم ینظروا	"	یؤمنون
"	"	٢٤	خذ العفو	"	علیم
"	"	"	واذا قرئ	"	ترحمون
"	"	"	واذکر ربک	"	یسجدون
"	الانفال	٣	یا۔ استجیبوا	"	تشکرون
١٠	"	٨	واعدوا	"	لا تظلمون
"	التوبہ	٦	انفروا	"	تعلمون
١١	"	١٣	واللہ یحب المطہرین		
"	"	١٥	یا۔ اتقوا	"	الصادقین
"	"	"	ماکان	"	یعملون
"	"	"	فلولا	"	یحذرون
"	"	١٦	یا۔ قاتلوا	"	المتقین
"	یونس	١	ذلکم اللہ	"	افلا تذکرون
"	ہود	١	وان استغفروا	"	فضلہ
١٢	"	١٠	فاستقم	"	معک
"	"	"	واقم الصلوٰۃ	"	المحسنین
"	"	"	فلولا کان	"	منہم
"	یوسف	٥	ان الحکم	"	القیم
١٣	"	٨	وعلیہ	"	المتوکلون
"	"	١٠	فصبر جمیل		
"	"	"	انہ من یتق	"	المحسنین
"	الرعد	٣	الذین یوفون	"	عقبی الدار
"	ابراہیم	٢	واذ تاذن	"	لازیدنکم
"	"	٥	یقیموا	"	خلال
١٤	النحل	١٣	ان اللہ یامر	"	القربیٰ
"	"	"	واوفوا	"	عاہدتم

سے[1] یہ علامت یاایہا الذین آمنوا کی ہے ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۴	النحل	۱۳	ولنجزین	تا	یعملون
״	״	״	فاذا قرأت	״	الرجیم
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وقضی ربک	״	ابن السبیل
״	״	۱۲	وکبرہ تکبیرا		
۱۶	الکہف	۱۲	فمن کان	״	احدا
״	مریم	۱	وبرا بوالدیہ		
״	״	۳	انہ کان صدیقا		
״	״	۴	وکان صادق الوعد		
״	״	״	وکان یأمر	״	الزکوٰۃ
״	״	״	واذا تتلی	״	بکیا
״	طٰہٰ	۱	فاعبدنی	״	لذکری
״	״	۸	وأمر	״	للتقوٰی
۱۷	الانبیاء	۷	فمن یعمل	״	کاتبون
״	الحج	۴	فاجتنبوا	״	مشرکین بہ
״	״	۵	وبشر المخبتین	״	ینفقون
״	״	۱۰	یا۔ ارکعوا	״	جہادہ
״	״	״	فاقیموا	״	باللہ
۱۸	المؤمنون	۱	والذین ہم عن	״	ملومین
״	النور	۲	لولا اذ	״	مبین
״	״	״	لولا اذ سمعتموہ قلتم	״	عظیم
״	״	۳	ولیعفوا	״	رحیم
״	״	۴	وتوبوا	״	تفلحون
״	״	״	وانکحوا	״	آتاکم
״	״	۷	واقیموا	״	ترحمون
״	الفرقان	۲	اتصبرون	״	بصیرا
۱۹	״	۵	وجاہد	״	کبیرا
״	״	״	وتوکل	״	بحمدہ
״	النمل	۳	ومن شکر	״	نفسہ
۲۰	القصص	۸	وابتغ	״	الیک
۲۱	الروم	۴	فاقم	״	الصلوٰۃ
״	لقمان	۲	ان اشکر	״	نفسہ
״	״	״	وابتغ	״	الیک
״	״	״	یا بنی	״	الامور
״	״	״	واقصد	״	الحمیر

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۱	لقمان	۴	یا ایہا الناس	تا	یوما
״	الاحزاب	۳	لقد کان	״	کثیرا
۲۲	״	۶	یا۔ اذکروا	״	اصیلا
״	״	۹	یا۔ اتقوا	״	عظیما
״	السبا	۲	اعملوا	״	الشکور
״	״	۵	وما انفقتم	״	الرازقین
״	الفاطر	۲	من کان	״	یرفعہ
״	״	۴	انما یخشی	״	العلماء
״	״	״	ان الذین یتلون	״	تبور
״	یٰسٓ	۱	نکتب	״	آثارہم
۲۳	الصافات	۲	لمثل ہذا	״	العاملون
״	الزمر	۱	فاعبد	״	الخالص
״	״	״	وان تشکروا	״	لکم
״	״	״	ام من	״	الالباب
״	״	۲	قل یا عبادی	״	الدین
״	״	״	ذلک یخوف	״	فاتقون
״	״	״	والذین اجتنبوا	״	الالباب
۲۴	״	۴	قل حسبی	״	المتوکلون
״	״	۶	قل یا عبادی	״	من ربکم
״	المؤمن	۲	فادعوا	״	الدین
״	״	۶	وقال ربکم	״	داخرین
״	حٰم السجدۃ	۱	فاستقیموا	״	استغفروہ
۲۴	״	۵	ومن احسن	״	السمیع العلیم
״	״	״	واسجدوا	״	تعبدون
۲۵	الشوریٰ	۲	یہدی	״	ینیب
״	״	۵	استجیبوا	״	من اللہ
״	الزخرف	۱	ثم تذکروا	״	لمنقلبون
۲۶	الاحقاف	۲	حتی اذا	״	المسلمین
״	محمد	۱	والذین قتلوا	״	لہم
״	״	۳	طاعۃ	״	خیرا لہم
״	״	״	افلا	״	القرآن
״	״	۴	یا۔ اطیعوا	״	اعمالکم
״	الفتح	۱	لتؤمنوا	״	اصیلا
״	الحجرات	۱	وان طائفتان	״	ترحمون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۷	الذاریات	۳	ففروا الی اللہ		
״	״	״	وما خلقت	تا	لیعبدون
״	النجم	۳	افمن	״	واعبدوا
״	الرحمٰن	۱	واقیموا	״	بالقسط
״	الواقعۃ	۲	فسبح	״	العظیم
״	الحدید	۱	آمنوا	״	مؤمنین
״	״	۲	الم یان	״	نورہم
״	״	۳	سابقوا	״	جنۃ
״	״	״	من ینصرہ	״	بالغیب
״	״	۴	یا۔ اتقوا	״	رحیم
۲۸	المجادلۃ	۲	والذین اوتوا	״	درجات
״	الحشر	۱	وما آتاکم	״	العقاب
״	״	״	ومن یوق	״	المفلحون
״	״	۲	یقولون	״	رحیم
״	״	۳	یا۔ اتقوا اللہ	״	تعملون
״	الممتحنۃ	۱	لقد کان	״	الحمید
״	الصف	۱	ان اللہ یحب	״	مرصوص
״	״	۲	یا۔ ہل ادلکم	״	انفسکم
״	״	״	یا۔ کونوا	״	اللہ
״	الجمعۃ	۲	واذکروا	״	تفلحون
״	المنافقون	۲	وانفقوا	״	تعملون
״	التغابن	۱	ومن یؤمن	״	العظیم
״	״	۲	ومن یؤمن	״	الحکیم
״	الطلاق	۱	واقیموا	״	قدرا
״	״	״	فاتقوا	״	آمنوا
״	التحریم	۱	یا۔ قوا	״	نارا
״	״	۲	یا۔ توبوا	״	نصوحا
״	״	״	یا ایہا النبی	״	علیہم
۲۹	المزمل	۲	فاقرؤا	״	رحیم
״	الدہر	۱	یوفون	״	قمطریرا
۳۰	النازعات	۲	من خاف	״	الہوی
״	التطفیف	۱	وفی ذلک	״	المتنافسون
״	الاعلی	۱	سبح	״	الاعلی
״	الفجر	۱	کلا بل لا	״	المسکین

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۳۰	البلد	۱	فلا اقتحم	تا	بالمرحمة
״	اللیل	۱	فاما من	״	للیسری
״	الضحیٰ	۱	فاما	״	فحدث
״	البینة	۱	وما امروا	״	القیمة
״	״		خشے ربہ		
״	العصر	۱	الذین	״	بالصبر
״	القریش	۱	فلیعبدوا رب ہذا البیت		

نواہی

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرة	۳	فلا تجعلوا للہ اندادا		
״	״	۵	ولا تکونوا	״	تعلمون
״	״	״	اتامرون	״	تعقلون
״	״	۱۲	من کان	״	للکافرین
״	״	״	اوکلما	״	لایومنون
״	״	״	نبذ فریق	״	لایعلمون
״	״	״	ولکن الشیاطین	״	لوکانوا یعلمون
״	״	۱۴	ومن اظلم	״	خرابہا
״	״	۱۶	ومن اظلم	״	من اللہ
۲	״	۱۸	فلا تخشوہم		
״	״	״	ولا تکفرون		
״	״	۱۹	ولا تقولوا	״	اموات
״	״	״	ان الذین یکتمون	״	اللاعنون
״	״	۲۱	ولا تتبعوا	״	لاتعلمون
״	״	״	واذا قیل	״	ولایہتدون
״	״	״	ان الذین	״	بعید
״	״	۲۲	فمن اعتدی	״	الظالمون
״	״	״	فمن بدلہ	״	یبدلونہ
״	״	۲۳	ولا تباشروہن	״	یتقون
״	״	״	ولا تاکلوا	״	تعلمون
״	״	۲۴	ولا تعتدوا	״	المعتدین
״	״	״	ولا تقاتلوہم	״	فیہ
״	״	״	ولا تلقوا	״	التہلکة
״	״	۲۶	ومن یبدل	״	العقاب
״	״	۲۷	ومن یرتدد	״	خالدون
״	״	״	یسئلونک	״	نفعہما

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرة	۲۷	ولا تنکحوا	تا	اعجبکم
״	״	۲۸	فاعتزلوا	״	یطہرن
״	״	״	ولا تجعلوا	״	الناس
״	״	״	ولا یحل لہن	״	الآخر
״	״	۲۹	ولا یحل لکم	״	حدود اللہ
״	״	״	ولا تمسکوہن	״	نفسہ
״	״	״	ولا تتخذوا	״	ہزوا
״	״	۳۱	ولا تنسوا	״	بینکم
۳	״	۳۶	ثم لا یتبعون	״	الاذی
״	״	״	کالذی ینفق	״	الناس
״	״	۳۷	ولا تیمموا	״	فیہ
״	״	۳۸	الذین یاکلون	״	حرم الربوا
״	״	۳۹	ولا یاب	״	اللہ
״	״	״	ولا یبخس	״	شیئا
״	״	״	ولا یاب	״	دعوا
״	״	״	ولا تسئموا ان تکتبوہ		
״	״	״	ولا یضار	״	شہید
״	״	״	ولا تکتموا	״	قلبہ
״	آل عمران	۳	لا یتخذ	״	تقاة
״	״	۷	ولا یتخذ	״	اللہ
״	״	״	فلم تحاجون	״	علم
۴	״	۱۱	ولا تفرقوا		
״	״	״	ولا تکونوا	״	عظیم
״	״	۱۴	یا۔ لا تاکلوا	״	مضاعفة
״	״	۱۶	یا۔ ان تطیعوا	״	خاسرین
״	״	۱۷	یا۔ لا تکونوا	״	یمیت
״	״	۱۸	ولا یحسبن الذین یبخلون	״	خبیر
״	النساء	۱	ان الذین یاکلون	״	سعیرا
۵	״	۵	یا۔ لا تاکلوا	״	رحیما
״	״	״	ولا تتمنوا	״	اکتسبن
״	״	۶	ان اللہ لا یحب	״	قرینا
״	״	۷	ان اللہ لا یغفر	״	بہ
״	״	״	الم تر الی	״	مبینا
״	״	۹	یریدون ان	״	صدودا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۵	النساء	۱۱	ومن یشفع	تا	کفل منہا
״	״	۱۳	وما کان	״	مومنا
״	״	״	ومن یقتل	״	عظیما
״	״	۱۵	ولا تہنوا	״	القوم
״	״	۱۶	ومن یکسب خطیئة	״	مبینا
״	״	۲۰	وقد نزل	״	مثلہم
۶	״	۲۱	لا یحب اللہ الجہر	״	ظلم
״	المائدة	۱	یا۔ لا تحلوا	״	البیت الحرام
״	״	״	ولا یجرمنکم	״	تعتدوا
״	״	״	ولا تعاونوا	״	العقاب
״	״	۷	فلا تخشوا	״	الکافرون
״	״	״	ومن لم یحکم	״	الفاسقون
۷	״	۱۲	یا۔ لا تحرموا	״	المعتدین
״	״	״	یا۔ انما الخمر	״	منتہون
״	״	۱۳	قل لا یستوی	״	تفلحون
״	الانعام	۳	ومن اظلم	״	الظالمون
״	״	۸	فلا تقعد	״	الظالمین
״	״	۱۱	ومن اظلم	״	انزل اللہ
۸	״	۱۷	ولا تسرفوا	״	المسرفین
״	״	۱۸	قل تعالوا	״	تتقون
״	الاعراف	۴	قل انما حرم	״	لاتعلمون
״	״	۷	ولا تفسدوا	״	اصلاحہا
۹	״	۲۳	وللہ الاسماء	״	یعملون
۱۰	الانفال	۶	ولا تنازعوا	״	ریحکم
״	״	״	ولا تکونوا	״	سبیل اللہ
״	التوبة	۵	والذین یکنزون	״	الیم
۱۱	یونس	۶	قل ارایتم ما	״	القیامة
״	ہود	۱	ان لا تعبدوا الا اللہ		
۱۲	״	۲	لعنة اللہ	״	کافرون
״	״	۸	ولا تنقصوا	״	مفسدین
״	״	۱۰	ولا تطغوا	״	لاتنصرون
۱۳	یوسف	۸	ان الحکم الا للہ		
״	״	۱۰	ولا تایئسوا	״	الکافرون
״	الرعد	۳	والذین ینقضون	״	الدار

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۳	ابراہیم	۱	یستحبون	تا	بعید
〃	〃	۲	ولئن کفرتم	〃	لشدید
۱۴	النحل	۳	انہ لایحب المستکبرین		
〃	〃	۷	وقال اللہ لا	〃	تتقون
〃	〃	۱۳	وینہی		
〃	〃	〃	ولاتنقضوا	〃	تفعلون
〃	〃	〃	ولاتتخذوا	〃	عظیم
〃	〃	〃	من کفر	〃	الکافرین
〃	〃	۱۵	ولاتقولوا	〃	یفلحون
۱۵	بنی اسرائیل	۲	لاتجعل	〃	مخذولا
〃	〃	۳	ولاتبذر	〃	بصیرا
〃	〃	۴	ولاتقتلوا	〃	اشدہ
〃	〃	〃	ولاتقف	〃	مدحورا
〃	الکہف	۴	ولاتقولن	〃	نسیت
〃	〃	۸	ومن اظلم	〃	یداہ
۱۶	مریم	۱	ولم یکن	〃	عصیا
〃	〃	۴	اضاعوا	〃	غیا
〃	طٰہ	۶	وقد خاب	〃	ظلما
〃	〃	۸	ولاتمدن	〃	الدنیا
۱۷	الحج	۲	ومن الناس	〃	البعید
〃	〃	〃	من کان یظن	〃	یغیظ
〃	〃	۳	ان الذین کفروا	〃	الیم
〃	〃	۵	ان اللہ لا	〃	کفور
۱۸	المومنون	۱	فمن ابتغی	〃	العادون
〃	〃	۶	ومن یدع	〃	الکافرون
〃	النور	۲	اذ تلقونہ	〃	مومنین
〃	〃	〃	ان الذین یحبون	〃	الآخرۃ
〃	〃	۳	ولاتتبعوا	〃	الشیطان
〃	〃	〃	ان الذین یرمون	〃	عظیم
〃	〃	۴	ولاتکرہوا	〃	البغاء
〃	〃	۷	ومن کفر	〃	الفاسقون
〃	〃	۹	فلیحذر	〃	الیم
〃	الفرقان	۲	ومن یظلم	〃	کبیرا
۱۹	〃	۶	والذین لایدعون	〃	اثاما

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۹	الفرقان	۶	والذین لایشہدون	تا	کراما
〃	الشعراء	۱۱	والشعراء	〃	یہیمون
〃	〃	〃	وانہم یقولون	〃	یفعلون
〃	〃	〃	وسیعلم	〃	ینقلبون
〃	النمل	۴	أتاتون الفاحشۃ	〃	تجہلون
۲۰	القصص	۵	ومن اضل	〃	الظالمین
〃	〃	۸	ان اللہ	〃	الفرحین
〃	〃	〃	ولاتبغ	〃	المفسدین
〃	العنکبوت	۱	وان جاہداک	〃	تطعہما
〃	〃	〃	ومن الناس من	〃	کعذاب اللہ
۲۱	الروم	۴	ولاتکونوا من	〃	شیعا
〃	〃	〃	واذا اذقنا	〃	یومنون
〃	〃	〃	وما آتیتم من ربو	〃	عنداللہ
〃	لقمان	۲	لاتشرک	〃	عظیم
〃	〃	۳	ومن الناس من یجادل	〃	السعیر
〃	السجدۃ	۲	ومن اظلم	〃	منتقمون
۲۲	الاحزاب	۵	وما کان لمومن	〃	مبینا
〃	〃	۷	ان الذین یوذون	〃	مبینا
〃	〃	۲	والذین یمکرون	〃	یبور
۲۳	ص	۲	ولاتتبع الہوی	〃	یوم الحساب
〃	الزمر	۱	والذین اتخذوا	〃	کفار
〃	〃	〃	من ہو کاذب کفار		
〃	〃	〃	ولایرضی	〃	الکفر
〃	〃	〃	ثم اذا خولہ	〃	النار
〃	〃	〃	ہل یستوی	〃	لایعلمون
〃	〃	۳	فویل	〃	مبین
۲۴	〃	۵	ثم اذا خولنا	〃	یعلمون
〃	〃	۶	الیس فی	〃	للمتکبرین
〃	〃	۷	لئن اشرکت	〃	الخاسرین
〃	المومن	۲	یعلم	〃	الصدور
〃	〃	۴	ان الذین یجادلون	〃	جبار
〃	حم السجدۃ	۱	وویل للمشرکین	〃	کافرون
〃	〃	۵	لاتسجدوا	〃	للقمر
۲۵	الشوریٰ	۵	وانا اذا	〃	کفور

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۵	الزخرف	۴	ومن یعش	تا	قرین
〃	الجاثیۃ	۱	ویل	〃	مبین
〃	〃	۳	افرأیت	〃	ہواہ
۲۶	الاحقاف	۱	ومن اضل	〃	غافلون
〃	محمد	۱	الذین کفروا	〃	اعمالہم
〃	〃	۳	ان تفسدوا	〃	ارحامکم
〃	〃	〃	ذلک بانہم	〃	اعمالہم
〃	〃	۴	فلاتہنوا		السلم
〃	〃	〃	ومن یبخل	〃	امثالکم
〃	الحجرات	۲	یا۔ لایسخر	〃	تواب رحیم
〃	ق	۲	کل کفار	〃	الشدید
۲۷	الذاریات	۳	ولاتجعلوا	〃	مبین
〃	النجم	۲	تولی	〃	الدنیا
〃	〃	〃	فلاتزکوا انفسکم		
〃	الرحمن	۱	ولاتخسروا المیزان		
〃	الواقعۃ	۱	کانوا قبل	〃	العظیم
〃	〃	۳	افبہذا الحدیث	〃	تکذبون
〃	الحدید	۳	لکیلا	〃	الحمید
۲۸	المجادلہ	۲	یا۔ اذا تناجیتم	〃	تحشرون
〃	〃	۳	توبوا	〃	علیہم
〃	〃	〃	ویحلفون	〃	یعملون
〃	الممتحنۃ	۲	ولایشرکن	〃	معروف
〃	〃	〃	یا۔ لاتتولوا	〃	القبور
〃	الصف	۱	یا۔ لم تقولون	〃	تقولوا مالاتفعلون
〃	الجمعۃ	۱	مثل الذین	〃	الظالمین
۲۹	القلم	۱	ولاتطع	〃	الاولین
〃	〃	〃	ولایستثنون		
〃	الحاقۃ	۱	انہ کان لا	〃	المسکین
〃	المعارج	۱	من ادبر	〃	فاوعی
〃	الجن	۱	وان المساجد	〃	احدا
〃	القیامۃ	۲	فلاصدق	〃	یتمطی
〃	المرسلات	۲	واذا قیل	〃	یومنون
۳۰	النازعات	۲	من طغی	〃	الجحیم ہی الماوی
〃	التطفیف	۱	ویل	〃	یخسرون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۳۰	التطفیف	۱	ومایکذب بہ	تا	یکسبون
〃	〃	〃	ان الذین اجرموا	〃	حافظین
〃	البروج	۱	ان الذین فتنوا	〃	الحریق
〃	الفجر	۱	فاما الانسان	〃	جما
〃	اللیل	۱	واما من	〃	تردی
〃	〃	〃	الاشقی	〃	تولی
〃	العلق	۱	لیطغے	〃	صلے
〃	الہمزۃ	۱	ویل	〃	عددہ
〃	الماعون	۱	یکذب	〃	الماعون

اخلاق وحسن معاملات

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۴	ولا تعتدوا	〃	المعتدین
〃	〃	〃	فمن اعتدے	〃	المتقین
	〃	۲۷	قل اصلاح	〃	المصلح
〃	〃	۳۰	والوالدات	〃	بصیر
〃	〃	۳۱	وان تعفوا	〃	بینکم
۳	〃	۳۹	یا۔ اذا تداینتم	〃	تعملون علیم
۴	النساء	۱	وآتوا الیتامی	〃	سعیرا
۵	〃	۵	یا۔ لا تاکلوا	〃	منکم
〃	〃	〃	والذین عقدت	〃	نصیبہم
〃	〃	۶	وان خفتم	〃	خبیرا
〃	〃	〃	وبالوالدین	〃	فخورا
〃	〃	۸	ان اللہ یامرکم	〃	اہلہا
〃	〃	۱۱	من یشفع	〃	کفل منہا
〃	〃	〃	واذا حییتم	〃	ردوہا
〃	〃	۱۹	والصلح خیر		
〃	〃	۳۰	یا۔ کونوا	〃	خبیرا
۶	〃	۲۱	لایحب اللہ	〃	قدیرا
〃	المائدۃ	۱	یا۔ اوفوا بالعقود		
〃	〃	〃	ولا یجرمنکم	〃	ان تعتدوا
۸	الانعام	۱۹	وبالوالدین	〃	قربے
۹	الاعراف	۲۴	خذ العفو	〃	علیم
〃	الانفال	۱	واصلحوا	〃	بینکم
〃	〃	۳	وتخونوا	〃	تعلمون
۱۰	الانفال	۶	ولا تنازعوا	〃	ریحکم
۱۴	النحل	۱۳	ان اللہ یامر	〃	تفعلون
〃	〃	۱۶	وان عاقبتم	〃	الصابرین
۱۵	بنی اسرائیل	۳	واما تعرضن	〃	میسورا
〃	〃	۴	واوفوا	〃	تاویلا
〃	〃	〃	ولا تمش	〃	مکروہا
۱۷	الحج	۸	ومن عاقب	〃	لعفو غفور
۱۸	المومنون	۱	والذین ہم لاماناتہم	〃	راعون
〃	〃	۶	ادفع	〃	السیئۃ
〃	النور	۳	ولا یاتل	〃	غفور رحیم
〃	〃	۴	یا۔ لا تدخلوا	〃	تکتمون
〃	〃	۸	یا۔ لیستاذنکم	〃	تعقلون
۱۹	الفرقان	۶	یمشون	〃	سلاما
〃	〃	〃	والذین لایشہدون الزور		
۲۰	القصص	۹	لایریدون	〃	فسادا
۲۱	لقمان	۲	ولا تصعر	〃	الحمیر
〃	الاحزاب	۱	ادعوہم	〃	موالیکم
۲۲	〃	۷	والذین یوذون	〃	مبینا
۲۴	حم السجدۃ	۵	ولا تستوی	〃	حمیم
۲۵	الشوری	۴	واذا ما غضبوا	〃	یغفرون
〃	〃	〃	وامرہم شوری بینہم		
〃	〃	〃	وجزاء	〃	الامور
۲۶	الحجرات	۱	انما المومنون	〃	ترحمون
〃	〃	۲	یا۔ لا یسخر	〃	خبیر
۲۷	النجم	۲	ہو اعلم	〃	اتقی
〃	الرحمن	۱	الا تطغوا	〃	تخسروا المیزان
۲۸	التغابن	۲	وان تعفوا	〃	رحیم
〃	الطلاق	۱	وأتمروا	〃	بمعروف
۲۹	المدثر	۱	ولا تمنن تستکثر		
۳۰	التطفیف	۱	ویل	〃	یخسرون
〃	الہمزۃ	۱	ویل	〃	لمزۃ
〃	الماعون	۱	ویمنعون الماعون		

حقوق والدین وجار واحباب و حاکم وذوی القربی وغیرہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۲	وآتی	تا	القربی
〃	〃	〃	کتب علیکم	〃	المتقین
〃	〃	۳۰	والوالدات	〃	مثل ذلک
۵	النساء	۵	والذین عقدت	〃	نصیبہم
〃	〃	۶	وبالوالدین	〃	ایمانکم
۱۴	النحل	۱۳	وایتاء ذی القربے		
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وبالوالدین	〃	غفورا
〃	〃	〃	وآت	〃	ابن السبیل
۱۶	مریم	۱	وبرا بوالدیہ		
۱۸	النور	۳	ولا یاتل	〃	القربے
۲۰	العنکبوت	۱	ووصینا	〃	حسنا
۲۱	الروم	۴	فآت	〃	المفلحون
〃	لقمان	۲	ووصینا	〃	معروفا
〃	الاحزاب	۱	واولوا	〃	مسطورا
۲۶	الاحقاف	۲	ووصینا	〃	ثلاثون شہرا
〃	محمد	۳	فہل عسیتم	〃	ارحامکم
〃	الحجرات	۱	انما المومنون اخوۃ		
۳۰	البلد	۱	یتیما ذا مقربۃ		

حقوق زوجین وحسن معاشرت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۳	ہن لباس	〃	لہن
〃	〃	۲۸	نساءکم	〃	لانفسکم
〃	〃	۲۹	فامساک	〃	شیئا
〃	〃	〃	ولا تمسکوہن	〃	نفسہ
〃	〃	۳۰	وعلی المولود لہ	〃	علیہما
۴	النساء	۱	فان خفتم	〃	مریئا
〃	〃	۳	ولا تعضلوہن	〃	غلیظا
۵	〃	۶	الرجال	〃	خبیرا
〃	〃	۱۹	وان امرأۃ	〃	خبیر
〃	〃	〃	ولن تستطیعوا	〃	حکیما
۲۸	التغابن	۲	وان تعفوا	〃	رحیم
〃	الطلاق	۱	اسکنوہن	〃	آتاہا

عورتوں اور غلاموں اور ضعیفوں یتیموں مسکینوں وغیرہ کی رعایت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۲۲	وآتے تا الرقاب
″	″	۲۹	الطلاق ″ شیئا
″	″	″	ولاتمسکوھن ″ نفسہ
″	″	۳۰	واذا ″ بالمعروف
″	″	۳۱	وللمطلقات ″ المتقین
۳	″	۳۶	قول معروف ″ الاذی
″	″	۳۸	وانکان ذوعسرۃ ″ تعلمون
″	″	″	فانکان الذی ″ بالعدل
۴	النساء	۱	وآتوا الیتامی ″ فی الیتامی
″	″	″	فان خفتم ″ نحلۃ
″	″	″	ولا تؤتوا ″ بالمعروف
″	″	″	واذا حضر ″ معروفا
″	″	″	ولیخش ″ سعیرا
″	″	۳	یا۔ لایحل ″ غلیظا
۵	″	۴	فمن مالکت ″ بالمعروف
″	″	″	فعلیھن نصف ″ العذاب
″	″	۶	والیتامی ″ ایمانکم
″	″	۱۹	ومایتلی ″ بہ علیما
″	″	″	فلا تمیلوا ″ کالمعلقۃ
۱۵	بنی اسرائیل	۴	ولاتقربوا مال ″ اشدہ
۱۸	النور	۳	ولایاتل ″ المساکین
″	″	۴	وانکحوا ″ ایمانکم
″	″	″	والذین یبتغون ″ الدنیا
۲۱	الروم	۴	فآت ذا ″ المفلحون
۲۲	الاحزاب	۶	فمتعوھن ″ جمیلا
۲۸	الحشر	۱	والیتامی ″ منکم
″	الطلاق	۱	لاتخرجوھن ″ مبینۃ
″	″	″	اسکنوھن ″ اجورھن
۳۰	الفجر	۱	کلابل لا ″ المسکین
″	البلد	۱	فک ″ متربۃ
″	الضحی	۱	فاما ″ تنھر

پارہ	سورت	رکوع	آیت
″	الماعون	۱	یدع تا المسکین

آداب مجلس وملاقات

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۸	النور	۴	یا۔ لاتدخلوا ″ علیم
″	″	۸	فاذا دخلتم ″ طیبۃ
″	″	۹	واذا کانوا ″ یستاذنوہ
۲۰	العنکبوت	۳	وتاتون فی ″ المنکر
۲۲	الاحزاب	۷	ولکن اذا ″ لحدیث
۲۶	الحجرات	۱	یا۔ لاترفعوا ″ بالقول
۲۸	المجادلۃ	۲	یا۔ اذا قیل لکم ″ فانشزوا

رسول کا ادب

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۹	الانفال	۳	ولاتولوا عنہ وانتم تسمعون
″	″	″	یا۔ استجیبوا ″ دعاکم
۱۸	النور	۹	انما المومنون ″ عذاب الیم
۲۱	الاحزاب	۱	النبی اولی ″ انفسھم
۲۲	″	۷	یا۔ لاتدخلوا ″ عظیما
″	″	″	ان اللہ وملائکتہ ″ مھینا
″	″	۹	یا۔ لاتکونوا ″ موسٰی
۲۶	الحجرات	۱	یا۔ لاتقدموا ″ غفور رحیم

انتظام ملکی وسیاست[1]

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۲۲	یا۔ کتب علیکم ″ تتقون
″	″	۲۴	وقاتلوا ″ اعتدی علیکم
۳	″	۳۹	شھیدین ″ الشھداء
۴	آل عمران	۱۲	یا۔ لاتتخذوا ″ خبالا
″	″	۱۷	وشاورھم فی الامر
۵	النساء	۸	واذا حکمتم ″ بالعدل
″	″	″	واولی الامر منکم
″	″	۱۱	واذا جاءھم ″ منھم
″	″	۱۳	ومن قتل ″ حکیما
۶	المائدۃ	۲	ولایجرمنکم ″ تعلمون
″	″	۵	انما جزاء ″ رحیم
″	″	۶	والسارق ″ حکیم
۶	المائدۃ	۷	ان النفس تا قصاص
۷	″	۱۴	یا۔ شھادۃ بینکم ″ واسمعوا
۸	الانعام	۱۹	واذا قلتم ″ قربٰی
۱۴	النحل	۳	والبغی ″ عذاب عظیم
۱۸	النور	۱	الزانیۃ ″ المومنین
″	″	″	والذین یرمون ″ انکان من الصادقین
۲۲	الاحزاب	۸	لئن لم ینتہ ″ تبدیلا
۲۳	ص	۲	یاداؤد ″ سبیل اللہ
۲۵	الشوری	۲	وامرت ″ بینکم
″	″	۴	وامرھم شوری بینھم
۲۶	محمد	۳	فھل عسیتم ″ ارحامکم
″	الحجرات	۱	یا۔ ان جاءکم ″ نادمین
″	″	″	وان طائفتان ″ المقسطین

اہل کتاب کی خاص رعایتیں اور اُن کی مدح

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۸	ومن اہل الکتاب ″ یؤدہ الیک
۴	″	۲۰	وان من اہل ″ ربھم
۶	المائدۃ	۱	وطعام الذین ″ قبلکم
″	″	۹	ولو ان اہل ″ مقتصدۃ
۶-۷	″	۱۱	ولتجدن ″ المحسنین
۹	الاعراف	۲۰	ومن قوم ″ یعدلون
۲۰	القصص	۶	الذین آتینا ″ الجاھلین
۲۱	العنکبوت	۵	ولاتجادلوا ″ مسلمون
۲۷	الحدید	۴	وجعلنا فی ″ رحمۃ

کفار کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرنے اور اُن سے درگزر کرنے کا حکم اور سختی اور جھگڑے کی ممانعت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۳	فاعفوا واصفحوا
۵	النساء	۹	فاعرض ″ بلیغا
۶	المائدۃ	۳	فاعف ″ المحسنین
۹	الاعراف	۲۴	خذ العفو ″ الجاھلین
۱۴	الحجر	۶	فاصفح ″ الجمیل
″	″	″	فاصدع ″ المشرکین

[1] اسی حصے میں چوبیسواں باب ہے اس کو بھی اسی کا ایک جز سمجھنا چاہیے ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۴	النحل	۱۶	ادع الی تا احسن
۱۵	بنی اسرائیل	۹	قل کل 〃 سبیلا
〃	الکہف	۳	فلا تمار 〃 احدا
۱۶	طہ	۸	قل کل 〃 اہتدی
۱۷	الانبیاء	۷	قل انما 〃 حین
•	الحج	۹	ولکل امۃ 〃 تختلفون
۱۹	الفرقان	۶	واذا خاطبہم 〃 سلاما
۲۰	النمل	۷	انما امرت 〃 تعلمون
〃	القصص	۶	واذا سمعوا 〃 الجاہلین
۲۱	العنکبوت	۵	ولا تجادلوا 〃 مسلمون
〃	〃	۶	قل کفی 〃 الخاسرون
۲۲	السبا	۳	قل من یرزقکم 〃 الحکیم
۲۳	یس	۲	ومالی لا 〃 فاسمعون
〃	الزمر	۲	قل انی امرت 〃 المبین
۲۴	المومن	۵	یاقوم مالی 〃 بالعباد
〃	〃	۷	قل انی نہیت 〃 العالمین
۲۵	حم السجدۃ	۶	قل ارایتم 〃 بعید
〃	الشوری	۲	اللہ ربنا 〃 المصیر
〃	الزخرف	۷	فاصفح 〃 سلام
〃	الجاثیۃ	۲	قل للذین 〃 ایام اللہ
۲۶	الاحقاف	۱	قل ارایتم 〃 الظالمین
۳۰	الاعلی	۱	فذکر ان 〃 الذکری
〃	الغاشیۃ	〃	فذکر 〃 بمصیطر

کلماتِ رقاق و مواعظ اور دنیا سے بے رغبتی اور گزشتگان کے حال سے عبرت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۲۶	زین 〃 الدنیا
〃	〃	〃	ام حسبتم 〃 قریب
۳	آل عمران	۲	لن تغنی 〃 شیئا
〃	〃	〃	زین 〃 بالعباد
〃	〃	〃	ویحذرکم اللہ نفسہ
۴	〃	۱۷	ولئن قتلتم 〃 یجمعون
〃	〃	۱۹	کل نفس 〃 الغرور
۵	النساء	۱	قل متاع 〃 مشیدۃ
۷	الانعام	۴	وما الحیوۃ 〃 تعقلون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الانعام	۲۰	ولا تکسب تا تختلفون
〃	الاعراف	۴	ولکل امۃ 〃 یستقدمون
۱۰	الانفال	۳	واعلموا 〃 عظیم
〃	التوبۃ	۶	ارضیتم 〃 قلیل
۱۱	یونس	۲	ولقد اہلکنا 〃 تعملون
〃	〃	۳	یا ایہا الناس 〃 یتفکرون
〃	〃	۶	قل بفضل اللہ 〃 یجمعون
۱۲	ہود	۱	لیبلوکم 〃 عملا
〃	〃	۲	من کان 〃 یعملون
۱۳	یوسف	۱۲	لقد کان فی 〃 الالباب
〃	الرعد	۳	وما الحیوۃ 〃 متاع
〃	〃	۵	افمن ہو 〃 کسبت
〃	ابراہیم	۱	وذکرہم بایام اللہ
۱۴	النحل	۱۳	انما عند اللہ 〃 باق
〃	〃	۱۵	متاع قلیل
۱۵	بنی اسرائیل	۱	ان احسنتم 〃 فلہا
〃	〃	۲	من اہتدی 〃 اخری
〃	〃	〃	من کان یرید 〃 تفضیلا
〃	〃	۶	ان عذاب 〃 محذورا
〃	الکہف	۱	انا جعلنا 〃 جرزا
۱۶	مریم	۵	وکم اہلکنا 〃 رئیا
〃	〃	〃	والباقیات 〃 مردا
〃	〃	۶	وکم اہلکنا 〃 رکزا
〃	طہ	۳	منہا خلقناکم 〃 اخری
〃	〃	۷	ولعذاب 〃 النہی
۱۷	الانبیاء	۱	اقترب 〃 معرضون
〃	〃	۲	وما خلقنا 〃 لاعبین
〃	〃	۳	کل نفس 〃 ترجعون
〃	〃	۴	ولئن مستہم 〃 ظالمین
〃	الحج	۶	فکاین من 〃 الصدور
۱۸	المومنون	۲	ان فی ذلک 〃 لمبتلین
〃	〃	۶	قال کم 〃 ترجعون
۱۹	الفرقان	۴	لقد اتوا علی 〃 نشورا
〃	〃	۵	وکفی بہ 〃 خبیرا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۹	الفرقان	۶	والذین اذا ذکروا تا عمیانا
〃	الشعراء	۴	ان فی ذلک لآیۃ وما 〃 الرحیم
۲۰	القصص	۶	وکم اہلکنا 〃 الوارثین
〃	〃	۶-۷	وما اوتیتم 〃 المحضرین
〃	〃	۸	وابتغ 〃 المفسدین
〃	〃	〃	ویلکم ثواب 〃 الصابرون
〃	العنکبوت	۱	ام حسب 〃 العالمین
۲۱	〃	۶	کل نفس 〃 ترجعون
〃	〃	۷	وما ہذہ 〃 کانوا یعلمون
〃	الروم	۱	یعلمون ظاہرا 〃 یستہزءون
〃	لقمان	۴	ان وعد اللہ 〃 الغرور
〃	السجدۃ	۳	اولم یہد 〃 یسمعون
〃	الاحزاب	۲	قل لن ینفعکم 〃 نصیرا
۲۲	السبا	۴-۵	وقالوا نحن 〃 محضرون
〃	الفاطر	۱	یا ایہا الناس ان وعد اللہ 〃 الغرور
〃	〃	۳	یا ایہا الناس 〃 المصیر
۲۳	یس	۲	ومالی 〃 ترجعون
〃	〃	〃	یا حسرۃ 〃 محضرون
〃	ص	۱	کم اہلکنا 〃 مناص
〃	الزمر	۲	الم تر ان 〃 الالباب
۲۴	المومن	۳	اولم یسیروا 〃 العقاب
〃	〃	۵	یاقوم 〃 حساب
〃	〃	۹	افلم یسیروا 〃 الکافرون
〃	حم السجدۃ	۶	من عمل 〃 فعلیہا
۲۵	الشوری	۳	من کان یرید 〃 نصیب
〃	〃	۴	وما انتم 〃 نصیر
〃	〃	〃	فما اوتیتم 〃 البغی
〃	الزخرف	۳	ورحمۃ 〃 للمتقین
〃	〃	۷	ام یحسبون 〃 یکتبون
〃	الجاثیۃ	۱	ولا تغنی 〃 عظیم
〃	〃	۲	من عمل 〃 ترجعون
〃	〃	۲-۳	ام حسب 〃 یظلمون
〃	〃	۴	وغرتکم 〃 الدنیا
۲۶	الاحقاف	۲	ولکل درجات 〃 یظلمون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۶	الاحقاف	۲	اذہبتم تا بہا
״	״	۳-۴	ولقد مکناہم ״ یرجعون
״	״	۴	کانہم یوم ״ نہار
״	محمد	۲	والذین کفروا ״ ناصر لہم
״	״	۴	انما الحیوٰۃ ״ امثالکم
״	الفتح	۲	ومن یطع ״ الیما
״	ق	۲	ولقد خلقنا ״ تحید
״	״	۳	وکم اہلکنا ״ شہید
۲۷	الذاریات	۲	وترکنا ״ فاسقین
״	״	״	ومن کل ״ نذیر مبین
״	״	۳	وما خلقت ״ لیطعمون
״	النجم	۲	وسدا ״ اتقی
״	״	۳	ان لا تزر ״ المنتہی
״	القمر	۱	ولقد ترکناہا ״ نذر
״	״	۳	ولقد اہلکنا ״ مدکر
״	الرحمٰن	۲	کل من ״ فان
״	״	״	سنفرغ ״ سلطان
״	״	۳	بل جزاء ״ الاحسان
״	الواقعۃ	۲	نحن قدرنا ״ تعلمون
״	״	״	نحن جعلنا ״ تذکرۃ
״	الحدید	۱	وما لکم ״ الارض
״	״	۲	ولکنکم ״ الغرور
״	״	״	الم یان ״ تعقلون
״	״	۳	اعلموا ״ الغرور
۲۸	الحشر	۳	یا۔ اتقوا اللہ ״ یتفکرون
״	الجمعۃ	۲	واذا راوا ״ الرازقین
״	المنافقون	۲	یا۔ لا تلہکم ״ تعلمون
״	التغابن	۲	انما اموالکم ״ اجر عظیم
״	الطلاق	۱	ومن یتق اللہ ״ قدرا
۲۹	الملک	۱	خلق الموت ״ عملا
״	״	۲	ءامنتم ״ تحشرون
״	״	״	قل ارایتم ان اہلکنی ״ معین
״	المعارج	۱	ان عذاب ״ مامون
״	״	۲	ایطمع ״ مسبوقین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۹	المزمل	۱	فکیف تا سبیلا
״	״	۲	وما تقدموا ״ اجرا
״	المدثر	۲	انہا لاحدی ״ یتاخر
״	القیامۃ	۱	بل الانسان ״ معاذیرہ
״	״	۱	کلا بل تحبون ״ المساق
״	״	۲	ایحسب ״ الموتٰی
״	الدہر	۱	ہل اتٰی ״ کفورا
״	״	۲	ان ہؤلاء ״ سبیلا
۳۰	النبا	۲	ذلک الیوم ״ ترابا
״	النازعات	۱	ان فی ״ یخشٰی
״	״	۲	کانہم یوم ״ ضحاہا
״	عبس	۱	قتل الانسان ״ الفجرۃ
״	الانفطار	۱	یا ایہا ״ للہ
״	الانشقاق	۱	یا ایہا ״ فملاقیہ
״	״	۱	انہ کان ״ طبق
״	البروج	۱	ان بطش ״ لشدید
״	الطارق	۱	ان کل ״ ناصر
״	الاعلٰی	۱	بل تؤثرون ״ ابقی
״	الفجر	۱	وتحبون ״ جما
״	״	״	یومئذ ״ لحیاتی
״	البلد	۱	لقد خلقنا ״ یرہ احد
״	الشمس	۱	قد افلح ״ دساہا
״	العادیات	۱	وانہ لحب ״ لخبیر
״	التکاثر	۱	الہاکم ״ الیقین
״	الہمزۃ	۱	جمع ״ الحطمۃ

ادعیہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	الفاتحۃ	۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
״	״	״	الحمد للہ ״ الضالین
״	البقرۃ	۱۵	رب اجعل ״ الآخر
״	״	״	ربنا تقبل ״ الحکیم
۲	״	۲۵	ربنا آتنا ״ النار
۳	״	۴۰	غفرانک ״ المصیر
״	״	״	ربنا لا تؤاخذنا ״ الکافرین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۱	ربنا لا تا فیہ
״	״	۲	ربنا اننا ״ النار
״	״	۳	اللہم مالک ״ حساب
״	״	۵	ربنا آمنا ״ الشاہدین
۴	״	״	ربنا اغفر ״ الکافرین
״	״	۲۰	ربنا ما خلقت ״ المیعاد
۷	المائدۃ	۱۵	اللہم ربنا ״ الرازقین
۹	الاعراف	۱۱	ربنا افتح ״ الفاتحین
״	״	۱۴	ربنا افرغ ״ مسلمین
״	״	۱۸	رب اغفر ״ الراحمین
״	״	۱۹	انت ولینا ״ الیک
۱۱	التوبۃ	۱۶	حسبی اللہ ״ العظیم
״	یونس	۹	ربنا لا ״ الکافرین
״	״	״	ربنا اطمس ״ الالیم
۱۲	ہود	۴	بسم اللہ ״ رحیم
״	״	״	رب انی ״ الخاسرین
۱۳	یوسف	۱۱	فاطر ״ الصالحین
״	ابراہیم	۶	رب اجعل ״ یقوم الحساب
۱۵	بنی اسرائیل	۳	رب ارحمہما ״ صغیرا
״	״	۹	رب ادخلنی ״ نصیرا
״	الکہف	۱	ربنا آتنا ״ رشدا
۱۶	مریم	۱	رب انی ״ رضیا
״	طٰہٰ	۲	رب اشرح ״ امری
״	״	۲	رب ״ علما
۱۷	الانبیاء	۶	انی مسنی ״ الراحمین
״	״	״	لا الٰہ ״ الظالمین
״	״	۶	رب لا تذرنی ״ الوارثین
״	״	۷	رب ״ بالحق
۱۸	المؤمنون	۳	رب ״ کذبونی
״	״	״	رب انزلنی ״ المنزلین
״	״	۶	رب اما ״ الظالمین
״	״	״	رب اعوذ بک ״ یحضرون
״	״	״	ربنا آمنا ״ الراحمین
״	״	״	رب اغفر ״ الراحمین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۹	الفرقان	۶	ربنا اصرف تا جہنم
〃	〃	〃	ربنا ہب 〃 اماما
〃	الشعراء	۵	رب ہب لی 〃 یبعثون
〃	〃	۶	فافتح 〃 المومنین
〃	〃	۹	رب نجنی 〃 یعملون
〃	النمل	۲	رب اوزعنی 〃 الصالحین
〃	〃	۳	رب انی 〃 العالمین
〃	〃	۵	الحمد للہ 〃 اصطفی
۲۰	القصص	۲	رب انی 〃 للمجرمین
〃	〃	〃	رب 〃 الظالمین
〃	〃	۳	رب انی 〃 فقیر
〃	العنکبوت	۳	رب 〃 المفسدین
۲۳	الصافات	۳	رب ہب 〃 الصالحین
〃	ص	۳	رب اغفر 〃 [illegible]
۲۴	الزمر	۵	اللہم 〃 یختلفون
〃	المومن	۱	ربنا وسعت 〃 العظیم
۲۶	الاحقاف	۲	رب اوزعنی 〃 المسلمین
۲۷	القمر	۱	انی 〃 فانتصر
۲۸	الحشر	۲	ربنا اغفر 〃 رحیم
〃	الممتحنۃ	۱	ربنا علیک 〃 الحکیم
〃	التحریم	۲	ربنا اتمم 〃 قدیر
〃	〃	〃	رب ابن 〃 الظالمین
〃	القلم	۱	سبحان 〃 الظالمین
۲۹	نوح	۲	ولا تزد 〃 ضلالا
〃	〃	〃	رب لا 〃 تبارا
۳۰	الفلق	۱	اعوذ 〃 حسد
〃	الناس	۱	اعوذ 〃 الجنۃ والناس

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۴	الذین آتیناہم تا بہ
〃	〃	۱۵	للطائفین 〃 السجود
〃	〃	۱۶	ونحن 〃 مخلصون
۲	〃	۲۰	والذین امنوا 〃 تتقون
〃	〃	۲۲	ولکن البر 〃 المتقون
〃	〃	۲۴	ولکن البر 〃 اتقی
〃	〃	۲۵	ومن الناس من یشری 〃 التقم
۳	〃	۴۰	آمن الرسول 〃 الکافرین
〃	آل عمران	۲	للذین اتقوا 〃 بالاسحار
۴	〃	۱۲	کنتم خیر 〃 باللہ
〃	〃	۱۴	للمتقین 〃 الصالحین
〃	〃	۲۰	اولی الالباب 〃 حسن الثواب
۷	الانعام	۶	الذین یدعون 〃 وجہہ
〃	〃	۹	الذین آمنوا 〃 [illegible]
〃	〃	۱۱	والذین یومنون 〃 یحافظون
۹	الاعراف	۲۴	ان الذین 〃 مبصرون
〃	الانفال	۱	انما المومنون 〃 کریم
۱۰	التوبۃ	۳	انما یعمر 〃 اجر عظیم
〃	〃	۹	والمومنون 〃 [illegible]
۱۱	〃	۱۳	فیہ رجال 〃 المطہرین
〃	〃	۱۴	ان اللہ 〃 المومنین
۱۲	ہود	۲	ان الذین امنوا 〃 خالدون
۱۳	الرعد	۳	انما یتذکر 〃 عقبی الدار
〃	〃	۴	من اناب 〃 حسن مآب
۱۴	النحل	۴	للذین احسنوا 〃 الحسنۃ
〃	〃	۶	الذین صبروا 〃 یتوکلون
〃	〃	۱۶	ان اللہ مع 〃 محسنون
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	ان الذین اوتوا 〃 خشوعا
۱۶	طہ	۳	وذلک جزاء من تزکی
۱۷	الانبیاء	۲	لا یسبقونہ 〃 مشفقون
〃	〃	۴	المتقین الذین 〃 مشفقون
〃	〃	۶	کانوا یسارعون 〃 خاشعین
〃	الحج	۳	ان اللہ یدخل 〃 الحمید
〃	〃	۵	وبشر المخبتین 〃 ینفقون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۷	الحج	۶	الذین ان 〃 المنکر
۱۸	المومنون	۱	قد افلح 〃 خالدون
〃	〃	۴	ان الذین ہم 〃 سابقون
〃	النور	۵	یسبح لہ 〃 فضلہ
〃	〃	۷	انما کان قول 〃 الفائزون
۱۹	الفرقان	۶	وعباد الرحمن 〃 حسنت مستقرا ومقاما
〃	النمل	۱	الذین یقیمون 〃 یوقنون
۲۰	القصص	۶	صبروا و 〃 الجاہلین
〃	〃	۹	تلک الدار 〃 للمتقین
۲۱	العنکبوت	۶	والذین امنوا 〃 یتوکلون
〃	〃	۷	والذین جاہدوا 〃 المحسنین
〃	لقمان	۱	للمحسنین 〃 المفلحون
〃	〃	۳	ومن یسلم 〃 الوثقی
〃	السجدۃ	۲	انما یومن 〃 یعملون
〃	〃	۳	وجعلنا منہم 〃 یوقنون
۲۲	الاحزاب	۵	ان المسلمین 〃 اجرا عظیما
〃	السبا	۱	عبد منیب
〃	الفاطر	۳	الذین یخشون 〃 الصلوۃ
〃	〃	۴	ان الذین یتلون 〃 تبور
〃	〃	〃	ثم اورثنا 〃 الکبیر
〃	یس	۱	من اتبع 〃 کریم
۲۳	الزمر	۱	امن ہو 〃 الالباب
〃	〃	۲	والذین اجتنبوا 〃 الالباب
〃	〃	۳	افمن 〃 ربہ
〃	〃	〃	الذین یخشون 〃 [illegible]
۲۴	حم السجدۃ	۴	ان الذین قالوا 〃 استقاموا
〃	〃	۵	ومن احسن 〃 المسلمین
۲۵	الشوری	۲	والذین امنوا 〃 الحق
〃	〃	۳	عبادہ 〃 الصالحات
〃	〃	۴	صبار شکور
〃	〃	〃	للذین امنوا 〃 ینتصرون
۲۶	محمد	۱	والذین 〃 بالہم
〃	الحجرات	۱	حبب الیکم 〃 الراشدون
〃	〃	۳	لکل اواب 〃 منیب

وہ لوگ جو آخرت میں فلاح پانے والے ہیں اور جن کی اللہ نے مدح کی اور جو خصلتیں مومنوں میں ہونی چاہئیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱	للمتقین 〃 المفلحون
〃	〃	۵	الخاشعین 〃 راجعون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۶	ق	۳	من یخاف وعید
״	الذاریات	۱	انہم کانوا تا المحروم
۲۷	النجم	۲	الذین یجتنبون ״ اللمم
״	الرحمن	۳	ولمن خاف ״ جنتان
۲۸	المجادلۃ	۳	لاتجد ״ المفلحون
״	الحشر	۱	یبتغون ״ الصادقون
״	״	״	یحبون ״ رحیم
۲۹	الملک	۱	ان الذین ״ کبیر
״	المعارج	۱	المصلین ״ مکرمون
״	القیامۃ	۱	النفس اللوامۃ ״ حریرا
״	الدہر	۱	یوفون ״ حریرا
۳۰	النازعات	۲	من خاف ״ الماوی
״	الاعلی	۱	قد افلح ״ فصلی
״	اللیل	۱	الاتقی ״ یرضی
״	البینۃ	۱	من خشی ربہ
״	العصر	۱	الذین ״ بالصبر

مسائل

مسائلِ صلوٰۃ و طہارت و مسجد وغیرہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۴	ومن اظلم ״ خرابہا
״	״	۱۵	واتخذوا ״ السجود
۲	״	۱۸	ومن حیث ״ شطرہ
״	״	۳۱	حافظوا ״ تعلمون
۵	النساء	۷	یا۔ لاتقربوا ״ غفورا
״	״	۱۵	واذا ضربتم ״ موقوتا
۶	المائدۃ	۲	یا۔ اذا قمتم ״ تشکرون
۸	الاعراف	۳	یابنی آدم خذوا ״ مسجد
۱۲	ہود	۱۰	واقم ״ اللیل
۱۵	بنی اسرائیل	۹	اقم الصلوٰۃ ״ نافلۃ لک
״	״	۱۲	ولا تجہر ״ سبیلا
۱۶	طٰہٰ	۱	واقم ״ لذکری
״	״	۸	وسبح ״ النہار
۱۷	الحج	۶	ومساجد ״ کثیرا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۸	المؤمنون	۱	الذین ہم تا خاشعون
״	״	״	والذین ہم علی ״ یحافظون
״	النور	۵	فی بیوت ״ الصلوٰۃ
״	״	۷	واقیموا ״ ترحمون
۱۹	الفرقان	۵	وانزلنا من ״ طہورا
۲۱	العنکبوت	۵	واقم ״ تصنعون
״	الروم	۲	فسبحان ״ تظہرون
۲۶	ق	۳	وسبح ״ السجود
״	الذاریات	۱	کانوا ״ یہجعون
۲۷	الطور	۲	وسبح ״ النجوم
۲۸	الجمعۃ	۲	یا۔ اذا نودی ״ فی الارض
۲۹	المزمل	۱	قم اللیل ״ علیہ
״	المدثر	۱	وثیابک فطہر
״	الدہر	۲	واذکر ״ طویلا
۳۰	الاعلی	۱	وذکر ״ فصلی
״	الماعون	۱	فویل ״ یراؤن

مسائلِ زکوٰۃ و صدقات و بیانِ مصارف

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۲۶	قل ما انفقتم ״ ابن السبیل
۳	״	۳۷	ان تبدوا ״ خیر لکم
״	״	۳۷-۳۸	وما تنفقون ״ یحزنون
۸	الانعام	۱۷	وآتوا ״ حصادہ
۱۰	التوبۃ	۸	انما الصدقات ״ حکیم
۱۸	النور	۷	وآتوا الزکوٰۃ ״ ترحمون
۱۹	الفرقان	۶	والذین اذا ״ قواما
۲۱	الروم	۴	وما آتیتم ״ المضعفون
۲۹	الدہر	۱	ویطعمون ״ شکورا

مسائلِ صیام و اعتکاف و بیان لیلۃ القدر

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۵	ان طہرا ״ العاکفین
۲	״	۲۳	یا۔ کتب ״ تشکرون
״	״	״	احل لکم ״ اللیل
״	״	״	ولا تباشروہن ״ المساجد
۲۵	الدخان	۱	انا انزلناہ ״ عندنا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳۰	القدر	۱	انا انزلناہ تا الفجر

مسائلِ حج و بیانِ خانۂ کعبہ و شہرِ مکہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۵	واذ جعلنا ״ العلیم
۲	״	۱۹	ان الصفا ״ بہما
״	״	۲۴-۲۵	واتموا ״ تحشرون
۴	آل عمران	۱۰	ان اول ״ سبیلا
۶	المائدۃ	۱	غیر محلی ״ حرم
۷	״	۱۳	یا۔ لاتقتلوا ״ القلائد
۱۷	الحج	۳-۴	والمسجد الحرام ״ المحسنین
۲۰	النمل	۷	ہذہ البلدۃ ״ حرمہا
״	القصص	۶	اولم نمکن ״ لدنا
۳۰	التین	۱	ہذا ״ الامین

نذر

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	البقرۃ	۳۷	او نذرتم ״ یعلمہ
۱۴	النحل	۷	ویجعلون ״ تفترون
۱۷	الحج	۴	ولیوفوا نذورہم
۲۹	الدہر	۱	یوفون بالنذر

مسائلِ جہاد و احکام اموالِ غنیمت و فئ و جزیہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۲۴	وقاتلوا فی ״ المتقین
״	״	۲۷	یسئلونک عن الشہر الحرام ״ القتل
۵	النساء	۱۰	یا۔ خذوا ״ جمیعا
״	״	״	ومالکم ״ ضعیفا
״	״	״	فان تولوا ״ سلطانا مبینا
״	״	۱۴	یا۔ اذا ضربتم ״ خبیر
۹	الانفال	۱	یسئلونک عن ״ الرسول
״	״	۲	فاضربوا ״ رسولہ
״	״	״	یا۔ اذا لقیتم ״ المصیر
״	״	۵	وقاتلوہم ״ قدیر
۱۰	״	״	واعلموا ״ السبیل
״	״	۶	یا۔ اذا لقیتم ״ محیط
״	״	۷	فاما تثقفنہم ״ الخائنین

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۰	الانفال	۸	واعدوا	تا	السمیع العلیم
〃	〃	۹	ماکان للنبی	〃	رحیم
〃	〃	۱۰	ان الذین آمنوا	〃	کبیر
〃	التوبۃ	۱-۲	براۃ من	〃	المتقین
〃	〃	۲	فان تابوا	〃	ینتہون
〃	〃	۴	یا- انما المشرکون	〃	صاغرون
〃	〃	۵	ان عدۃ	〃	الکافرین
〃	〃	۶	انفروا	〃	تعلمون
〃	〃	۱۰	یاایہا النبی	〃	ینالوا
۱۴	النحل	۱۶	وان عاقبتم	〃	الصابرین
۱۷	الحج	۶	اُذن للذین	〃	ربنا اللہ
۲۲	الاحزاب	۸	لئن لم	〃	تبدیلا
۲۶	محمد	۱	فاذا لقیتموہم	〃	اوزارہا
۲۸	الحشر	۱	ماقطعتم	〃	رحیم
〃	الممتحنۃ	۲	یا- اذا جاءکم	〃	مؤمنون

موالات باکفار

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۳	آل عمران	۳	لایتخذ	〃	تقاۃ
۵	النساء	۱۲	فلا تتخذوا	〃	قولہم
〃	〃	۲۱	یا- لاتتخذوا	〃	مبینا
۶	المائدۃ	۸	یا- لاتتخذوا	〃	دائرۃ
〃	〃	۹	یا- لاتتخذوا	〃	یعقلون
〃	〃	۱۱	تری کثیرا	〃	فاسقون
۱۰	التوبۃ	۳	یا- لاتتخذوا	〃	الفاسقین
۲۸	المجادلۃ	۳	الم تر الی	〃	یعلمون
〃	〃	〃	لاتجد قوما	〃	عشیرتہم
〃	الممتحنۃ	۱	یا- لاتتخذوا	〃	الحق
〃	〃	〃	لاینہاکم	〃	الظالمون
〃	〃	۳	یا- لاتتولوا	〃	القبور

بیع وتجارت وکسب

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۵	لیس علیکم جناح	〃	ربکم
۳	〃	۳۸	واحل اللہ	〃	الربوا
〃	〃	۳۹	یا- اذا تداینتم	〃	تعملون علیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۵	النساء	۵	یا- لاتاکلوا	تا	تراض منکم
۱۸	النور	۵	تجارۃ ولا بیع		
۲۸	الجمعۃ	۲	فاذا قضیت	〃	فضل اللہ
۲۹	المزمل	۲	وآخرون	〃	فضل اللہ

حلال وحرام از قسم ماکول ومشروب

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۱	یاایہا الناس	〃	مبین
〃	〃	〃	یا- کلوا	〃	رحیم
۶	المائدۃ	۱	احلت لکم	〃	حرم
〃	〃	〃	حرمت علیکم	〃	حل لکم
〃	〃	۱۲	یا- انما الخمر	〃	تفلحون
۸	الانعام	۴	فکلوا	〃	لفسق
〃	〃	۱۷-۱۸	ومن الانعام	〃	غفور رحیم
۹	الاعراف	۹	یحل لہم	〃	الخبائث
۱۴	النحل	۱۵	فکلوا مما	〃	یفلحون
۱۷	الحج	۴	واحلت لکم	〃	علیکم

نکاح وطلاق وعدت ومہر

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۷	ولاتنکحوا	〃	اعجبکم
〃	〃	۲۸-۳۰	والمطلقات	〃	لاتعلمون
〃	〃	۳۰	والذین یتوفون	〃	اجلہ
〃	〃	۳۱	لاجناح	〃	بصیر
۴	النساء	۱	وخفتم	〃	مریئا
〃	〃	۳	ولاتعضلوہن	〃	غلیظا
۴-۵	〃	۳-۴	ولاتنکحوا ما	〃	اخدان
۵	〃	۱۹	ویستفتونک	〃	بالقسط
۱۸	النور	۱	الزانی لاینکح	〃	المؤمنین
〃	〃	۳	الخبیثات	〃	للطیبات
〃	〃	۴	وانکحوا	〃	حتی یغنیہم اللہ
۲۰	القصص	۳	قال انی ارید	〃	حجج
۲۱	الاحزاب	۱	وما جعل ادعیاءکم	〃	بافواہکم
۲۲	〃	۵	لکیلا	〃	وطرا
〃	〃	۶	یا- اذا نکحتم	〃	جمیلا
۲۸	الممتحنۃ	۲	لاہن	〃	لہن
〃	〃	〃	ولاتمسکوا	〃	الکوافر

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۸	الطلاق	۱	یاایہا النبی	تا	عدل منکم
〃	〃	〃	واللائی	〃	آتاہا

لعان

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۸	النور	۱	والذین یرمون	〃	غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین

ایلا وظہار

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۸	للذین یؤلون	〃	رحیم
۲۱	الاحزاب	۱	وما جعل ازواجکم	〃	امہاتہم
۲۸	المجادلۃ	۱	الذین یظاہرون	〃	الیم

قسم اور اُس کا کفارہ اور قتل نفس کا کفارہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۵	النساء	۱۳	ومن قتل	〃	حکیما
۷	المائدۃ	۱۳	لایؤاخذکم	〃	واحفظوا ایمانکم
۲۸	التحریم	۱	قد فرض	〃	الحکیم

پردہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۸	النور	۴	یا- لاتدخلوا	〃	تفلحون
〃	〃	۸	یا- لیستاذنکم	〃	سمیع علیم
۲۲	الاحزاب	۷	واذا سألتموہن	〃	شہیدا
〃	〃	۸	یاایہا النبی	〃	جلابیبہن

میراث ووصیت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۲	کتب علیکم اذا	〃	رحیم
〃	〃	۳۱	والذین یتوفون	〃	اخراج
۴	النساء	۱	للرجال	〃	معروفا
〃	〃	۲	یوصیکم	〃	علیم حلیم
۵	〃	۵	ولکل جعلنا	〃	نصیبہم
۶	〃	۴	قل اللہ یفتیکم	〃	علیم
۱۰	الانفال	۱۰	واولوا	〃	علیم

حصہ سوم تاریخی مضامین

ابتدائے عالم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	وہوالذی خلق	تا	سموات
۱۱	یونس	۱	خلق السموات	؍؍	العرش
۱۲	ہود	۱	وہوالذی	؍؍	الماء
۱۴	الحجر	۳	ولقدخلقنا	؍؍	السموم
۱۸	النور	۶	واللہ خلق	؍؍	ماء
۲۴	حم السجدۃ	۲	خلق الارض	؍؍	العزیزالعلیم
۲۶	ق	۳	ولقدخلقنا	؍؍	لغوب
۳۰	النازعات	۲	بناہا	؍؍	ارساہا

انسان کی اصل اور پیدایش اور عادات اور سرشتی باتیں اور قصہ عہد فطرت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۴	النساء	۱	خلقکم	؍؍	نساء
۵	؍؍	۵	وخلق الانسان ضعیفا		
؍؍	؍؍	۱۵	واحضرت	؍؍	الشح
۹	الاعراف	۲۲	واذااخذ	؍؍	شہدنا
؍؍	؍؍	۲۴	خلقکم من	؍؍	آتاہما
۱۱	یونس	۲	واذامس	؍؍	مستہ
۱۲	ہود	۲	ولئن اذقنا	؍؍	فخور
۱۳	ابراہیم	۵	ان الانسان	؍؍	کفار
۱۴	الحجر	۳	ولقدخلقنا	؍؍	مسنون
؍؍	النحل	۱	خلق الانسان	؍؍	مبین
؍؍	؍؍	۱۱	واللہ	؍؍	شیئا
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وکان الانسان عجولا		
؍؍	؍؍	۹	واذاانعمنا	؍؍	یؤسا
؍؍	الکہف	۸	وکان الانسان	؍؍	جدلا
۱۷	الانبیاء	۱	وہم فی غفلۃ	؍؍	قلوبہم
؍؍	؍؍	۳	خلق الانسان من عجل		
؍؍	الحج	۱	فانا خلقنا کم	؍؍	نخرجکم طفلا
؍؍	؍؍	۹	ان الانسان لکفور		
۱۸	المؤمنون	۱	ولقدخلقنا الانسان	؍؍	خلقاآخر
۲۱	الروم	۴	واذااذقنا	؍؍	یقنطون
؍؍	؍؍	۵	ولئن ارسلنا	؍؍	یکفرون
۲۱	الروم	۶	اللہ الذی خلقکم	تا	شیبۃ
؍؍	لقمان	۴	واذاغشیہم	؍؍	کفور
؍؍	السجدۃ	۱	وبدأخلق	؍؍	الافئدۃ
۲۲	الاحزاب	۹	اناعرضنا	؍؍	جہولا
؍؍	الفاطر	۲	واللہ خلقکم	؍؍	ازواجا
۲۳	یس	۵	اولم یر	؍؍	مبین
؍؍	الزمر	۱	خلقکم	؍؍	زوجہا
؍؍	؍؍	؍؍	یخلقکم	؍؍	ثلاث
؍؍	؍؍	؍؍	واذامسّ	؍؍	قبل
۲۴	؍؍	۵	واذامس	؍؍	علم
؍؍	المؤمن	۷	ہوالذی خلقکم	؍؍	طفلا
۲۵	حم السجدۃ	۶	لایسئم	؍؍	عریض
؍؍	الشوریٰ	۵	وانااذا	؍؍	کفور
۲۶	الاحقاف	۲	حملتہ	؍؍	شہرا
۲۷	النجم	۲	ہواعلم	؍؍	امہاتکم
۲۹	المعارج	۱	ان الانسان	؍؍	منوعا
؍؍	القیامۃ	۱	بل الانسان	؍؍	معاذیرہ
؍؍	؍؍	؍؍	کلابل	؍؍	العاجلۃ
؍؍	؍؍	۲	الم یک	؍؍	الانثیٰ
؍؍	الدہر	۱	ہل اتی	؍؍	بصیرا
؍؍	المرسلات	۱	الم نخلقکم	؍؍	القادرون
۳۰	عبس	۱	قتل	؍؍	یسرہ
؍؍	الطارق	۱	خلق	؍؍	الترائب
؍؍	الفجر	۱	فاماالانسان	؍؍	جما
؍؍	البلد	۱	لقدخلقنا	؍؍	احد
؍؍	الشمس	۱	فالہمہا	؍؍	تقواہا
؍؍	التین	۱	لقد	؍؍	تقویم
؍؍	العلق	۱	خلق	؍؍	علق
؍؍	؍؍	۱	کلاان	؍؍	استغنیٰ
؍؍	العادیات	۱	ان الانسان	؍؍	لشدید

حضرت آدم اور حضرت حوا کا قصہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۴	واذقال ربک للملائکۃ	؍؍	خالدون
۳	آل عمران	۴	ان اللہ	؍؍	آدم
۸	الاعراف	۲	ثم قلنا	تا	تخرجون
۹	؍؍	۲۴	خلقکم	؍؍	الیہا
۱۴	الحجر	۳	واذقال ربک	؍؍	ابلیس
۱۵	بنی اسرائیل	۷	واذقلنا	؍؍	قلیلا
۱۶	طٰہٰ	۶-۷	ولقدعہدنا	؍؍	اعمیٰ
۲۳	ص	۵	واذقال	؍؍	ابلیس

ابلیس کا قصہ اور اُس کی بنی آدم سے دشمنی اور اُس کے اور اُس کے گروہ کے کید اور فتنے

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۴	واذقلنا	؍؍	کافرین
؍؍	؍؍	۱۲	ماتتلوا	؍؍	السحر
۲	؍؍	۲۱	خطوات الشیطان	؍؍	تعلمون
۳	؍؍	۳۷	الشیطان	؍؍	الفحشاء
۵	النساء	۱۸	شیطانا	؍؍	غرورا
۸	الاعراف	۲	الاابلیس	؍؍	اجمعین
؍؍	؍؍	؍؍	فوسوس	؍؍	مبین
؍؍	؍؍	۳	لایفتننکم	؍؍	یومنون
۱۰	الانفال	۶	واذزین	؍؍	العقاب
۱۲	یوسف	۱	ان الشیطان	؍؍	مبین
؍؍	؍؍	۵	فانساہ	؍؍	سنین
۱۴	الحجر	۲	وحفظناہا	؍؍	مبین
؍؍	؍؍	۳	الاابلیس	؍؍	مقسوم
؍؍	النحل	۸	فزین	؍؍	اعمالہم
؍؍	؍؍	۱۴	انہ لیس	؍؍	مشرکون
۱۵	بنی اسرائیل	۶	ان الشیطان	؍؍	مبینا
؍؍	؍؍	۷	قال اأسجد	؍؍	وکیلا
؍؍	الکہف	۷	کان من	؍؍	عضدا
۱۷	الحج	۱	کل شیطان	؍؍	السعیر
؍؍	؍؍	۷	اذاتمنیٰ	؍؍	امنیتہ
۱۸	النور	۳	ومن یتبع	؍؍	المنکر
۱۹	الفرقان	۳	وکان الشیطان	؍؍	خذولا
؍؍	الشعراء	۱۱	وتنزلت	؍؍	لمعزولون
؍؍	؍؍	؍؍	ہل انبئکم	؍؍	کاذبون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۲	السبا	۲	وبقدصدق تا حفیظ
"	[illegible]	"	[illegible] " السعیر
۲۳	الصافات	۱	وحفظنا " ثاقب
"	ص	۵	الا ابلیس " اجمعین
۲۴	حم السجدۃ	۳	وقیضنا " خلفهم
"	"	۵	واما ینزغنک " العلیم
۲۵	الزخرف	۴	شیطانا " مهتدون
۲۶	محمد	۳	ان الذین " املی لهم
۲۸	المجادلة	۳	استحوذ " الخاسرون
"	الحشر	۲	کمثل الشیطان " الظالمین
۳۰	الناس	۱	شرالوسواس " الجنة

ہابیل و قابیل

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۶	المائدۃ	۵	واتل علیهم " النادمین

حضرت نوحؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۴	ان الله " ونوحا
۷	الانعام	۱۰	ونوحا " هدی الله
۸	الاعراف	۸	لقد ارسلنا " عمین
۱۱	یونس	۸	واتل علیهم " المنذرین
۱۲	ہود	۳-۴	ولقد ارسلنا " الیم
۱۳	ابراہیم	۲-۳	قوم نوح " بعدهم
۱۵	بنی اسرائیل	۱	انه کان " شکورا
۱۷	الانبیاء	۶	ونوحا " اجمعین
۱۸	المؤمنون	۲	ولقد ارسلنا نوحا " المنذرین
۱۹	الفرقان	۴	وقوم نوح " الیما
"	الشعراء	۶	کذبت قوم نوح " الباقین
۲۰	العنکبوت	۲	ولقد ارسلنا نوحا " للعالمین
۲۳	الصافات	۳	ولقد نادانا " لابراہیم
۲۷	الذاریات	۲	وقوم نوح " فاسقین
"	القمر	۱	کذبت قبلهم " کفر
"	الحدید	۴	ولقد ارسلنا " فاسقون
۲۸	التحریم	۲	امراۃ نوح " الداخلین
۲۹	الحاقة	۱	انا لما " الجاریة

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۹	نوح	۱-۲	انا ارسلنا تا تبارا

حضرت ابراہیمؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرة	۱۵-۱۶	واذ ابتلی " انتم مسلمون
"	"	۱۶	ملة ابراہیم " المشرکین
۳	"	۳۵	الم تر " کفر
"	"	"	واذ قال ابراہیم " حکیم
"	آل عمران	۷	فی ابراہیم " المشرکین
۵	النساء	۱۸	واتخذ " خلیلا
۷	الانعام	۹-۱۰	واذ قال ابراہیم " هدی الله
۱۱	التوبة	۱۴	وما کان استغفار " حلیم
۱۲	ہود	۷	ولقد جاءت " مردود
"	یوسف	۱	کما اتمها " ابراہیم
۱۳	ابراہیم	۶	واذ قال ابراہیم " الحساب
۱۴	الحجر	۴	عن ضیف " الغابرین
"	النحل	۱۶	ان ابراہیم " المشرکین
۱۶	مریم	۳	واذکر فی الکتاب ابراہیم " جعلنا نبیا
۱۷	الانبیاء	۵	ولقد آتینا " لنا عابدین
"	الحج	۴	واذ بوانا " عتیق
۱۹	الشعراء	۵	نبا ابراہیم " یبعثون
۲۰	العنکبوت	۲	وابراہیم اذ " لمن الصالحین
"	"	۴	ولما جاءت " الغابرین
۲۳	الصافات	۳	لابراہیم " مبین
"	ص	۴	عبادنا " المصطفین الاخیار
۲۵	الزخرف	۳	واذ قال " یرجعون
۲۶	الذاریات	۲	هل اتاک " مجرمین
۲۷	الحدید	۴	ولقد ارسلنا " فاسقون
۲۸	الممتحنة	۱	ابراہیم " شیء

حضرت اسمٰعیلؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرة	۱۵	وعهدنا " الحکیم
"	"	۱۶	نعبد " اسمٰعیل
۷	الانعام	۱۰	اسمٰعیل " هدی الله
۱۶	مریم	۴	واذکر فی الکتاب اسمٰعیل " مرضیا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۷	الانبیاء	۶	واسمٰعیل تا الصابرین
۲۳	الصافات	۳	بغلام حلیم " ذبح عظیم
"	ص	۴	واذکر اسمٰعیل " الاخیار

حضرت اسحاقؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرة	۱۶	نعبد " اسحاق
۷	الانعام	۱۰	اسحاق " هدی الله
۱۲	یوسف	۱	کما اتمها " اسحاق
۱۷	الانبیاء	۵	ووهبنا له " عابدین
۲۳	الصافات	۳	وبشرناه " مبین
"	ص	۴	واسحاق " المصطفین الاخیار

حضرت لوطؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۱۰	ولوطا " هدی الله
۸	الاعراف	۱۰	ولوطا " المجرمین
۱۲	ہود	۷	فی قوم لوط " عند ربک
۱۴	الحجر	۴	قالوا انا ارسلنا " للمؤمنین
۱۷	الانبیاء	۵	ولوطا " الصالحین
۱۹	الشعراء	۹	کذبت قوم " المنذرین
"	النمل	۴	ولوطا " المنظرین
۲۰	العنکبوت	۳	ولوطا " المفسدین
"	"	۴	ولما جاءت " یعقلون
۲۳	الصافات	۴	وان لوطا " تعقلون
۲۷	الذاریات	۲	قوم مجرمین " الالیم
			کذبت قوم لوط " مستقر ۔ نذر
۲۸	التحریم	۲	وامراۃ لوط " الداخلین

حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائی

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرة	۱۶	ووصی بها " مسلمون
۴	آل عمران	۱۰	کل الطعام " التوراۃ
۷	الانعام	۱۰	ویعقوب " هدی الله
۱۲-۱۳	یوسف	۱-۱۱	اذ قال یوسف " الصالحین
۱۷	الانبیاء	۵	یعقوب " عابدین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۳	ص	۴	ویعقوب تا المصطفین الاخیار
۲۴	المومن	۴	و قدجاءکم 〃 رسولا

حضرت ہود اور قوم عاد

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الاعراف	۹	والی عاد 〃 مؤمنین
۱۲	ہود	۵	والی عاد 〃 ہود
۱۳	ابراہیم	۲-۳	قوم نوح 〃 بعدہم
۱۹	الشعراء	۷	کذبت عاد 〃 فاہلکناہم
۲۰	العنکبوت	۴	وعادا 〃 مستبصرین
۲۴	حم السجدۃ	۲	صاعقۃ عاد 〃 یبصرون
۲۶	الاحقاف	۳	واذکر 〃 یستہزءون
۲۷	الذاریات	۲	وفی عاد 〃 کالرمیم
〃	القمر	۱	کذبت عاد 〃 منقعر
۲۹	الحاقۃ	۱	کذبت 〃 باقیۃ
۳۰	الفجر	۱	الم تر 〃 سوط عذاب

حضرت صالح اور قوم ثمود

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الاعراف	۱۰	والی ثمود 〃 الناصحین
۱۲	ہود	۶	والی ثمود 〃 لثمود
۱۳	ابراہیم	۲-۳	قوم نوح 〃 بعدہم
۱۴	الحجر	۶	ولقد کذب 〃 یکسبون
۱۹	الشعراء	۸	کذبت ثمود 〃 العذاب
〃	النمل	۴	ولقد ارسلنا 〃 مطر المنذرین
۲۰	العنکبوت	۴	وثمود 〃 مستبصرین
۲۴	حم السجدۃ	۲	وثمود 〃 کافرون
〃	〃	〃	واما ثمود 〃 یتقون
۲۷	الذاریات	۲	وفی ثمود 〃 منتصرین
〃	القمر	۲	کذبت ثمود 〃 فعقر
۲۹	الحاقۃ	۱	کذبت 〃 بالطاغیۃ
۳۰	الفجر	۱	وثمود 〃 سوط عذاب
〃	الشمس	۱	کذبت 〃 عقباہا

حضرت شعیب اور اہل مدین و اصحاب ایکہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸-۹	الاعراف	۱۱	والی مدین 〃 کافرین
۱۲	ہود	۸	والی مدین تا بعدا لمدین
۱۴	الحجر	۵	وان کان اصحاب 〃 مبین
۱۹	الشعراء	۱۰	کذب اصحاب 〃 یوم عظیم
۲۰	العنکبوت	۴	والی مدین 〃 جاثمین

حضرت داؤد و حضرت سلیمان

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۲	ما تتلوا 〃 ما کفر سلیمان
۶	النساء	۲۳	وسلیمان 〃 زبورا
۷	الانعام	۱۰	داؤد 〃 ہدی اللہ
۱۷	الانبیاء	۶	وداؤد 〃 حافظین
۱۹	النمل	۲-۳	ولقد آتینا داؤد 〃 رب العالمین
۲۲	السبا	۲	ولقد آتینا داؤد 〃 المہین
۲۳	ص	۲	واذکر عبدنا ایوب 〃 الحساب
〃	〃	۳	ووہبنا لداؤد 〃 حسن مآب

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور فرعون و ہامان اور بنی اسرائیل

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۶-۷	واذ نجیناکم 〃 یعتدون
〃	〃	۸-۹	واذ اخذنا 〃 وہم یعلمون
〃	〃	۱۰-۱۱	واذ اخذنا 〃 بالرسل
〃	〃	۱۱	ولقد جاءکم 〃 بکفرہم
〃	〃	۱۳	سئل 〃 قبل
〃	〃	۱۶	وما اوتی موسیٰ
۲	〃	۳۲-۳۳	الم تر الی 〃 مما یشاء
۶	النساء	۲۲	فقد سالوا 〃 عظیما
〃	〃	۲۳	وکلم 〃 تکلیما
〃	المائدۃ	۳	ولقد اخذ اللہ 〃 قلیلا منہم
〃	〃	۴	واذ قال موسیٰ 〃 الفاسقین
〃	〃	۵	کتبنا علی بنی اسرائیل 〃 لمسرفون
〃	〃	۱۰	لقد اخذنا 〃 یعلمون
〃	〃	۱۱	لعن 〃 یفعلون
۷	الانعام	۱۰	وموسیٰ 〃 ہدی اللہ
۸	〃	۱۸	وعلی الذین ہادوا 〃 ببغیہم
〃	〃	۱۹	ثم آتینا 〃 یؤمنون
	〃	۲۰	ان الذین 〃 یفعلون
۹	الاعراف	۱۳-۱۹	ثم بعثنا تا المفلحون
〃	〃	۲۰-۲۱	ومن قوم 〃 تتقون
۱۰	الانفال	۷	کداب 〃 ظالمین
۱۱	یونس	۸-۱۰	ثم بعثنا 〃 یختلفون
۱۲	ہود	۹	ولقد ارسلنا 〃 المرفود
〃	〃	۱۰	ولقد آتینا 〃 مریب
۱۳	ابراہیم	۱	ولقد ارسلنا 〃 عظیم
〃	〃	۲	وقال موسیٰ 〃 حمید
۱۴	النحل	۱۶	انما جعل 〃 فیہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	وآتینا موسیٰ 〃 تتبیرا
〃	〃	۱۲	ولقد آتینا 〃 لفیفا
۱۵، ۱۶	الکہف	۹-۱۰	واذ قال موسیٰ 〃 ذلک تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا
۱۶	مریم	۴	واذکر 〃 ہارون نبیا
〃	طہٰ	۱-۵	وہل اتاک 〃 شیء علما
۱۷	الانبیاء	۴	ولقد آتینا 〃 مشفقون
۱۸	المومنون	۳	ثم ارسلنا 〃 یہتدون
۱۹	الفرقان	۴	ولقد آتینا 〃 تدمیرا
〃	الشعراء	۲-۴	واذ نادی 〃 اغرقنا الآخرین
〃	النمل	۱	واذ قال موسیٰ 〃 المفسدین
۲۰	القصص	۱-۵	نتلوا علیک 〃 کافرون
〃	العنکبوت	۴	وقارون 〃 اغرقنا
۲۱	السجدۃ	۳	ولقد آتینا 〃 یوقنون
۲۲	احزاب	۹	یا۔ لا تکونوا 〃 وجیہا
۲۳	الصافات	۴	ولقد مننا علی موسیٰ 〃 المؤمنین
۲۴	المومن	۳-۵	ولقد ارسلنا 〃 سوء العذاب
۲۵	الزخرف	۵	ولقد ارسلنا 〃 مثلا للآخرین
〃	الدخان	۱-۲	ولقد فتنا 〃 بلاء مبین
〃	الجاثیۃ	۲	ولقد آتینا 〃 یختلفون
۲۷	الذاریات	۲	وفی موسیٰ 〃 ملیم
〃	القمر	۳	ولقد جاء 〃 مقتدر
۲۸	الصف	۱	واذ قال موسیٰ 〃 الفاسقین
〃	الجمعۃ	۱	مثل الذین 〃 صادقین
〃	التحریم	۲	امرأۃ فرعون 〃 الظالمین
۲۹	الحاقۃ	۱	وجاء فرعون 〃 رابیۃ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۹	المزمل	۱	کما ارسلنا تا وبیلا
۳۰	النازعات	۱	ہل اتاک 〃 الاولی
〃	الفجر	۱	وفرعون 〃 سوط عذاب

قارون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۰	القصص	۸	ان قارون 〃 لا یفلح الکافرون
〃	العنکبوت	۴	وقارون 〃 خسفنا بہ الارض
۲۴	المؤمن	۳	ولقد ارسلنا 〃 ساحر کذاب

حضرت یونسؑ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۱۰	ویونس 〃 ہدی اللہ
۱۱	یونس	۱۰	فلولا 〃 حین
۱۷	الانبیاء	۶	وذاالنون 〃 المومنین
۲۳	الصافات	۵	وان یونس 〃 الی حین
۲۹	القلم	۲	کصاحب الحوت 〃 الصالحین

حضرت ادریس

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۱۰	والیاس 〃 ہدی اللہ
۱۶	مریم	۴	واذکر فی الکتاب ادریس 〃 علیا
۱۷	الانبیاء	۶	وادریس 〃 الصابرین
۲۳	الصافات	۴	وان الیاس 〃 المؤمنین

حضرت ایوب

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۱۰	ایوب 〃 ہدی اللہ
۱۷	الانبیاء	۶	وایوب 〃 للعابدین
۲۳	ص	۴	واذکر عبدنا 〃 اواب

حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۴	ہنالک 〃 الابکار
۷	الانعام	۱۰	وزکریا 〃 ہدی اللہ
۱۶	مریم	۱	ذکر رحمت 〃 حیا
۱۷	الانبیاء	۶	وزکریا 〃 خاشعین

حضرت الیسع[1]

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۱۰	والیسع 〃 ہدی اللہ
۲۳	ص	۴	والیسع تا الاخیار

حضرت ذوالکفل[1]

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۷	الانبیاء	۶	وذاالکفل 〃 الصابرین
۲۳	ص	۴	وذاالکفل 〃 الاخیار

حضرت عزیر

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	البقرۃ	۳۵	اوکالذی 〃 قدیر
۱۰	التوبۃ	۵	وقالت الیہود 〃 ابن اللہ

حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۱	وآتینا عیسیٰ 〃 القدس
〃	〃	۱۶	وما اوتی 〃 عیسیٰ
۳	آل عمران	۴	اذقالت امرأۃ 〃 حساب
〃	〃	۵-۶	واذقالت الملائکۃ 〃 فیکون
۶	النساء	۲۲	وقولہم علی 〃 شہیدا
〃	〃	۲۳	انما المسیح 〃 روح منہ
〃	المائدۃ	۷	وقفینا علی 〃 للمتقین
〃	〃	۱۰	وقال المسیح 〃 انصار
〃	〃	〃	ما المسیح 〃 الطعام
۷	〃	۱۵-۱۶	اذقال اللہ 〃 الحکیم
〃	الانعام	۱۰	وعیسیٰ 〃 ہدی اللہ
۱۶	مریم	۲	واذکر فی الکتاب مریم 〃 حیا
〃	الانبیاء	۶	والتی احصنت 〃 ومعین
۲۵	الزخرف	۶	ان ہو 〃 مستقیم
۲۷	الحدید	۴	وقفینا بعیسیٰ 〃 فاسقون
۲۸	الصف	۱	واذقال عیسیٰ 〃 احمد
〃	〃	۲	کما قال عیسیٰ 〃 ظاہرین
〃	التحریم	۲	ومریم 〃 القانتین

حضرت لقمان

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۱	لقمان	۲	ولقد آتینا 〃 الحمیر

حضرت ذوالقرنین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۶	الکہف	۱۱	ویسئلونک 〃 وعد ربی حقا

قصہ اصحاب سبا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۹	النمل	۲-۳	فقال انی 〃 العالمین
۲۲	السبا	۲	لقد کان لسبا تا حفیظ

اصحاب اخدود

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳۰	البروج	۱	قتل 〃 باللہ

اصحاب کہف ورقیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۵	الکہف	۱-۳	ام حسبت 〃 فیہم منہم احدا
〃	〃	۴	ولبثوا فی 〃 تسعا

حبیب نجار واہل انطاکیہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۲-۲۳	یٰس	۲	واضرب لہم 〃 خامدون

ہاروت وماروت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۲	وما انزل 〃 ولا ینفعہم

باغ والوں کے دو قصے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۵	الکہف	۵	واضرب لہم 〃 نفرا
۲۹	القلم	۱	اصحاب الجنۃ 〃 راغبون

اصحاب فیل

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳۰	الفیل	۱	الم 〃 ماکول

آنحضرت اور آپ کے معاصرین

آنحضرت کا خلق اور شفقت اور حیا اور توکل

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۷	فبما رحمۃ 〃 حولک
۶	المائدۃ	۳	ویعفو 〃 کثیر
۱۰	التوبۃ	۶	اذ یقول 〃 معنا
〃	〃	۸	قل اذن 〃 منکم
〃	〃	۱۰	واغلظ علیہم
۱۱	〃	۱۶	لقد جاءکم 〃 رحیم
۲۲	الاحزاب	۷	ان ذلکم 〃 منکم
〃	الفاطر	۲	فلا تذہب 〃 حسرات
۲۹	القلم	۱	وانک لعلی 〃 عظیم

آپ کا انکسار اور تواضع اور تدین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۵	وما محمد 〃 او قتل

[1] بعض کہتے ہیں یہ حضرت زکریا ہی کا دوسرا نام ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت الیاس کا اور بعض کہتے ہیں یہ حضرت یوشع ہیں ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۴	آل عمران	۱۷	وماکان	تا	یغل
۷	الانعام	۵	قل لااقول	″	الی
″	″	۷	قل انی نہیت	″	الاہو
۹	الاعراف	۲۳	قل انما علمہا	″	یومنون
۱۱	یونس	۵	قل لااملک	″	اللہ
۱۴	الحجر	۶	واخفض	″	للمومنین
۱۷	الانبیاء	۷	وان ادری اقریب	″	توعدون
۲۲	الاحزاب	۸	قل انما	″	قریبا
۲۶	الاحقاف	۱	وماادری	″	مبین
۲۹	الجن	۲	قل انی لا	″	ملتحدا
″	″	″	قل ان ادری	″	امدا

آپ کا لوگوں سے بےغرض اور مستغنی رہنا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۷	الانعام	۱۰	قل لااسئلکم	″	اجرا
۱۳	یوسف	۱۱	وماتسئلہم	″	اجر
۱۸	المومنون	۴	ام تسئلہم خرجا		
۱۹	الفرقان	۵	قل مااسئلکم	″	سبیلا
۲۲	السبا	۶	فماسألتکم	″	شہید
۲۳	ص	۵	قل مااسئلکم	″	المتکلفین
۲۵	الشوری	۳	قل لا	″	القربی
۲۷	الطور	۲	ام تسئلہم	″	مثقلون

آپ کا اور آپ کے اہل قرابت کا مثل جملہ ناس کے مامور بشرع ہونا اور تکلیف شرعی سے کسی کا آزاد نہ ہونا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرة	۱۷	ولئن اتبعت	″	الظالمین
۵	النساء	۱۱	فقاتل	″	نفسک
۷	الانعام	۲	قل انی امرت	″	عظیم
۹	الاعراف	۲۴	واذکر	″	الغافلین
۱۱	التوبة	۱۴	ماکان للنبی	″	الجحیم
″	یونس	۱۰	ولاتکونن	″	الخاسرین
″	″	۱۱	وامرت	″	الیک
۱۲	ہود	۱۰	فاستقم	″	المحسنین

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۲	ہود	۱۰	فاعبدہ	تا	تعملون
۱۴	الحجر	۶	فسبح بحمد	″	الیقین
۱۵	بنی اسرائیل	۹	اقم	″	نافلة لک
۱۶	مریم	۴	فاعبدہ	″	لعبادتہ
″	طہ	۸	فاصبر	″	للتقوی
۱۹	الشعراء	۱۱	فلاتدع	″	من المومنین
۲۰	النمل	۷	انما امرت	″	القرآن
۲۱	العنکبوت	۵	اتل ما	″	الصلوة
″	الروم	۵	فاقم وجہک	″	القیم
″	الاحزاب	۱	یاایہاالنبی	″	وکیلا
۲۱، ۲۲	″	۴	یانساءالنبی من	″	خبیرا
۲۲	″	۶	لایحل لک	″	رقیبا
۲۳	الزمر	۱	فاعبداللہ	″	الدین
۲۴	″	۷	ولقد اوحی	″	الشاکرین
۲۵	الشوری	۲	فاستقم	″	بینکم
″	الزخرف	۷	قل ان کان	″	العابدین
۲۷	الطور	۲	واصبر لحکم	″	النجوم
۲۹	المزمل	۱	یاایہاالمزمل	″	جمیلا
″	الدہر	۲	انانحن	″	طویلا
۳۰	الانشراح	۱	فاذا	″	فارغب
″	الکوثر	۱	فصل	″	انحر

آپ پر جو عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر مواخذہ کیا گیا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۴	آل عمران	۱۳	لیس لک	″	شیء
۵	النساء	۱۵	انا انزلنا	″	اثیما
۷	الانعام	۴	وان کان کبر	″	الجاہلین
۱۰	الانفال	۹	ماکان لنبی	″	رحیم
″	التوبة	۷	عفااللہ	″	الکاذبین
۱۵	بنی اسرائیل	۸	ولولا ان ثبتناک	″	نصیرا
۲۲	الاحزاب	۵	واذتقول للذی	″	ان تخشاہ
۲۸	التحریم	۱	یاایہاالنبی	″	الحکیم
۳۰	عبس	۱	عبس	″	تلہی

آپ کے ساتھ خاص خطابات اور

آپ کی مخصوص باتیں اور آپ کو مسلمانوں کافروں وغیرہ کے ساتھ برتاؤ کی تعلیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرة	۱۴	انا ارسلناک	تا	نصیر
۲	″	۱۷	قدنری	″	الحرام
″	″	″	ولئن اتیت	″	الممترین
۳	آل عمران	۱	نزل	″	بالحق
″	″	۲	فان حاجوک	″	بالعباد
″	″	۵	ذلک من	″	یختصمون
″	″	۶	الحق من	″	الکاذبین
۴	″	۱۷	فبمارحمة	″	المتوکلین
″	″	۲۰	لایغرنک	″	المہاد
۵	النساء	۱۱	فقاتل	″	المومنین
″	″	۱۶	انا الیک	″	خوانا اثیما
″	″	۱۷	ولولا فضل اللہ	″	عظیما
۶	المائدة	۳	ولاتزال	″	المحسنین
″	″	۶	یاایہاالرسول	″	بالمومنین
″	″	۷	وانزلنا	″	ذنوبہم
″	″	۱۰	یاایہاالرسول	″	الکافرین
۷	الانعام	۶	وانذر بہ	″	الظالمین
″	″	″	واذاجاءک	″	رحیم
″	″	۷	قل انی نہیت	″	بالظالمین
″	″	۸	وکذب بہ	″	کسبت
″	″	۱۰	فبہداہم اقتدہ		
″	″	″	قل لا	″	للعالمین
″	″	۱۳	اتبع ما	″	بغیر علم
۸	″	۱۴	فلاتکونن	″	بالمہتدین
″	الاعراف	۱	کتاب	″	للمومنین
۹	″	۲۴	خذالعفو	″	سمیع علیم
۱۰	الانفال	۸-۹	یاایہاالنبی	″	القتال
۱۱	التوبة	۱۳	خذمن	″	علیم
″	″	۱۶	فان تولوا	″	العظیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۱	یونس	۵	وان کذبوک تا تعلمون
؍؍	؍؍	۱۰	فانکنت ؍؍ الممترین
۱۲	ہود	۴	تلک من ؍؍ للمتقین
۱۳	یوسف	۱۱	ذلک من ؍؍ المحاسنین
؍؍	الرعد	۵-۶	الذین آتیناہم ؍؍ باذن اللہ
۱۴	الحجر	۶	فاصفح ؍؍ الیقین
؍؍	النحل	۱۶	ثم اوحینا ؍؍ حنیفا
۱۵	بنی اسرائیل	۳	وآت ؍؍ بصیرا
؍؍	؍؍	۶	واذ قلنا ؍؍ القرآن
؍؍	؍؍	۱۰	ولئن شئنا ؍؍ کبیرا
؍؍	الکہف	۱	فلعلک ؍؍ اسفا
؍؍	؍؍	۴	ولا تقولن ؍؍ رشدا
؍؍	؍؍	؍؍	واتل ؍؍ فرطا
۱۶	طہ	۵	کذلک ؍؍ ذکرا
؍؍	؍؍	۶	ولا تعجل ؍؍ علما
۱۸	المومنون	۶	وقل رب اما ؍؍ یحضرون
؍؍	النور	۹	فاذا استاذنوک ؍؍ رحیم
۱۹	الفرقان	۵	ولو شئنا ؍؍ جہادا کبیرا
؍؍	؍؍	؍؍	وما ارسلناک ؍؍ بحمدہ
؍؍	الشعراء	۱۱	فلا تدع ؍؍ الساجدین
۲۰	النمل	۶	ان ربک یقضی ؍؍ مسلمون
؍؍	القصص	۶	انک لا تہدی ؍؍ بالمہتدین
؍؍	؍؍	۹	ان الذی فرض ؍؍ آخر
۲۱	الروم	۴	فآت ذا ؍؍ المفلحون
؍؍	؍؍	۶	فاصبر ان ؍؍ لا یوقنون
؍؍	السجدۃ	۳	فاعرض عنہم ؍؍ منتظرون
۲۲	الاحزاب	۶	یا ایہا النبی انا ؍؍ وکیلا
؍؍	؍؍	؍؍	یا ایہا النبی انا احللنا ؍؍ رقیبا
؍؍	الفاطر	۳	وما انت بمسمع ؍؍ نکیر
۲۳	ص	۲	اصبر ؍؍ واذکر
؍؍	الزمر	۱	انا انزلنا الیک ؍؍ الدین
؍؍	؍؍	۲	افانت ؍؍ النار
۲۴	؍؍	۴	انا انزلنا ؍؍ بوکیل
؍؍	المومن	۶	فاصبر ؍؍ البصیر
۲۴	حم السجدۃ	۵	ادفع بالتی تا العظیم
۲۵	الشوریٰ	۵	وکذلک ؍؍ الامور
؍؍	الزخرف	۴	افانت ؍؍ یعبدون
؍؍	؍؍	۷	فاصفح ؍؍ فسوف یعلمون
؍؍	الدخان	۳	فانما یسرناہ ؍؍ مرتقبون
؍؍	الجاثیۃ	۲	ثم جعلناک ؍؍ المتقین
۲۶	الاحقاف	۴	فاصبر ؍؍ لہم
؍؍	محمد	۲	فاعلم ؍؍ المومنات
؍؍	الفتح	۱	انا فتحنا ؍؍ عزیزا
؍؍	؍؍	؍؍	انا ارسلناک ؍؍ نذیرا
؍؍	ق	۳	فاصبر ؍؍ السجود
؍؍	؍؍	؍؍	نحن اعلم ؍؍ وعید
۲۷	الذاریات	۳	فتول ؍؍ المومنین
؍؍	النجم	۱	والنجم ؍؍ الکبریٰ
؍؍	القمر	۱	فتول عنہم
۲۹	القلم	۱	ما انت بنعمۃ ؍؍ مبین
؍؍	؍؍	۲	فذرنی ؍؍ لمجنون
؍؍	المزمل	۱	یا ایہا المزمل ؍؍ قلیلا
؍؍	المدثر	۱	یا ایہا المدثر ؍؍ ذرنی ومن
؍؍	القیامۃ	۱	لا تحرک ؍؍ بیانہ
؍؍	الدہر	۲	انا نحن ؍؍ طویلا
۳۰	التکویر		وما صاحبکم ؍؍ بضنین
؍؍	الاعلیٰ	۱	سبح ؍؍ للیسریٰ
؍؍	البلد	۱	وانت ؍؍ البلد
؍؍	الضحیٰ	۱	ما ودعک ؍؍ فحدث
؍؍	الانشراح	۱	الم نشرح ؍؍ فارغب
؍؍	العلق	۱	اقرا ؍؍ لم یعلم
؍؍	؍؍	؍؍	کلا لا تطعہ ؍؍ واقترب
؍؍	الکوثر	۱	انا ؍؍ الابتر
؍؍	النصر	۱	اذا ؍؍ توابا

کفار کی ایذا رسانی اور جواب آپ کو تسکین دیجاتی تھی

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۸	ولا یحزنک ؍؍ الیم
؍؍	؍؍	۱۹	فان کذبوک ؍؍ المنیر
۷	الانعام	۱	ولقد استہزئ تا یستہزءون
؍؍	؍؍	۴	ولقد نعلم ؍؍ المرسلین
۱۰	الانفال	۴	واذ یمکر ؍؍ الماکرین
؍؍	التوبۃ	۲	نکثوا ؍؍ مرۃ
؍؍	؍؍	۶	اذ اخرجہ ؍؍ معنا
؍؍	؍؍	۸	ومنہم الذین ؍؍ الیم
۱۱	یونس	۷	ولا یحزنک ؍؍ العلیم
۱۲	ہود	؍؍	فلعلک ؍؍ وکیل
؍؍	؍؍	۱۰	وکلا نقص ؍؍ فؤادک
۱۴	الحجر	۶	ولقد نعلم انک ؍؍ الیقین
؍؍	النحل	۱۶	اصبر ؍؍ وہم محسنون
۱۶	طہ	۸	ولولا کلمۃ ؍؍ یقولون
۱۷	الانبیاء	۳	وما جعلنا ؍؍ فہم الخالدون
؍؍	الحج	۶	وان یکذبوک ؍؍ نکیر
۱۹	الفرقان	۳	وکذلک جعلنا ؍؍ نصیرا
؍؍	الشعراء	۱	لعلک ؍؍ خاضعین
۲۰	النمل	۶	ولا تحزن ؍؍ یمکرون
۲۲	الاحزاب	۶	ودع اذاہم و ؍؍ وکیلا
؍؍	الفاطر	۱	وان یکذبوک ؍؍ الامور
۲۳	یس	۵	فلا یحزنک ؍؍ یعلنون
۲۴	المومن	۱	ما یجادل ؍؍ النار
؍؍	؍؍	۸	فاصبر ان ؍؍ یرجعون
؍؍	حم السجدۃ	۵	ما یقال ؍؍ الیم
۲۵	الزخرف	۲	وکذلک ما ارسلنا ؍؍ المکذبین
۲۷	الذاریات	۳	فتول ؍؍ بملوم
۲۸	الممتحنۃ	۱	یخرجون ؍؍ ربکم
۲۹	القلم	۱	ما انت ؍؍ المہتدین
۳۰	الکوثر	۱	انا ؍؍ الابتر
؍؍	اللہب	۱	تبت ؍؍ مسد

آپ کے اور مسلمانوں کے ساتھ کفار کا برتاؤ اور ان کا عناد اور اہل کتاب اور مشرکین کا عناد اور سرکشی کی وجہ

ایمان نہ لانا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۲	ومن الناس تا یعمہون
〃	〃	۹	واذا لقو 〃 تعقلون
〃	〃	۱۱	بئسما اشتروا 〃 عبادہ
〃	〃	۱۲	یا۔ لاتقولوا 〃 العظیم
〃	〃	〃	ود 〃 الحق
۲	〃	۱۷	ولئن 〃 قبلتک
۳	آل عمران	۳	وما اختلف 〃 بینہم
〃	〃	۸	وقالت طائفۃ 〃 ربکم
۴	〃	۱۰	قل یا اہل 〃 شہداء
۵	النساء	۷	الم تر 〃 قلیلا
〃	〃	۸	الم تر 〃 سعیرا
۶	المائدۃ	۱۱	لتجدن 〃 اشرکوا
۷	الانعام	۳	حتی اذا 〃 ینئون عنہ
۸	〃	۱۴	وان الشیاطین 〃 لیجادلوکم
〃	〃	۱۵	وکذلک 〃 یشعرون
۱۰	الانفال	۴	واذ یمکر 〃 یخرجوک
〃	〃	۷	لذین عاہدت 〃 یتقون
〃	التوبۃ	۲	کیف وان 〃 المعتدون
۱۵	بنی اسرائیل	۸	وان کادوا 〃 خلیلا
〃	الکہف	۸	ویجادل الذین 〃 ہزوا
۱۷	الانبیاء	۳	واذا راٰک 〃 ہم کافرون
〃	الحج	۹	واذا تتلی 〃 آیاتنا
۱۸	النور	۲	ان الذین یحبون 〃 لاتعلمون
۱۹	الفرقان	۳	واذا راٰوک 〃 علیہا
۲۱	لقمان	۱	ومن الناس 〃 وقرا
۲۳	الصافات	۱	بل عجبت 〃 یستسخرون
〃	〃	۲	انہم کانوا 〃 مجنون
〃	ص	۱	بل الذین 〃 شقاق
〃	〃	〃	انزل ۱۱ 〃 الاسباب
۲۴	المؤمن	۲	ان الذین یجادلون 〃 البصیر
〃	حم السجدۃ	۴	وقال الذین 〃 تغلبون
۲۵	الشوری	۲	وما تفرقوا 〃 بینہم
۲۸	المجادلۃ	۲	الم تر الی تا بہ اللہ
〃	الممتحنۃ	۱	یخرجون 〃 ربکم
〃	〃	〃	ان یثقفوکم 〃 تکفرون
〃	المنافقون	۱	ہم الذین 〃 لایعلمون
۲۹	القلم	۲	وان یکاد 〃 لمجنون
〃	المدثر	۱	انہ کان 〃 البشر
۳۰	تطفیف	۱	ان الذین 〃 حافظین
〃	البینۃ	۱	وما تفرق 〃 البینۃ

اہل کتاب اور مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۵	اتأمرون 〃 تعقلون
〃	〃	۹	واذا خلا 〃 تعقلون
〃	〃	۱۱	فلما جاءہم ماعرفوا
〃	〃	۱۳	من بعد ما 〃 الحق
۲	〃	۱۷	وان الذین 〃 ربہم
〃	〃	〃	الذین آتیناہم 〃 یعلمون
۳	آل عمران	۹	کیف یہدی 〃 الظالمین
۸	الانعام	۱۴	والذین آتیناہم 〃 بالحق
۱۳	الرعد	۵	الذین آتیناہم 〃 الیک
〃	〃	۶	ومن عندہ 〃 الکتاب
۲۰	القصص	۶	وقالوا ان 〃 ارضنا

اہل کتاب کا طمع دنیا سے دین کو چھوڑنا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۵	ولا تشتروا 〃 فاتقون
〃	〃	۹	فویل 〃 یکسبون
۲	〃	۲۱	ان الذین یکتمون 〃 قلیلا
۴	آل عمران	۱۹	فنبذوہ 〃 یشترون
۹	الاعراف	۲۱	فخلف 〃 یأخذوہ
۱۰	التوبۃ	۵	یا۔ ان کثیرا 〃 سبیل اللہ
۲۰	القصص	۶	وقالوا 〃 ارضنا

آپ کے زمانے کے لوگوں کے عقیدے اور اُن کے عادات و حالات وغیرہ اور

اہل کتاب اور مشرکین کے دعوے اور گمراہیاں اور جو اُن کو جواب دیئے جاتے تھے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۲	ومن الناس تا یعمہون
〃	〃	۳	الفاسقین 〃 الارض
〃	〃	۹	وقد کان 〃 خالدون
〃	〃	۱۱	افکلما جاءکم 〃 مؤمنین
〃	〃	۱۱-۱۲	قل ان کانت 〃 کانوا یعملون
〃	〃	۱۳، ۱۴	وقالوا لن یدخل 〃 ہو الہدی
〃	〃	۱۶	وقالوا کونوا 〃 مشرکین
۲	〃	۲۰	ومن الناس 〃 النار
〃	〃	۲۱	واذا قیل 〃 یہتدون
〃	〃	〃	ان الذین یکتمون 〃 بعید
〃	〃	۲۵	ومن الناس 〃 المہاد
〃	〃	۲۶	زین للذین 〃 بینہم
۳	آل عمران	۳	الم تر 〃 لایظلمون
〃	〃	۷	یا اہل الکتاب لم 〃 انتم تعلمون
〃	〃	۸	ومن اہل الکتاب من 〃 وما ہو من عند اللہ
۴	〃	۱۰	کل الطعام 〃 الظالمون
〃	〃	۱۷	الذین نافقوا 〃 صادقین
〃	〃	۱۹	لقد سمع 〃 صادقین
۵	النساء	۹	الم تر الی 〃 مستقیما
〃	〃	۱۰	وان منکم 〃 فوزا عظیما
〃	〃	۱۲	المنافقین 〃 سواء
〃	〃	۱۸	ان یدعون من 〃 غرورا
〃	〃	۲۰-۲۱	المنافقین بان 〃 سبیلا
۶	〃	۲۲	وقولہم قلوبنا 〃 شہیدا
〃	〃	۲۳-۲۴	لاتغلوا 〃 جمیعا
〃	المائدۃ	۳	لقد کفر 〃 المصیر
〃	〃	۶	الذین یسارعون 〃 بالمؤمنین
〃	〃	۹	الذین اتخذوا 〃 المفسدین
〃	〃	۱۰	لقد کفر 〃 السبیل
۷	الانعام	۱	وما تأتیہم 〃 یلبسون
〃	〃	۳	ومنہم من 〃 یشعرون
〃	〃	〃	وقالوا ان 〃 بمبعوثین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۸	الذین اتخذوا تا الدنیا
〃	〃	۱۱	وما قدروا 〃 یلعبون
〃	〃	۱۲-۱۳	وجعلوا للہ 〃 علیم
۷-۸	〃	۱۳-۱۴	فیسبوا اللہ 〃 تفترون
۸	الاعراف	۳	واذا فعلوا 〃 مہتدون
۱۰	الانفال	۴	واذ یمکربک 〃 سنۃ الاولین
〃	التوبۃ	۵	وقالت الیہود 〃 المشرکون
〃	〃	۷	انما یستاذنک 〃 راغبون
〃	〃	۸-۹	ومنہم الذین 〃 الفاسقون
〃	〃	۱۰-۱۱	یحلفون 〃 لا یفقہون
۱۰-۱۱	〃	۱۲	الذین یستاذنونک 〃 سمیع علیم
۱۱	〃	۱۳	وممن حولکم 〃 عظیم
〃	〃	〃	والذین اتخذوا 〃 حکیم
〃	〃	۱۶	واذا ما انزلت 〃 لا یفقہون
〃	یونس	۲	ویعبدون 〃 یشرکون
〃	〃	۳	حتی اذا کنتم 〃 یعلمون
〃	〃	۵	ومنہم من یستمع 〃 لا یبصرون
〃	〃	۶	قل ارایتم 〃 القیامۃ
〃	ہود	۱	الا انہم 〃 الصدور
۱۳	یوسف	۱۲	وما یومن 〃 مشرکون
〃	الرعد	۵	وجعلوا 〃 ہاد
۱۳	ابراہیم	۵	الم تر الی الذین 〃 سبیلہ
۱۴	النحل	۵	واقسموا باللہ 〃 فیکون
〃	〃	۷	ویجعلون 〃 یحکمون
〃	〃	۸	ویجعلون للہ 〃 مفرطون
۱۵	بنی اسرائیل	۴	افاصفاکم ربکم 〃 عظیما
〃	〃	۵	واذا ذکرت 〃 نفورا
〃	الکہف	۱	الذین قالوا اتخذ 〃 کذبا
۱۶	مریم	۲	ذلک عیسی 〃 کن فیکون
〃	〃	۵	افرایت الذی 〃 یاتینا فردا
〃	〃	〃	واتخذوا 〃 ضدا
〃	〃	۶	واتخذوا 〃 ولدا
۱۷	الانبیاء	۱	ما یاتیہم 〃 تبصرون
〃	〃	۲	وما خلقنا السماء 〃 کذلک نجزی الظالمین

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۷	الحج	۱	ومن الناس من یجادل تا مرید
〃	〃	۵	ویعبدون 〃 نصیر
۱۸	النور	۶	ویقولون آمنا 〃 ہم الظالمون
〃	〃	۷	واقسموا باللہ 〃 تعملون
۱۹	الفرقان	۴	ارایت من اتخذ 〃 سبیلا
〃	〃	۵	ویعبدون 〃 ظہیرا
۲۰	النمل	۵	بل ادارک 〃 عمون
〃	العنکبوت	۱	ومن الناس من یقول 〃 لکاذبون
۲۱	〃	۷	فاذا رکبوا 〃 مثوی للکافرین
〃	الروم	۴	بل اتبع الذین 〃 ناصرین
〃	الاحزاب	۲	واذ یقول المنافقون 〃 الا قلیلا
۲۲	السبا	۴	وقال الذین 〃 بدیہ
〃	الفاطر	۵	واقسموا تحویلا
۲۳	یٰس	۳	واذا قیل لہم انفقوا 〃 مبین
〃	الصافات	۵	فاستفتہم 〃 سبحان اللہ عما یصفون
〃	〃	〃	وان کانوا لیقولون 〃 فکفروا بہ
〃	الزمر	۱	والذین اتخذوا 〃 القہار
۲۴	〃	۵	ام اتخذوا 〃 یستبشرون
〃	حم السجدۃ	۱-۲	فاعرض 〃 العلیم
۲۵	الشوری	۱	ام اتخذوا 〃 قدیر
〃	〃	۳	ام لہم شرکاء 〃 الیم
〃	الزخرف	۱	وجعلوا لہ 〃 مبین
〃	〃	۳	ام اتخذ 〃 مہتدون
〃	الدخان	۱	بل ہم 〃 یلعبون
〃	الجاثیۃ	۳	افرایت 〃 لا یعلمون
۲۶	الاحقاف	۲	وقال الذین 〃 افک قدیم
〃	〃	〃	والذی قال 〃 خاسرین
〃	محمد	۲-۴	ومنہم من 〃 سیحبط اعمالہم
〃	الفتح	۲	سیقول المخلفون 〃 سعیرا
〃	الحجرات	۲	قالت الاعراب 〃 تعملون
〃	الذاریات	۱	انکم لفی 〃 الدین
۲۷	النجم	۱	افرایتم 〃 اہتدی
〃	〃	۳	افرایت 〃 المنتہی
〃	القمر	۱	وان یروا 〃 عنہم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۷	الواقعۃ	۳	افبہذا تا صادقین
۲۸	الحشر	۲	الم تر 〃 الیم
〃	الصف	۱	فلما جاء 〃 المشرکون
〃	الجمعۃ	۱	قل یا 〃 تعلمون
〃	المنافقون	۱	اذا جاءک 〃 لا یعلمون
〃	التغابن	۱	زعم 〃 یسیر
۲۹	القلم	۱	ودوا 〃 الجنۃ
〃	〃	۲	افنجعل 〃 صادقین
〃	المعارج	۲	فما للذین 〃 یوعدون
〃	المدثر	۱	ومن خلقت 〃 سأصلیہ سقر
۳۰	التطفیف	۱	وما یکذب 〃 یکسبون

مخالف لوگ اسلامی تعلیم اور قرآن اور رسول کی نسبت کیا کیا اعتراض کرتے تھے اور اُن کے سوال اور جو اُن کو جواب دیئے جاتے تھے اور باہمی گفتگو

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۲	واذا قیل لہم آمنوا 〃 لا تعلمون
〃	〃	۳	ان اللہ 〃 الخاسرون
〃	〃	۱۱	واذا قیل 〃 ظالمون
〃	〃	۱۳	ما ننسخ 〃 نصیر
〃	〃	۱۴	وقال الذین لا 〃 یوقنون
〃	〃	۱۶	قل اتحاجوننا 〃 لا تسئلون عما کانوا یعملون
۲	〃	۱۷	سیقول 〃 مستقیم
〃	〃	۱۸	لئلا یکون 〃 منہم
۳	آل عمران	۶	ان مثل 〃 الکاذبین
〃	〃	۷	قل یا اہل الکتاب 〃 المشرکین
۴	〃	۱۰	قل یا اہل الکتاب 〃 عما تعملون
۶	النساء	۲۲	یسئلک 〃 مبینا
۷	المائدۃ	۱۴	واذا قیل 〃 لا یہتدون
〃	الانعام	۱	ولو نزلنا علیک 〃 یستہزءون
〃	〃	۴	وقالوا لولا 〃 تشرکون
۸	〃	۱۵	واذا جاءتہم 〃 یمکرون
〃	〃	۱۸	سیقول الذین 〃 یعدلون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۰	الانفال	۴	واذا تتلی تا یستغفرون
۱۱	یونس	۱	اکان للناس 〃 مبین
〃	〃	۲	واذا تتلی 〃 المجرمون
〃	〃	〃	ویقولون 〃 المنتظرین
〃	〃	۵	ویقولون 〃 یستعجلون
۱۲	ہود	۱	ولئن قلت 〃 یستہزءون
〃	〃	۲	لولا انزل 〃 مسلمون
۱۳	الرعد	۱	وان تعجب 〃 ہاد
〃	〃	۴	ویقول الذین 〃 اناب
〃	〃	۶	ولقد ارسلنا 〃 علم الکتاب
۱۴	الحجر	۱	وقالوا یاایہا الذی 〃 مسحورون
〃	النحل	۱	اتی امر اللہ 〃 یشرکون
〃	〃	۳	واذا قیل لہم 〃 یزرون
〃	〃	۵	وقال الذین 〃 المبین
〃	〃	۱۴	واذا بدلنا آیۃ 〃 مبین
۱۵	بنی اسرائیل	۵	اذ یقول الظالمون 〃 قلیلا
〃	〃	۶	وما منعنا 〃 تخویفا
〃	〃	۱۰	ویسئلونک عن 〃 قلیلا
〃	〃	〃	وقالوا لن نؤمن 〃 ملکا رسولا
〃	〃	۱۱	وقالوا ءاذا 〃 کفورا
۱۶	مریم	۵	ویقول الانسان 〃 شیئا
〃	طٰہٰ	۸	وقالوا لولا 〃 الاولی
۱۷	الانبیاء	۱	واسروا النجوی 〃 فیہ افلا تعقلون
〃	〃	۳	ساوریکم 〃 ینظرون
〃	الحج	۶	ویستعجلونک بالعذاب 〃 المصیر
۱۸	المؤمنون	۴	ام یقولون بہ 〃 معرضون
〃	〃	۵	بل قالوا مثل ما قال 〃 لکاذبون
〃	الفرقان	۱-۲	وقال الذین کفروا ان ہذا 〃 سعیرا
۱۹	〃	۳	وقال الذین لا یرجون 〃 عتوا کبیرا
〃	〃	〃	وقال الذین کفروا 〃 تفسیرا
〃	〃	۵	واذا قیل اسجدوا 〃 نفورا
〃	الشعراء	۱۱	ولو نزلناہ 〃 مؤمنین
〃	〃	〃	وما تنزلت بہ الشیاطین 〃 لمعزولون
〃	〃	〃	والشعراء 〃 ما لا یفعلون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۰	النمل	۶	وقال الذین کفروا ءاذا کنا تا المجرمین
〃	〃	〃	ویقولون متی 〃 تستعجلون
〃	القصص	۵	فلما جاءہم الحق 〃 الظالمین
〃	〃	۶	وقالوا ان نتبع 〃 لا یعلمون
۲۱	العنکبوت	۵-۶	وقالوا لولا 〃 ما کنتم تعملون
〃	الروم	۶	ولقد ضربنا 〃 لا یوقنون
〃	لقمان	۳	ومن الناس من یجادل 〃 السعیر
〃	〃	۴	ان اللہ عندہ 〃 علیم خبیر
〃	السجدۃ	۱	وقالوا ءاذا ضللنا 〃 ترجعون
〃	〃	۳	ویقولون متی ہذا الفتح 〃 ینظرون
۲۲	السبا	۱	وقال الذین 〃 عبد منیب
〃	〃	۳	ویقولون متی ہذا 〃 تستقدمون
〃	〃	۵	واذا تتلی علیہم آیاتنا 〃 نکیر
۲۳	یٰس	۳	ویقولون متی 〃 یخصمون
〃	〃	۵	وما علمناہ 〃 ینبغی لہ
〃	الصافات	۱	وقالوا 〃 داخرون
〃	〃	۲	ویقولون ائنا 〃 المرسلین
〃	〃	۵	افبعذابنا 〃 فسوف یبصرون
〃	ص	۱	وعجبوا 〃 اختلاق
〃	〃	۲	وقالوا ربنا 〃 الحساب
۲۵	الشوریٰ	۲	وما اختلفتم 〃 انیب
〃	〃	۳	ام یقولون 〃 بکلماتہ
〃	الزخرف	۲	وقالوا لو شاء 〃 مہتدون
〃	〃	۳	ولما جاءہم 〃 رحمت ربک
〃	〃	۶	ولما ضرب 〃 یخلفون
〃	الدخان	۱	ثم تولوا 〃 مجنون
〃	〃	۲	ان ہؤلاء 〃 صادقین
〃	الجاثیۃ	۳	واذا تتلی 〃 لا یعلمون
۲۶	الاحقاف	۱	واذا تتلی 〃 الظالمین
〃	〃	۲	والذی 〃 خاسرین
〃	ق	۲	بل عجبوا 〃 خلق جدید
۲۷	الذاریات	۳	کذلک 〃 طاغون
〃	الطور	۲	فذکر 〃 مرکوم
〃	الواقعۃ	۲	وکانوا یقولون 〃 یوم معلوم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۸	المجادلۃ	۲	ویقولون فی تا بئس المصیر
۲۹	الملک	۲	ویقولون 〃 معین
〃	المدثر	۱	فقال ان ہذا 〃 البشر
〃	〃	۲	بل یرید 〃 الآخرۃ
〃	القیامۃ	۱	ایحسب 〃 القیامۃ
۳۰	النبا	۱	عم 〃 الفافا
〃	النازعات	۱	یقولون 〃 بالساہرۃ
〃	〃	۲	یسئلونک 〃 ضحاہا
〃	التطفیف	۱	اذا تتلی 〃 یکسبون
〃	الکافرون	۱	قل 〃 دین

آپ کے زمانے کے غزوات

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۲	قد کان لکم 〃 الابصار
۴	〃	۱۳	واذ غدوت 〃 خائبین
〃	〃	۱۴	ان یمسسکم 〃 تنظرون
〃	〃	۱۶	ولقد صدقکم 〃 غفور حلیم
〃	〃	۱۷	اولما 〃 اجر المؤمنین
〃	〃	۱۸	الذین استجابوا 〃 فضل عظیم
۹	الانفال	۱-۲	کما اخرجک 〃 کید الکافرین
۱۰	〃	۵	وما انزلنا 〃 الامور
〃	〃	۶	واذ زین 〃 عزیز حکیم
۱۰	التوبۃ	۴	لقد نصرکم 〃 الکافرین
〃	〃	۶-۷	لو کان عرضا 〃 راغبون
〃	〃	۱۱	فرح 〃 الخالفین
۱۰-۱۱	〃	۱۲	وجاء المعذرون 〃 الفاسقین
۲۱	الاحزاب	۲-۳	یا۔ اذکروا 〃 قدیرا
۲۶	الفتح	۱-۲	انا فتحنا 〃 بورا
۲۸	الحشر	۱	ہو الذی 〃 قدیر

مسلمانوں کو جو تسکین دی جاتی تھی

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۴	ولا تہنوا 〃 غفور حلیم
۱۷	الحج	۶	ان اللہ یدافع 〃 ربنا اللہ
۲۴	المومن	۶	انا لننصر 〃 الحیوۃ الدنیا
۲۸	المجادلۃ	۲	انما النجوی 〃 المؤمنون

اصحاب کی دینداری اور پختگی اور اُن کی مدح

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۱۷	وکذٰلک جعلنٰکم تا الناس
۴	آل عمران	۱۸	الذین استجابوا 〃 رضوان اللہ
۱۰	التوبۃ	۱۱	لٰکن الرسول 〃 العظیم
〃	〃	۱۲	الذین اذا ما 〃 ینفقون
۱۱	〃	۱۲-۱۳	ومن الاعراب من یؤمن 〃 العظیم
〃	〃	۱۴	لقد تاب اللہ 〃 الرحیم
۱۴	النحل	۱۴	ثم ان ربک 〃 رحیم
۱۷	الحج	۶	الذین ان مکنٰہم 〃 المنکر
〃	〃	۸	والذین ہاجروا 〃 الرازقین
۱۹	الشعراء	۱۱	فی الساجدین
۲۱	الاحزاب	۳	ولما رأی 〃 تبدیلا
۲۶	الفتح	۱	ان الذین 〃 عظیما
〃	〃	۳	لقد رضی 〃 علیہم
〃	〃	〃	فانزل اللہ 〃 علیما
〃	〃	۴	والذین معہ 〃 عظیما
۲۸	الحشر	۱	للفقراء 〃 رحیم

جنوں کا ہمارے حضرت پر ایمان لانا اور اُن کے مقولے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۶	الاحقاف	۴	واذ صرفنا 〃 مبین
۲۷	الرحمٰن	۲	سنفرغ 〃 تنتصران
۲۹	الجن	۱	قل اوحی 〃 حطبا
〃	〃	〃	وانہ لما قام 〃 لبدا

آپ کے ازواج مطہرات اور اُن کے ساتھ خطاب اور اُن کے خاص آداب

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۸	النور	۳	والطیبات 〃 کریم
۲۱	الاحزاب	۱	وازواجہ امہاتہم
۲۱-۲۲	〃	۴	یا ایہا النبی قل 〃 خبیرا
۲۲	〃	۵	واذ تقول للذی 〃 علیما
〃	〃	۶	یا ایہا النبی انا احللنا 〃 رقیبا
〃	〃	۷	واذا سالتموہن 〃 عظیما
۲۸	التحریم	۱	واذ اسر تا ابکارا

قرآن مجید میں جو معجزات و خوارق عادات ہمارے نبی یا پہلوں کے مذکور ہیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۶-۷	فاخذتکم الصاعقۃ 〃 علینا
〃	〃	۸	ورفعنا 〃 الطور
〃	〃	〃	کونوا قردۃ 〃 للمتقین
〃	〃	۹	فقلنا اضربوہ 〃 تعقلون
۲	〃	۳۲	الم تر الی 〃 احیاہم
۳	〃	۳۵	فاماتہ 〃 قدیر
〃	〃	〃	قال فخذ 〃 سعیا
〃	آل عمران	۲	لقد کان لکم 〃 العین
〃	〃	۴	کلما دخل 〃 عند اللہ
〃	〃	〃	فنادتہ 〃 رمزا
〃	〃	۵	ویکلم 〃 کہلا
〃	〃	〃	قالت رب 〃 فیکون
〃	〃	〃	انی اخلق 〃 بیوتکم
۴	〃	۱۳	الن یکفیکم 〃 مسومین
۶	النساء	۲۲	وما قتلوہ 〃 شبہ لہم
〃	〃	〃	وما قتلوہ 〃 الیہ
〃	〃	〃	وان من 〃 موتہ [سلہ]
۷	المائدۃ	۹	وجعل منہم 〃 الخنازیر
۹	الاعراف	۱۳	فالقی عصاہ 〃 للناظرین
〃	〃	۱۴	فاذا ہی 〃 وہارون
〃	〃	۱۶	فارسلنا علیہم 〃 مفصلات
〃	〃	۲۱	واذ نتقنا 〃 تتقون
〃	الانفال	۱	فاستجاب لکم 〃 الرعب
۱۰	التوبۃ	۴	ثم انزل 〃 الکافرین
〃	〃	۶	وایدہ 〃 السفلی
۱۲	ہود	۴	واصنع 〃 الظالمین
〃	〃	۶	ہٰذہ ناقۃ 〃 لم یغنوا فیہا
〃	〃	۷	فلما رای 〃 حمید مجید
〃	〃	〃	ولما جاءت 〃 عند ربک
〃	〃	۸	سوف تعلمون 〃 لم یغنوا فیہا
۱۲	یوسف	۳	وشہد شاہد تا عظیم
۱۳	〃	۱۰	اذہبوا 〃 بصیرا
〃	〃	۱۱	انی لاجد 〃 تعقلون
۱۵	بنی اسرائیل	۱	سبحان الذی 〃 البصیر
〃	الکہف	۱	فضربنا 〃 امدا
〃	〃	۳	وتحسبہم 〃 رعبا
〃	〃	۹	فاتخذ 〃 عجبا
۱۶	مریم	۲	فاتخذت 〃 سویا
〃	〃	〃	فناداہا 〃 جنیا
〃	〃	〃	قالوا کیف 〃 حیا
〃	طٰہٰ	۱	فالقاہا 〃 الکبری
〃	〃	۳	فاذا حبالہم 〃 برب ہارون وموسیٰ
〃	〃	۵	قال فاذہب 〃 مساس
۱۷	الانبیاء	۵	قلنا یا نار 〃 الاخسرین
〃	〃	۶	وسخرنا مع داؤد 〃 فاعلین
〃	〃	〃	ولسلیمان الریح 〃 حافظین
۱۹	الشعراء	۴	فاوحینا الی موسیٰ 〃 العظیم
〃	النمل	۱	والق عصاک 〃 المفسدین
〃	〃	۲	قال یا ایہا الناس 〃 یرجعون
〃	〃	۳	قال عفریت 〃 فضل ربی
〃	〃	۴	وکان فی المدینۃ 〃 یتقون
۲۰	القصص	۱	واوحینا 〃 لا یعلمون
۲۱	العنکبوت	۵	اولم یکفہم 〃 یتلی علیہم
〃	الاحزاب	۲	فارسلنا علیہم 〃 لم تروہا
۲۲	السبا	۲	یا جبال 〃 المہین
۲۳	الصافات	۵	فنبذناہ 〃 یقطین
〃	ص	۲	انا سخرنا 〃 اواب
〃	〃	۳	فسخرنا لہ 〃 الاصفاد
〃	〃	۴	ارکض 〃 لاولی الالباب
۲۵	الدخان	۱	واترک 〃 مغرقون
۲۶	الذاریات	۲	وبشروہ 〃 العلیم
۲۷	القمر	۱	وانشق القمر
〃	〃	۲	فطمسنا اعینہم

سلہ اس میں خرق عادت طول عمر ہے ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳۰	الفیل	۱	الم تر تا ماکول

حصہ چہارم استدلالات

وہ مضامین جو خدا نے بطور دلائل اپنے وجود و حدانیت کے لیئے بیان فرمائے یا اُن سے اُس کے وجود و حدانیت پر استدلال ہو سکتا ہے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۱۹	ان فی خلق ،، یعقلون
۳	،،	۳۵	الم تر ،، الظالمین
،،	آل عمران	۲	واولوا العلم ،، بالقسط
۷	الانعام	۱	الحمد للہ ،، یعدلون
،،	،،	۲	قل اغیر اللہ ،، الخبیر
،،	،،	۴	قل ارایتکم ،، تشرکون
،،	،،	۸	قل من ینجیکم ،، تشرکون
،،	،،	۱۲	ان اللہ فالق ،، یومنون
۸	الاعراف	۷	ان ربکم ،، العالمین
،،	،،	،،	وھو الذی ،، الثمرات
۹	،،	۲۳	اولم ینظروا ،، یومنون
۱۱	یونس	۱	ان فی اختلاف ،، یتقون
،،	،،	۳	ھو الذی یسیرکم ،، الحق
،،	،،	۴	قل من یرزقکم ،، تصرفون
،،	،،	۷	ھو الذی ،، یسمعون
،،	،،	۱۰	قل انظروا ،، یومنون
۱۳	یوسف	۱۲	وکاین ،، معرضون
،،	الرعد	۱	اللہ الذی ،، یعقلون
،،	،،	۲	ھو الذی ،، المحال
،،	ابراہیم	۵	اللہ الذی ،، لا تحصوھا
۱۴	النحل	۲	ھو الذی انزل ،، یھتدون
،،	،،	۷	ولہ ما فی السموات ،، یشرکون
،،	،،	۸-۹	واللہ الذی انزل ،، قدیر
،،	،،	۱۰	واللہ فضل ،، یجحدون
،،	،،	،،	واللہ جعل ،، لا تعلمون
۱۴	النحل	۱۱	واللہ اخرجکم تا الکافرون
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وجعلنا اللیل ،، تفضیلا
،،	،،	۵	قل لو کان معہ ،، سبیلا
،،	،،	۷	ربکم الذی یزجی ،، اعرضتم
۱۶	طہ	۲	الذی جعل لکم ،، النہی
۱۷	الانبیاء	۲	لو کان فیھما ،، برھانکم
،،	،،	۳	اولم یر الذین کفروا ،، یسبحون
۱۸	المومنون	۵	وھو الذی انشاکم ،، افلا تعقلون
،،	،،	،،	قل لمن الارض ،، تسحرون
،،	،،	،،	ما اتخذ اللہ ،، یشرکون
،،	النور	۶	الم تر ان اللہ ،، مستقیم
۱۹	الفرقان	۵	الم تر الی ربک ،، ربک قدیرا
،،	،،	۶	تبارک الذی ،، شکورا
،،	الشعراء	۱	اولم یروا ،، مومنین
،،	،،	۲	قال فرعون وما ،، تعقلون
۱۹-۲۰	النمل	۵	آللہ خیر ،، ایان یبعثون
۲۰	،،	۷	الم یروا انا جعلنا ،، یومنون
،،	العنکبوت	۴	خلق اللہ ،، لآیۃ للمومنین
۲۱	،،	۶	ولئن سالتھم من خلق ،، لا یعقلون
،،	الروم	۳	ومن آیاتہ ان خلقکم ،، بامرہ
،،	،،	۴	واذا مس الناس ،، یشرکون
،،	،،	،،	اولم ،، یومنون
،،	،،	۵	ومن آیاتہ ،، فضلہ
،،	،،	،،	اللہ الذی یرسل ،، لمبلسین
،،	،،	۶	اللہ الذی خلقکم ،، القدیر
،،	لقمان	۱	خلق السموات ،، ضلال مبین
،،	،،	۳	ولئن سالتھم ،، لا یعلمون
،،	،،	،،	الم تر ان اللہ ،، العلی الکبیر
،،	السجدۃ	۳	اولم ،، یبصرون
۲۲	الفاطر	۲	وما یستوی البحران ،، قطمیر
،،	،،	۴	الم تر ان اللہ ،، کذلک
۲۳	یس	۳	وآیۃ لھم الارض ،، یرکبون
،،	الزمر	۱	لو اراد اللہ ،، تصرفون
،،	،،	۲	الم تر ان اللہ ،، لاولی الالباب
۲۴	،،	۵	اللہ یتوفی الانفس ،، یتفکرون
۲۴	المومن	۷	اللہ الذی جعل لکم اللیل تا رب العالمین
،،	،،	،،	ھو الذی خلقکم ،، فیکون
،،	،،	۹	اللہ الذی ،، تنکرون
،،	حم السجدۃ	۵	ومن آیاتہ ،، القمر
۲۵	الشوریٰ	۳	ومن آیاتہ ،، قدیر
،،	،،	۴	ومن آیاتہ ،، شکور
،،	الزخرف	۱	ولئن سالتھم ،، مقرنین
،،	،،	۷	ولئن سالتھم ،، یوفکون
،،	الجاثیۃ	۱	ان فی السموات ،، یومنون
،،	،،	۲	اللہ الذی ،، یتفکرون
۲۶	ق	۱	افلم ینظروا ،، میتا
،،	الذاریات	۱	وفی الارض ،، تبصرون
۲۷	الواقعۃ	۲	نحن خلقنا ،، الخالقون
،،	،،	،،	افرایتم ما ،، الزارعون
،،	،،	،،	افرایتم الماء ،، المنزلون
،،	،،	،،	افرایتم النار ،، المنشئون
۲۹	الملک	۱	ما تری فی خلق ،، للشیاطین
،،	،،	۲	اولم یروا ،، بصیر
،،	،،	،،	ھو الذی انشاکم ،، فی الارض
،،	المرسلات	۱	الم نخلقکم ،، فراتا
۳۰	الغاشیۃ	۱	افلا ینظرون ،، سطحت

خدا کے سوا اور کسی میں معبودیت کی لیاقت نہیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۶	المائدۃ	۱۰	ما المسیح ،، السمیع العلیم
۷	الانعام	۴	قل ارایتکم ،، تشرکون
،،	،،	۵	قل ارایتم ان اخذ ،، یصدفون
،،	،،	۹	قل اندعو ،، ولا یضرنا
،،	،،	،،	فلما جن ،، تشرکون
،،	،،	۱۲	وجعلوا ،، وخلقھم
۹	الاعراف	۲۴	ایشرکون ،، فلا تنظرون
،،	،،	،،	والذین تدعون ،، لا یبصرون
۱۱	یونس	۴	قل من یرزقکم ،، یفعلون
،،	،،	۷	الا ان للہ ،، تعلمون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۲	ہود	۹	فما اغنت	،،	تتبیب
،،	یوسف	۵	یاصاحبی	،،	لایعلمون
۱۳	الرعد	۲	والذین یدعون	،،	القہار
،،	،،	۵	قل سموہم	،،	القول
۱۴	النحل	۲	افمن یخلق	،،	افلا تذکرون
،،	،،	،،	والذین یدعون	،،	یبعثون
،،	،،	۱۰	ضرب اللہ مثلا عبدا	،،	مستقیم
۱۵	بنی اسرائیل	۶	قل ادعوا	،،	غایہ
،،	الکہف	۲	لولا یاتون	،،	کذبا
،،	،،	۷	مااشہدتہم	،،	عضدا
۱۶	مریم	۳	لم تعبدما	،،	شیئا
۱۷	الانبیاء	۴	لایستطیعون نصر	،،	یصحبون
،،	،،	۵	اتعبدون من دون اللہ	،،	تعقلون
،،	الحج	۲	یدعومن	،،	العشیر
،،	،،	۱۰	یاایہاالناس ضرب مثل	،،	المطلوب
۱۸	الفرقان	۱	واتخذوا من دونہ	،،	نشورا
۲۰	القصص	۷	قل ارایتم اللیل	،،	افلا تبصرون
۲۱	الروم	۴	اللہ الذی خلقکم	،،	یشرکون
،،	لقمان	۱	ہذا خلق اللہ	،،	مبین
۲۲	السبا	۳	قل ادعوا الذین	،،	ظہیر
،،	الفاطر	۲	والذین تدعون	،،	استجابوا لکم
،،	،،	۵	قل ارایتم ماتدعون	،،	غرورا
۲۳	یٰس	۲	ان یردنی الرحمن	،،	لاینقذون
،،	،،	۵	لایستطیعون	،،	محضرون
۲۴	الزمر	۴	ولئن سالتہم	،،	قل حسبی اللہ
۲۶	الاحقاف	۱	قل ارایتم	،،	غافلون

قرآن کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	وان کنتم	،،	صادقین
۳	آل عمران	۵	ذلک من	،،	یختصمون
۵	النساء	۱۱	ولوکان من	،،	کثیرا
۸	الانعام	۱۴	والذین آتینا	،،	الممترین
۱۱	یونس	۴	وماکان ہذا	،،	الظالمین
۱۲	ہود	۳	ام یقولون	،،	مسلمون
۱۲	ہود	۴	تلک من	تا	قبل ہذا
۱۳	یوسف	۱۱	ذلک من	،،	یمکرون
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰	قل لئن اجتمعت	،،	ظہیرا
۱۹	الشعراء	۱۱	وانہ لفی زبر	،،	علماء بنی اسرائیل
۲۰	القصص	۵	قل فاتوا بکتاب	،،	اہواءہم
۲۱	العنکبوت	۵	وکذلک انزلنا	،،	الا الظالمون
۲۶	الاحقاف	۱	وشہد	،،	فآمن
۲۷	الطور	۲	فلیاتوا	،،	صادقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی حقیقت کے دلائل اور آپ کی نسبت جو پہلی کتب میں پیشین گوئیاں تھیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۱۷	وان الذین اوتوا	،،	ربہم
،،	،،	،،	الذین آتینٰہم	،،	یعلمون
۳	آل عمران	۲	قدکان لکم	،،	الابصار
،،	،،	۶	فمن حاجک	،،	الکاذبین
۴	،،	۱۴	قدخلت	،،	المکذبین
۶	النساء	۲۳	انا اوحینا	،،	شہیدا
۷	الانعام	۲	ولقد استہزئ	،،	المکذبین
،،	،،	،،	الذین آتینا	،،	لایؤمنون
،،	،،	۱۳	وکذلک نصرف	،،	یعلمون
۹	الاعراف	۱۹	الرسول النبی	،،	الخبائث
،،	،،	۲۳	اولم یتفکروا	،،	مبین
۱۱	یونس	۲	قل لوشاء	،،	المجرمون
۱۲	ہود	۲	افمن کان	،،	یؤمنون
۱۳	یوسف	۱۲	وما ارسلنا	،،	یؤمنون
،،	الرعد	۶	قل کفی	،،	علم الکتاب
۱۶	طٰہٰ	۸	اولم تاتہم	،،	الاولٰی
۱۸	المؤمنون	۴	افلم یدبروا القول	،،	تنکرون
۲۰	القصص	۵	وماکنت بجانب الغربی	،،	یتذکرون
۲۲	السبا	۶	قل انما اعظکم	،،	شہید
۲۳	ص	۵	ہونبؤا	،،	یختصمون
۲۵	الزخرف	۴	وسئل	،،	یعبدون
۲۶	الفتح	۴	ذلک مثلہم	،،	الانجیل
۲۷	الطور	۲	فذکر	تا	المکیدون
۲۸	الصف	۱	ومبشرا	،،	احمد

قیامت کی ضرورت اور مر کر جینے کا ثبوت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۹	فقلنا اضربوہ	،،	تعقلون
۳	،،	۳۵	ولنجعلک	،،	عزیز حکیم
۸	الاعراف	۷	حتی اذا اقلت	،،	تذکرون
۱۴	النحل	۵	بلی وعدا علیہ حقا	،،	کاذبین
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	اولم یروا	،،	الاکفورا
۱۶	مریم	۵	اولایذکر الانسان	،،	شیئا
،،	طٰہٰ	۱	ان الساعۃ آتیۃ	،،	تسعٰی
۱۷	الانبیاء	۷	کما بدانا	،،	فاعلین
،،	الحج	۱	یاایہاالناس	،،	فی القبور
۲۰	النمل	۷	الم یروا انا	،،	یؤمنون
،،	العنکبوت	۲	اولم یروا کیف	،،	شئ قدیر
۲۱	الروم	۲	یخرج الحی	،،	تخرجون
،،	،،	۳	وہو الذی یبدأ	،،	اہون علیہ
،،	،،	۵	فانظر الی آثار رحمت اللہ	،،	قدیر
۲۲	السبا	۱	وقال الذین کفروا لا	،،	عبد منیب
،،	الفاطر	۲	واللہ الذی ارسل	،،	النشور
۲۳	یٰس	۳	وآیۃ لہم الارض	،،	یاکلون
،،	،،	۵	ومن نعمرہ	،،	افلا یعقلون
،،	،،	،،	اولم یرالانسان	،،	فیکون
،،	الصافات	۱	فاستفتہم اہم	،،	لازب
،،	ص	۳	وماخلقنا	،،	کالفجار
۲۴	الزمر	۵	اللہ یتوفی الانفس	،،	یتفکرون
،،	المؤمن	۶	لخلق	،،	لایعلمون
،،	حم السجدۃ	۵	ومن آیاتہ	،،	قدیر
۲۵	الدخان	۲	وماخلقنا	،،	اجمعین
،،	الجاثیۃ	۲-۳	ام حسب	،،	لایظلمون
۲۶	الاحقاف	۱	ماخلقنا	،،	معرضون
،،	،،	۴	اولم یروا	،،	قدیر
،،	ق	۱	افلم ینظروا	،،	الخروج

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۶	ق	۱	افعیینا تا الاول
۲۷	الواقعۃ	۲	ولقد علمتم 〃 تذکرون
۲۹	القیامۃ	۲	ایحسب 〃 الموتے
۳۰	النبأ	۱	الم نجعل الارض 〃 الفافا
〃	النازعات	۲	ءانتم 〃 ارساہا
〃	الطارق	۱	فلینظر 〃 لقادر
〃	التین	۱	فما 〃 الحاکمین

حصہ پنجم عالمِ معاد

آدمی کی موت

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۹	کل نفس 〃 الموت
۵	النساء	۱۱	اینما تکونوا 〃 مشیدۃ
〃	〃	۱۴	ان الذین 〃 فیہا
۷	الانعام	۸	حتی اذا 〃 لا یفرطون
〃	〃	۱۱	ولو تری 〃 تستکبرون
۸	الاعراف	۴	حتی اذا 〃 کافرین
۱۰	الانفال	۷	ولو تری اذ 〃 للعبید
۱۴	النحل	۴	تتوفاہم 〃 الجنۃ بما کنتم تعملون
۱۸	المؤمنون	۶	حتی اذا جاء 〃 قائلہا
۲۱	السجدۃ	۱	قل یتوفاکم 〃 بکم
۲۳	الزمر	۳	انک میت وانہم میتون
۲۶	محمد	۳	فکیف 〃 ادبارہم
〃	ق	۲	وجاءت سکرۃ 〃 تحید
۲۷	الواقعۃ	۳	فلولا اذا 〃 لا تبصرون
۲۸	المنافقون	۲	الموت 〃 اجلہا
۲۹	القیامۃ	۱	کلا اذا بلغت 〃 المساق
۳۰	الفجر	۱	یا ایتہا 〃 جنتی
〃	التکاثر	۱	حتی 〃 المقابر

موت کے بعد عالم برزخ کا جو معاملہ پیش آتا ہے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۷	لا تحسبن الذین 〃 المؤمنین
۷	الانعام	۸	ثم ردوا 〃 الحق
۸	الاعراف	۴	لا تفتح 〃 السماء

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۴	النحل	۴	تتوفاہم 〃 الجنۃ بما کنتم تعملون
۱۸	المؤمنون	۶	ومن ورائہم 〃 یبعثون
۲۴	المؤمن	۵	النار یعرضون 〃 عشیا
۲۶	ق	۱	قد علمنا 〃 منہم
۳۰	الفجر	۱	یا ایتہا 〃 جنتی

بیان قربِ قیامت اور اُس کے آثار جیسے خروج یاجوج وماجوج ودابۃ الارض ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الاعراف	۲۰	یوم یاتی بعض آیات ربک
۱۷	الانبیاء	۷	حتی اذا فتحت 〃 ینسلون
۲۰	النمل	۶	واذا وقع القول 〃 لا یوقنون
۲۵	الزخرف	۶	وانہ لعلم 〃 بہا
〃	الدخان	۱	فارتقب 〃 مبین
۲۶	محمد	۲	فقد جاء اشراطہا
۲۷	النجم	۳	ازفت الآزفۃ
〃	القمر	۱	اقتربت 〃 القمر
۲۹	المعارج	۱	انہم 〃 قریبا

نفخ صور وحیات موتی وغیرہ حالات جو قیامت میں واقع ہونگے

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱۴	فاﷲ یحکم 〃 یختلفون
۲	〃	۱۸	اینما تکونوا 〃 قدیر
〃	〃	۲۱	لا یکلمہم 〃 الیم
〃	〃	۲۶	ہل ینظرون 〃 الامور
۴	آل عمران	۱۱	یوم تبیض 〃 رحمۃ اللہ
〃	〃	۱۲	فکیف 〃 حدیثا
۷	الانعام	۴	حتی اذا 〃 یزرون
〃	〃	〃	والموتے 〃 یرجعون
〃	〃	〃	ومامن دابۃ 〃 یحشرون
〃	〃	۹	ولہ الملک 〃 الصور
۸	الاعراف	۳	کما بداکم تعودون
〃	〃	۷	یوم یاتی 〃 یفترون

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۰	التوبۃ	۵	یوم یحمی 〃 تکنزون
۱۱	یونس	۱	الیہ مرجعکم 〃 یکفرون
〃	〃	۳	للذین احسنوا 〃 یفترون
〃	〃	۵	ویوم یحشرہم 〃 بینہم
۱۲	ہود	۲	اولئک یعرضون 〃 ربہم
〃	〃	۹	یقدم 〃 المرفود
〃	〃	〃	ذلک یوم مجموع 〃 سعید
۱۳	ابراہیم	۷	یوم تبدل الارض 〃 النار
۱۴	الحجر	۲	ولقد علمنا 〃 حکیم علیم
〃	النحل	۱۱	وما امر الساعۃ 〃 اقرب
〃	〃	۱۳	ویوم نبعث من 〃 ہؤلاء
۱۵	بنی اسرائیل	۵	یوم یدعوکم 〃 قلیلا
〃	〃	۸	یوم ندعو 〃 سبیلا
〃	〃	۱۱	ونحشرہم یوم 〃 صما
〃	〃	۱۲	فاذا جاء 〃 لفیفا
〃	الکہف	۶	ویوم نسیر 〃 صفا
〃	〃	۷	ویوم یقول نادوا 〃 مصرفا
۱۶	〃	۱۱	فاذا جاء 〃 سمعا
〃	مریم	۲	مشہد یوم عظیم 〃 قضی الامر
〃	〃	۵	فوربک 〃 جثیا
〃	〃	۶	یوم نحشر 〃 وردا
〃	〃	〃	ان کل 〃 فردا
〃	طٰہٰ	۵-۶	یحمل لہم 〃 ظلما ولا ہضما
〃	〃	۷	ونحشرہ 〃 اعمی
۱۷	الانبیاء	۳	بل تاتیہم 〃 ہم ینظرون
〃	〃	۷	لا یحزنہم 〃 فاعلین
〃	الحج	۱۰	لیکون الرسول 〃 الناس
۱۸	المؤمنون	۶	فاذا نفخ 〃 لا یتساءلون
۱۹	الفرقان	۳	یوم یرون 〃 محجورا
〃	〃	〃	الذین یحشرون 〃 سبیلا
〃	الشعراء	۵	یوم لا ینفع 〃 ابلیس اجمعون
۲۰	النمل	۷	ویوم نحشر 〃 لا ینطقون
〃	〃	〃	ویوم ینفخ 〃 کنتم تعملون
〃	القصص	۷	ویوم ینادیہم 〃 ونزعنا۔ یفترون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۱	الروم	۲	ویوم تقوم الساعة	تا	محضرون
،،	،،	۳	ثم اذا دعاکم	،،	تخرجون
،،	،،	۶	ویوم تقوم الساعة	،،	یستعتبون
،،	السجدة	۱	ثم یعرج الیہ	،،	تعدون
۲۳	یٰس	۲	ان کانت الا صیحة	،،	خامدون
،،	،،	۳-۴	ما ینظرون الا صیحة	،،	المجرمون
،،	الصافات	۱	فانما ہی زجرة	،،	تکذبون
،،	ص	۲	وما ینظر ہؤلاء	،،	فواق
۲۴	الزمر	۷	والارض جمیعا	،،	ینظرون
،،	،،	۸	وتری الملائکة	،،	ربہم
،،	المؤمن	۲	یوم التلاق	،،	ظلم الیوم
۲۵	الشوری	۵	یوم لا مرد	،،	نکیر
،،	الزخرف	۶	ہل ینظرون	،،	لا یشعرون
،،	الدخان	۲	ان یوم	،،	اجمعین
۲۶	ق	۱	احیینا بہ	،،	الخروج
،،	،،	۲	ونفخ	،،	حدید
،،	،،	۳	یوم ینادِ	،،	یسیر
۲۷	الطور	۱	ان عذاب	،،	سیرا
،،	،،	۲	یومہم	،،	یصعقون
،،	القمر	۱	یوم یدع	،،	عسر
،،	الرحمن	۲	فاذا انشقت	،،	المجرمون
،،	الواقعة	۱	اذا وقعت	،،	ثلاثة
،،	،،	۲	قل ان الاولین	،،	معلوم
،،	الحدید	۲	یوم تری	،،	المصیر
۲۸	التغابن	۱	یوم	،،	التغابن
۲۹	القلم	۲	یوم یکشف	،،	ذلة
،،	الحاقة	۱	الحاقة	،،	الحاقة
،،	،،	،،	فاذا نفخ	،،	ثمانیة
،،	المعارج	۱	تعرج الملائکة	،،	کالعہن
،،	،،	۲	یوم یخرجون	،،	یوعدون
،،	المزمل	۱	یوم ترجف	،،	مہیلا
،،	،،	،،	یوما یجعل	،،	بہ
،،	المدثر	۱	فاذا	،،	الناقور
،،	القیامة	۱	فاذا برق	،،	المستقر
۲۹	المرسلات	۱	فاذا النجوم	تا	للمکذبین
۳۰	النبا	۱	ان یوم	،،	سرابا
،،	،،	۲	یوم ینظر	،،	ترابا
،،	النازعات	۱	یوم ترجف	،،	خاشعة
،،	،،	،،	فانما ہی	،،	بالساہرة
،،	،،	۲	فاذا	،،	لمن یری
،،	عبس	۱	فاذا جاءت	،،	الفجرة
،،	التکویر	۱	اذا الشمس	،،	احضرت
،،	الانفطار	۱	اذا السماء	،،	اخرت
،،	،،	،،	یصلونہا	،،	للہ
،،	التطفیف	۱	کلا انہم	،،	تکذبون
،،	الانشقاق	۱	اذا السماء	،،	حقت
،،	الفجر	۱	کلا اذا دکت	،،	وثاقہ احد
،،	الزلزال	۱	اذا	،،	شرا یرہ
،،	العادیات	۱	اذا	،،	القبور
،،	القارعة	۱	القارعة	،،	المنفوش

بیان کرب اہل محشر و سختی روز قیامت اور نافرمان لوگوں کا واویلا اور حسرت اور ان کا دنیا کی طرف واپس آنے کی تمنا کرنا۔ اور جن کے سبب سے گمراہ ہوئے تھے ان کے ساتھ عداوت ظاہر کرنا اور ان کا عجز اور پل صراط۔

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۶	المائدة	۶	ان الذین کفروا	،،	الیم
۷	الانعام	۴	حتی اذا	،،	یزرون
۱۳	ابراہیم	۷	تشخص فیہ الابصار	،،	ہواء
۱۶	مریم	۵	وان منکم	،،	مقضیا
۱۷	الانبیاء	۷	فاذا ہی شاخصة	،،	ظالمین
،،	الحج	۱	ان زلزلة	،،	شدید
۱۸	النور	۵	یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار		
۱۹	الفرقان	۳	ویوم یعض	،،	جاءنی
۲۱	السجدة	۲	ولو تری اذ المجرمون	،،	موقنون
۲۲	السبا	۴	واسروا الندامة	،،	العذاب
۲۳	الصافات	۲	احشروا	،،	الجحیم
۲۴	الزمر	۵	ولو ان للذین	،،	یستہزءون
،،	،،	۶	ان تقول نفس	،،	مسودة
،،	المؤمن	۲	وانذرہم یوم	،،	کاظمین
،،	حم السجدة	۴	وقال الذین	،،	الاسفلین
۲۵	الشوری	۳	تری الظالمین	،،	بہم
،،	،،	۵	وتری الظالمین	،،	خفی
،،	الزخرف	۴	حتی اذا	،،	القرین
،،	الجاثیة	۴	ویوم یقوم	،،	جاثیة
۲۶	الذاریات	۱	یوم ہم	،،	تستعجلون
۲۷	الطور	۲	یوم لا یغنی	،،	لا یبصرون
،،	القمر	۱	یقول	،،	عسر
،،	،،	۳	والساعة	،،	امر
،،	الحدید	۳	یوم یقول	،،	بئس المصیر
۲۹	الملک	۲	فلما راوہ	،،	تدعون
،،	القلم	۲	خاشعة	،،	ذلة
،،	الحاقة	۱	واما من	،،	سلطانیہ
،،	المعارج	۱	یود	،،	ینجیہ
،،	المزمل	۱	یوما	،،	شیبا
،،	المدثر	۱	فذلک یومئذ	،،	یسیر
،،	القیامة	۱	فاذا برق	،،	المفر
،،	الدہر	۱	یوما	،،	قمطریرا
،،	المرسلات	۱	ہذا یوم لا ینطقون	،،	فکیدون
۳۰	النبا	۲	ویقول	،،	ترابا
،،	النازعات	۱	قلوب	،،	خاشعة
،،	عبس	۱	یوم یفر	،،	یغنیہ
،،	الطارق	۱	فما لہ	،،	ناصر
،،	الغاشیة	۱	وجوہ	،،	ناصبة
،،	اللیل	۱	وما یغنی	،،	تردی
،،	الزلزال	۱	وقال	،،	لہا
،،	القارعة	۱	یوم	،،	المنفوش

مومنین کا قیامت کے دن امن میں ہونا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۲	الاحزاب	۶	تحیتہم یوم	،،	سلام

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۳	یس	۴	ان اصحاب	تا	رب رحیم
۲۴	حم السجدۃ	۴	تتنزل	″	فی الآخرۃ
″	″	۵	من یاتی	″	القیامۃ
۲۵	الزخرف	۷	یا عباد	″	تحبرون
۲۶	ق	۳	وازلفت	″	الخلود
۲۷	الحدید	۲	یوم تری	″	العظیم
۲۸	التحریم	۲	عسی ربکم	″	قدیر
۲۹	المدثر	۲	کل نفس	″	الیمین
۳۰	عبس	۱	وجوہ	″	مستبشرۃ
″	الغاشیۃ	۱	وجوہ	″	راضیۃ
″	الفجر	۱	یا ایتہا النفس	″	جنتی

قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا اور معبودانِ باطل اور شیطانوں کا اپنے تابعداروں سے علیحدہ ہو جانا اور انکی باہمی گفتگو اور شفاعت کا ذکر

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۶	واتقوا یوما	″	ینصرون
۲	″	۲۰	ولو یری	″	النار
۳	″	۳۴	یوم لا	″	شفاعۃ
۷	الانعام	۸	لیس لہا	″	لا یؤخذ منہا
″	″	۱۱	ولقد جئتمونا	″	تزعمون
۸	″	۲۰	ولا تکسب	″	تختلفون
۱۱	یونس	۱	ما من	″	اذنہ
″	″	۳	ما لہم من	″	یفترون
۱۳	ابراہیم	۳،۴	وبرزوا	″	عذاب الیم
۱۴	النحل	۱۲	واذا رای الذین	″	یفترون
۱۵	بنی اسرائیل	۹	عسی	″	محمودا
″	الکہف	۷	ویوم یقول نادوا	″	موبقا
۱۶	مریم	۵	سیکفرون	″	ضدا
″	″	۶	لا یملکون	″	عہدا
″	طہ	۶	یومئذ لا تنفع	″	قولا
۱۸	المومنون	۶	فلا انساب	″	یتساءلون
۱۹	الشعراء	۵	یوم لا	″	بنون
۲۰	القصص	۷	قال الذین حق	″	یہتدون
″	العنکبوت	۳	ثم یوم القیامۃ	″	ناصرین
۲۱	الروم	۲	ولم یکن لہم من	″	کافرین
″	لقمان	۴	واخشوا یوما	″	شیئا
۲۲	السبا	۴	ولو تری اذ الظالمون	″	اندادا
″	″	۵	فالیوم لا	″	ضرا
″	الفاطر	۳	ویوم القیامۃ	″	بشرککم
″	″	″	ولا تزر وازرۃ	″	ذا قربی
۲۳	الصافات	۲	ما لکم لا تناصرون	″	مشترکون
۲۴	المومن	۲	ما للظالمین	″	یطاع
۲۵	حم السجدۃ	۶	وضل	″	محیص
″	الشوری	۵	وما کان لہم	″	سبیل
″	الزخرف	۶	الاخلاء	″	المتقین
″	″	۷	ولا یملک	″	یعلمون
″	الدخان	۲	یوم لا	″	رحم اللہ
۲۶	الاحقاف	۱	واذا حشر	″	کافرین
″	ق	۲	قال قرینہ	″	بعید
۲۷	النجم	۲	وکم من	″	یرضی
۲۸	الممتحنۃ	۱	لن تنفعکم	″	اولادکم
۲۹	الحاقۃ	۱	فلیس لہ	″	حمیم
″	المعارج	۱	ولا یسئل	″	ینجیہ
۳۰	عبس	۱	یوم یفر	″	بنیہ
″	الانفطار	۱	یوم لا تملک	″	للہ

مسلمانوں اور کافروں اور جھوٹے معبودوں کے ساتھ اللہ کی گفتگو

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۷	المائدۃ	۱۵، ۱۶	یوم یجمع	″	العظیم
″	الانعام	۳	ویوم نحشرہم	″	مشرکین
۸	″	۱۵، ۱۶	ویوم یحشرہم	″	کافرین
″	الاعراف	۱	فلنسئلن	″	غائبین
۱۳	ابراہیم	۷	فیقول الذین ظلموا	″	الامثال
۱۴	النحل	۴	ثم یوم القیامۃ یخزیہم	″	المتکبرین
۱۵	الکہف	۶	وعرضوا	″	موعدا
۱۶	طہ	۷	قال لم حشرتنی	″	تنسی
۱۸	المومنون	۶	الم تکن آیاتی	تا	لو انکم کنتم تعلمون
″	الفرقان	۲	ویوم یحشرہم	″	صرفا ولا نصرا
۲۰	القصص	۷	ویوم ینادیہم	″	فہم لا یتساءلون
۲۱	السجدۃ	۲	ولو تری اذ المجرمون	″	تعملون
۲۲	السبا	۵	ویوم یحشرہم جمیعا	″	مومنون
″	″	″	ونقول للذین	″	تکذبون
۲۳	یس	۴	الم اعہد الیکم	″	تکفرون
۲۵	حم السجدۃ	۶	ویوم ینادیہم	″	شہید
″	الجاثیۃ	۴	افلم تکن	″	بمستیقنین
″	″	″	وقیل الیوم	″	الدنیا
۲۶	ق	۲	لقد کنت	″	حدید
″	″	″	قال لا تختصموا	″	للعبید
۲۹	المرسلات	۱	ہذا یوم الفصل	″	فکیدون
۳۰	النبا	۲	لا یملکون	″	صوابا

حساب و کتاب وزنِ اعمال و بیان نامۂ اعمال و جزا اعمال

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۳	آل عمران	۳	یوم تجد		بعیدا
۸	الاعراف	۱	فلنسئلن	″	یظلمون
۱۱	یونس	۱	ثم یعیدہ	″	یکفرون
۱۲	ہود	۹	یوم یات	″	مجذوذ
″	″	۱۰	وان کلا	″	خبیر
۱۳	ابراہیم	۷	لیجزی اللہ	″	الحساب
۱۴	النحل	۱۳	ولتسئلن عما کنتم تعملون		
″	″	۱۵	یوم تاتی	″	لا یظلمون
۱۵	بنی اسرائیل	۲	ونخرج لہ	″	حسیبا
″	″	۸	فمن اوتی	″	کتابہم
″	الکہف	۶	ووضع الکتاب	″	احدا
۱۶	″	۱۲	فلا نقیم	″	وزنا
۱۷	الانبیاء	۴	ونضع الموازین	″	حاسبین
″	الحج	۲	ان الذین	″	شہید
″	″	۷	الملک یومئذ	″	مہین
۱۸	المومنون	۶	فمن ثقلت	″	خالدون
″	النور	۳	یوم تشہد علیہم	″	الحق المبین

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۸	النور	۹	ویوم یرجعون	تا	علیم
۲۰	العنکبوت	۱	الی مرجعکم	رر	تعملون
رر	رر	رر	ولیحملن اثقالهم	رر	یفترون
۲۱	الروم	۵	یوم لامرد	رر	الکافرین
رر	لقمان	۲	یابنی انها	رر	لطیف خبیر
۲۲	السبا	۲	قل لا تسئلون	رر	العلیم
۲۳	یس	۴	فاذا ہم جمیع	رر	تعملون
رر	رر	رر	الیوم نختم	رر	یکسبون
رر	الصافات	۲	احشروا الذین	رر	مسئولون
رر	رر	۵	ولقد علمت	رر	لمحضرین المخلصین
رر	الزمر	۱	ثم الی ربکم	رر	تعملون
رر	رر	۲	انما یوفی	رر	حساب
رر	رر	۳	ثم انکم یوم	رر	تختصمون
۲۴	رر	۸-۷	واشرقت الارض	رر	زمرا
رر	رر	۸	وقضی	رر	العالمین
رر	المؤمن	۲	یوم التلاق	رر	الحساب
رر	رر	۶	انا لننصر	رر	سوء الدار
رر	رر	۸	فاذا	رر	المبطلون
رر	حم السجدة	۳	ویوم یحشر	رر	المعتبین
۲۵	الشوری	۵	مالکم من	رر	نکیر
رر	الزخرف	۲	ستکتب	رر	یسئلون
رر	رر	۴	وسوف تسئلون		
رر	الجاثیة	۴	کل امة	رر	تعملون
۲۶	ق	۲-۳	وقال قرینه	رر	غیر بعید
۲۷	الطور	۱	فویل یومئذ	رر	تعملون
رر	رر	رر	کل امرئ	رر	رہین
رر	الواقعة	۱	وکنتم ازواجا	رر	المقربون
رر	رر	۳	فاما ان کان	رر	جحیم
۲۸	المجادلة	۱	یوم یبعثہم	رر	شہید
رر	رر	۳	یوم یبعثہم اللہ	رر	الکاذبون
رر	الممتحنة	۱	یوم القیامة	رر	بصیر
رر	التغابن	۱	یوم یجمعکم	رر	المصیر
رر	التحریم	۱	یا ایہا الذین کفروا	رر	تعملون
۲۹	الحاقة	۱	یومئذ تعرضون	رر	فاسلکوہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۹	المدثر	۲	کل نفس	رر	رہینة
رر	القیامة	۱	الی ربک	رر	اخر
رر	رر	رر	وجوہ	رر	فاقرة
رر	المرسلات	۱	واذا الرسل اقتت		
رر	رر	رر	ہذا یوم لا ینطقون	رر	فکیدون
۳۰	النبا	۲	لا یملکون	رر	صوابا
رر	النازعات	۲	یوم یتذکر	رر	الجنة ہی الماوی
رر	التکویر	۱	واذا الموءدة	رر	نشرت
رر	التطفیف	۱	یوم یقوم	رر	العالمین
رر	الانشقاق	۱	فامامن	رر	سعیرا
رر	الطارق	۱	یوم تبلی	رر	ناصر
رر	الغاشیة	۱	ان الینا	رر	حسابہم
رر	الزلزال	۱	یومئذ تحدث	رر	شرا یرہ
رر	العادیات	۱	وحصل	رر	لخبیر
رر	القارعة	۱	فامامن	رر	ہاویة
رر	التکاثر	۱	ثم لتسئلن	رر	النعیم

دوزخ اور اہل دوزخ کی حالت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرة	۳	فاتقوا النار	رر	للکافرین
۲	رر	۱۹	خالدین	رر	ینظرون
۵	النساء	۸	کلما نضجت	رر	العذاب
رر	رر	۲۱	ان المنافقین فی	رر	نصیرا
۸	الاعراف	۴	قال ادخلوا	رر	تکسبون
رر	رر	۵	لہم من	رر	الظالمین
رر	رر	۶	ونادی اصحاب النار	رر	یجحدون
۱۱	یونس	۱	لہم شراب	رر	یکفرون
۱۲	ہود	۹	فاما الذین	رر	یرید
۱۳	الرعد	۱	اولئک الاغلال	رر	خالدون
رر	ابراہیم	۳	یسقی	رر	غلیظ
۱۴	الحجر	۳	لہا سبعة	رر	مقسوم
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	کلما خبت زدناہم سعیرا		
رر	الکہف	۴	انا اعتدنا	رر	ساءت مرتفقا
۱۶	مریم	۵	ونذر	رر	جثیا
رر	طہ	۳	جہنم	رر	یحیی

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۷	الانبیاء	۳	حین لا	تا	ینظرون
رر	رر	۷	انکم وما تعبدون	رر	لا یسمعون
رر	الحج	۲	قطعت لہم	رر	عذاب الحریق
۱۸	المؤمنون	۶	تلفح	رر	کالحون
رر	الفرقان	۲	اذا رأتہم	رر	زفیرا
۱۹	رر	۶	ان عذابہا	رر	مقاما
۲۱	العنکبوت	۶	وان جہنم	رر	تعملون
رر	السجدة	۲	کلما ارادوا	رر	تکذبون
۲۲	الاحزاب	۸	واعد لہم سعیرا	رر	الرسولا
رر	السبا	۴	وجعلنا	رر	کانوا یعملون
رر	الفاطر	۴	نار جہنم	رر	کفور
۲۳	الصافات	۲	اذلک خیر	رر	لالی الجحیم
رر	ص	۴	لشر مآب	رر	ازواج
رر	الزمر	۲	لہم من	رر	تحتہم ظلل
رر	رر	۳	افمن یتقی	رر	تکسبون
۲۴	رر	۸	ادخلوا	رر	المتکبرین
رر	المؤمن	۸	اذ الاغلال	رر	یسجرون
رر	حم السجدة	۴	عذابا شدیدا		
۲۵	الزخرف	۷	فی عذاب جہنم	رر	مبلسون
رر	الدخان	۳	الشجرة		تمترون
رر	الجاثیة	۱	عذاب الیم	رر	جہنم
۲۶	محمد	۲	کمن ہو	رر	امعاءہم
رر	ق	۳	یوم نقول	رر	ہل من مزید
۲۷	القمر	۳	وسعر	رر	سقر
رر	الرحمن	۲	یرسل	رر	تنتصران
رر	رر	رر	یطوفون	رر	آن
رر	الواقعة	۲	فی سموم	رر	کریم
رر	رر	رر	ثم انکم	رر	الہیم
۲۸	التحریم	۱	وقودہا	رر	یؤمرون
۲۹	الملک	۱	عذاب جہنم	رر	الغیظ
رر	الحاقة	۱	ثم الجحیم	رر	فاسلکوہ
رر	رر	رر	ولا طعام	رر	غسلین
رر	المعارج	۱	انہا	رر	فاوعی
رر	المزمل	۱	ان لدینا	رر	الیما

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۵	المدثر	۱	وما ادراک تا عشر
״	الدہر	۱	سلاسلا ״ سعیرا
״	المرسلات	۱	انطلقوا ״ المکذبین
۳۰	النبأ	۱	ان جہنم ״ وفاقا
״	״	״	فذوقوا ״ عذابا
״	الغاشیۃ	۱	نارا حامیۃ ״ جوع
״	البلد	۱	نار مؤصدۃ
״	اللیل	۱	فانذرتکم ״ الاشقی
״	القارعۃ	۱	ہاویہ ״ حامیۃ
״	الہمزۃ	۱	الحطمۃ ״ ممددۃ

اہل دوزخ کے ساتھ گفتگو اور اُن کو ملامت اور اُن کی باہمی گفتگو اور پیرووں اور پیشواؤں کا جھگڑا اور ردوکد

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الاعراف	۴	کلما دخلت ״ تکسبون
۲۳	ص	۴	ہذا فوج ״ تخاصم اہل النار
۲۴	المؤمن	۵	واذ یتحاجون ״ العباد
״	״	۸	ثم قیل لہم ״ تمرحون
	الزمر	۸	وقال لہم ״ الکافرین
۲۶	الاحقاف	۲	ویوم یعرض ״ تفسقون
״	״	۴	ویوم ״ تکفرون
۲۹	الملک	۱	کلما القی ״ لاصحاب السعیر
״	المدثر	۲	قالوا لم ״ الیقین

اہل دوزخ کا واویلا وتمنائے موت اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کی درخواست اور جو اُن کو جواب ملے گا

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۷	الانعام	۳	ولو تری اذ ״ المؤمنین
۱۸	المومنون	۶	ربنا غلبت ״ لا تکلمون
	الفرقان	۲	اذا القوا منہا ״ کثیرا
۱۹	الشعراء	۵	قالوا وہم فیہا ״ فنکون من المومنین
۲۱	السجدۃ	۲	ولو تری اذ ״ موقنون
۲۲	الاحزاب	۸	یوم تقلب تا کبیرا
״	الفاطر	۴	وہم یصطرخون ״ نصیر
۲۴	المؤمن	۲	ان الذین کفروا ״ العلی الکبیر
״	״	۵	وقال الذین فی النار ״ ضلال
۲۵	الزخرف	۷	ونادوا ״ کارہون
۲۹	الملک	۱	وقالوا لو کنا ״ لاصحاب السعیر

اعراف اور اہل اعراف

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۸	الاعراف	۵-۶	وعلی الاعراف ״ تحزنون

جنت اور اس کے مکانات اور اُس کی وسعت اور نعیم ولذات اور اہل جنت کی پوشاک وزیور وغیرہ وغیرہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۳	وبشر ״ خالدون
۴	آل عمران	۱۴	وجنۃ ״ للمتقین
۸	الاعراف	۵	ونزعنا ״ حجاب
۱۰	التوبۃ	۳	یبشرہم ״ عظیم
۱۱	یونس	۱	تجری ״ العالمین
۱۲	ہود	۹	واما الذین سعدوا ״ مجذوذ
۱۳	الرعد	۳	جنات عدن ״ عقبی الدار
״	״	۵	مثل الجنۃ ״ اتقوا
۱۴	الحجر	۴	ان المتقین ״ نصیب
״	النحل	۴	لدار الآخرۃ ״ المتقین
۱۵	الکہف	۴	جنات عدن ״ حسنت مرتفقا
۱۶	״	۱۲	جنات الفردوس ״ حولا
״	مریم	۴	جنات عدن ״ عشیا
״	طہ	۳	فاولئک لہم ״ فیہا
۱۷	الحج	۳	جنات تجری ״ صراط الحمید
״	״	۸	لیرزقنہم اللہ ״ یرضونہ
۱۸	الفرقان	۲	جنۃ الخلد ״ مسئولا
۱۹	״	۶	اولئک یجزون ״ ومقاما
۲۱	العنکبوت	۶	لنبوئنہم من الجنۃ ״ العاملین
״	الروم	۲	فی روضۃ یحبرون
۲۱	السجدۃ	۲	فلا تعلم نفس تا یعملون
״	״	״	جنات الماوی ״ یعملون
۲۲	الاحزاب	۶	تحیتہم یوم ״ کریما
״	السبا	۵	وہم فی الغرفات آمنون
״	الفاطر	۴	جنات عدن ״ لغوب
۲۳	یس	۴	ان اصحاب الجنۃ ״ رب رحیم
״	الصافات	۲	اولئک لہم ״ الزقوم
״	ص	۴	لحسن مآب ״ شراب
״	״	״	ان ہذا ״ نفاد
״	الزمر	۲	لہم غرف ״ الانہار
۲۴	״	۴	لہم ما یشاؤن ״ المحسنین
״	״	۶	وینجی اللہ ״ یحزنون
״	״	۸	الی الجنۃ ״ العالمین
״	المؤمن	۵	یرزقون ״ حساب
״	حم السجدۃ	۱	لہم اجر غیر ممنون
״	״	۴	ولکم فیہا ״ رحیم
۲۵	الشوریٰ	۳	فی روضات ״ الکبیر
״	الزخرف	۷	ادخلوا ״ تاکلون
״	الدخان	۳	فی مقام ״ العظیم
۲۶	محمد	۲	ولہم ״ ربہم
״	ق	۳	لہم ما ״ مزید
״	الذاریات	۱	فی جنات ״ ربہم
۲۷	الطور	۱	فی جنات ״ البر الرحیم
״	القمر	۳	فی جنات ״ مقتدر
״	الرحمن	۳	ولمن خاف ״ دان
״	״	״	ومن دونہما ״ عبقری حسان
״	الواقعۃ	۱	علی سرر ״ مرفوعۃ
״	״	۳	فروح ״ نعیم
״	الحدید	۳	وجنۃ ״ والارض
۲۸	الصف	۲	جنات ״ العظیم
״	الطلاق	۲	جنات ״ رزقا
۲۹	الحاقۃ	۱	فی عیشۃ ״ الخالیۃ
״	المدثر	۲	الا اصحاب ״ المجرمین
״	الدہر	۱	یشربون من کاس ״ کافورا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۹	الدہر	۱	جنۃ وحریرا	تا	مشکورا
〃	المرسلات	۲	فی ظلال	〃	المحسنین
۳۰	النبأ	۲	مفازا	〃	حسابا
〃	التطفیف	۱	لفی نعیم	〃	تسنیم
〃	〃	〃	فالیوم	〃	ینظرون
〃	الغاشیۃ	۱	فی جنۃ	〃	مبثوثۃ
〃	البینۃ	۱	جنات عدن	〃	رضوعنہ

انہار جنت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	تجری من تحتہا الانہار		
۱۴	الحجر	۴	فی جنات وعیون		
۲۳	الزمر	۲	غرف	〃	الانہار
۲۶	محمد	۲	مثل الجنۃ	〃	مصفے
۲۷	الرحمن	۳	فیہما عینان تجریان		
〃	〃	〃	فیہما عینان نضاختان		
۲۹	الدہر	۱	عینا یشرب	〃	تفجیرا
〃	〃	〃	عینا فیہا	〃	سلسبیلا
۳۰	التطفیف	۱	عینا	〃	المقربون
〃	الغاشیۃ	۱	فیہا عین جاریۃ		

حور و خدام جنت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	ولہم فیہا ازواج مطہرۃ		
۲۳	یس	۴	ان اصحاب الجنۃ	〃	متکئون
〃	الصافات	۲	یطاف علیہم	〃	بیض مکنون
〃	ص	۴	وعندہم	〃	اتراب
۲۵	الدخان	۳	وزوجناہم بحور عین		
۲۷	الطور	۱	ویطوف	〃	مکنون
〃	الرحمن	۳	فیہن قاصرات	〃	والمرجان
〃	〃	〃	فیہن خیرات	〃	جان
〃	الواقعۃ	۱	یطوف	〃	کأس من معین
〃	〃	〃	وحور	〃	مکنون
〃	〃	〃	انا انشأنا	〃	لاصحاب الیمین
۲۹	الدہر	۱	ویطوف	〃	منثورا
۳۰	النبأ	۲	وکواعب اترابا		

ہمیشگی دوزخ و جنت

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	وہم فیہا خالدون		
〃	〃	۹	فاولئک	〃	خالدون
۲	〃	۱۹	خالدین	〃	ینظرون
〃	〃	۲۰	وماہم	〃	النار
۶	المائدۃ	۶	یریدون ان	〃	مقیم
۱۴	الحجر	۴	وماہم منہا بمخرجین		
۱۵	الکہف	۱	ماکثین فیہ ابدا		
۱۶	مریم	۵	ونذر	〃	جثیا
۲۳	الصافات	۲	افما نحن بمیتین	〃	بمعذبین
۲۴	المؤمن	۸	ادخلوا	〃	المتکبرین
〃	حم السجدۃ	۴	لہم فیہا دار الخلد		
۲۵	الشوری	۵	الا ان	〃	مقیم
〃	الزخرف	۷	وانتم فیہا خالدون		
〃	〃	〃	ان المجرمین	〃	ماکثون
〃	الدخان	۳	لا یذوقون	〃	الاولی
〃	الجاثیۃ	۴	فالیوم	〃	لا یستعتبون
۳۰	النبأ	۱	لابثین فیہا احقابا		
〃	البینۃ	۱	جنات عدن	〃	ابدا

حصہ ششم متفرقات

اللہ جل شانہ کے بندوں پر احسانات

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	یا ایہا الناس	〃	رزقا لکم
〃	〃	〃	کیف	〃	سموات
〃	〃	۶	یا بنی اسرائیل	〃	العالمین
〃	〃	۶-۷	واذ نجیناکم	〃	ماسألتم
۴	آل عمران	۱۱	واذکروا	〃	تہتدون
〃	〃	۱۷	لقد من	〃	مبین
۶	المائدۃ	۲	یا۔ اذکروا	〃	عنکم
۸	الانعام	۱۷	وہو الذی	〃	فرشا
〃	الاعراف	۲-۱	ولقد مکناکم	〃	الصاغرین
۸	الاعراف	۳	یا بنی آدم	تا	ربنا
۱۰	الانفال	۳	واذکروا	〃	تشکرون
〃	〃	۸	ہو الذی	〃	حکیم
۱۱	یونس	۱	ہو الذی	〃	یعلمون
〃	〃	۳	ہو الذی	〃	الحق
〃	〃	۶	ان اللہ لذو	〃	یشکرون
۱۲	ہود	۶	ہو انشأکم	〃	مجیب
۱۳	ابراہیم	۵	اللہ الذی خلق	〃	کفار
۱۴	النحل	۱	والانعام خلقہا	〃	تعلمون
〃	〃	۲	ہو الذی	〃	لغفور رحیم
〃	〃	۷	وما بکم	〃	یشرکون
〃	〃	۸-۹	واللہ انزل	〃	للناس
〃	〃	۱۰	واللہ جعل لکم	〃	یکفرون
〃	〃	۱۱	واللہ اخرجکم	〃	تشکرون
〃	〃	〃	واللہ جعل لکم	〃	تسلمون
۱۵	بنی اسرائیل	۷	ربکم الذی	〃	رحیما
〃	〃	〃	ولقد کرمنا	〃	تفضیلا
۱۷	الحج	۸-۹	الم تر ان اللہ	〃	لکفور
〃	〃	۱۰	ہو اجتباکم	〃	قبل
۱۸	المؤمنون	۱	ولقد خلقنا فوقکم	〃	تحملون
۱۹	الفرقان	۵	الم تر الی ربک	〃	کفورا
〃	〃	〃	وہو الذی مرج	〃	قدیرا
۲۰	النمل	۶	وان ربک	〃	یشکرون
〃	القصص	۷	ومن رحمتہ	〃	تشکرون
۲۱	العنکبوت	۷	اولم یروا انا	〃	یکفرون
〃	لقمان	۳	الم تروا ان	〃	باطنۃ
〃	〃	۴	الم تر ان الفلک	〃	شکور
〃	السجدۃ	۱	وجعل لکم	〃	تشکرون
〃	〃	۳	اولم یروا انا نسوق	〃	یبصرون
〃	الاحزاب	۲	یا ایہا الذین آمنوا اذکروا	〃	قدیرا
۲۲	الفاطر	۱	یا ایہا الناس اذکروا	〃	تؤفکون
〃	〃	۲	ومن کل تأکلون	〃	تشکرون
〃	〃	۵	ہو الذی	〃	الارض
〃	〃	〃	ان اللہ	〃	غفورا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۳	یس	۳	وآیۃ لہم الارض	تا	یشکرون
״	״	״	وآیۃ لہم انا	״	حین
״	״	۵	ادلم یروا	״	یشکرون
״	الزمر	۱	خلق	״	یرضہ لکم
۲۴	المومن	۷	اللہ الذی	״	رب العلمین
״	״	۹	اللہ الذی جعل	״	تنکرون
۲۵	الشوری	۴	ومن آیاتہ		
״	الزخرف	۱	اللہ الذی جعل لکم	״	مقرنین
״	الجاثیۃ	۲	اللہ الذی	״	تتفکرون
۲۶	الفتح	۳	فانزل السکینۃ	״	قدیرا
״	״	״	ہو الذی کف	״	بصیرا
۲۷	الرحمن	۱	الرحمن علم	״	کالاعلام تکذبان
״	الواقعۃ	۲	افرایتم ما تمنون	״	للمقوین
״	الحدید	۳	وانزلنا	״	للناس
۲۸	الحشر	۱	ہو الذی	״	الابصار
״	الجمعۃ	۱	ہو الذی	״	الحکیم
״	التغابن	۱	وصورکم فاحسن صورکم		
۲۹	الملک	۲	ہو الذی جعل	״	رزقہ
״	״	״	ہو الذی انشأ	״	تشکرون
״	الحاقۃ	۱	انا لما	״	الجاریۃ
״	الدہر	۱	ہل اتی	״	بصیرا
״	المرسلات	۱	الم نخلقکم	״	فراتا
۳۰	النبأ	۱	الم نجعل الارض	״	الفافا
״	النازعات	۲	اخرج منہا	״	لانعامکم
״	عبس	۱	فلینظر	״	لانعامکم
״	الانفطار	۱	الذی	״	رکبک
״	البلد	۱	الم نجعل	״	النجدین
״	التین	۱	لقد	״	تقویم
״	العلق	۱	الذی خلق	״	لم یعلم
״	القریش	۱	لایلاف	״	خوف

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو جانچنا اور امتحان لینا اور ڈھیل دینا اور عذاب بھیج کر ان کو نصیحت کرنا۔

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱۷	وما جعلنا القبلۃ	تا	عقبیہ
״	״	۱۹	ولنبلونکم	״	الثمرات
۴	آل عمران	۱۴	ولیعلم اللہ	״	تنظرون
״	״	۱۶	ثم	״	لیبتلیکم
״	״	۱۸	ولا یحسبن	״	الطیب
״	״	۱۹	لتبلون	״	الامور
۶	المائدۃ	۷	ولو شاء اللہ	״	آتاکم
۷	الانعام	۵	ولقد ارسلنا	״	العالمین
״	״	۶	وکذلک	״	بالشاکرین
۸	״	۲۰	ہو الذی	״	رحیم
۹	الاعراف	۱۲	وما ارسلنا	״	لا یشعرون
״	״	۱۶	ولقد اخذنا	״	یذکرون
״	״	״	فارسلنا	״	مفصلات
״	״	۲۱	وبلوناہم	״	یرجعون
״	״	۲۳	والذین کذبوا	״	متین
۱۰	التوبۃ	۲	ام حسبتم	״	تعملون
۱۱	یونس	۲	فنذر	״	یعمہون
۱۳	الرعد	۵	فاملیت	״	عقاب
۱۵	بنی اسرائیل	۶	وما جعلنا	״	القرآن
۱۶	طٰہٰ	۸	ما متعنا	״	فیہ
۱۷	الانبیاء	۳	ونبلوکم	״	فتنۃ
״	״	۷	وان ادری لعلہ	״	حین
״	الحج	۶	فاملیت	״	المصیر
۱۸	المومنون	۴	فذرہم	״	لا یشعرون
״	״	״	ولو رحمناہم	״	مبلسون
״	الفرقان	۲	وجعلنا بعضکم	״	بصیرا
۱۹	النمل	۳	لیبلونی	״	غنی کریم
۲۰	العنکبوت	۱	احسب الناس	״	الکاذبین
۲۱	الروم	۵	لیذیقہم	״	یرجعون
״	السجدۃ	۲	ولنذیقنہم	״	لعلہم یرجعون
۲۳	الصافات	۳	قال یا بنی انی اری	״	بذبح عظیم
۲۵	الزخرف	۷	فذرہم	״	یوعدون
۲۶	محمد	۱	ولکن	״	ببعض
״	״	۴	ولنبلونکم	״	اخبارکم
۲۹	الجن	۱	لنفتنہم فیہ		
۳۰	الفجر	۱	فاما الانسان	تا	اہانن

کفار و فجار کو ایمان نہ لانے اور نافرمانی پر تہدید اور دنیا و آخرت کے عذاب کا وعدہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۱۹	ان الذین کفروا	״	ینظرون
״	״	۲۵	ہل ینظرون	״	الامور
۳	آل عمران	۹	ومن یبتغ	״	ناصرین
۴	النساء	۷	یا ایہا الذین اوتوا	״	مفعولا
۵	״	۱۹	وان تکفروا	״	قدیرا
۷	الانعام	۸	قل ہو القادر	״	تعلمون
۸	״	۱۶	وربک الغنی	״	الظالمون
״	الاعراف	۱	وکم من	״	ظالمین
״	״	۲۰	ہل ینظرون	״	منتظرون
״	״	۶	ہل ینظرون	״	ینظرون
۹	الانفال	۳	ان تستفتحوا	״	المومنین
״		۵	قل للذین	״	الاولین
۱۰	التوبۃ	۱	واعلموا	״	الکافرین
״	״	۳	قل ان کان	״	الفاسقین
״	״	۹	وعد اللہ المنافقین	״	یظلمون
۱۱	یونس	۱	ان الذین لا	״	یکسبون
״	״	۷	قل ان الذین	״	یکفرون
״	״	۱۰	فہل ینتظرون	״	المومنین
״	ہود	۱	وان تولوا	״	الصدور
۱۲	״	۲	ومن اظلم	״	الاخسرون
״	״	۷	وما ہی من الظالمین ببعید		
״	״	۱۰	وقل للذین	״	منتظرون
۱۳	یوسف	۱۲	افامنوا	״	لا یشعرون
״	الرعد	۲	والذین لم	״	المہاد
״	״	۴	ولا یزال	״	المیعاد
״	״	۵	لہم عذاب	״	واق
״	״	۶	وامانرینک	״	الدار
״	ابراہیم	۳	مثل الذین کفروا	״	بعزیز
״	״	۵	تمتعوا فان مصیرکم الی النار		

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱۳	ابراہیم	۷	ولاتحسبن	تا	الحساب
۱۴	الحجر	۱	ربما یود	〃	یستاخرون
〃	〃	۴	وان عذابی	〃	الالیم
〃	〃	۶	اناکفیناک	〃	یعلمون
〃	النحل	۴	قد مکر الذین	〃	تشاقون فیہم
〃	〃	۴	ہل ینظرون	〃	یستہزءون
〃	〃	۶	افامن الذین	〃	رحیم
〃	〃	۷	ثم اذا کشف	〃	فسوف تعلمون
۱۵	بنی اسرائیل	۲	وکم اہلکنا	〃	خبیرا بصیرا
〃	〃	۷	افامنتم	〃	تبیعا
〃	الکہف	۸	وما منع الناس	〃	قبلا
〃	〃	〃	بل لہم موعد	〃	موعدا
۱۶	〃	۱۲	افحسب الذین کفروا	〃	ہزوا
〃	مریم	۶	فلا تعجل	〃	عدا
〃	طٰہٰ	۵	من اعرض عنہ	〃	حملا
〃	〃	۷	ومن اعرض	〃	اعمی
۱۷	الانبیاء	۲	وکم قصمنا	〃	خامدین
〃	〃	۳-۴	ولقد استہزئ	〃	ظالمین
〃	الحج	۱	ومن الناس من یجادل	〃	الحریق
〃	〃	۶	وان یکذبوک	〃	فی الصدور
〃	〃	۷	ولا یزال الذین	〃	عقیم
۱۸	المومنون	۶	وانا علی ان	〃	لقادرون
〃	النور	۷	لاتحسبن الذین	〃	لبئس المصیر
〃	〃	۹	فلیحذر الذین	〃	الیم
۱۹	الشعراء	۱	فقد کذبوا	〃	تستہزءون
〃	〃	۱۱	لایومنون بہ حتی	〃	یمتعون
〃	النمل	۱	ان الذین لایومنون	〃	الاخسرون
۲۰	〃	۶	قل سیروا	〃	المجرمین
〃	العنکبوت	۲-۳	وما انتم بمعجزین	〃	الیم
۲۱	〃	۷	ولیتمتعوا فسوف یعلمون		
〃	الروم	۵	ولقد ارسلنا من قبلک	〃	المومنین
〃	〃	۶	فاصبر ان وعد اللہ حق		
〃	لقمان	۳	ومن کفر فلا یحزنک	〃	غلیظ
〃	السجدۃ	۲	ومن اظلم ممن	〃	منتقمون

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۲	السبا	۵	وکذب الذین	تا	نکیر
〃	〃	۶	ولو تری اذ فزعوا	〃	مریب
〃	الفاطر	۳	وان یکذبوک	〃	نکیر
〃	〃	۵	فمن کفر	〃	خسارا
〃	〃	〃	فلما جاءہم نذیر	〃	قدیرا
۲۳	یس	۴	ولو نشاء لطمسنا	〃	یرجعون
〃	الصافات	۵	فکفروا بہ	〃	یعلمون
〃	ص	۱-۲	جند ما ہنالک	〃	من فواق
〃	〃	۵	ولتعلمن نباہ بعد حین		
〃	الزمر	۳	کذب الذین	〃	لوکانوا یعلمون
۲۴	〃	۴	قل یا قوم اعملوا	〃	مقیم
〃	〃	۵	قد قالہا	〃	بمعجزین
〃	المومن	۸	الم تر	〃	یرجعون
〃	〃	۹	افلم یسیروا	〃	الکافرون
〃	حم السجدۃ	۲	فان اعرضوا	〃	ثمود
〃	〃	۵	ان الذین	〃	بصیر
〃	〃	۶	ولولا کلمۃ	〃	مریب
۲۵	الشوری	۳	والذین	〃	شدید
〃	الزخرف	۱	افنضرب عنکم	〃	الاولین
〃	〃	۷	ام ابرموا	〃	یکتبون
〃	الدخان	۱	فارتقب	〃	منتقمون
〃	〃	۲	اہم خیر	〃	مجرمین
۲۶	الاحقاف	۳-۴	ولقد مکناہم	〃	یفترون
〃	محمد	۱	والذین کفروا	〃	امثالہا
〃	〃	۲	فہل ینظرون	〃	ذکراہم
〃	الفتح	۱	ویعذب	〃	مصیرا
〃	〃	۳	ولو قاتلکم	〃	تبدیلا
۲۷	الطور	۱	ان عذاب	〃	تعلمون
〃	القمر	۳	اکفارکم	〃	امر
〃	الواقعۃ	۲	نحن قدرنا	〃	لاتعلمون
۲۸	المجادلۃ	۱	ان الذین یحادون	〃	شہید
〃	〃	۳	الم تر الی	〃	خالدون
〃	التغابن	۱	الم یاتکم	〃	حمید
〃	الطلاق	۲	وکاین	〃	شدیدا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۹	الملک	۲	ءامنتم	تا	تفور
〃	〃	〃	قل ارایتم ان اصبح	〃	معین
〃	القلم	۱	سنسمہ علی الخرطوم		
〃	〃	۲	افنجعل	〃	متین
〃	المعارج	۲	فذرہم	〃	کانوا یوعدون
〃	الجن	۲	ومن یعص اللہ	〃	اقل عددا
〃	المزمل	۱	وذرنی	〃	الیما
〃	〃	〃	انا ارسلنا	〃	مفعولا
〃	المدثر	۱	ذرنی	〃	سقر
〃	〃	۲	فما لہم	〃	الآخرۃ
〃	المرسلات	۱	الم نہلک	〃	للمکذبین
〃	〃	۲	کلوا	〃	للمکذبین
۳۰	الانشقاق	۱	فما لہم	〃	الیم
〃	البروج	۱	بل الذین	〃	محیط
〃	الطارق	۱	انہم یکیدون	〃	رویدا
〃	الغاشیۃ	۱	من تولی	〃	حسابہم
〃	الفجر	۱	الم تر	〃	بالمرصاد
〃	العلق	۱	کلا لئن	〃	الزبانیۃ

**عموم دعوت اسلام اور جزا و سزا کسی
خاص قوم کے لیے نہیں اور جو کوئی کسی
مذہب و قوم کا جب اسلام میں داخل ہو
تو وہ سب کے مساوی ہے اور مسلمان سب
ایک درجے کے ہیں ان میں مال و دولت
اور حسب و نسب کی وجہ سے کسی طرح کا امتیاز نہیں**

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۸	ان الذین آمنوا	〃	یحزنون
۵	النساء	۱۸	لیس بامانیکم	〃	نقیرا
۷	الانعام	۲	واوحی	〃	بلغ
〃	〃	۶	ولا تطرد	〃	بالشاکرین
۹	الاعراف	۲۰	قل یا ایہا الناس	〃	جمیعا
۱۴	النحل	۱۳	من عمل صالحا	〃	یعملون
۱۵	الکہف	۴	واصبر نفسک	〃	فرطا
۱۸	الفرقان	۱	تبارک	〃	نذیرا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۲	السبا	۳	وما ارسلناک	تا	لایعلمون
۲۶	الحجرات	۲	یا ایہا الناس	〃	اتقاکم
۳۰	عبس	۱	عبس	〃	ذکرہ

دین کی آسانی

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲	البقرۃ	۲۱	فمن اضطر	〃	رحیم
〃	〃	۲۳	فمن کان منکم	〃	العسر
〃	〃	〃	علم انکم	〃	الفجر
〃	〃	۲۴	فمن کان	〃	رحیم
〃	〃	۲۷	ویسئلونک ماذا	〃	حکیم
〃	〃	۲۸	لایؤاخذکم	〃	غفور حلیم
۳	〃	۴۰	لایکلف		وارحمنا
〃	آل عمران	۳	الا ان تتقوا منہم تقاۃ		
۵	النساء	۵	یرید اللہ ان یخفف عنکم		
〃	〃	۱۴	الا المستضعفین	〃	غفورا
۶	المائدۃ	۲	مایرید	〃	حرج
۸	الانعام	۱۴	قد فصل	〃	الیہ
〃	الاعراف	۳-۴	وکلوا	〃	الرزق
۱۰	التوبۃ	۱۲	لیس علی	〃	لایعلمون
۱۴	النحل	۱۴	الا من اکرہ		
۱۷	الحج	۱۰	وما جعل	〃	حرج
۱۸	المومنون	۴	ولا نکلف نفسا الا وسعہا		
۲۱	الاحزاب	۱	ولیس علیکم	〃	غفورا رحیما
۲۳	ص	۴	وخذ	〃	ولا تحنث
۲۶	الفتح	۲	لیس علی	〃	المریض حرج
۲۸	الطلاق	۱	لایکلف	〃	آتاہا
۲۹	المزمل	۲	ان ربک	〃	ماتیسر منہ

اصول دین میں کل انبیا کا متفق ہونا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۱۶	ووصی بہا	〃	لہ مسلمون
۳	آل عمران	۷	قل یا اہل الکتاب	〃	دون اللہ
〃	〃	۸	واذ اخذ	〃	الشاہدین
۱	المائدۃ	۷	وقفینا علی	〃	التوراۃ
〃	〃	〃	وانزلنا علیک	〃	علیہ
۷	الانعام	۱	اولئک الذین	تا	اقتدہ
۱۲	یوسف	۵	واتبعت	〃	یعقوب
۱۴	النحل	۵	ولقد بعثنا فی	〃	الطاغوت
۱۷	الانبیاء	۲	ہذا ذکر من معی	〃	فاعبدون
〃	〃	۶	ان ہذہ امتکم	〃	فاعبدون
〃	الحج	۱۰	ملۃ ابیکم ابراہیم		
۱۸	المومنون	۴	یا ایہا الرسل	〃	فاتقون
۲۳	الصافات	۲	وصدق المرسلین		
〃	〃	۳	وان من شیعتہ لابراہیم		
۲۵	الشوری	۲	شرع لکم	〃	لاتتفرقوا فیہ
〃	الزخرف	۴	وسئل من	〃	یعبدون
۲۷	النجم	۳	ہذا	〃	الاولی
۳۰	الاعلی	۱	ان ہذا لفی	〃	موسی

بعض رسوم جاہلیت[1]

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۴	النساء	۳	یا۔ لایحل	〃	سلف
۵	〃	۱۸	فلیبتکن	〃	خلق اللہ
۷	المائدۃ	۱۴	ما جعل	〃	لایعقلون
۸	الانعام	۱۶	وجعلوا للہ	〃	حکیم علیم
۱۰	التوبۃ	۵	انما النسئ	〃	الکافرین
۱۵	بنی اسرائیل	۴	ولا تقتلوا	〃	املاق
۲۱	العنکبوت	۷	اولم یروا	〃	حولہم
۲۲	الاحزاب	۴	ولا تبرجن	〃	الاولی

مصیبت گناہ کے سبب سے آتی ہے اور جو امم سابقہ کہ ہلاک کی گئیں تو صرف اپنے گناہوں کی وجہ سے اور اللہ کسی کو ناحق نہیں پکڑتا

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرۃ	۳	وما یضل	〃	الارض
〃	〃	۶	واذ قلتم	〃	تنظرون
〃	〃	〃	فبدل	〃	یکسبون
〃	〃	۷	وضربت	〃	یعتدون
〃	〃	۸	ولقد علمتم	〃	للمتقین
۳	آل عمران	۲	کداب آل	تا	العقاب
۴	〃	۱۲	وما ظلمہم	〃	یظلمون
〃	〃	۱۴	قد خلت	〃	المکذبین
〃	〃	۱۶	ان الذین تولوا	〃	کسبوا
۵	النساء	۹	فکیف	〃	ایدیہم
〃	〃	۱۱	وما اصابک	〃	نفسک
〃	〃	۲۱	مایفعل اللہ	〃	آمنتم
۷	الانعام	۱	الم یروا	〃	آخرین
۸	〃	۱۶	ذلک ان	〃	غافلون
〃	الاعراف	۸	فکذبوہ	〃	عمین
〃	〃	۹	فانجیناہ	〃	مومنین
〃	〃	۱۰	فعقروا	〃	المجرمین
۹	〃	۱۱	فاخذتہم	〃	کاذبین
〃	〃	۱۲-۱۳	ولو ان	〃	الکافرین
〃	〃	۱۶	ولقد اخذنا	〃	غافلین
〃	〃	۲۱	واسئلہم	〃	لغفور رحیم
۱۰	الانفال	۷	ذلک بما قدمت	〃	ظالمین
〃	التوبۃ	۱۰	فاعقبہم	〃	یکذبون
۱۱	〃	۴	وما کان اللہ	〃	یتقون
〃	یونس	۲	ولقد	〃	المجرمین
〃	〃	۵	ان اللہ لا	〃	یظلمون
〃	〃	۸	کذلک	〃	المعتدین
۱۲	ہود	۹	ذلک من	〃	شدید
〃	〃	۱۰	وما کان	〃	مصلحون
۱۳	الرعد	۲	ان اللہ	〃	بانفسہم
۱۴	النحل	۴	وما ظلمہم اللہ	〃	یستہزءون
〃	〃	۱۳	وتذوقوا السوء	〃	عظیم
〃	〃	۱۵	فکفرت بانعم اللہ	〃	یصنعون
۱۵	بنی اسرائیل	۱	وقضینا	〃	تتبیرا
〃	〃	۲	وما کنا معذبین	〃	رسولا
۱۷	الحج	۱	ذلک بما قدمت	〃	العبید
۱۸	المومنون	۳	ثم ارسلنا	〃	احادیث فبعدا لقوم لایومنون
۱۹	الفرقان	۴	وکلا ضربنا	〃	تتبیرا
〃	〃	۶	قل مایعبأ بکم	〃	لزاما

[1] اس باب کے متعلق بعض آیتیں حصہ دوم کے چھٹے باب میں اور حصہ سوم کے اُس باب میں بھی مذکور ہیں جس میں کفار کے عادات وحالات کا ذکر ہے ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۹	الشعراء	۸	قال ہذہ ناقۃ لہا تا فاخذہ العذاب
″	″	۱۱	وما اہلکنا من قریۃ ″ ظالمین
۲۰	القصص	۵	تصیبہم ″ ایدیہم
″	″	۶	وکم اہلکنا ″ اہلہا ظالمون
″	العنکبوت	۴	فکلا اخذنا ″ یظلمون
۲۱	الروم	۵	ظہر الفساد ″ مشرکین
۲۲	السبا	۲	لقد کان لسبأ ″ الکفور
۲۳	الزمر	۳	کذب الذین ″ الدنیا
۲۴	المؤمن	۳	اولم یسیروا ″ فاخذہم اللہ
۲۵	الشوریٰ	۴	وما اصابکم ″ ایدیکم
″	″	″	اویوبقہن بما کسبوا
۲۸	الحشر	۱	ذلک بانہم ″ العقاب
″	الصف	۱	فلما ″ الفاسقین
″	التغابن	۱	[illegible] حمید
۲۹	الحاقۃ	۱	کذبت ثمود ″ [illegible]
″	نوح	۲	مما خطیئاتہم ″ نارا
″	الجن	۱	وان لو استقاموا ″ غدقا
۳۰	الفجر	۱	الم تر کیف ″ سوط عذاب

حسنات کا گناہوں [illegible] کفارہ ہونا اور اسباب مغفرت و بیان توبہ و شرائط قبولیت توبہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲	البقرۃ	۱۹	الا الذین ″ الرحیم
۳	″	۳۷	ان تبدوا ″ سیئاتکم
″	آل عمران	۴	قل ″ رحیم
۴	″	۲۰	فالذین ہاجروا ″ سیئاتہم
″	النساء	۳	انما التوبۃ ″ الیما
۵	″	۵	ان تجتنبوا ″ کریما
″	″	۹	ولو انہم ″ رحیما
″	″	۱۳	فصیام ″ من اللہ
″	″	۱۶	ومن یعمل ″ رحیما
۶	المائدۃ	۶	فمن تاب ″ قدیر
۷	الانعام	۶	کتب ربکم ″ رحیم

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱۰	الانفال	۴	یا۔ ان تتقوا تا العظیم
۱۱	التوبۃ	۱۳	وآخرون ″ التواب الرحیم
″	″	۱۴	لقد تاب ″ الرحیم
۱۲	ہود	۱۰	واقم ″ للذاکرین
۱۴	النحل	۱۴	ثم ان ربک للذین ″ رحیم
″	″	۱۵	ثم ان ربک للذین ″ رحیم
۱۶	مریم	۴	فسوف ″ شیئا
″	طٰہ	۴	وانی لغفار ″ اہتدیٰ
۱۷	الانبیاء	۲	فلما احسوا ″ خامدین
۱۸	النور	۴	توبوا الی اللہ ″ تفلحون
۱۹	الفرقان	۶	الا من تاب ″ متابا
	النمل	۱	الا من ظلم ثم بدل ″ غفور رحیم
۲۰	القصص	۷	فاما من تاب ″ المفلحین
	العنکبوت	۱	والذین آمنوا ″ یعملون
۲۲	الاحزاب	۵	یا۔ اتقوا اللہ وقولوا ″ عظیما
۲۶	محمد	۱	والذین آمنوا ″ بالہم
۲۷	الحدید	۴	یا۔ اتقوا اللہ ″ رحیم
۲۸	الصف	۲	تؤمنون ″ ذنوبکم
″	التغابن	۱	ومن یؤمن ″ سیئاتہ
″	″	۲	ان تقرضوا ″ حلیم
″	الطلاق	۱	ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ
″	التحریم	۲	یا۔ توبوا ″ سیئاتکم
۲۹	الملک	۱	ان الذین یخشون ″ مغفرۃ
″	نوح	۱	ان اعبدوا ″ ذنوبکم

قرآن مجید اور اُس کا نزول اور اُس کے عام اغراض اور اُس کا پہلی کتابوں کے لیے مصدق ہونا اور اُس کے عربی میں ہونے کی وجہ

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرۃ	۱	ذلک الکتاب ″ المتقین
″	″	۱۲	فانہ نزلہ ″ للمؤمنین
۲	″	۲۳	شہر رمضان ″ الفرقان
۳	آل عمران	۱	نزل علیک ″ الفرقان

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۳	آل عمران	۱	ہو الذی انزل تا الالباب
۴	″	۱۴	ہذا بیان ″ للمتقین
۶	المائدۃ	۳	قد جاءکم ″ مستقیم
″	″	۷	وانزلنا الیک ″ علیہ
۷	الانعام	۲	واوحی ″ بلغ
″	″	۱۰	ان ہو ″ للعالمین
″	″	۱۱	وہذا کتاب ″ حولہا
۸	″	۲۰	وہذا کتاب ″ رحمۃ
″	الاعراف	۱	کتاب ″ للمؤمنین
۱۱	یونس	۶	یا ایہا الناس ″ للمؤمنین
۱۲	ہود	۱۰	وکلا نقص ″ للمؤمنین
″	یوسف	۱	انا انزلناہ ″ تعقلون
۱۳	″	۱۲	لقد کان ″ یؤمنون
″	الرعد	۴	ولو ان ″ الموتیٰ
″	ابراہیم	۱	کتاب ″ الحمید
″	″	۷	ہذا بلاغ ″ الالباب
۱۴	النحل	۸	وما انزلنا ″ یؤمنون
″	″	۱۲	ونزلنا علیک ″ للمسلمین
۱۵	بنی اسرائیل	۱	ان ہذا القرآن ″ الیما
″	″	۹	وننزل من ″ خسارا
″	الکہف	۸	ولقد صرفنا ″ مثلا
۱۶	مریم	۶	فانما یسرنا ″ لدا
″	طٰہ	۱	ما انزلنا ″ لمن یخشیٰ
″	طٰہ	۶	وکذلک انزلناہ ″ ذکرا
۱۸	النور	۴	ولقد انزلنا ″ للمتقین
″	الفرقان	۱	تبارک الذی ″ نذیرا
۱۹	الشعراء	۱۱	وانہ لتنزیل ″ زبر الاولین
″	النمل	۱	تلک آیات الکتاب ″ للمؤمنین
″	القصص	۶	ولقد وصلنا ″ یتذکرون
″	العنکبوت	۴	وتلک الامثال ″ العالمون
۲۱	السجدۃ	۱	تنزیل الکتاب ″ یہتدون
۲۲	یس	۱	تنزیل العزیز ″ غافلون
۲۳	″	۵	ان ہو الا ذکر ″ الکافرین
″	ص	۳	کتاب انزلناہ ″ الالباب

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۲۳	ص	۵	ان ہو الا	تا	للعالمین
〃	الزمر	۳	اللہ نزل احسن	〃	ہاد
〃	〃	〃	ولقد ضربنا للناس	〃	یتقون
۲۴	حم السجدة	۱	تنزیل	〃	نذیرا
〃	〃	۵	ان الذین	〃	حمید
〃	〃	〃	ولو جعلناه	〃	مکان بعید
۲۵	الشوری	۱	وکذلک	〃	یوم الجمع
〃	الزخرف	۱	انا جعلناه	〃	مسرفین
〃	〃	۴	وانہ لذکر لک ولقومک		
〃	الدخان	۱	انا انزلناه	〃	رحمة من ربک
〃	〃	۳	فانما یسرنا	〃	یتذکرون
〃	الجاثیة	۲	ہذا بصائر	〃	یوقنون
۲۶	الاحقاف	۲	وہذا	〃	للمحسنین
۲۷	القمر	۱	ولقد جاء	〃	النذر
〃	〃	〃	ولقد یسرنا	〃	مدکر
〃	الواقعة	۳	انہ لقرآن	〃	العالمین
۲۸	الحشر	۳	لو انزلنا	〃	یتفکرون
〃	الطلاق	۲	قد انزل	〃	النور
۲۹	الحاقة	۲	فلا اقسم	〃	الیقین
-	الدہر	۲	ان ہذه	〃	سبیلا
۳۰	عبس	۱	کلا انہا	〃	بررة
〃	التکویر	۱	انہ لقول	〃	یستقیم
〃	البروج	۱	بل ہو	〃	محفوظ
〃	الطارق	۱	انہ لقول	〃	بالہزل
〃	القدر	۱	انا انزلناه	〃	القدر
〃	البینة	۱	صحفا	〃	قیمة

پیشین گوئیاں اور اخبار بالغیب[سلہ]

پارہ	سورت	رکوع	آیت		
۱	البقرة	۲	واذا خلوا	〃	مستہزءون
〃	〃	۳	ولن تفعلوا		
〃	〃	۹	واذا خلا	〃	یعلنون
〃	〃	۱۱	ولن یتمنوه ابدا		
۱	البقرة	۱۱	ولتجدنہم	تا	سنة
〃	〃	۱۳	ود کثیر	〃	قدیر
〃	〃	۱۴	اولئک ما کان	〃	خزی
〃	〃	۱۶	فسیکفیکہم اللہ		
۲	〃	۱۷	سیقول	〃	علیہا
〃	〃	〃	وان الذین	〃	ربہم
〃	〃	〃	الذین آتیناہم	〃	یعلمون
۳	آل عمران	۲	قل للذین کفروا ستغلبون		
〃	〃	۶	وجاعل	〃	القیامة
۴	〃	۱۲	لن یضروکم	〃	المسکنة
〃	〃	〃	ودوا	〃	محیط
〃	〃	۱۴	ولا تہنوا	〃	مؤمنین
〃	〃	۱۶	سنلقی	〃	الرعب
۵	النساء	۹	ثم جاءوک	〃	قلوبہم
〃	〃	۱۱	عسی اللہ	〃	کفروا
〃	〃	۱۲	ستجدون	〃	فیہا
〃	〃	۱۴	ومن یہاجر	〃	سعة
〃	〃	۱۶	انا انزلنا	〃	مبینا
۶	〃	۲۲	وان من	〃	موتہ
〃	المائدة	۳	فاغرینا	〃	القیامة
〃	〃	۸	فعسی اللہ	〃	نادمین
〃	〃	〃	یا - من یرتد	〃	لائم
〃	〃	۹	واذا جاءوکم	〃	یکتمون
〃	〃	〃	والقینا	〃	القیامة
〃	〃	۱۰	واللہ	〃	الناس
۹	الاعراف	۱۹	سینالہم	〃	الدنیا
〃	〃	۲۱	واذ تاذن	〃	العذاب
〃	الانفال	۴	فسینفقونہا	〃	یغلبون
〃	〃	۵	قل للذین	〃	النصیر
۱۰	〃	۸	ولا یحسبن	〃	لا یعجزون
〃	〃	〃	وان یریدوا	〃	اللہ
〃	التوبة	۲	قاتلوہم	〃	قلوبہم
۱۰	التوبة	۴	وان خفتم	تا	حکیم
〃	〃	۵	یریدون	〃	المشرکون
〃	〃	۶	وسیحلفون	〃	لکاذبون
〃	〃	۷	ویحلفون	〃	یجمحون
۱۱	〃	۱۳	وممن حولکم	〃	عظیم
〃	〃	〃	ولیحلفن	〃	لکاذبون
〃	ہود	۱	الا انہم	〃	الصدور
۱۲	〃	۱۰	ولا یزالون مختلفین		
۱۳	الرعد	۲	کذلک یضرب	〃	الارض
〃	〃	۴	ولا یزال	〃	المیعاد
〃	〃	۶	اولم یروا	〃	اطرافہا
۱۴	الحجر	۱	انا نحن نزلنا	〃	لحافظون
〃	النحل	۶	والذین ہاجروا	〃	حسنة
۱۵	بنی اسرائیل	۱	عسی ربکم	〃	عدنا
〃	〃	۵	نحن اعلم	〃	مسحورا
〃	〃	۸	وان کادوا	〃	قلیلا
۱۷	الانبیاء	۳	ساوریکم آیاتی فلا تستعجلون		
〃	〃	۴	افلا یرون انا	〃	افہم الغالبون
〃	الحج	۱	لہ فی الدنیا خزی		
〃	〃	۶	ولینصرن اللہ من ینصره		
۱۸	النور	۲	ان الذین جاءوا	〃	حکیم
〃	〃	۷	وعد اللہ الذین		شیئا
۱۹	الفرقان	۶	فسوف یکون لزاما		
۲۰	النمل	۷	سیریکم آیاتہ	〃	فتعرفونہا
۲۱	الروم	۱	غلبت الروم	〃	لا یعلمون
〃	〃	۵	فانتقمنا من	〃	المؤمنین
〃	السجدة	۲	ولنذیقنہم من	〃	الاکبر
۲۳	الصافات	۵	ولقد سبقت	〃	فسوف یبصرون
۲۴	المومن	۶	ان فی صدور	〃	ببالغیہ
۲۵	حم السجدة	۶	سنریہم	〃	الحق
۲۶	محمد	۱	یا ایہا الذین	〃	امثالہا
〃	〃	۴	ام حسب	〃	اعمالکم
〃	〃	〃	فلا تہنوا	〃	الاعلون

[سلہ] اِس باب میں پیشین گوئیوں کے ساتھ قرآن کے بعض مضامین جو اخبار بالغیب ہیں وہ بھی بیان کر دیئے مثلاً مخالفوں کی پوشیدہ بدخواہیوں کی اطلاع یا لوگوں کے دلوں کی باتیں یا بعض واقعات کی خبریں۔ اگرچہ کسی وقت بعض بات آدمی قرینے سے بھی کہدیتا ہے مگر اُس میں قطعی حکم نہیں لگا سکتا خاص کر نبوت کا دعوی کر کے اور کلام الہی کا مدعی بن کے مثلاً کسی واقعہ نادیدہ کی نسبت جس کے دیکھنے والے باہمی ایک دوسرے کی تکذیب کرتے ہوں ایک جانب قطعی حکم لگا دینا یا کسی کی نسبت یہ کہدینا کہ اِن کے دل میں یہ ہے سوائے عالم الغیب کے دوسرے کا کام نہیں۔ اِس باب میں اسی طرح کی باتیں مذکور ہیں۔ اِس باب میں جو پیشین گوئیاں و اخبار بالغیب مذکور ہیں یہ بھی گویا قرآن کے کلام الہی ہونے کی دلیل ہیں ۱۲

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۲۶	الفتح	۲	یقولون تا قلوبھم
؍؍	؍؍	؍؍	بل ظننتم ؍؍ السوء
؍؍	؍؍	؍؍	سیقول المخلفون اذا ؍؍ تحسدوننا
؍؍	؍؍	؍؍	قل للمخلفین ؍؍ یسلمون
؍؍	؍؍	۳	واثابھم ؍؍ قدیرا
؍؍	؍؍	۴	لقد صدق ؍؍ شھیدا
۲۷	الطور	۲	فانک باعیننا
؍؍	القمر	۳	سیھزم ؍؍ الدبر
۲۸	المجادلة	۳	کتب ؍؍ عزیز
؍؍	الحشر	۲	واللہ یشھد ؍؍ لاینصرون
؍؍	؍؍	؍؍	لانتم ؍؍ الیم
؍؍	الممتحنة	۲	عسی اللہ ؍؍ قدیر
؍؍	الصف	۱	واللہ متم ؍؍ المشرکون
؍؍	؍؍	۲	واخری تحبونھا ؍؍ ظاھرین
؍؍	المنافقون	۱	اذا جاءک ؍؍ لایعلمون
؍؍	التحریم	۱	واذ اسر ؍؍ الخبیر
۳۰	العلق	۱	کلا لئن ؍؍ الزبانیة
؍؍	الکوثر	۱	ان شانئک ھو الابتر
؍؍	النصر	۱	اذا ؍؍ الفتح

امثال اور تشبیہات

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۱	البقرة	۲	اولئک الذین اشتروا ؍؍ قاموا
؍؍	؍؍	۹	فھی کالحجارة او اشد قسوة
؍؍	؍؍	۱۰	اولئک الذین ؍؍ بالآخرة
؍؍	؍؍	۱۱	بئسما ؍؍ انفسھم
۲	؍؍	۲۱	مثل الذین ؍؍ لایعقلون
۳	؍؍	۳۶	مثل الذین ؍؍ حبة
؍؍	؍؍	؍؍	فمثلہ ؍؍ تتفکرون
؍؍	آل عمران	۶	ان مثل ؍؍ فیکون
۴	؍؍	۱۲	مثل ما ؍؍ فاھلکتہ
۷	الانعام	۴	والذین کذبوا ؍؍ الظلمات
؍؍	؍؍	۵	ھل یستوی ؍؍ تتفکرون
؍؍	؍؍	۹	کالذی استھوتہ ؍؍ ائتنا
۸	؍؍	۱۵	اومن کان ؍؍ یعملون
۸	الاعراف	۷	والبلد تا نکدا
۹	؍؍	۲۲	فمثلہ ؍؍ بآیاتنا
؍؍	؍؍	؍؍	اولئک کالانعام بل ھم اضل
؍؍	الانفال	۳	ان شر الدواب ؍؍ یعقلون
؍؍	؍؍	؍؍	لما یحییکم
۱۱	یونس	۳	انما مثل ؍؍ یتفکرون
؍؍	؍؍	۵	افانت ؍؍ یعقلون
۱۲	ھود	۲	مثل ؍؍ تذکرون
۱۳	الرعد	۲	الا کباسط ؍؍ ببالغہ
؍؍	؍؍	۲	قل ھل ؍؍ النور
؍؍	؍؍	؍؍	انزل من ؍؍ الامثال
؍؍	؍؍	۳	افمن یعلم ؍؍ اعمی
۱۳	ابراھیم	۳	مثل الذین کفروا ؍؍ البعید
؍؍	؍؍	۴	الم تر کیف ضرب اللہ ؍؍ قرار
۱۴	النحل	۱۰	ضرب اللہ مثلا عبدا ؍؍ مستقیم
؍؍	؍؍	۱۳	کالتی نقضت ؍؍ انکاثا
؍؍	؍؍	۱۵	ضرب اللہ ؍؍ یصنعون
۱۵	الکھف	۵	واضرب لھم ؍؍ منتصرا
؍؍	؍؍	۶	؍؍ الریاح
۱۷	الانبیاء	۴	ولا یسمع الصم الدعاء اذا ما ینذرون
؍؍	الحج	۴	ومن یشرک باللہ ؍؍ سحیق
۱۸	النور	۵	مثل نورہ ؍؍ الامثال للناس
؍؍	؍؍	؍؍	والذین کفروا ؍؍ لہ من نور
۱۹	الفرقان	۴	ان ھم الا کالانعام
۲۰	النمل	۶	انک لاتسمع ؍؍ ضلالتھم
؍؍	العنکبوت	۴	مثل الذین ؍؍ یعلمون
۲۱	الروم	۴	ضرب لکم ؍؍ یعقلون
؍؍	؍؍	۵	فانک لاتسمع الموتی ؍؍ مسلمون
؍؍	لقمان	۲	ان انکر الاصوات لصوت الحمیر
۲۲	الاحزاب	۹	انا عرضنا الامانة ؍؍ جھولا
؍؍	الفاطر	۲	وما یستوی البحران ؍؍ اجاج
؍؍	؍؍	۳	وما یستوی الاعمی ؍؍ القبور
؍؍	یس	۱	انا جعلنا فی ؍؍ لایبصرون
؍؍	الصافات	۲	کانھن ؍؍ مکنون
۲۳	الزمر	۳	ضرب اللہ ؍؍ مثلا
۲۴	المومن	۶	وما یستوی ؍؍ تتذکرون
؍؍	حم السجدة	۶	اولئک ینادون ؍؍ بعید
۲۵	الزخرف	۴	افانت ؍؍ ضلال مبین
۲۶	محمد	۲	والذین کفروا تا الانعام
؍؍	الفتح	۴	کزرع اخرج ؍؍ الزراع
۲۷	الحدید	۳	کمثل ؍؍ حطاما
۲۸	الجمعة	۱	مثل الذین ؍؍ الظالمین
؍؍	المنافقون	۱	کانھم خشب مسندة
؍؍	التغابن	۱	والنور ؍؍ انزلنا
؍؍	الطلاق	۲	من الظلمات الی النور
؍؍	التحریم	۲	ضرب اللہ ؍؍ القانتین
۲۹	الملک	۲	افمن یمشی ؍؍ مستقیم
؍؍	الحاقة	۱	کانھم ؍؍ خاویة
؍؍	المدثر	۲	کانھم ؍؍ قسورة
؍؍	الدھر	۱	اذا رایتھم ؍؍ منثورا

بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

پارہ	سورت	رکوع	آیت
۴	آل عمران	۱۹	سنکتب ؍؍ حق
۱۶	مریم	۵	سنکتب ما یقول
۱۷	الانبیاء	۷	فمن یعمل ؍؍ کاتبون
۲۲	یس	۱	ونکتب ؍؍ مبین
۲۵	الزخرف	۷	بلی ورسلنا ؍؍ یکتبون
۲۶	ق	۲	اذ یتلقی ؍؍ عتید
۲۷	القمر	۳	وکل شیء ؍؍ الزبر
۳۰	الانفطار	۱	وان علیکم ؍؍ تفعلون
؍؍	التطفیف	۱	کلا ان کتاب الفجار ؍؍ مرقوم
؍؍	؍؍	؍؍	کلا ان کتاب الابرار ؍؍ المقربون
؍؍	الطارق	۱	ان کل ؍؍ حافظ

تمت

جو صاحب ترجمے کو پڑھنا چاہیں مہربانی فرما کر پہلے ان اغلاط کو ضرور صحیح کر لیں

اغلاط ترجمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۶	ابھی	بھی
۱۰	۴	تو	وہ
۱۲	۲	(بُری) بڑی	(بُری) بُری
۱۷	۴	گزرے	ہو گزرے
〃	۹	وہ	اور وہ
۳۱	۵	اؤ	آؤ
۳۳	۵	ف۱	ف۲
۳۵	۱۰	بتاتے	بتاتے ہیں
۷۳	۴	کہ	×
۱۰۴	۶	آور	اور
۱۲۷	۲	مرگئے	مرتے ہیں
۱۳۵	۸	لاتے ہیں	لاتے ہیں ف۱
۱۵۳	۴	کیونکہ	اور (یہ اس لیئے کہ)
۱۵۵	۱۰	اور (پہلے)	اور (پہلے) جو
۱۵۶	۶	صلاح	اصلاح
۱۵۷	۲	زمین ہیں	زمین میں ہے
۱۵۹	۷	تو کہنے لگتے ہیں	تو (ان پر منت رکھتے اور) کہنے لگتے ہیں
۱۶۸	۸	دیے	دیجیے
۱۶۴	۷	رہتی ہے	رہتی ہے ف۱
۱۶۵	۷	رکھتا ہے	رکھتا ہے ف۲
۲۰۵	۲	ہم	×
۲۰۷	۷	خدا ہی	خدا ہی کی
۲۴۹	۹	جنھیں	کو جنھیں
۲۶۳	۷	کہ جو	کہ
۲۶۵	۱۰	میٹہ کیں	مینڈکیں
۲۷۹	۳	سوہ	وہ
۲۸۳	۱۰	اور جو	اور
۲۹۰	۴	سارے	×
۳۱۶	۵	وسی ہی	ویسی ہی باتیں
۳۲۱	۴	دالوں	دلوں
۳۲۶	۸	فرماتا ہے	فرماتا ہے ف۲
۳۴۳	۷	نکلے	نکلے ف۱
۳۴۹	۷	بھیجی	بھیجی کہ
۳۷۹	۷	ف۱	ف۲
۳۸۲	۸	ف۱	×
۳۸۳	۶	شیرا	شیرہ
۳۹۲	۴	ہم	اور ہم
۳۹۳	۱	جُھر جُھرا	جُھر جُھر
۴۲۹	۴	تو نشیتوں	تو کشتیوں
۴۴۰	۵	اک	ایک
۴۵۳	۹	بھلکنا	بُھگتنا
۴۶۸	۵	دیکھو کہ	دیکھو
۴۹۱	۹	ہیں	ہیں ف۲
۵۰۳	۴	ان باتوں کا	اُن (کے حالات) کا علم
۵۱۸	۵	ہیں	ہیں اور (بالفرض) جو
〃	۶	اور (بالفرض) جو	×
۵۲۰	۱۰	تو تو	تو
۵۲۳	۷	تو) تو	تو)
۵۲۵	۴	جن	جس
۵۳۶	۵	بڑھ	پڑھ
۵۶۰	۸	پرکو	پر
۵۷۹	۴	ف۱	×
۶۱۵	۶	کہ	×
۶۱۶	۱۰	لائیں	لائیں ف۱
۶۴۶	۴	ہیں ہے	میں ہے
۶۴۷	۸	اور	×
۶۵۸	۵	لوگوں ہیں	لوگوں کو
۶۶۵	۴	کریں	کریں ف۱
۶۶۸	۱۰	گروہ	گروہ لگا کہنے
۶۹۵	۶	دی	کی
۷۳۱	۳	ہم ہی	ہم بھی
۷۳۶	۹	شک کہ	شک نہیں کہ
۷۶۸	۱۰	بڑا	جُرا
۷۷۷	۳	جو لوگ	اور جو لوگ
۷۷۹	۱	اور خدا	اور نہ خدا
۸۳۲	۷	رکھے	رکھا
۸۶۴	۳	نبھا	نباہ
۸۶۹	۵	رہتے	رہے
۸۸۷	۱۰	کو	کی
۸۹۰	۵	نرے	نرا
۸۹۲	۷	اصلاح	صلاح
۹۴۶	۳	قوت	کہ قوت

اغلاط فوائد

صفحہ	نمبر فائدہ	سطر فائدہ	غلط	صحیح
۱	ف۲	سطر آخیر	عمدہ	عمدو
۱۴	ف۲	۱۸	ار ہجا	آر تجاَ
۴۸	ف۱	۴۲	اسی سے	اسی لیئے
۶۱	ف۲	۲۹	ہو	×
۶۲	ف۳	۹	بولئے	بولنے
۹۵	ف۳	۲۰	فطرۃُ	فطرۃَ
۲۶۶	ف۲	۱۴	گئی	کئی
۳۲۵	ف۱	۱	یہ ہو	ہو
۲۸۴	ف۱	۳	ہوسنے	×
۴۶۲	ف۴	۳۵	ہو نہیں ہو سکتا	ہو نہیں سکتا
۵۷۹	ف۱		یہ فائدہ [illegible] آیا قلمزد کر دینا چاہیئے۔	
۵۰۳	ف۳	۱۶	مشروع	شرع
۵۸۹	ف۲	۱	خدا ہوئے	خدا کے ہونے
۶۴۹	ف۱	۴	جو جو	جوں جوں
۶۶۲	ف۱	آخر سطر	واللہ اعلم	واللہ اعلم چنانچہ آیندہ جن جن سورتوں کے ابتدا میں ایسی عبارت واقع ہوئی ہے ہم نے اسی طرح پر ترجمہ بھی کیا ہے۔
۶۹۶	ف۱		یہاں یہ فائدہ غلطی سے لکھا گیا قلمزد کر دیا جائے	
۷۱۶	ف۲	۲	سباحت	صباحت
۷۴۷	ف۱	۹	اب	×
۷۸۴	ف۱	۵	مرڑ	مرڑھ
۹۰۹	ف۱	۱	کا	×
۹۴۵	ف۱	۵	سوک	سوکھ

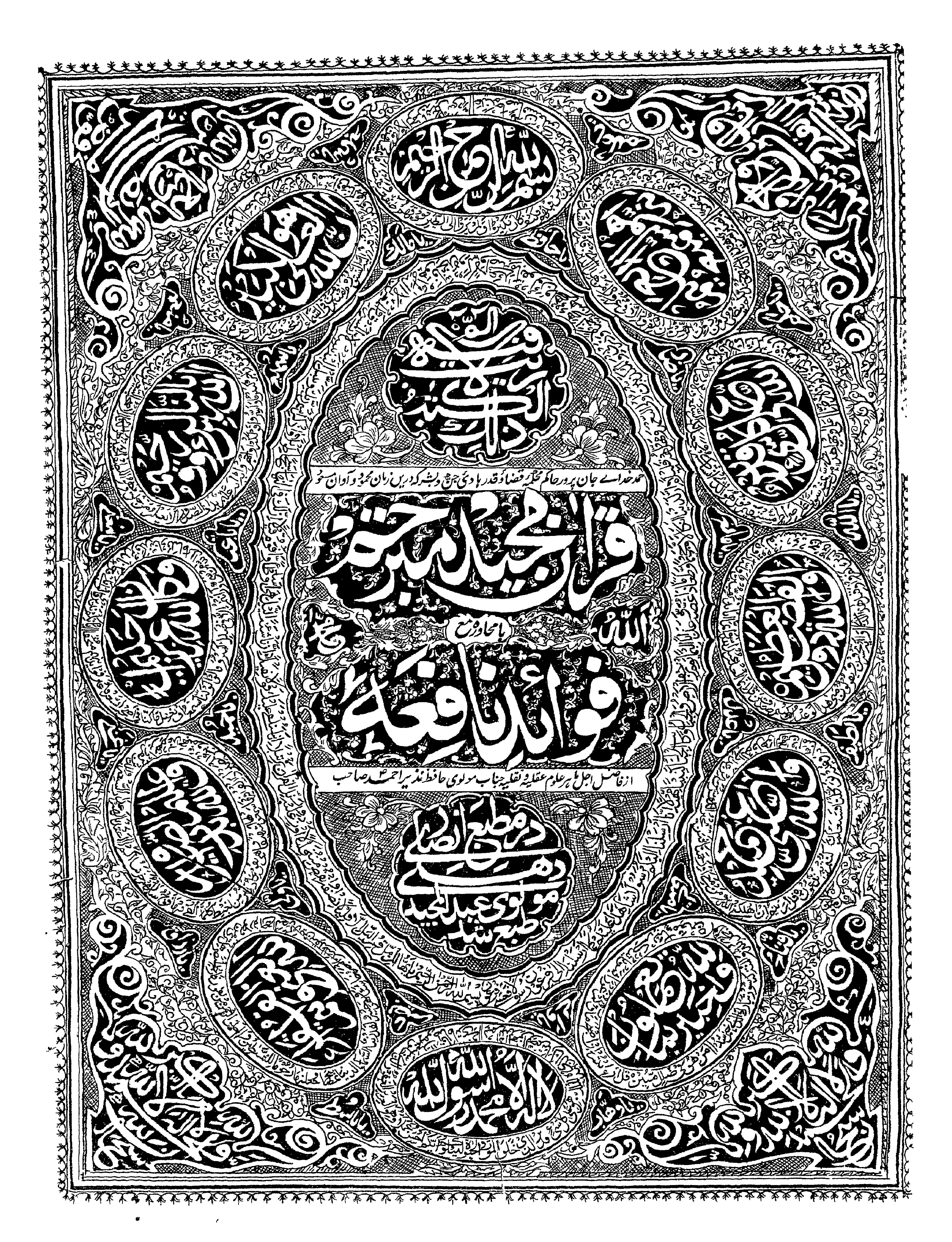

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد خدائے جان پرور حاکم محکمۂ قضا و قدر ہادی حق و بشر کہ دریں زمان محمود و آوان مسعود
قرآن مجید مترجم
با محاورہ مع
اللہ
محمد
فوائد نافعہ
از فاضل اجل ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب
در مطبع انصاری
دہلی
مولوی عبدالمجید
طبع شد
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطن الرجيم ۝ انه ليس له
سلطن على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون ۝ انما
سلطنه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون
سورة الفاتحة مكية ... وهي سبع آيات
بسم الله الرحمن الرحيم ۝١
(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے
الحمد لله رب العلمين ۝٢ الرحمن الرحيم ۝٣
ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے نہایت رحم والا مہربان
ملك يوم الدين ۝٤ اياك نعبد و
روز جزا کا حاکم (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
اياك نستعين ۝٥ اهدنا الصراط
تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو (دین کا)
المستقيم ۝٦ صراط الذين انعمت عليهم
سیدھا رستہ دکھا اُن لوگوں کا رستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا
غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۝٧
نہ اُن کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا

فله الاسماء الحسنى

ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها

وابتغ بين ذلك سبيلا وقل الحمد لله الذی

لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فی الملك ولم يكن له ولی من الذل وكبره تكبيرا

سورة البقرة نزلت بالمدينة الا آية ... وهي مائتان وست وثمانون آية

بسم الله الرحمن الرحيم

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہی

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

الم ف۱ یہ وہ کتاب ہی جس (کے کلام الٰہی ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

پرہیزگاروں کی رہنما ہی جو غیب پر ایمان لاتے ف۲ اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

نماز پڑھتے ف۳ اور جو کچھ ہم نے اُن کو دے رکھا ہی اُس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

اور (اے پیغمبر) جو کتاب تم پر اُتری اور جو

مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤

تم سے پہلے اُتریں سب پر ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

اذا يتلى عليهم يخرون للاذقان سجدا ويقولون سبحن ربنا

ف۱ اِس طرح کے حروف جو قرآن کی بعض سورتوں کے شروع میں واقع ہیں مقطعات کہلاتے اور مفردات حروف تہجی کی طرح پڑھے جاتے اور اسرار وحی میں ہیں جن کے معنے خدا نے کسی مصلحت سے بندوں پر ظاہر نہیں کئے بعض مفسرین نے جو معنی تجویز کئے ہیں وہ اُن کی شخصی رائے ہی ۱۲۔

ف۲ جس کے ادراک سے انسان عاجز ہو وہ اُس کی نسبت غیب ہی جیسے ماہیت ذات وصفات خدا اور احوال آخرت دوزخ وجنت وغیرہ ۱۲۔

الجزء الاول

ف۳ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم اور ذکر بہت جگہ آیا ہی اور اس کو لفظ "اقامت صلوة" سے تعبیر کیا ہی مفسرین نے اس کے کئی معنی کئے ہیں بعض نے پابندی کے اور بعض نے آداب شرائط کے ساتھ بجا لانے کے اور بعض نے مطلق نماز پڑھنے کے اور ہم نے یہی اخیر کے معنی اختیار کئے ہیں اس واسطے کہ حقیقت میں پڑھنا وہی ہی جو پابندی اور بجا آوری شروط کے ساتھ ہو ۱۲۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی (آخرت میں مَن مانی مرادیں پائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ

(اے پیغمبر) جن لوگوں نے (قبول اسلام سے) انکار کیا اُن کے حق میں یکساں ہے کہ تم اُن کو (عذاب الٰہی سے) ڈراؤ یا نہ

تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ

ڈراؤ ۔ وہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں اُن کے دلوں اور اُن کے کانوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے

سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور اُن کی آنکھوں پر پردہ (پڑا) ہے اور (آخرت میں) اُن کو بڑا عذاب (ہونے والا) ہے

عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (مُونہہ سے) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے

ع ۱ / ۷ / ۱

وقف غفران

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ

حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے (یہ لوگ اپنے نزدیک) اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں دھوکا دیتے ہیں

آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩

اور (حقیقت میں) دھوکا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور (اس بات کو) نہیں سمجھتے

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اُن کے دلوں میں (پہلے ہی سے کفر کا) مرض تھا اب (قرآن نازل کر کے) اللہ نے اُن کا مرض اور (بھی) بڑھا دیا ف۱ اور اُن کو

أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي

اُن کے جھوٹ بولنے کی سزا میں عذاب دردناک (ہونا) ہے ف۲ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ مُلک میں فساد نہ پھیلاؤ

الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝١١ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

تو کہتے ہیں کہ ہم تو (لوگوں میں) میل جول کرانے والے ہیں اور بس سنو جی! یہی لوگ فسادی ہیں

ف۱

مطلب یہ ہے کہ بات ایک ہی ہوتی ہے بعض کو سبب ضلالت اور بعض کو موجب ہدایت یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا تو جن کے دلوں میں کفر کے روگ تھے نزولِ قرآن سے اُن کو اُلٹا حسد پیدا ہوا اور پیغمبر صاحب کے ساتھ ضد اور مسلمانوں کے ساتھ عداوت بڑھتی گئی ۱۲

ف۲

جھوٹ سے مراد وہی اسلام کا غلط دعویٰ ہے جو مسلمانوں کے دھوکا دینے کو کرتے تھے ۱۲

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ

لیکن نہیں سمجھتے ف۱ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اَور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لے آؤ

النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح اَور احمق ایمان لے آئے ہیں سنو جی! یہی لوگ

السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

احمق ہیں لیکن نہیں جانتے ف۲ اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا

تو کہتے ہیں ہم بھی تو ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں

نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ

ہم تو صرف ان لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو بناتے ہیں ف۳ (یہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں) اللہ اُن کو بناتا ہے اور اُن کو ڈھیل دیتا ہے

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کہ اپنی سرکشی میں پڑے ٹاک ٹوئیے مارا کریں ف۴ یہی ہیں وہ لوگ جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ

سو نہ تو ان کی تجارت ہی سود مند ہوئی اور نہ راہِ راست پر ہی قائم رہے ف۵ ان (منافقوں) کی کہاوت (بھی)

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ

اُس شخص کی سی کہاوت ہے کہ (لوگوں کے ایک مجمع میں رات کے وقت) اُس نے آگ روشن کی جب اُس شخص کے آس پاس کی چیزیں جگمگا اٹھیں تو

اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ

اللہ نے اُن لوگوں (کی آنکھوں) کا نور سلب کر لیا اور اُن کو اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ (اب) ان کو کچھ نہیں سوجھتا بہرے گونگے اندھے

فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ

کہ وہ (کسی تدبیر سے) پھر راہِ راست پر نہیں آ سکتے ف۶ یا اُن کا ایسا حال ہے جیسے آسمانی بارش کہ اُس میں (کئی طرح کے) اندھیرے ہیں اور

ف۱ جن منافقوں پر ان آیتوں میں تعریض ہے اُن کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں اور کافروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے جس سے ملے اسی کی سی کہہ دی اور اگر اصلاح کے طور پر اُن سے کہا جاتا کہ تم ایک طرف کے ہو رہو تمھاری دورُخی پالیسی سے فساد پھیلتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتے کہ ہم کو فسادی ٹھہرانا نری تہمت ہے ہمارا مقصود اصلی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اپنی جگہ دبے رہیں اور کھلم کھلا لڑنے نہ پائیں اللہ تعالیٰ نے انہی تمھاری کوششوں کو اصل بانیٔ فساد قرار دیکر مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کہ یہ منافقوں کی غلط فہمی ہے اُن کے ایسے برتاؤ سے اُلٹا فساد ترقی پاتا ہے مگر چونکہ منافقوں کو دین سے بحث نہیں اور وہ اپنی اغراض دنیوی کی تدبیروں میں لگے ہیں وہ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے کہ اُن کے طرز مدارات سے ہر ایک فریق کو تقویت پہنچتی ہے اور اس صورت میں التیام بین الفریقین ممکن نہیں ف۲ ابتدا میں اسلام اور کفر کی حالت کھچڑی کی سی تھی جوں جوں لوگ اسلام میں داخل ہوتے جاتے تھے مسلمانوں کا ایک گروہ جداگانہ قائم ہوتا جاتا تھا اکثر کھلم کھلا کافر تھے بعض ذوالوجہین (منافق) بعض کھلے مسلمان اور بعض نہ اِدھر نہ اُدھر اور تینوں فریقوں میں روابط قرابت و محبت وغیرہ قائم تھے تو بعض کھلے مسلمان روابط قرابت وغیرہ کے تقاضے سے منافقوں کو سمجھاتے کہ پھر تم دوسروں کی طرح سچے مسلمان ہی کیوں نہیں ہو جاتے تو منافق باعتبار خصوصیت کے بے تکلفی جواب دیتے کہ تم سب تو ہوئے ہو احمق اور تم کو مصالح دنیوی پر نظر نہیں کیا ہم بھی تمھاری طرح احمق بن جائیں؟ منافقوں کی اس بات کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ منافق مسلمانوں کو سمجھے ہیں احمق، حالانکہ احمق ہیں آپ کیونکہ مصالح دنیوی کو دین پر ترجیح دینا اور عقل سلیم کو کام میں نہ لانا اس سے بڑھ کر حمق اور کیا ہوگا ۱۲ ف۳ اُردو کے محاورے میں بنانے کے معنی ہی احمق بنانا ہے ۱۲ ف۴ کچھ عربی کی خصوصیت نہیں شاید سب زبانوں میں ہی قاعدہ ہے کہ ایک فعل مذموم کے بدلے میں سزا یا انتقام کے طور پر جو فعل کیا جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ مذموم نہیں ہوتا مگر بولنے میں اس کو لفظ مذموم سے تعبیر کیا جاتا ہے اگر جہ [illegible]

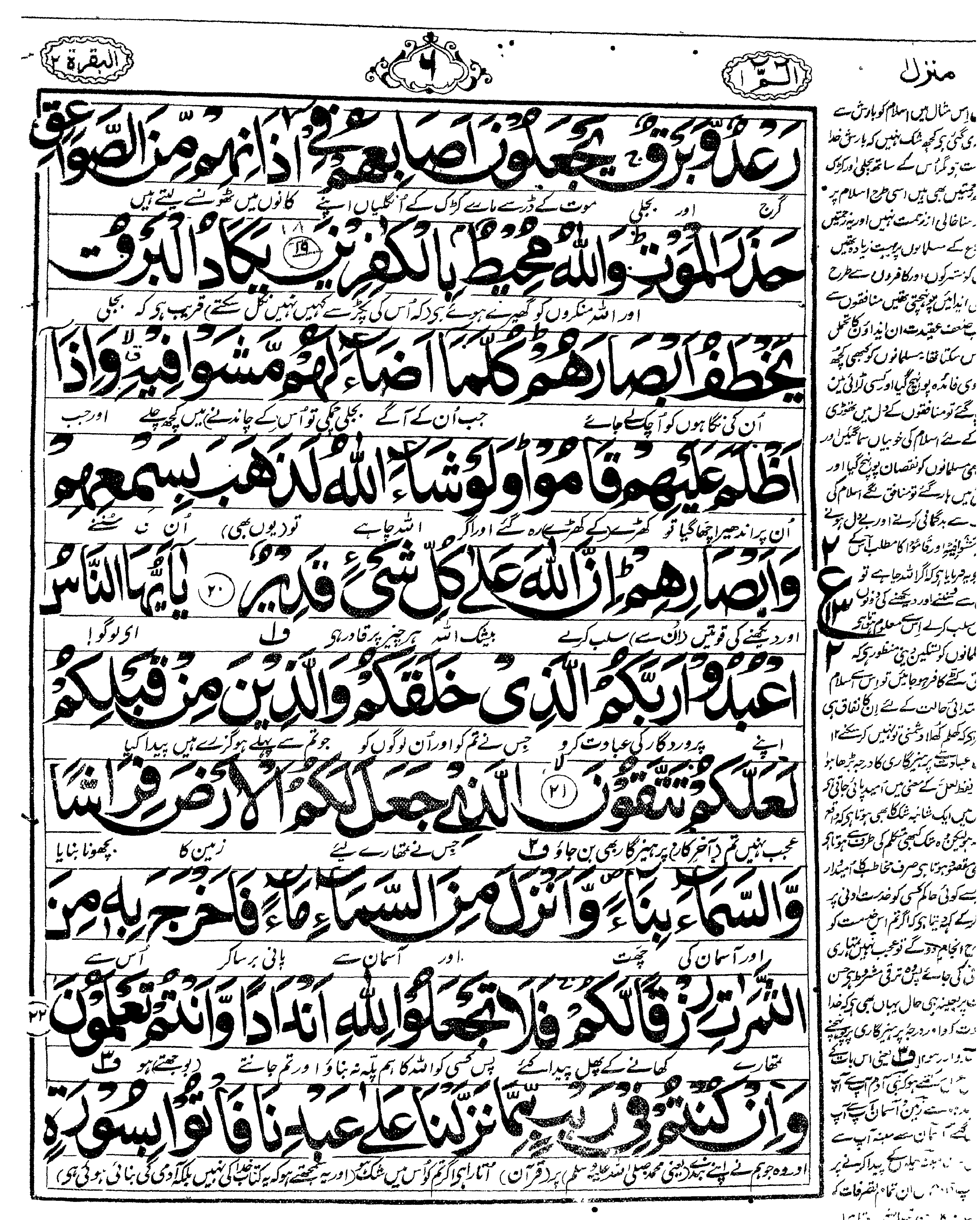

رَعْدٌ وَّبَرْقٌ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

گرج اور بجلی موت کے ڈر سے مارے کڑک کے انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں

حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ (١٩) يَكَادُ الْبَرْقُ

اور اللہ منکروں کو گھیرے ہوئے ہے (کہ اس کی پکڑ سے کہیں نہیں نکل سکتے) قریب ہے کہ بجلی

يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ

ان کی نگاہوں کو اچک لے جائے جب ان کے آگے بجلی چمکی تو اس کے چاندنے میں کچھ چلے اور جب

اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

ان پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہے تو (یوں بھی) ان کے سننے

وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٢٠) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اور دیکھنے کی قوتیں (ان سے) سلب کرے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف١ اے لوگو!

اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (٢١) الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

عجب نہیں تم (آخر کار) پرہیزگار بھی بن جاؤ ف٢ جس نے تمہارے لیے زمین کا بچھونا بنایا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (٢٢)

تمہارے کھانے کے پھل پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے (بوجھتے) ہو ف٣

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

اور وہ جو ہم نے اپنے بندے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر (قرآن) اتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہے (اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہیں بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے)

ف١ اس مثال میں اسلام کو بارش سے
...ی گئی ہے کچھ شک نہیں کہ بارش خدا
...ت ہے مگر اس کے ساتھ بجلی اور کڑک
...زحمتیں بھی ہیں اسی طرح اسلام پر
...سنا خالی از زحمت نہیں اور یہ زحمتیں
...ع کے مسلمانوں پر بہت زیادہ تھیں
...کو مشرکوں اور کافروں سے طرح
...ایذائیں پہنچتی تھیں منافقوں سے
...ب ضعف عقیدت ان ایذاؤں کا تحمل
...س سکتا تھا مسلمانوں کو کبھی کچھ
...وی فائدہ پہنچ گیا اور کسی لڑائی میں
...گئے تو منافقوں کے دل میں تھوڑی
...کے لئے اسلام کی خوبیاں سما گئیں اور
...ہی مسلمانوں کو نقصان پہنچ گیا اور
...میں ہار گئے تو منافق لگے اسلام کی
...سے بدگمانی کرنے اور بے دل ہونے
...مشوا فیہ اور قاموا کا مطلب ہے
...یہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو
...سے سننے اور دیکھنے کی دونوں
...سلب کرے اس سے معلوم ہوتا ہے
...لمانوں کو تسکین دینی منظور ہے کہ
...ن کٹے کافر ہو جائیں تو اس سے اسلام
...تدائی حالت کے لئے ان کا نفاق ہی
...ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہیں کر سکتے ١٢
ف٢ عبادت سے پرہیزگاری کا درجہ بڑھا ہو
...لفظ لعل کے معنی میں امید پائی جاتی ہے
...میں ایک شائبہ شک کا بھی ہوتا ہے کہ واقع
...ہو لیکن وہ شک کبھی متکلم کی طرف سے ہوتا ہے
...مقصود ہوتا ہے صرف مخاطب کا امیدوار
...سے کوئی حاکم کسی کو خدمت دینی پر
...کے کہہ دیتا ہے کہ اگر تم اس خدمت کو
...انجام دو گے تو عجب نہیں تمہاری
...کی جائے لیکن ترقی مشروط ہے حسن
...یعینہ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا
...دت کرو اور درجہ پرہیزگاری پر پہنچے
ف٣ یعنی اس بات کے
...آسمان ...
...

ف٣ ... سا کوئی اور ... اللہ صفات سے اکیلا ہے نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ کوئی اس کا ہمسر کوئی اس کا معین و مددگار آدمی اپنی فطرت سے ان باتوں کو سمجھتا ہے لیکن اسباب کی بھول بھلیوں میں آ کر رستہ بھول جاتا ہے ١٢

مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

(کی سی ایک سورت (تم بھی بنا) لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے حمایتی ہوں اُن کو بھی بلا لو ف۱ اور (اپنے اس دعویٰ میں) سچے ہو تو اُسی

صٰدِقِيْنَ (۲۳) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ

پس اگر (اتنی بات بھی) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو (دوزخ کی) آگ سے ڈرو

الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۲۴)

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور وہ منکروں کے لئے (دہکی دہکائی) تیار ہی

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ہیں اُن کو خوشخبری سنا دو کہ اُن کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ

جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی جب اُن کو اُن میں کا کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا

قَالُوْا ھٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ

تو کہیں گے یہ تو ہم کو پہلے بھی (کھانے کے لئے) مل چکا ہی اور (یہ اس لئے کہیں گے کہ) اُن کو ایک ہی صورت شکل کے میوے ملا کریں گے ف۲

وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۲۵)

اور وہاں اُن کے لئے بیبیاں ہوں گی پاک صاف اور وہ اُن باغوں میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ

اللہ (تعالےٰ) مچھر یا اُس سے (بھی) بڑھ کر (ذلیل چیز) کی مثال بیان کرنے میں (ذرا بھی) نہیں جھینپتا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

سو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یہ (مثال بالکل ٹھیک ہی اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ) اُن کے پروردگار (ہی) کی طرف سے (ہی)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس (ذلیل) مثال کے بیان کرنے میں خدا کی کون سی غرض (اٹکی پڑی) تھی

ف۱

پیغمبر صاحب اپنی پیغمبری اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے کے بہت سے دلائل پیش کرتے تھے اُن میں سے یہ دلیل سب سے زیادہ مستحکم تھی کیونکہ جن دنوں قرآن نازل ہوا عرب میں فصاحت و بلاغت کا بڑا چرچا تھا شعر موزوں کر دینا اُن کے نزدیک ایک معمولی سی بات تھی لونڈیاں تک مختلف مضامین میں ایسے برجستہ اشعار کہہ دیا کرتی تھیں کہ آج اچھے سے اچھا ادیب اُن کا مثل نہیں کہہ سکتا۔ تو ایک اَن پڑھ پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ اس طرح کی ایک ہی سورت بنا لاؤ یا بنوا لاؤ بڑی وقعت رکھتا ہی اور یہ ایک ایسا معجزہ ہی کہ تا قیام قیامت سنجیدہ و مستمر ہی ۱۲

ف۲

بات یہ ہی کہ جب کسی کو نیا پھل کھانے کو دیا جائے جو اُس نے کبھی دیکھا نہ ہو تو وہ اُس کے کھانے سے رُکتا ہی کہ نہیں معلوم کیسا ہی جنتیوں کو جو ایک ہی صورت کے پھل ملیں گے تو وہ اُن کے کھانے میں تأمل نہیں کر سکتے جانتے ہیں کہ ایسا تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں۔ ہاں شاید صورت کے دھوکے میں آ کر کچھ چنداں لالچ نہ بھی آئے کہ حلوا چو بیکبار خوردند و بس۔ تو چکھنے کے بعد دوسرا ذائقہ ملے گا اور اُن کے دل زیادہ خوش ہوں گے کہ خلاف توقع مزا ملا ۱۲

یہ تصرفات کئے وہی خدا ہے جس کا انکار تم کر نہیں سکتے ۱۲

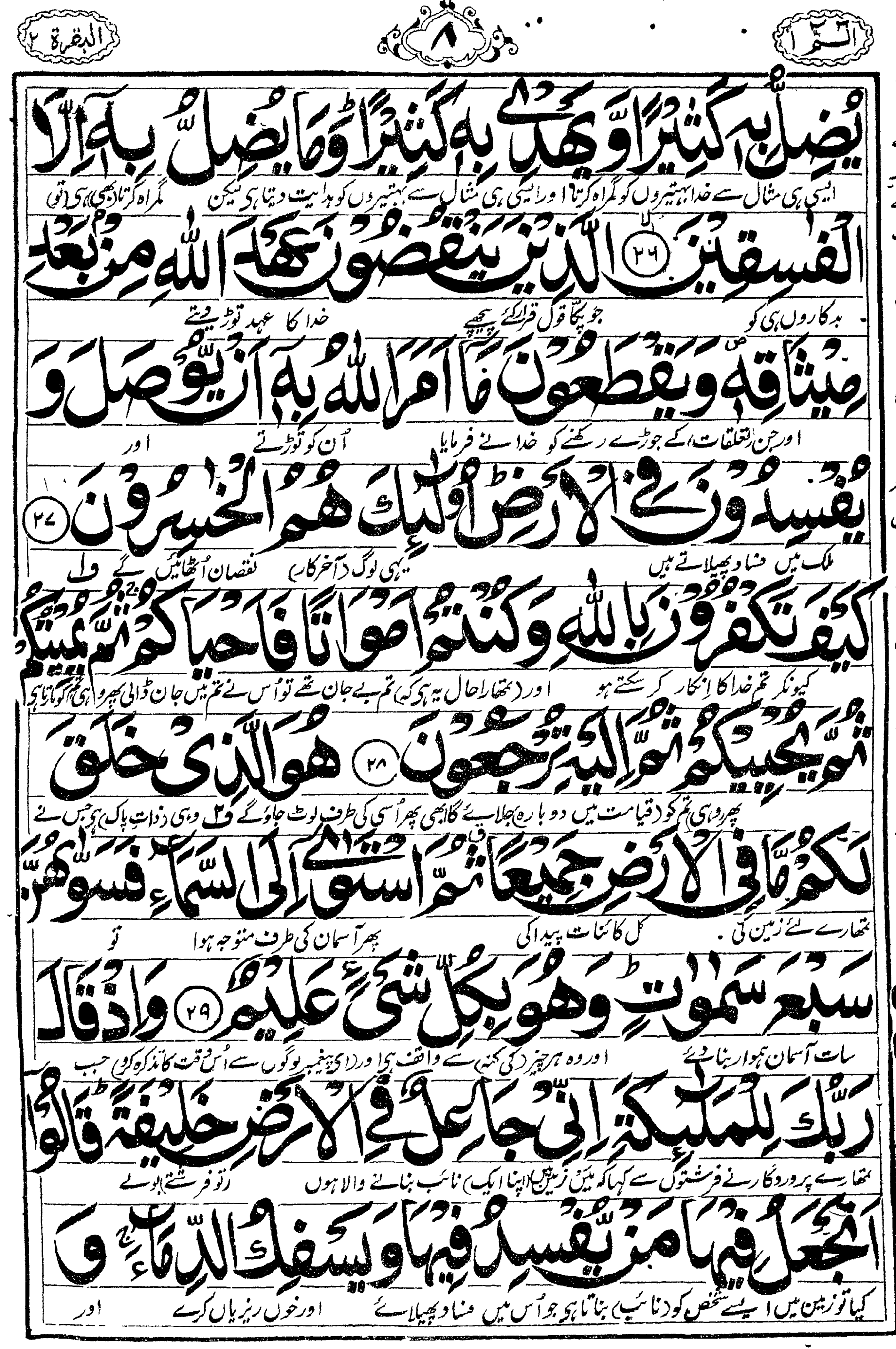

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا

ایسی ہی مثال سے خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور ایسی ہی مثال سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ کرتا بھی ہے تو

الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٦ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

بدکاروں ہی کو جو پکا قول قرار کئے پیچھے خدا کا عہد توڑ دیتے

مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

اور جن (تعلقات) کے جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا اُن کو توڑتے اور

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٢٧

ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ (آخر کار) نقصان اُٹھائیں گے ف۱

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو اور (تمہارا حال یہ ہے کہ) تم بے جان تھے تو اُس نے تم میں جان ڈالی پھر وہی تم کو مارتا ہے

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٨ ھُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

پھر وہی تم کو (قیامت میں دوبارہ) جلائے گا پھر اُسی کی طرف لوٹ جاؤ گے ف۲ وہی ذات پاک ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ

تمہارے لئے زمین کی کل کائنات پیدا کی پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٢٩ وَاِذْ قَالَ

سات آسمان ہموار بنا دئے اور وہ ہر چیز (کی کنہ) سے واقف ہے اور (اے پیغمبر لوگوں سے اُس وقت کا ذکر کرو) جب

رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا

تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں (اپنا ایک) نائب بنانے والا ہوں (تو فرشتے) بولے

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَ

کیا تو زمین میں ایسے شخص کو (نائب) بناتا ہے جو اُس میں فساد پھیلائے اور خوں ریزیاں کرے اور

منزل

ف۱ قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کے لئے جا بجا جانوروں اور دوسری چیزوں کی تمثیلیں مذکور ہیں۔ مثلاً سترہویں پارے میں سورۂ حج کی ایک آیت کا یہ خلاصہ ہے کہ لوگ خدا کے سوا جن جن کی پرستش کرتے ہیں اگر وہ سب کے سب مل کر چاہیں تو ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور بنانا کیسا اگر مکھی اُن سے کوئی چیز اُچک لے جائے تو چھین بھی نہیں سکتے۔ کیا مکھی اور کیا مکھی کی حقیقت اور مکھی سے بڑھ کر بے حقیقت وہ جن کے بس کی مکھی بھی نہیں۔ اِس قسم کی آیتیں سن کر بے دین لوگ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمانوں کا کیسا خدا ہے کہ ایسی گھنیائی بے حقیقت چیزوں کی مثالیں دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے معترضین کی تحقیق کی اور فرمایا کہ یہ احمق مکھی اور مچھر کے نام سے بدکتے ہیں اور مثال کے نتیجے پر نظر نہیں کرتے۔ ایسی ہی باتوں سے ایمان والے نصیحت پکڑتے ہیں اور جو لوگ نافرمان ہیں اور عہدِ فطرت یعنی عہد الست کو جس کی گواہی اُن کے دل دے رہے ہیں یاد نہیں رکھتے اور تعلقات امن و صلح کاری جن پر تمدن و معاشرت مبنی ہے قائم نہیں رکھتے اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اُن پر ان مثالوں کا بالکل اُلٹا اثر ہوتا ہے نتیجوں سے قطع نظر کرکے ناحق کی کٹ حجتیاں نکال کھڑی کرتے ہیں ۱۲ ف۲ انسانی آفرینش کا سلسلہ یہ ہے کہ پہلے کچھ نہ تھا پھر خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کرکے مٹی میں تصرف کیا کہ اُس سے روئیدگی پیدا ہوئی اور مٹی سے ایک انسان کا پتلا بنایا اور روئیدگی زمین کو اس کی غذا قرار دیا اُس غذا سے بعد تصرفات ہضم وغیرہ نطفہ پیدا ہوا اُس سے سلسلۂ توالد و تناسل چلا۔ تا بمرگ۔ اس کے بعد وہ ہے جس میں ہم بدون نور وحی کے نہیں چل سکتے وحی ہم کو یہ بتاتی ہے کہ ہم کو بعد مرگ بھی ایک طرح کی ہستی ہوگی اور ہمارا دل بھی اُس ہستی کے ہونے کو قبول کرتا ہے اُس ہستی کے تفصیلی حالات کا ہم کو ذاتی علم نہیں سلسلہ آفرینش قرآن میں جا بجا بیان ہوا ہے نہیں ابتدا سے ابا گیا ہے جبکہ زمین و آسمان کچھ بھی نہ تھا۔ کہیں مٹی سے شروع کیا ہے ۱۲

ع ۳

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

(اگر بناتا ہی) تو ہم کو بنا کہ ہم حمد (و ثنا) کے ساتھ تیری تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں (خدا نے) فرمایا میں (وہ مصلحتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ

اور آدم کو سب چیزوں کے نام بتائے پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے روبرو پیش کر کے فرمایا

أَنۢبِـُٔونِى بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا۟

کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو ہم کو ان چیزوں کے نام بتاؤ بولے

سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾

تو پاک (ذات) ہی جو تو نے ہم کو بتا دیا ہی اس کے سوا ہم کو کچھ معلوم نہیں تو ہی جاننے والا مصلحت کا پہچاننے والا ہی

قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ ۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ

(تب خدا نے) آدم کو حکم دیا کہ اے آدم فرشتوں کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو جب آدم نے فرشتوں کو ان (چیزوں) کے نام بتا دیے تو خدا نے

أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا

کیوں ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمینوں کی سب مخفی چیزیں ہم کو معلوم ہیں اور جو

تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟

تم (اب) ظاہر کرتے ہو وہ اور جو تم ہم سے چھپاتے تھے (وہ ہم کو سب کچھ) معلوم ہی اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ

لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٣٤﴾

آدم کے آگے جھکو تو شیطان کے سوا سب (کے سب) جھک پڑے۔ اُس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا اور نافرمان بن بیٹھا

وَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

اور ہم نے آدم سے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بی بی باغ (بہشت) میں بسو اور اُس میں

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾

جہاں کہیں سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ پیو مگر اس درخت (گندم) کے پاس مت پھٹکنا (ایسا کرو گے) تو تم (آپ اپنا) نقصان کرو گے

ف ١ — تسبیح و تقدیس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تمام عیوب سے بری اور نقصانات سے پاک ہی۔ ترجمے میں یہ معنے اچھی طرح نہیں کھلتے تھے اس لیے اصل لفظ رہنے دیے ہیں ١٢

ف ٢ — اس قصے سے ہم ایک نصیحت مستنبط کرتے ہیں کہ خدا نے آدمی کو ایک وضع خاص کا مخلوق بنایا ہی۔ اس کی طبیعت میں مختلف جذبات ہیں جن میں اعتدال کا قائم رکھنا محال نہیں تو دشوار ضرور ہی۔ اس میں شہوت اور غضب کے تقاضے ایسے رکھے گئے ہیں جو اکثر اوقات عقل پر غالب آجاتے ہیں غرض فطرت انسانی میں رجحان معصیت کا ہی۔ فرشتے جن کو تقرب درگاہ الٰہی کا شرف حاصل ہی اور ارواح مجردہ ہیں انھوں نے اپنے اوپر خیال کر کے یوں سمجھا ہوگا کہ انسان اپنے میلان طبعی کی وجہ سے خلافت الٰہی کے قابل نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ انھوں نے اس عندیے کو حضرت رب العزت کے حضور میں ظاہر کر کے مصلحت خلق انسان پر مطلع ہونا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے فرشتوں پر ان کا عجز ثابت کر کے ان سے اقرار کرا لیا کہ ان کا علم محدود ہی مگر خدا نے مصلحت خلق انسان پھر بھی ان پر ظاہر نہ کی تو جس بات کو خدا فرشتوں سے مخفی رکھنا چاہے انسان ضعیف البنیان کا کیا حوصلہ ہی کہ اس کو معلوم کر سکے اور بے تفتیش غوامض اسرار حکمۃ الٰہیہ ہو۔ افسوس ہو کہ اس زمانے میں اس طرح کا فساد بہت شائع ہو گیا ہی اور یہ بھاٹک ہی گمراہی کا۔ اے کاش لوگ اس قصے سے متنبہ ہوں کہ ایسی بیہودہ سری سے باز آئیں اور اپنی حد و تا اُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (یعنی تم لوگوں کو بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہی) کے اندر اندر رہیں ١٣

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا

پس شیطان نے اُن کو وہاں سے (بہلا پھسلا کر) اُکھاڑ دیا اور (آخرکار) جس (مزے) میں تھے اُس سے اُن کو نکلوا چھوڑا اور ہم نے حکم دیا

اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

کہ تم (سب) اُتر جاؤ۔ تم ایک کے دشمن ایک اور زمین میں

مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ

تمہارے لئے ایک وقت (خاص) تک ٹھکانا اور سازوسامان ہے پھر آدم نے اپنے پروردگار سے

كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا

(معذرت کے چند) الفاظ سیکھ لئے ف۱ اور (اُن الفاظ کی برکت سے) خدا نے اُن کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا مہربان ہے

اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ

تم سب (کے سب) یہاں سے اُتر جاؤ تو (ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ) اگر ہماری طرف سے تم لوگوں کے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو (اُس پر چلنا کیونکہ) جو

تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَ

ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے اُن کو (آخرت میں) نہ (کسی بات کا) ڈر ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہیں گے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

جو لوگ نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہوں گے (اور) وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي

ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو

أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ

ہم تم پر کر چکے ہیں اور تم اُس اقرار کو پورا کرو جو (تم نے) ہم سے کیا ہے ہم اُس اقرار کو پورا کریں گے جو ہم نے تم سے کیا ہے اور ہم ہی سے

فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ

ڈرتے رہو ف۲ اور اس (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے (اب) نازل فرمایا ہے اور وہ اُس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے

ع ۴

ف۱

اگرچہ دعا بندہ کرتا ہے مگر طرز دعا کا دل میں آنا اور زبان سے ادا ہونا خدا کی طرف سے ہے معذرت کے جو الفاظ آدم کو خدا کی جانب سے تعلیم ہوئے تھے قرآن کے دوسرے مقام پر وہ اس طرح مذکور ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

ف۲

بنی اسرائیل کے لفظی معنی ہیں اسرائیل کے بیٹے اسرائیل نام ہے حضرت یعقوبؑ کا جس کا عربی ترجمہ ہے عبداللہ تو بنی اسرائیل نسل یعقوب ٹھہرے یعنی یہودی اُن کا حال یہ ہے کہ متواتر نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذائیں دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہوئے تھے۔ اُن میں وبائیں آئیں۔ برسوں جنگلوں میں بھٹکے پھرے اور ہلاک ہوئے اُن کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی۔ قید ہوئے اور غلام بنائے گئے۔ اُن کا معبد یعنی بیت المقدس مسمار کر دیا گیا لیکن اُن کی کتابوں میں یہ پیشین گوئی تھی کہ عرب میں پیغمبر آخرالزماں مبعوث ہوں گے اُن کی اطاعت کرنے اور دین اسلام میں داخل ہونے سے وہ اپنی گئی ہوئی عزت پھر حاصل کر سکیں گے سو کمبختوں نے پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مخالفت کی۔ انجام یہ ہوا کہ ملکوں ملکوں مارے مارے پڑے پھرتے ہیں کوئی اُن کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے اور اتنی بڑی زمین میں ایک چپہ بھر زمین پر اُن کی حکومت نہیں ۱۲

وَلَا تَكُونُوٓا أَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهِۦ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِـَٔايَٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا

اور (سب سے) پہلے اُس کے منکر نہ ہوا اور ہماری آیتوں (میں تحریف کر کے اُن) کے معاوضے میں تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل نہ کرو

وَإِيَّٰىَ فَٱتَّقُونِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا ٱلْحَقَّ بِٱلْبَٰطِلِ وَتَكْتُمُوا

اور ہم ہی سے (یعنی ہمارے عذاب سے) بچتے رہو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو اور

ٱلْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾ وَأَقِيمُوا ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا ٱلزَّكَوٰةَ

جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو

وَٱرْكَعُوا مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿۴۳﴾ أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ

اور جو لوگ (ہمارے حضور میں بوقت ادائے نماز) جھکتے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھکا کرو کیا تم (دوسرے) لوگوں سے نیکی کرنے کو کہتے ہو اور

أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۴۴﴾ وَ

اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب (الٰہی بھی) پڑھتے رہتے ہو کیا تم (اتنی سی بات بھی) نہیں سمجھتے اور

ٱسْتَعِينُوا بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى

(مصیبت کی برداشت کے لئے) صبر اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز شاق ہے مگر اُن پر (نہیں) جو

ٱلْخَٰشِعِينَ ﴿۴۵﴾ ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ

خاکسار ہیں اور یہ خیال (پیش نظر) رکھتے ہیں کہ وہ (آخر کار) اپنے پروردگار سے ملنے والے اور

إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿۴۶﴾ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱذْكُرُوا نِعْمَتِىَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتُ

اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ف اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں

ع الربع ۵ ۵

عَلَيْكُمْ وَأَنِّى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۴۷﴾ وَٱتَّقُوا يَوْمًا لَّا

اور اس بات کو بھی کہ ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر (ہر طرح کی) فوقیت دی تھی اور اُس دن سے ڈرو

تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ

کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ اُس کی طرف سے کسی کی سفارش قبول ہو اور نہ

ف

صبر ایک ایسی خصلت ہے کہ جو شخص اختیار کر لیتا ہے دنیا کی تکلیفیں اُس پر آسان ہو جاتی ہیں اسی حال نماز کا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سن رکھو کہ یاد الٰہی سے دل تسلی پاتے ہیں) اور جناب رسالتمآب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی عادت تھی کہ جب آپ کو کسی طرح کی تشویش لاحق حال ہوتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے مگر جن لوگوں کو خدا کا اور عاقبت کا خیال نہیں اُن کو نماز کی پابندی بھی بجائے خود ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۱۲

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

اُس سے (کسی طرح کا) کچھ معاوضہ لیا جائے اور نہ لوگوں کو (کہیں سے) کچھ مدد پہونچے اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تم کو (بڑی) بڑی تکلیفیں پونہچاتے تھے کہ تمھارے بیٹوں کو حلال کرتے اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾

تمھاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رہنے دیتے اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے صبر کی بڑی سخت آزمائش

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمھارے لیے دریا کو پھاڑ (کر ٹکڑے ٹکڑے کر) دیا پھر تم کو تو نجات دی اور فرعون کے لوگوں کو

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ

تمھارے دیکھتے (دیکھتے) ڈبو دیا ف۲ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں (یعنی ایک چلے) کا وعدہ کیا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

تم اُن کے گئے پیچھے پرستش کے لئے بچھڑے کو لے بیٹھے اور تم آپ اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے پھر

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اس کے بعد بھی ہم نے تم سے درگزر کی تاکہ تم شکر کرو ف۳ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عنایت فرمائی

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اور قانون فیصل (یعنی شریعت) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ

تم نے بچھڑے (کی پرستش) کے اختیار کرنے سے (اپنے اوپر) بڑا ہی ظلم کیا تو اب تم اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ

اور (وہ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں سے) اپنے تئیں ہلاک کرو۔ تمھارے پروردگار کے نزدیک تمھارے حق میں یہی بہتر ہے پھر (جب تمھاری

ف۱ فرعون لقب تھا بادشاہِ مصر کا جس کی جگہ اب خدیو مصر ہے لیکن خدیو سلطان روم کا ماتحت ہے اور فرعون بادشاہِ خود مختار تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک مشہور قصہ ہے جو بشرح و بسط سورہ یوسف میں مذکور ہے انھوں نے بنی اسرائیل کو مصر میں لے جا کر آباد کیا اور اُن کی نسل مصر میں پھیلی۔ اُن دنوں کے فرعون بنی اسرائیل سے حسد رکھتے تھے اور پردیسیوں کا بسنا اُن کو ناگوار تھا۔ اور چونکہ خود برسر حکومت تھے بیچارے بنی اسرائیل کو طرح طرح کے عذاب دیتے اُن سے ذلیل ذلیل خدمتیں لیتے اور اُن کی عورتوں کو بے حرمت کرتے تھے جب بنی اسرائیل کی مصیبت حد سے گزری خدا کو اُن کی حالت پر رحم آیا اور اُن کی مخلصی کے سامان شروع ہوئے اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا هَيَّاَ اَسْبَابَهٗ (جب خدا کو کوئی کام کرنا منظور ہوتا ہے تو اُس کے سامان مہیا کر دیتا ہے) اُن دنوں نجوم کا بڑا چرچا تھا اور نجومیوں کو تعبیر خواب کا بھی ملکہ ہوتا تھا فرعون نے ایک خواب موحش دیکھا جو زوال سلطنت کی پیشین گوئی تھی۔ نجومیوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے اُس سے سلطنت کو خطر ہے فرعون نے حکم عام دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو فوراً قتل کر دیا جائے۔ اِسی شورش میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور تعجب یہ ہے کہ خدا نے اُن کو فرعون سے پرورش کرایا اور یہ قصہ مفصلاً کئی جگہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲

ف۲ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو چپ چپاتے پچھلی رات مصر سے لے کر نکلے۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اُس نے اُن کا تعاقب کیا۔ صبح ہوتے اپنے موقع پر جا لیا کہ ابھی دریا سے عبور کرنے پائے تھے۔ بنی اسرائیل کے حق میں یہ بڑی مضیق کا وقت تھا۔ پیچھے دشمن آگے دریا کشتی وغیرہ پاس نہیں خدا نے ایسے وقت میں بنی اسرائیل کی مدد کی حضرت موسیٰ نے دریا پر اپنی لاٹھی ماری دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا [illegible] نکل گئے۔ فرعون نے پیچھا کیا اور بے جھجک چلا آتا تھا جب دریا کے بیچوں بیچ آیا دریا کے ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے۔ فرعون اور اُس کا تمام لشکر ڈوب گیا ۱۲

ف۳ اس کا بیان مفصل سورہ اعراف و سورہ طٰہٰ میں ہے وہاں دیکھنا چاہیے ۱۲

عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (٥٤) وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن

خدا نے تمھاری توبہ قبول کرلی بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ

نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ

جب تک ہم خدا کو ظاہر میں نہ دیکھ لیں ہم تو تمھارا یقین کرنے والے ہیں نہیں (کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے) اس پر تم کو بجلی نے آ دبوچا اور تم

تَنظُرُونَ (٥٥) ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (٥٦)

دیکھا کیے پھر تمھارے مرے پیچھے ہم نے تم کو جلا اٹھایا کہ شاید تم شکر کرو ف١

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن

اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ (بھی) اُتارا (اور اجازت دی) کہ

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (٥٧)

ہم نے جو تم کو (یہ عمدہ اور) پاکیزہ روزیاں دی ہیں (شوق سے) کھاؤ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا لیکن (کچھ) اپنا ہی کھوتے رہے ف٢

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا

اور وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو اجازت دی کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ (پیو)

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ

اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور (مونہ سے) حِطّۃٌ کہتے جانا تو ہم تمھاری خطاؤں سے درگزر کریں گے

وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ (٥٨) فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ

اور جو (ہمارا حکم) اچھی طرح بجا لائیں گے ان کو اوپر سے (ثواب) دیں گے (سوا الگ) تو جو لوگ ان میں شریر تھے دعائے (استغفار) جو ان کو بتائی گئی تھی

لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا

اس کو بدل کر دوسری بات بولنے لگے تو ہم نے ان شریروں پر ان کی نافرمانی کے بدلے آسمان سے عذاب نازل کیا ف٣

يَفْسُقُونَ (٥٩) وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی درخواست کی تو ہم نے فرمایا کہ (اے موسیٰ)

ع ٦

ف١ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے توراۃ دینے کے لئے کوہِ طور پر بلوا بھیجا تھا کہ ایک مہینہ پہاڑ پر آ کر رہو پھر خدا نے ایک مہینے کا ایک چلہ کر دیا شاید یہ چلہ اُس طرح کا ہو جیسے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی سے پہلے غارِ حرا میں اکیلے بیٹھ کر یادِ الٰہی کیا کرتے تھے بہر کیف موسیٰ جاتے وقت اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بنا گئے تھے بنی اسرائیل نے ہارون کی ایک نہ سُنی اور سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی ایک مورت بنا کے لگے پوجنے۔ موسیٰ نے واپس آ کر یہ حال دیکھا اور سخت برہم ہوئے اور خدا کے حکم سے گوسالہ پرستی کا کفارہ یہ تجویز کیا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں چنانچہ کچھ لوگ اس طرح پر قتل ہوئے بھی لیکن موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے بارگاہِ خداوندی میں آہ و نالہ کئے اور بقیۃ السیف کا کفارہ معاف کرایا ف٢ اس کا مذکور سورۂ اعراف پارہ (٩) رکوع (٩) میں بھی ہے وہاں دیکھنا چاہئے ١٢ ف٣ موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تو خدا نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ قوم عمالقہ سے لڑو گے تو ہم تم کو فتح دیں گے اور ملک شام میں تمھاری سلطنت قائم کر دیں گے ہرچند موسیٰ نے سمجھایا ان کی ہمت نہ پڑی۔ اس نافرمانی کی خدا نے اُن کو سزا دی اور چالیس برس تک جنگل میں بھٹکتے پھرے چالیس برس کی مدت۔ روز کا چلنا بڑی مصیبتیں جھیلیں اس پر بھی حضرت موسیٰ کی دعا کی برکت سے خدا نے بنی اسرائیل پر چند در چند مہربانیاں کیں دھوپ سے بچاؤ کے لئے ابر سایہ کرتا۔ کھانے کے لئے من و سلویٰ ملتا رات کو جو اوس پڑتی تو ترنجبین کی طرح کی کوئی چیز میٹھی جنگلی درختوں کے پتوں پر جم جاتی وہی من تھی اُس کو صبح لاتے اور شیرینی کی جگہ کھاتے۔ اور سلویٰ بٹیر کی۔

بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ (۵۵) فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

اپنی لاٹھی پتھر پر مارو لاٹھی کا مارنا تھا کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) سب

أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي

لوگوں نے (اپنا) اپنا گھاٹ معلوم کرلیا (اور ارشاد ہوگیا کہ) اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پیو اور

الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (۶۰) ... قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ

ملک میں فساد پھیلاتے پھرو اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے کہا کہ اے موسی ہم سے تو ایک کھانے ...

وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ ... مِن بَقْلِهَا

تو آپ ہمارے حق میں اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ زمین سے جو چیزیں اُگتی ہیں یعنی ترکاری

وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي

اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (من وسلوی کی جگہ) ہمارے لیے پیدا کرے (موسی نے) کہا

هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ

کہ جو چیز بہتر ہے کیا تم اُس کے بدلے میں ایسی چیز لینی چاہتے ہو جو (اس سے) گھٹیا ہے (اچھا تو) کسی شہر میں اُتر پڑو کہ جو مانگتے ہو (وہاں) تم کو ملے گا

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ

اور اُن پر ذلت اور محتاجی لپیٹ دی گئی اور خدا کے غضب میں آ گئے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ

یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے

الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ (۶۱) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

(اور نیز) یہ اس لیے کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ (بڑھ) جاتے تھے ف۱ بیشک مسلمان

وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَ

اور یہودی اور عیسائی اور صابی اِن میں سے جو لوگ اللہ اور

ع ۷ / ۲ / ۷

(بقیہ صفحہ ۱۳) قسم کا ایک جانور تھا رات کو جہاں بنی اسرائیل کا پڑاؤ پڑتا یہ جانور آپ سے آپ آس پاس آ جمع ہوتے۔ یہ اُن کو بھون کر کباب بناتے مگر حکم یہ تھا کہ کل کے لیے ذخیرہ نہ کرو ان لوگوں سے صبر نہ ہو سکا اور لگے سینت سینت کر رکھنے آخر کار من وسلوی کا اُترنا بند ہوگیا ۱۲ ف۱ حضرت موسی کی حیات میں تو بنی اسرائیل کو ملک شام کی سرحد میں داخل ہونا نصیب ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ حضرت موسی بنی اسرائیل کی اسی سرگشتگی کی حالت میں وفات پا گئے اُن کے بعد پیغمبر ہوئے حضرت یوشع بن نون وہ بنی اسرائیل کو فتح شام کے وعدے یاد دلا کر قوم عمالقہ سے جہاد کرنے پر آمادہ کرتے رہتے تھے چنانچہ بنی اسرائیل نے علاقۂ کنعان کے چند شہر فتح بھی کئے۔ مگر بنی اسرائیل پر یہ شامت سوار تھی کہ وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتے تھے تھوڑی سی فتح ہوئے پر اپنی معمولی شرارتیں کرنے لگے حکم تھا کہ جب پہلا شہر فتح کرو تو اُس میں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے اور استغفار پڑھتے ہوئے داخل ہو جس سے شکر گزاری اور احسان مندی ظاہر ہو چنانچہ پہلا شہر جو اُنھوں نے فتح کیا اریحا تھا اُس میں داخل ہوئے تو لگے سجدے کی جگہ بچوں کی طرح گھٹنیوں چلنے اور استغفار کے لیے اُن کو لفظ حِطَّةٌ بتایا گیا تھا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ گناہ دور ہوں اُس کے عوض حنطة کہنے لگے جس کے معنی ہیں گیہوں غرض حکم خدا کا استخفاف کیا اُسکی یہ سزا ہوئی کہ وبا پھیلی اور فتح کیا ہوا ملک پھر ہاتھ سے نکل گیا ۱۲ (فائدہ صفحہ ۱۱) ف۱ یہود پر اتنی ساری بوچھاڑ اس پر ہو رہی ہے کہ اُنھوں نے ملک شام پر جہاد کرنے سے انکار کیا اور حضرت موسی کا کہنا نہ مانا اُس نافرمانی کے وبال میں اُن کو چالیس برس تک جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھرنا پڑا تاہم حضرت موسی کی دعا سے اُن کو کھانے کے لیے من وسلوی ملتا تھا۔ چند مرتبہ اُن کو پانی کی ضرورت ہوئی تو حضرت موسی نے پانی کی موتیں پتھروں سے بہا بہا دیں مگر بنی اسرائیل من سلوی کھاتے کھاتے اُکتا گئے تھے حضرت موسی سے اصرار کرتے کہ ہم کو پیداوار اراضی کی سب چیزیں کیوں نہیں ملتیں وہ فرماتے (بقیہ در صفحہ آئندہ)

الْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

روزِ آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اُن کو اُن (کے کیے) کا اجر پروردگار کے یہاں ملے گا اور

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا

اُن کو نہ (کسی بات کا) ڈر ہوگا اور نہ وہ کسی طرح زردہ خاطر ہوں گے ﴿ا﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے (تورات کی تعمیل کا) اقرار لیا اور

فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

طور (پہاڑ) کو اٹھا کر تمہارے اوپر لا کھڑا کیا (اور فرمایا کہ) یہ کتاب (تورات) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں لکھا ہے اُس کو

تَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

پرہیزگار بن جاؤ پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر تم پر خدا کا فضل

وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا

اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم (بڑے) گھاٹے میں آ گئے ہوتے ﴿ا﴾ اور اُن لوگوں (کے انجام) کو تو تم جان ہی چکے ہو جنھوں نے

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا

ہفتے کے دن (کا ادب اٹھا دینے) میں زیادتی کی تو ہم نے اُن سے کہا بندر بن جاؤ (کہ جہاں جاؤ) دھتکارے (جاؤ) پس ہم نے اِس واقعہ کو

نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَ

اُن لوگوں کے لئے جو اس (واقعہ) کے وقت موجود تھے اور اُن لوگوں کے لئے جو اس (واقعہ) کے بعد آنے والے تھے (موجب) عبرت بنا دیا اور پرہیزگاروں

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا

(وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم سے فرماتا ہے کہ ایک گائے حلال کرو وہ لگے کہنے

أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا

کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو (موسیٰ نے) کہا خدا مجھکو اپنی پناہ میں رکھے کہ میں ایسا نادان بنوں وہ بولے

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ

اپنے پروردگار سے ہمارے لئے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ گائے کیسی ہو (موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو

(بقیہ صفحہ ۱۴) کہ ان چیزوں کو چھوڑنا ہی چاہتے ہو تو چلو کنعان پر چڑھائی کرو اور کوئی شہر فتح کر کے اُس میں اُتر پڑو وہاں کھیتی میں پیداوار اراضی کہاں دھری ہے من و سلوی کو بھی جو بے مشقت ملتا ہے اور مزے کی چیز بھی ہے بس غنیمت سمجھو آخر کار حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے کنعانیوں پر جہاد کیا اور پھر فتح و شکست کا سلسلہ قائم ہوا۔ شرارت و نافرمانی تو بنی اسرائیل کی جبلت میں تھی ہی پیغمبروں کو قتل کر ڈالتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سلطنت اور عزت بنی اسرائیل سے سلب ہو گئی اور اس وقت تک اسی غضب میں گرفتار ہیں اور قیامت تک رہیں گے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۱۲ از فوائد صفحہ ہذا) **ف** یہود چونکہ پیغمبروں کی اولاد تھے۔ خواہی نخواہی خدا کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتے تھے کبھی کہتے تھے نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ (ہم اللہ کے فرزند اور اُس کے چہیتے ہیں) کبھی کہتے تھے لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً (گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھوئے گی بھی نہیں) اور کبھی کہتے تھے لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا (یہودیوں کے سوا جنت میں کوئی جانے کا ہی نہیں) اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس دعوی غلط کو رد کر دیا کہ کسی فرقے کی تخصیص نہیں خصوصیت اگر ہے تو ایمان کی ہے اور نیک کام کرنے کی جس پر تمام شریعتوں کا اجماع ہے جب تک حضرت موسیٰ کی شریعت جاری رہی یہود خدا کے ہاں مقبول تھے پھر نصاریٰ اب مسلمان اپنے اپنے وقت میں جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اُس نے ثواب پایا، صابئین کی نسبت کہ یہ کون تھے اور کب تھے اور کہاں تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے تفاسیر میں اس قدر اقوال منقول ہیں کہ سب کا تذکرہ کرنا موجب طوالت ہے لیکن جو بات ان اقوال سے مستنبط ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ صابئین فلسفیانہ عقائد کے لوگ تھے بعض موحد بعض مشرک ۱۲

وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا

اور نہ بچھیا ۔ دونوں میں بیچ کی راس پس تم کو جو حکم دیا گیا ہے (اس کی تعمیل) کر چکو وہ بولے

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ

اپنے پروردگار سے ہمارے لیئے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھاوے کہ اس کا رنگ کیسا ہو (موسیٰ) نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو زرد

فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ

(اور) اس کا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے وہ بولے کہ اپنے پروردگار سے ہمارے لیئے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھادے کہ وہ (اور) کیا (کیا صفتیں

إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ

ہم کو تو (اس رنگ کی بہتیری) گائیں ایک ہی طرح کی دکھائی دیتی ہیں (کونسی لیں کونسی نہ لیں) اور (اب کی بار) خدا نے چاہا تو ہم (اس کا) ٹھیک پتہ لگا لیں گے (موسیٰ

إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا

وہ گائے ہو نہ تو کمیری کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی صحیح سالم (یک رنگ)

شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

اس میں کسی طرح کا داغ (دھبہ) نہ ہو وہ بولے ہاں اب تم ٹھیک (پتہ) لائے غرض انھوں نے گائے حلال کی اور ان سے توقع نہ تھی کہ کریں گے

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾

اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور لگے اس (کے بارے) میں جھگڑنے (کوئی کسی کو قاتل بتاتا کوئی کسی کو) اور جو تم چھپاتے تھے اللہ کو اس کا (پردہ) فاش

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ

کرنا تھا پس ہم نے کہا کہ گائے (کے گوشت) کا کوئی ٹکڑا مرے (کی لاش) کو چھواؤ ف اسی طرح اللہ مردوں کو جلاتا اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ

تاکہ تم سمجھو ف پھر اس کے بعد تمہارے دل (ایسے) سخت ہو گئے

ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ

کہ گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے اور پتھروں میں تو بعضے ایسے بھی (ہوتے) ہیں

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۵)

ف۱ جس طرح مسلمانوں میں جمعہ کا اور عیسائیوں میں اتوار کا دن تبرک اور عبادت کے لیئے خاص ہے یہود کے لیئے ہفتہ کا دن مقرر تھا اور منجملہ دوسری باتوں کے یہ بھی حکم تھا کہ ہفتے کے دن شکار نہ کرنا یہ لوگ تو ہمیشہ کے شریر تھے کیا چالاکی کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود رکھتے تھے جمعے کے دن دریا کا پانی گڑھوں میں بھر لیتے اور پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی آجاتیں اگلے دن گڑھوں سے مچھلیاں نکال لیتے اور تاویل کرتے کہ یہ جیتے کا کیا ہوا شکار ہے اُن کو خدا نے سزا دی کہ صورتیں مسخ کر کے بندر بنائے اور اُن پر پھٹکار برسنے لگی ۱۲ (فوائد متعلقہ صفحہ ہذا)

ف۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہودیوں میں ایک خون ہوگیا تھا اور اس کا پتہ نہ چلتا تھا اور اس کو مارا تھا اسی کے وارثوں نے اور دعویدار بنے تھے حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم سے ایک گائے ذبح کرائی اس کا کوئی ٹکڑا مرے کو چھواؤ یا مرے نے تھوڑی دیر کے لیئے زندہ ہو کر قاتل کو بتا دیا یہ تمام قصہ (اذ قال موسیٰ لقومہ سے لیکر لعلکم تعقلون تک مذکور ہو پہلے گائے کے حلال کرنے کا اور پھر قتل کا گائے کے حلال کرنے میں بہوتے جو کٹ حجتیاں کیں وہ ان کی معمولی شرارتیں تھیں اور قتل نفس میں جس طور پر قاتل کا پتہ لگا وہ ایک معجزہ ہے عظیم الشان ۱۲

ف۳ یعنی جس طرح مذبوح کا ٹکڑا مرے کو چھوا دینے سے مردہ جی اٹھا اور سمجھ میں نہیں آتا کہ ٹکڑے کے چھوانے اور اس کے جی اٹھنے میں کیا تعلق تھا اسی طرح قیامت کے دن سینکڑوں ہزاروں برس کے مردوں کا جی اٹھنا کسی کی سمجھ میں نہیں آتا مگر ہوگا ضرور جیسے بنی اسرائیل کے مرے کا جی اٹھنا واقع ہوا تھا اسی سورت میں آگے چلکر حضرت ابراہیم کا قصہ مذکور ہو کہ انھوں نے بھی پیغمبر ہو کر بتقاضائے طبیعت بشری احیائے موتیٰ کی نسبت اپنی حیرت ظاہر کی تھی اُن کو بھی خدا نے مرے ہوئے جانوروں کو جلا کے دکھا دیا مگر زندگی کا بھید ان پر بھی ظاہر نہیں کیا بعینہ یہی معاملہ ہوا بنی اسرائیل کے ساتھ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ زندگی کے راز کا سمجھنا انسان کی فہم سے خارج ہے ۔ اور اس میں کاوش کرنی بے سو[د]

لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

کہ اُن سے نہریں نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے پانی جھڑتا ہے

الْمَآءُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اور بعض پتھر ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اُس سے بے خبر نہیں

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

(مسلمانو) کیا تم کو توقع ہے کہ (یہود) تمہاری بات تسلیم کر لیں گے اور اِن کا حال یہ ہے کہ

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا

ان میں کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ کلام خدا سنتے تھے اور اُس کے سمجھے پیچھے دیدہ ودانستہ

عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا

اُس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہدیتے ہیں

اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا

کہ ہم بھی ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ

فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

خدا نے تم پر ظاہر کیا ہے کیا تم مسلمانوں کو اُس کی خبر کئے دیتے ہو کہ (کل کلاں کو) تمہارے پروردگار کے روبرو اُسی کی سند پکڑ کر تم سے جھگڑیں کیا تم

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

(لیکن) کیا ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں کہ یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ (سب کچھ) جانتا ہے

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

اور بعض ان میں اَن پڑھ ہیں جو اٹکل سے لفظوں کے بڑبڑا لینے کے سوا کتاب (الٰہی کے مطلب) کو (کچھ بھی) نہیں سمجھتے۔ وہ فقط

يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ

خیالی سیکھے چلایا کرتے ہیں اور بس۔ پس افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھیں پھر (لوگوں سے) یوں کہیں

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ

کہ یہ خدا کے ہاں سے (اُتری) ہے تاکہ اُس کے ذریعے سے تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کریں پس افسوس ہے اُن پر

مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا

کہ اُنھوں نے اپنے ہاتھوں لکھا اور (پھر) افسوس ہے اُن پر کہ اُنھوں نے ایسی کمائی کی اور کہتے ہیں کہ

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

گنتی کے چند روز کے سوا (دوزخ کی) آگ ہم کو چھوئے گی بھی تو نہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کیا تم نے اللہ سے

عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

کوئی اقرار لے لیا ہے اور اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا؟ یا بے جانے بوجھے اللہ پر جھوٹ بولتے ہو

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـــــَٔتُهٗ

واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے پلّے باندھی بُرائی اور اپنے گناہ کے پھیر میں آگیا

فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ایسے ہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جنت ہی میں رہیں گے

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

ع ۹ ۱۱ ۹

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اگلے) بنی اسرائیل (یعنی تمہارے بڑوں) سے پکا قول لیا

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى

کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہنا اور رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا

اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ (بھی) اور لوگوں سے اچھی طرح (نرمی کے ساتھ) بات کرنا اور

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

نماز پڑھتے رہنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (باقی) سب پھر بیٹھے

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ

اور تم لوگ (کچھ ہو) ہی بے پروا اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے قول لیا کہ اپنے آپس میں خونریزی نہ کرنا

دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ

اور نہ اپنے شہروں سے اپنے لوگوں کو جلاوطن کرنا پھر تم نے (یعنی تمہارے بزرگوں نے) اقرار کیا

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اور تم (اس زمانے کے لوگ بھی) اس کا اقرار کرتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا) پھر وہی تم ہو کہ اپنوں کو مارتے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ

اور اپنے میں سے کچھ لوگوں کے مقابلے میں ناحق اور زبردستی ایک دوسرے کے مددگار بن کر اُن کو اُن کے شہروں سے دیس نکالا دیتے ہو

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

اور وہی لوگ اگر (کہیں) قید ہو کر تمہارے پاس (مدد مانگنے کو) آئیں تو تم چٹی بھر کر اُن کو چھڑا لیتے ہو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

حالانکہ (دوسرے سے) اُن کا نکال دینا ہی تم کو روا نہ تھا تو کیا کتاب الٰہی کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا اُن کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

کہ دنیا کی زندگی میں (اُن کی) رسوائی ہو اور (آخر کار) قیامت کے دن

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں اور جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ اُس سے بے خبر نہیں ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ

یہی ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی مول لی سو نہ تو اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى

اور نہ (کہیں سے) اُن کو مدد ہی پہنچے گی اور البتہ ہم نے موسیٰ کو

ع

الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ

کتاب (توراۃ) عنایت فرمائی اور اُن کے بعد پے درپے (اور) رسول بھیجے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے

مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ

کھلے ہوئے معجزے عطا فرمائے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے اُن کی تائید کی تو کیا تم اس وجہ سے شوخ ہو گئے کہ جب تمھارے پاس

رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ

کوئی رسول تمھاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے پھر بعض کو تم نے جھٹلایا

وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ

اور بعض کو لگے قتل کرنے اور کہتے ہیں ہمارے دل محفوظ ہیں ف۱ (نہیں) بلکہ

اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ

ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے اِن کو پھٹکار دیا ہے پس تھوڑا ہی ایمان لاتے ہیں اور جب خدا کی طرف سے اُن کے پاس

كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا

قرآن اُترا (اور وہ) اُس (کتاب) کی جو اُن کے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اور

مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ

اِس سے پہلے (اُسی کی توقع پر) منکروں کے مقابلے میں اپنی فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے تو جب

مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا

وہ چیز جس کو جانے پہچانے ہوئے تھے آموجود ہوئی تو لگے اُسی کا انکار کرنے پس منکروں پر خدا کی پھٹکار۔ کیا ہی برا معاوضہ ہے

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ ہمارے دلوں پر غلاف پڑے ہیں اور مراد یہ ہے کہ پیغمبر اسلام جو عقائد تعلیم کرتے ہیں ہم اُن کو قبول نہیں کرتے کیونکہ ہمارے دل شبے گھرے اور دور ہیں جیسے کسی تہوں کے اندر کوئی چیز کہ اُس پر کوئی تعلیم اثر نہ کر سکے اور نہ اُس میں سرایت کرے۔ پس ہم سے اسلام لانے کی توقع رکھنی لاحاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس تاویل کی تکذیب کی اور فرمایا کہ غلاف نہیں بلکہ اُن پر اللہ کی پھٹکار ہے ۱۲

اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن

جس کے بدلے میں ان لوگوں نے (اپنے نزدیک) اپنی جانوں کو خرید کیا کہ (اتنی سی بات پر کہ) خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے

يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا

اپنے فضل سے وحی بھیجے براہ سرکشی خدا کی اُتاری ہوئی کتاب سے لگے انکار کرنے ؎۱ پس کما لائے

بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ وَإِذَا قِيلَ

غصے پر غصہ ؎۲ اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب

لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ

اُن سے کہا جاتا ہے کہ (قرآن) جو خدا نے اُتارا ہے اُس پر ایمان لے آؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اُسی کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اُتری ہے

بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

اُس کے علاوہ دوسری کتاب یعنی قرآن کو نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) سچا ہے اور جو کتاب اُن کے پاس ہے اُس کی تصدیق بھی کرتا ہے

أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُم

کہ بھلا تم (یعنی تمہارے بزرگ) اگر ایمان لائے ہوتے تو پہلے (یعنی اگلے زمانے میں) اللہ کے پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے اور تمہارے پاس

مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ

موسیٰ کھلے کھلے نشان لے کر آہی چکے تھے اس پر بھی تم اُن کے (گئے) پیچھے بچھڑے کو (پرستش کے لئے) لے بیٹھے اور (ایسا کرنے سے) تم

ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

(اپنا ہی) نقصان کر رہے تھے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (یعنی تمہارے بزرگوں سے) پکا قول لیا اور (کوہ) طور کو اٹھا کر تمہارے (یعنی تمہارے بزرگوں کے) اوپر لا لٹکایا

الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا

(اور حکم دیا کہ) یہ کتاب جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور (جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو) سنو (اور پلے باندھو۔ اس کے جواب میں)

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ

کہ ہم نے سُنا تو سہی ولیکن (ہم اس کو) تسلیم نہیں کرتے اور اُن کے کفر کی وجہ سے بچھڑا (یعنی اُس کا ادب) اُن کے دل میں سرایت کر گیا تھا

؎۱

قرآن میں دوسری جگہ ہے کُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ اور كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ جس سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک بشر کی جان اعمال کے بدلے میں خدا کے ہاں گرو ہے نیک عمل کرے تو جان خلاص ہو یہی حال یہود کا بھی تھا لیکن اُنہوں نے اپنی جان کی خلاصی کرنے کے عوض میں پیغمبر آخر الزمان کے ساتھ کفر کیا اور اُسی کو معاوضہ سمجھے اور یہ اُن کی سخت غلطی تھی ۱۲

؎۲

یعنی یہود اپنی شرارتوں کی پاداش میں مبتلائے غضب الٰہی تو تھے ہی اب یہ دوسرا غضب اُن پر اور نازل ہوا کہ پیغمبر صاحب پر قرآن کا نازل ہونا دیکھ کر جل مرے۔ یعنی ایک چھوڑ دوہرے دوہرے غضب میں آ گئے ۱۲

قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾

(ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم ایمان والے ہو تو تمھارا ایمان تم کو (بہت ہی) بُری تعلیم کرتا ہے

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ

(ای پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر خدا کے ہاں عاقبت کا گھر خاص کر تمھارے ہی لئے ہے

دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٤﴾

دوسرے لوگوں کے لئے نہیں اور تم (اس دعوی میں) سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو (تاکہ جلد بہشت میں جا داخل ہو)

وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٩٥﴾

مگر ان (اعمال بد) کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے سے (زاد آخرت بناکر) بھیجا ہے وہ کبھی موت کی آرزو کر نہیں سکتے اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ

اور (ای پیغمبر) البتہ تم پاؤگے کہ یہ لوگ زندگی پر سب لوگوں سے کہیں زیادہ ریجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مشرکین سے بھی (جو قیامت ہی کے قائل نہیں)

أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ

ان میں سے ایک ایک چاہتا ہے کہ ای کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو اور (حال یہ ہے کہ) اتنی مدت جینا بھی رہے تو بھی درازی عمر اس کو

مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ

عذاب سے نجات دینے والی نہیں اور جو کچھ بھی یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اس کو دیکھتا ہے (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ

کہ جو شخص جبریل (فرشتے) کا دشمن ہو (ہوا کرے) یہ (قرآن) اس (فرشتے) نے خدا کے حکم سے تمھارے دل میں ڈالا ہے

اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾

اور قرآن ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو اس (کے زمانۂ نزول) سے پہلے موجود ہیں اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ

جو شخص اللہ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریل کا

وَمِيكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ

اور میکائیل کا تو اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ف۱ اور (اے پیغمبر) ہم نے

اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ

تمہارے پاس (ایسی) آیتیں بھیجی ہیں (جن کا مطلب) صاف (اور واضح ہے) اور اُن سے انکار نہیں کرتے مگر وہی جو نافرمان ہیں کیا ان یہود نے اس وجہ

كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

جب کبھی کوئی قول کر لیتے ہیں تو ان میں کا کوئی نہ کوئی فریق اُس کو (بالائے طاق) اُٹھا کر رکھ دیا کرتا ہے بلکہ ان میں کے اکثر تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آئے

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ

(اور وہ) اُس کتاب کی جو اُن کے پاس ہے تصدیق بھی کرتے ہیں تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے

كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا

اللہ کی کتاب (تورات) کو (جس میں ان رسول کی پیشین گوئی بھی ہے) ایسا پیٹھ پیچھے پھینکا کہ گویا اُن کو کچھ خبر ہی نہیں اور اُن ڈھکوسلوں کے پیچھے پڑ گئے

مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

جن کو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا (پڑھایا) کرتے تھے حالانکہ سلیمان سے کفر کی (یہ) حرکت سرزد نہیں ہوئی

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ

بلکہ کفر (کیا تھا تو) شیاطین نے کیا تھا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور (اس کے علاوہ اُن باتوں میں مشغول ہو گئے) جو

اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

بابل میں ہاروت ماروت فرشتوں کو پہنچائی گئی تھیں ف۲ اور وہ (فرشتے بھی) جو اُن کو پہنچا تھا

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ

کسی کو نہ بتاتے جب تک کہ اُس سے یہ کہہ نہ لیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمایش ہیں تو کہیں (اس علم کو بُری طرح استعمال کر کے) کافر نہ ہو جیو اس پر بھی

ف۱ یہود کی اور شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ بھی تھی کہ اُن کی کتابوں میں نافرمان لوگوں پر جبریل کے ہاتھوں عذاب کا نازل ہونا بھی مذکور تھا اور اسی وجہ سے یہود جبریل سے خوش نہ تھے اور پیغمبر صاحب قرآن کی نسبت فرماتے تھے کہ خدا کی طرف سے جبریل میرے پاس لاتے ہیں تو خدا نے یہود کے اس لغو خیال کی تردید فرمائی ۱۲

ف۲ جس طرح ہم لوگوں میں فال نامے اور تعبیر نامے اور تعویذ گنڈے اور نقش اور عملیات حاضرات کے بہت سے ناجائز ڈھکوسلے چل پڑے ہیں اسی طرح یہود بھی ایسی لغو باتوں میں بہت مشغول رہا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی کتاب آسمانی تورات کی بھی خبر نہیں رکھتے تھے اور ان کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ پیغمبر صاحب کیا کہتے اور کیا تعلیم دیتے ہیں انہوں نے انہیں ٹونے ٹوٹکوں اور ڈھکوسلوں کو دین سمجھ رکھا تھا ان ڈھکوسلوں کا ماخذ خدا نے بیان فرما دیا کہ سلیمان علیہ السلام کے وقت میں اس کا بہت چرچا پھیل گیا تھا مگر سلیمان کے پھیلانے سے نہیں بلکہ اُس زمانے کے شیطانوں کا کام تھا۔ پھر شہر بابل میں ہاروت ماروت تھے کوئی کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے۔ کوئی کہتا ہے معمولی آدمی تھے نیک فرشتہ سیرت کوئی کہتا ہے بادشاہ تھے چنانچہ ایک قرأت لام کے زیر سے ملکین کی بھی ہے کچھ بھی ہوں جس وقت کا یہ قصہ ہے اُس وقت وہ آدمی تھے اور اُن کو بھی اس طرح کے شعبدے معلوم تھے اور وہ لوگوں کے اصرار سے بتا بھی دیا کرتے تھے خدا نے جادو اور شعبدے سب کی قلعی کھول دی اور اس کو کفر اور بدعقیدگی سے تعبیر

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ

اُن سے ایسی باتیں سیکھتے جن کی وجہ سے میاں بی بی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ بے حکم خدا وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا

اپنی ان باتوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض یہ لوگ ان سے ایسی باتیں سیکھتے جن سے خود ان ہی کو نقصان پہنچتا اور

يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

ان کو کسی طرح کا فائدہ نہ پہنچتا باوجودیکہ جان چکے تھے کہ جو شخص ان باتوں کا خریدار رہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہی

خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (۱۰۲)

اور البتہ (بہت ہی) بُرا (معاوضہ) ہے جس کے بدلے میں انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا ای کاش ان کو (اتنی) سمجھ ہوتی

وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار رہتے تو (جو) ثواب (ان کو) خدا کی درگاہ سے (ملتا وہ) ان کے حق میں اس سے کہیں بہتر تھا ای کاش

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (۱۰۳) يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا

(یہ لوگ اتنی بات) سمجھتے مسلمانو! (پیغمبر کے ساتھ) راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو

وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۰۴)

بلکہ اُنْظُرْنَا کہا کرو اور (دھیان لگا کر) سنتے رہا کرو اور منکروں کے لئے عذاب دردناک ہے ف

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ منکر (اسلام) ہیں اس بات سے خوش نہیں ہیں

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ

کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم (مسلمانوں) پر بھلائی (یعنی وحی) نازل کی جائے

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ع ۱۲ / ۱۲

ف پیغمبر صاحب وعظ فرماتے یا دینی تذکرہ کرتے ہوتے تو حاضرین میں مسلمان، یہودی عیسائی، مشرک سب قسم کے لوگ ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ کسی کو کوئی بات اچھی طرح نہ سن پڑی تو اس کو کہنا پڑتا کہ مکرر فرمایئے یہود جو پیغمبر صاحب کے سخت دشمن تھے وہ رَاعِنَا کا لفظ ذو معنیین بولتے تھے اُس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہم نہیں سمجھے پھر فرمایئے اور دوسرے معنی ہوتے تھے ای احمق شیخی باز اور اگر عین کو ذرا کھینچ کر کہو تو یہ معنی ہو گئے ای ہمارے گڈریئے یا چرواہے مسلمان جن کے دل میں کسی طرح کا کھوٹ نہ تھا اُن کے ذہن اس طرف منتقل نہ ہوئے یہود کی دیکھا دیکھی وہ بھی رَاعِنَا کہنے لگے۔ یہود کو اشارہ کنایہ کرنے کا موقع ملا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ تم اس طرح کا لفظ کیوں بولو جس کا ایک محمل بے ادبی ہو رَاعِنَا نہیں اُنْظُرْنَا کہا کرو کہ اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ ذرا ٹھہر فرمایئے ۱۲

الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

(اے پیغمبر) ہم کوئی آیت منسوخ کر دیں یا تمہارے ذہن سے اُس کو اُتار دیں تو اُس سے بہتر یا

مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

ویسی ہی نازل بھی کر دیتے ہیں (اے پیغمبر) کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کیا تم کو معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہ آسمان و زمین کی سلطنت اسی اللہ کی ہے اور تم مسلمانوں کا اللہ کے سوا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار (مسلمانو!) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جس طرح پہلے (زمانے میں) موسیٰ سے (بیہودہ درخواستیں اور) سوالات کیے گئے تھے (ویسے ہی) تم بھی اپنے رسول سے (بیہودہ درخواستیں اور سوالات کرو)

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

تو وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا (مسلمانو!) اکثر اہل کتاب باوجودیکہ اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہے

يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

(پھر بھی) اپنے دلی حسد کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنا دیں

اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا

تو معاف کرو اور درگزرو

حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَ

یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اَور) حکم صادر فرمائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو کچھ بھلائی اپنے لئے (ذخیرۂ عاقبت کر کے) پہلے سے بھیجدو گے

منزل ١

ف ١ قرآن جب تک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی اُس میں کوئی کوئی آیت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ بھی ہوتی رہتی تھی۔ مخالفین کو اس پر اعتراض تھا اور اب بھی ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ ہم مصالح عباد کو خوب سمجھتے ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ایک حالت کے واسطے ایک حکم مناسب ہوا جاتا ہے اور ہم کو اُن کی حالتوں میں تصرف کرنے کا اختیار ہے جس طرح اُن کو تعلیم دینا مناسب سمجھا جاتا ہے وقتاً فوقتاً تعلیم دیجاتی ہے۔ اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں۔

ف ٢ یہودیوں کی عادت بہت کٹ حجتی کرنے کی تھی چنانچہ قصۂ ذبح گاؤ میں معلوم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرح کی کرید سے منع فرما دیا اور آیات کی منسوخی کے بارے میں اُس کی وجہ تلاش کرنی یہ بھی ایک قسم کی کرید ہے اور علیٰ ہٰذا القیاس یہودی حضرت موسیٰ سے بیہودہ درخواستیں بھی کیا کرتے تھے کبھی کہتے ہمیں خدا کو دکھاؤ کبھی کہتے ہم من و سلویٰ نہیں کھاتے کبھی کہتے کہ دوسری قومیں بتوں کو پوجتی ہیں ہمارے لئے بھی ایک بت بنا دو اسی طرح کی بعض باتیں مسلمانوں سے منقول ہیں مثلاً ذات انواط ایک درخت تھا مشرکین اُس میں چلّے باندھا کرتے تھے بعض مسلمانوں نے پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ ویسا ہی کوئی تھان ہم مسلمانوں کا بھی بنا دیجئے تو اس آیت میں جہاں بیہودہ سوالات کی مناہی ہے ایسی خواہشوں کی بھی مناہی ہو گئی۔

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾ وَ

اُس کو خدا کے ہاں (چلکر موجود) پاؤ گے بیشک اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے اور

قَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ

(یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاری (کہتے ہیں کہ نصاری) کے سوا جنت میں کوئی نہیں جانے پائے گا یہ اُن کے

أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١١١﴾ بَلَىٰ

(اپنے) خیالی پلاؤ ہیں ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو بلکہ واقعی بات تو یہ ہے

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ

کہ جس نے خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ف۲ اور وہ نیکو کار بھی ہے تو اُس کے لئے اُس کا اجر اُس کے پروردگار کے ہاں موجود ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ

اور ایسے لوگوں پر نہ (کسی قسم کا) غم (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے اور یہود کہتے ہیں

ع ۹ ۱۳ ۱۳

لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ

نصاری کا مذہب کچھ نہیں اور نصاری کہتے ہیں یہود کا مذہب

عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا

کچھ نہیں حالانکہ (دو نو فریق) کتاب (الٰہی) کے پڑھنے والے ہیں اسی طرح ان ہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) بھی کہا کرتے ہیں جو

يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(خدا کے حکم احکام کچھ بھی) نہیں جانتے تو جس بات میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ

اللہ اُن میں اُس کا فیصلہ کرے گا اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو

مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ

اللہ کی مسجدوں میں خدا کا نام لئے جانے کو منع کرے اور اُن کی بربادی کے درپے رہے یہ لوگ

ف۱ خیالی پلاؤ اردو کا ٹھیٹھ محاورہ ہے گو لفظوں سے الگ ہے ورنہ لفظی ترجمہ من مانی آرزوئیں ہونا چاہیئے

ف۲ اَسْلَمَ وَجْهَهُ کے لفظی معنی تو ہیں اپنا منہ جھکا دیا لیکن محاورۂ اردو میں منہ جھکانے سے اصلی مراد حاصل نہیں ہوتی اس لئے ہم نے محاورہ کا ترجمہ اختیار کیا ہے

مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

خود اِس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے ڈرتے اِن کے لئے دنیا میں (بھی)

خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ

رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا بھاری عذاب ہے ف۱ اور اللہ ہی کا ہے پورب

وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

اور پچھم تو جہاں کہیں (قبلے کی طرف) مونہ کرلو اُدھر ہی کو اللہ کا سامنا ہے بیشک اللہ (بڑی) گنجائش والا (اور سب کچھ) جانتا ہے

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

اور کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے (حالانکہ) وہ (اس بکھیڑے سے) پاک ہے بلکہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے

كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا

سب اُس کے محکوم ہیں (اس نادر) آسمان و زمین کا (وہی) موجد ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے

فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

تو بس اُس کی نسبت فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے اور (مشرکین عرب) جو (احکام الہٰی کچھ بھی)

لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ

نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا (خود) ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی اسی طرح

قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ

جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اِنھیں کی سی باتیں وہ بھی کہا کرتے تھے۔ اِن (سب) کے دل (کچھ) ایک ہی طرح کے ہیں

قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۱۱۸﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ

جو لوگ یقین (کرنے کی صلاحیت) رکھتے ہیں اُن کو تو ہم (اپنی) نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے ف۳ (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دین حق دے کر (مسلمانوں

بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضَىٰ

خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو عذاب آخرت سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور تم سے دوزخیوں کی کچھ باز پرس نہیں ہوگی ف۴ اور

ف۱ کفار قریش ابتداء اسلام میں پیغمبر صاحب اور اُن کے چند اتباع کو جو اسوقت تھے خانہ کعبہ میں اذاں دینے اور نماز پڑھنے سے مانع ہوتے تھے پیغمبر صاحب کے رستے میں کانٹے اُنھوں نے بچھائے پیغمبر صاحب نماز پڑھ رہے ہیں زبردستی آکر سر پیٹے اور گلا گھونٹا ایک بار سجدے میں تھے کہ اونٹ کی اوجھڑی گردن پر رکھدی اور معمولی تکالیف تو آئے دن ہوتی ہی رہتی تھیں یا دو کیجو پیغمبر صاحب مسلمانوں کو لے کر مکہ چھوڑ مدینے جا بسے تھے اور ہجرت کے ساتویں برس عمرہ کرنے کے لئے مکے جانا چاہا کہ وہ بھی ایک قسم کا حج تھا مکہ والوں نے نہ آنے دیا۔ اِس آیت میں کفار کے اِن ہی ظلموں کی طرف اشارہ ہے اور وہ پیشین گوئی کی تھی سو پوری ہو کر رہی کہ آخر کار مکہ فتح ہوا اور خانۂ خدا پر مسلمان قابض ہو گئے۔ کفار سارے ڈر کے مارے بھاگے بھاگے پھرنے لگے ۱۲

ف۲ کفار جو مسلمانوں کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے یا آنے سے منع کرتے تھے تو اِس سے مسلمانوں کو ضرور بے دلی ہوتی ہوگی کہ خانۂ خدا میں ہم خدا کی عبادت کر سکیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی کہ ان کی چند روزہ روک ٹوک سے تم کیوں بے دل ہوتے ہو نماز خانہ کعبہ پر موقوف نہیں ہے جہاں چاہو خدا کی عبادت کرو تمام روئے زمین مسلمانوں کے لئے مسجد ہے کہیں بھی قبلے کی طرف نماز پڑھ لو۔ خدا قبول کرتا ہے ۱۲

ف۳ (بر صفحہ آیندہ)

ف۴ (بر صفحہ آیندہ)

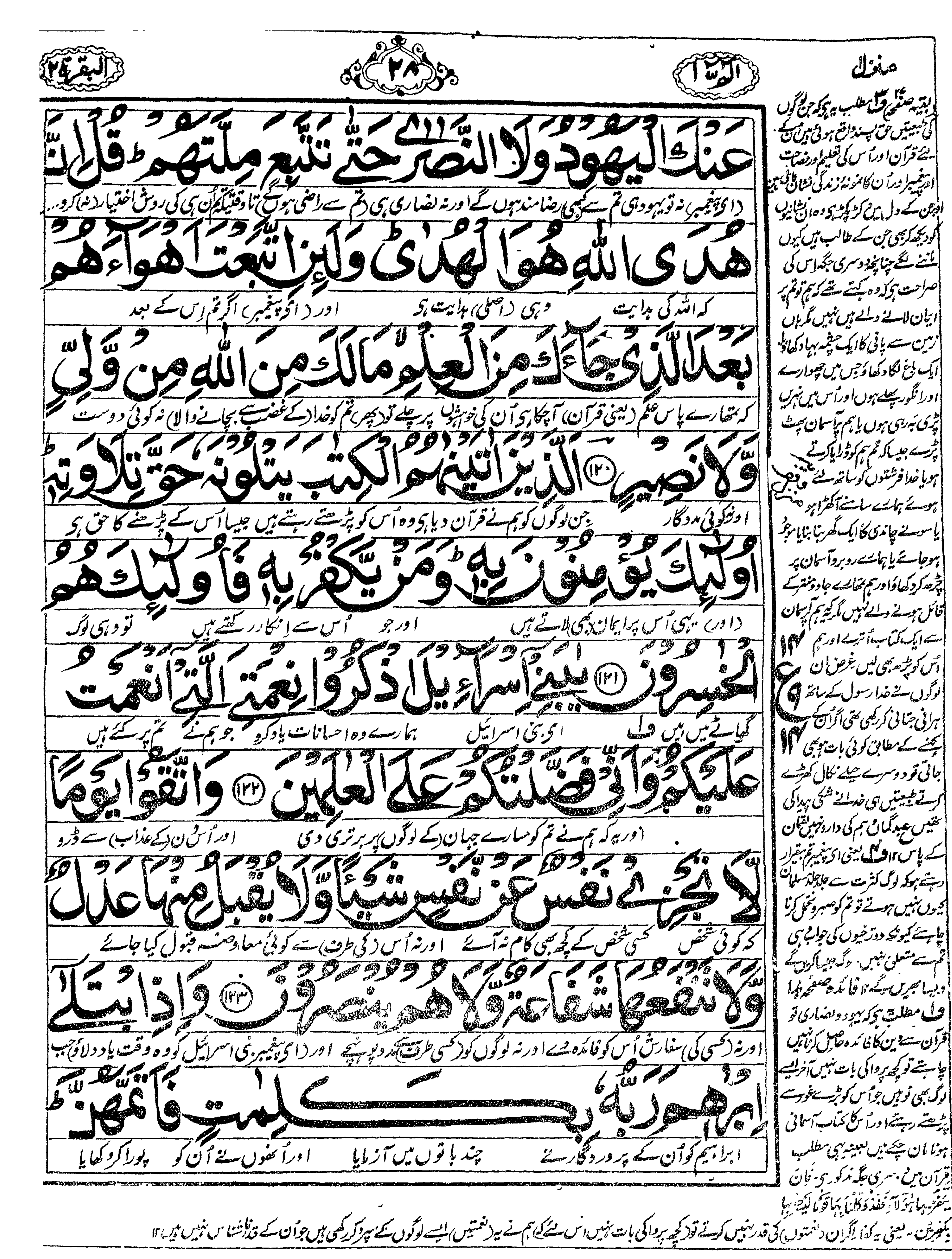

عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ

(اے پیغمبر) نہ تو یہودی تم سے کبھی رضامند ہوں گے اور نہ نصاریٰ ہی (تم سے راضی ہوں گے) تاوقتیکہ تم اُن ہی کی روش اختیار (نہ) کرو

هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم

کہ اللہ کی ہدایت وہی (اصلی) ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اِس کے بعد

بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ

کہ تمہارے پاس علم (یعنی قرآن) آچکا ہے اُن کی خواہشوں پر چلے تو (پھر) تم کو خدا (کے غضب سے بچانے والا) نہ کوئی دوست

وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ الَّذِينَ آتَيْنَٰهُمُ الْكِتَٰبَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ

اور نہ کوئی مددگار جن لوگوں کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اُس کو پڑھتے رہتے ہیں جیسا اُس کے پڑھنے کا حق ہے

أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

(اور) یہی اُس پر ایمان (بھی) لاتے ہیں اور جو اُس سے انکار رکھتے ہیں تو وہی لوگ

الْخَٰسِرُونَ ﴿١٢١﴾ يَٰبَنِي إِسْرَٰٓءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ

گھاٹے میں ہیں ف۱ اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم نے تم پر کئے ہیں

عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا

(اور یہ) کہ ہم نے تم کو سارے جہان (کے لوگوں) پر برتری دی اور اُس دن (کے عذاب) سے ڈرو

لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ

کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ اُس (کی طرف) سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے

وَلَا تَنفَعُهَا شَفَٰعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذِ ابْتَلَىٰ

اور نہ (کسی کی) سفارش اُس کو فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی طرف سے) مدد پہنچے اور (اے پیغمبر) بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلاؤ جب

إِبْرَٰهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ

ابراہیم کو اُن کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور اُنھوں نے اُن کو پورا کر دکھایا

بقیہ صفحہ ۲۷ ف۳ مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی طبیعتیں حق پسند واقع ہوئی ہیں اُن کے لیے قرآن اور اُس کی تعلیم اور نصائح اور پیغمبر اور اُن کا نمونۂ زندگی نشان کافی ہیں اور جن کے دل میں کج ہے وہ ان نشانیوں کو دیکھ کر بھی جن کے طالب ہیں کیوں ماننے لگے چنانچہ دوسری جگہ اس کی صراحت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تو تم پر ایمان لانے والے ہیں نہیں مگر ہاں زمین سے پانی کا ایک چشمہ بہا دکھاؤ یا ایک باغ لگا دکھاؤ جس میں چھوارے اور انگور پھلے ہوں اور اُس میں نہریں پڑی بہ رہی ہوں یا ہم پر آسمان پھٹ پڑے جیسا کہ تم ہم کو ڈرایا کرتے ہو یا خدا فرشتوں کو ساتھ لئے ہوئے ہمارے سامنے آکھڑا ہو یا سونے چاندی کا ایک گھر بنا بنایا موجود ہو جائے یا ہمارے روبرو آسمان پر چڑھ کر دکھاؤ اور ہم تمہارے جادو منتر کے قائل ہونے والے نہیں مگر کہ ہم پر آسمان سے ایک کتاب اُترے اور ہم اُس کو پڑھ بھی لیں غرض ان لوگوں نے خدا رسول کے ساتھ ہرانی جتانی کر رکھی تھی اگر اُن کے سمجھنے کے مطابق کوئی بات ہو بھی جاتی تو دوسرے حیلے نکال کھڑے کرتے طبیعتیں ہی خدا نے شکی پیدا کی تھیں عبد گمان ہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس ۱۲ ف۱ یعنی اے پیغمبر تم بیقرار رہتے ہو کہ لوگ کثرت سے جلد جلد مسلمان کیوں نہیں ہوتے تو تم کو صبر و تحمل کرنا چاہئے کیونکہ دوزخیوں کی جوابدہی تم سے متعلق نہیں۔ لوگ جیسا کریں گے ویسا بھریں گے ۱۲ فائدہ صفحہ ہذا ف۱ مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ تو قرآن سے دین کا فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتے تو کچھ پروا کی بات نہیں آخر ایسے لوگ بھی تو ہیں جو اُس کو بڑے غور سے پڑھتے رہتے اور اُس کا کتاب آسمانی ہونا مان چکے ہیں بعینہٖ یہی مطلب قرآن میں دوسری جگہ مذکور ہے۔ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَٰفِرِينَ۔ یعنی یہ کفار اگر ان (نعمتوں) کی قدر نہیں کرتے تو کچھ پروا کی بات نہیں اس لئے کہ ہم نے یہ (نعمتیں) ایسے لوگوں کے سپرد کر رکھی ہیں جو اُن کے قدرشناس [illegible] نہیں ہیں ۱۲

ع ۱۴ — ۱۴

قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ

(تو خدا نے) رضامند ہوکر فرمایا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنانے والے ہیں (ابراہیم نے) عرض کیا (اور) میری اولاد میں سے (بھی) فرمایا (ہاں مگر)

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿١٢٤﴾ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً

ہمارے (اس) قرار میں داخل نہیں جو بے سر ناحق ہوں گے ف اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کا مرجع (و معبد)

لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا

اور امن کی جگہ ٹھہرایا اور (لوگوں کو حکم دیا کہ) ابراہیم کی (اسی) جگہ کو نماز کی جگہ مقرر رکھو اور

إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ

ابراہیم اور اسمعیل سے فرمایا کہ ہمارے (اس گھر) کے طواف کرنے والوں اور مجاوروں

وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا

اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے پاک (صاف) رکھو اور (اے پیغمبر ان کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم نے دعا مانگی

آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ

امن کا شہر بنا اور اُس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں اُن کو پھل پھلاری کھانے کو دے

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ جو (اللہ اور روز آخرت کا) منکر ہوگا اُس کو بھی چند روز کے لئے ہم (ان چیزوں سے) فائدہ اُٹھانے دیں گے پھر (آخر کار)

أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٢٦﴾ وَإِذْ

اُس کو مجبور کرکے عذاب دوزخ میں (لیجا) داخل کریں گے اور (وہ بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا

ابراہیم اور (اُن کے ساتھ) اسمعیل (دونوں) خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (اور دعائیں مانگتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار

تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا

ہم سے (یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے (اور) اے ہمارے پروردگار

ف یہاں سے لیکر آخر پارہ تک ایک مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے جس کے مخاطب اصل میں یہود ہیں اور کہیں کہیں لپیٹ میں نصاریٰ بھی آگئے ہیں۔ یہود اہل کتاب تھے ابراہیم علیہ السلام کا بڑا ادب رکھتے تھے باایں ہمہ اہل عرب سے جو ابراہیم کے بیٹے اسمعیل کی اولاد تھے اُن کو پرخاش تھی اور یوں سمجھ رکھا تھا کہ دنیا کی بادشاہت اور دین کی پیغمبری جس کا وعدہ خدا نے نسل ابراہیم کے لئے فرمایا تھا ابراہیم کے بیٹے اسحاق کی نسل کے ساتھ خاص تھا اور یہی وجہ اُن کو پیغمبر صاحب سے مخالفت کرنے کی ہوئی۔ اِن آیات میں یہود کی ان غلط فہمیوں کی اچھی طرح قلعی کھولی گئی ہے۔ قصہ ابتدا سے یوں ہے کہ خدا نے ابراہیم کو کچھ حکم دیئے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ اس قسم کی باتیں تھیں۔ جو روحانی و جسمانی طہارت سے متعلق تھیں روحانی طہارت جیسے توحید و عقائد اور جسمانی جیسے ختنہ ناخن ترشوانا۔ مونچھ اور بغل اور زیرناف کے بال دور کرنا پانی سے استنجا کرنا وغیرہ وغیرہ ابراہیم ع نے اِن احکام کی تعمیل ایسی عمدگی سے کی کہ خدا نے رضامند ہو کر اُن کو لوگوں کا پیشوا بنایا ابراہیم نے تقاضائے بشریت چاہا کہ اُن کی نسل بھی انعام الٰہی سے محروم نہ رہے خدا نے منظور فرمایا اور صرف ظالموں کو مستثنیٰ کردیا۔ اسحاق کی اولاد ہوں یا اسمعیل کی۔ یہود کی دعائی تخصیص کا جواب ہوگیا۔ اس کے بعد اسمعیل کی خدمتوں کا ذکر فرمایا کہ وہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں باپ کے ساتھ شریک تھے۔ باپ بیٹوں نے بامید قبول اِس عبادتگاہ کو بنایا تھا۔ بناتے جاتے تھے اور خدا سے دعائیں مانگتے جاتے تھے کہ خدا اُن کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اور چونکہ خانۂ کعبہ

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً

اور ہم کو اپنا (بندہ) فرماں بردار بنا اور ہماری نسل میں ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا حکم بردار ہو

لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصوروں سے درگزر بیشک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا

الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ

مہربان ہے اور اے ہمارے پروردگار ان (مکے والوں) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج کہ ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے

آيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ

اور ان کو کتاب (آسمانی) اور عقل (کی باتیں) سکھائے اور ان (کے نفوس) کی اصلاح کرے بیشک تو ہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرٰهِيمَ إِلَّا مَنْ

با اختیار (اور) صاحب تدبیر ہے اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے انحراف کرے مگر وہی

سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي

جس کی عقل ماری گئی ہو اور بیشک ہم نے اُن کو دنیا میں (بھی) انتخاب کر لیا تھا اور

الْآخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۳۰﴾ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ

آخرت میں بھی) وہ نیکوں (کے زمرے) میں ہوں گے۔ جب اُن سے اُن کے پروردگار نے کہا کہ (ہماری ہی) فرمانبرداری کرو تو (جواب میں)

أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ

کہا میں سارے جہان کے پروردگار کا (بندہ یعنی تیرا ہی) فرماں بردار ہوا اور اسی (طریقے) کی نسبت ابراہیم اپنے بیٹوں کو وصیت کر گئے اور (ایسا ہی) یعقوب (بھی)

يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ

کہ بیٹا! اللہ نے (تمہارے) اس دین اسلام کو تمہارے لئے پسند فرمایا ہے پس تم

مُّسْلِمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ

مسلمان ہی مرنا ف (اے یہود) بھلا کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سامنے موت آ کھڑی ہوئی

ف یعنی مرتے دم تک اسی دین اسلام پر ثابت قدم رہنا ۱۲

(بقیہ صفحہ ۲۹) ایسی جگہ بنایا گیا تھا جہاں کھانے کی کوئی چیز از قسم غلہ میوہ جات وغیرہ پیدا نہیں ہوتی۔ اُن کی ایک یہ عاجزی تھی کہ جو لوگ یہاں آئیں اور رہیں خدا اُن کی روزی کا بھی کوئی سامان کرے اور بستی میں امن بھی ہو تاکہ لوگ اطمینان سے عبادت الٰہی میں مصروف رہیں چنانچہ اس دعا کی قبولیت کے آثار اب بھی موجود ہیں اور تا قیام قیامت موجود رہیں گے مکے کے گردونواح کی زمین ویسی ہی پہاڑ اور ریگستان ہے کہ برسات نہیں ہوتی۔ زمین میں پیداوار کی قابلیت نہیں۔ پانی کی کمی اور جو قدر قلیل ہے وہ کھاری مگر بڑا شہر ہو گیا ہے۔ مگر دنیا کی تمام چیزیں وہاں ملتی ہیں۔ امن کی کیفیت یہ کہ عرب کی قومیں ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتی رہتی تھیں اور تمام ملک میں لوٹ مار ہوا کرتی تھی مکے کے ادب سے اُن وقتوں میں بھی کوئی شخص حاجیوں سے متعرض نہیں ہوتا تھا اور حج کے ایک مہینے پہلے اور ایک مہینے بعد تک سب جگہ لڑائیاں موقوف ہو جاتی تھیں اور خاص شہر میں پہلے بھی امن تھا اب بھی ہے۔ یہ تو آسائش جسمانی کے متعلق تھا لوگوں کی روحانی آسائش کے لئے ابراہیم نے دعا مانگی تھی کہ انھیں میں سے ایک رسول آئے جو ان کی اصلاح کرے چنانچہ پیغمبر صاحب نے اس دعا کی قبولیت کو پورا کر دکھایا۔ یہ یہود کی تخصیص کا دوسرا جواب ہوا اور اس کا بھی کہ یہود کے نزدیک مکہ اور خانہ کعبہ کی کچھ وقعت نہ تھی اور وہ اس کے ادب کو جھوٹا عرب کی رسم سمجھتے تھے خدا نے صاف طور پر سمجھا دیا کہ ابراہیم کو مانا اور پیغمبر صاحب کو نہ ماننا نری ہٹ دھرمی ہے۔ یہ دین اسلام جس کی پیغمبر صاحب تعلیم کرتے ہیں وہی ابراہیم کا دین ہے جو ابراہیم سے اُن کے بیٹے اسمٰعیل اور اسحٰق کو پھر اُن کے پوتے یعقوب کو پھر یعقوب کی اولاد اور آخر میں نسلاً بعد نسلٍ پیغمبر صاحب کو خدا کی طرف سے ملا ہے یہود اس بات پر نازاں تھے کہ ہم ابراہیم اور اسحاق و یعقوب کی اولاد ہیں تو خدا نے فرمایا کہ دین میں نسب کو کیا دخل ہے ۱۲

ع ۱۵ · ۸ · ۱۵

إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ

(اور) اس وقت اُنھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے (مرے) پیچھے کس کی عبادت کروگے اُنھوں نے جواب دیا کہ آپ کے معبود

وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا ۚ

اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق آپ کے باپ دادوں کے معبود خدائے واحد کی عبادت کریں گے

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ

اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں (اے یہود) یہ لوگ تھے کہ (اپنے وقتوں میں) ہو گزرے اُن کا کیا اُن کو

وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۴﴾

اور تمھارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گزرے ہیں تم سے اُس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ

اور (یہود اور عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو راہِ راست پر آجاؤ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو (نہیں) بلکہ (ہم) ابراہیم کے طریقے پر ہیں

حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳۵﴾ قُولُوا

جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ف۱ (مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو یہ) جواب دو

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ

کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور (قرآن) جو ہم پر اترا (اُس پر) اور (صحیفے) جو ابراہیم اور اسمٰعیل

وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَ

اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب پر اُترے (اُن پر) اور موسیٰ اور

عِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

عیسیٰ کو جو (کتاب) ملی (اُس پر) اور جو (دوسرے) پیغمبروں کو اُن کے پروردگار سے ملا (اُس پر) ہم ان (پیغمبروں) میں سے

أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۳۶﴾ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ

کسی ایک میں بھی (کسی طرح کی) جدائی نہیں سمجھتے اور ہم اسی ایک خدا کے فرماں بردار ہیں تو اگر جیسا تم ایمان لائے ہو ویسا ہی یہ (یہود و نصاریٰ) بھی ایمان لے آئیں

ف۱

یہود مسلمانوں سے کہتے کہ ہم راہِ راست پر ہیں ہمارے دین میں آداخل ہو اور نصاریٰ کہتے ہم راہِ راست پر ہیں ہمارے دین میں آجاؤ۔ خدا نے مسلمانوں کی طرف سے اُن کو جواب دیا کہ تم دونوں فرقوں نے اصل دین یعنی توحید کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارا دین اور اعتقاد وہی ہے جو بڑے پکے موحد یعنی ابراہیم کا تھا اور یہی دین اُن کی اولاد موسیٰ عیسیٰ وغیرہ انبیا علیہم السلام کا تھا اور ہم سب کتب آسمانی کو مانتے ہیں اور تم کسی کو مانتے ہو اور کسی کو نہیں مانتے ۱۲

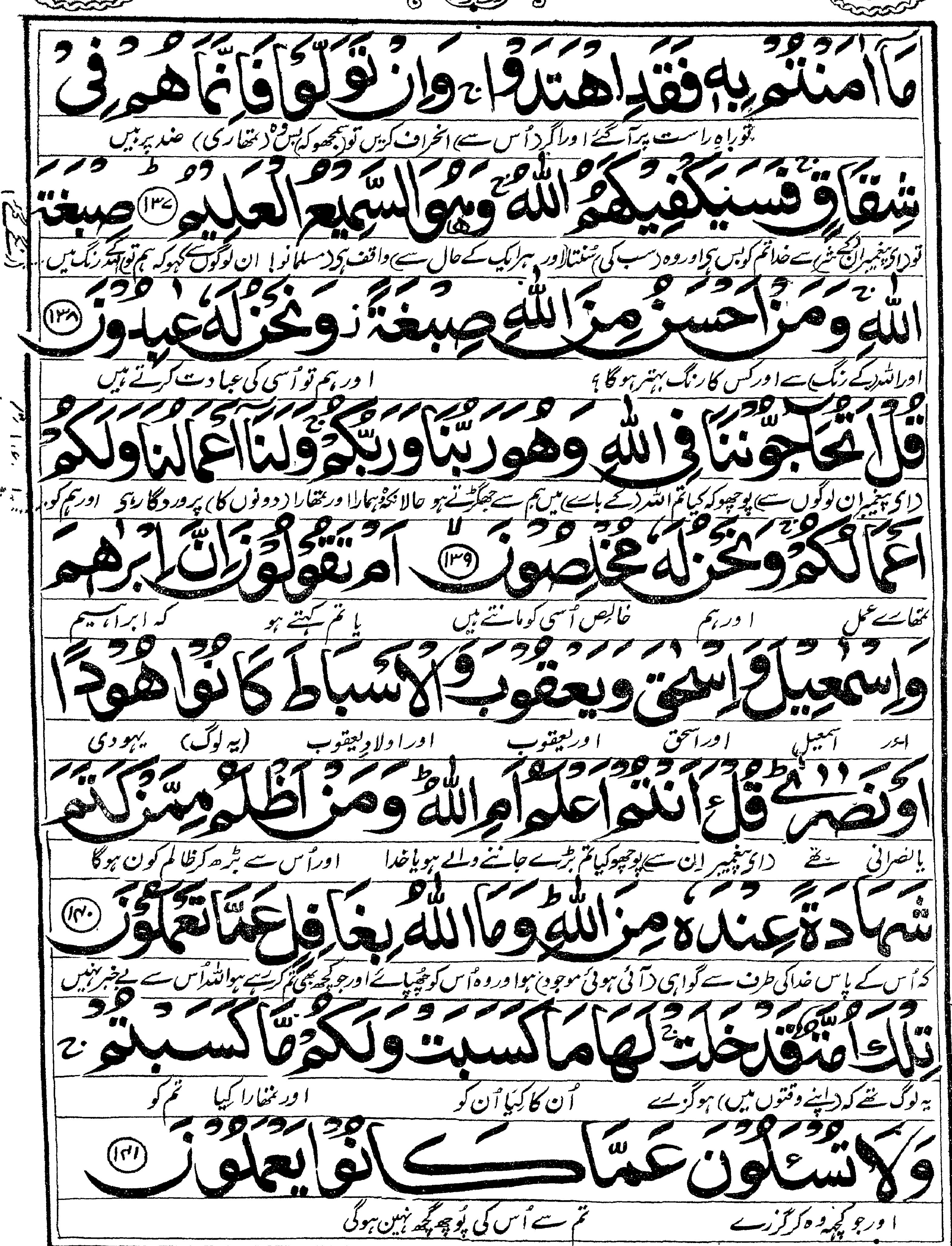

مَآ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ

تو راہِ راست پر آ گئے اور اگر (اُس سے) انحراف کریں تو (سمجھو کہ) وہ (تمہاری) ضد پر ہیں

شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبۡغَةَ

تو (اے پیغمبر اُن کے شر) سے خدا تم کو بس ہے اور وہ (سب کی) سُنتا اور (ہر ایک کے حال سے) واقف ہے (مسلمانو! ان لوگوں سے کہو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے)

اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۚ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

اور اللہ (کے رنگ) سے اور کس کا رنگ بہتر ہو گا؟ اور ہم تو اُسی کی عبادت کرتے ہیں

قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ۚ وَلَنَآ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ کیا تم اللہ (کے بارے) میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا (دونوں کا) پروردگار ہے اور ہم کو

اَعۡمَالُكُمۡ ۚ وَنَحۡنُ لَهٗ مُخۡلِصُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ

ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے عمل (کا) اور ہم خالص اُسی کو مانتے ہیں یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب (یہ لوگ) یہودی

اَوۡ نَصٰرٰى ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ

یا نصرانی تھے (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ کیا تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا

شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾

کہ اُس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (آئی ہوئی موجود) ہو اور وہ اُس کو چھپائے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اُس سے بے خبر نہیں

تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ

یہ لوگ تھے کہ (اپنے وقتوں میں) ہو گزرے اُن کا کیا اُن کو اور تمہارا کیا تم کو

وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾

اور جو کچھ وہ کر گزرے تم سے اُس کی پوچھ گچھ نہیں ہو گی

١٦ ع ١٦

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا

جن لوگوں کی عقل ماری گئی ہی وہ تو کہیں ہی گے کہ مسلمان جس قبلے پر (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) اس سے اُن کو (دوسری طرف کو) مُڑ جانے کی کیا وجہ

عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

ہوئی (اے پیغمبر تم یہ) جواب دو کہ مشرق اور مغرب (سب) اللہ ہی کا ہی جس کو چاہتا ہی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا

(دین کا) سیدھا رستہ دکھاتا ہی ف۱ اور (مسلمانو!) جیسے ہم نے تم کو ٹھیک قبلہ بتا دیا ہی اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کی راس کی اُمت بھی بنایا ہی

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

تاکہ (اور) لوگوں کے مقابلے میں تم گواہ بنو اور تمھارے مقابلے میں (تمھارے) رسول (محمد صلعم)

عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ

گواہ بنیں ف۲ اور (اے پیغمبر) جس قبلے پر تم (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) ہم نے اُس کو

عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى

اس غرض سے قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدلا جائے تو) جو لوگ رسول کی پیروی کریں اُن کو ہم اُن لوگوں سے (الگ) معلوم کرلیں جو (سرتابی کرکے)

عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى

اپنے اُلٹے پاؤں پھر جائیں اور قبلے کا بدلا جانا سب ہی پر شاق ہوا مگر اُن لوگوں پر (شاق نہیں ہوا) جن کو اللہ نے (نیک) ہدایت دی

اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

(کہ اُنھوں نے تحویل قبلہ کو خوشی خوشی منظور کرلیا) اور خدا (ایسا) نہیں کہ تمھارے ایمان (کے کام یعنی نماز) کو ضائع ہونے دے خدا تو

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

لوگوں پر بڑی ہی شفقت رکھنے والا مہربان ہی ف۳ (اے پیغمبر حکم تحویل قبلہ کے انتظار میں) تمھارا مُونہ پھیر پھیر کر آسمان کی طرف دیکھنا

فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

ہم ملاحظہ فرما رہے ہیں تو (گھبراؤ نہیں) جو قبلہ تم چاہتے ہو ہم تم کو اُسی کی طرف پھر جانے کا حکم دیدیں گے

ف۱ پیغمبر صاحب شروع شروع میں بیت المقدس کی طرف مُونہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ مدینے میں آنے پیچھے بھی کوئی ڈیڑھ برس کے قریب بیت المقدس ہی کی طرف مُونہ کرکے نماز پڑھتے رہے پھر حکم ہوا کہ خانۂ کعبہ کی طرف مونہ کیا کرو۔ یہود تو بات بات میں کھڑپیچ نکالا ہی کرتے تھے اُن کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہ پیغمبر کی راے کو بھی کچھ ثبات نہیں۔ اس آیت میں اِس کا جواب ہی کہ اللہ کے علم میں پائدار قبلہ یہی خانۂ کعبہ تھا اور مسلمانوں سے مصلحتاً چند روز کے لیے بیت المقدس کی طرف کو نماز پڑھوائی چنانچہ یہ مصلحت آگے مذکور ہوگی ۱۲ ف۲ ہم نے تو اِس آیت کا مطلب یہ سمجھا ہی کہ ہم مسلمانوں کے دین میں افراط و تفریط نہیں نہ تو ہم عقل کو بالکل معطل رکھتے ہیں کہ اندھا دُھندا گلوں کی پیروی کرتے جائیں اور نہ بالکل عقل پر ہمارے دین کا مدار ہی کہ ہر ایک بات کی لِم دریافت کریں تحویل قبلہ کا معاملہ اسی قسم کا تھا کہ ہم کو اُس کی وجہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی حکم رسول کی تعمیل کر دینی کافی تھی چنانچہ ایک حدیث میں ہی کہ تحویل قبلہ کا حکم نماز عصر کے وقت ہوا پیغمبر صاحب تو نئے قبلہ کی طرف نماز عصر پڑھا چکے تھے اور مسجد قبا میں جماعت ہو رہی تھی۔ ایک صحابی پیغمبر صاحب کے ساتھ نماز پڑھ کر مسجد قبا سے ہو کر گزرے اور اُنھوں نے نمازیوں سے کہا کہ میں نئے قبلہ کی طرف پیغمبر صاحب کے پیچھے نماز پڑھے چلا آتا ہوں یہ سنتے کے ساتھ جماعت جو رکوع میں تھی اُسی طرح کعبہ کی طرف پھر گئی۔ یہ تھے اُمت وسط ہونے کے معنے لیکن سب کا حال تو یکساں نہیں ہوتا بعض کو اغوائے یہود سے خدشات واقع ہوئے تو اگلی آیت میں اُن کو سمجھا دیا ہی کہ پہلے بیت المقدس کو قبلہ ٹھہرانا پھر کعبہ کی طرف تحویل کرنا اسی غرض سے تھا کہ جب چاپ کے ماننے والے اور حجتیں نکالنے والے ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں۔

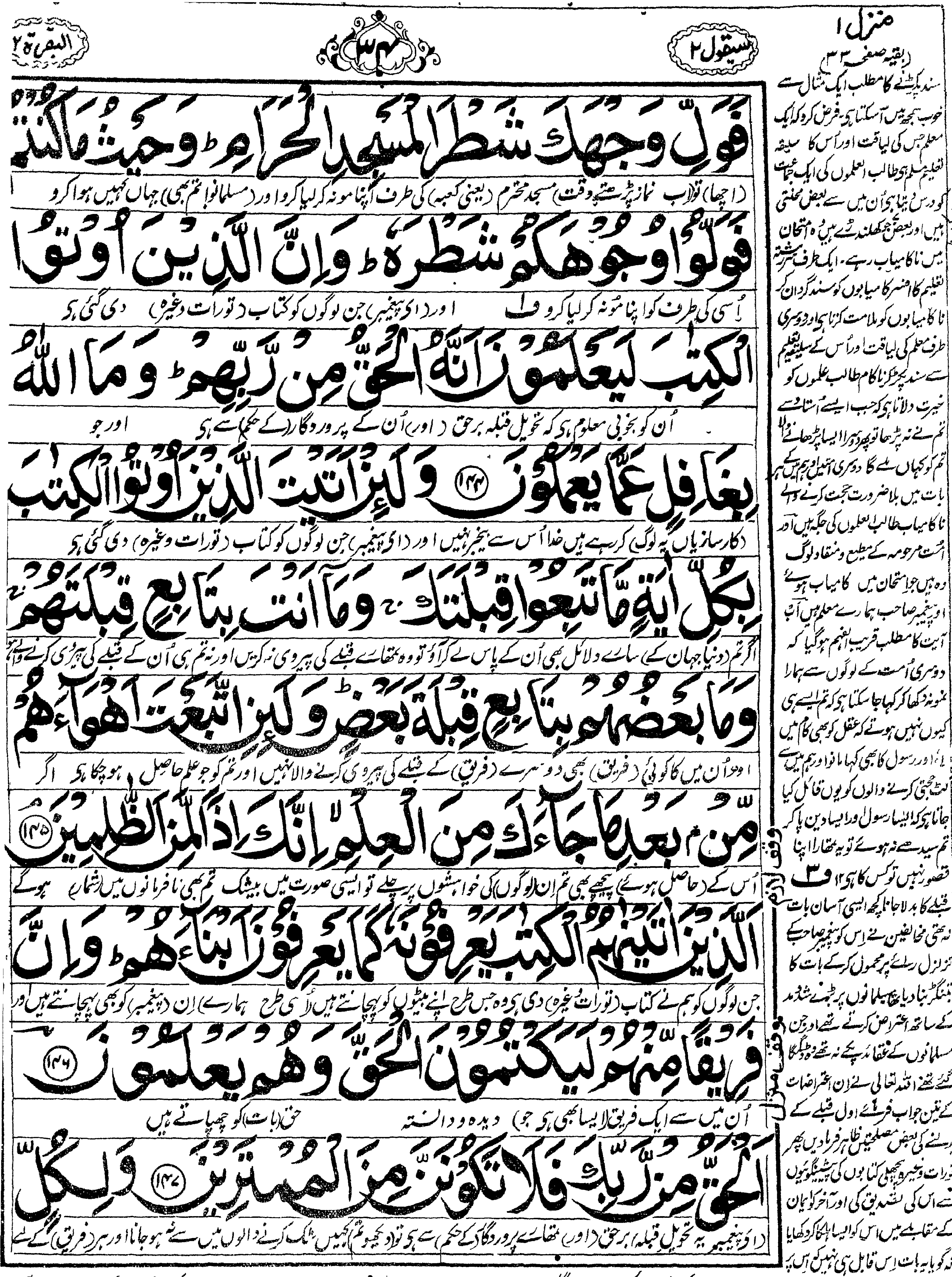

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

(اچھا) تو (اب نماز پڑھتے وقت) مسجد محترم (یعنی کعبہ) کی طرف اپنا مونہ کر لیا کرو اور (مسلمانو تم بھی) جہاں کہیں ہوا کرو

فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا

اُسی کی طرف کو اپنا مونہ کر لیا کرو ف۱ اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (تورات وغیرہ) دی گئی ہے

الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ

اُن کو بخوبی معلوم ہے کہ تحویل قبلہ برحق (اور) اُن کے پروردگار (کے حکم) سے ہے اور جو

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (۱۴۴) وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

(کارسازیاں یہ لوگ کر رہے ہیں خدا اُس سے بیخبر نہیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (تورات وغیرہ) دی گئی ہے

بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

اگر تم (دنیا جہان کے) سارے دلائل بھی اُن کے پاس لے کر آؤ تو وہ تمھارے قبلے کی پیروی نہ کریں اور نہ تم ہی اُن کے قبلے کی پیروی کرنے والے

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ

اور خود اُن میں کا کوئی (فریق) بھی دوسرے (فریق) کے قبلے کی پیروی کرنے والا نہیں اور تم کو جو علم حاصل ہو چکا ہے اگر

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ (۱۴۵)

اُس کے (حاصل ہوئے) پیچھے بھی تم اِن (لوگوں) کی خواہشوں پر چلے تو ایسی صورت میں بیشک تم بھی نافرمانوں میں (شمار) ہوگے

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اُسی طرح ہمارے) اِن (پیغمبر) کو بھی پہچانتے ہیں اور

فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۱۴۶)

اُن میں سے ایک فریق (ایسا بھی ہے جو) دیدہ و دانستہ حق (بات) کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۱۴۷) وَلِكُلٍّ

(اے پیغمبر یہ تحویل قبلہ) برحق (اور) تمھارے پروردگار کے حکم سے ہے تو (دیکھو تم) کہیں شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا اور ہر (فریق) کے لیے

(بقیہ صفحہ ۳۳) سند کے بٹنے کا مطلب ایک مثال سے خوب سمجھ میں آسکتا ہے۔ فرض کرو کہ ایک معلم جس کی لیاقت اور اُس کا سلیقہ تعلیم مسلّم ہو طالب العلموں کی ایک جماعت کو درس پڑھاتا ہے ان میں سے بعض محنتی ہیں اور بعض جو کھلنڈرے ہیں وہ امتحان میں ناکامیاب رہے۔ ایک طرف سر رشتہ تعلیم کا افسر کامیابوں کو سند دیکر ان کے ناکامیابوں کو ملامت کرتا ہے اور دوسری طرف معلم کی لیاقت اور اُس کے سلیقہ تعلیم سے سند پکڑ کر ناکام طالب علموں کو غیرت دلاتا ہے کہ جب ایسے استاد سے تم نے نہ پڑھا تو پھر دوسرا ایسا پڑھانے والا تم کو کہاں ملے گا۔ دوسری آیتوں میں ہم ہر بات میں بلا ضرورت حجت کرنے والے ناکامیاب طالب العلموں کی جگہ ہیں اور اُمت مرحومہ کے مطیع و منقاد لوگ وہ ہیں جو امتحان میں کامیاب ہوئے اور پیغمبر صاحب ہمارے معلم ہیں اب آیت کا مطلب قریب الفہم ہو گیا کہ دوسری اُمت کے لوگوں سے ہمارا نمونہ دکھا کر کہا جا سکتا ہے کہ تم ایسے ہی کیوں نہیں ہوتے کہ عقل کو بھی کام میں لا۔ اور رسول کا بھی کہا مانو اور ہم میں سے کٹ حجتی کرنے والوں کو یوں قائل کیا جاتا ہے کہ ایسا رسول اور ایسا دین پا کر تم سیدھے نہ ہوئے تو یہ تمھارا اپنا قصور نہیں تو کس کا ہے؟ ف۱ قبلے کا بدل جانا کچھ ایسی آسان بات نہ تھی مخالفین نے اس کو پیغمبر صاحب کے تزلزل رائے پر محمول کر کے بات کا بتنگڑ بنا دیا اور مسلمانوں پر طعنے شد و مد کے ساتھ اعتراض کرنے لگے تھے اور جن مسلمانوں کے عقائد پکے نہ تھے وہ ڈگمگا گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اِن اعتراضات کے تین جواب فرمائے اول قبلے کے بدلنے کی بعض مصلحتیں ظاہر فرمادیں پھر تورات وغیرہ پچھلی کتابوں کی پیشینگوئیوں سے اس کی تصدیق کی اور آخر کو بیان کے مقابلے میں اس کو ایسا ہلکا کر دکھایا کہ گویا یہ بات اس قابل ہی نہیں کہ اُس پر

اتنا زور دیا جائے۔ غایۃ مافی الباب شرط نماز ہے سو آدمی کسی نہ کسی طرف کو تو مونہ کرے ہیگا اگر ایک ہی طرف کو لازم پکڑلیں اور اسکو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کر لیا تو اس سے جوہر الی اللہ میں کہ اصل مقصد ہے کچھ بھی فرق نہیں آتا مسلمان جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی حالت میں مسلمان تھے ویسے ہی کعبہ کی طرف۔ جیسے ہی ریل اور کشتی میں ہر طرف ۱۲ ف۱ ۔ متعلقہ فیہا صفحہ آئندہ میں دیکھو)

وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

ایک سمت (مقرر) ہی جدھر کو (نماز میں) وہ اپنا مُونھ کرتا ہی تو (مسلمانو!) تم اختلاف سمت کی چنداں پروا نہ کرکے نیکیوں کی طرف لپکو (کہ اَوروں سے بڑھ جاؤ)

يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ

اللہ تم سب کو (اپنے پاس) کھینچ بلائے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور

مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

(اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی تو جہاں ہو نماز میں) اپنا مُونھ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو

وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ

اور یہ (یعنی نیا قبلہ) برحق (اور) تمھارے پروردگار (کے حکم) سے ہی اور (مسلمانو!) اللہ تمھارے عملوں سے بیخبر نہیں اور

مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

(اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی تو جہاں ہو نماز میں) اپنا مُونھ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

اور (مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو (نماز میں) اُسی کی طرف اپنا مُونھ کرو (بار بار حکم دینے سے ایک) غرض یہ ہی کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

تمھیں قائل کرنے کی سند ہاتھ آجائے مگر اُن میں سے جو ناحق کی ہیکڑی کرتے ہیں (وہ تم کو الزام دیے بغیر رہنے کے نہیں) تو تم اُن سے نہ ڈرو

وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ۙ

اور ہمارا ڈر رکھو اور (دوسری) غرض یہ ہی کہ ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں اور (تیسری) غرض یہ ہی کہ تم (قبلے کے بارے میں) سیدھے رستے پر آلگو

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ

(یہ احسان بھی اُسی قسم کے ہیں) جیسا ہم نے تم میں تم ہی میں کے ایک رسول بھیجے جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے

اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ

اور تمھاری اصلاح کرتے اور تم کو کتاب (یعنی قرآن) اور عقل (کی باتیں) سکھاتے اور تم کو ایسی ایسی باتیں بتاتے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(فائدہ متعلقہ صفحہ ۳۴)

ف کعبہ تو ایک کوٹھا سا ہی اور اُس کے گرداگرد مسجد بنی ہوئی ہی جو مسجد حرام یعنی مسجد محترم کہلاتی ہی اور مسجد کی تعظیم و توقیر خانہ کعبہ کی وجہ سے ہی تو اگرچہ مسجد محترم کی طرف مُونھ کرنے کا حکم ہی مگر مقصود خانہ کعبہ کی طرف مُونھ کرنا ہی کیونکہ مسجد کے اندر جو نمازیں ہوتی ہیں وہ ہر چہار طرف سے خانہ کعبہ کی طرف مونھ کرکے پڑھی جاتی ہیں ۱۲

مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

جو پہلے سے تم کو معلوم نہ تھیں ف۱ تو تم ہماری یاد میں لگے رہو کہ ہمارے ہاں بھی تمہارا ذکر (خیر) ہوتا رہے

وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور ہمارا شکر کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو ف۲ مسلمانو!

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾

صبر کرنے اور نماز پڑھنے سے (مصیبت کی برداشت پر) سہارا پکڑو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے ف۳

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُن کو مرا ہوا نہ کہنا (وہ مرے نہیں) بلکہ زندہ ہیں

وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ

مگر (اُن کی زندگی کی حقیقت) تم نہیں سمجھتے اور البتہ ہم تم کو تھوڑے سے خوف اور

وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ

بھوک سے اور مال اور جان اور پیداوار (اراضی) کی کمی سے آزمائیں گے اور (اے پیغمبر)

الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا

صبر کرنے والوں کو (خوشنودی خدا اور کشایش کی) خوشخبری سنا دو۔ یہ لوگ جب ان پر مصیبت آپڑتی ہے تو بول اُٹھتے ہیں

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر

صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

اُن کے پروردگار کی عنایتیں اور رحمت ہے اور یہی

الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

راہ راست پر ہیں بیشک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی (ٹھہرائی ہوئی) آداب گاہوں میں سے ہیں

ع ۳ عند المتاخرین ۱۲ ۱۸ ع ۵ ۲

ف۱ اتنی سی دور میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم تین دفعہ آچکا ہے۔ اللہ تعالی نے اس کی تین وجہیں بیان فرمائیں ایک یہ کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو مسلمانوں کے قائل کرنے کے لئے سند ہاتھ آجائے اس کی توضیح یہ ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم آیا تو کیا مسلمان اور کیا یہود کیا مشرکین سب میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ یہود تو اس بات سے چڑے کہ مسلمانوں نے اُن کا قبلہ چھوڑ دیا مشرکین اس شیخی میں آگئے کہ ہمارا قبلہ اختیار کیا ہے تو رفتہ رفتہ ہمارا دین بھی اختیار کریں گے مسلمانوں پر جو چاروں طرف سے آوازے کسے جانے لگے تو اُن میں بعض لگے بغلیں جھانکنے۔ آدمی کا قاعدہ ہے کہ اُس کو خلاف خواہش کوئی حکم دیا جائے تو وہ ادھیڑ بن میں رہ کر اس میں میکھ نکالا کرتا ہے بعض مسلمانوں کو یہ خیال گذرا کہ ہمیشہ کے رہنے کی جگہ تو کعبہ کی طرف منہ کریں سفر میں نہیں اور مقام عارضی میں نہیں۔ اسی واسطے تین دفعہ حکم آیا کہ مقام مستقل ہو یا مقام عارضی یا سفر تینوں حالتوں میں کعبہ کی طرف منہ کرنا ہوگا کیونکہ اگر صرف مقام مستقل کے مقید رہوگے تو پھر لوگ وہی اعتراض کریں گے کہ قبلہ کیا ہوا آدھا تیتر آدھا بٹیر ہوگیا مقام مستقل میں کعبہ اور مقام عارضی اور سفر میں وہی بیت المقدس غرض بار بار حکم دینے کی ایک وجہ تو یہ ہوئی مگر اس کے ساتھ یہ بھی جتا دیا کہ جو تم سے خواہ مخواہ ضد رکھتے ہیں یعنی مثلاً یہود وہ تو باز آنے والے ہیں نہیں تو ان سے ڈرنا کیا۔ بار بار حکم دینے کی دوسری وجہ یہ کہ غور سے دیکھا جائے تو اہل عرب کے حق میں تحویل قبلہ ایک احسان الہی تھا اس سے ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے بنائے ہوئے معبد کی جو وقعت قائم ہوتی تھی اور اس میں اہل عرب کی بڑی دلجوئی تھی تیسری وجہ یہ کہ اللہ کو خانہ کعبہ کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قبلہ قرار دینا منظور تھا اور جو خدا کو منظور ہے وہی بات برحق ہے اس لئے بار بار حکم دے کر اچھی طرح مسلمانوں کے ذہن نشین کر دیا کہ یہ راست یہی ہے ۱۲

ف۲ (صفحہ آیندہ) ف۳ (صفحہ آیندہ)

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط

تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اُس پر اُن دونوں کے درمیان طواف (کے پھیرے) کرنے میں کچھ گناہ نہیں (جیساکہ بعض نے خیال کیا ہے بلکہ موجب ثواب ہے)

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور جو اپنی خوشی سے نیک کام کرے (از انجملہ یہ طواف) تو اللہ قدر دان (ا) ور اُس کی نیت کو) جانتا ہے ولے وہ جو

يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ

ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں اُتاری ہیں اور کتاب (تورات) میں ہم نے

لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

لوگوں کو صاف سمجھا دیں اس کے بعد بھی جو اُن کو چھپائیں تو یہی لوگ ہیں جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور (دنیا بھر کے) لعنت کرنے والے (بھی) لعنت کرتے ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ

مگر جنھوں نے توبہ کی اور (اپنی حالت کی) اصلاح کر لی اور (جو کچھ کتاب میں تھا صاف صاف بیان کر دیا تو یہی لوگ ہیں جن کے (پچھلے قصوروں) ہم معاف فرماتے ہیں

عَلَيْهِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور ہم تو (قصوروں کے) بڑے معاف کرنے والے مہربان ہیں جو لوگ (جیتے جی دین حق سے) انکار کرتے رہے

وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے یہی ہیں جن پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ (ہمیشہ) اُسی (پھٹکار) میں رہیں گے نہ تو اُن پر سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج

اور نہ اُن کو مہلت ہی ملے گی اور (لوگو!) تمہارا معبود (تو وہی) خدائے واحد ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے بیشک آسمانوں

منزل ۱

(بقیہ فوائد صفحہ ۳۶)

ولے ایک لمبی حدیث میں آیا ہے کہ فرشتے روئے زمین سے واپس جا کر بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہوتے ہیں تو اُن سے بندوں کا حال پوچھا جاتا ہے تو وہ مجالس حسنہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اظہار رحمت ہوتا ہے شاید اس آیت میں اسی تذکرے کی طرف اشارہ ہو یا ہم لوگوں کے محاورے کے مطابق فرما دیا ہے کہ تم ہماری یاد رکھو ہم تمہاری یاد رکھیں یعنی ہم کو بھی تمہارا خیال رہے ۱۲

وسے مطلب یہ ہے کہ انسان صبر کی عادت کر لیتا ہے تو اُس کو مصیبت کی ایذا کم محسوس ہوتی ہے۔

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

اور یہی حال ہے نماز کا جیساکہ دوسری جگہ فرمایا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی اللہ کی یاد سے دلوں کی تسکین ہو جاتی ہے ۱۲ (فوائد صفحہ ہذا)

ولے حج کا دستور اسلام سے پہلے بھی تھا مگر اُس میں بہت سی بیہودہ اور ناشائستہ رسمیں شامل ہو گئی تھیں اسلام نے اصلاح کر کے حج کو عبادت کا رنگ دیدیا حج کے چند ارکان ہیں جیسے احرام باندھنا میدان عرفات پر ٹھیرنا منیٰ میں کنکریاں پھینکنا خانہ کعبہ کا طواف کرنا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا صفا اور مروہ شہر مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں اسلام سے پہلے جس طرح خانہ کعبہ میں بت بھر رکھے تھے اسی طرح ان دو پہاڑیوں پر بھی دو بت کھڑے کر رکھے تھے اور دو پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنا اُس واقعہ کی یادگار کے تازہ رکھنے کی غرض سے تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو اس جگہ لا کر بٹھایا تو ہاجرہ پانی کی جستجو میں انہیں پہاڑیوں کے بیچ میں دوڑتی دوڑتی پھریں پچھلے وقتوں میں بتوں کے رکھے جانے کی وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ شبہ ہوا کہ ان پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنا اِن بتوں کے طواف کی غرض سے رہا ہے تو شاید یہی اس خیال سے اِن دو پہاڑیوں میں دوڑنے سے جھجکنے لگے

۱۹ ع ۱۱ ۳

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ

اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کی اَدل بدل میں اور جہازوں میں جو

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

لوگوں کے فائدے کی چیزیں (یعنی مال تجارت) سمندر میں لیکر چلتے ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا

مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

پھر اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے (یعنی اُفتادہ ہوئے) پیچھے پھر زندہ (یعنی شاداب) کرتا ہے اور

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

ہر قسم کے جانوروں میں جو روئے زمین پر پھیلا رکھے ہیں اور ہواؤں کے (ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر) پھیرنے میں اور بادلوں میں

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (۱۶۴)

جو خدا کے حکم سے آسمان و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں (غرض ان سب چیزوں میں) اُن لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں (قدرت خدا کی بہتیری)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا (اَوروں کو بھی) شریک (خدا) ٹھہراتے (اور)

كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى

جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیئے ویسی محبت اُن سے رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں اُن کو تو سب سے بڑھ کر خدا کی محبت ہوتی ہے اور

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ

جو بات اِن ظالموں کو عذاب کے دیکھنے پر سوجھ پڑے گی اے کاش اب سوجھ پڑتی کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے

جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ (۱۶۵) اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ

اور (نیز) یہ کہ اللہ کا عذاب (بھی) سخت ہے (یہ ایسا ٹھہرا وقت ہوگا کہ) اُس وقت

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ

گرو (اپنے) چیلے چانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب (آنکھوں سے) دیکھ لیں گے اور

منزل ۱

(بقیہ صفحہ ۳)

اسد تعالی نے بتا دیا کہ مطلق دوڑنا آداب حج و عمرہ میں سے ہے۔ حج اور عمرہ میں فرق یہ ہے کہ حج خاص ذی الحج کے مہینے میں ہو سکتا ہے اور عمرہ جب چاہو کر لو ایک۔ اور دوسرے عمرہ کے صرف یہ ارکان ہیں۔ احرام باندھا۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ صفا مروہ میں جا کر دوڑتے۔ لیکن حج میں اس کے علاوہ رکن اعظم عرفات میں ٹھیرنا ہے۔ منی میں کنکریاں پھینکنی ہیں۔ اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہے ۱۲

بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا

اُن کے (آپس کے) تعلقات (سب) ٹوٹ جائیں گے اور چیلے بول اٹھیں گے کہ ای کاش ہم کو (ایک دفعہ دنیا میں)

كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ

پھر لوٹ کر جانا ملے تو جیسے یہ لوگ آج ہم سے دست بردار ہو گئے (اسی طرح کل کو) ہم بھی (ان سے) دست بردار ہو جائیں ف۱ یوں

يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ

اللہ اِن کے اعمال اُن کے آگے لائے گا کہ اُن کو (سرتا سر حسرت ہی) حسرت دکھائی دیں گے اور (اس پر بھی) اُن کو

بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي

دوزخ سے نکلنا (نصیب) نہیں ہو گا لوگو! زمین میں جو چیز

الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۫ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

حلال طیب (قسم کی) ہے اُس میں سے (جو چاہو بے تامل) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ

وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں بدی اور بے حیائی ہی (کے کام کرنے) کو کہے گا

وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ

اور یہ (چاہے گا) کہ (اپنی طرف سے بے سمجھے بوجھے) خدا پر بہتان باندھو اور

اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ

جب اِن (لوگوں) سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا نے اُتارا ہے اُس پر چلو تو جواب دیتے ہیں نہیں جی ہم تو اُسی (طریقے) پر چلیں گے

اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو (چلتے ہوئے) پایا بھلا اگر اُن کے باپ دادے

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کچھ بھی نہ سمجھتے اور نہ راہِ راست پر چلتے رہے ہوں تو بھی (وہ اُن ہی کی لکیر کیے چلے جائیں گے) ف۲ اور جو لوگ کافر ہیں (بت پرستی میں) اُن کی مثال

ع ۴ / ۲۰ / ۴

ف۱ اَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا کے لفظی معنے ہیں پیروی کرنے والے اور اَلَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا کے جن کی پیروی کی جائے لیکن چونکہ اس جگہ پیشوایانِ کفر مراد ہیں اس لئے ہم نے گرو اور چیلے سے ترجمہ کیا ۱۲

ف۲ مشرکینِ عرب سانڈ وغیرہ کو حرام سمجھتے تھے تو خدا نے فرمایا کہ یہ شیطانی اغوا ہے اور یہ لوگ اندھوں کی طرح اپنے باپ دادوں کے ڈھرّے پر چلے جاتے ہیں ورنہ خدا نے تو سوائے مرے ہوئے جانور اور خون وغیرہ کے جن کی صراحت آگے آرہی ہے اور کچھ حرام نہیں کیا اور لاچاری کی حالت میں تو مردار بھی حلال ہے ۱۲

كمثل الذي ينعق بما لا يسمع الا دعاء ونداء ط

اُس شخص کی سی ہے جو ایک چیز کے پیچھے پڑا چلّا رہا ہے اور وہ سنتی (سناتی خاک) نہیں (تو اُس کا چلانا) محض (بے سود) بلانا اور پکارنا ہے (جس کا کچھ

صم بكم عمي فهم لا يعقلون ﴿۱۷۱﴾ يا ايها الذين

(بتوں پر کیا منحصر ہے یہ لوگ خود) بہرے - گونگے - اندھے ہیں تو یہ سمجھتے بوجھتے (کچھ بھی) نہیں — مسلمانو!

امنوا كلوا من طيبت ما رزقنكم واشكروا لله ان

ہم نے جو تم کو رزق طیب دے رکھا ہے (اُس کو بے تامل) کھاؤ اور اگر تم اللہ ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو

كنتم اياه تعبدون ﴿۱۷۲﴾ انما حرم عليكم الميتة و

تو اُس کا شکر (بھی) کرو — اُس نے تو تم پر — بس مرا ہوا (جانور) — اور

الدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله ج فمن اضطر

خون — اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور (نیز) وہ (جانور) جس کو خدا کے سوا کسی اَور کی عبادت کے لیے حلال (و) نامزد کیا جائے و

غير باغ ولا عاد فلا اثم عليه ط ان الله غفور

(اور) عدول حکمی کرنے والا اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو تو اُس پر (ان میں سے کسی چیز کے کھا لینے کا بھی) گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا

رحيم ﴿۱۷۳﴾ ان الذين يكتمون ما انزل الله

مہربان ہے — جو لوگ اُن احکام کو جو خدا نے اپنی کتاب (تورات) میں نازل کیے — چھپاتے ہیں

من الكتب ويشترون به ثمنا قليلا اولئك

اور اُس کے بدلے میں تھوڑا سا (دنیاوی) معاوضہ حاصل کرتے ہیں — یہ لوگ

ما ياكلون في بطونهم الا النار ولا يكلمهم

اَور کچھ نہیں — مگر اپنے پیٹوں میں — انگارے بھرتے ہیں — اور قیامت کے دن

الله يوم القيمة ولا يزكيهم ج ولهم

خدا اُن سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ اُن کو (گناہوں کی آلائش سے) پاک کرے گا — اور اُن کے لیے

و اگرچہ سلسلہ کلام کے لحاظ سے ہم نے ما اُہِلَّ کا ترجمہ اُس کے ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہے مگر الفاظ قرآنی عام ہیں حکم حرمت بس اُس کے سب افراد داخل ہیں یعنی کل نذر و نیاز جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر کی جائے حرام ہے - واللہ اعلم ۱۲

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

عذاب دردناک ہے یہی لوگ ہیں جنہوں نے راہ راست کے بدلے گمراہی مول لی

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ

اور بخشش (الہٰی) کے بدلے عذاب پس ان کی آتش (دوزخ) کی سہار (بھی)

عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ

غضب کی (سہار) ہے یہ اس لئے کہ کتاب (تورات وانجیل وغیرہ) کو حقیقت میں خدا ہی نے اتارا

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ ۢ

اور جن لوگوں نے اُن کتابوں میں اختلاف کیا (اور اُن میں ادل بدل کیا یا چھپایا) وہ

بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں نیکی یہی نہیں کہ (نماز میں) اپنا مونہہ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ

مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ (اصل) نیکی تو اُن کی ہے جو اللہ اور روز آخرت

الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى

اور فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال (عزیز)

حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ

[illegible] رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں

وَ[illegible]لِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ

اور ما[illegible] والوں کو دیا اور (غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی) گردنوں (کے چھڑانے میں (دیا) ف۱ اور نماز پڑھتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے

وَالْ[illegible]نَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ

اور [illegible] کا اقرار کرلیا تو اپنے قول کے پورے اور سختی میں

ف۱ یعنی طرح بردآدمی کی گردن پھنسی ہو ایک غلامی میں دوسرے قرض میں تعبیر سے قید میں یہاں سب قسمیں مراد ہیں غلام کو مول لے کر آزاد کردے کسی کے ذمہ کا قرض چکا دے یا روپیہ دینے سے جو آدمی قید سے رہائی پا سکتا ہو اس کو پاس سے تاوان دے کر اُس کو چھڑا لے ۱۲

الربع ۲۱ ع ۹ ۵

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اور تکلیف میں اور ہلا چلی کے وقت ثابت قدم رہے یہی لوگ ہیں جو (دعویٰ اسلام میں) سچے نکلے اور یہی ہیں

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

(جن کو) پرہیزگار (کہنا چاہیے) مسلمانو! جو لوگ تم میں مارے جائیں اُن (کے بارے) میں تم کو

الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى

(جان کے) بدلے (جان) کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ

عورت ف۱ پھر جس (قاتل) کو اُس کے (مسلمان) بھائی (یعنی مقتول کے قصاص میں) سے کوئی چیز (بھی) معاف کر دیا جائے

وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ

اور (قاتل کی طرف سے) وارث مقتول کو خوش معاملگی کے ساتھ (خون بہا کا) ادا کر دینا یہ (حکم خون بہا) تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے حق میں آسانی اور مہربانی ہے

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِى

پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے تو اُس کے لئے عذاب دردناک ہے ف۲ اور عقلمندو!

الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ

قصاص (کے قاعدے) میں تمھاری زندگی ہے (اور اس غرض سے جاری کیا گیا ہے) تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو ف۳ (مسلمانو!)

عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ

تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو (اور) وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے واجبی طور پر وصیت کر مرے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ

جو خدا سے ڈرتے ہیں اُن پر (اُن کے اپنوں کا یہ ایک) حق ہے پھر جو وصیت کو سُنے پیچھے اُسے کچھ کا کچھ کر دے تو

ف۱ عرب میں یہ دستور تھا کہ اگر بڑا کسی ادنیٰ درجے کے آدمی کو مار ڈالتا تو اُس سے قصاص نہ لیتے اور بڑا آدمی مارا جاتا تو ایک کے بدلے کئی کئی خون کر دیتے۔ غرض قصاص میں دنیاوی وجاہت کا پاس کرتے تھے۔ اسلام نے اُس فرق مراتب کو اٹھا دیا آزادوں میں ہو یا غلاموں میں۔ آزاد لوگ ایک سی عزت و وجاہت کے نہیں ہوتے اسی طرح غلام بھی ایک وضعت و وجاہت کے نہیں ہوتے حاصل مطلب یہ ہے کہ کچھ بھی ہو قاتل ہی کو قتل کیا جائے ۱۲

ف۲ اصل میں تو خون کا بدلہ خون ہے جس کو قصاص کہتے ہیں۔ اور یہ حق ہے وارثان مقتول کا لیکن اگر وارثان مقتول خون سے درگزر کریں اور قاتل کی جان بخشی نہ چاہیں یا اُن میں اختلاف ہو اور بعض قصاص چاہیں اور بعض نہیں تو دونوں صورتوں میں دیت یعنی خون بہا ہے۔ پھر جب دیت کا دینا ٹھہرا تو دینے والے اُس کے ادا کرنے میں مضائقہ نہ کریں اور لینے والے اُس کے مطالبے میں بے جا سختی نہ کریں ۱۲

ف۳ قصاص میں زندگی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اُس سے جانوں کی حفاظت ہے کہ اُس کے ڈر سے لوگ خونریزی سے باز رہیں گے ۱۲

إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۸۱﴾

اس کا گناہ اُن ہی لوگوں پر ہے جو وصیت کو بدلیں بیشک اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا

اور جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی خاص شخص کی) طرفداری یا (کسی کی) حق تلفی کا اندیشہ ہوا اور وہ وارثوں میں میل کرادے تو

إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۸۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

(ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے کا) اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ مسلمانو!

ع ۶ ۲۲

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ رکھنا فرض تھا تم پر بھی فرض کیا گیا

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ

تاکہ تم (بہت سے گناہوں سے) بچو (وہ بھی) گنتی کے چند روز (ہیں) اِس پر بھی جو شخص

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى

تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں (ہو) تو دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کردے) اور

الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ

جن کو کھانا دینے کا مقدور ہے اُن پر ایک روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا لازم ہے ف۲ اور جو شخص اپنی خوشی سے

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

نیک کام کرنا چاہے تو یہ اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہے اور سمجھو تو روزہ رکھنا (بہر حال) تمہارے حق میں

تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ

بہتر ہے (روزوں کا) مہینا رمضان کا ہے جس کے (روزوں کے) بارے میں خدا کی طرف سے ف۲

الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

قرآن (میں حکم) نازل ہوا ہے ف۳ (اور قرآن) لوگوں کا رہنما ہے اور (اس میں) ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کے کھلے کھلے حکم موجود ہیں

ف۱ جو تھے بارے میں ایک رکوع ہے جس میں وارثوں کے حصوں کی تعیین کردی گئی ہے اُس کے رو سے وصیت کے احکام جہاں تک وارثوں سے متعلق ہیں منسوخ ہیں لیکن دوسرے رشتہ داروں کے حق میں وصیت کے احکام بدستور باقی ہیں تو پہلے مرنے والے پر وصیت کرنے کی تاکید ہے کہ حق العباد اپنی گردن پر نہ رہ جائے پھر جن کو وصیت کی گئی ہے اُن کو قدغن ہے کہ وصیت میں کمی بیشی نہ کریں اور اگر کریں اور کسی کو زیادہ دلوا دیں تو جس کو زیادہ پہنچ جائے اُس کا گناہ بھی بدلنے والے کی گردن پر۔ ہاں مرنے والے سے کسی طرح کی لغزش ہو گئی ہو اور جن کے حق میں وصیت کی گئی ہے اُن کی رضامندی سے ایک بات ٹھہر جائے تو کچھ مضایقہ نہیں ۱۲

ف۲ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مسلمان کو فرضی روزہ رکھنا چاہیے مگر بیمار اور مسافر کو رخصت ہے کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے بعد کو قضا رکھ لے اور مقدور والا ہو تو قضا بھی نہ رکھے بلکہ روزے پیچھے ایک محتاج کا پیٹ بھر دے اور روزہ قضا بھی رکھے اور محتاج کا پیٹ بھی بھرے تو نور علی نور کہ روزے کے بدلے روزہ ہوا اور فضیلت رمضان جو فوت ہو گئی تھی اُس کی تلافی کے لئے محتاج کا پیٹ بھر دیا۔ اگرچہ مقدور والوں کو قضا کے بدلے فدیہ دینے کا اختیار دیا گیا ہے مگر اُن کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے تاکہ لوگ روزے سے بچنے کے بہانے نہ ڈھونڈیں ۱۲

ف۳ اکثر مفسرین نے اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰن کے یہ معنے کئے ہیں کہ ماہِ رمضان میں قرآن کا اترنا شروع ہوا جیسا کہ پارہ اخیر کی سورہ قدر میں مذکور ہے۔ مگر جو معنے ہم نے اختیار کئے ہیں تفسیر کبیر میں اُن کا ماخذ موجود ہے اور ہم کو یہی معنے چسپاں معلوم ہوئے ۱۲

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا

تو (مسلمانو!) تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (زندہ) موجود ہو تو چاہئے کہ اس مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

یا سفر میں (ہو) تو دوسرے دنوں میں گنتی (پوری کرلے) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ

اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہتا اور (یہ حکم اُس نے اس غرض سے دیئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی گنتی پوری کرلو اور تاکہ

عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ

اللہ نے جو تم کو راہ راست دکھادی ہے اس (نعمت) پر اُس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم (اُس کا) احسان مانو اور (اے پیغمبر) جب

عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (اُن کو سمجھا دو کہ) ہم (اُن کے) پاس ہیں جب کبھی ہم سے کوئی دعا کرے تو ہم (ہر ایک

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

تو اُن کو چاہئے کہ ہمارا حکم (بھی) مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ سیدھے رستے لگ لیں ف۱

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ

روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا تمہارے لئے جائز کردیا گیا ہے وہ

لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تمہارے دامن (کی جگہ) ہیں اور تم اُن کی چولی (کی جگہ) ہو ف۲ اللہ نے دیکھا کہ تم (چوری چوری اُن کے پاس جانے سے)

تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ

اپنا (دینی) نقصان کرتے تھے تو اُس نے تمہارا قصور معاف کردیا اور تمہاری خطا سے درگزرا

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَ

پس اب اُن سے ہم بستر ہوا کرو اور ہم بستری کا جو نتیجہ خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے (یعنی اولاد) اُس کے حاصل کرنے کی خواہش کرو (نہ محض شہوت رانی) ف۳ اور

ف۱
عرب کے لوگ سیدھے سادے اَن پڑھ تو تھے ہی اور خدا کے بارے میں اُن کو نئے نئے خیالات تعلیم کئے جانے تھے بعض کو یہ واہمہ گزرا کہ خدا کی بڑی اونچی شان ہے تو چلا چلا کر اُس سے دعائیں مانگیں۔ اِس آیت میں اُن کے واہمہ کو دور کردیا ۱۲

ف۲
ایک چیز ایک چیز کو ایسی لازم ہو کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوسکیں تو کپڑے کے ضلع میں اُس لزوم کو ہمارے ہاں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے اِسی محاورے کے لحاظ سے لباس کا ترجمہ چولی و دامن کیا گیا ہے ۱۲

ف۳
اسلام کی یہی تو بڑی عمدگی ہے کہ اُس میں انسان کی بناوٹ کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت میں مرد اور عورت کے جمع ہونے کا وہی نورات کا وقت ہے ... دو دن چار دن بھی نہیں ... مہینا بھر کے روزے ... میاں بی بی کو الگ رہنے کا حکم ... کے واسطے دیا جاتا ... کی تعمیل بہت ہی مشکل ... ۱۲

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری

الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

تم کو صاف دکھائی دینے لگے ف۱ پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں)

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط

تم مسجدیں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو (رات کو بھی) اُن سے ہم بستر نہ ہونا یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں تو اُن کے پاس بھی [illegible]

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۱۸۷)

اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ (حکم کے خلاف کرنے سے) بچیں

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا

اور آپس میں ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کرو اور نہ مال کو حاکموں پاس (رسائی پیدا کرنے کا) ذریعہ گردانو

اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ

کہ لوگوں کے مال میں سے (تھوڑا بہت جو) کچھ (ہاتھ لگے اُس کو)

بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۸۸) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ

جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ ف۲ (اے پیغمبر لوگ) تم سے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (تم) ان سے کہو

۲۳ ع ۶ ۷

هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کہ چاند سے لوگوں کے معاملات اور (عبادات مثلاً) حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں ف۳ اور یہ کچھ نیکی (میں داخل) نہیں ہے کہ

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج

گھروں میں اُن کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اور گھروں میں آؤ تو اُن کے دروازوں سے ہو کر آؤ اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ تم

ف۱ صبح صادق ہوتی ہے تو اول وقت تاریکی اور روشنی کی دو دھاریں سی مشرق میں دکھائی دیتی ہیں پھر روشنی غالب آکر تاریکی مٹ جاتی ہے ۱۲

ف۲ اِس سے رشوت مراد ہے جو حق کا ناحق کرنے کے لئے رشوت خوار حاکموں کو دی جاتی ہے

ف۳ لوگ پیغمبر صاحب سے چھوٹی بڑی سبھی طرح کی باتیں پوچھا کرتے تھے چنانچہ کوئی یہ بھی پوچھ بیٹھا کہ کیوں حضرت یہ چاند کا گھٹنا بڑھنا چھپنا نکلنا اِس میں کیا مصلحت ہے خدا نے جواب دیا کہ چاند سے لوگوں کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں اُن کے معاملات اور عبادات کے اوقات کا ضبط چاند پر موقوف ہے ۱۲

تُفْلِحُونَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

(اپنی) مراد کو پہنچو. اور جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے رستے (یعنی دین کی حمایت) میں ان سے لڑو

وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿١٩٠﴾ وَاقْتُلُوهُمْ

اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسی طرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ان کو

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ

جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے انھوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) تم بھی ان کو (وہاں سے) نکال باہر کرو

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

اور فساد کا برپا رہنا خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور جب تک کافر ادب (وحرمت) والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس

الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ

تم سے نہ لڑیں تم بھی اس جگہ ان سے نہ لڑو لیکن اگر وہ لوگ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو (بے تامل) قتل کرو

كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿١٩١﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

ایسے کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر باز آ جائیں تو اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ

مہربان ہے اور وہاں تک ان سے لڑو کہ (ملک میں) فساد باقی نہ رہے اور

الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٩٣﴾

(ایک) خدا کا حکم چلے پھر اگر (فساد سے) باز آ جائیں تو ان پر کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیئے (کیونکہ) زیادتی (تو) ظالموں ہی پر (جائز) ہے

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ

ادب (وحرمت) والے مہینوں کا معاوضہ ادب (وحرمت) والے مہینے اور (مہینوں کی خصوصیت نہیں بلکہ) ادب کی (تمام) چیزیں آپس کا بدلہ

فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا

تو جو تم پر (کسی قسم کی) زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ویسی ہی زیادتی تم بھی اس پر کرو

اَعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

اور زیادتی کرنے میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ اُن ہی کا ساتھی ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ

جو (اس سے) ڈرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں

اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَ

ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور

ع

عند المتقدمین ۱۲

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ

اللہ کے لئے حج اور عمرے (کی نیت کرلی ہو تو اُس) کو پورا کرو اور اگر (راہ میں کہیں) گھر جاؤ تو قربانی (کردو) جیسی کچھ میسر آئے

الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

اور جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگ جائے اپنا سر نہ منڈواؤ

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

اور جو تم میں بیمار ہو یا سر کی طرف سے اُسے (کسی طرح کی) تکلیف ہو

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ

تو (بال اُتروا دینے کا) بدلہ روزے یا خیرات یا قربانی۔ پھر جب تمہاری خاطر جمع (یعنی عذر رفع) ہو جائے تو جو کوئی

تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اُٹھانا چاہے تو (اُس کو) قربانی (کرنی ہوگی) جیسی کچھ میسر آئے اور جو (اپنے میں اتنی گنجایش) نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۚ تِلْكَ

تو تین روزے حج کے دنوں میں (رکھ لے) اور سات جب واپس آؤ یہ

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ

پورا دہا ہوا یہ (حکم) اُس کے لئے ہے جس کا گھر بار

ف قرآن میں لفظ المسجد الحرام واقع ہے جس کا مصداق وہ مسجد ہے جس کے اندر خانہ کعبہ واقع ہے لیکن بعض کے نزدیک تمام حرم مراد ہے اور بعض کے نزدیک خاص شہر مکہ چنانچہ ہم نے شہر مکہ ہی ترجمہ کیا ہے کہ اس کو مسجد حرام سے زیادہ قربت ہے ۱۲

حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

مکے میں نہ ہو ف۱ اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہو ف۲

الْعِقَابِ (۱۹۶) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ

حج (کے تو خاص) مہینے (ہیں) جو (سب کو) معلوم ہیں ف۳ جو شخص ان مہینوں میں حج کی ٹھان لے

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا

تو (احرام باندھنے سے آخر تک) حج (کے دنوں) میں شہوت کی کوئی بات (کرے) اور نہ گناہ کی اور نہ جھگڑے کی۔ اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو

مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ

وہ خدا کو (اسی وقت) معلوم ہو جائے گا۔ اور (حج کے جانے سے پہلے) زاد (راہ) ہم پہنچا لو اور بہترین زاد (راہ) پرہیزگاری ہے (از انجملہ یہ کہ مانگے نہیں پڑائے نہیں)

وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (۱۹۷) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

اور عقل والو (اصل پرہیزگاری یہ ہے کہ) ہم سے ڈرتے رہو ف۴ (حج کے دنوں میں) تم اپنے پروردگار کا فضل (مثلاً تجارت سے کوئی مالی فائدہ) حاصل کرنا چاہو

فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا

تو (اس میں تم پر) کچھ گناہ (کی بات) نہیں پھر جب عرفات سے لوٹو تو

اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ

مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں ٹھہر کر خدا کی یاد کرو اور اس کو یاد (بھی) کرو (تو) اس طریقے پر جو خدا نے (پیغمبر کے ذریعے سے) تم کو بتایا ہے ف۵ اور

كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ (۱۹۸) ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ

اس سے پہلے تم گمراہوں میں تھے (یعنی عبادت کے طریقے بھی نہیں جانتے تھے) پھر (ایک بات یہ ہے کہ عرفات سے) چلو تو جس جگہ سے

أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۹۹)

اور لوگ چلیں تم بھی وہیں سے چلو اور اللہ سے (گناہوں کی) مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۶

فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

پھر اپنے حج کے ارکان تمام کر چکو تو

ع ۲۴ ۸ ۸

ف۵ ان آیتوں کا مطلب سمجھنے کے لئے حج اور عمرے کے ارکان و آداب کا جاننا ضروری ہے۔ سو حج تو یہ ہے کہ احرام باندھا عرفے کے دن عرفات جا حاضر ہوئے وہاں سے فارغ ہو کر لوٹے تو رات رہے مزدلفہ میں جس کو مشعر الحرام بھی کہتے ہیں۔ اگلے دن عید کی صبح منا میں جا کر کنکر پھینکے۔ بال اتروا کر احرام اتار دیا۔ پھر آ کر طواف کعبہ کیا صفا مروہ کے درمیان دوڑے پھر دوبارہ منا میں جا کر تین دن یا دو دن رہے اور ہر روز کنکریاں پھینکا کئے پھر لوٹ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور رخصت ہوئے اور عمرہ یہ ہے کہ جب چاہا احرام باندھا کعبے کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑے اور بال اترواکر احرام اتار دیا حج ہو یا عمرہ کسی میں قربانی کرنی نہیں پڑتی مگر یاں چار صورتوں میں ایک یہ کہ حج یا عمرہ کے لئے مکے کو جاتے تھے راہ میں کسی عذر بیماری یا خوف دشمن وغیرہ سے رک گئے تو اس کی تلافی قربانی سے کرنی پڑتی ہے۔ یعنی جہاں رکے وہیں قربانی کرلی کہ قربانی کے ٹھکانے لگنے سے یہی مراد ہے جیسا کہ پیغمبر صاحب نے کیا تھا کہ مدینے سے عمرے کے لئے حدیبیہ پہنچنے پائے تھے کہ کافروں نے مکے جانے کی مناہی کردی پیغمبر صاحب اپنے ہمراہیوں سمیت وہیں ٹھہرے رہے اور قربانیاں کرکے سب نے احرام اتار دیئے دوسری صورت یہ ہے کہ مثلاً بالوں میں جوئیں پڑ گئیں یا سر میں پھوڑے پھنسیاں ہیں یا اور کسی قسم کا روگ ہے اور بالوں کا فی الفور اتروا دینا ضرور ہے۔ تو اس صورت میں بالوں کے اتروا لینے کی اجازت ہے مگر قربانی دینی آئے گی اور قربانی نہ کرے تو تین روزے رکھ لے یا روزوں کے بدلے چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے جیسا کہ حدیث میں ہے تیسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج دونوں کا ثواب لینا چاہتا ہے جیسا کہ دور کے رہنے والے جن کو بار بار مکے جانے کا موقع نہیں ملا کیا کرتے ہیں لیکن ایک ساتھ دو عبادتوں کے جمع کرنے سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ عبادت کو بار سمجھ کر اس کو ٹالنا چاہتا ہے اور اسی سے مکے کے رہنے والوں کو ایسا کرنے کی سخت ممانعت ہے جیسا کہ لفظ شدید العقاب سے مفہوم ہوتا ہے تو باہر والے جو بضرورت عمرہ اور حج دونوں کو جمع کریں ان کو قربانی دینی چاہئے اور جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو دس دن کے روزے کیونکہ اصل عمرہ اور اصل حج تو یہ تھا کہ الگ الگ کئے جائیں اور ہر ایک کے لئے جدا اہتمام ہو۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ جن باتوں کی حالت احرام میں مناہی ہے جیسے شکار وغیرہ ان میں سے کوئی حرکت کر بیٹھا تو اس کا تاوان بھی قربانی ہے جیسا کہ یہاں تو نہیں مگر ساتویں پارے کے تیسرے رکوع میں ہے ۱۲

كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا

جس طرح تم اپنے باپ دادوں کے ذکر میں لگ جاتے تھے (اُس کو چھوڑ کر) اسی طرح بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر خدا کی یاد میں مشغول ہو جاؤ پھر لوگوں میں سے کچھ

آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ

(جو کچھ) ہم کو (دینا ہی) دنیا میں دے (چنانچہ اُن کو دنیا مل بھی جاتی ہے) اور آخرت میں اُن کا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے (بھی) ہیں

يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ

جو دعا ئیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور

قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا ۚ

ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا یہی ہیں (وہ لوگ) جن کو (آخرت میں) اُن کے کئے کا حصہ (یعنی ثواب ملنا) ہے

وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ ۚ

اور اللہ تو چٹکے بھرے میں (سب کا) حساب کرنے والا ہے اور گنتی کے (ان چند) دنوں میں خدا کی یاد کرتے رہو

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا

پھر جو شخص جلدی کرے (اور دو ہی) دن میں (چل کھڑا ہو) اُس پر (بھی) کچھ گناہ نہیں اور جو دیر تک ٹھہرا رہے

إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ

اُس پر (بھی) کچھ گناہ نہیں (یہ رعایت) اُن کے لئے (ہے) جو پرہیزگاری کریں اور خدا سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ (قیامت کے دن)

تُحْشَرُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ

حاضر کئے جاؤ گے ف۱ اور اے پیغمبر بعضا آدمی ایسا (منافق بھی) ہے جس کی باتیں تم کو (اس وقت) دنیا کی زندگی میں بھلی معلوم ہوتی ہیں

الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾

اور وہ اپنی دلی ارادت (اور محبت) پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

اور جب (تمہارے پاس سے) لوٹ کر جائے تو ملک کو کھُوند مارے تاکہ اُس میں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی کو

(بقیہ صفحہ ۴۸)

ف یعنی شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحج کے دس دن کہ حج کے لئے احرام باندھنا شوال سے پہلے درست نہیں ۱۲

ف اسلام سے پہلے تو لوگ بھیک مانگ مانگ کر حج کرنے کو بڑا ثواب سمجھتے تھے مقدور ہوتے ساتے زاد راہ نہ لیتے اور لوگوں کو دق کرتے اب بھی ہزاروں آدمی جن کو مقدور نہیں بھیک کے بھروسے پر بے سامان محض حج کو نکل کھڑے ہوتے ہیں پس زاد راہ لینے کی تاکید بڑی مفید ہدایت ہے اور مسلمانوں کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے ۱۲

ف پیغمبر صاحب نے جیسا ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے یہ کیا تھا کہ مزدلفے پہنچ کر ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا دونوں نمازیں پڑھیں پھر لیٹ رہے صبح ہوئی تو اذان اور اقامت سے صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی قصوا پر سوار ہو کر قزح پہاڑ پاس جو مزدلفہ کے میدان میں واقع ہے آئے اور رو بقبلہ ہو کر دعا اور تکبیر اور تہلیل کرتے رہے پھر سورج نکلنے ہی کو تھا کہ آگے کو روانہ ہوئے ۱۲

ف مکے کے رہنے والے عرفات میں جا کر نہیں ٹھہرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم عین حرم کے رہنے والے ہیں حرم کی حد سے باہر کیوں جائیں۔ حالانکہ عرفات میں ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے تو اور لوگ تو لوٹتیوں کو عرفات سے چلتے اور یہ لوگ سرحد حرم سے جہاں ٹھہرتے تھے خدا نے اس غلط فہمی کی اصلاح فرما دی ۱۲

(فائدہ صفحہ ہذا) ف۱ عرفات سے چل کر جو طواف کعبہ کرتے ہیں ارکان حج اس طواف کے ساتھ پورے ہو چکتے ہیں لیکن رسم تو اسلام کے پہلے سے چلا آتا ہے وہ لوگ حج کے بعد بھی میلا جمائے رکھتے تھے اور اُس میں داد و ستند کرتے اور شیخی خورے تو تھے ہی اپنے بزرگوں کی بڑائیاں بیان کرتے قصیدے سناتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماؤ کو ہم

اسلام میں بھی توڑنا نہیں چاہا کہ خرید و فروخت کے دن ہیں مگر لا یعنی حرکات کی مناہی کر دی اور حکم دیا کہ دو یا زیادہ دن حج کے بعد ٹھہرے رہنے کا اختیار ہے مگر اس قیام میں بھی یاد الٰہی سے غافل ہونا نہیں چاہیئے چنانچہ جو لوگ مکے میں ہوتے ہیں وہ منا میں کنکریاں پھینکتے اور ہر ایک نماز کے بعد اور یوں بھی تکبیر کہتے رہتے ہیں اور یہ تکبیر تو اور ملک والے بھی نماز کے بعد کہتے ہیں۔ گو حج میں نہ ہوں۔ اور لمن اتقی سے مراد یہ ہے کہ یاد الٰہی کرنے والے کے لئے اویر سویر کا مضائقہ نہیں اور جو کچھ غرض نہ ... سے ٹھہرا ہے ... اُس کا ٹھہرنا ہی خدا کو پسند نہیں۔ جلدی کرے تو۔ اور دیر کرے تو ۱۲

وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ

اور (آدمیوں اور جانوروں کی) نسل کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں رکھتا اور جب اُس سے کہا جائے

اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَ

کہ خدا سے ڈر تو شیخی (دامنگیر ہو کر) اُس کو گناہ پر آمادہ کرے پس ایسے (نابکار) کو (بس) جہنم کافی ہے اور

لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ

وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ف۱ اور لوگوں میں سے کچھ (نیک بندے) ایسے بھی ہیں جو خدا کو راضی رکھنے کے لئے اپنی جان تک بھی

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يَا أَيُّهَا

دے دیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

مسلمانو! اسلام میں پورے پورے آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ

وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف۲ پھر جبکہ تمہارے پاس صاف حکم پہنچ چکے اور اُس پر بھی پھسل جاؤ

مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ

تو جان رکھو کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (اُس کی پکڑ سے تم نہیں بچ سکو گے) کیا

يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَ

یہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کا چھتر لگائے فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آموجود ہو

الْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾ سَلْ

ع ۲۵ ۹

اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے (یعنی قیامت آجائے مگر یہ ابھی تو منظور نہیں) اور سب کام اللہ ہی کے حوالے ہیں (اے پیغمبر)

بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ

بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے اِن کو کتنی کچھ کھلی ہوئی نشانیاں دیں

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حال ہے منافق کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور جھگڑے کے وقت کچھ کمی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ مار مچاوے اور منع کرنے سے اور ضد چڑھے۔ زیادہ گناہ کرے۔ ایک شخص اخنس بن شُریق تھا اُس نے حضرت سے یہی سلوک کئے تھے ۱۲

ف۲ بعض یہودی جو اسلام لائے تھے اسلام لائے پیچھے بھی سبت یعنی ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے اور اونٹ کے گوشت سے جو یہودیوں کے ہاں حرام ہے پرہیز رکھتے اور اب بھی بعض ہندو نو مسلموں کو دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ہو جاتے ہیں اور مطلق گوشت خاص کر گائے کے گوشت سے نفرت رکھتے ہیں یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ مذہب کو آدھا تیتر آدھا بٹیر نہ بناؤ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت منافقوں کے حق میں نازل ہوئی اور اگلی پچھلی آیتوں سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے ۱۲

وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور جب کوئی شخص (نالائق ہو کہ خدا اس کو ایک نعمت مثلاً کتاب آسمانی دے اور وہ) خدا کی (اس) نعمت کے اپنے پاس آئے پیچھے اس کو بدل ڈالے تو

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

خدا کی مار بڑی سخت ہے جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں دنیا کی زندگی ان کو عمدہ کر دکھائی گئی ہے

وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

اور مسلمانوں کے ساتھ مخول کرتے ہیں حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنی مسلمان۔ ان کے درجے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ كَانَ

قیامت کے دن ان (کافروں) سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے بے حساب روزی دے (شروع میں)

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

(سب) لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر (آپس میں لگے اختلاف کرنے تو) اللہ نے پیغمبر بھیجے جو (ایمان والوں کو خوشنودی خدا کی) خوشخبری دیتے اور (کافروں

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا

اور پیغمبروں کی معرفت سچی کتابیں بھیجیں تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں کتاب الٰہی ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

اور (اس پر بھی لوگوں کا اختلاف بند نہ ہوا) جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہی

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ۚ

لگے کھلے کھلے احکام اپنے پاس آئے پیچھے آپس کی ضد سے ان میں اختلاف کرنے

فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ

تو آخرکار وہ راہ حق جس میں وہ لوگ اختلاف کر رہے تھے خدا نے

الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

اپنی عنایت سے مسلمانوں کو دکھا دی اور اللہ جس کو چاہے راہ راست دکھائے

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

(مسلمانو!) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ (مزے سے) بہشت میں جا داخل ہوگے اور ابھی تک

يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ

تم کو اُن لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اُن کو سختیاں بھی پہنچیں

وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور تکلیفیں بھی (پہنچیں) اور جھڑ جھڑائے بھی گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور جو ایمان والے لوگ اُن کے ساتھ تھے چلا اٹھے

مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ

کہ آخر خدا کی مدد (کے آنے) کا کوئی وقت بھی ہے؟ سنبھلو سنبھلو اللہ کی مدد کا وقت قریب آلگا (اے پیغمبر) تم سے (لوگ) پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

کہ (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں تو (ان کو سمجھا دو کہ خیر خیرات کے طور پر) جو کچھ بھی خرچ کرو تو (وہ تمہارے) ماں باپ کا حق ہے اور قریب کے رشتہ داروں کا

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا اور تم کوئی سی بھلائی بھی (لوگوں کے ساتھ) کروگے

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

تو اللہ اس کو جانتا ہے ف (مسلمانو!) تم پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تم کو ناگوار بھی

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

گزرے گا اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو

وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَـيْـــًٔـا وَّھُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ

اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور

اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

تم نہیں جانتے (اے پیغمبر) مسلمان تم سے ادب والے مہینوں کی نسبت (یعنی اُن میں لڑائی کرنے کی نسبت) دریافت کرتے ہیں

ع ۲۶
۶
۱۰

ف مصارف خیرات کی تو تصریح فرما دی اور مقدار کی نسبت لوگوں کی ہمت پر چھوڑ دیا۔ کہ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا

قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ

(کہ کیا حکم ہے) تو (ان لوگوں کو) سمجھا دو کہ ادب والے مہینوں میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے مگر اللہ کی راہ سے روکنا اور

كُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ

خدا کو نہ ماننا اور ادب والی مسجد (یعنی خانۂ کعبہ) میں نہ جانے دینا اور اس (مسجد) کے لوگوں کو اس میں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے

اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ

اور فساد کشت و خون سے (بھی) بڑھ کر ہے اور یہ (کفار) سدا تم سے لڑتے ہی رہیں گے

حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ

یہاں تک کہ ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین (اسلام) سے برگشتہ کر دیں اور جو

يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ

تم میں اپنے دین سے برگشتہ ہو گا اور کفر ہی کی حالت میں مر جائے گا تو ایسے لوگوں کا

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

کیا کرایا (کیا) دنیا اور (کیا) آخرت (دونوں) میں اکارت اور یہی ہیں دوزخی

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ

(اور) وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے ف۱ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ

اللہ کی راہ میں ہجرتیں بھی کیں اور جہاد بھی کئے یہی ہیں جو خدا کی رحمت کی آس لگائے بیٹھے ہیں

اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں

قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ

تو ان لوگوں سے کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے فائدے سے ان کا گناہ (اور نقصان) بڑھ کر ہے

ف۱

بات یہ ہے کہ مسلمان ادب کے مہینوں میں لڑنے سے پرہیز رکھتے تھے کیونکہ ان مہینوں میں لڑائی منع تھی۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ادب کے ساتھ ادب ہے۔ کافروں کا تو حال یہ ہے کہ وہ نہ ادب کے مہینوں کا ادب رکھتے ہیں اور نہ مسجد حرام کا اور وہ مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے مانع ہوتے تھے اور کسی مسلمان کو مسجد حرام میں دیکھ پاتے تو اسے نکال دیتے اور ملک میں فساد مچاتے تھے تو خدا نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جب کافر تم پر ایسی زیادتیاں کرتے ہیں تو تم اپنے بچاؤ میں کیوں مضایقہ کرو۔ ۱۲

مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ

اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو (ان کو سمجھا دو کہ جتنا تمہاری حاجت سے) زیادہ ہو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ٢١٩

اسی طرح اللہ (اپنے) احکام تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو ف۱

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰي ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ

اور (اے پیغمبر لوگ) تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (ان کو سمجھا دو کہ (جس میں) اُن کی سنوار (ہو وہی)

لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

بہتر ہے اور اگر اُن سے مِل جُل کر رہو تو (وہ) تمہارے بھائی ہیں (کوئی غیر نہیں) اور اللہ

الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے (الگ) پہچانتا ہے اور اگر خدا چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ٢٢٠ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَ

زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۲ اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں اُن سے نکاح نہ کرو اور

لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

شرک کرنے والی عورت (کیسی ہی) تم کو بھلی کیوں نہ لگے اُس سے مسلمان لونڈی بہتر ہے اور

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

مشرک جب تک ایمان نہ لے آئیں اپنی عورتوں کو اُن کے نکاح میں نہ دو اور

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ

مشرک تم کو (کیسا ہی) بھلا کیوں نہ لگے اُس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک تو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ

اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور

ف۱
یعنی دنیا کو بھی نباہنا ہے اور آخرت کا بھی سوچ کرنا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ اچھی طرح سمجھ بوجھ کر خرچ کا انتظام کرے۔ خدا کی راہ کا خرچ ہو یا اپنی دنیاوی ضرورتوں کا۱۲

ف۲
یتیموں کے مال کی حفاظت کے لیے احتیاط کا حکم تھا چنانچہ قرآن میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیم کا مال ناحق ناروا خورد بُرد کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں۔ تو جو لوگ زیادہ احتیاط والے تھے اُنھوں نے یتیموں کا کھانا پینا سب الگ کر دیا کہ ایسا نہ ہو ان کی کوئی کوڑی ہمارے خرچ میں آ جائے۔ خدا نے سمجھا دیا کہ اصلی غرض یتیم کی اصلاح حالت ہے جس میں اُن کا فائدہ ہو اُس کو کرو مگر اُس کے کھانے پینے کو چھوت نہ سمجھو۱۲

آيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہی تاکہ وہ ہوشیار رہیں اور (ای پیغمبر لوگ) تم سے

ع ۲۷ ۵ ۱۱

عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي

حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (اُن کو) سمجھا دو کہ وہ گندگی ہی تو حیض (کے دنوں) میں عورتوں سے الگ رہو

الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا

اور جب تک پاک نہ ہولیں اُن کے پاس نہ جاؤ پھر جب

تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ

نہا دھولیں تو جدھر سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہی اُن پاس آؤ بیشک

اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی اور (نیز) صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہی تمھاری بیبیاں

حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوْا

(گویا) تمھاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ ف۱ اور اپنے لئے آیندہ

لِاَنْفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط

(یعنی عاقبت) کا بھی بندوبست رکھو اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ تم کو اُس کے حضور میں حاضر ہونا ہی.

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً

اور (ای پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ف۲ اور (مسلمانو) اپنی (بیہودہ) قسموں (کے حیلے) سے خدا کو

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ

(یعنی اُس کے نام کو لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع و مزاحم نہ ٹھہراؤ اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

سنتا (اور) جانتا ہی ف۳ تمھاری قسموں میں جو لایعنی (قسمیں) ہیں اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں

ف۱
عورت کھیتی ہی اور مرد کاشتکار اور نطفہ بیج تو جس طرح کاشتکار بیج کی حفاظت کرتا ہی کہ بیج کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور وہیں ڈالتا ہی جہاں اُگے ایسی ہی حفاظت مرد کو کرنی چاہیئے۔ اور وہ نہیں ہی مگر اُسی طریقے میں جو سب کو معلوم ہی ۱۲

ف۲
آیندہ کا بندوبست کرنے سے ایک مطلب تو وہ ہی جو ترجمے سے ظاہر ہوتا ہی کہ دنیاداری کے کاموں میں اتنے بھی مصروف نہ ہو کہ دین کے کاموں میں لگو غفلت کرنے اور اس میں ایک اشارہ اس بات کا بھی پایا جاتا ہی کہ عورتوں کے ساتھ اس نیت سے ہم بستر ہو کہ خدا اولاد دے اور وہ تمھارے دنیا میں کام آے۔ اور خدا اُن کو نیکی دے تو آخرت میں بھی اُن کی استغفار وغیرہ سے ماں باپ کو نفع پہنچے ۱۲

ف۳
کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک کام شرعاً ممدوح اور موجب ثواب ہی اور آدمی غصے میں آکر اُس کے نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھتا ہی تو ایسی قسم کا ساوہ کرنا چاہیے اسی کے قریب ہی شیخ سعدی کا مقولہ آزردن دل دوستاں جہل ست و کفارہ یمین سہل ۱۲

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

لیکن اُن قسموں پر تم سے (ضرور) مواخذہ کرے گا جو تم نے اپنی دلی ارادت سے کی ہیں اور اللہ بخشنے والا

حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ

بُردبار ہے ف۱ جو لوگ اپنی بیبیوں پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں اُن کو چار مہینے کی مہلت ہے

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ

پھر (اس مدت میں) اگر رجوع کریں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کی ٹھان لیں

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

تو (بھی) اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ف۲ اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ

تین دفعہ کپڑوں کے آنے تک روکے رکھیں اور اگر اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتی ہیں تو جو کچھ بھی (بچے کی قسم سے) خدا نے اُن کے پیٹ میں

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ

پیدا کر رکھا ہو اُن کا چھپانا اُن کو جائز نہیں اور اُن کے شوہر

اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ

(اُن کو) اچھی طرح رکھنا چاہیں تو وہ اس اثنا میں اُن کو (اپنی زوجیت میں) واپس لینے کے زیادہ حق دار ہیں اور

مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ

جیسے مردوں کا حق عورتوں پر ویسے ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہاں مردوں کو

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ

عورتوں پر فوقیت ہے اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے طلاق (جس کے بعد رجوع بھی ہو سکتا ہے)

ع ۲۸ ۷ ۱۲

مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌ ۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ ۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

(وہ) تو دو ہی طلاقیں ہیں جو) دو دفعہ (کر کے دی جائیں) پھر (دو طلاقوں کے بعد یا تو) دستور کے مطابق زوجیت میں رکھنا ہے یا حُسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا

ف۱

لا یعنی قسم سے وہ قسم مراد ہے جو بغیر قصد و ارادہ کے تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکل جائے۔ بعض لوگ باتوں کے سلسلے میں بے ارادہ قسم واللہ باللہ کہہ دیا کرتے ہیں ۱۲

ف۲

قسم کے سلسلے میں ایک خاص طرح کی قسم کا تذکرہ فرمایا جس کو اصطلاحِ شرع میں ایلاء کہتے ہیں کہ مرد نے عورت کے پاس جانے کی قسم کھالی تو اس کو چار مہینے کی مہلت ہے اس کے بعد یا رجوع کرے یا چار و ناچار طلاق دے ۱۲

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا

اور جو تم اُن کو دے چکے ہو اُس میں سے تم کو کچھ (بھی واپس) لینا جائز نہیں مگر یہ کہ میاں بیبی کو (اِس بات کا) خوف ہو

يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا

کہ خدا نے (میاں بیبی کے سلوک کی) جو حدیں ٹھہرادی ہیں اُن پر قائم نہیں رہ سکیں گے تو اِس صورت میں تم لوگوں کو اِس بات کا خوف ہو کہ میاں بیبی

جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

اور عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کے عوض) کچھ دے نکلے تو اس میں دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں تو

تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

ان سے آگے مت بڑھو اور جو اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں سے آگے بڑھ جائیں تو یہی لوگ بے انصاف ہیں

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

اب (تیسری بار) اگر عورت کو طلاق دے دی تو اِس کے بعد جب تک عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرلے اُس پر حلال نہیں (ہوسکتی)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ

ہاں اگر دوسرا شوہر اُس کو طلاق دیدے تو دونوں (میاں بیبی) پر کچھ گناہ نہیں کہ پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کرلیں بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو

اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

کہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں پر قائم رہ سکیں گے اور یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں جن کو اُن لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

جو (مثلاً مصالح خانہ داری کو) سمجھتے ہیں اور جب تم نے عورتوں کو (دو بار) طلاق دے دی اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آئی

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ

تو دستور کے مطابق اُن کو (زوجیت میں) رکھو یا اُن کو اچھی طرح رخصت کرو

بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ

اور ایذا دہی کے لئے اُن کو (اپنی زوجیت میں) نہ رکھنا کہ (بعد کو) اُن پر زیادتی کرنے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ

اور جو ایسا کرے گا تو وہ کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور اللہ کے احکام کی ہنسی نہ بناؤ

اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور (اس کا) وہ احسان بھی یاد کرو) کہ اس نے

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تم پر کتاب اور عقل کی باتیں اتاریں (اور منظور یہ ہے) کہ تم کو ان کے ذریعے سے نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جب تم عورتوں کو (تین بار) طلاق دے دو

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ

اور وہ اپنی (عدت کی) مدت پوری کر لیں اور جائز طور پر آپس میں (کسی سے) ان کی مرضی مل جائے تو ان کو

اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ

(دوسرے) شوہروں کے ساتھ نکاح کر لینے سے نہ روکو یہ نصیحت اس کو کی جاتی ہے

كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

جو تم میں اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی

وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ

اور بڑی صفائی کی بات ہے اور (خانہ داری کی مصلحتوں کو) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱ اور

يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ

جو شخص (بی بی کو طلاق دے کر پیچھے) اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں

الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ

اور جس کا وہ بچہ ہے (یعنی باپ) اس پر دستور مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے

ع ۳ ۲۹ ۱۳

ف۱ عرب کے لوگوں نے طلاق کا کھیل بنا رکھا تھا۔ طلاق دینے پر آمادہ ہوتے تو ایک دم سے سینکڑوں طلاقیں دئے چلے جاتے۔ یا طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ پھر طلاق دی پھر رجوع کر لیا۔ پھر ان میں جاہلانہ حمیت کی کچھ انتہا نہ تھی اور مصالح خانہ داری پر نظر نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں طلاق کے معاملے کو ایسا سلجھا دیا کہ اس سے بہتر سلجھنا ممکن نہیں۔ طلاق کے بارے میں اپنی ناپسندیدگی بھی ظاہر فرما دی اور مجبوری دینی پڑے تو اس کے قاعدے بنا دئے۔ اور خانہ داری کی مصلحتیں بھی سمجھا دیں ۱۲

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ

کسی شخص کو تکلیف نہ دی جائے مگر وہیں تک کہ اُس کی گنجائش ہو۔ ماں کو اُس کے بچے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ اُس کو جس کا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اُس کے (بچے کی وجہ سے کسی طرح کا نقصان پہنچایا جائے)

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

اور (دودھ پلانے کا نان نفقہ جیسا اصل باپ پر) ویسا (اُس کے وارث پر) پھر اگر (وقت سے پہلے ماں باپ) دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے دودھ چھڑانا چاہیں

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَ

تو (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تم نے (ماؤں کو) دینا کیا تھا دستور مطابق (اُن کے) حوالے کرو اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۱ اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

اور بیبیاں چھوڑ مریں تو (عورتوں کو چاہیئے کہ) چار مہینے دس دن اپنے تئیں روکے رہیں

وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

پھر جب اپنی (عدت کی) مدت پوری کر لیں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں۔

فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

اُس کا تم پر کوئی الزام نہیں اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اُس کی خبر ہے ف۲

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ

اور اگر تم کسی بات کی آڑ میں (ان) عورتوں کو نکاح کا پیام دو

النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو

ف۱

عورتوں کو طلاق ہوئے پیچھے دودھ پیتے بچوں کی مشکل ٹھا ہے۔ میاں بی بی میں تو طلاق سے پیدا ہو گئی عداوت ایک دوسرے کی ضد سے اولاد کی شفقت میں بھی کمی آ جاتی ہے اس صورت میں ایسا انتظام کرنا کہ مفارقت ہوئے پیچھے میاں بی بی ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں اور نہ اولاد کی مٹی خوار ہو ان ہی حکموں کی تعمیل سے ہو سکتا جو خدا نے اِن آیتوں میں بیان فرمائے ہیں چنانچہ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ نہ اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو نقصان پہنچنا مناسب ہے اور نہ ماں باپ کی باہمی کشمکش سے اولاد کو نقصان پہنچنا روا ہے ۱۲

ف۲

یعنی نکاح ثانی کی تمہید کے طور پر زیب و زینت وغیرہ جائز طریقے سے جو کچھ کریں تو اُس میں تم پر کسی طرح کا گناہ نہیں کہ اُن کو زیادہ دن تک سوگ کرنے پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کے زمانہ جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ

اِن عورتوں سے نکاح کرلینے) کا خیال آئے گا (سو مضایقہ کی بات نہیں) مگر اُن سے (نکاح کا) ٹھہراؤ تو چھپکے سے بھی نہ کرو ہاں

تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

جائز طور پر بات کہہ گزرو (تو کچھ حرج کی بات نہیں) اور جب تک میعادِ مقرر (یعنی عدت) اختتام کو نہ پہنچ لے

الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

عقدِ نکاح کی بات پکّی نہ کر بیٹھنا اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہارے جی میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے

فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ

تو اُس سے ڈرتے رہو اور (یہ بھی) جانے رہو کہ اللہ بخشنے والا بردبار ہے

عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا

اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو اور نہ اُن کا مہر ٹھہرایا ہو اور اس سے پہلے اُن کو طلاق دیدو تو اِس میں تم پر کوئی گناہ نہیں

لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى

ہاں ایسی عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے کا جیسا دستور ہو تم بھی اُن کے ساتھ کچھ سلوک کردو مقدور والے پر اپنی حیثیت کے مطابق (سلوک کرنا لازم ہے)

الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۳۶﴾

بے مقدور پر اپنی حیثیت کے مطابق۔ جن کا شیوہ احسان کرنے کا ہے اُن پر (ایسی عورتوں کا یہ بھی ایک طرح کا) حق ہے

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ

اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کا مہر ٹھہرا چکے ہو

فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي

تو جو کچھ تم نے ٹھہرایا تھا اُس کا آدھا (دینا آئے گا) مگر یہ کہ عورتیں چھوڑ بیٹھیں یا مرد

بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ

جس کے ہاتھ میں عقدِ نکاح (کا جوڑے رکھنا یا توڑ دینا) ہے وہ اپنا حق چھوڑ دے (یعنی پورا مہر دینے پر راضی ہو) اور اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾

اور آپس کی بُرائی کو مت بھولو ف۱ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۲

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ

(تمام) نمازوں کا (عموماً) اور بیچ کی نماز کا (خصوصاً) مقید رکھو اور (نماز میں) اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو ف۳

قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا

پھر اگر تم کو (دشمن کا) ڈر ہو (اور ارکان نماز پورے پورے نہ بجا لا سکو) تو پیدل یا سوار (جس حالت میں ہو اور جیسی کچھ بن پڑے نماز ادا کر لو) پھر جب تم

اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ

تو جس طرح اللہ نے تم کو (پیغمبر کی معرفت نماز کا طریقہ) سکھایا ہے کہ تم اُس کو پہلے نہیں جانتے تھے اُسی طریقے سے اللہ کی یاد کرو اور جو لوگ تم میں سے

مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا

مر جائیں اور بیبیاں چھوڑ مریں تو اپنی بیبیوں کے حق میں ایک برس تک کے سلوک (یعنی نان نفقے)

إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي

اور (گھر سے) نہ نکالنے کی وصیت کر مریں۔ پھر اگر عورتیں (از خود گھر سے) نکل کھڑی ہوں تو جائز طور پر

مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَ

جو کچھ اپنے حق میں کریں اُس کا تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۴ اور

لِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ

جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُن کے ساتھ دستور کے مطابق سلوک کرنا مناسب ہے کہ پرہیزگاروں پر (ان کا یہ بھی ایک طرح کا) حق ہے۔ اسی طرح

اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن

اللہ تم لوگوں (کی ہدایت) کے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (ان کی مصلحتوں کو) سمجھو (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی

دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ

جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر کے مارے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں ہی تھے پھر خدا نے اُن کو حکم دیا کہ مر رہو (اور وہ مر گئے) پھر خدا نے اُن کو جلا اُٹھایا

ع ۳۱ — ۱۵

ف۱ بُرائی اسی میں ہے کہ آدمی کشمکش کے وقت دب جائے اور اپنا حق سارا یا تھوڑا چھوڑ دے ۱۲

ف۲ طلاق اور مہر کے متعلق چار صورتیں ہیں اوّل معمولی صورت کہ مہر کا ٹھیراؤ ہو کر نکاح ہوا میاں بی بی ایک ساتھ رہے اس کے بعد طلاق دی تو مہر پورا دینا پڑے گا (دوسری صورت) مہر کے ٹھیراؤ کے بغیر نکاح ہوا اور میاں بی بی ایک ساتھ رہے اور اُس کے بعد طلاق دی تو مہر مثل لازم آئے گا۔ یعنی جو اُس عورت کی قوم میں رواج ہو (تیسری صورت) مہر کا ٹھیراؤ ہو کر نکاح ہوا میاں بی بی جمع نہیں ہوئے کہ طلاق دیدی۔ اس صورت میں آدھا مہر (چوتھی صورت) مہر کا ٹھیراؤ نہیں ہوا اور میاں بی بی کے جمع ہونے کی نوبت بھی نہیں آئی اور طلاق دیدی تو مہر کچھ نہیں۔ یہ صورت سب میں کمزور ہے اور قریب قریب ایسی آن کر واقع ہوئی ہے جیسے ان دنوں میں لوگ منگنیاں کر کے چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ اگرچہ نکاح نہیں بلکہ تمہید نکاح ہے لیکن اتنی بات سے بھی کسی قدر عورت کی سُبکی ہوتی ہے سو اُس کا معاوضہ جوڑے وغیرہ سے سلوک کر دینا ہے مہر کا دینا لازم نہیں اور ایسا خیال ہوتا تھا کہ ایسی طلاق سے عورت کی حق تلفی ہوتی ہے اور مرد بے مروتی اور عورت کی حق تلفی کا گنہگار ہو تو فرما دیا کہ اس قسم کا معاہدہ ایسی قوت نہیں رکھتا کہ مرد پر کچھ الزام آئے یا عورت کو اُس سے کچھ نقصان پہنچے اخیر کی دو صورتیں اس جگہ ذکر فرمائیں اور پہلی صورت سورۂ نساء میں مذکور ہے اور دوسری صورت کا حکم حدیث میں ہے یہ حکم طلاق کے متعلق ہیں اور جس عورت کا شوہر مر جاتے اس کو ان چاروں صورتوں میں پورا مہر یا مہر مثل ملے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت

ہے اور یہاں سے معلوم ہوا کہ نکاح بے ٹھیراؤ مہر کے بھی ہو جاتا ہے۔ نکاح ہوئے پیچھے یا آپس میں راضی رضا ہو کر ٹھیرا لیں گے یا حاکم مہر مثل ٹھیرا دے گا ۱۲ ف۳ احادیث سے ثابت ہے کہ بیچ کی نماز سے عصر کی نماز مراد ہے اور چونکہ یہ وقت دنیا کے کاروبار میں مشغول رہنے کا ہے اس وجہ سے اس نماز کی بڑی تاکید اور بڑی فضیلت ہے ۱۲ ف۴ (صفحہ آیندہ)

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

بیشک اللہ تو لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے لیکن اکثر لوگ

يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

(اُس کا) شکر نہیں کرتے ف۱ اور (مسلمانو!) خدا کی راہ میں (خدا کے دشمنوں سے) لڑو اور جانے رہو کہ اللہ (سب کی)

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف۲ کوئی ہے جو خدا کو خوش دلی کے ساتھ قرض دے

فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ

کہ خدا اُس کے قرض کو کئی گنے بڑھا دے گا اور اللہ (لوگوں کو) تنگ دست بھی کرتا ہے اور کشایش بھی دیتا ہے اور اُسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے ف۳ (اے پیغمبر) کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی کہ ایک زمانے میں انھوں نے موسیٰ کے بعد

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ

اپنے (وقت کے) پیغمبر (سموئیل) سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے کہ ہم (اُس کے سہارے سے) اللہ کی راہ میں جہاد کریں (پیغمبر نے) کہا

هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا

اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو بولے کہ ہم

أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا

اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے تو نکالے جا چکے تو ہمارے لئے اَب کونسا عذر ہے کہ خدا کی راہ میں نہ لڑیں

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ

پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو اُن میں سے معدودے چند کے سوا باقی سب پھر بیٹھے اور اللہ تو

عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

نافرمانوں کو خوب جانتا ہے ف۴ اور اُنکے پیغمبر نے اُن سے کہا کہ اللہ نے (تمھاری درخواست کے مطابق)

(بقیہ صفحہ ۶۱) ف۴ ایسی ہی صورت کے لئے ایک آیت پہلے گزر چکی ہے جس میں چار مہینے دس دن عدت کے ٹھہرے ہیں وہ آیت اگرچہ تلاوت میں مقدم ہے مگر اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے اور چار مہینے دس دن کی تعیین سے برس بھر کی مدت منسوخ۔ بایں ہمہ اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ عورت ایک برس تک وارثان شوہر متوفی سے نان و نفقہ پائے اور شوہر کے گھر سے کوئی اُس کو نکالے نہیں اگر وہ از خود عدت پوری کئے پیچھے نکل پڑے اور شاید دوسرے نکاح کے لئے آمادگی کرنے لگے اور ایسی صورت میں وارثان شوہر متوفی اُس کا نان و نفقہ بند کر ہی دینگے تو اُن لوگوں پر نان و نفقہ بند کر دینے اور اُس عورت کی آمادگی نکاح ثانی کرنے سے کسی طرح کا گناہ عائد نہیں ہوتا (فوائد صفحہ ہذا) ف۱ اِس آیت میں تعلیم ہے تقدیر پر شاکر رہنے کی۔ کہتے ہیں اگلے زمانے میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگ وبا کے ڈر سے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ جہاں بھاگ کر گئے اُسی جگہ وبا نے اُن کو آدبایا اور سب مرگئے پھر ایک مدت کے بعد خرقیل پیغمبر اُدھر سے ہو کر گزرے اور اُنھوں نے دعا کی خدا نے اُن کو پھر جلا اُٹھایا ۱۲ ف۲ یعنی جو لوگ جہاد کرنے میں عذر تراشی کرتے ہیں لایعنی حیلے لائیں اللہ اُن کے عذرات کو سنتا اور اُن کی نیتوں کو جانتا ہے ۱۲ ف۳ خدا کو قرض دینے سے یہ مراد ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب عاقبت میں ملے گا اُس کو قرض سے تعبیر کیا حَسَن کے لفظی معنی تو ہیں اچھا اور مرادی معنی ہیں بے خوش دلی کے کئے ہیں اور عرف میں قرض حسن بے سودی قرضے کو کہتے ہیں بولنے میں قرض حسنًا بولا جاتا ہے ۱۲ ف۴ حضرت موسیٰ کے بعد چند روز بنی اسرائیل کی حالت بہتر رہی کہ وہ ملک کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر تھے بے چین ایک وضع پر قائم نہیں رہتے تھے قدیمی شرارتیں پھر شروع کیں حملے دشمنوں کو اُن پر غلبہ پایا اور اُن کے مخالف جالوت بادشاہ نے اُن کو بہت دق کیا اُس وقت سموئیل پیغمبر تھے بنی اسرائیل نے اُن کی طرف رجوع کیا باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲

بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا (اُس پر) لگے کہنے کہ اُس کو ہم پر کیوں کر حکومت مل سکتی ہے

وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ

حالانکہ اُس سے تو حکومت کے ہم ہی زیادہ حقدار ہیں کہ اُس کو تو مال و دولت کے اعتبار سے بھی کچھ ایسی فارغ البالی نصیب نہیں (پیغمبر نے) کہا

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ

کہ اللہ نے تم پر (حکمرانی کے لئے) اُسی کو پسند فرمایا ہے اور (مال میں نہیں تو) علم (میں) اور جسم میں اُس کو (بڑی) فراخی دی ہے ف۱

وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ

اور اللہ اپنا ملک جس کو چاہے دے اور اللہ (بڑی) گنجایش والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے اور

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ

اُن کے پیغمبر نے اُن سے کہا کہ طالوت کے (من جانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ

تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی تسلی (یعنی تورات) ہے اور (نیز) موسیٰ اور ہارون جو (یادگار) چھوڑ مرے ہیں اُن میں کی بچی کچھی چیزیں (بھی اُس میں)

الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

فرشتے اُس کو اُٹھا لائیں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہی ایک بات تمہارے لئے نشان (کافی) ہے ف۲

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ

پھر جب طالوت فوجوں سمیت (اپنے مقام سے) روانہ ہوا تو (اُس نے اپنے ہمراہیوں سے) کہا کہ (رستے میں ایک نہر پڑے گی)

اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ

اللہ (اُس) نہر سے تمہاری (یعنی تمہارے صبر کی) جانچ کرنے والا ہے تو جو (سیر ہو کر) اُس کا پانی پی لے گا وہ ہمارا نہیں

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ

اور جو اُس کو نہیں پئے گا وہ ہمارا ہے مگر (ہاں) اپنے ہاتھ سے کوئی ایک (آدھ) چلو بھرے (اور پی لے تو مضایقہ نہیں)

ف۱ علم کی فراخی یہ کہ مثلاً لڑائی کے فن سے خوب واقف ہے اور جسم کی فراخی یہ کہ بڑا توانا و قد آور ہے ۱۲

ف۲ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے پاس ایک صندوق تھا اُس میں تورات کا ایک نسخہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا۔ مَن کا مرتبان۔ ہارون علیہ السلام کا جُبّہ۔ لڑائی میں اس صندوق کو تبرکاً آگے رکھتے تھے۔ جالوت نے بنی اسرائیل کو دھر دبایا تو صندوق بھی اُن سے چھین لے گیا۔ اب جو طالوت کی ماتحتی میں لڑائی ٹھہری تو اُدھر جالوت والوں نے اُس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر اُن کے لشکر کی طرف ہانک دیا کہ یہی باعث فساد ہے۔ بنی اسرائیل نے اُس صندوق کا پہنچ جانا بہت غنیمت سمجھا اور یہ اُن کے حق میں فال نیک ہوئی اور اُن کی ہمتیں قوی ہوگئیں اور یہ خدا کا احسان تھا کہ فرشتے اُس کو بنی اسرائیل کی طرف گھسیٹ لائے ۱۲

ع ۳۲ / ۱۶

فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

پس ان میں سے چند کے سوا سبھی نے تو (سیر ہو کر) پی لیا پھر جب طالوت اور جو ایمان والے اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے

مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ

تو جن لوگوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی لگے کہنے کہ ہم میں تو جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کا آج دم ہی نہیں (اس پر)

الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ

وہ لوگ جن کو خیال تھا کہ ان کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے بول اٹھے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت

فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا

بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے اور جب

بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ

جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابلے میں آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کی چھاگلیں) انڈیل دے اور (معرکۂ جنگ میں)

أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ

ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے پھر ان لوگوں نے اللہ کے حکم سے دشمنوں کو بھگا دیا

اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ

اور جالوت کو داؤد نے قتل کیا اور ان کو خدا نے سلطنت دی اور (انتظامی) عقل (عطا فرمائی) اور جو (علم وہنر)

مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

اس کی مرضی میں آیا ان کو سکھا دیا ف اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو (حکومت سے) نہ ہٹاتا رہے

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

تو ملک (کا انتظام) درہم برہم ہو جائے لیکن اللہ دنیا کے لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

(اے پیغمبر) یقیناً یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو

ف

طالوت کے لشکر میں داؤد علیہ السلام بھی تھے انھوں نے جالوت کو مارا طالوت نے اپنی بیٹی ان سے بیاہ دی اس کے سلسلے سے طالوت کے بعد داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوئے۔ قرآن کے دوسرے مقامات میں اس کا بھی مذکور ہے کہ داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانی بھی آتی تھی اور جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے تھے۔

منزل

الجزء الثالث ۳

وقف لازم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ

یہ پیغمبر (جو ہم نے بھیجے) ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دی ان میں سے کوئی تو ایسے ہیں جن کے ساتھ

كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

خود اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے (اَور طرح پر) بلند کئے اور مریم کے فرزند عیسیٰ کو ہم نے

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ

کھلے کھلے معجزے دیئے اور روح القدس (یعنی جبریل) سے اُن کی تائید کی اور اگر خدا چاہتا تو جو لوگ

مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

اُن کے بعد تھے اپنے پاس کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے لیکن (تاہم) لوگوں نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وقف

تو ان میں سے بعض وہ تھے جو ایمان لائے اور بعض وہ تھے جو کافر ہوئے اور اگر خدا چاہتا تو (یہ لوگ) آپس میں نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا

ع ۳۳ ۵ ۱

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مسلمانو! اس سے پہلے کہ وہ دن آموجود ہو

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ

جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری (آشنائی) اور نہ سفارش، ہمارے دئے ہوئے میں سے (کچھ نیک راہ میں بھی)

وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

خرچ کرلو اور جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں وہ لوگ (کچھ اپنا ہی) نقصان کرتے ہیں اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ)

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ۔ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا۔ نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اُس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے

إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ

جو کچھ لوگوں کے پیش (آرہا) ہے (وہ) اور جو کچھ اُن کے پیچھے (ہو گزرا) ہے (وہ) اُس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ

اُس کی معلومات میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں مگر جتنے پر وہ چاہے اُس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر حاوی ہے

وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾

اور آسمان و زمین کی حفاظت اُس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان ہے اور اُس کی بڑی بارگاہ ہے

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ

دین میں زبردستی (کا کچھ کام) نہیں ہدایت (الگ) ظاہر ہو چکی ہے گمراہی سے تو جو

بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

جھوٹے معبودوں کو نہ مانے اور اللہ ہی پر ایمان لائے تو اُس نے مضبوط رسّی پکڑ رکھی ہے

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ

جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اللہ

الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَ

ایمان والوں کا حامی (و مددگار) ہے کہ اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ

جو لوگ (دینِ حق سے) منکر ہیں اُن کے حمایتی شیطان ہیں کہ اُن کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر

النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

(کفر کی) تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے

خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس وجہ سے کہ خدا نے اُس کو سلطنت دے رکھی تھی (شیخی میں آکر) ابراہیم سے

ع ۳۴

وقف لازم

أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي

اُسکے پروردگار کے بارے میں لگا حجت کرنے کہ جب ابراہیم نے (اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو (لوگوں کو) جلاتا

وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ط قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ

اور مارتا ہے (اس پر) وہ لگا کہنے کہ میں (بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ف۱ ابراہیم نے کہا کہ (اچھا)

اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اُس کو مغرب سے نکالیں (تو جانیں)

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥٩﴾

اس پر وہ کافر ہکا بکا رہ گیا اور اللہ ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا ج

یا (اے پیغمبر تم نے مثلاً اُن (بزرگ کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک بستی پر سے ہو کر گزرے اور وہ (ایسی اُجڑی) پڑی تھی کہ اپنی چھتوں پر ڈھئی پڑی تھی ف۲

قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ

(دیکھ کر تعجب سے) لگے کہنے کہ اللہ اس (بستی) کو اس کے مرے (یعنی اس قدر اُجڑے) پیچھے کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا۔ اس پر اللہ نے اُن کو سو برس تک

عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا

پھر اُن کو جلا اُٹھایا (اور) پوچھا تم (اس حالت میں) کتنی مدت رہے کہا ایک دن رہا ہوں گا

أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ

یا ایک دن سے بھی کم فرمایا (نہیں) بلکہ تم سو برس (اسی حالت میں) رہے اب

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ قف

اپنے کھانے اور اپنے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ کوئی بسی تک نہیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی نظر کرو (جس پر تم سوار تھے)

وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ

اور (تمہارے اتنے دنوں مردہ رکھنے اور پھر جلا اٹھانے سے) مقصود یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں اور گدھے کی ہڈیوں

ف۱ یہ بات اُس کافر بادشاہ نے اس سے کہی کہ وہ جس کو چاہتا بے گناہ مروا دیتا اور جس خونی مستوجب القتل کو چاہتا چھوڑ دیتا

ف۲ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پرانے مکانات کی پہلے چھتیں گرتی ہیں پھر اُن کے اوپر در و دیوار اُن پر آگرتے ہیں ۱۲

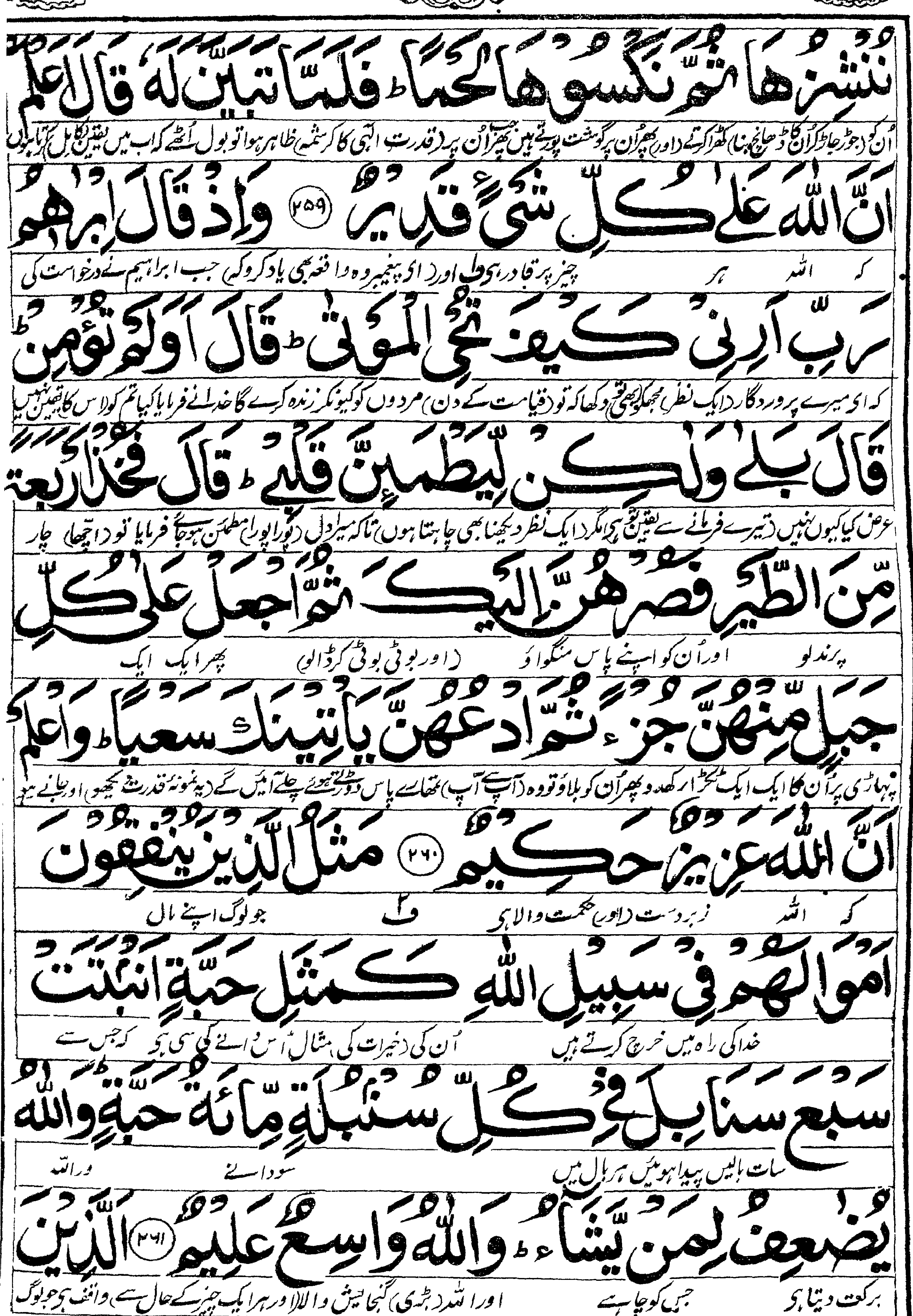

نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ

اُن کو (جوڑ جاڑ کر اُن کا ڈھانچ بنا) کھڑا کرتے (اور) پھر اُن پر گوشت پوستے ہیں پھر اُن پر (قدرت الٰہی کا کرشمہ) ظاہر ہوا تو بول اُٹھے کہ اب میں یقین کامل کرتا ہوں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ

کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف ۱ اور (اے پیغمبر وہ واقعہ بھی یاد کرو کہ) جب ابراہیم نے درخواست کی

رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ

کہ اے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھ کو بھی تو دکھا کہ تو (قیامت کے دن) مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا خدا نے فرمایا کیا تم کو (اس کا) یقین نہیں

قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً

عرض کیا کیوں نہیں (تیرے فرمانے سے یقین تو ہے) مگر (ایک نظر دیکھنا بھی چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل (پورا پورا) مطمئن ہو جائے فرمایا تو (اچھا) چار

مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ

پرندلو اور اُن کو اپنے پاس منگواؤ (اور بوٹی بوٹی کر ڈالو) پھر ایک ایک

جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ

پہاڑی پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر اُن کو بلاؤ تو وہ (آپ سے آپ) تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے (یہ نمونہ قدرت دیکھو) اور جانے رہو

اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف ۲ جو لوگ اپنے مال

اَمْوَالَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ

خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی (خیرات کی) مثال اُس دانے کی سی ہے کہ جس سے

سَـبْعَ سَـنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ

سات بالیں پیدا ہوئیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ

يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ

برکت دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا (اور ہر ایک چیز کے حال سے) واقف ہے جو لوگ

ف ۱

مفسرین نے بستی اور شخص کی تعیین میں اختلاف کیا ہے ایک قول یہ ہے کہ بخت نصر بیت المقدس کو آگ لگا کر اور شہر کو اُجاڑ کر بنی اسرائیل کو پکڑ کر لے گیا تھا عزیر علیہ السلام اُس ویرانی کے وقت میں بیت المقدس سے ہو کر گزرے اور ظاہر حال پر نظر کر کے اُن کو نا اُمیدی ہوئی کہ ع ایسے اُجڑے کہیں بھی بستے ہیں۔ اللہ نے اُن کو اپنا نمونہ قدرت دکھایا۔ کہ سو برس تک مرے پڑے رہے۔ پھر زندہ کیا تو بیت المقدس اتنے عرصے میں پھر آباد ہو گیا تھا۔ اور اُن کے گدھے کو خدا نے اُن کی آنکھوں دیکھتے جلا اُٹھایا خدا نے اُن کے کھانے پینے کی حفاظت کی تو وہ تک بسا نہیں عزیر علیہ السلام کو صرف یہ حیرت تھی کہ خدا خلاف عادت قدرتوں کو کیونکر نافذ کرتا ہے اور وہ بادشاہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سے بحث کی تھی اُس کو سرے سے خدا کی قدرت ہی کا انکار تھا عزیر علیہ السلام کو انکار نہ تھا بلکہ تعجب تھا۔ انکار اور تعجب میں بڑا فرق ہے مگر ہیں ملتے جلتے ہوئے اسی واسطے خدا نے دونوں قصے ایک ہی جگہ یکے بعد دیگرے بیان فرمائے اور عزیر کے قصہ میں کاف تشبیہ سے شروع کیا کہ اُس بادشاہ کی سی بدعقیدگی نہیں ہے مگر ہے اُسی کے لگ بھگ ۱۲

ع ۳۵ / ۳

ف ۲

خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو نمونہ قدرت تو دکھایا مگر زندگی کا بھید نہ بتایا و قل الروح من امر ربی (یعنی روح ایک امر ربی ہے)

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے پیچھے (کسی طرح کا) احسان نہیں جتاتے

اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

اور نہ (لینے والے کو) کسی طرح کی ایذا دیتے ہیں اُن کو اُن کا ثواب اپنے پروردگار کے ہاں ملے گا اور (آخرت میں) نہ تو

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ

(طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہوں گے نرمی سے جواب دیدینا اور (سائل کے اصرار سے) درگزر کرنا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا

اُس خیرات سے بہت بہتر ہے جس کے (دینے) پیچھے (سائل کو کسی طرح کی) ایذا ہو اور اللہ بے نیاز (اور) بُردبار ہے ف۱

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ

مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے سے اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو

يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

تو اُس کی خیرات کی مثال چٹان کی سی ہے کہ اُس پر کچھ تھوڑی سی مٹی (پڑی) ہے پھر اُس پر برسا زور کا مینہ اور اُس کو سپاٹ کر کے بہا لے گیا

صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

(اسی طرح قیامت میں) ریاکاروں کو اُس خیرات میں سے جو اُنھوں نے کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اُن لوگوں کو جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا اور جو لوگ

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

خدا کی رضا جوئی کے لئے اور اپنی نیت ثابت رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال

ف۱

بے نیاز ہے یعنی اُس کو ایسی خیرات کی پروا نہیں جس احسان جتا کر دی جائے اور بُردبار ہے کہ لوگ دے کر احسان جتاتے ہیں اور لوگوں کو ایذائیں دیتے ہیں اور وہ برداشت کرتا ہے ۱۲

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج

ایک باغ کی سی ہے جو اُونچے پر واقع ہے اُس پر پڑا زور کا مینہ تو دو چند پھل لایا

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور اگر اُس پر زور کا مینہ نہ (بھی) پڑا تو (اُس کو) ہلکی پھوار (بھی بس کرتی ہے) اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ (اُس کو)

بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ

دیکھ رہا ہے بھلا تم میں سے کوئی بھی اِس بات کو پسند کرے گا کہ کھجوروں اور انگوروں کا اُس کا ایک باغ ہو

وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اُس کے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہوں - ہر طرح کے میوے اُس کو وہاں میسر

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ صلے ج فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

اور بڑھاپے نے اُس کو آ لیا اور اُس کے (چھوٹے چھوٹے) ناتواں بچے ہیں اَب اُس (باغ) پر چلا ایک بگولا

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جس میں (بھری) تھی آگ تو باغ جل بھُن کر رہ گیا - اِسی طرح اللہ (اپنے) احکام کھول کھول کر تم لوگوں سے بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ

غور کرو مسلمانو! (خدا کی راہ میں) عمدہ چیزوں میں سے خرچ کرو

طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

تم نے (تجارت وغیرہ سے) آپ کمائی ہوں تو اور ہم نے تمھارے لئے زمین سے پیدا کی ہوں تو

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ

اور ناکارہ چیز کے دینے کا ارادہ بھی نہ کرنا کہ لگو اُس میں سے خرچ کرنے حالانکہ (وہی چیز کوئی تم کو دینی چاہے تو تم اُس کو (کبھی خوشدلی سے)

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾

مگر یہ کہ (دیدہ و دانستہ) اُس (کے لینے) میں چشم پوشی کرو - اور جانے رہو کہ اللہ بے نیاز (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے ف

٣٦ ع ٦ ٤

ف

بعض لوگ بے کار اور بے مصرف چیزیں خیرات کے طور پر خرچ کردیا کرتے اور ثواب کی اُمید رکھتے - اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم کردی کہ مال ردی خدا کی راہ میں دینا اور ثواب کی اُمید رکھنا یاوہ سری ہے ١٢

الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ

شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا اور شرم کی بات (یعنی بخل) کی طرف برانگیختہ کرتا ہے اور اللہ

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾

اپنی طرف سے (قصوروں کی) معافی اور برکت کا تم سے وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (بڑی) گنجایش والا (اور سب حال سے) واقف ہے

يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ

جس کو چاہتا ہے (بات کی) سمجھ دیتا ہے اور جس کو (بات کی) سمجھ دی گئی تو بیشک اس نے

خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

بڑی دولت پائی اور نصیحت بھی وہی مانتے ہیں جو سمجھدار ہیں اور جو خرچ بھی تم (خدا کی راہ میں) اٹھاؤ

مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَ

یا (اس کے نام کی) کوئی منت مانو وہ سب اللہ کو معلوم ہے اور

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

جو لوگ (غیر خدا کی منت وغیرہ مان کر خدا کا حق مارتے ہیں قیامت کے دن کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا اگر خیرات ظاہر میں دو

فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ

تو وہ بھی اچھا اور اگر اس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو تو یہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسا دینا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ

خبردار ہے (اے پیغمبر) ان لوگوں کو راہ راست پر لانا تمہارے ذمے نہیں بلکہ

اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

اللہ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی خیرات کے طور پر خرچ کروگے

فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا

اور جو کچھ بھی ف۱ (خیرات) تم خرچ کرتے ہو سو اپنے لئے ۔ اور تم تو خدا ہی کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہو

تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خیرات کے طور پر خرچ کروگے (قیامت کے دن) تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور تمہارا (کچھ) حق نہ مارا جائے گا

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

(خیرات) تو ان حاجتمندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

(جانا چاہیں تو) جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے) بےخبر ہے وہ ان کی خودداری (کی وجہ) سے ان کو غنی سمجھتا ہے

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا

لیکن (اے مخاطب) تو (ان کو دیکھے) تو ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ محتاج ہیں مگر ہاں) لگ لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ

تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

خیرات کے طور پر خرچ کروگے تو (خوب یقین رکھو کہ) اللہ اس کو جانتا ہے ف۲ جو لوگ

اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنے مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو ان (کے دیئے) کا ثواب

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

ان کے پروردگار کے ہاں ان کو ملے گا اور (قیامت میں) ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

جو لوگ سود کھاتے ہیں (قیامت کے دن) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس شخص کا سا کھڑا ہونا

الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

جس کو شیطان نے (اپنی) چپیٹ سے خبط الحواس کر دیا ہو یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے

ف۱ یعنی دوسروں کے نام کی منتیں مانکر اس خیرات کو کیوں ضائع کرو اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ خدا کے لیے وہ بہتر دی چیز کیوں دو ۱۲

ف۲ ابتدائے ہجرت میں جب پیغمبر صاحب مکے سے مدینے تشریف لائے تو معدودے چند مسلمان بھی دین کی تعلیم پانے کے لئے اور کچھ کفار کے ڈر سے بھی پیغمبر صاحب کی خدمت میں جمع ہو گئے تھے یہ لوگ محض بے سروسامان مسجد نبوی میں رہتے اور انصار مدینہ کی خیرات پر گزران کرتے مگر تھے غیور فقر و فاقہ کی وجہ سے صورت سوال تھے مونہہ پھوڑ کر نہیں مانگتے تھے ۱۲

وقف لازم

الربع

قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

کہ جیسا معاملہ سود ویسا ہی معاملہ بیع حالانکہ بیع کو تو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام

الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا

(تو سود کو بیع پر قیاس کرنا صریح غلط ہے) تو جس پاس اُس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت (کی بات) پہونچی اور (وہ آیندہ کے لئے) باز آگیا

سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اور اُس کا معاملہ خدا کے حوالے ف۱ اور جو (مناہی پہنچے پھر (سود) لے تو ایسے ہی لوگ

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ

(اور) وہ دوزخ ہی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے ف۲

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الربع

اور جتنے ناشکرے ہیں اور گنہگار ہیں خدا اُن سے راضی نہیں جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام کئے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ

اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے اُن (کے کئے) کا ثواب اُن کے پروردگار کے ہاں

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا

اُن کو ملے گا اور اُن پر نہ تو کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہوں گے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ

مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود (لوگوں کے ذمے) باقی ہے (اُس کو)

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

چھوڑ بیٹھو اور اگر (ایسا) نہیں کرتے تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لئے

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ

ہوشیار ہو رہو اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم تم کو (یعنی پہنچتی ہے)

ف۱ یعنی پھر تم اُس سے سود واپس دلانے کے پیچھے پڑو اور نہ اُس کو ملامت کرو ۱۲

ف۲ بڑھانے گھٹانے سے مراد ہے برکت کا دینا اور سلب کر لینا

لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ

نہ تم (کسی کا) نقصان کرو اور نہ کوئی تمھارا نقصان کرے ف۱ اور اگر کوئی تنگدست (تمھارا مقروض) ہو

فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾

تو فراخی تک کی مہلت (دو) اور اگر سمجھو تو تمھارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ اُس کو (اصل قرضہ بھی) بخشدو

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور اُس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اُس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع ٣٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اور لوگوں پر (ذرہ بھر) ظلم نہ ہوگا مسلمانو! جب

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ

تم ایک میعادِ مقرر تک اُدھار کا لین دین کرو تو اُس کو لکھ (پڑھ) لیا کرو اور (اگر تم کو لکھنا نہ آتا ہو تو) تمھارے درمیان میں

كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ

(تمھارے باہمی قرارداد کو) کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھدے اور (جس سے لکھواؤ تو اُس) لکھنے والے کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے...

فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا

(اسی طرح) اُس کو بھی چاہیے کہ (بے عذر) لکھدے اور جس کے ذمے قرض عائد ہوگا (وہی دستاویز کا) مطلب بولتا جائے اور اللہ سے کہ وہی اُس کا (حقیقی) کارساز

يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا

(بتاتے وقت قرض دہندہ کے) حق میں سے کسی طرح کی کاٹ چھانٹ نہ کرے اور جس کے ذمے قرض عائد ہوگا اگر وہ کم عقل ہو

اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ

یا معذور یا خود (دائے مطلب) نہ کرسکتا ہو تو (جو) اُس کا مختار کار (ہو وہ) انصاف کے ساتھ (دستاویز کا) مطلب بولتا جائے

بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ

اور اپنے لوگوں میں سے جن لوگوں پر تمھارا اطمینان ہو دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو پھر اگر

ف۱ اگر قرضخواہ اصلی ادا کیا ہوا قرضہ سود میں مجرا لینے لگے تو یہ اُس کا ظلم ہے اسی طرح قرضدار سود کی بنا ہی سے پہلے کچھ سود دے چکا ہو اور اب لگے اُس کو اصل قرض میں محسوب کرنے تو یہ اُس کا ظلم ہے ۱۲

لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى

کہ اُن میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اُس کو یاد دلا دے گی

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

اور جب گواہ (ادائے شہادت کے لئے) بُلائے جائیں تو (حاضر ہونے سے) انکار نہ کریں اور معاملہ میعادی

صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

چھوٹا ہو یا بڑا اُس (کی دستاویز) کے لکھنے میں کاہلی نہ کرو خدا کے نزدیک یہ بہت ہی منصفانہ (کارروائی) ہے اور

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً

گواہی کے لئے بھی یہی طریقہ بہت ٹھیک ہے اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ تم (آئندہ) کسی طرح کا شک (وشبہ) نہ کرو مگر سودا دم نقد ہو

تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا

جس کو (ہاتھوں ہاتھ) تم آپس میں لیا دیا کرتے ہو تو اُس (کی دستاویز) کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں اور (ہاں)

اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا

جب (اس طرح کی) خرید و فروخت کرو تو (احتیاطاً) گواہ کر لیا کرو اور نہ کاتب (دستاویز) کو کسی طرح کا نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو اور ایسا

فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ

تو یہ تمہاری شرارت ہے اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو (معاملہ کی صفائی) سکھاتا ہے اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا

سب کچھ جانتا ہے اور اگر سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے (اور قرض لینا ہو)

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ

تو رہن با قبضہ (رکھ کر) لو پس اگر تم میں سے ایک کا ایک اعتبار کرے ف تو

ف یعنی بے لکھوائے بے رہن رکھے کھلا قرض دیدے گویا یہ قرضہ قرض دینے والے کی امانت ٹھہرا ۱۲

الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا

جس پر اعتبار کیا گیا ہے (یعنی قرض لینے والا) اُس کو چاہئے کہ قرض دینے والے کی امانت (یعنی قرض) کو (پورا پورا) ادا کرے اور خدا سے جو اُس کا پروردگار ہے ڈرے (دیکھنا)

الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اُس کو چھپائے گا تو وہ دل کا کھوٹا ہے اور جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ کو

عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِّلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا

سب معلوم ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور

مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ

جو تمہارے دل میں ہے اگر اُس کو ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا پھر

لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ

جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ

قادر ہے (ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) اُس کتاب کو مانتے ہیں جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اتری ہے

وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ

اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی (یہ) سب کے سب اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں

وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا

اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبروں کا دین ایک ہے اور) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی کو (بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾

کہا کہ ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور تسلیم کیا۔ اے ہمارے پروردگار (بس تیری ہی مغفرت درکار ہے) اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اُس کو طاقت ہو۔ جس نے اچھے کام کئے تو اُن کا نفع بھی اُسی کے لئے ہے اور

٣٩ ع ٢

عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

جس نے برے کام کئے (اُن کا وبال بھی) اُسی پر۔ ای ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو (اُس کے وبال میں) نہ پکڑ

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا

اور ای ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہوگزرے ہیں جس طرح اُن پر تونے (اُن کے گناہوں کی پاداش میں احکام سخت کا) بار ڈالا تھا

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اِتنا بوجھ جس (کے اُٹھانے) کی ہم کو طاقت نہیں ہم سے نہ اُٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر

أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (۲۸۶)

تو ہی ہمارا (حامی و) مددگار ہی تو اُن لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر

ع ۳ / ۸

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ الْأَحْزَابُ وَهِيَ مِائَتَا آيَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہی

الم (۱) اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (۲) نَزَّلَ

الم اللہ (وہ ذاتِ پاک ہی کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ زندہ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا (ای پیغمبر) اُسی نے

عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

تم پر کتابِ برحق اُتاری جو اُن (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہی جو اس سے پہلے (نازل ہو چکی ہیں) اور

أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ (۳) مِنْ قَبْلُ هُدًى

اُسی نے (اِس سے) پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل اُتاری

لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۵ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اُسی نے (اور چیزوں کو بھی) نازل کیا (جن سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہوتا ہی) جو لوگ خدا کی آیتوں سے منکر ہیں

---

(۱)

فرقان کے لفظی معنی فرق کے ہیں اور اصلی مطلب وہی ہی جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہی۔ اب رہی یہ بات کہ وہ کیا چیز ہی بعض کہتے ہیں معجزات بعض کہتے ہیں عقل سلیم بعض کہتے ہیں دوسرے پیغمبروں کے صحیفے بعض کہتے ہیں قرآن جس کا تذکرہ تاکید کے طور پر دوسرے لفظوں میں مکرر کردیا ہی ۱۲

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ③

بیشک اُن کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ④

اللہ (ایسا دانا وبینا ہے کہ) اُس سے کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہی (قادر مطلق) ہے جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تمھاری صورتیں بناتا ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ

زبردست ہے حکمت والا (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہے جس نے تم پر (یہ) کتاب اُتاری جس میں سے

اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا

بعض آیتیں پکی (یعنی صاف وصریح) ہیں کہ وہی اصل کتاب ہیں اور (بعض) دوسری مبہم (کہ اُن کے معنوں میں کئی پہلو نکل سکتے ہیں تو)

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ

جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو قرآن کی اُنھیں مبہم آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ

فساد پیدا کریں اور تاکہ اُن کے اصل مطلب کی ٹوہ لگائیں حالانکہ اللہ کے سوا اُن کا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہیں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

اور جو لوگ علم میں بڑی پایگاہ رکھتے ہیں وہ تو اتنا ہی کہہ کر رہ جاتے ہیں کہ اس پر ہمارا ایمان ہے (یہ) سب (کچھ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے

رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑥ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

اور (سمجھائے) وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہے ف (اور علم والے دعا مانگتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ

ہم کو راہ راست پر لائے پیچھے ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کاملعت) عطا فرما

ف قرآن ہے تو آسمانی کتاب مگر لوگوں کے سمجھانے کو اُتری ہے اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ بہت سی باتیں اُن کی سمجھ سے باہر ہیں جیسے حالات بعد مرگ یا مثلاً خدا کی ذات و صفات کا علم تفصیلی یا روح کی ماہیت وغیرہ اور کلموا الناس علیٰ قدر عقولھم کے قاعدے سے اُنہیں کے محاورے اُنھیں کی عادات کے مطابق اُن سے بات کہنی ہوتی ہے تو بہت سی باتیں قرآن میں ہیں اور اُن کی لِم اور تہ سمجھ میں نہیں آتی۔ مگر اصل دین ایسا صاف اور واضح ہے کہ احمق سے احمق اور جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کسی مصلحت سے چند روز کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہے اُس میں ایک طرح کی روح ہے جو ابدالآباد تک باقی رہے گی جسمانی تعلقات کی وجہ سے انسان کو بہت سی حاجتیں پیش آتی ہیں جس سے لوگوں میں کشمکش واقع ہوتی ہے اور اس کشمکش کا ضروری نتیجہ فساد۔ یہ ہے گناہ کی اصل۔ گناہ کا اثر روح پر پڑتا ہے جس سے روح کی وہ ہستی جو بعد مرگ ہونے والی ہے بنتی اور بگڑتی ہے۔ انسان کو عقل دی گئی ہے جو اُس کو بتاتی ہے کہ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے اور نور عقل کو زیادہ روشن کرنے کے لئے خدا نے وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل فرمائی ہیں دین دار ہونے کے لیے کچھ ایسی بڑی عقل اور بڑی معلومات درکار نہیں۔ انسان کا اپنی حالت میں غور کرنا اور دنیا کی زندگی کو چند روزہ اور اپنے تئیں عاجز وبے حقیقت سمجھنا بس کرتا ہے یہی وہ باتیں ہیں جن کو محکمات فرمایا کوئی فرد بشر اُن کے سمجھنے سے معذور نہیں۔ بات بات میں کھرچ نکالنا اپنی عقل کو بڑا سمجھنا اور اُس سے کام لینا جس کے سرانجام کی اُس میں صلاحیت نہیں دین سے بے بہرہ رہنے کی علامت ہے۔ یہ مرض زیادہ تر پڑھے لکھوں میں ہوتا ہے اور آج کل کے انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں میں اسی قسم کی گمراہی کثرت سے دیکھی جاتی ہے اور دین کے اعتبار سے یہ حالت بڑی خطرناک ہے ایسا آدمی ضروری باتوں کو چھوڑ کر غیر ضروری باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہے فرض کو ناغہ اور نفل کو لینے آدمی پر لازم کرتا ہے۔ اس آیت میں بہت اچھی طرح سمجھا دیا گیا ہے کہ مشتبہ اور مبہم باتوں کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونے کی نشانی ہے ۱۲

إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا

کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے ۔ اے ہمارے پروردگار تو ایک (نہ ایک) دن جس (کے آنے) میں کسی طرح کا شبہ ہی نہیں لوگوں کو (اعمال

رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

(تو اس دن ہم پر تیری مہر کی نظر رہے) بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا ۔ جو لوگ (دین اسلام سے) منکر ہیں

لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ

اللہ کے ہاں نہ تو ان کے مال ہی کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد ہی (ان کے کچھ کام آئے گی)

وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿٩﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ

اور یہی ہیں (جو) دوزخ کے ایندھن (ہوں گے) (ان کی بھی وہی) فرعون والوں اور ان سے پہلے لوگوں کی سی گت (ہونی ہے)

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ

کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں دھر پکڑا

بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٠﴾ قُل لِّلَّذِينَ

اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے (اے پیغمبر) جو لوگ (دین اسلام سے)

كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ

منکر ہیں ان سے کہہ دو کہ کوئی دن جاتا ہے کہ (مسلمانوں کے مقابلے میں) تم مغلوب ہوگے (اور مارے جاؤ گے) اور (قیامت میں) جہنم کی طرف

الْمِهَادُ ﴿١١﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ

(دین اسلام سے انکار کرنے والو!) ان دو (مخالف) گروہوں میں تمہارے (سمجھنے کے) لئے (خدا کی قدرت کی بڑی بھاری) نشانی (ظاہر) ہو چکی ہے

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ

خدا کی راہ میں لڑتا تھا اور دوسرا گروہ منکروں کا تھا جن کو آنکھوں دیکھتے مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دو چند دکھائی دے رہا تھا

رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي

اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے اس میں شک نہیں

ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٢﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ

جو لوگ (دل کی) سوجھ رکھتے ہیں اُن کے لئے اس (واقعہ) میں (بڑی) عبرت ہے لوگوں کی بناوٹ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اُن کو دنیا کی

الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

مرغوب چیزوں یعنی (مثلاً) بیبیوں اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

اور عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ دلبستگی بھلی معلوم ہوتی ہے

وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ

(حالانکہ) یہ (تو) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا)

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٣﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ

اچھا ٹھکانا تو اُسی (اللہ) کے ہاں ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (اگر چاہو تو) میں تم کو

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

ان (دنیاوی چند روزہ فائدوں) سے بہت بہتر چیز بتاؤں (وہ یہ) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کے لئے اُن کے پروردگار کے ہاں بہشت کے باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ

جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (باغوں کے علاوہ) اُن کے لئے پاک صاف بیبیاں ہیں

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٤﴾

اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی (ہے) اور اللہ بندوں (کے نیک و بد) کو دیکھ رہا ہے

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں تو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٥﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ

اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا (یہی لوگ ہیں) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے او

الْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٦﴾

(خدا کے) فرماں بردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور آخر شب کے وقتوں میں (توبہ و) استغفار کرنے والے

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

(خود) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں)

قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٧﴾

(اور اللہ) عدل (و انصاف) کے ساتھ (کارخانۂ عالم کو) سنبھالے ہوئے (ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست (اور) حکمت والا ہے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

دین (حق) تو خدا کے نزدیک (یہی) اسلام ہے اور بس اور

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ

اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) نے جو (دین حق سے) مخالفت کی تو حق بات معلوم ہونے کے بعد (کی) اور آپس کی ضد سے

بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

اور جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو تو اللہ کو (اس سے) حساب لیتے (اور اس کو نافرمانی کی سزا دیتے) کچھ دیر نہیں لگتی

الْحِسَابِ ﴿١٨﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ

(اے پیغمبر) اگر اہل کتاب اس پر بھی تم سے حجت کریں تو (ان سے) کہہ دو کہ میں نے تو خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا (یعنی اسلام لے آیا)

لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ

اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (ان کا بھی یہی حال ہے) اور (اے پیغمبر) اہل کتاب اور

الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ

(عرب کے) جاہلوں سے کہو تم بھی اسلام لاتے ہو (یا نہیں) پس اگر وہ اسلام لے آئیں تو بیشک راہ راست پر پڑ گئے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٩﴾

اور اگر منہ موڑیں تو (اے پیغمبر) تم پر (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھ رہا ہے

النصف

ع ٢ ١١ ١٠

١٠ اسلمت وجہی للہ کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ میں نے اپنا مونہہ خدا کے آگے جھکا دیا۔ لیکن ہمارے محاورے میں مونہہ کی جگہ سر یا گردن بولتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے مونہہ کو سر سے تعبیر کیا ہے ١٢

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ

جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار رکھتے اور ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرتے

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ

اور (نیز) اُن لوگوں کو قتل کرتے جو (اُنھیں) انصاف کرنے کو کہتے

النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

تو (اے پیغمبر) ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو یہی ہیں جن کا

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن

سارا کیا دھرا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت اور کوئی اُن کا

نَّاصِرِينَ ﴿٢١﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ

مددگار نہیں ف۱ (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (علمائے یہود کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو

الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ

(فہم) کتاب (تورات) سے ایک حصہ ملا تھا (اب) اُن کو کتاب اللہ (یعنی اُسی تورات) کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (وہی) اُن کا جھگڑا چکا دے پھر بھی

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا

اُن میں کا ایک گروہ پھر بیٹھتا ہے اور وہ (تسلیم حکم تورات سے) منحرف ہیں ف۲ یہ (خودسری اِن میں) اس کے (پیدا ہوئی) کہ ان کو دعویٰ ہے

لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي

کہ ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی تو بس گنتی کے چند روز اور یہ جو افترا پردازیاں کرتے رہے ہیں اسی نے اِن کو

دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٣﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ

اِن کے دین (کے بارے) میں مغالطے دے رکھے ہیں پھر (دیکھنا) اُس دن (یعنی قیامت کو) جس کے آنے میں

لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ قف وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

کچھ بھی شبہ نہیں (ان کی کیسی گت) بنے گی جبکہ ہم ان کو (اپنے حضور میں حساب کتاب کے لئے جمع کریں گے اور ہر شخص کو جیسا اُس نے کیا ہے پورا پورا بھر پایا جائے گا

ف۱ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک دن اول وقت چالیس پیغمبروں کو قتل کیا اُس پر اُن میں کے ایک سو ستر آدمی پیغمبروں کے قاتلوں کو لگے ملامت کرنے تو شام سے پہلے پہلے اِن کو بھی تہ تیغ کر دیا اِس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہو تو عجب نہیں ۱۲

ف۲ تورات میں بی بی والے مرد اور شوہر والی عورت کی زناکاری کی سزا تھی سنگسار کر دینا چنانچہ اب اسلام میں بھی یہی حکم باقی ہے۔ یہود تو خدا اور خدا کے احکام کے ساتھ کھیل کرتے ہی تھے غربا پر سزائے سنگساری کو جاری کرتے اور اُمرا اور رودار لوگوں کے حق میں کوئی نہ کوئی تاویل نکال کھڑی کرتے۔ اور افسوس ہے کہ اسی طرح کی نالائقی ہم مسلمانوں میں بھی بعض دنیادار فقہا سے سرزد ہوئی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی مالدار یہودیہ سے زناکاری کا فعل سرزد ہوا اور یہود کے علما نے اُس کو سنگساری کی سزا سے بچانا چاہا اور حیلہ یہ تصنیف کیا کہ چلو نئے پیغمبر صاحب کے پاس کسی وجہ سے اُن کو پیغمبر صاحب سے یہ توقع رہی ہوگی کہ شاید سنگسار نہ کریں۔ یہاں رو رعایت کا کیا کام تھا وہی تورات اور قرآن کے حکم کے مطابق سنگسار کرنے کو فرمایا یہود لگے کہنے کہ تورات میں ایسا حکم نہیں ہے۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ لاؤ تورات کھاؤ۔ تورات آئی تو پیغمبر صاحب کو مٹی سمجھ کر حکم سنگساری کو ہاتھ رکھ کر چھپا دیا۔ ایک صحابی پڑھے لکھے تھے اُنھوں نے چوری پکڑی۔ اس آیت میں اسی قصے کی طرف اشارہ ہے ۱۲

يُظْلَمُونَ ﴿٢٤﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ

(کسی طرح کا ظلم نہیں ہو گا (اے پیغمبر، تم (تو یہ) دعا مانگو کہ اے خدا (سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے

تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۬ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ

اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو (ہی) جس کو چاہے عزت دے اور

تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تو (ہی) جسے چاہے ذلت دے (ہر طرح کی خیر و) خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٢٥﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۬

قادر ہے تو (ہی) رات کو (گھٹا کر) دن میں شامل کرے اور تو (ہی) دن کو (گھٹا کر) رات میں شامل کرے

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۬ وَتَرْزُقُ

اور تو (ہی) بے جان سے جاندار نکالے اور تو (ہی) جاندار سے بے جان نکالے اور تو (ہی)

مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٦﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

جس کو چاہے بے حساب روزی دے۔ (تو اپنے فضل سے مسلمانوں کو ملکداری اور دنیاوی عزت بھی حصہ دے ف ۱) مسلمانوں کو چاہیے

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ

کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس سے

مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ

اور اللہ سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس تدبیر سے) کسی طرح پر ان کی شرارت سے بچنا چاہو (تو خیر) اور

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٧﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ

اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور (آخر کار) اللہ ہی کی طرف جانا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ جو کچھ

صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ

تمہارے دلوں میں ہے اسے چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو وہ اللہ کو تو (بہر حال) معلوم ہو ہی جائے گا اور

ف ۱

بے جان سے جاندار کے نکالنے کی مثال ہے انڈا کہ وہ خود بے جان ہے اور اس سے جاندار بچہ پیدا ہوتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالنے کی مثال ہے مرغی کہ اس سے انڈا پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اس وقت تو مسلمانوں میں جان نہیں اب ان سے آگے کو نسل چلے جیتی جاگتی چلتی پھرتی اور علیٰ ہذا القیاس رات اور دن میں کفر و اسلام کی طرف اشارہ ہے کافروں کی عملداری کو رات فرمایا کہ ان کی عملداری میں ظلم اور بے انصافی کا اندھیر رہا کرتا تھا اور اسلام کی عملداری میں حسن انتظام کا چاندنا تھا اس سے اس کو دن سے تشبیہ دی ۱۲

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ تو سب کو) جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۸﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ

قادر ہے (لوگو! اُس دن کو پیش نظر رکھو) جب کہ ہر شخص جو کچھ بھلائی (دنیا میں) کر گیا ہے اُس کو موجود پائے گا

وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ

اور (علیٰ ہذا القیاس) جو کچھ بُرائی کر گیا ہے اُس کو بھی موجود پائے گا اور آرزو کرے گا کہ اے کاش اُس کے اور اُس کے بیچ میں زمانۂ دراز

بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۹﴾

(حائل) ہوتا اور اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر حد درجے کی شفقت (بھی) رکھتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ (بھی) تم کو دوست رکھے اور

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۰﴾ قُلْ اَطِيْعُوا

تم کو تمہارے گناہ معاف کردے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۱﴾

کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو (سمجھے رہیں کہ) اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي

اللہ نے دنیا جہان کے لوگوں پر (ترجیح دے کر) آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو چن لیا ہے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

(یہ لوگ ایک ہی آدم کی) اولاد (تھے) ایک کی (نسل) ایک اور اللہ (سب کی) سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۳۳﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ

(اور سب کچھ) جانتا ہے ف۱ ایک وقت تھا کہ عمران کی بی بی نے (خدا کی جناب میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

ع ۳ — عند المتاخرین ۱۲

ف۱ از نجملہ بندوں کے اعمال و اقوال کو بھی، تو اُن میں سے جس کو رسالت کے مناسب دیکھتا ہے منتخب کر لیتا ہے غرض کسی خاص شخص کو پیغمبر بنانا کوئی محل اعتراض نہیں ۱۲

لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾

تیرے پیٹ میں جو بچہ ہے (اُس کو) میں (دنیا کے کام کاج سے) آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما کہ تو (سب کی) سنتا.....

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

پھر جب اُنھوں نے بیٹی جنی اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ انھوں نے کس چیز کی (بیٹی) جنی ہے (اور وہ اُس کی حقیقت سے واقف نہ تھیں) تو لگیں کہنے کہ اے میرے پروردگار

بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ

(اب کیا کروں) میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے اور (لڑکا لڑکی کی طرح دگیا گزرا) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٥﴾

اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان مردود (کے اغوا) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ص

تو اُن کے پروردگار نے (اُن کی نذر گینی) مریم کو خوشی سے قبول فرمایا ف۱ اور اُس کو خوب اچھا اُٹھایا ف۲

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لا

اور زکریا کو اُن کا خبرگیراں بنایا جب جب زکریا مریم (کے دیکھنے کو اُن) پاس (اُن کے رہنے کے) حجرے میں جاتے

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ط

تو مریم کے پاس (میوہ جات کی قسم میں سے کچھ) کھانا موجود پاتے (بارے ایک دن مریم سے) پوچھا کہ اے مریم یہ کھانا تمھارے پاس کہاں سے آتا ہے

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ

(مریم نے) کہا یہ خدا کے ہاں سے (آتا) ہے اللہ جس کو چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٦﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ

بے حساب رزق دیتا ہے (یہ جواب سن کر) اسی دم زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار

هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٧﴾

اپنی جناب سے مجکو (بھی) نیک اولاد عنایت فرما کہ تو (سب کی) دعائیں سنتا ہے

ف۱
مریم علیہا السلام کی والدہ نے نذر کرتے وقت یہ سمجھا تھا کہ بیٹا ہوگا اُس کو دنیا کے کاموں سے آزاد کر کے خانۂ خدا کی خدمت کے لئے چھوڑ دوں گی بیٹی ہوئی تو اُن کو تردد ہوا کہ دنیا ہو یا دین عورت سے تو مرد کی برابری ہو نہیں سکتی میری نذر پوری ہو تو کیونکر ہو لیکن خدا کو منظور تھا کہ اُن کے بطن پاک سے معجزے کے طور پر بڑے نامی اور نامور پیغمبر پیدا ہوں تو ایسی لڑکی بدرجہا لڑکوں پر شرف رکھتی ہے۔ چنانچہ خدا نے ماں کی نذر میں مریم کو قبول فرمالیا اور اُن کی منت پوری ہوئی ۱۲

ف۲
یعنی حضرت زکریا کی نگرانی میں دین اور دنیا کے اعتبار سے اُن کی پرداخت و پرورش خوب اچھی طرح سے ہوئی ۱۲

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ

ابھی زکریا حجرے میں کھڑے دعا ہی مانگ رہے تھے کہ اُن کو فرشتوں نے آواز دی

اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کہ خدا تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے (اور اُن میں اتنی فضیلتیں ہوں گی کہ عیسیٰ جو صرف) خدا کے حکم (فرمانے سے بن باپ کے پیدا ہوئے)

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ

(لوگوں کے) پیشوا ہوں گے اور (عورتوں کی صحبت سے) رُکے رہیں گے اور نبی ہوں گے (عرض اللہ کے) نیک بندوں میں سے ہوں گے زکریا نے عرض کیا اے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ

میرے (ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے اور (میرا حال یہ ہے کہ) مجھ پر بڑھاپا آ پہنچا ہے اور میری بی بی بانجھ ہے

قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ

(اللہ نے) فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا

(میرے اطمینان و تسلی کے) لئے کوئی نشانی ٹھہرا (جس سے میں سمجھوں کہ میری دعا قبول ہوئی) اللہ نے فرمایا نشان جو تم مانگتے ہو یہ ہے کہ تین دن تک لوگوں سے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۰﴾ وَاِذْ قَالَتِ

اور (ان دنوں میں) کثرت سے اپنے پروردگار کا ذکر کرنا اور صبح و شام (ہماری) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہنا ف اور جب

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ

فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ اے مریم خدا نے تم کو برگزیدہ فرمایا اور (گناہ کی آلودگیوں سے بھی) پاک صاف رکھا اور (اسی وجہ سے) تم کو

عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۱﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ

دنیا جہان کی عورتوں پر (ترجیح دیکر) انتخاب فرمایا (تو) اے مریم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرتی رہو اور (اس کی جناب میں) سجدہ کیا کرو

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۲﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ

رکوع کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے ساتھ (تم بھی رکوع میں جھکتی رہو) (اے پیغمبر) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے ذریعے سے پہنچاتے ہیں اور

ع ۱۲

ف بیت المقدس کی خدمت حضرت زکریا کے خاندان میں تھی مگر مشکل یہ آپڑی تھی کہ حضرت زکریا بوڑھے ہوگئے تھے اور اُن کے کوئی اولاد نہ تھی تو اُن کو بھی اولاد کی تمنا تھی۔ ادھر مریم علیہا السلام اگرچہ خدمت خانۂ خدا کے لئے خاص کردی گئی تھیں مگر پھر بھی عورت ذات تھیں۔ ماں نے تو لڑکی کو خدام بیت المقدس کے حوالے کردیا۔ ان میں کشمکش واقع ہوئی کہ کون مریم کی پرورش کرے آخر عویداروں نے قرعہ ڈالا کہ سب اپنے اپنے تورات لکھنے کے قلم ندی میں پھینک دیئے زکریا علیہ السلام کے سوا سب کے قلم بہ گئے۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ مریم زکریا کی سرپرستی میں رہیں۔ زکریا علیہ السلام نے مریم کو بیت المقدس میں ایک طرف کو ایک جگہ تجویز کردی تھی۔ وہیں رہتیں عبادت الٰہی اور بیت المقدس کی خدمت کرتیں۔ زکریا علیہ السلام وقتاً فوقتاً اُن کی خبرگیری کو جاتے اور آپ کے پاس کھانا رکھا پاتے دیکھ کر تعجب کرتے آخر ایک دن پوچھا تو مریم نے کہا کہ خدا اپنے فضل و کرم سے روزی بھیج دیتا ہے اور میں کھا لیتی ہوں یہ سُن کر زکریا کے دل میں تمنائے اولاد نے جوش مارا اُنھوں نے دعا کی دعا قبول ہوئی مگر زکریا علیہ السلام بتقاضائے بشریت اپنے ضعف و پیری اور اپنی بی بی کے بانجھ ہونے پر نظر کرکے تعجب کرتے تھے آخر رہا نہ گیا اور خدا سے عرض کیا کہ الٰہی تو نے اپنی عنایت سے دعا تو قبول کی ہے مگر میرے دل کو کیونکر تسلی ہو۔ ارشاد ہوا کہ تسلی یہ ہماری طرف لو لگانے سے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب چنانچہ زکریا علیہ السلام نے پے در پے تین روزے رکھے اور اُن کی شریعت میں یہ بھی تھا کہ روزے میں دنیا کی بات چیت بھی نہ کی جائے پھر تو حضرت یحییٰ پیدا ہوئے جیسا کہ خدا نے بشارت دی اور اکثر مفسرین نے اس کو بھی ایک معجزہ قرار دیا ہے کہ بھلے چنگے حضرت زکریا کی زبان خود بخود بند ہوگئی۔ اور بعض نے ہمارے مطابق بھی لکھا ہے ۱۲

لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ

اُن (دعویداران پرورش مریم) کے پاس تم اُس وقت موجود تھے جب وہ لوگ اپنے قلم (ندی میں) ڈال رہے تھے کہ کون (یعنی جس کا قلم ندی کے چڑھاؤ کی طرف کو بہے)

لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٣﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ

اُن کے پاس اس وقت موجود تھے جبکہ وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے (اور) جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ ای مریم (صرف خدا کے حکم سے ایک کا تمہارے بطن سے پیدا ہونا سو) خدا

يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا

تم کو اپنے (اُس) حکم کی خوشخبری دیتا ہی اور اُس کا نام ہوگا عیسی مسیح ابن مریم

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٤﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

دنیا اور آخرت دونوں میں رودار اور خدا کے مقرب بندوں میں سے (ایک مقرب بندہ) اور

الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ

جھولے میں اور بڑی عمر کا ہو کر لوگوں کے ساتھ (یکساں) کلام کرے گا غرضکہ اللہ کے نیک بندوں میں سے (ایک وہ بھی) ہوگا۔ وہ لگیں کہنے کہ ای میرے پروردگار

لِي وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ

لڑکا ہو سکتا ہی حالانکہ مجکو تو کسی مرد نے چھوا تک بھی نہیں (اللہ تعالی نے) فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہی

مَا يَشَاءُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٦﴾

جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہی تو بس اُسے فرما دیتا ہی کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہی

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿٤٧﴾ وَ

اور خدا تمھارے بیٹے عیسی کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور (خاصکر) توراۃ اور انجیل (سب کچھ) سکھا دے گا اور (وہ)

رَسُولًا إِلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

(ہمارے) پیغمبر ہوں گے (جن کو ہم) بنی اسرائیل کی طرف (بھیجیں گے) اور وہ اُن سے یوں کہیں گے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے

أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ

کہ تمہارے (اطمینان خاطر کے) لئے مٹی سے پرند کی شکل کا سا (ایک جانور) بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک دوں گا

فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتٰى

اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کر دکھاؤں گا

بِإِذْنِ اللّٰهِ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي

اور جو کچھ تم کھا کر آؤ وہ اور جو کچھ تم نے اپنے گھروں میں سینت کر رکھا ہو (وہ سب) تم کو بتا دوں گا

ذٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۴۸﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ

اگر تم میں ایمان کی صلاحیت ہے تو ان باتوں میں تمہارے لئے (قدرت خدا کی بڑی) نشانی ہے اور (ہاں) تورات جو میرے زمانے میں موجود ہیں

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

اور (میرے پیغمبر بنا کر بھیجنے میں) ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہیں (خدا کے حکم سے) اُن کو تمہارے لئے حلال کر دوں

وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۴۹﴾ إِنَّ

اور (زبانی دعوے سے نہیں بلکہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزے) لے کر تمہارے پاس آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور

اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۵۰﴾

اللہ (ہی) میرا پروردگار ہے اور (وہی) تمہارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو — یہی (نجات کا) سیدھا رستہ ہے

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي

تو جب عیسیٰ نے اُن (یہود کی طرف) سے انکار دیکھا تو پکار اٹھے کہ کوئی ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے

إِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ ج آمَنَّا

(یہ سن کر) حواری بولے — کہ اللہ کے طرفدار ہم ہیں۔ — ہم اللہ پر ایمان لائے

بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۵۱﴾ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا

اور (حضرت!) آپ بھی اس بات کے گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں ف۱ (اور جناب الٰہی میں عرض کیا کہ) اے ہمارے پروردگار (انجیل) جو تُو نے

أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ﴿۵۲﴾ وَ

اُتاری ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (یعنی عیسیٰ) کی پیروی اختیار کر لی تو ہم کو بھی اُن کی تصدیق کرنے والوں میں لکھ رکھ اور

ف۱ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے تھے اُن کو حواری کہتے ہیں اصل میں حور کے معنے سفیدی کے ہیں تو یا تو حواریوں کو حواری اس لئے کہا کہ اُن میں بعض دھوبی تھے یا اس لئے کہ اُنھوں نے حضرت عیسیٰ سے اور لوگوں نے اُن سے اصطباغ پایا کہ وہ ایک طرح کا غسل ہے جو عیسائی بنانے کے وقت دیا جاتا ہے اور اب تک حواری خالص دوست کو کہتے ہیں ۱۲

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِذْ قَالَ

یہود نے (عیسیٰ سے) داؤ کیا اور اللہ نے (اُن سے) داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ (سب سے) بہتر (داؤ کرنے والا) ہے ف۱ اُسی زمانے میں

اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ

اللہ نے (عیسیٰ سے) فرمایا کہ اے عیسیٰ (دنیا میں تمہارے رہنے کی مدت پوری کرکے) ہم تم کو اپنی طرف اُٹھا لیں گے اور

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

کافروں (کی صحبت کی گندگی) سے تم کو پاک کریں گے اور جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے اُن کو

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ

روز قیامت تک (تمہارے) منکروں (یعنی یہود) پر غالب رکھیں گے پھر تم (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے

مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

تو (اُس دن) جن (جن) باتوں میں تم (دنیا میں) اختلاف کرتے تھے ہم اُن (کے بارے) میں تمہارے درمیان فیصلہ کردیں گے

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ

تو جنھوں نے (تمہاری نبوت سے) انکار کیا اُن کو تو دنیا اور آخرت (دونوں) میں

عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

بڑی سخت ماردیں گے اور کوئی اُن کا (حامی و) مددگار نہ ہوگا

نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(کہ اُن کو ہم سے بچائے) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کیے

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۶﴾

تو خدا اُن کو اُن کے ثواب پورے پورے دے گا اور اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں رکھتا

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۷﴾

(اے پیغمبر) یہ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں آیات (الٰہی) اور جچے تلے تذکرے ہیں

ع ۵ ۱۳ ۱۲ الثلٰثۃ

ف۱
داؤ جس کا مذکور اس آیت میں ہے وہ یہ تھا کہ یہودیوں نے یکایک حضرت عیسیٰ کو گرفتار کرلیا اور براہِ عداوت اُن کو سولی پر چڑھایا۔ یہ تو یہودیوں کا داؤ تھا خدائی داؤ یہ کہ حضرت عیسیٰ نہیں بلکہ اُن کا ایک ہم شکل سولی دیا گیا اور وہ صحیح سلامت آسمان پر اٹھا لیے گئے ۱۲۔ مطر

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ

اللہ کے ہاں جیسے آدم ویسے عیسیٰ کہ (خدا نے) مٹی سے آدم (کے پتلے) کو بنا کر

ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٨﴾ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا

اُس کو حکم دیا کہ (آدم) بن اور وہ (آدم) بن گیا ف۱ (اے پیغمبر یہ ہی) حق بات (جو تم کو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی ہے تو)

تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٥٩﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ

کہیں تم بھی شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا پھر جب تم کو (عیسیٰ کی) حقیقت معلوم ہو چکی اس کے بعد بھی تم سے آپ کے بارے میں کوئی لگے کٹ حجتی کرنے

مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ

تو (ایسے لوگوں سے یوں) کہو کہ (اچھا تو میدان میں) آؤ (ادھر) ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور (ادھر) تم اپنے بیٹوں کو (بلاؤ)

وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ

اور (نیز) ہم اپنی بیٹیوں کو (بلائیں) اور تم (اپنی) بیٹیوں کو (بلاؤ) اور ہم اپنے تئیں (بھی شریک کریں) اور تم (بھی) اپنے تئیں (شریک کرو) پھر ہم (سب)

فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦٠﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ

اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے پیغمبر) یہ (جو ہم نے فرمایا) بیشک یہی

الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ

بیان واقعی ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک اللہ ہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

(سب پر) زبردست (اور) حکمت والا ہے اس پر بھی اگر یہ لوگ بھاگ کھڑے ہوں تو اللہ

بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ

فتنہ پردازوں (کے حال) سے خوب واقف ہے (وہ اُن سے سمجھے گا) ف۲ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف (رجوع کرو)

سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ

جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں (مانی جاتی) ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور

ف۱

اِس مثال سے نصاریٰ اور یہود دونوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے نصاریٰ کو اس طرح پر کہ اگر عیسیٰ کا بے باپ کے پیدا ہونا اُس کے خدا یا ابن اللہ ہونے کی دلیل ہے تو آدم کے ماں اور باپ دونوں نہ تھے اُن کو بدرجۂ اولیٰ خدا یا ابن اللہ ہونا چاہیئے اور یہود سے یہ کہنا منظور ہے کہ جس خدا نے آدم کو مٹی سے بے ماں باپ کے پیدا کر دیا اُس سے عیسیٰ کا بے باپ کے پیدا کرنا کیا عجب ہے تو عیسیٰ کی پیدایش میں بدگمانیاں کیوں کرو ۱۲

ف۲

یہ ایک واقعہ پیغمبر صاحب کے وقت کا ہے کہ نجران کے نصاریٰ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کی یہاں تک خاطرداری کی کہ مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور وہ وہیں اپنے طور کی عبادت بھی کرتے تھے پیغمبر صاحب نے آدم علیہ السلام کی مثال دیکر اُن کو بہتیرا سمجھایا کہ الوہیت و ابنیت مسیح کے عقیدۂ باطل سے باز آئیں اُنھوں نے ایک نہ سُنی آخر پیغمبر صاحب نے اُن سے قسما قسمی کرنی چاہی جس کو اصطلاح شرع میں مباہلہ کہتے ہیں وہ اِس سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے اور اگر پیغمبر کی مخالفت میں قسما قسمی کرتے تو اُس کا مزا بھی چکھ لیتے ۱۲

ع ۶ ۹ ۱۴

بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ

پھر اگر (ایسی سیدھی اور سچی بات کے ماننے سے بھی) مُونہ موڑیں تو (مسلمانو!) ان لوگوں سے کہدو کہ تم اِس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو مانتے ہیں اے

الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ

اہل کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو اور تورات اور انجیل (جن سے یہود و نصاری کی ابتداء ہوئی) تو

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ

اُن کے بعد نازل ہوئیں کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ سنو جی! تم لوگوں نے ایسی باتوں میں جھگڑا کیا

فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

جن کی بابت تم کو کچھ (نہ کچھ غلط یا صحیح) علم تھا (تو خیر ایک بات بھی تھی) مگر جس کی بابت تم کو سرے سے کچھ بھی علم نہیں اُس میں تم کیوں جھگڑا کرتے ہو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم نہ یہودی تھے

وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

اور نہ نصرانی بلکہ ہماری ایک سرکار کے بندۂ فرماں بردار تھے اور

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

مشرکوں سے (بھی) نہ تھے ابراہیم کے ساتھ خصوصیت کے بڑے حق دار تو وہ لوگ تھے جنھوں نے اُن کی پیروی کی

وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾

اور یہ پیغمبر (آخرالزماں) اور مسلمان جو ایمان لائے اور اللہ تو مسلمانوں کے پلے پر ہے ف

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا

(مسلمانو!) اہل کتاب میں سے ایک گروہ تو یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کردیں حالانکہ

ف

یہود و نصاری ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ جھگڑا کرتے کہ ہر ایک اُن کو اپنے ہی دین پر بتاتا۔ اللہ نے اُن کو قائل کیا کہ تمہارا دین تو یہی ہے تورات و انجیل پر۔ اور وہ ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں تو وہ تمہارے دین پر کیوں ہوتے ۱۲

يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٩﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

(اپنی تدبیروں سے) تم کو تو نہیں مگر اپنے ہی تئیں گمراہ کرتے ہیں اور (اس بات کو) نہیں سمجھتے اے اہل کتاب

لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾ يَا أَهْلَ

اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (دل میں) قائل ہو اے اہل کتاب

الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ

کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم

تَعْلَمُونَ ﴿٧١﴾ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا

(حقیقۃ الحال سے) واقف ہو اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) سمجھاتا ہے

ع ۸ / ۱۵

بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا

کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اول روز اس پر ایمان لاؤ اور

آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ

آخر روز اس سے انکار کر دیا کرو شاید (اس تدبیر سے) مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا دوسرے

دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ

(اے پیغمبر ان سے کہو کہ (اصلی) ہدایت تو (وہی) اللہ کی ہدایت ہے) اور وہ ضرور نہیں کہ اہل کتاب کے سوا کسی اور کو نہ ہو۔ اور لوگوں کو یہ بھی سمجھاتے

مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ

کہ جیسا (عمدہ دین) تم (اہل کتاب) کو دیا گیا ہے ویسا ہی (دین) کسی اور کو دیا جائے یا دوسرے لوگ خدا کے ہاں چل کر تم سے جھگڑیں (امر دریں) اے پیغمبر

الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

کہ بڑائی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑی گنجایش والا

عَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو

(اور سب کچھ) جانتا (اور اہل نااہل کو خوب پہچانتا) ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت کے لئے خاص کرلے اور اللہ کا فضل

ف یعنی ہم کو متزلزل دیکھ کر آپ بھی متزلزل ہو جائیں ۱۲

الفضل العظیم ﴿۷۴﴾ ومن اهل الکتب من ان تامنه

بڑا ہے اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر ان پاس

بقنطار یؤده الیک ومنهم من ان تامنه بدینار

زرِ نقد کا ڈھیر (بھی) امانت رکھوادو تو (جب مانگو فوراً) تمھارے حوالے کریں اور اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ (زیادہ نہیں) ایک بہت چھوٹی سی شرفی

لا یؤده الیک الا ما دمت علیه قائما ط ذلک

تو وہ تم کو بدون اس کے واپس نہ دیں کہ ہر وقت تم اُن (کے سر) پر کھڑے رہو۔ (ان لوگوں میں) یہ (بدمعاملگی) اس لئے (ہے)

بانهم قالوا لیس علینا فی الامیین سبیل ج و

کہ وہ (پکارے) کہتے ہیں کہ (عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم سے باز پرس نہیں ہوگی اور

یقولون علی الله الکذب وهم یعلمون ﴿۷۵﴾ بلی من

جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اِن سے باز پرس ہوا اور ہو (کیونکہ) جو شخص

اوفی بعهده واتقی فان الله یحب المتقین ﴿۷۶﴾ ان

اپنا اقرار پورا کرے اور (بدمعاملگی سے) بچے تو اللہ (بدمعاملگی سے) بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے

الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا

جو لوگ (اپنے عہد کے بدلے جو خدا سے کیا تھا) اور نیز اپنی قسموں کے بدلے بے حقیقت (دنیاوی) معاوضہ لیتے ہیں (اور قول و قسم کا پاس نہیں کرتے)

اولئک لا خلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله ولا

یہی لوگ ہیں جن کو آخرت میں کچھ بہرہ نہیں ف۱ اور قیامت کے دن خدا اِن سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ

ینظر الیهم یوم القیمة ولا یزکیهم ص ولهم عذاب

اِن کی طرف (نظر بھر کر) دیکھے گا اور نہ اِن کو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے

الیم ﴿۷۷﴾ وان منهم لفریقا یلون السنتهم بالکتب

اور انھیں (اہل کتاب) میں ایک فرقہ ہے جو کتاب (یعنی توراۃ) پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے (توڑ مروڑتے) اور کچھ کا کچھ پڑھ دیتے ہیں

ف۱

قول و قسم سے مراد ہی یہود کا وہ اقرار جو انھوں نے خدا سے توراۃ کے احکام کی تعمیل کرنے اور لوگوں کو صاف صاف پہنچا دینے کا کیا تھا۔

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

تاکہ تم سمجھو کہ (جو کچھ پڑھ رہے ہیں) وہ کتاب (الٰہی) کا جزو ہی حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) کا جزو نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھ رہے ہیں)

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اللہ کے ہاں سے اترا ہی حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر اللہ پر

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

جھوٹ بولتے ہیں کسی انسان کو تو (یہ بات) شایاں ہی نہیں کہ خدا اس کو

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا

(اپنی) کتاب اور عقل (سلیم) اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے لگے کہنے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو

لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ

بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) خدا پرست ہو کر رہو اس لئے کہ تم لوگ کتاب (الٰہی) پڑھاتے رہے ہو

الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

اور اس لئے کہ تم (خود بھی) پڑھتے رہے ہو اور وہ تم سے (کبھی بھی) نہیں کہے گا

الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ط اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بناؤ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہی کہ تم تو اسلام لاچکے ہو اور وہ اس کے بعد تمھیں

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ

کفر کرنے کو کہے ف۱ اور (اے پیغمبر ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جبکہ اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا

اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ

کہ ہم جو تم کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم) دیں (اور) پھر تمھارے پاس کوئی پیغمبر آئے (اور)

لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

جو (کتاب) تمھارے پاس ہی اس کی تصدیق (بھی) کرے تو دیکھو ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (اور) فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کیا

ع ۸ ۹ ۱۶

ف۱

یہود نے بیہودہ پیغمبر صاحب پر تہمت لگاتے تھے کہ یہ شخص اگرچہ خدا کی طرف بلاتا ہی مگر اسکی اصلی غرض یہ ہی کہ لوگوں سے اپنی پرستش کرائے ورنہ ہم تو اس کے آنے سے پہلے بھی خدا کی پرستش کرتے چلے آئے ہیں اس آیت میں اس تہمت کو اچھی طرح دفع کیا گیا ہی ۱۲

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا

اوران باتوں پر جو ہم نے تم سے عہد و پیمان کیا ہے اس کو تسلیم کیا ہے (پیغمبروں نے) عرض کیا ہم اقرار کر چکے (خدا نے) فرمایا اچھا تو (آج کے قول و اقرار کے)

وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ

اور تمہارے ساتھ گواہوں میں سے (ایک گواہ ہم بھی) ہیں تو (بات کے) اس قدر پکے ہوئے پیچھے جو کوئی (قول سے) منحرف ہو تو وہی لوگ

هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ

نافرمان ہیں ف۱ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ

مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

جو (فرشتے آسمانوں میں ہیں) اور (جو لوگ) زمین میں ہیں چار و ناچار اسی کے حکم بردار ہیں اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (ہمارا دین تو یہ ہے کہ) ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر اتری ہے اس پر اور جو صحیفے ابراہیم اور

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اترے اُن پر اور موسیٰ

وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ

اور عیسیٰ اور (دوسرے) پیغمبروں کو جو کتابیں اُن کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں اُن پر ہم تو اُن پیغمبروں میں سے کسی ایک میں

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ

اور ہم اسی (ایک خدا) کو مانتے ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو

دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾

تو (خدا کے یہاں) اُس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں ہوگا

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ

خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دینے لگا جو (تورات کی پیشین گوئیوں سے پیغمبر آخر الزماں پر) ایمان لا کر پیچھے لگے کفر کرنے اور (وہ) اقرار کر چکے

ف۱ ہم نے تو ایسا سمجھا ہے کہ جیسے تمام بنی آدم کی الست بربکم ویسے پیغمبروں کا عہد و پیمان کیونکہ دین حق ہمیشہ ایک رہا ہے شریعت میں مصالح عباد کے لئے کچھ کچھ اختلاف ہوا کیا ۱۲

ف۲ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تمام کارخانہ عالم خدا کا بنایا اور پیدا کیا ہوا ہے اور جس قاعدے پر اس کارخانے کو چلانا خدا کو منظور تھا اسی قاعدے پر چل رہا ہے اور قیامت تک چلا جائے گا پتھر کو ایسا بنایا ہے کہ وہ خود بخود جگہ سے ہل نہیں سکتا اگر اوپر کو پھینکا جائے تو آخر کار زمین پر گر پڑتا ہے۔ پانی نشیب کی طرف کو بہتا ہے ایک خاص بلندی سے زیادہ اونچا چڑھ نہیں سکتا ایک قاعدہ مرغی کے انڈے دینے اور بچے دینے کا ہے ایک قاعدہ آدمی کے توالد و تناسل کا ہے یہی قاعدے فطرت کہلاتے ہیں انسان کی فطرت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے اور اُس کو ایک بھی مانتا ہے اور یہی دین اسلام ہے فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ جس طرح کوئی چیز اپنی فطرت سے خارج نہیں ہو سکتی اور جیسی بنائی گئی ہے اُس ہیئت کو چھوڑ کر دوسری طرح کی ہستی اختیار نہیں کر سکتی انسان بھی از روئے فطرۃ خدا سے ۲۲ کا منکر ہو نہیں سکتا یعنی انسان ہونا اور خدائے واحد کا قائل ہونا لازم ہے خلقت بشری کے ہاں غلط فہمیاں واقع ہو جاتی ہیں جن کی اصلاح کے لئے پیغمبر آتے اور کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں ۱۲

الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

کہ پیغمبر (آخر الزمان کا آنا) برحق ہے اور اُن کے پاس (اس کے) کھلے ثبوت بھی آچکے۔ اللہ (ایسے ہٹ دھرم) لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور

الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

فرشتوں کی اور (دنیا جہاں کے) لوگوں کی سب کی پھٹکار ہے کہ اُسی (پھٹکار) میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے نہ تو

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ

اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی مگر جن لوگوں نے ایسا کرنے کے پیچھے توبہ کی

بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ

جو لوگ ایمان لائے پیچھے پھر بیٹھے پھر اُن کا کفر بڑھتا چلا گیا تو

تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ایسوں کی توبہ کسی طرح قبول نہیں ہوگی اور یہی لوگ (ہیں جو) پرلے درجے کے گمراہ ہیں جو لوگ

كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

منکر ہوئے اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ

اُن میں کا کوئی شخص (کرۂ) زمین کی گول[1] بھر کر بھی سونا معاوضے میں دینا چاہے تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

یہی لوگ ہیں جن کو دردناک عذاب ہوگا اور (اُس وقت) اُن کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا

ع ۹ ۱۷

[1] بڑے مٹکے کو اُردو میں گول کہتے ہیں ۱۲

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن

لوگو! جب تک خدا کی راہ میں وہ چیزیں خرچ نہ کرو گے جو تم کو عزیز ہیں نیکی (کے درجے) کو ہرگز نہ پونچ سکوگے اور

شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي

کوئی سی چیز بھی خرچ کرو اللہ اُس کو جانتا ہے جو چیز یعقوب نے اپنے اوپر حرام کرلی تھی اُس کو چھوڑ کر

إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ

توراۃ کے اُترنے سے پہلے کھانے کی سب (مباح) چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں۔

أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن

ای پیغمبر (ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو توراۃ لے آؤ اور اُس کو (ہمارے سامنے) پڑھو

كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِن

پھر اس حجت کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹے جھوٹے بہتان باندھے

بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ

تو (سمجھ رکھو کہ) ایسے ہی لوگ ہٹ دھرم ہیں۔ اے پیغمبر (ان یہود سے) کہو کہ اللہ نے سچ فرمایا

اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

سو اب (اُسی کے ارشاد کے مطابق) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو کہ وہ ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور

الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي

مشرکوں میں سے نہ تھے۔ لوگوں (کی عبادت) کے لئے جو پہلا گھر ٹھہرایا گیا وہ یہی ہے جو

بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ

(شہر) مکہ میں واقع ہے۔ برکت والا اور دنیا جہان (کے لوگوں) کے لئے (موجب) ہدایت۔ اس میں (فضیلت کی) بہت

مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ

سی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (ازانجملہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ اور جو اس گھر میں آ داخل ہوا امن میں آگیا ف ۱ اور

منزل ۱

وقف جبرئیل علیہ السلام

ف ۱ یہود کی طرف سے تو پیغمبر صاحب اور مسلمانوں پر اعتراضوں کی بوچھاڑ ہوتی ہی رہتی تھی اور پیغمبر صاحب کو اس بات پر بڑا ناز تھا کہ ہم مسلمان دین ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں اور چونکہ یہود و نصاریٰ دونوں فریق حضرت ابراہیم کا ادب کرتے تھے اور عرب کے مشرک ان کی نسل مین تھے تو ابراہیم کے دین کی پیروی ان سب کے مقابلے مین بڑی قوی حجت تھی لوگ ابراہیم پر تو کچھ اعتراض کر نہ سکتے پیغمبر صاحب پر الزام لگاتے کہ ابراہیم کی پیروی کا دعوے باتین ہی باتین ہین۔ اس مقام پر یہود کے دو اعتراض مذکور ہین ایک یہ کہ یہود کا نسل ابراہیم ہونا تو مسلم بات ہے اور مذہب یہود مین اونٹ حرام اور مسلمان اونٹ کا گوشت کھاتے ہین تو ابراہیم کے پیرو کیسے ہوئے۔ یہ اعتراض محض بے تک تھا نسل ابراہیم کے ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ یہود دین ابراہیم کے پیرو بھی ہون رہا اونٹ کا گوشت بیشک یہودیون مین حرام ہوا مگر جب سے ہوا اسکی حرمت کا ماخذ یہ ہے کہ ابراہیم کے عہد مین تو اونٹ حلال تھا انکے بعد یعقوب علیہ السلام نے کسی مرض سے اچھے ہونے کی منت مان رکھی تھی چنانچہ اچھے ہوئے پیچھے از خود اونٹ کا گوشت ترک کر دیا کہ وہ ان کو بہت بھاتا تھا یعقوب کی دیکھا دیکھی انکی نسل بھی اونٹ سے پرہیز کرتی رہی مگر خدا کی طرف سے اونٹ کا گوشت حرام نہین ہوا تھا پھر مدتون بعد موسے کے وقت توراۃ اُتری تو اونٹ کا گوشت یہودیون پر خدا کی طرف سے حرام ہوا اور مقصود یہ تھا کہ انکی شرارتون کی سزا دی جاوے ان پر دائرہ رزق تنگ ہو اس سے یہود کے اعتراض کا جواب ہو گیا اور جواب شافی ہو گیا۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ کعبے کو

(باقی بر صفحہ آئندہ)

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ

لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں جسکو اُس تک پہونچنے کا مقدور ہو اور جو

كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ

(مقدور رکھے پیچھے نعمت کی) ناشکری کرے (اور حج کو نہ جائے) تو اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے ف۱ اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب

تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٨﴾

احکام الٰہی سے کیوں منکر ہوتے ہو ۔ اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اُس کا شاہد حال ہے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ

اے پیغمبر (اُنسے) کہو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ اللہ کے رستے میں

تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

(ناحق کی) کجی نکال نکال کر ایمان لانے والوں کو اُس سے کیوں روکتے ہو اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اُس سے غافل نہیں

تَعْمَلُونَ ﴿٩٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ

مسلمانو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فرقے کا بھی کہا مانو گے

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

تو وہ تمہارے ایمان لائے پیچھے تمکو پھر کافر بنا چھوڑینگے

كَافِرِينَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

اور تم کیسے کفر کرنے لگو گے حالانکہ اللہ کی آیتیں تمکو پڑھکر سنائی جاتی ہیں

آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ

اور اُسکے رسول (محمد صلعم) تم میں موجود ہیں ۔ اور جو شخص اللہ (کے دین) کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے

فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

وہ سیدھے رستے لگ لیا مسلمانو!

ع ۱۰

بقیہ فوائد صفحہ ۹۷

مسلمانوں نے کیوں قبلہ بنایا ہے حالانکہ تمام انبیائے سابقین کا قبلہ بیت المقدس تھا اس کا جواب دیا کہ خانہ کعبہ بھی ابراہیم کا بنایا ہوا ہے اور اُس کی بنا بیت المقدس کی بنا سے مقدم ہے اور اُس کی فضیلت اور بنائے ابراہیم ہونے کی بہت سی دلیلیں ہیں ازانجملہ وہ پتھر کہ جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم نے کعبہ کو بنایا اسوقت تک علیحدہ موجود ہے ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ خانہ کعبہ میں امن ہو تو یہ بات بھی اس میں پائی جاتی ہے ۱۲

ف ۱

مقدور سے مراد ہے زاد راہ اور سواری اور رستے کا امن ۱۲

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسی دین اسلام پر ثابت قدم رہنا

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور سب ملکر خوب مضبوطی سے اللہ کا ذریعہ پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

اُسکے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے (یعنی دوزخ) کے کنارے آلگے تھے پھر اُس نے تمکو اُس سے بچا لیا

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اسی طرح اللہ اپنے احکام تمسے کھول کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ ف ا

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور تم میں ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائیں اور اچھے کام (کرنے) کو کہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

اور برے کاموں سے منع کریں - اور (آخرۃ میں) ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہونچیں گے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ

اور اُن جیسے نہ ہو جو (ایک دوسرے سے) بچھڑ گئے اور کھلے کھلے احکام آئے پیچھے لگے

مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

آپسمیں اختلاف کرنے - اور یہی ہیں جنکو (آخرۃ میں) بڑا عذاب ہوگا

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

جسدن کہ کچھہ (لوگ) سفید رو ہوں گے اور کچھ رو سیاہ تو جو لوگ

ف ا

پیغمبر صاحب کی بعثت سے
پہلے عرب کے لوگوں میں بڑی خانہ جنگی برپا
رہا کرتی تھیں چنانچہ مدینہ کے
دو قبیلوں اوس و خزرج میں
سیکڑوں برس سے لڑائی قائم تھی
اسلام نے ایک نیا جتھا کھڑا کیا او
اسلام کی برکت سے لوگ اپنی
اصلی عداوت بھول گئے ۱۲ ح

اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

روسیاہ ہونگے اُن سے کہا جائے گا کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہوگئے تھے تا-تو (لو اب)

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ

اُس کفر کی سزا مین عذاب (کے مزے) . چکھو اور جو لوگ سفید رو ہون گے

فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا

(وہ) اللہ کی رحمت (یعنی بہشت) مین ہون گے اور وہ اُسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہین گے (اے پیغمبر) یہ اللہ کی (یعنی ہماری) آیتین ہیں

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلَّهِ

جو ہم (جبریل کی معرفت) تم کو جون کی تون پڑھ پڑھ کر سناتے ہین اور اللہ دنیا جہان کے لوگون پر (کسی طرح کا) ظلم کرنا نہین چاہتا اور

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾

ع ١١ ٨

جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ دنیا مین ہو رہا ہے (اُسکا سلسلہ آخر) خدا ہی پر جاکر ختم ہوتا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ

لوگون (کے فائدے) کے لئے جسقدر امتین پیدا ہوئین اُن میں تم مسلمان سب سے بہتر ہو کہ اچھے کام (کرنے) کو کہتے اور

تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ

بُرے کامون سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر (اسی طرح)

أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ

اہل کتاب (بھی سب کے سب) ایمان لے آتے تو اُن کے حق میں بہتر تھا (مگر) اُن مین سے تھوڑے ایمان لائے

وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ

اور اکثر نافرمان ہین - (معمولی) ایذا دہی کے سوا وہ تم کو کسی طرح کا (کوئی بڑا) نقصان نہین پونہچا سکین گے

وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١١﴾

اور اگر تم سے لڑین گے تو اُن کو پیٹھ پھیرتے ہی بن پڑے گی پھر (یہ بھی اطمینان رکھو کہ) اُن کو (کبھی) مدد نہ ملے گی

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

جہان دیکھو ذلت ان (کے سر) پر سوار ہے مگر اللہ

وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ

اور لوگون کے عہد و پیمان کے ذریعے سے (کہین اُن کو پناہ مل گئی تو وہ بات دوسری ہے) اور خدا کے غضب مین گرفتار

عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

اور محتاجی ہے کہ (الگ) پیچھے پڑی ہے - یہ اس کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتون سے انکار رکھتے تھے

اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا

اور (انکار کے علاوہ) پیغمبرون کو (بھی) ناحق (نا روا) قتل کیا کرتے تھے - یہ اس کی سزا ہے

عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ

کہ انھون نے نافرمانیان کین اور حد سے بڑھ گئے تھے (پھر بھی) ان (سب) کا حال یکسان نہین

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ

اہل کتاب مین سے کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو راتون کو نماز مین کھڑے رہ کر

اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

آیاتِ الٰہی پڑھتے (اور) اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے

الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

اور اچھے کام (کرنے) کو کہتے اور بُرے کامون سے منع کرتے

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ

اور (خود بھی) نیک کامون مین دوڑ پڑتے ہین اور یہ لوگ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ

نیک بندون مین (داخل) ہین اور نیکی کسی طرح کی بھی کرین ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اُن کی اِس نیکی کی قدر دانی نہ کی جائے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ

اور اللہ پرہیز گاروں (کے حال) سے خوب واقف ہے۔ جو لوگ منکر (دین حق) ہیں

عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اُن کے مال اور اولاد اللہ کے ہاں ہرگز اُن کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ

دوزخی ہیں (اور) ہمیشہ (دوزخ ہی) میں رہیں گے۔ دنیا کی اس زندگی میں جو کچھ بھی یہ لوگ (اسلام کی مخالفت میں) خرچ کرتے ہیں

فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ

اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں بڑی ٹھر تھی (اور) کچھ لوگ تھے جو (خدا کی نافرمانیوں سے) اپنا ہی کچھ کھو رہے تھے

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

اور اُن کا ایک کھیت تھا یہ ہوا اُس کھیت کو جا لگی اور اُس کو مار کر تباہ کر دیا اور اللہ نے اُن پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

بلکہ اُنھوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا مسلمانو! اپنے لوگ چھوڑ کر (مخالفین میں سے)

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ

کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ کہ یہ لوگ تمھاری خرابی میں کچھ اُٹھا نہیں رکھتے۔ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ ۖ وَمَا تُخْفِيْ

دشمنی تو اُن کی باتوں سے ظاہر ہو ہی چکی ہے اور (غیظ و غضب) جو اُن کے دلوں میں (بھرے) ہیں

صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ

وہ اُس سے بھی بڑھ کر ہیں ہمنے تم کو پتے کی باتیں بتا دی ہیں اگر تم کو

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ

عقل (معاملہ فہم) ہے (تو تمھارے کام آئیگا) سنو جی تم کچھ ایسے سیدھے سبھاؤ کے لوگ ہو کہ تم تو اُن سے دوستی رکھتے ہو اور وہ تم سے (مطلق) دوستی

وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ

اور تم خدا کی ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہارے قرآن کی منکر ہیں) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں

اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا

اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصّے کے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں ف۱ ای پیغمبر (ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے غصّے میں

بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۱۹ اِنْ تَمْسَسْكُمْ

(جل) مرو جو (کپٹ ہماری طرف سے) تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے مسلمانو! اگر تم کو

حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

کوئی فائدہ پونہچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی گزند پونہچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

تم (ان کی ایذاؤں پر) صبر کرو اور (انتقام میں زیادتی سے) بچے رہو تو (اطمینان رکھو کہ) ان کے فریب سے تمہارا کچھ بھی تو نہیں بگڑنے کا کیونکہ جو کچھ بھی وہ کر رہے ہیں...

مُحِيْطٌ ۝۱۲۰ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ

احاطہ (قدرت) میں ہے اور اے پیغمبر ایک وقت وہ بھی تھا کہ تم صبح سویرے اپنے گھر سے چلے اور لگے مسلمانوں کو

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۲۱ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ

لڑائی کے موقعوں پر بٹھانے اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے - یہ اسی وقت کا واقعہ ہے کہ تم میں سے دو گروہوں نے

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہمت ہار دینی چاہی مگر (سنبھل گئے کیونکہ اللہ ان کی مدد پر تھا اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۲ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ

رکھیں ف۲ اور (تم کو ہمت ہار دینی کیا مناسب تھی درحالیکہ بدر (کی لڑائی) میں اللہ تمہاری مدد کر ہی چکا تھا اور (اس وقت دشمن کے مقابلے میں) تمہاری

اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ اِذْ تَقُوْلُ

کچھ بھی حقیقت نہ تھی تو اللہ (کی ناراضمندی) سے ڈرو (اور ڈرو گے تو عجب نہیں تم (اسکے احسانات یاد کرکے) شکر گزاری بھی کرو ای پیغمبر اسی بدر کی

ع ۱۲ / ۱۱ / ۳

ف۱
اَنَامِل عربی میں انگلیوں کی پوروں کو کہتے ہیں اور عرب میں غصّے کو انامل کے کاٹنے سے تعبیر کرتے ہیں اور ہمارے محاورہ میں انگلی کا کاٹنا ہتھیلی کا چبانا - بوٹی کا توڑنا بولا جاتا ہے اس لئے ہم نے محاورے کے لحاظ سے انامل کا ترجمہ انگلیاں کر دیا ہے

ف۲
یہ جنگ اُحد کا مذکور ہے پیغمبر صاحب کی رائے یہ تھی کہ کافروں سے باہر میدان میں نکل کر لڑیں اور مدینے کے منافق مشورہ دیتے تھے کہ نہیں ہم شہر میں ہوں گے تو مکانوں کی آڑ سے ہم کو بڑی پناہ ملیگی - آخر کار باہر میدان میں نکل کر لڑنے کی رائے غالب رہی منافق بھی اپنی رائے کے خلاف نکل کر گئے تو سہی مگر رستے سے انصار کے دو قبیلوں کو بھی بہکا کر لوٹا لے چلے ان قبیلوں کے سرداروں نے سنا تو سمجھا بجھا کر روک لیا مگر اس لڑائی میں آخر کار مسلمانوں کو شکست ہوئی ہے اور قرآن میں دوسری جگہ اسکا بیان مفصل موجود ہے یہاں اس کا کچھ تذکرہ نہیں - ۱۲

الربع

لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ

مسلمانون کو سمجھا رہے تھے کہ کیا تم کو اتنا کافی نہین کہ خدا تمھاری مدد کو تین ہزار

مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ﴿١٢٤﴾ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَ

فرشتے (آسمان سے) بھیج دے ضرور کافی ہے بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور خدا سے ڈرو (میدان جنگ سے) نہ بھاگو اور

يَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ

دشمن ابھی اسی دم تم پر چڑھ آئین تو خدا پانچ ہزار

مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ

فرشتون سے تمھاری مدد کرنے کو موجود ہے جو بڑی سج دھج سے آموجود ہون گے اور یہ امداد تو خدا نے صرف تمھاری خوشی

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

اور تمھارے دلون کی تسلی کے لئے کی ہے ورنہ اصلی مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کہ وہ بڑا زبردست (اور) حکمت والا ہے (اور مدد بھی کی ہے تو) اسلیے کہ کافرون کو کچھ کم کرے

أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

یا ایسا ذلیل کرے کہ کھسیانے ہو کر بے نیل مرام واپس چلے جائین اے پیغمبر تمھارا تو کچھ بھی اختیار نہین

شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٢٨﴾

چاہے خدا اُن پر رحم کرے یا اُن کی زیادتیون پر نظر کرکے اُن کو سزا دے

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ

اور جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے سب اللہ ہی کا ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

وہ جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ بخشنے والا

ے ذلیل و شرمندے۔

رَحِيمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

مہربان ہے ف۱ مسلمانو! سود (در سود) نہ کھاؤ کہ (اصل میں مل مل کر)

مُّضٰعَفَةً ص وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا

دگنا چوگنا ہوتا چلا جائے اور اللہ سے ڈرو عجب نہیں (آخرت میں) تم فلاح پاؤ ف۲ اور

النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ج وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

دوزخ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو جو کافروں کے لئے تیار ہے اور اللہ اور

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

رسول کا حکم مانو عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ

اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان (کا پھیلاؤ۔ سجی سجائی)

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ

اُن پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو خوش حالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کے نام) خرچ کرتے ہیں اور

الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ

غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ج وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا

اور (ان پرہیزگاروں میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ) جب کوئی بیحیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا (کوئی اور بیجا بات کرکے)

اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ

اپنا (یعنی اپنے دین کا کچھ) نقصان کر لیتے ہیں تو خدا کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور خدا کے سوا (بندوں کے)

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ص قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

گناہوں کا معاف کرنے والا اور ہے ہی کون؟ اور کوئی بیجا بات کر بھی بیٹھتے ہیں تو دیدہ و دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے

منزل ۱ — ع ۱۳ ۹ ۴

ف۱ مقصود تو جنگ اُحد کا مذکور ہے مگر بیچ میں جنگ بدر کا تذکرہ فرما دیا ہے کہ اُس لڑائی میں مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں تھوڑے اور بے سر و سامان تھے اس پر بھی خدا نے اُن کو دشمنوں پر فتح نمایاں دی تو جنگ اُحد کے وقت چاہئے تھا کہ واقعۂ بدر کو یاد کرکے مسلمان قوی دل رہتے مگر بعض نے ہمت ہار دی اُن لوگوں کو تو سمجھا بجھا کر اُن کے بڑے بوڑھے واپس لے آئے تھے مگر آخر میں لڑائی یوں بگڑی کہ پیغمبر صاحب نے ایک جماعت کو ایک گھاٹی میں تعینات فرما کر اُن سے کہہ دیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا باقی مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کرکے اُن کو بھگایا تو گھاٹی والوں نے لوٹ کے لالچ سے مورچہ چھوڑ دیا کافروں نے گھاٹی کاٹ کر وہی مورچہ آ دبایا مسلمان تاب مقاومت نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک نوبت پہونچی کہ پیغمبر صاحب معدودے چند رفیقوں کے ساتھ لشکر سے الگ رہ گئے اور زخمی ہوئے دندان مبارک شہید ہوا اور آپ کے سر میں بھی چوٹ آئی تو اُس وقت بتقاضائے بشریت پیغمبر صاحب کو بہت غصہ آیا اور کافروں کے حق میں بددعا کرنی چاہی تو خدا نے تادیب کے طور پر پیغمبر صاحب کو صبر اور درگزر کی تعلیم فرمائی ۱۲

ف۲ اگرچہ سود مطلق حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ سود در سود لیتے تھے اور اب بھی لیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اس لئے

يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ

یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرۃ ہے

وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ

اور (مغفرۃ کے علاوہ) (بہشت کے) باغ جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی کہ وہ اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور

أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا

(نیک) کام کرنے والوں کے بھی کیسے کچھ اجر ہیں - مسلمانو! تم سے پہلے بھی بہت سے واقعات ہو گزرے ہیں تو

فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ هَٰذَا

ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جن لوگوں نے (اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلایا اُن کا کیسا انجام ہوا (یہ جو کچھ ہم نے فرمایا ہے) اس سے

بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا

(سب) لوگوں کو (سمجھانا) مقصود ہے لیکن ہدایت اور نصیحت تو اس سے وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں (خدا کا) ڈر ہے اور

تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾

ہمت نہ ہارو اور آزردہ نہ ہو اور اگر تم سچے مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہے

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ

اگر تم کو اس لڑائی میں شکست کی ٹھوکر پہنچ گئی تو (بے دل مت ہو کیونکہ) (جنگ بدر میں) طرف ثانی کو بھی اسی طرح کی ٹھوکر پہنچ چکی ہے اور یہ اتفاقات وقت

الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

ہیں جو ہمارے حکم سے نوبت بہ نوبت (سب) لوگوں کو پیش آتے رہتے ہیں ف۱ اور (تم کو جو اتفاق ناملائم جنگ احد میں پیش آیا تو اس سے) خدا کو (سچے) مسلمانوں کا دیکھنا

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ

منظور تھا اور بعض کو شہادت کے درجے دینے تھے ورنہ خدا تو کسی طرح بھی ان ظالموں (یعنی کافروں) کا روادار نہیں اور نیز یہ منظور تھا کہ

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ﴿١٤١﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ

اللہ مسلمانوں کو (شک و شبہ کے میل کچیل) سے نکھار دے اور کافروں کا زور توڑ دے - کیا تم اس خیال میں ہو

ف۱ یعنی یہ فتح و شکست دن کی چلتی پھرتی چھاؤں ہے کبھی کسی پر کبھی کسی پر ۱۲ ۱۲

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

کہ تم جنت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی تک اللہ نے نہ تو یہ جانچا کہ تم میں سے کون جہاد کرنے والے ہیں اور نہ

يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

یہ جانچا کہ کون ثابت قدم ہیں اور تم تو موت کے آنے سے پہلے خدا کی راہ میں مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے

اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا

سو اب تو تم نے اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا (پھر لڑنے سے کیوں جی چراتے ہو) اور محمد (صلعم) اس سے بڑھ کر اور کیا

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

کہ ایک رسول ہیں اور بس ان سے پہلے اور بھی رسول ہو گزرے ہیں اگر محمد (صلعم اپنی موت سے) مرجائیں یا مارے جائیں

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ

تو کیا تم الٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر لوٹ جاؤگے اور جو الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائے گا

يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ

وہ خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ان کو خدا عنقریب جزائے (خیر) دے گا

اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

بے حکم خدا مر نہیں سکتا (ہر ایک کی موت کا) وقت مقرر لکھا ہوا (موجود) ہے۔ اور جو شخص دنیا میں (اپنے کئے کا) بدلہ چاہتا ہے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَ

ہم اس کا بدلہ یہیں دیدیتے ہیں اور جو آخرۃ میں بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو وہیں دیں گے اور

سَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ

جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ہم ان کو عنقریب جزائے (خیر) دیں گے اور بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں

مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ

جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لوگ (دشمنوں سے) لڑے تو جو مصیبت ان کو اللہ کے رستے میں پہنچی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

اُس کی وجہ سے نہ تو اُنھوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ (دشمنوں کے آگے) عاجزی (کا اظہار کیا) - اور اللہ

الصّٰبِرِينَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ

(مصیبت میں) ثابت قدم رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور سوائے اس کے اُن کے مونہہ سے ایک بات بھی تو نہیں نکلی کہ لگے خدا سے دعائیں مانگنے

لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے تو اللہ نے اُن کو دنیا میں بدلہ دیا (سو دیا)

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۴۸﴾

ع ۱۵ ۱۵

آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا اور اللہ خلوصِ دل سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا

مسلمانو! اگر تم کافروں کے کہے میں آجاؤ گے

يَرُدُّوكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ

تو وہ تم کو اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹا کر لیجائیں گے پھر تم ہی (اُلٹے) گھاٹے میں آجاؤ گے (کافر تمھارے خیر خواہ نہیں) بلکہ

اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِينَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِي فِي

تمھارا (حقیقی) خیر خواہ اللہ ہی ہے اور وہ سب مددگاروں سے بہتر (مددگار) ہے (گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب

قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوا بِاللّٰهِ مَا

تمھاری ہیبت کافروں کے دلوں میں بٹھا کر رہیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کے ساتھ (اور) معبود بنا کھڑے کئے ہیں

لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ

جن کے معبود ہونے کی خدا نے کوئی سی سند بھی نہیں بھیجی اور (آخر کار) اُن لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ

ظالموں نے کیا ہی برا ٹھکانا پایا ہے اور جس وقت تم کافروں کو خدا کے حکم سے تہ تیغ کر رہے تھے اس وقت خدا نے تم کو اپنا وعدہ (فتح) سچا کر دکھایا

تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ

یہاں تک کہ تم کو تمہاری خاطر خواہ جیت دکھا دی اس کے بعد تم (مال غنیمت دیکھ کر لڑائی سے) بزدل ہو گئے اور تم نے (رسول کے) حکم (یعنی مورچے پر جمے رہنے)

وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

کے بارے میں آپس میں جھگڑا کیا اور (حکم رسول کی) نافرمانی کی بعض تو تم میں سے (مورچہ چھوڑ کر) دنیا (یعنی غنیمت) کے پیچھے پڑ گئے

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ

اور بعض (رسول کے حکم یعنی مورچے پر قائم رہ کر۔ ثواب) آخرۃ کی فکر میں لگے (اور شہید ہو گئے) پھر تو خدا نے تم کو دشمنوں (کی طرف) سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

(اس سے) خدا کو تمہارا (ایمان واخلاص) آزمانا منظور تھا۔ اور (پھر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی اور مسلمانوں پر خدا کا بڑا کرم ہے

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

(اس وقت کو یاد کرو) جب تم (بدحواس) بھاگے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے (لیکن) تم مڑ کر کسی کو نہیں دیکھتے

فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّـۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي

تھے پس (اس مخالفت سے جو) تم نے رسول کو آزردہ کیا اس کے بدلے خدا نے تم کو (شکست کا) رنج پہنچایا تاکہ جب کبھی تم سے

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

کوئی مطلب فوت ہو جائے یا تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو تم (صبر کی عادت رکھو اور اس کا) رنج نہ کرو۔ اور تم کچھ بھی کرو اللہ کو اس کی خبر ہے ف

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى

پھر جب تم (شکست کا غم وافسوس) کر چکے تو خدا نے تم پر ایک اطمینان کی حالت طاری کی کہ تم میں سے

طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ

ایک گروہ کو (یعنی سچے مسلمانوں کو) نیند نے آ دبایا اور بعضوں کو (یعنی منافقوں کو) اس وقت بھی اپنی جانوں کی پڑی تھی

منزل ۱

ف یہ وہی جنگ احد کا مذکور ہے لڑائی تو ہر گئی تھی اور ابتدائی حالت میں مسلمانوں کا بے دل ہونا آئندہ کی کامیابیوں میں خلل انداز تھا ان آیتوں کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ ایک شکست کے ہو جانے سے کیا ہوتا ہے مسلمانوں نے کچھ لڑائی کا ٹھیکہ نہیں لیا کہ ہمیشہ جیتا ہی کریں گے ہار گئے ہار گئے۔ ہارنے پر رنج کرنا لاحاصل ہے مگر ہاں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیوں ہارے سو اللہ تعالے نے جتا دیا کہ ہارے افسر (یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے کہ یہ حرکت آداب جنگ کے بالکل خلاف تھی وہ فوج جو افسر کا حکم نہ مانے اور اپنی رائے کو دخل دے اور قواعد کو توڑ دے اس کا وہی نتیجہ ہونا چاہیے جو احد میں مسلمانوں کی فوج کا ہوا ۱۲

يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ

اللہ کی جناب میں ناحق ناروا جاہلیت (کے وقت) کی سی بدگمانیاں کر رہے تھے (اور) کہتے تھے

لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُونَ

کہ ہماری کیا پیش جاتی ہے - اے پیغمبر تم (ان سے) کہہ دو کہ سب کام خدا ہی کے اختیار میں ہیں (اے پیغمبر زبانی شکایتوں کے علاوہ)

فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

ان کے دلوں میں اور اور باتیں بھی مخفی ہیں جن کو وہ تم پر ظاہر نہیں کرتے (جی ہی جی میں) کہتے ہیں

لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي

کہ ہمارا کچھ بھی بس چلتا ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ

اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی قسمت میں مارا جانا لکھا تھا (گھروں سے) نکل کر خود اپنے اپنے پچھڑنے کی جگہ آموجود ہوتے

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ

اور (اس لڑائی کے ہار جانے میں بھی چند در چند مصلحتیں تھیں از انجملہ یہ کہ) خدا کو منظور تھا کہ تمہارے مافی الضمیر کو آزمالے اور تمہارے دلی خیالات کو

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا

(وسوسوں کے میل کچیل سے) صاف کرے - اور اللہ تو سب کے جی کی بات جانتا ہے ف۱ (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں

مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا

جو احد کے دن آپس میں بھڑ گئیں اور تم (مسلمانوں) میں سے (بہت) لوگ بھاگ گئے تو ان کا بھاگنا (کفر و ارتداد کی وجہ سے نہ تھا بلکہ) صرف ایک شیطانی لغزش

كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ

تھی جو ان کے بعض گناہوں (یعنی حکم رسول کی مخالفت) کی وجہ سے ان سے سرزد ہوئی - اور بیشک خدا نے ان (کے اس قصور) سے درگزر کی (کیونکہ اللہ

حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

بخشنے والا بردبار ہے (کہ گناہ پر جلدی نہیں پکڑتا بلکہ معاف فرماتا ہے) مسلمانو! ان لوگوں جیسے نہ ہو

ع ۱۶ / ۷

ف۱ پیغمبر صاحب نے خدا کے حکم سے مسلمانوں کو خوشخبری سنا رکھی تھی کہ خدا اسلام کی برکت سے تمہاری دنیاوی سلطنت قائم کر دیگا اس وقت کے مسلمان اس وعدے پر بڑے نازاں تھے اور یوں سمجھ رکھا تھا کہ ہر جگہ ہماری ہی فتح ہوگی اب جو احد کی لڑائی بگڑی تو منافقوں کی بن آئی اور لگے کہنے کہ ہماری تو پہلے سے یہ رائے تھی کہ لڑو تو مدینہ کے اندر اپنے گھروں کی پناہ پکڑ کر لڑو اور شہر سے باہر نکل کر لڑنے کا ارادہ نہ کرو سو پیغمبر نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کو لاکر مروا دیا اللہ نے ان آیتوں میں ان کی اس بکواس کا جواب دیا کہ فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے اور موت کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور شکست پیغمبر کی بے تدبیری سے نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں کی بد تدبیری سے کہ پیغمبر کے حکم پر قائم نہ رہے اور مورچہ چھوڑ دیا - ۱۲ ۱۲

كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ

جو (زبانی دعوی، اسلام کرتے ہیں اور دل سے) منکر ہیں اور اُن کے بھائی جب پردیس میں نکلے ہوں یا جہاد کرنے گئے ہوں (اور وہاں مرجائیں)

كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ

تو اُن کے بارے میں کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے پاس (ٹھہرے رہتے) ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ خدا نے اس طرح کے خیالات

اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَ

اُن لوگوں کے دلوں میں اس لئے ڈال دیئے ہیں کہ اُن کو (ساری عمر) حسرت رہے اور (یوں تو) اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور اللہ کے رستے میں اگر تم مارے جاؤ یا (اس کے رستے میں اپنی موت سے)

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾ وَ

مر جاؤ تو خدا جو (اس کے صلے میں) تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تم پر مہر کی نظر رکھے گا وہ اُس (مال و دولت) سے جو لوگ (چند روز جی کر) جمع کرتے ہیں

لَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

کہیں بہتر ہے اور تم (اپنی موت سے) مر جاؤ یا مارے جاؤ (آخر کار) اللہ ہی کی طرف کھینچ بلائے جاؤ گے تو اے پیغمبر یہ بھی اللہ کا بڑا ہی فضل ہوا

مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ

کہ تم ان کو نرم دل (سردار) ملے ہو اور اگر (کہیں خدانخواستہ) تم مزاج کے اکھڑ (اور) سنگدل ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے

لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے تو تم (اپنی جبلی عادت کیوں چھوڑو) اس جنگ اُحد کے معاملے میں بھی ان کو قصور معاف کر دو اور (خدا سے بھی) ان کے گناہوں کی

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى

اور معاملات (صلح و جنگ) میں (بدستور سابق) ان کو شریک مشورہ کر لیا کرو۔ پھر (مشورے کے بعد) تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو بے تامل اس کو کر گزرو (اور)

اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾ إِن يَنصُرْكُمُ

بھروسا خدا ہی پر رکھنا جو لوگ (خدا پر) بھروسا رکھتے ہیں خدا اُن کو دوست رکھتا ہے ۔ اگر خدا تمہاری مدد پر ہو

اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي

تو پھر کوئی بھی تم پر غالب آنے والا نہیں اور اگر وہ تم کو چھوڑ بیٹھے تو اُس کے چھوڑے پیچھے (دوسرا) کون ہے

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ [ربع]

جو تمہاری مدد کو کھڑا ہو - اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی کا بھروسا رکھیں

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ

اور پیغمبر (کی شان) سے (نہایت) بعید ہے کہ (پیغمبر ہو کر) خیانت کرے اور جو (جرم) خیانت کا مرتکب ہو گا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾

(خدا کے روبرو بعینہٖ وہی چیز) اُس کو لا حاضر کرنی ہوگی پھر جس شخص نے جیسا کیا ہے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر (کسی طرح کا) (ذرہ) ظلم نہیں ہو گا ف۱

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللهِ

بھلا جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع ہو کہیں (اُس سے) اُس شخص جیسا (فعل سرزد) ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں آ گیا ہو

وَمَأْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

اور آخر کار اُس کا ٹھکانا دوزخ ہو اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ف۲ اللہ کے ہاں لوگوں کے (الگ الگ) درجے ہیں

اللهِ ۗ وَاللهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى

اور لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے - اللہ نے مسلمانوں پر (بڑا ہی) فضل کیا

الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا

کہ اُن میں انہی میں کا ایک رسول بھیجا جو اُن کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَ

اور اُن کو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک کرتا اور کتاب الٰہی (یعنی قرآن) اور دانائی کی باتوں کی اُن کو تعلیم دیتا ہے ورنہ

إِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ

(اُن پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ہی - کیا جب تم پر (جنگ اُحد میں شکست کی) مصیبت آ پڑی

النصف

ف۱ یہ شاید اُس واقعے کی طرف اشارہ ہو کہ جنگ بدر میں جو لوٹ کا مال مسلمانوں کو ہاتھ لگا تھا اور وہ ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا کہ آخر کار فوج میں تقسیم کر دیا جائے گا اُس سے اوڑھنے کی ایک لنگی گم ہو گئی کسی بدباطن نے پیغمبر صاحب کی نسبت شبہہ کیا - ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنے یہ کام ملعون اور جہنمی کا ہے نہ معاذ اللہ پیغمبر کا ۱۲ ۱۲

مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ

حال آنکہ تم (جنگ بدر میں) اس سے دو دونی مصیبت (اپنے دشمنوں پر) ڈال چکے ہو (یعنی یہ مصیبت اس سے آدھی ہی) تو (بھی) تم (بے دل ہو کر) لگے

عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ

کہنے کہ یہ آفت کہاں سے آگئی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ یہ (آفت آئی) تو تمہارے اپنے (کئے) سے آئی بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ

(مقام احد میں مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں بھڑ گئیں (اور تم مسلمانوں) کو (شکست کی) مصیبت پہونچی تو خدا کا حکم یوں ہی تھا اور یہ بھی غرض تھی کہ خدا

الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ

(سچے) ایمان والوں کو معلوم کرلے اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے۔ اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے رستے میں لڑو یا (اسلئے نہ لڑو تو) دشمنوں کو اپنے پر سے

ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

ہٹا (تو) دو تو کہنے لگے کہ اگر ہم سمجھتے (کہ آج) لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے ف۱ یہ (لوگ) اس روز

أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي

بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے۔ منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ف۲

قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ

اور (خباثت) جس کو چھپاتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے (یہ وہی لوگ ہیں جو (آپ مزے سے) بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں

وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ

کی نسبت لگے کہنے کہ ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم (اپنے بیان میں)

الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال کر دکھاؤ۔ اور (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ کے رستے میں مارے گئے ان کو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾

مرا ہوا خیال نہ کرنا۔ (یہ مرے نہیں ہیں) بلکہ اپنے پروردگار کے پاس جیتے (جاگتے) موجود ہیں (اس کے خوان کرم سے) ان کے راتب بندھے ہیں

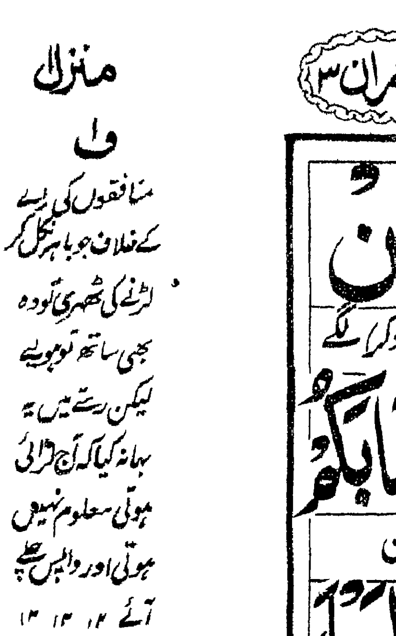

منزل ۱

ف۱ منافقوں کی رائے کے خلاف جو باہر نکل کر لڑنے کی ٹھہری تو وہ بھی ساتھ تو ہو لیے لیکن رستے میں یہ بہانہ کیا کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور واپس چلے آئے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنی یہ فقط بہانہ کرتے ہیں ورنہ دل سے تو خوب جانتے ہیں کہ لڑائی ضرور ہوگی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دشمن اس قدر دور دراز جگہ سے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کر آئے ہیں تو لڑائی ضرور ہوگی ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ

اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں مگن ہیں - اور جو لوگ (اس کے بعد زندہ رہے اور) ابھی ان میں آکر

يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

شامل نہیں ہوئے اُن کی نسبت یہ خیال کرکے خوشیاں مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو ہماری طرح) اِن کو بھی نہ کسی طرح کا خوف ہو نہ غم

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ

اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل کی خوشیاں کر رہے ہیں اور (نیز) اُس کی کہ اللہ

أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ

ایمان والوں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیتا - جو لوگ لڑائی میں زخم کھائے پیچھے

بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

خدا و رسول کے بلانے پر چل کھڑے ہوئے ایسے نیکوکار اور متقیوں کے لئے

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

بڑے اجر ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے آکر خبر کردی کہ (مخالف) لوگوں نے تم سے لڑنے کے لئے بڑی بھاری جمع کی ہے

فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَ

تو ذرا اُن سے ڈرتے رہنا تو (بجائے اس کے کہ اِس خبر کو سن کر اسلام کی طرف سے شک کرنے لگتے) اِس سے اُن کے یقین اور زیادہ (مضبوط)

نِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ

ہو گئے - اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے اور وہ بہترین کارساز ہے - غرض (ہمت کرکے لڑائی کے ارادے سے گئے لڑائی وڑائی تو کچھ ہوئی ہوا گئی نہیں ہاں) یہ

يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو

لوگ اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل سے لدے پھندے گھروں کو واپس آئے (اور) اِن کو کسی طرح کا گزند نہیں پونہچا اور اللہ کی مرضی پر کاربند ہوئے

فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ

(سو الگ) اور اللہ کا فضل بڑا ہے - یہ (مخبر) بس ایک شیطان تھا جو (تم مسلمانوں کو) اپنے رفیقوں کا ڈر ڈرا دکھاتا تھا

ع ١٧ — ٨ — مع ٢

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَا يَحْزُنكَ

تو تم اُن سے (ذرا بھی) نہ ڈرنا اور (سچے) مسلمان ہو تو ہمارا ہی ڈر رکھنا ف۱ اور (اے پیغمبر)

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ

جو لوگ کفر کے پھیلانے میں دوڑ دوڑ کر پڑے پھرتے ہیں تم اُن لوگوں کی وجہ سے آزردہ خاطر نہ ہونا کیونکہ یہ لوگ (اس) خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾

(بلکہ) خدا چاہتا ہے کہ (ثواب) آخرت میں سے اُن کو کچھ حصہ نہ دے اور ان کو بُرا عذاب ہونا ہے

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَ

جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر مول لیا (تو اپنا ہی کچھ کھویا) خدا کو تو کسی طرح کا نقصان پہونچا نہیں سکتے ۔ بلکہ

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي

ان ہی کو عذاب دردناک ہوگا اور جو لوگ (دین اسلام سے) انکار کر رہے ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دے رہے ہیں

لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

یہ کچھ اُن کے حق میں بہتر ہے ۔ ہم تو ان کو صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ اور گناہ سمیٹ لیں اور (آخر کار) ان کو ذلت کی مار ہی

مُّهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ

(منافقو!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ جس حال میں تم ہو اچھے بُرے کی تمیز کیے بدون اسی حال پر

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى

مومنوں کو (تمھارے ساتھ ملا جلا) رہنے دے اور ایسا بھی نہیں کہ تم کو غیب کی باتیں بتادے

الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ

ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور اُن کو بقدر مناسب بتا دیتا ہے) تو اللہ اور

وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (اور غیب کی ٹوہ کے پیچھے نہ پڑو) اور اگر ایمان لاؤ گے اور (نفاق سے) بچتے رہوگے تو تم کو بڑا اجر ملے گا اور

ف۱ اُحد کی لڑائی بگڑی تو مسلمان ایک جھکولا کھا کر پھر سانوٹے سے ہوگئے تھے اُدھر سے کفار یہ دیکھ کر اپنی اپنی جگہ کو لوٹ گئے مگر ایک دھمکی دیتے گئے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۲ منافق کہتے تھے کہ اگر محمد (صلعم) سچے ہیں تو منافقوں کو پہچان کر نام بنام بتا دیں کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اللہ نے فرمایا کہ صریح نام لے کر تم کو اپنے غیب کی باتوں پر مطلع کرنا قرین مصلحت نہیں مگر جان رکھو کہ تمھارا حال رسول سے مخفی نہیں ہے اور ضرور تم کو سچے مسلمانوں سے الگ کردے گا کچھ تو رسول کے بتانے سے سچے مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز ہو جاتا ہے اور کسی قدر یہ بھی ہے کہ منافقوں سے آئے دن ایسی حرکات سرزد ہوتی ہیں جن سے اُن کا نفاق ظاہر ہوتا رہتا ہے ۱۲

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ

جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے (نقد و) دیا ہے اور وہ اس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں (بہتر نہیں) بلکہ

هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ

وہ ان کے حق میں بدتر ہے کیونکہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ لَقَدْ سَمِعَ

آسمان و زمین (آخر کار سب) کا وارث اللہ ہی ہے اور جو (کچھ بھی) تم لوگ کر رہے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ

جو لوگ اللہ کو محتاج اور اپنے تئیں مالدار بتاتے ہیں ان کی (یہ) بکواس اللہ نے سنی

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ

یہ لوگ جو ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرتے چلے آئے ہیں اس کے ساتھ ہم ان کی اس بکواس کو بھی لکھے رکھتے ہیں اور ان (کی تمام شرارتوں) کا جواب

ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿١٨١﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ

(قیامت کے دن) ہماری طرف سے (بس یہ) ہوگا کہ عذاب دوزخ کے مزے (پڑے) چکھا کرو۔ یہ انہیں اعمال کا بدلہ ہے جن کو تم نے پہلے سے اپنے ہاتھوں (زاد آخرت

وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٨٢﴾ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ

بنا کر) بھیجا ہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم روا نہیں رکھتا (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ

اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا

اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر ہم کو یہ معجزہ نہ دکھائے کہ (خدا کی درگاہ میں) نذر و نیاز کرے اور اس کی نذر کو (آسمانی) آگ (آ کر) چٹ کر جائے

بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ

تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھ سے پہلے (بہت سے) پیغمبر تمہارے پاس

مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ

کھلی کھلی نشانیاں لائے اور جو نشانی تم بتاتے ہو وہ بھی لائے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو پھر تم نے ان کو کس لئے قتل کیا

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ

(ای پیغمبر) اس پر بھی اگر وہ تمکو جھٹلائے چلے جائیں تو (تم کو بیدل ہونے کی کوئی وجہ نہیں) کہ تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر

قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

کھلے معجزے لائے اور صحیفے (بھی لائے) اور نورانی کتابیں (بھی لائے پھر بھی بہت) لوگوں نے ان کو جھٹلایا ف ۱

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہی اور (جو اعمال تم لوگ کر رہے ہو ان کا) پورا پورا بدلہ تو تم کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ

قیامت ہی کے دن دیا جائیگا تو (اس دن) جو شخص (دوزخ کی) آگ سے پرے ہٹا دیا گیا اور اس کو (رہنے کے لئے)

الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا

جنت میں جگہ دی گئی تو اس نے (من مانی) مراد پائی - اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی

مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ

پونجی ہی اور بس (مسلمانو) تمہارے مالوں (کے نقصان) اور تمہاری جانوں (کے زیان) میں ضرور تمہاری (ایمانداری کی) آزمائش کی جائے گی

اَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (آسمانی) دی جا چکی ہے (یعنے یہود و نصاریٰ)

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ

ان سے اور مشرکین (مکہ) سے تم بہت سی ایذا کی باتیں (بھی) ضرور سنوگے

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اور اگر صبر کئے رہو اور پرہیزگاری (کو ہاتھ سے نہ جانے دو) تو بیشک (بڑی) ہمت کے کام ہیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اور (ای پیغمبر اہل کتاب کو وہ وقت کیوں نہیں یاد دلاتے کہ) جب خدا نے اہل کتاب سے قول و قرار لئے

ف ۱

انبیای بنی اسرائیل میں بعض پیغمبروں کو ایسا بھی پیش آیا کہ انھوں نے خدا کی نیاز کی آسمان سے آگ آئی اور نیاز کو جلا گئی جس سے معلوم ہوا کہ نذر قبول ہوئی یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک بہانہ یہ بھی نکال کھڑا کیا اور اُن کا مطلب ایک خاص معجزہ کا طلب کرنا تھا خدا نے جواب دیا کہ یہ سب ہیرانی جتانی باتیں ہیں تمہارے بزرگوں نے بہت سے معجزے دیکھے اور یہ معجزہ خاص بھی دیکھا اور پھر بھی ایمان نہ لائے

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ

کہ یہ کتاب جو تم کو دی گئی ہے لوگوں سے اس کا مطلب صاف صاف بیان کر دینا اور اس (کی کسی بات) کو چھپانا مت۔ مگر انھوں نے اس (قول) کی کچھ بھی پروا

ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

نہ کی اور اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے عوض میں تھوڑے سے دام حاصل کیے سو کیا ہی برا سودا ہے جو یہ لوگ لے رہے ہیں

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ

اور جو لوگ اپنے کیے سے خوش ہوتے اور (باوجودیکہ جو (ان کو کرنا چاہیے تھا) نہیں کرتے اور اس پر چاہتے ہیں کہ

يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ

اُن کی تعریف ہو تو اے پیغمبر ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز بھی خیال نہ کرنا کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

بلکہ اُن کے لیے عذاب دردناک (تیار موجود) ہے اور آسمان و زمیں کا اختیار (سب) اللہ ہی کو ہے

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

ع ۱۹ ۱۰

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے آسمان اور زمین کی بناوٹ

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

اور رات اور دن کے ردّ و بدل میں عقلمندوں (کے سمجھنے) کے لیے

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا

(قدرتِ خدا کی) (بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں کہ یہ لوگ کھڑے

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ

اور بیٹھے اور پڑے خدا کو یاد کرتے اور آسمان و زمیں کی ساخت میں غور کرتے ہیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ

(اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ) اے پروردگار تو نے اس کارخانۂ عالم کو بے فائدہ (تو) نہیں بنایا

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

تیری ذات (ایسے فعل عبث کے کرنے سے) پاک ہے (اور یہ کارخانہ جو بے رہا ہے کہ آخرت میں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہوگی تو) اے پروردگار ہم کو دوزخ کے

النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو (بہت ہی) خوار کیا اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں ۔ اے پروردگار

إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ

ہم نے ایک منادی کرنے والے (یعنی پیغمبر) کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا (اور لوگوں کو سمجھا رہا تھا) کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ

فَآمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَ

تو ہم ایمان لے آئے ۔ پس اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم (پر) سے ہمارے گناہ دور کر اور

تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

نیک بندوں کے شمول میں ہمارا (بھی) خاتمہ (کیجیو) اور جیسی نعمتوں کے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب کر

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ

اور قیامت کے دن ہم کو ذلیل نہ کیجیو تو اپنا وعدہ تو کبھی خلاف کیا ہی نہیں کرتا تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

(اور فرمایا) کہ ہم تم میں سے کسی (نیک) عمل کرنے والے کے عمل کو اکارت نہیں جانے دیتے مرد ہو یا عورت

أَوْ أُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا

(اس بارے میں مرد و عورت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ) تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو تو جن لوگوں نے ہمارے لئے (اپنے) دیس چھوڑے

وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقٰتَلُوا

اور (ہماری ہی وجہ سے) اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے

وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ

اور مارے گئے ہم ان کی خطاؤں کو ان (کے نامۂ اعمال) میں سے ضرور محو کر دیں گے ۔ اور ان کو

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

ایسے باغوں میں (لیجا) داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی - اللہ کی ہاں سے (یہ اُن کے کئے کا) بدلہ ہے اور

اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ

اچھا بدلہ اللہ ہی کے ہاں ہے - (اے پیغمبر) شہروں میں کافروں کا چلنا پھرنا

كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط

تم کو (کسی طرح کے) مغالطے میں نہ ڈالے - (یہ) تھوڑے سے فائدے ہیں پھر (آخرکار) ان (کافروں) کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ

اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے - لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے (آخرۃ مین) اُن کے لئے باغ ہیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط

جن کے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہون گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہین گے - اللہ کے ہان سے (یہ اُن کی) مہمانداری ہوگی

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ

اور جو (سازوسامان) خدا کے یہان ہے (دنیا کے سازوسامان سے) نیکوکارون کے حق مین کہین بہتر ہے - اور اہل کتاب مین سے بیشک کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں

یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ

جو خدا پر ایمان رکھتے ہین اور جو کتاب تم (مسلمانوں) پر اُتری ہے اور جو اُن پر اُتری ہے اُن سب پر بھی ایمان رکھتے ہیں (اور ہر وقت) اللہ کے آگے جھکے رہتے ہین

لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِكَ

(اور) اللہ کی آیتون کے عوض مین (دنیا دی فائدون کے) تھوڑے سے دام نہین لیتے یہ وہ لوگ ہین

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

جن کے اجر اُن کے پروردگار کے ہان تیار موجود ہین (اُن کو اجر کے حاصل کرنے مین زحمت انتظار نہین اُٹھانی پڑے گی کیونکہ اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا قف

مسلمانو! (اُن تکلیفوں کی جو خدا کی راہ مین تم کو پیش آئین) برداشت کرو اور ایک دوسرے کو برداشت کی تعلیم دو اور آپس مین مل کر رہو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اور اللہ سے ڈرو تاکہ (آخر کار) تم اپنی مراد کو پہنچو

ع ۲۰ ۱۱

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص (یعنی آدم) سے پیدا کیا

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ

(اس طرح پر کہ پہلے) اُس سے اُس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور پھر اُن دو (میاں بی بی) سے بہت سے مرد عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور جس خدا کا تم واسطہ دے دے کر اپنے کتنے کام نکال لیتے ہو اُس کا اور رشتوں کا پاس لحاظ رکھو (کیونکہ) اللہ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

تمہارا نگران حال ہے ف اور یتیموں کے مال اُنکے حوالے کرو اور

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ

مال طیب کے بدلے میں مال حرام نہ لو ف۲ اور اُن کے مال اپنے مالوں میں ملا کر خورد برد نہ کرو (کیونکہ) یہ

كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى

بڑے گناہ کی بات ہے اور اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں (کے بارے) میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرو ف۳

ف ہزاروں لاکھوں آدمی خدا کا واسطہ دے کر بھیک مانگتے ہیں۔ اور یوں بھی جب کسی سے کام نکالنا ہوتا ہے تو خدا کا واسطہ دیا جاتا ہے ۱۲

ف۲ لوگ اپنے ناقص مال سے یتیموں کا اچھا مال بدل لیتے تھے۔ خدا نے اس سے منع فرمایا کہ تمہارا مال اگرچہ ناقص ہے لیکن حلال طیب ہے اور یتیموں کا مال اگرچہ اچھا ہے مگر تم پر حرام ہے تو گو ظاہر میں بُرے کے عوض میں اچھا لیتے ہو مگر حقیقت میں معاملہ بالعکس ہے ۱۲

ف۳ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرنے کی صورت یہ تھی کہ یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اُس کے مال یا جمال کی وجہ سے اُس کے ساتھ نکاح تو کر لیتا لیکن نکاح کے بعد اُس کے حقوق مہر وغیرہ کی پروا نہ کرتا کیونکہ اُس بیچاری کا کوئی ولی وارث نہ تھا کہ ٹھوک بجا کر اُس کے حقوق لے لیتا۔ اللہ نے فرمایا کہ جب تم انصاف نہیں کر سکتے تو تم اُن سے نکاح ہی مت کرو کسی اَور عورت سے کر لو عورتوں کا دنیا میں کال نہیں ۱۲ -

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ

لیکن اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیبیوں میں) برابری (کے ساتھ برتاؤ) نہ کر سکو گے تو (اس صورت میں) ایک ہی بی بی کرنا یا جو لونڈی

اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ

تمہارے قبضے میں ہو (اسی پر قناعت کرنا) نا منصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لیے یہ تدبیر زیادہ ترقرین مصلحت ہے اور عورتوں کو

صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ

اُن کے مہر خوشدلی کے ساتھ دے ڈالو پھر اگر وہ خوشدلی سے اُس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں

نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ

تو (وہ تمہارے لیئے مال طیب ہے) اُسے مزے سے چٹ کرو اور مال جس کو خدا نے تمہارے لئے (ایک طرح کا) سہارا بنایا ہے

الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ

کم عقل (یتیموں) کے حوالے نہ کرو ہاں اُس میں سے اُن کے کھانے پہننے میں صرف کرو

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا

اور اُن کو نرمی سے سمجھا دو ف اور یتیموں کو (دنیا کے) کاروبار میں لگائے رہو یہاں تک کہ

بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ

نکاح (کی عمر) کو پہنچیں اُس وقت اگر اُن میں صلاحیت دیکھو تو اُن کا مال اُن کے حوالے کرو

اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ

اور ایسا نہ کرنا کہ اُن کے بڑے ہونے کے اندیشے سے فضول خرچی کر کے جلدی جلدی اُن کا مال کھا پی ڈالو

يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ

اور جو (ولی سرپرست) با مقدور ہو اُسے (مال یتیم کے اپنے اُوپر خرچ کرنے سے) بچا رہنا چاہئیے اور جو

كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ

حاجتمند ہو وہ بقدر ضرورت کھالے (تو مضایقہ نہیں) اور جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو

ف سمجھا دینے سے یہ کہہ دینا مراد ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اور ہم تمہارے ہی فائدے کے لئے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

تو (لوگوں کو) اُن (کے مال کے لینے) کا گواہ کرلو (ورنہ) حساب لینے کو (تو حقیقت میں) اللہ

حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ

بس ہے مردوں کا حصہ ہے ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں تھوڑا ہو یا بہت اور

الْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ

ایسا ہی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے

الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿٧﴾

(اور یہ حصہ (ہمارا) ٹھہرایا ہوا ہے

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ

اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور یتیم (بچے) اور مساکین آموجود ہوں

فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٨﴾ وَ

تو اس میں سے اُن کو بھی کچھ دے دیا کرو اور (اُن کی خواہش کے قدر دیتے نہ بن پڑے) تو اُن کو نرمی سے سمجھا دو

لْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا

وارثان حقدار کو ڈرنا چاہئے کہ اگر خود اولاد ضعیف چھوڑ مرتے تو اُن (کے حال) پر اُن کو (کیسا کچھ ترس (نہ) آتا

عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ

تو چاہیے کہ (غرباء کے ساتھ سختی کرنے میں) اللہ سے ڈریں اور اُن سے سیدھی طرح بات کریں جو لوگ

يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ

ناحق (ناروا) یتیموں کا مال خورد برد کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں

نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ

اور عنقریب دوزخ میں پڑیں گے اللہ تم سے کہے رکھتا ہے تمہاری اولاد (کے حصوں) کے بارے میں

ع ۱
۱۲

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے بڑھ کر ہوں

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ

تو ترکے میں اُن کا (حصہ) دو تہائی اور اگر اکیلی ہو تو اُس کا آدھا

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ

اور میت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ اُس صورت میں کہ

لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

میت کی اولاد ہو ف۱ اور اگر اُس کے اولاد نہ ہو اور اُس کے (صرف) ماں باپ ہوں تو اُس کی ماں کا حصہ ایک تہائی

فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي

(لیکن) اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے (ایک سے زیادہ) بھائی (یا بہنیں) ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ف۲ (اور یہ حصے) میت کی وصیت (کی تعمیل)

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

اور (ادائے) قرض کے بعد (دئے جائیں) تم اپنے باپ (دادوں یعنی اصول) اور بیٹوں (پوتوں یعنی فروع) کو نہیں جانتے

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

کہ نفع رسانی کے اعتبار سے ان میں کونسا تم سے زیادہ قریب ہے (پس تم اپنی رائے کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو کہ حصوں کا) قرار داد اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ

(سب کچھ) جانتا (اور سب مصلحتوں سے) واقف ہے اور جو (ترکہ) تمہاری بیبیاں چھوڑ مریں

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

اگر اُن کے اولاد نہیں تو اُن کے ترکے میں تمہارا آدھا ہے اور اگر اُن کے اولاد ہے تو

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ

اُن کے ترکے میں تمہارا چوتھائی (مگر) اُن کی وصیت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد

ف۱ اولاد سے مراد ہیں میت کی اولاد صلبی بیٹے بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں یعنی نواسے نواسیاں اور اُن کی نسل اس میں داخل نہیں ۱۲

ف۲ یعنی باقی سب باپ کا اور بھائیوں کو کچھ نہیں ۱۲

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ

اور تم کچھ (ترکہ) چھوڑ مرو اور تمہارے کچھ اولاد نہ ہو تو بیبیوں کا حصہ چوتھائی اور اگر

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

تمہارے اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے بیبیوں کا آٹھواں حصہ (اور یہ حصے بھی) تمہاری وصیت (کی تعمیل)

تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً

اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں) اور اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور اس کے باپ بیٹا (یعنی اصل و فرع) نہ ہو

أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

اور اس کے بھائی یا بہن ہو تو بھائی بہنوں میں ہر ایک کا چھٹا حصہ

فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک

مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ

(یہ حصے بھی) میت کی وصیت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں) بشرطیکہ میت نے (کسی کو) نقصان نہ پہنچایا ہو ف

وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ

(یہ) فرمان الٰہی ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا (اور لوگوں کی نافرمانیوں پر) بردشت کرنے والا ہے یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

اور جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلے گا (آخرت میں) اس کو اللہ ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾

نہریں بہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (باندھی ہوئی) حدوں سے بڑھ چلے تو اللہ اس کو

ف میت کی وصیت سے وارثوں کا اس طرح پر نقصان ہوتا ہے کہ میت کو تہائی ترکے تک وصیت کرنے کی اجازت ہے تو اگر کوئی وارثوں کے حق مارنے کے لئے تہائی ترکے سے زیادہ کی وصیت کر مرے تو زیادہ کی قدر وصیت واجب التعمیل نہیں اسی طرح مرنے والا کسی کا قرضہ عائد بھی اپنے اوپر لے سکتا ہے مگر وصیت ہو یا قرض مرنے والے کو یہ اختیار نہیں کہ وارثوں کا نقصان کرے ۱۲ ۱۲

ع ۱۳

نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٤﴾ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ

دوزخ میں ایجا داخل کرے گا (اور وہ) اُس میں ہمیشہ رہے گا اور اسکو ذلت کی مار دی جائے گی اور مسلمانو تمہاری عورتوں میں جو عورتیں

الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً

بدکاری کی مرتکب ہوں تو اُن (کی بدفعلی) پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو

مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

پس اگر گواہ (اُن کی بدکاری کی) تصدیق کریں تو (سزا کے طور پر) اُن (عورتوں) کو گھروں میں بند رکھو

حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ﴿١٥﴾

یہاں تک کہ موت اُن کا کام تمام کردے یا اللہ اُن کے لئے کوئی اور رستہ نکالے ف۱

وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا ج فَإِنْ تَابَا وَ

اور جو دو شخص تم لوگوں میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں تو اُن کو مارو پیٹو پھر اگر توبہ کریں اور

أَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿١٦﴾

اپنی حالت کی اصلاح کرلیں تو اُن سے اور زیادہ تعرض نہ کرو اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۲

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ

اللہ توبہ (تو) قبول کرتا (ہی) ہے (مگر) انہیں لوگوں کی جو نادانی سے کوئی بُری حرکت کر بیٹھے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ

پھر جلدی سے توبہ کرلی تو اللہ بھی ایسوں کی

يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾

توبہ قبول کرلیتا ہے اور اللہ (سب کا حال) جانتا (اور دنیا اور دین کی مصلحتوں سے) واقف ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ج

اور اُن لوگوں کی توبہ (قبول) نہیں جو (عمر بھر) بُرے کام کرتے رہے

ف۱ جس رستے کا وعدہ اس آیت میں ہے اُس کا بیان اٹھارہویں پارے کی سورۂ نور اور احادیث میں اس طرح پر ہے کہ کنوارے مرد یا کنواری عورت سے زنا کی حرکت سرزد ہو تو سو دُرّے اور بیاہے ہوئے ایسا کام کریں تو سنگسار ۱۲

ف۲ پہلی آیت میں صرف عورت کی خفیف سی سزا یعنی گھر میں بند رکھنے کا ذکر تھا اور اس میں مرد عورت دونوں کی مار پیٹ کا اور یہ دونوں حکم بھی ابتدائی تھے اس کے بعد سو دُرّے اور سنگسار کرنے کا حکم اخیر نازل ہوا ۱۲

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ

یہاں تک کہ اُن میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو تو لگے کہنے کہ اب میری توبہ

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا

اور اسی طرح اُن کی (توبہ بھی قبول) نہیں جو کافر ہی مر گئے یہی ہیں جن کے لئے ہم نے

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے مسلمانو! تمکو روا نہیں

اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

کہ عورتوں کو میراث (میت) سمجھ کر زبردستی اُنپر قبضہ کر لو اور جو کچھ تم نے اُنکو (ترکہ شوہری میں سے) دیا ہے اسمیں سے کچھ چھین لینے کی نیت سے

بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

اُن کو (گھروں میں) قید نہ رکھو (کہ دوسرے سے نکاح نہ کرنے پائیں) ہاں اُن سے کوئی کھلی ہوئی بدکاری سرزد ہو تو قید رکھنے کا مضایقہ نہیں

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى

اور بی بیوں کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو اور تم کو کسی وجہ سے بی بی ناپسند ہو تو عجب نہیں

اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ اُس میں بہت سی خیر و برکت دے ف

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ

اور اگر تمھارا ارادہ ایک بی بی کو بدل کر دوسری بی بی کرنے کا ہو

اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ

تو گو تم نے پہلی بی بی کو ڈھیر سارا مال دے دیا ہو تاہم اُس میں سے کچھ بھی (واپس) نہ لینا کیا (تمھاری غیرت جائز رکھتی ہے کہ

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ

کسی قسم کا بہتان لگا کر اور صریح بیجا بات کر کے اپنا دیا ہوا اُس سے واپس لیتے ہو اور دیا ہوا کیسے (واپس) لے لوگے

ف ۱ یعنی شاید اُس سے بہت سی اولاد ہو یا گو خوبصورت نہ ہو مگر گھر کے انتظام کا خاص سلیقہ رکھتی ہو یا ہنرمند ہو اور مرد کی کمائی کو اپنی ہنرمندی سے بڑھا سکے ۱۲-۱۲-۱۲

وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا

حالانکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور بیبیاں (نکاح کے وقت مہر و نفقہ وغیرہ کا) تم سے پکا قول

غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا

لے چکی ہیں اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو تم اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو

قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾

ہو چکا (سو ہو چکا) (تاہم) یہ بڑی بیحیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا ف

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

(مسلمانو!) تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپیاں اور خالائیں

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور دائیاں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ شریکی

مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم

بہنیں اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو اُن کی گیلڑ لڑکیاں

مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا

جو (غالباً) تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں تم پر حرام ہیں، لیکن اگر ان بیبیوں کے ساتھ تم نے

دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ

صحبت داری نہ کی ہو تو (گیلڑ لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے) تم پر کچھ گناہ نہیں اور (تمہاری بہوئیں

الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

یعنی) تمہارے اپنے (صلبی) بیٹوں کی بیبیاں (بھی تم پر حرام ہیں) اور دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں رکھنا (بھی تم پر حرام ہے) ف۲

إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾

مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے

ف اسلام سے پہلے عرب کے لوگوں کا سلوک عورتوں کے ساتھ ظالمانہ اور بعض صورتوں میں ظالمانہ ہونے کے علاوہ شرم و حیا کے بھی بالکل خلاف تھا مثلاً جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اُس کی بی بی کو میراث میت سمجھ کر اُس پر قبضہ کر لیتے چاہتے تو بے مہر خود نکاح کر لیتے چاہتے کسی اور سے نکاح پڑھا دیتے اور مہر آپ لیتے اور اگر چاہتے بٹھا رکھتے علاوہ ورثا کے میت کا کوئی دوست اُس کی بی بی پر کپڑا ڈال دیتا تو وہی اُس کا حقدار سمجھا جاتا اگر خوبصورت ہوتی اُس سے آپ نکاح کر لیتا اگر بدصورت ہوتی تو اس کو نکاح کرنے سے روک رکھتا یہاں تک کہ وہ کچھ تاوان بھرتی یا وہیں اس کے ہاں مر جاتی اور خود اس کا وارث بنتا الغرض یہاں تک عورتوں پر بیجا حقوق سمجھ رکھے تھے کہ بیٹا بھی اپنے باپ کا وارث ہوتا تو اپنے باپ کی پہلی بی بی سے نکاح کر لیتا اللہ نے ان آیتوں میں ان سب حرکتوں سے منع فرمایا ۱۲

ف۲ حدیث شریف میں خالا بھانجی اور پھوپی بھتیجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے ۱۲

ف پہلے شوہر کی اولاد جو عورت ساتھ لاتی ہے ۱۲

والمحصنت من النساء الا ما ملكت ايمانكم كتب الله

اور وہ عورتیں بھی حرام ہیں، جو (دوسروں کی) قیدِ نکاح میں ہوں مگر وہ جو کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر تمہارے قبضے میں آئی ہوں (یہ) خدا کا حکم تحریری ہے

عليكم واحل لكم ما وراء ذلكم ان تبتغوا باموالكم

جو تم پر (لازم کیا جاتا ہے) اور (جو عورتیں تم پر حرام کی گئیں) اُن کے علاوہ (سب عورتیں) تمہارے لئے حلال ہیں

محصنين غير مسفحين فما استمتعتم به منهن

بشرطیکہ اُن کو شہوت رانی کے لئے نہیں بلکہ قیدِ نکاح میں لانے کی غرض سے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہو پھر جن عورتوں سے تم نے لطفِ صحبت اُٹھایا ہو

فاتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما

اُن سے جو مہر ٹھہرا تھا اُن کے حوالے کرو اور ٹھہرائے پیچھے (مہر کے کم و بیش کرنے پر)

تراضيتم به من بعد الفريضة ان الله كان عليما

آپس میں راضی ہو جاؤ تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے

حكيما ﴿٢٤﴾ ومن لم يستطع منكم طولا ان ينكح المحصنت

(اور سب کام حکمت و تدبیر سے کرتا ہے) اور تم میں سے جس کو مسلمان بیبیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو

المؤمنت فمن ما ملكت ايمانكم من فتيتكم

تو خیر لونڈیاں ہی سہی جو (کافروں کی لڑائی میں) تم مسلمانوں کے قبضے میں آ جائیں ف۱

المؤمنت والله اعلم بايمانكم بعضكم من

بشرطیکہ وہ لونڈیاں ایمان رکھتی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے آدم زاد ہونے کے اعتبار سے تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو

بعض فانكحوهن باذن اهلهن واتوهن

پس (بے تامل) لونڈی والوں کے اذن سے اُن کے ساتھ نکاح کر لو اور دستور کے مطابق

اجورهن بالمعروف محصنت غير مسفحت

اُن کے مہر دو (مگر شرط یہ ہے کہ) قید (نکاح) میں لائی جائیں (اور) نہ (تو تم سے) بازاری رنڈیوں کا سا تعلق رکھنا چاہتی ہوں

ف۱ لفظ بی بی ہماری زبان میں دو طرح پر بولا جاتا ہے۔ ایک بیاہتا عورت اور دوسرے عام شریف زادی جو کسی کی لونڈی باندی نہ ہو اس جگہ بیبیوں سے یہی اخیر قسم کی بیبیاں مراد ہیں ۱۲

وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

اور نہ خانگیوں کا سا پھر اگر قید نکاح میں آئے پیچھے کوئی بیحیائی کا کام کریں

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ

توجو سزا بی بی کی اُس کی آدھی لونڈی کی ف لونڈی سے نکاح کرنے کی اجازت اُسی کو ہے

لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

جس کو تم میں گناہ (کر بیٹھنے) کا خوف ہو اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

معاف کرنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا ہے کہ (انبیاء و صلحاء) جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کے طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾

اور تم کو اُنہیں طریقوں پر چلائے اور تم پر مہر کی نظر رکھے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ

اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہر کی نظر رکھے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

پیچھے پڑے ہیں اُن کا مطلب یہ ہے کہ تم راہ (راست سے بھٹک کر) بہت دور ہٹ جاؤ

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾

اللہ چاہتا ہے کہ تم (پر) سے بوجھ ہلکا کرے کیونکہ انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہے (اور احکام سخت کے بار کا متحمل ہو نہیں سکتا)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

مسلمانو! خورد برد نہ کیا کرو ایک دوسرے کے مال ناحق (ناروا)

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وقف

ہاں آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو (اور اُس میں کچھ ہاتھ لگ جائے) تو وہ ناروا نہیں

ع ۴ / ۱

ف۶ عورتیں دو قسم کی ہیں لونڈیاں اور اُن کے مقابل گھر کی بیبیاں - بیبیوں میں سے جو شوہردار ہو اور وہ بدکاری کی مرتکب ہو اُس کی سزا سنگسار کرنا ہے اور بے شوہر والی مرتکب بدکاری ہو تو اُس کی سزا سو تازیانے ہیں اس لئے کہ شوہردار بدکاری کرنے سے اپنے شوہر اور اُس کے ناموس کو تباہ کرتی ہے اور بے شوہر صرف اپنی اور اپنے خاندان کی - رہی لونڈی سو وہ پہلے ہی کیا عزت رکھتی تھی اس لئے اُس کی سزا دونوں صورتوں میں نصف - یعنی پچاس کوڑے کیونکہ سنگساری کا نصف ہو ہی نہیں سکتا ۔

وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ وَمَن يَفْعَلْ

اور اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلھاڑی نہ مارو (تم سے یہ بات اِس لئے کہی جاتی ہی کہ) اللہ تمھارے حال پر مہربان ہی ف۱ اور جو

ذَٰلِكَ عُدْوَٰنًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

زور و ظلم سے ایسا کام کرے گا (یعنی پرایا مال کھا جائے گا) تو ہم اُس کو قیامت کے دن (دوزخ کی) آگ میں (لے جا کر) جھونک دیں گے اور یہ

عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾ إِن تَجْتَنِبُوا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

اللہ کے نزدیک (ایک) آسان سی بات ہی — جن کاموں (کے کرنے) سے تم کو منع کیا جاتا ہی اگر تم اُن میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے تو ہم

عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا

تمھارے چھوٹے چھوٹے قصور (تمھارے نامۂ اعمال سے) محو کر دیں گے اور تم کو (لے جا کر) مقامِ عزت میں جگہ دیں گے — اور

فَضَّلَ ٱللَّهُ بِهِۦ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ

خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہی اس کا کچھ ارمان نہ کرو — مردوں نے

مِّمَّا ٱكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا ٱكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُوا ٱللَّهَ

جیسی کمائی کی ہو اُن کو اُن کا حصہ اور عورتوں نے جیسی کمائی کی ہو اُن کو اُن کا حصہ اور (ہر وقت) اللہ سے اُس کا فضل

مِن فَضْلِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ

مانگتے رہو — اللہ ہر چیز سے واقف ہی — اور

جَعَلْنَا مَوَٰلِىَ مِمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ ۚ وَ

جو (ترکہ) ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر ایک (مرنے والے کی میراث) کے حقدار ٹھہرا دئے ہیں اور

ٱلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَٰنُكُمْ فَـَٔاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ

جن لوگوں کے ساتھ تمھارا عہد و پیمان ہی تو (بطور خود) کچھ حصہ اُن کو بھی دے دو

إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿٣٣﴾ ٱلرِّجَالُ

ہر چیز اللہ کے پیش نظر ہی — ف۲ — مرد

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ ہی کہ اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو اس سے بعض نے خودکشی مراد لی ہی بعض نے خونریزی اور بعض نے مشقت جس کا تحمل نہ ہو سکے اور بعض نے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں حقوقِ عباد کا تلف کرنا مواخذۂ عاقبت اور باہمی بے اعتباری کے لحاظ سے ہمارے محاورے میں اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارنا ہی

ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے موضح القرآن میں لکھا ہی کہ اکثر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوئے تھے اُن کے اقربا کافر رہے تو حضرت نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب اُن کے اقربا مسلمان ہوئے تب یہ آیت اُتری کہ میراث ہی قرابت ہی پر اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہی یا مرتے وقت کچھ وصیت کر دو۔

ع ۵ ۸ ۲

قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

عورتوں کے سر دھرے ہیں (اُس کے دو) سبب (ہیں ایک) یہ کہ آدمیوں میں اللہ نے بعض (یعنی مردوں) کو بعض (یعنی عورتوں) پر برتری دی ہے

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

اور (دوسرے) یہ کہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے تو جو نیک بیبیاں ہیں (مردوں کا) کہا مانتی ہیں

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

اور اُن کے پیٹھ پیچھے (ہر ایک چیز کی) حفاظت رکھتی ہیں کیونکہ خدا نے اُن کو اُن کا خاص سلیقہ عنایت کیا ہے اور تم کو جن بیبیوں کے سر چڑھنے کا اندیشہ ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ

تو (پہلی دفعہ) اُن کو سمجھا دو پھر اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کرو اور (اُس پر بھی نہ مانیں تو) اُن کے ساتھ مار پیٹ سے پیش آؤ ف پھر اگر

ف حدیث شریف میں صرف چہرے سے بچنے کی اجازت ہے ١٢

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

تمہاری ماننے لگیں تو تم بھی اُن پر (ناحق کے) چھدرے رکھنے کے پہلو ڈھونڈتے نہ پھرو اللہ سب پر غالب

كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا

اور بڑی قوت والا ہے (تو اُس سے ڈرتے رہو) اور اگر تم کو میاں بی بی میں کھٹ پٹ کا اندیشہ ہو تو ایک پنچ

مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا

مرد کے کنبے میں سے مقرر کرو اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے اگر پنچوں کا (دلی) ارادہ (میاں بی بی میں) اصلاح کرا دینے کا ہوگا

يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَ

تو اللہ (اُن کے سمجھانے بجھانے سے) دونوں میں موافقت کرا دیگا اللہ (سب کے دلی ارادوں سے) واقف (اور) خبردار ہے اور

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ

اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ

اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ

اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس (کے بیٹھنے) والوں

ابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ

اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں (ان سب کے ساتھ سلوک کرتے رہو) اللہ (ان) لوگوں کو دوست نہیں رکھتا

كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ

جو اترائیں (اور بڑائی مارتے پھریں) آپ بخل کریں (سو کریں) (دوسرے) لوگوں کو بھی

بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا

بخل کرنے کی صلاح دیں اور اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو جو کچھ دے رکھا ہے اُس کو چھپائیں اور ہم نے اُن لوگوں کے لئے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

جو (ہماری نعمتوں کی) ناشکری کریں ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور مال خرچ کریں

رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ

تو لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان (پوچھو) تو نہ اللہ کا اور نہ روز آخرت کا

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا

اور شیطان جس کا ساتھی ہو تو وہ (بہت ہی) برا ساتھی ہے اور

عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ

اگر یہ لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے اُن کو دے رکھا تھا اُس کو (خلوص نیت سے) خدا کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا بگڑتا

اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ

اور اللہ تو اُن (کے حال) سے واقف ہے اللہ (کسی پر) ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا

ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ

بلکہ (کسی نے کوئی نیکی کی) ہو تو اُس کو دو چند کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

بھلا تو اُس دن ان لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جب سب لوگ جمع ہوں اور ہم ہر اُمت کے رسول کو طلب کریں جو ان کی نسبت گواہی دے

وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ

اور (اے پیغمبر) ہم تم کو بھی طلب کریں کہ (اپنی اُمت کے) ان لوگوں کی نسبت گواہی دو ف۱ جن لوگوں نے (دین حق کے قبول کرنے سے)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ

انکار کیا اور رسول (کے حکم) کی نافرمانی کی اُس دن تمنا کریں گے کہ اے کاش (زمین میں گاڑ کر) کوئی اُن پر (اوپر سے) مٹی پھیر دے

وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

اور (اُس دن یہ لوگ) خدا سے کوئی بات چھپا بھی نہیں سکیں گے مسلمانو!

ع ۶

تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا یہاں تک کہ (نشہ اُتر جائے اور) جو کچھ (منہ سے) کہتے ہو اُس کو سمجھنے لگو ف۲

وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ

اور اسی طرح نہانے کی حاجت ہو تو بھی نماز کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ غسل کر لو ہاں (سفر کی حالت میں) رستے چلے جا رہے ہو (اور پانی نہ ملنے کے سبب تیمم کر کے نماز پڑھ لو تو جائز ہے)

مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آئے یا

النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

عورتوں سے ہم صحبت ہوئے ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی لے کر (تیمم یعنی)

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٤٣﴾

منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ درگزر کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر بھی نظر نہیں کی جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا تھا

ف۱ اُمت کی نسبت رسول کی گواہی سے مراد یہ ہے کہ رسول نے تبلیغ رسالت کی تو اُمت کے لوگوں نے کہاں تک اُن کا حکم مانا یا نہ مانا ۱۲

ف۲ یہ حکم اُس وقت کا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۲

يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ ط

وہ (باوجود اس کے) لگے گمراہی اختیار کرنے اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ق ز وَّكَفٰى بِاللّٰهِ

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ حامی بس ہے اور اللہ ہی

نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مددگار بس ہے (اے پیغمبر) یہود میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو الفاظ کو اُن کے اصلی معنوں سے پھیرتے ہیں

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا

اور زبان کو مروڑ مروڑ کر اور دین اسلام میں طعنے کی راہ سے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور رَاعِنَا کہہ کر

بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا

(تم سے) خطاب کرتے ہیں اور اگر وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور (فقط) اِسْمَعْ

وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ

اور اُنْظُرْنَا کہہ کر خطاب کرتے تو وہ اُن کے حق میں بہتر ہوتا

اَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اور بات بھی سیدھی ہوتی مگر اُن پر تو اُن کے کفر کی وجہ خدا کی پھٹکار ہے پس اُن میں سے (بہت ہی)

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا

تھوڑے لوگ ایمان لاتے ہیں اے اہل کتاب

بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

(قرآن پر) جو ہم نے نازل فرمایا ہے اور وہ اُس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اُس پر ایمان لے آؤ (مگر) اس سے پہلے

وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

کہ (لوگوں کے) مونہہ بگاڑ کر ہم اُن کی گدیوں میں لگا دیں یا

ف

یہودی لوگ ہمیشہ سے شرارتیں کرتے آئے ہیں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُن سے بہت ہی ایذائیں پہنچتی تھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اور نہیں آوازے ہی کس جاتے اور ایسی پیچ دار ذو معانی بات کہتے کہ ظاہر میں کچھ گرفت ہو سکتی اور اُن کی مراد ہوتی گستاخی یہاں تین باتوں کا ذکر ہے ایک سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا جس کے معنی ہیں ہم نے آپ کا فرمانا سنا مگر تسلیم نہیں کیا۔ دوسری بات اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ ہے۔ اِسْمَعْ کے معنی ہیں کہ ہم جو عرض کرتے ہیں آپ اُس کو بھی تو سنئے یہاں تک تو کچھ مضائقہ کی بات نہیں مگر اس کے ساتھ غَيْرَ مُسْمَعٍ بھی بڑھاتے تھے جو کلمۂ دُعائیہ ہے اور کوسنا بھی ہو سکتا ہے اُس کے اصلی معنی ہیں کہ خدا تم کو نہ سنوائے مگر کیا نہ سنوائے دوست ہو تو اس کی یہ مراد ہوگی کہ تم کو کسی سے سخن بد سننے کا اتفاق نہ ہو اور دشمن ہوگا تو یہ نیت رکھے گا کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ تیسرا لفظ رَاعِنَا (اس کا اور اُنْظُرْنَا کا ذکر سورۂ بقرہ میں آ چکا ہے وہاں دیکھو) خدا نے فرمایا کہ اگر یہ شریر لوگ اپنی شرارت سے باز آتے اور عَصَيْنَا کی جگہ اَطَعْنَا (یعنی ہم نے مانا اور تسلیم کیا) اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ کی جگہ صرف اِسْمَعْ اور رَاعِنَا کی جگہ اُنْظُرْنَا کہتے تو اُن کے حق میں بہتر

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ

جس طرح ہم نے صحاب سبت کو پھٹکار دیا تھا اسی طرح ان کو بھی پھٹکار دیں اور جو خدا کو منظور ہے وہ تو ہو کر رہے گا

اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

اللہ تو اس جرم کو معاف کرنے والا ہی نہیں کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے ہاں اس کے سوا جو گناہ

يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے (کسی کو) خدا کا شریک گردانا تو اس نے (خدا پر) طوفان باندھا (جو بہت ہی بڑا گناہ ہے)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ

(اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (اپنے آپ مقدس بننے سے کیا ہوتا ہے) بلکہ اللہ

يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي

جس کو چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ظلم تو کسی پر ایک تسمہ برابر بھی نہیں ہوگا (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی

اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

اللہ پر کیسے (کیسے) جھوٹ (بہتان) باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ ہونے کو تو یہی بس کرتا ہے (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا وہ لگے بتوں کا اور شیطان کا کلمہ بھرنے

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ھٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ

اور (نیز) مشرکین کی نسبت لگے کہنے کہ مسلمانوں سے تو ان ہی لوگوں کا طریقہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰهُ ۭ

ٹھیک ہے (اے پیغمبر) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے پھٹکار دیا ہے

وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَھُمْ

اور جس کو اللہ پھٹکارے ممکن نہیں کہ تم (کسی کو) اس کا مددگار پاؤ ف۱ آیا ان کے پاس

ع ۷

ف۱ حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف دو یہودی سردار مدینے سے مکے گئے اس غرض سے کہ کفار مکہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آمادہ کریں۔ انھوں نے ان سے پوچھا کہ بھلا حق بجانب کس کے ہے۔ ان کو پیغمبر صاحب سے عداوت تو تھی ہی ان کی تسکین کو کہہ دیا کہ مسلمانوں سے تو تم ہی اچھے ہو ۱۲

له ربع ۱۲

نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿۵۳﴾

سلطنت کا کوئی حصہ ہے اور اس وجہ سے لوگوں کو تل برابر بھی دینا نہیں چاہتے ف۱

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

یا خدا نے جو اپنے فضل سے لوگوں کو نعمت (قرآن) عطا فرمائی ہے اس پر جلے مرتے ہیں سو (یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی)

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾

خاندان ابراہیم (کے لوگوں) کو ہم نے کتاب دی اور علم دیا اور اُن کو بڑی بھاری سلطنت (بھی) دی

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

پھر لوگوں میں سے کوئی تو اس (کتاب) پر ایمان لایا اور کوئی اس سے ٹھٹک رہا اور (جو ٹھٹک رہا اس کے لیے)

سَعِيرًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ

دہکتی ہوئی دوزخ کی سزا بس کرتی ہے ف۲ جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہم اُن کو قیامت کے دن دوزخ میں (لیجا) داخل کریں گے

نَارًا ط كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا

جب اُن کی کھال گل جائے گی تو ہم اس غرض سے کہ وہ عذاب (کا مزہ) اچھی طرح چکھیں گلی ہوئی کھال کی جگہ اُن کی

غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا

دوسری کھال پیدا کر دیں گے بیشک اللہ بڑا زبردست

حَكِيمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

صاحب تدبیر ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام (بھی) کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ہم اُن کو عنقریب (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لیجا) داخل کریں گے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

(اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اُن باغوں میں اُن کے لئے بیبیاں (بھی) ہوں گی صاف ستھری

الربع

ف۱ اصل میں نقیر کہتے ہیں اُس ننھے سے گڑھے کو جو چھوہارے کی گٹھلی میں ہوتا ہے چونکہ عرب میں چھوہاروں کی کثرت ہے اس لیے اُن کی بولی میں حد درجے کی کمی کے لئے چھوہارے کے اُس ننھے سے گڑھے کی تمثیل دی جاتی ہے۔ جیسے ہمارے ہاں رتی تل۔ رائی۔ ذرہ وغیرہ۔ ان میں سے ہم نے تل کا ترجمہ اختیار کر لیا ہے

ف۲ مطلب یہ ہے کہ خدا نے آل ابراہیمؑ کو بہت سی دینی اور دنیاوی نعمتیں دیں تو اُن وقتوں کے لوگ بھی بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر رہے اب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیمؑ کی نسل میں سے ہیں اور ان کو بھی خدا نے پیغمبری اور قرآن اور سلطنت کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں غرض آل ابراہیم ہمیشہ سے محسود رہی ہے اور لوگوں کے حسد سے نہ اُن کا کچھ پہلے بگڑا نہ

وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا

اور ہم اُن کو گھنی گھنی چھاؤں میں لیجا کر رکھیں گے (مسلمانو!) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ

الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ

امانت رکھنے والوں کی امانتیں (جب مانگیں) اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے جھگڑے فیصل کرنے لگو

تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے (تمہارے حق میں) بہت اچھی ہے اس میں شک نہیں کہ اللہ

سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے مسلمانو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو

الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ

اور جو تم میں صاحب حکومت ہیں (اُن کا بھی) پھر اگر کسی امر میں تم (اور حاکم وقت) آپس میں جھگڑ پڑو

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

تو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ اُس امر میں اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ اَلَمْ تَرَ

ع ٩ ٥

کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی (یہی طریقہ) بہت اچھا ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (منافق مسلمانوں) کے حال پر

اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

جو مونہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اتارا گیا ہے اور اُن (آسمانی) کتابوں پر (بھی)

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ

جو تم سے پہلے اُتاری گئی ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک شریر آدمی کعب بن اشرف (یہودی) کے پاس لے جائیں

وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ

حالانکہ اُن کو حکم دیا جا چکا ہے کہ اُس کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ

يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

ان کو بہکا کر (راہ راست سے) بڑی دور لیجائے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ

اللہ نے جو حکم اتارا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف (رجوع کریں) تو تم ان منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے پاس (آنے) سے ..

عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا

تو اس وقت کی رسوائی کیا کم ہے کہ جب ان ہی کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ

تو تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے (دوڑے) آئیں کہ بخدا ہماری غرض تو

اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ

سلوک اور میل ملاپ کی تھی ف یہ ایسے (مفسد) ہیں کہ جو (فساد) ان کے دلوں میں ہے (بس) خدا ہی کو (خوب) معلوم ہے

قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

تو (اے پیغمبر) ان کے پیچھے نہ پڑو اور (نصیحت کے طور پر) ان کو (ان کے نفاق کے نتیجے) سمجھادو اور ان سے ایسی باتیں کرو

قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

کہ (نفاق کے برے نتیجے) اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہوجائیں اور جو رسول ہم نے بھیجا اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود (ہمیشہ) یہی رہا ہے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

کہ اللہ کے (یعنی ہمارے) حکم سے اس کا کہا مانا جائے اور (اے پیغمبر) جب ان لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اگر اس وقت

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی تم بھی) ان کی معافی چاہتے تو (یہ لوگ) دیکھ لیتے

اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے پس (اے پیغمبر) تمہارے ہی پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک

منزل

ف ایک یہودی اور ایک مسلمان منافق میں جھگڑا ہوا چونکہ پیغمبر صاحب کی دیانت اور امانت کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے اور یہودی بر سر حق تھا اس نے منافق سے کہا کہ چلو تمہارے ہی پیغمبر صاحب جو فیصلہ کردیں مجکو منظور ہے اور منافق تھا ناحق پر وہ کعب بن اشرف یہودی کی طرف کھینچتا تھا آخر کار یہودی منافق کو کشاں کشاں پیغمبر صاحب کے پاس لے ہی گیا پیغمبر صاحب نے یہودی کی ڈگری کردی منافق پیغمبر صاحب کے فیصلے پر قناعت نہ کرکے یہودی کو لے دوڑا حضرت عمرؓ کے پاس اس خیال سے کہ مزاج کے تیز ہیں عجب نہیں میرے اسلام ظاہر کے دھوکے میں آکر میری حمایت کریں مگر یہودی نے پہنچتے کے ساتھ لگا دیا کہ ہم پیغمبر صاحب پاس ہو آئے ہیں اور میرا فریق مقابل ان کے فیصلے سے راضی نہیں حضرت عمرؓ نے یہ سن کر منافق کی گردن اڑادی اس کے وارثوں نے خون کا دعویٰ کیا اور لگے غدر کرنے اور قسمیں کھانے کہ ہم تو حضرت عمرؓ کے پاس آپ کے حکم کا مرافعہ کرنے نہیں گئے بلکہ اس تو قسم سے گھبرا گئے تھے کہ

يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

(یہ لوگ) اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور (صرف فیصلہ ہی نہیں بلکہ) جو کچھ تم فیصلہ کردو اس سے کسی طرح دلگیر بھی نہ ہوں

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ

بلکہ (دل و جان سے) اُس کو قبول کریں (غرض جب تک یہ سب کچھ نہ کریں اُس وقت تک) اُن کو ایمان سے بہرہ نہیں اور اگر ہم اُن کو حکم دیتے

اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ

کہ آپ اپنے تئیں ہلاک کرو یا گھر بار چھوڑ (پردیس نکل) جاؤ تو اُن میں سے چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی ہمارے اس (حکم) کی تعمیل نہ کرتا

مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ

اور جو کچھ اُن کو سمجھایا گیا اگر اُس کی تعمیل کرتے تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور اُس کی وجہ سے (دین پر بھی) مضبوطی کے ساتھ جمے رہتے

تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ

اور اس صورت میں ہم اُن کو ضرور اپنی طرف سے بڑا (اچھا) بدلہ دیتے اور اُن کو

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ

راہ راست پر بھی ضرور لگا دیتے اور جو اللہ اور رسول کا کہا مانے تو ایسے ہی لوگ (جنت میں)

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

اُن (مقبول بندوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑے بڑے احسانات کئے یعنی نبی اور صدیق

وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾

اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور ان لوگوں کا ساتھ بھی کیا ہی اچھا (ساتھ) ہے ف

ع ۹

ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ ہی کا جاننا بس کرتا ہے کہ اُس کے فضل میں سے کس کو کتنے کا استحقاق ہے مسلمانو!

الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا

اپنی احتیاط (اور ہوشیاری) رکھو اور (دشمنوں کے مقابلے میں نکلا کرو تو دستے[1] دستے ہو کر نکلا کرو یا سب کے سب ایک ساتھ نکل کھڑے ہوا کرو

ف ۱ حدیث میں آیا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کوہ احد پر تشریف رکھتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ساتھ تھے اتنے میں بھونچال آیا تو آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا کہ اس وقت تجھ پر نبی (یعنی میں) اور صدیق (یعنے حضرت ابوبکرؓ) اور شہید (یعنی حضرت عمرؓ اور عثمانؓ) ہیں غرض اس حدیث سے نبی اور صدیق اور شہید کی تفسیر کردی حضرت ابوبکر شروع سے بے طلب دلیل اور بلا انتظار معجزہ پیغمبر صاحب پر ایمان لائے [illegible] خدا نے ان کو ایسا پاک بنایا تھا کہ پیغمبر صاحب کی [illegible] پیغمبر ہو ان کی باتوں [illegible] سے ان کے ذہن نشین [illegible] یا تھا [illegible] حضرت [illegible] و عثمان ان کا شہید ہونا [illegible] سب کو معلوم ہے ۱۲

[1] فوج کے ایک حصے کو دستہ کہتے ہیں ۱۲

جَمِيعًا ﴿۷۱﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم

اور تم میں کوئی (کوئی) ایسا بھی ہے جس نے قسم کھالی ہے کہ (وہ شخص جہاد میں جانے سے) ضرور پیچھے ہٹ رہے گا پھر اگر تم پر

مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿۷۲﴾

(کوئی) مصیبت آپڑے تو لگے کہنے کہ خدانے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ تھا

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ

اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو تو (جانی دشمنوں کی طرح کہ) گویا تم میں اور اُس میں (کسی طرح کی) دوستی (محبت) تھی ہی نہیں

وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۷۳﴾

بول اُٹھے کہ ای کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی حاصل ہوتی ف

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

سو جو لوگ (فلاح) عاقبت کے عوض میں دنیا کی زندگی (یعنی جان تک) دے ڈالنے کو موجود ہیں اُن کو چاہیئے کہ

بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ

خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑیں اور جو خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑے اور پھر مارا جائے یا

يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا

غلبہ پائے تو قیامت کے دن ہم اُس کو بڑا اجر دیں گے اور (مسلمانو!) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ

تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے (دشمنوں سے) نہیں لڑتے

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ

جو (عاجز آکر خدا سے) دعائیں مانگ رہے ہیں

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا

کہ ای پروردگار ہم کو اس بستی (یعنی مکے) سے (کہیں) نجات دے جہاں کے رہنے والے ہم پر ظلم کر رہے ہیں

ف

مسلمان جہاد پر گئے اور منافقوں نے ساتھ نہ دیا مسلمانوں کو خدانے فتح بھی دی اور غنیمت بھی ہاتھ آئی اور سالما غانما گھروں کو واپس آئے تو دور رخے منافقوں کو ظاہری راہ و رسم کے نباہ سکنے کے لئے اظہار بشاشت کرنا تھا لیکن حسد کے ضبط پر قادر نہ ہوئے اور کہا تو یہ ہوئے کہ ای کاش ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے تو ہم کو بھی بڑی کامیابی ہوتی کہ اس بات سے صاف ہوئے مغایرت آتی ہے اور اس سے زیادہ کیا مغایرت ہو گی کہ مسلمان بھائیوں کے فائدوں سے خوش نہ ہوئے ۱۲

وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَل لَّنَا مِن

اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا

لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ

اور جو (دین اسلام سے) منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ

تو (مسلمانو!) تم شیطان کے طرفداروں سے لڑو (اور ان کی کثرت کی کچھ پروا نہ کرو کیونکہ) شیطان کی (جتنی) تدبیریں (ہیں سب)

ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَ

بودی ہیں (اے پیغمبر) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو حکم دیا گیا کہ (چندے) اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور

أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

(اس وقت اسلام کے لئے اتنا ہی بس کرتا ہے کہ) نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیا کرو پھر جب ان (لوگوں) پر جہاد فرض ہوا

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ

تو ایک فریق تو ان میں سے لوگوں سے ڈرنے لگے (ایسا ہوا کہ) جیسے کوئی خدا سے ڈرتا ہی بلکہ (خدا کے ڈر سے بھی) بڑھ کر

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا

اور (گھبرا کر خدا سے) لگے شکایت کرنے کہ اے پروردگار تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ہوگا

أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ

ہم کو تھوڑے دنوں کی مہلت اور کیوں نہ دی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ دنیا کے فائدے (بہت ہی تھوڑے (فائدے) ہیں اور

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ

جو شخص خدا کا ڈر رکھے اس کے لئے (فلاح) عاقبت (دنیا کے فائدوں سے کہیں) بہتر ہے اور (وہاں) تم پر رتی برابر بھی (کسی کی) حق تلفی نہ ہو گی تم کہیں بھی ہو

ع ۱۰ / ۷

لہ ریشہ ۱۱

الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ

موت تو تم کو آکر رہے گی اگرچہ پکے پکے گنبدوں میں (ہی کیوں نہ) ہو اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچ جاتا ہے

حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے

يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ

تو کہنے لگتے ہیں کہ (اے پیغمبر) یہ تمہاری طرف سے (یعنی تمہاری وجہ سے) ہے (سو اے پیغمبر تم ان سے) کہہ دو کہ (نفع ہو یا نقصان) سب اللہ ہی کی طرف سے ہے

هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَا

تو ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ بات کی سمجھ (یعنی عقل) کے پاس بھی ہو کر نہیں پھٹکتے

أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ

(اے بندے حقیقت حال تو یہ ہے کہ) تجھ کو کوئی فائدہ پہنچے تو (سمجھ کہ) اللہ کی طرف سے ہے اور تجھ کو کوئی نقصان پہنچے

فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ

تو (سمجھ کہ) تیرے نفس کی طرف سے ہے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کی طرف پیغام پہنچانے والا (بنا کر) بھیجا ہے (اور تمہارے پیغمبر ہونے کی)

شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَنْ تَوَلَّىٰ

خدا کی گواہی بس کرتی ہے جس نے رسول کا حکم مانا اُس نے اللہ ہی کا حکم مانا اور جو پھر بیٹھا تو (اے پیغمبر) تم سے اُس کی کچھ باز پرس نہیں کیونکہ

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا

ہم نے تم کو ان لوگوں کا پاسبان (بنا کر) نہیں بھیجا اور (یہ لوگ) مُونہہ سے کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ (جو تم کہتے ہو) ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن جب

بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي

تمہارے پاس سے (اُٹھ کر) باہر جاتے ہیں اُن میں سے کچھ لوگ راتوں کو (بیٹھ بیٹھ کر) اپنے کہے کے خلاف (دوسرے دوسرے)

تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

مشورے کرتے ہیں اور جیسے جیسے مشورے کرتے ہیں اللہ (سب) لکھتا جاتا ہے تو ان (کے مشوروں) کی کچھ پروا نہ کرو

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

اور اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ کارساز بس ہے تو کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور نہیں کرتے (کہ کہیں سر مو فرق نہیں)

الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ

اور اگر قرآن خدا کے سوا (کسی اور) کے پاس سے آیا ہوتا تو ضرور اس میں

اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ

بہت سے اختلاف پاتے اور جب ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے

الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي

تو اس کو (سب میں) اڑا دیتے ہیں اور اگر اس خبر کے بارے میں رسول کی طرف اور ان لوگوں کی طرف رجوع کرتے جو ان میں سر حکومت ہیں

الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ

تو پیغمبر اور حاکموں میں سے جو لوگ اس (بات کی اصلیت) کو کھود نکالنے والے ہیں اس خبر (کی حقیقت) کو معلوم کر لیتے (اور غلط خبر کے مشہور ہونے کی

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند آدمیوں کے سوا تم (سب کے سب) شیطان کے پیچھے لگ لئے ہوتے

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

تو (اے پیغمبر) تم اللہ کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑو تم پر اپنی ذات خاص کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں اور (ہاں)

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

مسلمانوں کو (بھی لڑائی کے لئے) ابھارو عجب نہیں کہ اللہ کافروں کے زور کو روک دے

وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ

اور اللہ کا زور (سب سے) زیادہ قوی اور اس کی سزا (سب سے) زیادہ سخت ہے جو شخص

يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ

نیک (بات کی) سفارش کرے تو (قیامت کے دن) اس (نیک کام کے اجر) میں سے اس کو بھی حصہ ملے گا

ف ۱
شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہے کہ کہیں سے کچھ خبر آوے تو اول پہنچاوے سردار تک اور اس کے نائبوں تک جب وہ خبر صحیح کر لیں اور اس پر بنا رکھیں تب آپ اس پر عمل کرے۔ حضرت نے ایک شخص کو بھیجا ایک قوم کی زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے استقبال کو۔ اس نے سمجھا کہ نکلے ہیں میرے مارنے کو۔ الٹا پھر آیا اور شہر مدینے میں مشہور کیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی ہنوز حضرت تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں شہرہ ہوا۔ اسی قسم سے ہر خبر بے تحقیق اور بغیر خبر سردار کے مشہور کرنے لگتے وہ خبر آخر غلط نکلی (فائدہ) یہ جو فرمایا کہ اگر اس کا فضل تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے یعنی ہر وقت احکام شریعت کے نہ پہنچتے رہیں تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہیں،

وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ

اور جو بُری (بات کی) سفارش کرے اُس کو اُس کے وبال میں وہ بھی شریک ہوگا اور

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا

اللہ ہر چیز کا مالک و مختار ہے ف اور جب تم کو کسی طرح پر سلام کیا جائے تو تم (اُس کے جواب میں)

بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اُس سے بہتر (طور پر سلام) کرو یا (کم سے کم) ویسا ہی جواب دو اللہ ہر چیز کا

حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حساب لینے والا ہے (تم کو اس کا اجر دے گا) اللہ (کی ذات پاک) کے سوا کوئی معبود نہیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ قیامت کے دن وہ تم (سب) کو

لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ

ضرور جمع کرکے رہے گا اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی (ہوسکتی) ہے سو (مسلمانو!) تمہارا کیا حال ہے

فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ

کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے اُن کے کرتوتوں کی سزا میں اُن (کی عقلوں) کو اوندھا کر دیا ہے جس سے وہ مرتد

أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ

کہ جس کو خدا نے گمراہ کر دیا اُس کو راہِ راست پر لے آؤ اور جس کو اللہ گمراہ کرے ممکن نہیں کہ کوئی تم میں سے اُس کے لئے

سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً

رستہ نکال سکے۔ اُن (منافقوں) کی خواہش یہ ہے کہ جس طرح وہ کافر ہو گئے ہیں اُسی طرح تم بھی کفر کرنے لگو (تاکہ) تم سب ایک ہی طرح کے ہو جاؤ

فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي

تو جب تک یہ لوگ اللہ کے لئے ہجرت نہ کر آئیں ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بنانا

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ

پھر اگر (ہجرت سے) مونہہ موڑیں تو اُن کو پکڑو اور جہاں پاؤ اُن کو قتل کرو

النصف — ع

ف اچھے کام کی سفارش یہ ہے کہ مثلاً امیر سے کہہ سن کر کسی غریب کو کچھ دلوا دیا اور بُرے کام کی سفارش یہ ہے کہ مثلاً حاکم سے سفارش کرکے مجرم کو سزا سے بچا دیا۔

حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾

اور اُن میں سے (کسی کو اپنا) دوست اور مددگار نہ بنانا

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

مگر جو لوگ ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور اُن میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو یا

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے تنگ دل ہو کر تمہارے پاس آئیں (تو ایسے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے کا مضائقہ نہیں)

قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ

اور اگر خدا چاہتا تو اُن (لوگوں) کو تم پر غلبہ دیتا تو یہ تم سے لڑتے پر لڑتے

فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا

پس اگر (ایسے لوگ) تم سے کنارہ کش رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف (پیغامِ) صلح ڈالیں تو

جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ

ایسے لوگوں پر (دست درازی کرنے کا) تمہارے لئے اللہ نے کوئی رستہ نہیں رکھا کچھ اَور لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى

جو تم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں (مگر حال یہ ہے کہ) جب کبھی اُن کو کوئی

الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ

فساد کی طرف لوٹا کر لے جائے تو اوندھے مُونہ اُس میں جا گرنے کو موجود سو (ایسے لوگ) اگر تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ تمہاری طرف

السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ

(پیغامِ) صلح ڈالیں اور نہ (لڑائی سے) اپنے ہاتھ روکیں تو اُن کو پکڑو اور جہاں پاؤ اُن کو قتل کرو

ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

اور یہی لوگ ہیں جن کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے کھلی ہوئی حجت پیدا کر دی ہے

ف

ف فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ سے لے کر یہاں تک کی آیتیں اُن ظاہری مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو ناسازگاری آب و ہوائے مدینہ کا عذر کر کے پیغمبر سے اجازت لے کر دیہات میں نکل گئے اور کھسکتے کھسکتے مشرکوں کے پاس جا پناہ لی مسلمانوں نے اِن کے حق میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا اِن سے لڑنا چاہئے بعض نے کہا نہیں۔ اللہ نے اِن کے ساتھ لڑنے یا نہ لڑنے کے بارے میں تفصیل کی کیونکہ اِن لوگوں کے تین گروہ تھے بعض وہ جنھوں نے ایسی قوم میں پناہ لی جن کے ساتھ مسلمانوں کا عہد و پیمان تھا اور پناہ سے پیچھے چپ چاپ بیٹھے رہے تو اُن کے حال سے کچھ تعرض نہیں۔ دوسرے وہ جن سے چپ چاپ بیٹھا گیا اور وہ لڑنے بھڑنے کے لوگ تھے اُن کو یہ مشکل پڑی کہ خالی بیٹھے بیٹھے بھی گھبرا اُٹھیں تو کس سے لڑیں مسلمانوں سے کھل کر لڑنا منظور نہیں اور جس قوم کی پناہ میں ہیں اُن کے ساتھ پہلے کا اتحاد ہے اُن سے بھی نہیں لڑ سکتے عاجز آکر مسلمانوں کی طرف رجوع کیا کہ ہم کو پھر بلا لو ایسے لوگوں کے بارے میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ اِن سے بدگمان نہ ہو اور شبہات پر اپنی جماعت سے لوگوں کو خارج کر کے اپنا زور مت گھٹاؤ۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو منتظر موقع ہیں اگر فساد کرنے کا قابو پائیں تو کھل کھیلیں بس اِس فریق کی نسبت حکم ہے کہ مسلمان دشمن سمجھ کر اِن کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو دشمنوں سے کیا جاتا ہے ۱۲

ع ١٢ / ٩

مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ

اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ مسلمان کو (جان سے) مار ڈالے مگر نادانستہ (مار ڈالا ہو تو دوسری بات ہے) اور جو

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

مسلمان کو نادانستہ (بھی) مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور وارثان مقتول کو خونبہا دے (سوا لگ)

اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

مگر یہ کہ (وارثان مقتول) خونبہا معاف کر دیں پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو جو تمہارے دشمن ہیں

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

اور وہ خود مسلمان ہو تو (بس) ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا ہوگا اور اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہے تو قاتل کو چاہیے کہ وارثان مقتول کو خونبہا پہنچائے

وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اور (اس کے علاوہ) ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور جس کو (مسلمان بردہ آزاد کرنے کا) مقدور نہ ہو تو

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے کہ توبہ کا یہ طریق اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ

(سب حال سے) واقف اور اُس کا انتظام بڑا پکا انتظام ہے اور جو مسلمان کو دیدہ و دانستہ مار ڈالے تو اُس کی سزا

جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا اور اُس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور اُس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور اللہ نے اُس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے مسلمانو!

إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ

جب تم اللہ کی راہ میں (لڑنے کے لئے) باہر نکلو تو (جن لوگوں پر چڑھ کر جاؤ اُن کا حال) اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص (اظہار اسلام کے لئے)

إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ

اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (اور اس کہنے سے) تمھارا مقصود ہو زندگی دنیا کا سازوسامان (تاکہ اُس کو دشمن ٹھہرا کر لوٹ لو)

الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ

سو (ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو) خدا کے ہاں (تمھارے لئے) بہت سی (جائز) غنیمتیں (تیار موجود) ہیں پہلے تم بھی تو ایسے ہی (کھل کر اظہارِ اسلام

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ

پھر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا (کہ تم کھلا اظہارِ اسلام کرنے لگے) تو (دوسرے نو مسلموں کی کمزوری پر نظر کر کے لڑنے سے پہلے) اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو

خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ

باخبر ہے ف۱ جن مسلمانوں کو (کسی طرح کی) معذوری نہیں اور وہ (جہاد سے) بیٹھ رہے (اور اُن کے شریک ہونے کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی) تو یہ لوگ

أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ

(رہے ہیں) اُن لوگوں کے برابر نہیں (ہو سکتے) جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں جہاد

وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ

کر رہے ہیں اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو

أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ

بیٹھ رہنے والوں پر درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے اور (یوں تو) خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی (مسلمانوں) سے ہے

الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑی برتری دی ہے

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ

یہ (لوگوں کے) مدارج ہیں (جو) خدا کے ہاں سے (ٹھہرے ہوئے ہیں) اور اُس کی بخشش اور مہر ہے

ف۱ کافروں کے ساتھ لڑائی کا سلسلہ شروع ہوا تو پیغمبر صاحب نے کچھ مسلمان دشمنوں پر بھیجے اُدھر کے چند آدمی کچھ مویشی چرا رہے تھے۔ اُنھوں نے مسلمانوں کو دیکھ کر سلام علیک کی مسلمانوں نے دھوکا سمجھا اُن سے لڑ پڑے اور مویشی چھین لیے ان آیتوں میں اس طرح کی جلد بازی پر ملامت کی گئی ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ (مشرکین میں پڑے رہنے اور اپنے دین کی خرابی سے) اپنے اوپر آپ ستم کر رہے ہیں فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہیں

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ

تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم (اس حال میں پڑے پڑے) کیا کرتے رہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو وہاں بے بس تھے

فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

اس پر فرشتے ان سے کہتے ہیں کیا اللہ کی (اتنی لمبی چوڑی) زمین (اس قدر گنجائش نہیں رکھتی تھی کہ تم اس میں (کسی طرف کو) ہجرت

فِيْهَا ۭ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾ اِلَّا

کر کے چلے جاتے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے مگر (ہاں)

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ

جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس ہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾

کہ ان سے کوئی حیلہ کرتے نہیں بن پڑتا اور نہ ان کو (باہر نکل جانے کا) کوئی رستہ سوجھ پڑتا ہے

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

تو امید ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف کرے اور اللہ

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ

معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے اور جو شخص خدا کے لئے اپنا وطن چھوڑے گا تو

فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ

روئے زمین میں اس کو (رہنے سہنے کے لئے) وافر جگہ اور (ہر طرح کی) کشائش ملے گی اور جو شخص

بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ

اپنے گھر سے اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو آ لے موت

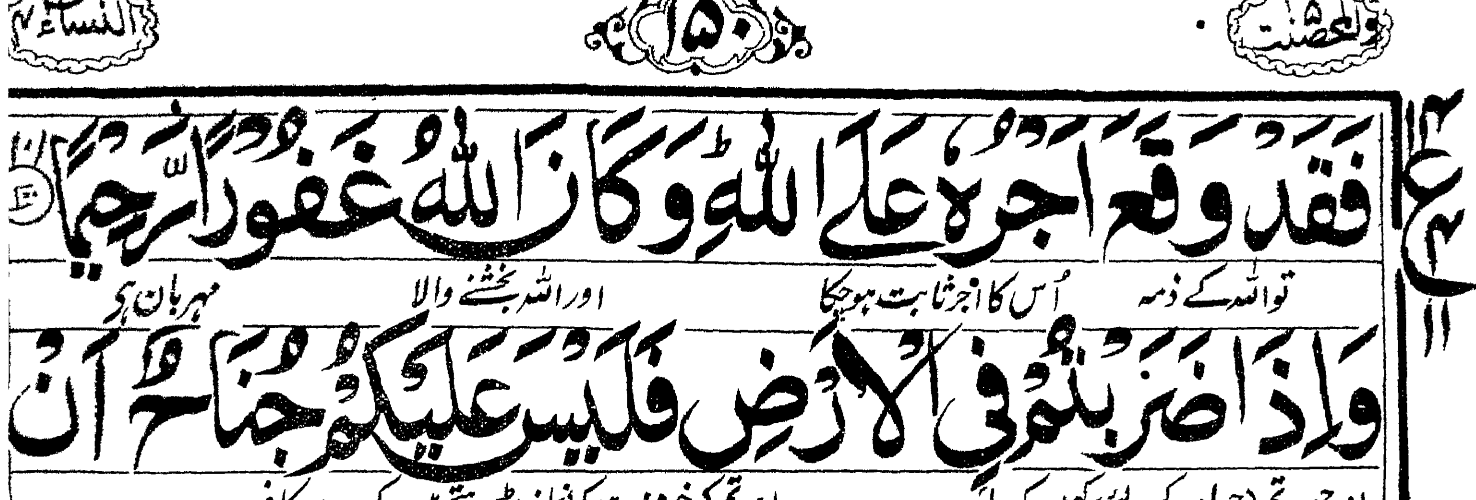

ع ۱۴

فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٠﴾

تو اللہ کے ذمہ اُس کا اجر ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن

اور جب تم (جہاد کے لئے) کہیں کو جاؤ اور تم کو خوف ہو کہ نماز پڑھتے میں کہیں) کافر

تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ

تم سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنے لگیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں سے (کچھ) گھٹا دیا کرو ف۱

كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿١٠١﴾ وَإِذَا

بیشک کافر تو تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے پیغمبر) اگر

كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم

تم مسلمانوں (کی فوج) کے ہمراہ ہو اور نماز پڑھانے لگو تو مسلمانوں کی ایک جماعت (مقتدی بن کر)

مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا

تمہارے ساتھ کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر جب سجدہ کر چکیں تو تمہارے پیچھے ہو جائیں

مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا

اور دوسری جماعت جو (ابتک) شریک نماز نہیں ہوئی آ کر تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہو

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ

اور ہوشیاری (رکھیں) اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی (تو یہ) تمنا ہے

كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ

کہ تم (ذرا بھی) اپنے ہتھیاروں اور سازو سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی

عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ

تم پر ٹوٹ پڑیں اور اگر تم کو مینہ کی (وجہ سے) تکلیف ہو

ف۱ کچھ گھٹا دینے سے چار رکعت کا دو رکعت کر دینا مراد ہے اور اتنا بھی موقع نہ ملے تو ایک ہی پر کفایت کرے جیسا کہ حادیث میں آیا ہے اور یہ بھی موقع نہ ملے تو قضا کرے جیسا کہ پیغمبر خدا اور حضرت عمرؓ سے غزوۂ خندق میں عصر کی نماز قضا ہوئی تھی تو مغرب کے ساتھ ادا کی۔ ۱۲ ف

أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا

یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اُتار رکھنے میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں

حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا

اپنی ہوشیاری رکھو اللہ نے کافروں کے لیئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب

قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ

تم نماز پوری کر چکو تو اُس کے بعد کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یادگاری میں لگے رہو

جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ

پھر جب تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (معمول کے مطابق) اچھی طرح نماز پڑھو کیونکہ

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ

مسلمانوں پر نماز بقید وقت فرض ہے ف اور لوگوں (یعنی دشمنوں) کے پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو

الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ

اگر (لڑائی میں) تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسے تم کو تکلیف پہنچتی ہے اُن کو بھی تکلیف پہنچتی ہے

وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

اور (تمہاری جمعیت یہ ہے کہ) تم کو خدا سے وہ وہ امیدیں ہیں جو اُن کو نہیں اور اللہ سب کا حال جانتا

حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ

(اور تدبیر جنگ کو) خوب سمجھتا ہے (اے پیغمبر) ہم نے (جو) کتاب برحق تم پر نازل کی ہے تو اس لیئے

ع ۱۵ / ۱۲

بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ

کہ جیسا تم کو خدا نے بتا دیا ہے اُس کے مطابق لوگوں کے جھگڑے چکا دیا کرو اور دغا بازوں کے

خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا

طرفدار نہ ہو اور اللہ سے بھول چوک کی معافی چاہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف مطلب یہ ہے کہ اگر خوف کی حالت ہی اور نماز کا وقت نکلا چلا جاتا ہے تو جیسی نماز بن پڑے پڑھ لو اور اُس کو قضا نہ ہونے دو۔

رَحِيمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ

اور جو لوگ (دوسروں کو دغا دے کر حقیقت میں) اپنے تئیں دغا دے رہے ہیں ایسوں کی طرف ہو کر (لوگوں سے) ردو کد نہ کرو کیونکہ

اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾ يَسْتَخْفُونَ مِنَ

دغاباز خطاکار آدمی کو خدا پسند نہیں کرتا — یہ لوگوں سے تو پردہ کرتے ہیں

النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ

اور خدا سے پردہ نہیں کرتے — حالانکہ جب راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر اُن باتوں کے مشورے کرتے ہیں جن سے

مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾

خدا راضی نہیں — تو خدا اُن کے ساتھ (موجود) ہوتا ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں (سب) خدا کے احاطہ (علم) میں ہے

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ فَمَن

سنو جی! تم لوگوں نے دنیا کی زندگی میں اُن کی طرف ہو کر ردوکد کی (سو کی)

يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ

قیامت کے دن اُن (کی طرف) سے اللہ کے ساتھ کون ردوکد کرے گا یا کون اُن کا وکیل (بھلا یہ تو بتاؤ کہ)

وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ

بنے گا — اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (جھوٹی قسم وغیرہ سے) آپ اپنی جان پر ظلم کرے — پھر

يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١١٠﴾ وَمَن

اللہ سے (اپنا گناہ) بخشوائے تو پائے گا کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے — اور جو شخص

يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ

کسی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ اُس کے ارتکاب سے (کچھ) اپنی ہی خرابی کرتا ہے — اور

اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا

اللہ (تو سب کا حال) جانتا (اور ہر ایک کے مناسب حالت حکم) دینے والا ہے — اور جو شخص کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو

ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا

پھر وہ اپنے قصور کو کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اُس نے بہتان اور گناہ صریح (کا بوجھ اپنی گردن پر) لادا اور (اے پیغمبر) اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ

تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ

يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

تم کو بہکا دینے کا ارادہ کر ہی چکا تھا اور یہ لوگ بس اپنے ہی تئیں گمراہ کر رہے ہیں اور تم کو یہ لوگ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا

کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اُتاری ہے اور فہم سلیم دی ہے اور تم کو ایسی باتیں سکھا دی ہیں جو

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾

(پہلے) تم کو معلوم نہ تھیں اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ

اِن لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں نیکی (کا تو نام) نہیں مگر (ہاں) جو خیرات

اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ

یا کسی اور نیک کام یا لوگوں میں میل ملاپ کی صلاح دے (یہ البتہ نیکی ہے) اور جو

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسے (نیک) کام کرے گا تو ہم قیامت کے دن اُس کو بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

عطا فرمائیں گے اور جو شخص راہِ راست کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر سے چھٹکا ہوا رہے

لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

اور مسلمانوں کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) ہو لے تو جو رستہ اُس نے اختیار کر لیا ہے ہم اُس کو

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اُسی رستے چلائے جائیں گے اور (آخر کار) اُس کو جہنم میں (لیجا) داخل کریں گے اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے ف۱ اللہ اس گناہ کو

يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ

معاف کرتا نہیں کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے اور اُس سے کم جس کو چاہے معاف کرے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ

اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک گردانا وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا (یہ مشرک)

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ

خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں یعنی (بس شیطان سرکش (کے کہنے میں آکر ان) کو پکارتے ہیں جس کو خدا نے پھٹکار دیا ف۲

اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

اور وہ لگا کہنے کہ میں تو تیرے بندوں سے (نذر و نیاز کا) ایک معین حصہ ضرور (ہی) لیا کروں گا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

اور اُن کو ضرور ہی بہکاؤں گا اور اُن کو امیدیں بھی ضرور دلاؤں گا اور اُن کو سمجھاؤں گا تو وہ (میری ہدایت کے مطابق بتوں کی نیاز کے) جانوروں کے

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا

اور اُن کو سمجھاؤں گا تو وہ (میری ہدایت کے مطابق) خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بھی ضرور بدلا کریں گے اور جو شخص خدا کے سوا شیطان کو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ

دوست بنائے (اور اُس کی پیروی کرے) تو وہ صریح گھاٹے میں آگیا ف۳ (شیطان) اُن کو وعدے دیتا

وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ

اور اُن کو امیدیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو (کچھ بھی) وعدہ کرتا ہے تو نرا دھوکا ہی دھوکا ہے یہ ہیں جن کا آخری ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۙ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دوزخ ہے اور وہاں سے کہیں بھاگ کے نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے

ف۱ پچھلے دو رکوعوں کی شان نزول ایک قصہ ہے کہ پیغمبر صاحب کے وقت میں ایک انصاری کی زرہ آٹے میں رکھی ہوئی تھی وہ چوری گئی اور آٹے کا کھوج پہلے ایک مسلمان طعمہ بن ابیرق کے اور پھر ایک یہودی کے گھر تک لگا اور زرہ یہودی کے گھر سے برآمد ہوئی یہودی نے کہا طعمہ کھوا گیا ہے طعمہ نے کیا انکار۔ طعمہ کی قوم کے لوگ اُس کی صفائی کرنے کو تیار ہوئے پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے یہودی کی برأت اور طعمہ کی خطا ظاہر ہو گئی وہ وحی یہی دونوں رکوع ہیں

ف۲ عورتوں سے مراد ہیں بت جس طرح ہمارے ملک کے ہندو دیویوں کو مانتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ لات وعزی وغیرہ کو دیوی سمجھ کر اُن کی پرستش کرتے تھے یہ کیسے حق کی بات ہے کہ عورتوں کو جو مردوں سے بھی گئی گزری ہیں خدا مانا جائے۱۲

ف۳ سر پر سنت کی چوٹی رکھنا گودنا گودنا اور اس قسم کی لغو باتیں تغییر خلق اللہ میں داخل ہیں۱۲

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

ہم عنقریب اُن کو بہشت کے ایسے باغوں میں (پہنچا) داخل کریں گے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی (اور وہ)

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اُن کے ساتھ یہ) اللہ کا پکا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا (اور) کون (ہو گا)

قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ

(فلاح عاقبت) نہ تمہاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر (بلکہ عمل پر موقوف ہے) جو شخص

سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾

برا کام کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور خدا کے سوا اُس کو نہ (تو) کوئی حمایتی (ہی) ملے گا اور نہ مددگار

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو گا

فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ

تو ان صفتوں کے لوگ جنت میں (جا) داخل ہوں گے اور تل برابر بھی اُن کی حق تلفی نہ ہو گی ف۱ اور اُس شخص سے

اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ

کس کا دین بہتر (ہو سکتا) ہے جس نے اللہ کے آگے سر (تسلیم) خم کر دیا ف۲ اور وہ نیکوکار بھی ہے اور

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ

ابراہیم کے مذہب پر چلتا ہے کہ وہ ایک ہی (خدا) کے ہو رہے تھے اور ابراہیم کو اللہ نے اپنا مخلص (بھی) قرار دیا تھا اور اللہ ہی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿١٢٦﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سب چیزیں اللہ (ہی) کے قابو میں ہیں

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى

اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے (یتیم) عورتوں (کے ساتھ نکاح کرنے) کا حکم مانگتے ہیں تو (تم) اُن کو سمجھا دو کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے (اور پہلے بھی اجازت ہی تھی)

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

۱.۴ اُن کے (نکاح کے) بارے میں ۵

ف۱ نقیر اُس ننھے سے گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی میں ہوتا ہے عرب کے محاورے میں اس لفظ سے تھوڑی چیز کو تعبیر کیا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں شہ رتی تل وغیرہ لہذا ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے نقیر کا ترجمہ تل کر دیا ہے۔

ف۲ لفظی ترجمہ تو یہ ہے اپنا مُونہ خدا کے لئے جھکا دیا اور حاصل مطلب ہے فرماں داری تو ہم نے محاورے کے لحاظ سے سر تسلیم خم کر دیا اختیار کر لیا ہے۔

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ

تم کو سنایا جاتا ہے سو (وہ حکم واقع میں) اُن یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم اُن کا حق نہیں دیتے

لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

اور (باوجود اس کے) اُن کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف راغب ہو اور نیز خدا بے بس

الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوْا

بچوں کے بارے میں بھی حکم دیتا ہے کہ اُن کے حقوق کی حفاظت کرو اور (خاص کر) یہ کہ یتیموں کے حق میں انصاف کو ملحوظ رکھو اور

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ

(یتیموں کے ساتھ) کسی قسم کی نیکی بھی کرو گے تو اللہ اُس کو جانتا ہے (یعنی تم کو اُس کا اجر دے گا) اور اگر کسی عورت کو

مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو (میاں بی بی) دونوں (میں کسی) پر کچھ گناہ نہیں کہ

يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَاُحْضِرَتِ

(صلح کی کوئی بات ٹھہرا کر) آپس میں صلح کر لیں اور صلح (بہرحال) بہتر ہے اور (تھوڑا بہت)

الْاَنْفُسُ الشُّحَّ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

بخل تو سب کی طبیعت میں ہوتا ہے اور اگر (ایک دوسرے کے ساتھ) سلوک کرو اور (سخت گیری سے) بچتے رہو تو خدا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

تمہارے (ان نیک) کاموں سے باخبر ہے (وہ تم کو اس کا اجر دے گا) اور تم (اپنی طرف سے) بہتیرا چاہو لیکن تم سے ہو نہیں سکے گا کہ (کئی کئی)

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

(پوری پوری) برابری کرسکو تو بالکل (ایک ہی کی طرف) مت جھک پڑو کہ دوسری کو (ادھر میں)

كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

لٹکتا ہوا چھوڑ دو اور اگر آپس میں موافقت کر لو اور (ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے) بچے رہو تو اللہ بھی بخشنے والا

ف ا

عرب کے لوگوں کے مزاج میں سختی اور درشتی تو تھی ہی اور ابنائے جنس میں سب سے کمزور عورتیں اور یتیم تو انھیں دو گروہوں پر لوگوں سے طرح طرح کی بے رحمیاں ظاہر ہوتی تھیں اسلام نے اِن تمام ظلموں کی رخنہ بندیاں کیں اور جو احکام عورتوں کے بارے میں نازل ہوئے وہ اِس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ یتیموں کے مال کی حفاظت کے لئے حکم دیا گیا کہ خورد برد نہ کرنا تو لوگوں نے مارے ڈر کے یتیموں کا کھانا پینا الگ کر دیا چنانچہ پھر سمجھانا پڑا کہ ایسی تدبیر سے یتیموں کو اور الٹا نقصان پہنچتا ہے اُن کا کھانا پینا ساتھ رکھنے کا مضائقہ نہیں۔ اِس کی احتیاط چاہئے کہ اُس کی کسی طرح کی حق تلفی نہ ہو۔ اسی طرح یتیم لڑکیوں کے بارے میں ایک حکم دیا جا چکا ہے کہ اگر تم سے اُن کے حقوق کی رعایت ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ اُن کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ۔ صلاح کے طور پر ایک بات بتائی گئی تھی لوگوں نے سمجھا کہ یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا روا نہیں۔ اِس غلط فہمی کے آثار بد مرتب ہونے لگے کہ بعض صورتوں میں جیسا سرپرست یتیم لڑکی کے ساتھ خود نکاح کر لینے میں اُس کی بہتری کر سکتا دوسرا شوہر نہیں کر سکتا۔ اور خیال یہ تھا کہ نکاح کی مناہی ہے۔

رَّحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

مہربان ہے اور اگر میاں بی بی میں صلاح کی کوئی صورت نہ بن پڑے اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے خزانۂ غیب سے دونوں کو بے نیاز

وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَ

بڑی گنجایش ہے اور اس کی تدبیر بڑی محکم تدبیر ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور (مسلمانو!)

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی ان سے اور تم سے ہم نے بتاکید کہہ رکھا ہے کہ

اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

اللہ (کی نارضامندی) سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کرو گے تو (وہ تمہاری کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ

فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي

زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے نیاز (اور) ہمہ صفت موصوف ہے اور اللہ ہی کا …

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِن يَشَأْ

آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کارساز بس ہے لوگو! اگر وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

تم کو (دنیا کے پردے سے) اٹھا کر دوسروں کو لا بسائے اور اللہ

ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾ مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ

ایسا کرنے پر قادر ہے جس کو (اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا ہی میں درکار ہو تو اللہ کے پاس

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ يَا أَيُّهَا

دنیا اور آخرت (دونوں) کے اجر موجود ہیں (پس دین و دنیا دونوں کے اجر اسی سے کیوں نہ مانگے جائیں) اور اللہ سب کی سنتا اور سب کا حال دیکھتا ہے

ع ١٩ ٨ ١٦

الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ

مسلمانو! مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی)

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا

تمہارے اپنے یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی (کیوں نہ) ہو اگر کوئی مالدار یا محتاج ہے

فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ

تو اللہ (سب سے) بڑھ کر ان کی پرداخت کرنے والا ہے تو تم (حق سے) درگزر کرنے میں خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اور اگر دبی زبان سے گواہی دو گے یا

تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(سرے سے گواہی کے دینے سے) پہلو تہی کرو گے تو (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (محمدؐ) پر اتاری ہے

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

اور ان کتابوں پر جو (قرآن سے) پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اتاریں اور جو شخص اللہ کا منکر ہوا اور اس کے فرشتوں کا اور

كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ

اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

جو لوگ اسلام لائے پھر (اسلام سے) پھر بیٹھے پھر اسلام لائے پھر (اسلام سے) پھر بیٹھے اور (پھر بیٹھے پیچھے) کفر میں بڑھتے گئے

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ ط

تو خدا نہ تو ان کی مغفرت ہی کرے گا اور نہ ان کو راہ (راست) ہی دکھائے گا

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ لا الَّذِيْنَ

(اے پیغمبر) منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کو (آخرت میں) دردناک عذاب ہونا ہے یہ لوگ

يَّتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے (پھرتے) ہیں

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾

کیا کافروں کے ہاں (اپنی) عزت (بڑھانی) چاہتے ہیں؟ سو عزت تو ساری اللہ کی ہے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

حالانکہ تم (مسلمانوں) پر اللہ (اپنی) کتاب (یعنی قرآن) میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم (اپنے کانوں سے) سن لو کہ اللہ کی آیتوں سے

يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

انکار کیا جارہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کسی دوسری بات میں لگ جائیں ورنہ اس صورت میں تم بھی ان ہی جیسے (کافر) ہو جاؤ گے اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ

منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں (ایک جگہ) جمع کرکے رہے گا یہ منافق

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا

(ہنوز) تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھئے کافروں کے مقابلے میں جیتتے ہیں یا ہارتے ہیں) تو اگر اللہ (کے کرنے) سے تمہاری فتح ہوگئی تو (تم سے)

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

(کیوں جی) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو (فتح) نصیب ہوئی تو کہنے لگتے ہیں کہ کیا

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ

ہم تم پر چھا نہیں گئے تھے اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھوں) سے بچایا نہیں؟ تو (مسلمانو!) اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ

تم میں (اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کردے گا اور خدا کافروں کو ایسا موقع نہیں دے گا کہ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ

مسلمانوں سے (ہر طرح) ور رہیں منافق (مسلمانوں کو دھوکا دے کر گویا) خدا کو دھوکا دیتے ہیں

ف۱ کو ور رہنے سے دو باتیں نکلتی ہیں ایک یہ اس دنیا میں کافر مسلمانوں پر مذہبی دلائل میں غالب نہیں آسکتے یا کافروں کا ایسا غلبہ نہیں ہونے پائے گا کہ مسلمان دنیا سے معدوم ہو جائیں دوسرے یہ کہ آخرت میں کافر مسلمانوں کے مقابلے میں ذلیل و خوار ہوں گے ۱۲

وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى

حالانکہ (حقیقت میں) خدا اُن ہی کو دھوکا دے رہا ہے اور (یہ لوگ) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں

يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ

(ظاہرداری کرکے) لوگوں کو دکھاتے ہیں اور (دل سے) اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر کچھ یوں ہی سا

بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

کفر اور ایمان کے بیچ میں پڑے جھول رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف اور نہ اُن (کافروں) کی طرف اور جس کو اللہ بھٹکائے

فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

تو ممکن نہیں کہ تم میں سے کوئی اُن کے لئے رستہ ڈھونڈ نکالے مسلمانو!

الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ

خدا کا الزام صریح اپنے اُوپر عائد کرو کچھ شک نہیں کہ منافق

الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور (وہاں) تم کسی کو بھی اُن کا مددگار نہ پاؤ گے مگر (اُن میں سے) جن لوگوں نے توبہ کی

وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ

اور اپنی حالت درست کرلی اور اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کرلیا تو یہ لوگ

الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَا

مسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں) ہوں گے اور اللہ مسلمانوں کو آخرت میں بڑے اجر دے گا

يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

اگر تم (لوگ خدا کی) شکر گزاری کرو اور (اُس پر) ایمان رکھو تو خدا کو تمہارے عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ خدا تو شکر گزاروں کا قدردان (اور اُن کے حال سے)

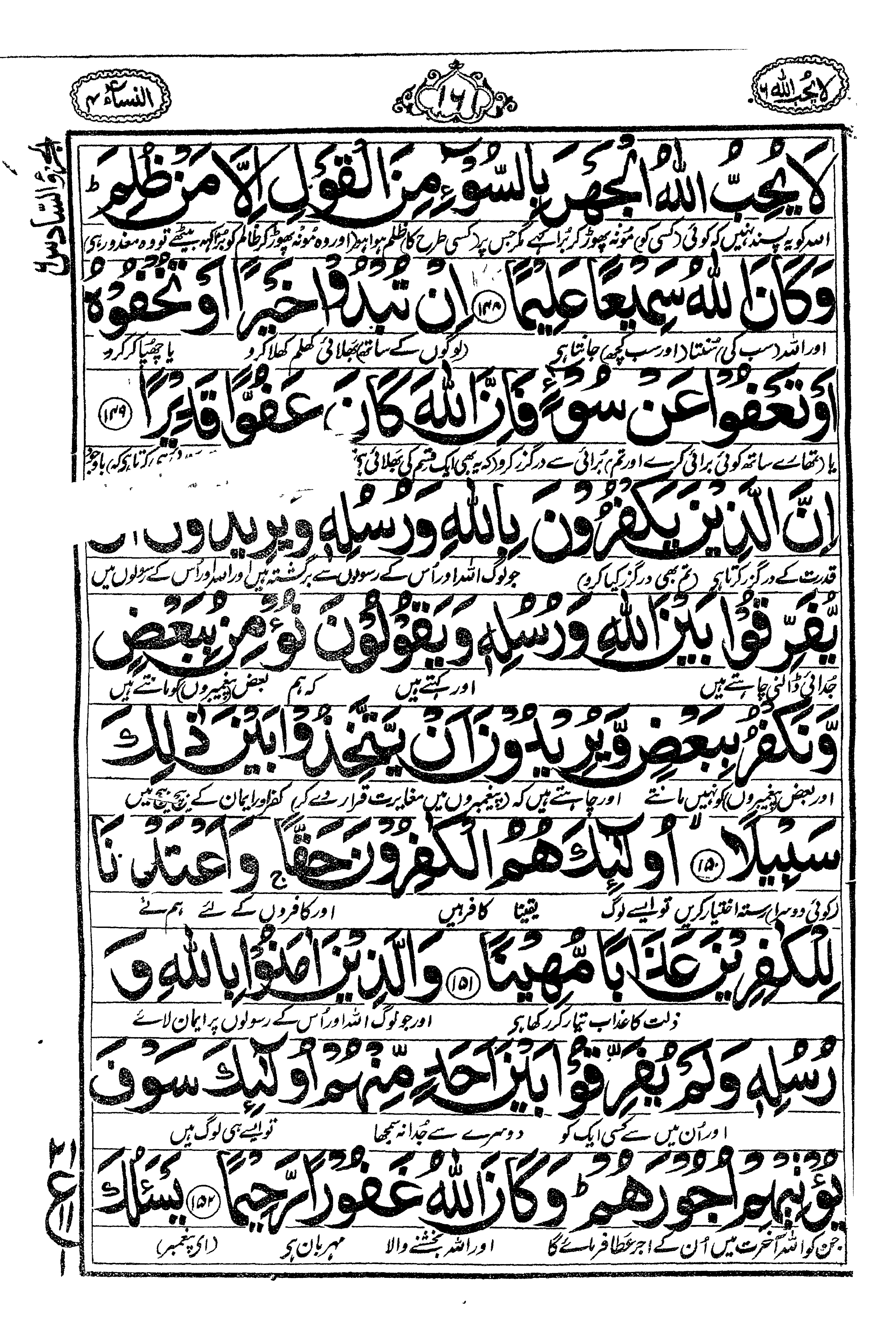

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

اللہ کو یہ پسند نہیں کہ کوئی (کسی کو) مونہ پھوڑ کر برا کہے مگر جس پر (کسی طرح کا) ظلم ہوا ہو (اور وہ مونہ پھوڑ کر ظالم کو برا کہہ بیٹھے تو وہ معذور ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ

اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (لوگوں کے ساتھ) بھلائی کھلم کھلا کرو یا چھپا کر کرو

اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

یا (تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے اور تم) برائی سے درگزر کرو (کہ یہ بھی ایک قسم کی بھلائی ہے) ... درگزر کرتا ہے (باوجود

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ

قدرت کے درگزر کرتا ہے (تم بھی درگزر کیا کرو) جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے برگشتہ ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں

يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ

جدائی ڈالنی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض (پیغمبروں) کو مانتے ہیں

وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

اور بعض (پیغمبروں) کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ (پیغمبروں میں مغایرت قرار دے کر) کفر اور ایمان کے بیچ میں

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

(کوئی دوسرا) رستہ اختیار کریں تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے

رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ

اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہ سمجھا تو ایسے ہی لوگ ہیں

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ

جن کو اللہ آخرت میں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر)

ع ٢١

أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوْا

اہل کتاب (یعنی یہود جو) تم سے (لغو) درخواست کرتے ہیں کہ تم اُن پر کوئی (لکھی لکھائی) کتاب آسمان سے (لا) اُتارو تو (تم

مُوْسٰى أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ

اُن کو سمجھنے دو کٹ حجتی تو اُن کی عادت ہی ہے۔ اِن کے بڑے) موسیٰ سے اس سے بھی بڑی (لغو) درخواست کر چکے ہیں لگے کہنے کہ ہمیں تو اللہ کو کھلے

الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

اُن کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے آ دبوچا (اور مر گئے اور موسیٰ کی دعا سے زندہ ہوئے) اِس (واقعہ) کے بعد بھی باوجودیکہ اُن کے پاس (خدا کی

الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾

پھر ہم نے (اُن کے) اِس (قصور) سے بھی درگزر کی (کہ اُن کی توبہ قبول فرمائی) اور موسیٰ کو ہم نے کھلا ہوا غلبہ دیا

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا

اور اُن (لوگوں) سے قول واثق لینے کے (لئے) (کوہ) طور کو اُن (کے سروں) پر لا لٹکایا اور (نیز ہم نے) اُن کو حکم دیا کہ

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا

دروازے میں سجدہ (شکر کرتے ہوئے) داخل ہونا اور (ہم نے) اُن کو یہ بھی حکم دیا کہ ہفتے کے دن (ہمارے حکم سے) تجاوز نہ کرنا (کہ لگو دنیا کے کام کرنے)

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ

اور ہم نے اُن سے پکا قول لے لیا — پس اُن کے قول توڑنے کی وجہ سے اور احکام الٰہی کو نہ ماننے کی وجہ سے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ

اور ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرنے کی وجہ سے (ہم نے بھی اُن کو پھٹکار دیا) اور (نیز) اُن کے اِس کہنے کی وجہ سے

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

کہ ہمارے دل محفوظ ہیں (اور کسی کی نصیحت ہم پر اثر نہیں کرتی محفوظ نہیں) بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے خدا نے اُن کے دلوں پر مہر کر دی ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

پس معدودے چند کے سوا اکثر ایمان نہیں لاتے — اور (نیز) اُن کے کفر کی وجہ سے

ف۱ یہود نے پیغمبر خدا سے درخواست کی کہ جیسے موسیٰ پر لکھی ہوئی کتاب اُتری تھی ویسی ہی ایک کتاب ہم پر نازل ہو اور اُس میں فلاں فلاں شخص کے نام کے صحیفے ہوں جس میں تمہاری تصدیق ہو تب ہم تم پر ایمان لائیں چونکہ اُن کی درخواست الحاد اور کٹ حجتی کے طور پر تھی خدا نے اُن کی بہت سی شرارتوں کا ذکر فرما کر یہ ظاہر کیا کہ اُن کی یہ درخواست بھی اُسی قبیل سے ہے احقاق حق کی نیت سے نہیں ہے

وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا

اور مریم کی نسبت بڑے بہتان کی باتیں بکنے کی وجہ سے اور اُن کے اِس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے

الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا

مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو رسولِ خدا (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے قتل کر ڈالا۔ اور (حقیقۃ الحال یہ ہے کہ) نہ تو اُنھوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ

صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي

اُن کو سولی چڑھایا (واقع میں وہ کسی اور کو پھانسی دے رہے تھے) مگر اُن کو ایسا ہی معلوم ہوا (کہ ہم عیسیٰ کو پھانسی دے رہے ہیں) اور جو لوگ اُس بارے میں اختلاف

شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا

(اور سمجھتے ہیں کہ اُن کو پھانسی دی گئی) تو اِس معاملے میں (یہ لوگ ناحق کے) شک میں پڑے ہیں ان کو اس کی (واقعی) خبر تو ہی نہیں مگر صرف ظن کے پیچھے دوڑ رہے

قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا

یقیناً عیسیٰ کو لوگوں نے قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ زبردست

حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ

(اور) حکمت والا ہے اور (جب قیامت کے قریب عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو) جتنے اہلِ کتاب ہیں ضرور

مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

اُن کے مرنے سے پہلے سب کے سب اُن پر (مسلمانوں کا سا) ایمان لائیں گے ف۱ اور قیامت کے دن عیسیٰ اُن (منکرین) کے خلاف میں گواہی دیں گے الغرض یہودیوں کی (ان) شرارتوں

الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ

کی وجہ سے ہم نے (بہت سی) پاک چیزیں جو اُن کے لئے حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں اور (نیز) اِس وجہ سے کہ

عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ

اکثر راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور (نیز اس) وجہ سے کہ ہر چند اُن کو سود کے لینے سے ممانعت کر دی گئی تھی اِس پر بھی سود لیتے تھے

وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ

اور (نیز) اِس وجہ سے کہ لوگوں کے مال ناحق خورد برد کرتے تھے اور اُن میں سے جو لوگ (خدا کا حکم) نہیں مانتے اُن کے لئے ہم نے

ف۱ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اسلامی شریعت کے مطابق کارروائی کریں گے اور تمام دنیا میں اسلامی شریعت قائم کر دیں گے اِس آیت میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے ۱۲

عَذَابًا اَلِيْمًا (١٦١) لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن اُن میں سے جو لوگ گہری معلومات رکھتے ہیں (وہ) اور مسلمان (یہ دونوں فریق تو)

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ

اُس (کتاب) پر جو تم پر اُتری ہے اور اُن (کتابوں) پر جو تم سے پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اُتری ہیں (سب پر) ایمان لاتے اور

الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں

الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا (١٦٢) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ

ع ٢٢

یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے

اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ

جس طرح ہم نے نوح اور (دوسرے) پیغمبروں کی طرف جو اُن کے بعد ہوئے وحی بھیجی تھی اور (جس طرح) ہم نے

اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے

دَاوٗدَ زَبُوْرًا (١٦٣) وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ

داؤد کو زبور بھی دی تھی اور (تمہاری طرح) ہم کتنے پیغمبر بھیج چکے ہیں جن کا حال ہم (اس سے) پہلے تم سے بیان کرچکے

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى

اور کتنے پیغمبر (ہیں) جن کا حال ہم نے تم سے (ابھی تک) بیان نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے (تو) باتیں بھی کیں

تَكْلِيْمًا (١٦٤) رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا

(یہ سب) پیغمبر (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری سنانے والے اور (بدوں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والے (بھیجے) تاکہ

يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا

پیغمبروں کے آئے پیچھے لوگوں کو خدا پر (کسی طرح کا) حجت (رکھنے کا موقع باقی نہ رہے اور خدا غالب

حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾ لَٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ

(اور) حکمت والا ہے (گو اہل کتاب بھی نہ مانیں) لیکن جو کچھ خدا نے تمہاری طرف اُتارا ہے اللہ گواہی دیتا ہے کہ (تم کو اس کا اہل سمجھ کر اس کو تم پر

وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اور (نہ صرف ایک خدا بلکہ) فرشتے (بھی اس کی) گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو تو (ایک) اللہ ہی کی گواہی بس کرتی ہے بیشک جن لوگوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾

(دین اسلام سے) انکار کیا اور راہ خدا سے (دوسروں کو بھی) روکا وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گئے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

جو لوگ کفر اور (کفر کے ساتھ ظلم (بھی) کرتے رہے ان کو خدا نہ تو بخشے ہی گا

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

اور نہ ان کو راہ (راست) ہی دکھائے گا بلکہ ان کو جہنم ہی کا رستہ (دکھائے گا) جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اور اللہ کے نزدیک یہ (ایک) آسان سی بات ہے لوگو!

قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا

یہ رسول (محمد صلعم) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین) حق لے کر آئے ہیں پس ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہے

لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

اور اگر تم نہ مانو گے تو اللہ (بے نیاز ہے اسی) کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي

اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے (جو جیسا کرے گا اس کو اس کا عوض دے گا اور) (جو کچھ بھی کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے) اے اہل کتاب اپنے دین میں

حکمت والا ہے

دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ

اور خدا کی نسبت حق بات کے سوا (ایک لفظ بھی) مونہہ سے نہ نکالو (حق بات تو اتنی ہی ہے کہ)

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ

مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح بس اللہ کے (ایک) رسول ہیں اور خدا کا حکم جو اس نے مریم کی طرف کہلا بھیجا تھا (کہ بے شوہر حاملہ ہو جا اور وہ ہو گئیں)

وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ

اور (وہ) ایک روح بھی (جو خاص) خدا کی طرف سے (دنیا میں آئی) تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ

(اس سے) باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس سے بری ہے کہ

يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

اس کے کچھ اولاد ہو اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ

اللہ (سب کا) کارساز بس ہے مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز کسی قسم کی عار نہیں

عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ

اور نہ فرشتوں کو جو (خدا کے) مقرب ہیں اور جو خدا کا بندہ ہونے سے عار رکھے

عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

اور بڑائی کی لے تو عنقریب خدا ان سب کو اپنے پاس کھینچ بلائے گا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

پھر (خدا کے حضور میں حاضر ہوئے پیچھے) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل کرتے تھے تو خدا ان کو ان (کے کیے) کا ثواب پورا پورا دے گا اور

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

اپنے فضل سے (کچھ اور) زیادہ بھی دے گا اور جو لوگ (بندہ بننے سے) عار رکھتے اور بڑائی کی لیتے ہیں

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

تو خدا اُن کو عذاب دردناک کی سزا دے گا اور خدا کے سوا اُن کو نہ کوئی یار ملے گا

وَلَا نَصِيرًا ﴿۱۷۳﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ

اور نہ مددگار ف۱ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور

أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿۱۷۴﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ

ہم تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور (ہدایت یعنی قرآن) بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور

اعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ

اُنھوں نے اسی کا سہارا پکڑا تو اللہ (بھی) اُن کو عنقریب اپنی رحمت (کے سائے) اور فضل (کی پناہ) میں لے لے گا اور اُن کو

إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۱۷۵﴾ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ

اپنے (حضور تک (پہنچنے) کا) سیدھا رستہ (بھی) دکھائے گا (اے پیغمبر) لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) فتویٰ طلب کرتے ہیں (تو ان لوگوں سے)

فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا

کلالہ کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مرجائے کہ اُس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ اسی کو کلالہ کہتے ہیں) اور اس کے (صرف) ایک

نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ

اُس کے ترکے کا آدھا اور بہن (مرجائے اور اُس) کے اولاد نہ ہو تو اُس (کے سارے مال) کا وارث یہ (بھائی)

فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً

پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو اُن کو اُس کے ترکے میں سے دو تہائی اور اگر بھائی بہن (ملے جلے) ہوں

رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ

(کچھ) مرد اور (کچھ) عورتیں تو دو عورتوں کے حصے کی قدر ایک مرد کا حصہ

لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۷۶﴾

تمہارے بھٹکنے کے خیال سے اللہ اپنے حکم تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ع ۲

ف۱
نجران کے نصاریٰ نے پیغمبر خدا کو الزام دیا کہ تم جو ہمارے خداوند مسیح کو بندہ کہتے ہو اس سے اُن کی کسرِ شان ہوتی ہے تو یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۲
ہم نے جو کلالہ کے احکام میں قیود بڑھائی ہیں تو سیاقِ عبارت و آثارِ سلف سے لی ہیں ۱۲

المنزل الثاني ٢

سورۃ المائدۃ نزلت بالمدینۃ غیر آیۃ الیوم اکملت لکم فتم فی التوبۃ وھی مائۃ وعشرون آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع اللہ کے نام سے) جو نہایت رحم والا مہربان ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۚ۬ ① اُحِلَّتْ

مسلمانو! (اپنے قراروں کو) پورا کرو ف۱

لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ

چارپائے جانور تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے ہیں بجز ان کے جو تم کو (آگے) پڑھ کر سنائے جائیں گے

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لیکن جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھ لینا بیشک خدا

یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ ② یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا

جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے مسلمانو! خدا کے (ٹھہرائے ہوئے دینی)

شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ

آداب و ارکان کی بے توقیری نہ کرو اور نہ (کسی) حرمت والے مہینے کی ف۲ اور نہ (حج کی) قربانی کی

وَ لَا الْقَلَآىِٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

اور نہ ان (جانوروں) کی جن (کو خدا کی نیاز کے لئے خاص کر کے شناخت کے طور پر ان) کے (گلوں میں) پٹے باندھ دیئے ہوں اور نہ ان (لوگوں) کی جو عزت

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ

(اور حرمت) والے گھر (یعنی بیت اللہ) کی طرف جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کی برکت (یعنی منفعت تجارت کے) اور (اصالۃً اُس کی) رضامندی کے طلبگار ہوں

وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ

اور جب احرام سے باہر آجاؤ تو (بدستور) شکار کرو اور بعض لوگوں نے جو تم کو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اسلام لایا تو اجمالاً اُس نے خدا رسول کے تمام حکم تسلیم کر لئے اب اِس مقام پر خاص خاص حکم دیکر اُن کو اقرار اجمالی کے پورا کرنے کی تاکید ہوئی

ف۲ یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب کہ یہ اس عام کے چہینے ہیں ان میں لڑائی حرام ہے ۱۲

شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا

حرمت (وعزت) والی مسجد سے روکا تھا یہ عداوت تم کو اُن پر کسی طرح کی زیادتی کرنے کی باعث نہ ہو

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ

اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار رہو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے مددگار نہ ہو

وَالۡعُدۡوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتۡ

اور اللہ (کے غضب) سے ڈرو (کیونکہ) اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے ۔ تم پر

عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ

مرا ہوا (جانور) اور لہو ۲؎ اور سور کا گوشت اور جو (جانور) خدا کے سوا کسی اور کے لئے (حلال) کیا گیا ہو ۳؎

بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ

اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ سے مرا ہو اور جو گر کر مرا ہو اور جو سینگ لگ کر مرا ہو (یہ سب چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں) اور (نیز وہ جانور)

اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ

درندوں نے پھاڑ کھایا ہو مگر جس (کے مرنے سے پہلے تم اُس کو حلال کر لو تو وہ حرام نہیں) اور (نیز جو کسی) تھان (پر چڑھا کر) ذبح کیا گیا ہو ۴؎ اور

تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِكُمۡ فِسۡقٌ ؕ اَلۡيَوۡمَ يَـئِسَ الَّذِيۡنَ

(سانجھے کے جانور کا گوشت جوئے کے طور پر) تیروں (کے پاسوں) سے آپس میں تقسیم کرو (کہ) یہ گناہ (کی بات) ہے ۵؎ آج کافر تمہارے دین کی

كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡـنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ ؕ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ

(کہ تم میں اور اُن میں التیام نہیں ہو سکتا اور وہ تمہاری سخت مخالفت کریں گے) تو اُن سے نہ ڈرو اور ہم ہی سے ڈرو۔ اب ہم

لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ

تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر چکے اور ہم نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارے لئے (اسی)

دِيۡنًا ؕ فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

دینِ اسلام کو پسند فرمایا پھر جو بھوک سے بے قرار ہو اور گناہ کی طرف اُس کا میلان نہ ہو (اور وہ مجبوری کوئی حرام چیز کھالے) تو بیشک اللہ

ف۱ شروع سورت سے لے کر یہاں تک جتنے احکام ہیں سب کا حاصل یہ ہے کہ حاجیوں کو آمد و شد کعبہ میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے بے کھٹکے جائیں اور چلے آئیں لیکن سخت افسوس کی بات ہے کہ سوئے تدبر ان احکام کا پاس نہیں کرتے اور ہمیشہ خلاف ہی کرتے رہتے ہیں اور حاجیوں کو جو شکار کی ممانعت کی گئی ہے تو اس کی مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ ملک میں سرسبزی اور آبادی ہو اور ملک عرب کو اس کی سخت ضرورت تھی اور رہی ۱۲

ف۲ یہاں مطلق لہو فرمایا ہے اور حدیث شریف میں بہنے کی قید سے کلیجی اور تلی کا کھانا جائز قرار دیا ہے ۱۲

ف۳ اگرچہ سلسلۂ کلام کے لحاظ سے ہم نے ما اہل کا ترجمہ اس کے ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہے مگر الفاظ قرآنی عام ہیں یہ حکم حرمت میں سب افراد داخل ہیں یعنی کھانا کپڑا روپیہ جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پر کی جائے حرام ہے واللہ اعلم ۱۲

ف۴ تھان سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو لوگ متبرک سمجھ کر خدا کے سوا دوسروں کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں جیسے دیوی یا دیوتاؤں کے تھان یا طاق یا مٹی کا ڈھیر یا درخت یا قبر یا اسی طرح کی کوئی دوسری جگہ ۱۲

ف۵ عرب کے لوگ پاسوں کی جگہ کچھ تیر بنا رکھتے تھے اور ان سے طرح طرح پر جوا کھیلتے مثلاً اونٹ ذبح کیا اور ان ہی تیروں سے اس گوشت کی بانٹ چونٹ کی یا پڑیں کو جانتے تھے اور نجومیوں کی طرح ان ہی تیروں سے فال دیکھتے خدا نے جوئے کو کسی طرح کا ہو اور کسی غرض سے ہو مطلقاً حرام کر دیا پاسے ڈال کر فال کا دیکھنا بھی ایک طرح کا جوا ہے الفاظ قرآنی شامل ہیں ہم نے ترجمے میں محض تسلسل سخن کے لحاظ سے ایک خاص صورت یعنی گوشت کی تقسیم خصیا

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴﴾ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ

بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر لوگ) تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی ہیں (تم ان کو سمجھا دو کہ) (کھانے کی)

لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

ستھری چیزیں (سب) تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لئے سدھا رکھے ہوں اور شکار کا طریقہ

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّآ أَمْسَكْنَ

جیسا تم کو خدا نے سکھا رکھا ہے (ویسا ہی) تم نے ان کو بھی سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں (اور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے)

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

تو اس کو (بے تامل) کھا لو مگر (اتنی احتیاط رکھو کہ جس طرح ذبح کرتے وقت خدا کا نام لیا کرتے ہو اسی طرح شکاری جانور کے چھوڑتے وقت خدا کا نام

سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۵﴾ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ

کیونکہ خدا پھٹکے بھر میں حساب لے لے گا (تو وہاں کی جواب دہی کا خیال رکھو) آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی گئیں اور

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ

اہل کتاب کا کھانا (بشرطیکہ تمہارے ہاں بھی روا ہو) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

اور مسلمان بیاہتا بیبیاں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے ان میں کی (بھی) بیاہتا بیبیاں (تمہارے لئے حلال ہیں) ف۱

مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ

بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ ان کو قید نکاح میں لانے کا ہو

مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِيٓ أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ

کھلم کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا اور جو ایمان (کی ان باتوں) کو نہ مانے

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۶﴾ يَآ أَيُّهَا

تو اس کا کیا دھرا (سب) اکارت اور آخرت میں (بھی) وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

ع ۱ / ۵ / ۵

ف۱ بیاہتا بیبیوں سے مراد ہیں وہ عورتیں جو نکاح کے ذریعے سے لوگوں کے ساتھ میاں بی بی کا تعلق پیدا کرنا چاہتی ہیں۔

(اور اقرار سے روگرداں ہو کر اس کے حکم کے خلاف کوئی کام کرے (مثلاً حرام چیز کھا لینا)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ

مسلمانو! جب نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے مونہہ دھو لیا کرو

وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور اپنے سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں

اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

(دھو لیا کرو) اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو (غسل کر کے) اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو (صاف) ستھری مٹی لے کر

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

اس سے (تیمم یعنی) اپنے مونہہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ تم پر کسی طرح کی

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ

تنگی کرنی نہیں چاہتا بلکہ تم کو صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور (نیز) یہ (چاہتا ہے)

لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا

کہ تم پر اپنا احسان پورا کرے تاکہ تم (اس کا) شکر کرو اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ

اور اس عہد و پیمان کو (بھی یاد کرو) جس (کے پورا کرنے) کا اس نے (اپنے رسول کی معرفت) تم سے پکا قول لے لیا تھا جب (اس نے تم کو اسلام لانے کا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا اور خدا کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کیونکہ اللہ دلوں کی باتیں (بھی) جانتا ہے

الصُّدُورِ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

مسلمانو! خدا واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کو آمادہ رہو

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

اور لوگوں کی عداوت تم کو اس (جرم کے ارتکاب) کی باعث نہ ہو کہ (معاملات میں) انصاف نہ کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

(نہیں۔ ہر حال میں) انصاف کرو کہ پرہیزگاری کو انصاف لازم ہے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ

اُس سے باخبر ہے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ (آخرت میں)

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اُن کے لیے مغفرت اور بڑا ثواب ہے اور جن لوگوں نے (دین حق کے قبول کرنے سے) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا

وہ دوزخی ہیں مسلمانو! اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ

(اُن کو یاد کرو) کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا قصد کیا

فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

تو خدا نے تم سے اُن کے ہاتھوں کو روک دیا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف

الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ

اور اللہ (پہلے بھی) بنی اسرائیل سے عہد (اطاعت) لے چکا ہے اور

بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ

ہم نے (یعنی اللہ نے) انھیں میں کے بارہ سردار ان پر مامور فرمائے اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے یہ بھی) فرمایا کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں

ع ٦

ف یہود نے دو مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر مار ڈالا تھا۔ پیغمبر صاحب اُس کا خون بہا طلب کرنے گئے۔ یہود نے اقرار کیا اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھا کر کہا کہ ہم اس کا انتظام کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کیا کہ اوپر سے چکی کا پاٹ گرا کر کچلا کر دیں۔ پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے اُن کے منصوبے معلوم ہوئے اور آپ پہلے سے ٹل گئے۔ ان آیتوں میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے

لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ

اگر تم نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاتے اور

عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

اُن کی مدد کرتے رہو گے اور (جب جب ضرورت پڑے) خوش دلی سے خدا کو قرض دیتے رہو گے تو ہم ضرور بالضرور تمہارے گناہ تم (پر) سے دور کر دیں گے

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ

اور ضرور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں (لیجا) داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی۔ اس کے بعد بھی جو

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا

تم میں سے انحراف کرے گا تو (خوب سمجھے رہنا کہ) تحقیق وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا پس

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً

اُن ہی لوگوں کے اپنے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے اُن کو پھٹکار دیا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

(توراۃ کے لفظوں کو اُن کی (اصلی) جگہوں سے بے جگہ کرتے ہیں اور اُن کو نصیحت کی گئی تھی اُس میں سے ایک (بڑا) حصہ (یعنی پیغمبر آخر الزمان پر

بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

بھلا بیٹھے اور (اے پیغمبر اب اُن کا حال یہ ہو گیا ہے کہ) اُن میں سے چند لوگوں کے سوا سب کی (کسی نہ کسی) چوری کی تم کو اطلاع ہوتی ہی رہتی ہے

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ

تو اِن لوگوں کے قصور معاف کرو اور اِن سے درگذر کرو (کیونکہ) اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا

جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں (اسی طرح) ہم نے اُن سے (بھی) عہد (و پیمان) لیا تھا تو جو کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی (وہ بھی) اُس میں سے

ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ

بھلا بیٹھے تو (اُس کی سزا میں) ہم نے اِن میں عداوت اور کینے (کی آگ) کو روز قیامت تک بھڑکا دیا

ف چوری سے مقصد پیغمبر آخر الزمان اور دیگر احکام الٰہی کا چھپانا مراد ہے ۱۲

الْقِيٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٥﴾

اور آخرکار (قیامت کے دن) خدا اُن کو بتائے گا کہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے اور کتاب الٰہی سے جو کچھ تم چھپاتے رہے ہو وہ اُس میں سے بہت کچھ تم سے

تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ

صاف صاف بیان کرتا ہے اور بہتیری (باتیں ایسی بھی ہیں جو وہ اُن) سے (دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتا ہے) (غرض کہ) اللہ کی طرف سے تمہارے پاس

اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٧﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

نور (ہدایت) اور قرآن آچکا ہے جس کے احکام صاف (وصریح ہیں) جو لوگ خدا کی رضامندی کے طلبگار ہیں اُن کو اللہ قرآن کے ذریعے سے

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے فضل (و کرم) سے اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٨﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

اور اُن کو راہ راست دکھاتا ہے جو لوگ

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ

کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح وہی خدا ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ کافر ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ بھلا بتاؤ تو سہی

اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَ

کہ اگر اللہ مریم کے بیٹے مسیح کو اور اُن کی والدہ کو اور

مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو ایسا کون ہے جس کا خدا کے آگے کچھ بھی زور چل سکے اور آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾

اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کی حکومت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اس لئے بلا باپ کے بدون عیسیٰ کے پیدا کرنے پر بھی)

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

اور یہود اور نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر تم خدا کے بیٹے اور چہیتے ہوتے

فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ

تو وہ تمہارے گناہوں کے بدلے میں تم کو (وقتاً فوقتاً) سزا ہی کیوں دیا کرتا ہے (تو تم اللہ کے بیٹے ہو نہ چہیتے) بلکہ خدا نے جو اور بشر پیدا کئے ہیں اُن ہی میں کے

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

خدا جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے عذاب دے اور آسمان

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور (سب کو) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اہل کتاب

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ

جب سے لوگوں کا آنا مدتوں تک ناغہ رہا تو ہمارا یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پاس آیا جو (احکام الٰہی) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے (اور ہم نے یہ رسول اس

تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ

کہ (مبادا کل کلاں کو کہیں تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری سنانے والا آیا اور نہ ڈرانے والا تو اب (تم کو اس عذر کی بھی گنجائش نہ رہی کیونکہ) تمہارے پاس خوشخبری

وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۱﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

اور ڈرانے والا آ چکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (از انجملہ رسول کے بھیجنے پر بھی) اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو ایک واقعہ یہ بھی یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ

اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو اللہ نے جو تم پر احسانات کئے ہیں اُن کو یاد کرو کہ اُس نے تم (ہی) میں سے

اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا

(بہتیرے) پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تم کو وہ وہ نعمتیں دیں جو

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۲﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں بھائیو! (شام کا) ملک مقدس

الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا

جو خدا نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے (کہ تم وہاں حکمرانی کروگے) (چل کر اس میں داخل ہو) اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرنا (کہ ایسا کروگے) تو تم

خَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ق وَ

گھاٹے میں آجاؤ گے وہ (لوگ) لگے کہنے کہ اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور

إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا ج فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا

جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم تو اس ملک میں قدم رکھتے نہیں ہاں اگر وہ لوگ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور (جا)

دَاخِلُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ

داخل ہوں گے خدا کا ڈر ماننے والوں میں سے دو آدمی (یوشع اور کالب) تھے کہ ان پر خدا نے (اپنی خاص) مہربانی کی (اور ان کو ہمت دی اور) وہ بول اٹھے

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ج فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ

کہ (دشمنوں کے جسم کی طرف خیال نہ کرو وہ دلوں کے بہت بودے ہیں) ان پر چڑھائی کرکے بیت المقدس کے دروازے میں تو گھس پڑو اور جب تم دروازے میں گھس پڑے

فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ﴿٢٥﴾ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ

تو بلاشبہ تمہاری فتح ہے اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھو

مُؤْمِنِينَ ﴿٢٦﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا

وہ بولے اے موسیٰ جب تک اس میں دشمن ہیں ہم تو کبھی بھی اس میں قدم نہیں رکھیں گے

دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا

ہاں تم اور تمہارا خدا (دونوں) جاؤ اور ان لوگوں سے لڑو ہم تو یہیں

قَاعِدُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي

بیٹھے ہیں (اس پر) موسیٰ نے دعا کی کہ اے پروردگار میری اپنی ذاتِ خاص اور میرے بھائی (ہارون) کے سوا اور کوئی میرے بس کا نہیں

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٨﴾ قَالَ فَإِنَّهَا

تو (عذاب نازل کرتے وقت) ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں امتیاز کیجیو (تاکہ ہم ان کی لپیٹ میں نہ آجائیں) اس پر خدا نے فرمایا کہ اچھا تو وہ

النصف

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۚ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ

چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا (مصر کے) جنگل میں بھٹکتے بھٹکتے پھریں گے تو تم

عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٩﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ

نافرمان لوگوں (کے حال) پر کچھ افسوس نہ کرنا اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے واقعی حالات پڑھ کر سنادو

إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

کہ جب دونوں نے (خدا کی جناب میں) نیازیں چڑھائیں تو ان میں سے ایک (یعنی ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے (یعنی قابیل) کی قبول نہ ہوئی

قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٠﴾

تو (قابیل مارے حسد کے) لگا کہنے کہ میں تجھ کو ضرور قتل کرکے رہوں گا اس نے جواب دیا کہ اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی (نیازیں) قبول کرتا ہے ف

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ

اگر میرے قتل کرنے کے ارادے سے تو مجھ پر اپنا ہاتھ چلائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے تجھ پر اپنا ہاتھ چلانے والا نہیں

لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٣١﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ

(کیونکہ) میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تو

بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٢﴾

میرا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹے اور دوزخیوں میں (جا شامل) ہو اور ظالموں کی یہی سزا ہے

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٣﴾

اس پر بھی اس کے نفس نے اس کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا (چنانچہ) آخر کار اس کو مار ڈالا (اور آپ ہی) گھاٹے میں آگیا

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ

اس کے بعد اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اس قاتل کو دکھائے کہ اسے اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی اس کی بوسیدہ لاش) کو

أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ

(کوے کو زمین کریدتے ہوئے دیکھ کر) بول اٹھا ہائے میری شامت کیا میں اس سے بھی گیا گزرا ہوا کہ (بلا سے) میں اس کوے (ہی) جیسا

ف اس بات سے ہابیل کی غرض یہ نہ تھی کہ میں پرہیزگار ہوں بلکہ یہ جتانا مقصود تھا کہ تمہاری نیاز جو قبول نہیں ہوئی تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں بلکہ قصور تمہارا ہے کہ پرہیزگار نہیں ہو اس لئے خدا نے قبول نہیں کی

ع ٥

فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝ مِنْ

تو اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی لاش) کو چھپا دیتا الغرض وہ (اپنے کئے سے بہت ہی) پشیمان ہوا ف

أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

اسی (واقعہ کی) وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو تحریری حکم دیا کہ جو کوئی جان کے بدلے نہیں

بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

اور ملک میں فساد پھیلانے کی سزا کے طور پر نہیں (بلکہ ناحق) کسی کو مار ڈالے تو (اس کی نسبت ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا اس نے تمام آدمیوں کو مار ڈالا

وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ

اور جس نے مرتے کو بچا لیا تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا اور بنی اسرائیل کے پاس

رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ

ہمارے رسول کھلے کھلے معجزے لے کر آ بھی چکے ہیں پھر اس کے بعد (بھی) ان میں سے بہتیرے (لوگ)

فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝۳۵ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ

ملک میں زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا

اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں ان کی سزا تو بس یہی ہے کہ (ڈھونڈ ڈھونڈ کر) قتل کر دئے جائیں

أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ

یا ان کو پھانسی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے (سیدھے) کاٹ دئے جائیں (مثلاً داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں)

أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ

یا ان کو دیس نکالا دیا جائے یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہوئی اور

لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۳۶ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ

آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب تیار ہے مگر جو لوگ

ف ہابیل و قابیل آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے قابیل کھیتی کرتے ہابیل بکریاں پالتے دونوں نے خدا کی نیاز کی۔ قابیل نے مال ردی نیاز میں رکھا اور ہابیل نے بہتر سے بہتر بکری جو اس کے ریوڑ میں تھی۔ قابیل کی نیاز نامنظور ہوئی اور وہ نامنظور ہونے کے قابل بھی تھی اور ہابیل کی نیاز قبول ہوئی قابیل نے غصے میں آکر مارے حسد کے بھائی کو مار ڈالا اور اس کی لاش کو لادے لادے پھرا کیونکہ وہ پہلی موت تھی جو زمین پر واقع ہوئی۔ آخر اس نے کوّے سے دفن کرنا سیکھا اور اس کو اپنی حالت پر سخت رنج ہوا

قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کر لیں تو (اُن کے حال سے تعرض نہ کرو اور) جان رکھو کہ اللہ (لوگوں کے قصور معاف کرنے والا) اور ان کے حال پر مہربان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اُس تک (پہنچنے کے) ذریعے کی جستجو کرتے رہو

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اور اس کے رستے میں جان لڑادو تاکہ تم فلاح پاؤ جن لوگوں نے

كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا

کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس وہ سارا (مال و متاع) بھی ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی تاکہ

بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ

روز قیامت کے عذاب کے بدلے میں اس کو دے کر نجات حاصل کریں تو اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا

عذاب دردناک (تیار موجود) ہے (دوزخ کی) آگ سے نکل بھاگیں مگر چاہیں گے کہ

هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

وہ وہاں سے نہیں نکلنے پائیں گے اور ان کے لئے عذاب ہے جو ان کا پنڈ نہیں چھوڑے گا اور مرد چوری کرے تو

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا

اور عورت چوری کرے تو اُن کے اس کرتوت کے بدلے میں (بلا امتیاز) دونوں کے (دہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو (یہ تعزیر) اُن کے حق میں

مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ

خدا (کی طرف) سے (قرار پائی) ہے اور اللہ زبردست (اور نظام کی مصلحتوں سے) واقف ہے تو جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کر لے

وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾

اور (اپنی عادت) سنوار لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ اللہ (بندوں کے گناہ) بخشنے والا اور اُن کے حال پر مہربان ہے

ع ۹

ف ۱ سب سے بڑا ذریعہ رسول خدا کی پیروی ہے ۱۲

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ

(ای مخاطب چور کی توبہ قبول ہونے کا تعجب نہ کر) کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے

مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾

جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے معاف کرے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ

ای پیغمبر جو لوگ کفر پر لپکتے ہیں اُن کی وجہ سے تم آزردہ خاطر مت رہو (یہ دو قسم کے لوگ ہیں)

فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ

بعض تو ایسے (منافق) ہیں جو اپنے مونہہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اُن کے دل (ہیں) کہ (مطلق) ایمان نہیں لائے

قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ

اور بعض یہودی ہیں۔ جھوٹی جھوٹی باتوں کی کنسوئیاں لیتے پھرتے ہیں

سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ

(اور کنسوئیاں بھی) لیتے پھرتے ہیں (تو دوسرے) (دوسرے) لوگوں کے واسطے جو (ہنوز) تمہارے پاس (تک) نہیں آئے (احکام تورات مثلاً حکم رجم کے)

مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ

اُن کے ٹھکانے (متعین ہوئے پیچھے جگہ) سے بے جگہ کرتے ہیں (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (جو ہم کہتے ہیں) اگر (محمد کی طرف سے) تم کو یہی حکم ملے تو (اس کو) لے لینا

وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ

اور اگر تم کو (بعینہٖ) وہی حکم نہ دیا جائے تو اُس سے احتیاط کرنا اور (ای پیغمبر) جس کو اللہ بلائے (بے دینی) میں مبتلا رکھنا چاہے

فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ

تو اُس کے لئے خدا پر تمہارا کچھ بھی زور نہیں چل سکتا یہ وہ لوگ ہیں

يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ

کہ خدا (ہی) اُن کے دلوں کو (معصیت کی گندگی سے) پاک کرنا نہیں چاہتا اُن لوگوں کی دنیا میں بھی رسوائی ہے اور

ربع — ع ۱۳ — عند المتقدمین ۱۲

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۴۴﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے و۱ (یہ لوگ جھوٹی) جھوٹی باتوں کی گلستویاں لیتے پھرتے ہیں اور مال حرام ڈھکوسے چلے جاتے ہیں

لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ

تو (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ اپنے معاملات فیصلہ کرانے کو) تمہارے پاس آئیں تو تم (کو اختیار ہے کہ) ان میں فیصلہ کر دو یا اُن (کے معاملات میں دخل دینے) سے

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ

اور اگر تم اُن (کے معاملات میں دخل دینے) سے کنارہ کشی کرو گے تو وہ تم کو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۵﴾

تو اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا (کیونکہ) اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ

اور (یہ لوگ) کیوں تمہارے پاس جھگڑے فیصلے کو لاتے ہیں جبکہ خود اُن کے پاس تورات ہے اور اُس میں حکم خدا موجود ہے پھر اِس کے بعد (بھی)

يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

(وہ حکم خدا سے) روگردانی کرتے ہیں اور اُن کو (سرے سے) ایمان ہی نہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ

بیشک ہم (ہی) نے تورات نازل کی جس میں (ہر طرح کی) ہدایت اور نور (ایمان) ہے (خدا کے فرماں بردار بندے) انبیاء (بنی اسرائیل) اسی کے

الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا

یہودیوں کو حکم دیتے چلے آئے ہیں اور (انبیاء کے علاوہ یہودیوں کے) ربانی (یعنی مشائخ) اور علماء (بھی) کیونکہ

اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا

وہ کتاب اللہ کے امانت دار ٹھہرائے گئے تھے اور اُس کے محافظ تھے تو

تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا

(اے اس وقت کے یہودیو!) لوگوں سے نہ ڈرو اور ہمارا ہی ڈر مانو اور (دنیا کے) ناچیز فائدوں سے ہماری آیتوں کا معاوضہ نہ کرو

ع ۹ / ۶ / ۱۰

و۱ یَآ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ سے لے کر دوسرے رکوع کے آخر تک کی آیتیں اُس قصے کی شان میں نازل ہوئی ہیں کہ یہود خیبر میں دو معزز مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوئے اُن کی شریعت میں زنا کی سزا یہی سنگسار کرنا لیکن دونوں مجرموں کے تعزز کے لحاظ سے وہ اُن کے ساتھ رعایت کرنا چاہتے تھے آخر یہ صلاح قرار پائی کہ پیغمبر صاحب پاس چلو۔ اُس وقت پیغمبر صاحب کا اقتدار مدینے میں جم چلا تھا اور غیر مذہب کے لوگ بھی اپنے جھگڑے فیصلہ کرانے کو اکثر آتے تھے۔ یہود نے از خود یہ توقع کی ہوگی کہ اُن کی طرح پیغمبر صاحب بھی مجرموں کی رعایت کریں گے۔ ادھر پیغمبر صاحب نے بھی وہی سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حکم بھی دیا تو بحوالہ تورات تورات منگوائی گئی تو یہود سنگسار کرنے کے حکم کو چھپانے لگے آخر یہ چوری پکڑی گئی ۱۲

قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۴۷

اور جو خدا کی اُتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو یہی لوگ کافر ہیں

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ

اور ہم نے تورات میں یہود کو تحریری حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ

وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ

اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور

الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ

زخموں کا بدلہ (ویسے ہی زخم) پھر جو (مظلوم) بدلہ معاف کر دے تو وہ اُس (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۴۸

اور جو خدا کی اُتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو وہی لوگ بے انصاف ہیں

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور بعد کو انھیں (پیغمبروں) کے قدم بقدم ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا کہ وہ تورات کی جو ان کے (وقت میں) پہلے سے (موجود تھی)

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ

تصدیق کرتے تھے اور اُن کو ہم نے انجیل (بھی) دی جس میں (ہر طرح کی) سوجھ اور

نُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى

نور (ہدایت موجود) ہے اور تورات جو اس کے (نزول کے زمانے میں) پہلے سے موجود تھی (یہ انجیل) اُس کی تصدیق بھی کرتی اور خود

وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۴۹ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ

بھی پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے اور اہل انجیل کو چاہیے کہ جو حکم خدا نے اُس میں اُتارے ہیں

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ

اُنھیں کے مطابق حکم دیا کریں اور جو خدا کے اُتارے ہوئے (حکموں) کے مطابق حکم نہ دے تو یہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

نافرمان ہیں — اور (اے پیغمبر ہم نے تمہاری طرف بھی) کتاب برحق اتاری کہ

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

جو کتابیں اس کے (اترنے کے وقت) پہلے (سے موجود) ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے اور اُن کی محافظ بھی ہے تو جو کچھ خدا نے تم پر اتارا ہے تم بھی

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ

اُسی کے مطابق اُن لوگوں میں حکم دو اور جو حق بات تم کو (خدا سے) پہنچی ہے اُس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ہم نے (وقتاً فوقتاً) تم میں سے ہر ایک (فریق) کے لئے ایک شریعت اور دستور العمل ٹھہرایا — اور اگر خدا چاہتا

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ

تو تم (سب) کو ایک ہی (دین کی) امت کر دیتا لیکن (مختلف شریعتوں کے بھیجنے سے) یہ مقصود (رہا) ہے کہ جو حکم تمہاری حالت کے مناسب وقتاً فوقتاً

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

تو تم (اس وقت کی اسلامی شریعت کے مطابق) نیک کاموں کی طرف لپکو (کیونکہ) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے — تو

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ

جن جن باتوں میں تم لوگ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے ہو تم کو (سب کا حال) بتا دے گا غرض اے پیغمبر تم تو اسی شریعت پر قائم رہو اور جو کتاب خدا نے تم پر اتاری ہے

اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

اُن لوگوں میں حکم دو اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور ان (کے داؤ گھات) سے ڈرتے رہو کہ جو کتاب خدا نے تمہاری طرف اتاری ہے

عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا

(مبادا) اُس کے کسی حکم سے یہ لوگ تم کو بہکا دیں — پھر اگر (یہ لوگ تمہارا کہنا نہ) مانیں تو جانے رہو کہ

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَ اِنَّ كَثِيْرًا

خدا ہی کو منظور ہے کہ اُن کے بعضے گناہوں کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت لا نازل کرے اور بیشک بہت سے

مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۵۲﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ

لوگ البتہ نافرمان ہیں — کیا (اس وقت میں) زمانہ جاہلیت کا — حکم چاہتے ہیں

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور کون ہو سکتا ہے — اللہ سے بہتر حکم دینے والا — ان کے لیے — اور جو لوگ یقین کرنے والے ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ

مسلمانو! — یہود اور — نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ — یہ (لوگ تمہاری مخالفت میں باہم)

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ

ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے کوئی ان کو دوست بنائے گا تو بیشک وہ بھی انھیں میں کا ایک ہے

مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَتَرَى

خدا ایسے ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا — تو (اے پیغمبر)

الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

جن لوگوں کے دلوں میں (بے ایمانی کا) روگ ہے تم ان کو دیکھو گے کہ دوڑ دوڑ کر ان (یہود و نصاریٰ) سے ملتے ہیں کہتے ہیں

نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ

کہ ہم کو تو اس بات کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو بیٹھے بٹھائے ہم کسی مصیبت کے پھیر میں آجائیں سو کوئی دن جاتا ہے کہ اللہ (مسلمانوں کی)

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ

یا کوئی (اور) امر اپنی طرف سے پیش لائے گا تو (اس وقت) یہ منافق اس (بدگمانی) پر جو (غلبۂ اسلام کی نسبت) اپنے دلوں میں چھپاتے تھے

نٰدِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا

پشیمان ہوں گے اور (اس پشیمانی سے مسلمانوں پر ان کا نفاق کھل جائے گا تو) مسلمان (ان کے حال پر افسوس کرتے) آپس میں کہیں گے کہ کیا یہی

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

(جو ظاہر میں) بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھاتے (اور ہم سے کہا کرتے) تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں (اور اندر اندر ہوئی تاکید میں کوششیں کرتے تھے تو) ان کی

خٰسِرِيْنَ ۝٥٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

(سراسر) نقصان میں آ گئے — مسلمانو! — تم میں سے کوئی اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

تو خدا کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں وہ ایسے لوگ موجود کر دے گا جن کو دوست رکھتا ہو گا اور وہ اسکو دوست رکھتے ہوں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم

اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا

(اور) کافروں کے ساتھ کڑے — اللہ کی راہ میں — اپنی جانیں لڑا دیں گے — اور

يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۗىِٕمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کسی ملامت کرنے والی کی ملامت کا (کچھ) باک نہیں رکھیں گے — یہ (بھی) — خدا کا (ایک) فضل ہے جس کو چاہے دے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٧ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ (کی رحمت بڑی) وسیع ہے اور وہ سب کے حال سے واقف ہے (مسلمانو!) بس تمہارے تو یہی دوست ہیں اللہ اور اللہ کا رسول اور

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

مسلمان — جو نماز پڑھتے — اور زکوۃ دیتے — اور

هُمْ رٰكِعُوْنَ ۝٥٨ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ

وہ ہر وقت خدا کے آگے جھکے رہتے ہیں — اور جو اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا

اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٥٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں ہی کا بول بالا ہے — مسلمانو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا

جنھوں نے تمہارے دین کو — ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَ

یعنی (یہود و نصاریٰ) جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے ان کو اور مشرکین کو (اپنا) دوست نہ بناؤ — اور

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو خدا سے ڈرتے رہو اور جب تم (اذان دے کر لوگوں کو) نماز کے لئے بلاتے ہو

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾

تو یہ لوگ نماز کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں اور یہ (حرکت بیجا ان سے) اس لئے (سرزد ہوتی ہے) کہ یہ ایسے (بے وقوف) لوگ ہیں (بالکل) نہیں

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

(اے پیغمبر یہود سے) کہو کہ اے اہل کتاب تم ہم میں کیا عیب پاتے ہو یہی نا کہ ہم اللہ پر اور جو (قرآن)

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ

ہماری طرف اترا ہے اس پر اور جو کتاب اس سے پہلے اتر چکی ہے اس پر ایمان لے آئے ہیں اور یہ کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ

کہ بھلا میں تم کو (واقعی عیب دار) بتاؤں جو خدا کے نزدیک (تمہارے) ان (فرضی عیب داروں) سے کہیں بدتر بدلے کے مستوجب ٹھہرے (واقعی عیب دار وہ ہیں)

اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ

خدا نے لعنت کی اور ان پر اپنا غضب نازل کیا اور بعض (کی صورتیں مسخ کر کے) ان کو بندر اور سور بنا دیا

وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ

اور انھوں نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان (کے بہکانے سے بچھڑے) کی پرستش کی تو یہ لوگ (یعنی تم) درجے میں ہم سے کہیں بدتر ٹھہرے اور راہ راست سے

سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٣﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا

بہت (دور) بھٹکے ہوئے۔ اور (مسلمانو!) جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے

بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور وہ کفر ہی کو ساتھ لئے چلے بھی گئے اور جو (نفاق) دل میں چھپائے ہوئے تھے اللہ اس کو خوب جانتا ہے

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَ

اور (اے پیغمبر) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ کی بات (یعنی جھوٹ) اور

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جو تم میں سے اکثر نافرمان ہیں اس لئے ہم تمہاری آنکھوں میں کھٹکتے ہیں

الْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٥﴾

ظلم اور حرام مال کے کھانے پر گرے پڑتے ہیں البتہ (بہت ہی) بُرے ہیں وہ کام جو یہ لوگ کرتے رہتے ہیں

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ

اُن کو اُن کے ربّی (یعنی مشائخ) اور علما جھوٹ بولنے اور حرام مال کے کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے

السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ

البتہ (بہت ہی) بُری ہے وہ (درگزر) جو (اُن کے مشائخ و علما) کرتے رہتے ہیں۔ اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (اِن دنوں)

اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ

تنگ ہے انھیں کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ایسا کہنے پر ان کو خدا کی پھٹکار (خدا کا ہاتھ تنگ نہیں) بلکہ اُس کے دونوں ہاتھ

مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ

کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) چونکہ یہ لوگ تم سے حسد رکھتے ہیں یہ قرآن

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

جو تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اُن میں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونے کا باعث ہوگا اور (اسی حسد کی سزا یہ ہے کہ) ہم نے اِن کے آپس میں بھی

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا

عداوتیں اور کینے ڈال دیے ہیں (کہ وہ) قیامت تک (نکلنے والے نہیں) جب جب

نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اُس کو بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد پھیلاتے پڑے پھرتے ہیں

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٧﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ

اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر اہل کتاب

آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ

ایمان لاتے اور (خدا سے) ڈرتے تو ہم ان (پر) سے اِن کے گناہ ضرور اُتار دیتے اور اِن کو

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

(بہشت کے) باغوں میں (بھی) ضرور (لیجا) داخل کرتے جن میں سب طرح کی نعمتیں موجود ہیں۔ اور اگر یہ تورات اور انجیل

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ

اور اُن (صحیفوں) کو جو اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے اُترے ہیں قائم رکھتے تو ضرور (ہم اِن کو ایسی برکت دیتے کہ) (اِنکے) سر

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ

اپنے اوپر (رزق برستا) اور پاؤں کے تلے سے (اُبلتا اور یہ فرغت سے) کھاتے ان میں سے کچھ لوگ

مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

اعتدال پر (بھی) ہیں اور ان میں سے اکثر تو (بدکردار ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں بہت ہی) برا کر رہے ہیں

ع ۱۰ / ۹ / ۱۳

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اے پیغمبر جو (احکام) تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئے ہیں (بلاکم وکاست لوگوں کو) پونہچا دو

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

اور اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو (سمجھا جائے گا کہ) تم نے خدا کا کوئی پیغام (بھی لوگوں کو) نہیں پونہچایا اور اللہ تم کو

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

لوگوں (کی شر) سے محفوظ رکھے گا (کیونکہ) اللہ کافروں کو (ایسا) رستہ ہی نہیں دکھائے گا (کہ تم پر دست درازی کر سکیں)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا

(اے پیغمبر یہود و نصاریٰ سے) کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تورات اور انجیل اور اُن (صحیفوں) کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تو (دین سے) تم کو کچھ بہرہ نہیں

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور اے پیغمبر چونکہ یہ لوگ تم سے حسد رکھتے ہیں تو یہ قرآن جو تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے ان میں سے بہتیروں کی

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ

سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونے کا ضرور باعث ہوگا تو ان لوگوں (کے حال) پر جو کافر ہیں تم مطلق افسوس نہ کرو

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

البتہ جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں

وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور صابی اور نصاریٰ (ان میں سے) جو کوئی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے

الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

اور نیک عمل (بھی) کرے تو قیامت کے دن ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

(کسی طرح پر) رنجیدہ رہیں گے ف (بنی اسرائیل اگر قبول حق سے انکار کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے پہلے بھی) ہم ان بنی اسرائیل سے عہد لے چکے ہیں

اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا

اور ہم نے ان کی طرف (بہت سے) رسول بھی بھیجے جب کبھی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

کوئی رسول ان کے پاس ایسے احکام لے کر آیا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو کتنوں کو

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْٓا

جھٹلایا اور کتنوں کو لگے قتل کرنے اور سمجھے کہ (ایسا کرنے سے)

اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ

کوئی بلا نہیں آئے گی اور (اس خیال غلط کی وجہ سے) اندھے اور بہرے ہو گئے پھر بھی ایک مدت بعد انھوں نے توبہ کی اور خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی

عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

لیکن پھر بھی ان میں سے بہتیرے (دوبارہ) اندھے اور بہرے بنے اور (اس زمانے کے یہودی بھی) جو کچھ کر رہے ہیں اللہ (اُس کو بھی)

ف بجنسہٖ یہی آیت پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آ چکی ہے اور وہاں ہم نے اس کے متعلق ایک فائدہ بھی لکھا ہے۔ اس مقام پر بھی اس کو دیکھ لینا چاہیے ۱۲۔

بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ

دیکھ رہا ہے ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ

اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَٰبَنِىٓ

خدا تو یہی مریم کے بیٹے مسیح ہیں (اور بس) یہ لوگ (اس کہنے سے) بیشک کافر ہوگئے اور مسیح تو یوں سمجھایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل

إِسْرَٰٓءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُۥ مَن يُشْرِكْ

اللہ (ہی) کی عبادت کرو کہ وہ میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے (اور) اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ (کسی کو بھی) شریک گردانے

بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ النَّارُ ۖ وَمَا

تو اللہ کی طرف سے بہشت اس پر حرام ہو چکی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور

لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ

(ایسے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ

اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّآ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ

خدا تو یہی تین میں کا (ایک) تیسرا ہے۔ یہ لوگ بھی (اس کہنے سے) بیشک کافر ہوگئے حالانکہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی معبود (یعنی خدا) نہیں

يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

(خدا کے بارے میں) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اگر ان سے باز نہیں آئیں گے تو جو لوگ ان میں سے کفر کرتے رہیں گے ان پر

مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ

عذاب دردناک نازل ہو اور رہو ف۱ ۔ تو کیا (اتنے سمجھانے پر بھی) خدا کے آگے توبہ

وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا

اور استغفار نہیں کرتے اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ

مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہیں (اور بس) ان سے پہلے بھی بہتیرے رسول ہو گزرے ہیں

وقف لازم

ف۱ اس جگہ نصاریٰ کے دو فرقوں کے عقائد کا بیان ہے۔ ایک فرقہ مسیح علیہ السلام ہی کو خدا سمجھتا تھا اور دوسرا عجیب طرح پر خدا مانتا تھا کہ خدا اور عیسیٰ اور روح القدس تینوں میں خدائی دائر ہے یعنی ان میں کا ہر ایک خدا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ یہ سب کفر کے عقائد ہیں اور خدا ایک ہی ہے ۱۲۔

الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ

اور اُن کی والدہ (مریم بھی خدا کی ایک) سچی (بندی) تھیں (دوسرے آدمیوں کی طرح) یہ دونوں (ماں بیٹے) کھانا کھاتے تھے ف

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۸﴾

(اے پیغمبر) دیکھو تو ہم (اپنے) دلائل کس طرح کھول کھول کر ان لوگوں سے بیان کرتے ہیں (اور) پھر دیکھو کہ یہ لوگ کدھر اُلٹے بھٹکے چلے جا رہے ہیں

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۹﴾ قُلْ

نفع و نقصان (کچھ بھی) نہیں (اختیار تو درکنار اُن کو تمہارے نفع و نقصان کی خبر تک بھی نہیں) اور اللہ ہی ہے جو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا اور باختیار ہے

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق (ناروا) زیادتی نہ کرو اور

لَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ

نہ اُن لوگوں کی (نفسانی) خواہشوں پر چلو جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے ہیں

وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۸۰﴾ لُعِنَ

اور بہتیروں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے ہیں

ع ۱۰ / ۱۴

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اُن پر داؤد

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی دعا (کی بدولت) سے خدا کی پھٹکار پڑی یہ (پھٹکار) اُن پر اس سے پڑی کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا

(اور) جو بُرا کام (ایک بار) کر بیٹھتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے البتہ (بہت ہی) بُرے فعل تھے جو

ف مطلب یہ ہے کہ دونوں کو بھوک لگتی تھی اور محتاج غذا تھے اور خدا تو سب چیزوں سے بے نیاز ہے

كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٨٢﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ

وہ لوگ کیا کرتے تھے (اے پیغمبر) تم اُن میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ کافروں سے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ

دوستی رکھتے ہیں البتہ اُنھوں نے اپنے حق میں (بہت ہی) بُری تمہید اُٹھائی

أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ

(جس کا نتیجہ یہ ہوا) کہ (دنیا میں بھی) خدا اُن سے ناراض ہوا اور (آخرت میں بھی) وہ

خَالِدُونَ ﴿٨٣﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَ

ہمیشہ (ہمیشہ) عذاب میں رہیں گے اور اگر یہ لوگ اللہ اور (اپنے) پیغمبر (یعنی موسیٰ یا عیسیٰ) پر اور

مَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ

جو کتاب اُن پر نازل ہوئی اُس پر ایمان رکھتے ہوتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے ولیکن

كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ

اِن میں سے بہتیرے نافرمان ہیں (اے پیغمبر)

عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ج

مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کے اعتبار سے تم یہود اور مشرکین کو سب لوگوں میں بڑا سخت پاؤ گے

وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

اور مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں اُن لوگوں کو قریب تر پاؤ گے جو

قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ط ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ

کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں نصاریٰ کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ ان میں علماء

وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٥﴾

اور مشایخ ہیں اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے

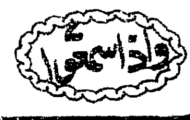

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

اور جب قرآن کو سنتے ہیں جو (ہمارے اس) رسول پر نازل ہوا ہے تو اے مخاطب تو ان کی آنکھوں کو دیکھتا ہے کہ ان سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ

آنسو جاری ہیں اس لئے کہ انھوں نے حق بات کو پہچان لیا ہے (قرآن کو سن کر) دعا مانگنے لگتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

کہ اے پروردگار ہم تو ایمان لے آئے تو (دین حق کی) تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہم کو بھی لکھ رکھ اور ہم کو کیا (جنون ہو گیا) ہے کہ

بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا

اللہ پر اور جو حق بات ہمارے پاس آئی ہے اس پر تو ایمان لائیں نہیں اور توقع یہ رکھیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو

مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ

نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں لیجا) داخل کریگا تو ان کے اس کہنے کے صلے میں خدا نے ان کو (بہشت کے) ایسے باغ عطا فرمائے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور خلوص دل سے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

نیکی کرنے والوں کا یہی بدلا ہے اور جن لوگوں نے ہمارے حکموں کو نہ مانا اور جھٹلایا یہی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ

دوزخی ہیں مسلمانو! خدا نے جو ستھری چیزیں تمھارے لئے حلال کر دی ہیں ان کو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو

مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اور حد سے (بھی) نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

اور خدا نے جو تم کو حلال ستھری روزی دی ہے اس کو (بے تامل) کھاؤ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۱﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ

اور جس خدا پر تمہارا ایمان ہے اُس سے ڈرتے رہو تمہاری قسموں میں جو لا یعنی ہیں اُن پر تو

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا

خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں ف۱ ہاں پکی قسم کھا لو (اور پھر اُس کے خلاف کرو) تو خدا تم سے (اُس کا)

عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ

مواخذہ کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کو

مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ

بیچ کی راس کا کھانا کھلا دینا ہے جیسا تم اپنے بال بچوں کو کھلایا کرتے ہو یا اُن ہی دس مسکینوں کو کپڑے بنا دینا یا

تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ۭ ذٰلِكَ

ایک بردہ آزاد کرنا پھر جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے یہ

كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ

تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم (توڑ) کھا لو (اور اُس میں پورے نہ اترو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط رکھو

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۹۲﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اللہ اپنے احکام اِسی طرح کھول کھول کر تم سے بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اُس کی) شکرگزاری کرو کہ وہ تم کو ادب سکھاتا ہے مسلمانو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

شراب اور جوا اور بت اور پاسے تو بس ناپاک

مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۳﴾

شیطانی کام ہیں تو ایسے ہر ایک کام سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی

ف۱ لا یعنی سے مراد وہ قسم ہے جو بے قصد و ارادہ زبان سے نکل جائے ۱۲

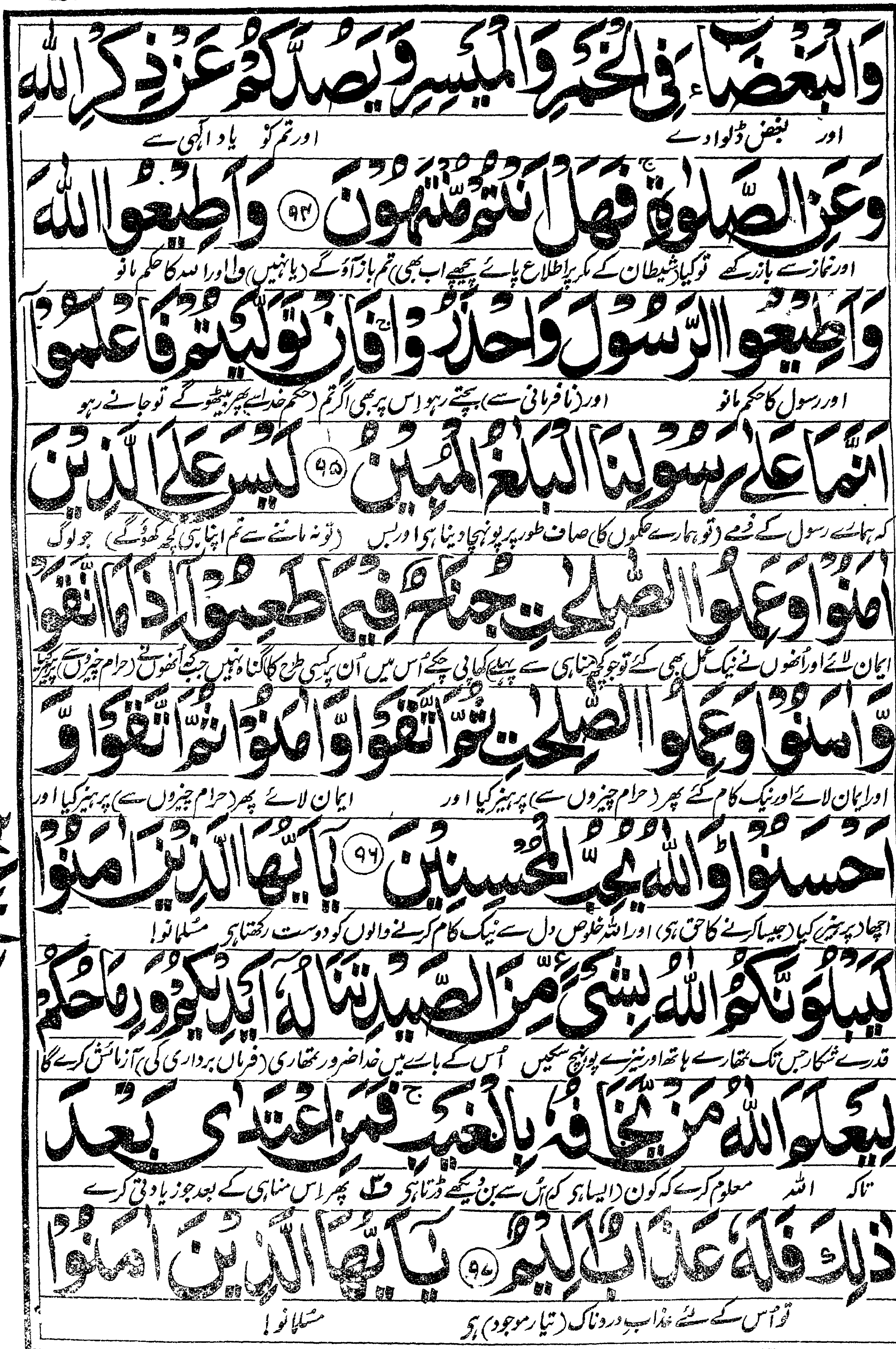

وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

اور بغض ڈلوا دے اور تم کو یاد الٰہی سے

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩٤﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ

اور نماز سے باز رکھے تو کیا (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم باز آؤ گے (یا نہیں) اور اللہ کا حکم مانو

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا

اور رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو (اس پر بھی اگر تم (حکم خدا سے) پھر بیٹھو گے تو جانے رہو

أَنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿٩٥﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ

کہ ہمارے رسول کے ذمے (تو ہمارے حکموں کا) صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس (تو نہ ماننے سے تم اپنا ہی کچھ کھوؤ گے) جو لوگ

اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا

ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل بھی کئے تو جو کچھ (مناہی سے پہلے) کھا پی چکے اس میں اُن پر کسی طرح کا گناہ نہیں جب کہ اُنھوں نے (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا

وَّاٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ

اور ایمان لائے اور نیک کام کئے پھر (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور

أَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا

اچھا پرہیز کیا (جیسا کرنے کا حق ہے) اور اللہ خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے مسلمانو!

لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

قدرے شکار جس تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں اس کے بارے میں خدا ضرور تمھاری (فرماں برداری کی) آزمائش کرے گا

لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

تاکہ اللہ معلوم کرے کہ کون (ایسا ہے کہ) اُس سے بن دیکھے ڈرتا ہے ۳ پھر اس مناہی کے بعد جو زیادتی کرے

ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا

تو اس کے لئے عذاب دردناک (تیار موجود) ہے مسلمانو!

ع ١٢ / ٢

ف ١

عرب کے لوگوں کا دستور تھا کہ وہ تیروں سے پاسوں کا کام لیتے تھے انھیں کے ذریعے فال دیکھتے اور خاص طور پر انھیں سے جوا کھیلتے اور اُن پر ہار جیت کا مدار رکھتے ہمارے ملک میں تیروں کی جگہ نرے پاسے ہیں جیسے چوسر کے پاسے رمل کے پاسے۔ بہر کیف یہ ایک خاص طرح کا جوا ہے جو شرعاً حرام ہے"

ف ٢

بات یہ ہے کہ شراب مسلمانوں میں دفعتہً حرام نہیں ہوئی مگر اس کی مذمت کی آیتیں وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہتی تھیں جو صحابی زیادہ سمجھ دار تھے وہ شروع ہی سے کھٹکے تھے جب جب شراب کی برائی کی کوئی آیت نازل ہوتی احتیاط کرتے جاتے ان متواتر مذمتوں سے بعض نے سمجھ لیا تھا کہ شراب آخر کار حرام ہو کر رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی ایک مدت تک خدشہ رہا اور وہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا شراب کے باب میں ہم کو حکم صاف ملے تو اس آیت سے شراب بالکل حرام ہو گئی اور جو اتقوا و آمنوا مکرر واقع ہوا ہے اس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں شراب کی برائیاں بیان ہوتی گئیں توں توں لوگ اس سے احتراز کرتے گئے۔ اور قریب قریب یہی حال جوئے کا ہے"

ف ٣

مطلب یہ ہے کہ شکار پر قابو پا کر احرام کے ادب سے اس کو نہ مارنا ایمان کی آزمائش میں پورا اترنا ہے"

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ

جبکہ تم احرام کی حالت میں ہو شکار نہ مارو اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ

تو جیسے جانور کو مارا ہے اُس کے بدلے میں چارپایوں میں سے اُسی سے ملتا ہوا جانور جو تم میں کے دو منصف ٹھہراویں اُس کو دینا پڑے گا

مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ

(اور یہ) نیاز کعبے پونہچائی جائے یا کفارہ (یعنی اُس کی قیمت میں جتنے) محتاجوں (کی گنجایش ہو اُن) کا کھانا

اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا

یا مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے تاکہ اپنے کیئے کی سزا (کا مزہ) چکھے جو ہو چکا اُس سے تو خدا نے درگزر کیا

سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

اور جو کوئی پھر (ایسا کام) کرے گا تو اللہ اُس سے (نافرمانی کا) بدلا لے گا اور اللہ زبردست (اور)

انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ

بدلہ لینے والا (بھی) ہے (احرام کی حالت میں بھی) تمھارے لئے حلال کی جاتی ہیں دریائی شکار اور کھانے کی دریائی چیزیں تاکہ تم کو فائدہ پونہچے

وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ

اور دوسرے مسافروں کو (بھی فائدہ پونہچے) ف۱ اور جنگل کا شکار جب تک احرام میں رہو تم پر حرام ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم (سب) کو اکھٹے ہو کر جانا ہے خدا نے کعبے کو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ

کہ وہ (خدا کا) معزز گھر ہے لوگوں کے امن و اطمینان کا موجب قرار دیا ہے اور (اسی طرح) حرمت والے مہینوں کو اور (حج کی) قربانی (کے جانوروں) کو

وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي

اور اُن جانوروں کو جن (کو خدا کی نیاز کے واسطے خاص کر کے شناخت کے لیئے اُن کے (گلے میں) پٹے باندھتے ہیں یہ اس لئے کہ تم کو معلوم رہے کہ جو کچھ

ف۱ مطلب ہے کہ مچھلی وغیرہ دریائی جانور جو کھانے میں آتے ہیں اگر کوئی دوسرا شخص محرم کو پکڑ کر لادے تو محرم کو جیسے اپنا کیا ہوا دریائی شکار درست ہے ویسے ہی دوسرے کا کیا ہوا بھی کھانا درست ہے ۱۲

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۰﴾ اِعْلَمُوْٓا

آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ (سب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف۱ جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ مَا

کہ اللہ کا عذاب (بھی بڑا) سخت ہے اور یہ بھی کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا

پیغمبر کے ذمے صرف (حکم خدا کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور جو کچھ تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے

تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گندی (حرام) اور ستھری (حلال چیزیں درجے میں) برابر نہیں ہو سکتیں اگرچہ

اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

گندی چیزوں کی بہتایت تم کو بھلی ہی (کیوں نہ) لگے تو اے عقلمندو! خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ

فلاح پاؤ مسلمانو! بہت باتیں (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو

اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ

کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو بری لگیں اور اگر ایسے وقت میں کہ

يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

قرآن نازل ہو رہا ہے باتوں کی (بہت) پوچھ پاچھ لگاؤ گے تو تم پر ظاہر (بھی) کر دی جائیں گی (پھر برا مانو گے۔ اب) اللہ نے اس حرکت سے درگزر کیا اور اللہ

حَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا

بردبار ہے تم سے پہلے بھی لوگوں نے ایسی ہی باتیں (اپنے پیغمبروں سے) دریافت کی ہیں پھر جب بتا دیا گیا تو لگے

بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗئِبَةٍ

ان (کی تعمیل) سے انکار کرنے ف۲ (نہ تو) بحیرہ اور نہ سائبہ

ع ۱۳

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کعبے کو امن کا گھر قرار دینا اور حاجیوں اور قربانیوں کی حفاظت کے لئے حکم دینا اور چار مہینے امن عام کے قرار دینے سب انتظامات اللہ کے کمال علم پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں ازانجملہ آبادی مکہ اور اس کی رونق اور عرب جیسے وحشی لوگوں میں اس حکمت سے امن قائم کرنا۔

ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب اس آیت کے فائدے میں لکھتے ہیں "یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اس کو معاف جانو اس میں دین آسان ہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بنائیں کر پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ اصل ہی اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری موت کہاں کس طرح ہوگی اگر بے ضرورت جواب آئے تو شاید برا جواب آوے پھر پشیمان ہو"

وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور نہ وصیلہ اور نہ حام (ان میں سے کوئی چیز خدا نے نہیں ٹھہرائی) بلکہ کافر

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝١٠٣ وَاِذَا

اللہ پر جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھتے ہیں اور ان (میں) کے اکثر عقل نہیں رکھتے ف١ اور جب

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا

ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) اللہ نے اتارا ہے اس کی اور رسول خدا کی طرف چلو (اور جو وہ حکم دیں سو مانو) (تو) جواب میں کہتے ہیں

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُهُمْ

کہ جس طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے (وہی طریقہ) ہمارے لئے بس کرتا ہے کیا (یہ لوگ اسی پرانی لکیر کے فقیر رہیں گے) اگرچہ ان کے باپ دادے

لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝١٠٤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کچھ نہ جانتے اور نہ راہ راست پر رہے ہوں مسلمانو!

اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا

تم اپنی خبر رکھو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے (اس کا گمراہ ہونا) تم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا

اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (جب اس پاس جاؤ گے) تو جو کچھ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اس کا نیک و بد) تم کو بتا دے گا

تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

مسلمانو! جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو اور وہ وصیت کرنے لگے تو وصیت کرتے وقت

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

(تم میں گواہی کا یہ قاعدہ ہونا چاہیئے کہ) تم میں سے دو معتبر آدمیوں کی گواہی ہو

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ

یا اگر تم کہیں کو سفر کر جاؤ اور (حالت سفر میں) موت کی مصیبت تم پر آپڑے (اور مسلمان گواہ میسر نہ ہوں) تو تم مسلمانوں کے سوا دو غیر (گواہ) بھی

ف١ بحیرہ کن پھٹی اونٹنی وہ ایک طرح کی سانڈ ہوتی تھی جو بتوں کے نام کان پھاڑ کر چھوڑ دی جاتی تھی اور پھر اس کو کوئی دوہ نہیں سکتا تھا۔ سائبہ بھی معمولی سانڈ جس سے کوئی کام خدمت نہ لیا جائے۔ وصیلہ وہ اونٹنی جس کے پہلوٹی کے اوپر تلے کے دو بچے مادہ ہوں اس کو متبرک سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ حام نر جس کی نسل سے کئی بچے ہو گئے آخر عمر میں اس کو خدمت سے معاف کر دیا۔ یہ اور اسی طرح کی اور چند وہمی رسمیں تھیں جن کو اہل عرب نے جزو مذہب قرار دے رکھا تھا۔ ہمارے ملک میں بھی ہندو لوگ گائے بیل کو سانڈ بنا دیتے ہیں اور جاہل مسلمانوں میں بھی اس قسم کے ہوں تو معلوم نہیں غرض خدا نے ایسی لغو اور نامعقول باتوں کی مناہی کر دی ۱۲

مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ

پھر اگر تم کو اُن کی صداقت میں کسی طرح کا شک (واقع) ہو تو اُن دونوں کو نماز (عصر) کے بعد روک لو پھر وہ دونو

بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا

اللہ کی قسم کھائیں (اور بیان کریں) کہ ہم کو اظہار حق کا معاوضہ لینا مقصود نہیں اگرچہ وہ شخص (جس کے حق میں ہم گواہی دیں ہمارا) قرابت (دار) ہی ہو

نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِينَ ﴿١٠٦﴾ فَإِنْ عُثِرَ عَلٰٓى

اور ہم خدا کی گواہی کو چھپاتے نہیں رکھیں گے ایسا کریں تو ہم بیشک (خدا کے) گنہگار ہیں پھر اگر گواہی دے پیچھے معلوم ہو جائے

أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُومٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ

کہ دونوں (گواہ) گناہ (حلف دروغی) کے مرتکب ہوئے تو (ان کی تردید پر) ان کی جگہ دو سرے دو (گواہ) اُن لوگوں میں سے (گواہی دینے) کھڑے ہوں

اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ أَحَقُّ

جن کا حق (ان دونوں گواہوں میں سے ہر ایک نے) دبانا چاہا تھا (اور یہ نئے گواہ فریق مظلوم کے) قریبی رشتہ دار ہوں (وہ قرابت کی وجہ سے میت کے مال کو خوب

مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿١١٠﴾

پھر (یہ) دونئے گواہ اللہ کی قسم کھائیں (اور بیان کریں) کہ (پہلے دو گواہ جو گواہی دے چکے ہیں) اُن کی گواہی سے ہماری گواہی زیادہ معتبر ہے اور ہم نے (ادا

ذٰلِكَ أَدْنٰىٓ أَنْ يَّأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ

اِس طرح کی قسم سے یہ بات قرین قیاس ہے کہ لوگ (آخرت کے ڈر سے) جیسی کی تیسی گواہی دیں

أَوْ يَخَافُوٓا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌۢ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ

یا (دنیا کی رسوائی سے) ڈریں کہ (ایسا نہ ہو) ہماری قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور (اس کا حکم اچھی طرح) سن لو اور اللہ نافرمان لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿١١١﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ

راہِ راست نہیں دکھایا کرتا ف (اُس دن کو یاد کرو) جب کہ اللہ پیغمبروں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ

(سے ہوں) جن کا حق ... لیا گیا

شہادت میں کسی طرح کی طرف داری (یا) زیادتی نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم بے شک ظالم ہیں

ف ١

شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت کے وقت ایک مسلمان تجارت کو گیا راہ میں مرنے لگا۔ قافلے میں سے دو نصرانیوں کو اپنا مال سپرد کیا کہ میرے وارثوں کو دیجیو جب وہ لاکر دینے لگے وارثوں نے ایک کٹورہ اُس میں نہ دیکھا وہ سونے کا تھا مکلف اُس کا دعوی کیا۔ وہ دونو قسم کھا گئے کہ ہم کو یہی دیا تھا پھر وارثوں نے وہ کٹورا سنار پاس پایا پوچھا تو معلوم ہوا چاندی کا تھا سونے کا ملمع کہ اُن نصرانیوں نے بیچا اُن پر ثابت کیا تو کہنے لگے کہ میت نے زندگی میں ہمارے ہاتھ بیچا اور قیمت لے چکا تھا۔ پھر وارثوں میں جو دو شخص اُس میت کے زیادہ قریب تھے سب کی طرف سے قسم کھا گئے کہ ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی فہرست بھی نکلی اُس مال میں سے کٹورہ اُس میں داخل تھا آخر نصرانیوں سے چھین لیا۔١٢

مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٢﴾

کہ تم کو (اپنی اپنی امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا وہ کہیں گے کہ (ہم کو اپنے جیتے جی تک کا حال معلوم ہے اور وہ بھی لوگوں کا ظاہر حال اس کے سوا) ہم کو کچھ معلوم نہیں بیشک غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى

اُس دن (یہ معاملہ بھی پیش آئے گا) جب اللہ فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ ہم نے تم پر اور تمہاری والدہ پر جو احسان کئے ہیں (اُن کو) یاد کرو

وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

وقف لازم

جبکہ ہم نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی (ایک۔ دوسرے جب) تم (بچے تھے اور) جھولے میں (پڑے جھولا کرتے تھے) اُس عمر میں (اور بڑے ہو کر) تم (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) کلام کرتے تھے

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَ

اور (تیسرے) جبکہ ہم نے تم کو لکھنا اور دانائی (کی باتیں) اور تورات اور انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں

الْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ

اور (چوتھے جب تم) ہمارے حکم سے تم پرند کی صورت کی ایک مٹی کی مورت بناتے

فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

پھر اس میں پھونک مار دیتے تو وہ ہمارے حکم سے پرند ہو جاتی اور (پانچویں جب تم) مادرزاد اندھے اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ

کوڑھی کو ہمارے حکم سے چنگا کر دیتے اور (چھٹے جب) ہمارے حکم سے تم مردوں کو (جلا کر قبروں میں سے) نکال کھڑا کرتے اور (ساتویں جبکہ)

كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

ہم نے بنی اسرائیل کو تم پر دست درازی کرنے سے روکا جبکہ تم اُن کے پاس معجزے لے کر آئے تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَاِذْ

ان میں سے جو لوگ (تمہاری رسالت کے) منکر تھے معجزے دیکھکر لگے کہنے کہ یہ اور کچھ نہیں صریح جادو ہے۔ اور (آٹھویں) جب

اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ

ہم نے حواریوں کو ایما کیا کہ ہم پر اور ہمارے رسول پر ایمان لاؤ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

تو اُنھوں نے کہا ہم ایمان لائے اور اے خدا تو اس بات کا گواہ رہ کہ ہم تابعدار ہیں (اے پیغمبر تم یہ واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ کہ) جب حواریوں نے کہا

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا

کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمہارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا)

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٥﴾

ایک خوان اتارے۔ عیسیٰ نے کہا اگر تم (خدا کی قدرت اور میری نبوت پر) ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی بیہودہ فرمائش نہ کرو جس میں ایک طرح کا...)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ

وہ بولے (ہم کو امتحان منظور نہیں ہے بلکہ) ہم چاہتے ہیں کہ (تبرک سمجھ کر) اس (خوان) میں سے کچھ کھائیں اور ہمارے دل (تمہاری رسالت سے) پورے...

قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ عِيْسَى

کہ بیشک تم نے ہمارے آگے (رسالت کا) سچا دعویٰ کیا تھا اور ہم تمہارے اس (معجزۂ خوان) کے گواہ رہیں (اس پر) عیسیٰ

ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے (کھانے کا) خوان اتار

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ

(اور خوان (کا اترنا) ہمارے لئے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لئے عید قرار پائے اور (یہ) تیری طرف سے (ہمارے حق میں تیری قدرت کی) ایک نشانی ہو

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٧﴾ قَالَ اللّٰهُ

اور ہم کو (اپنے خوان کرم سے) روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں میں بہتر (روزی دینے والا) ہے۔ اللہ نے فرمایا

اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

(بہت خوب) بیشک ہم وہ خوان تم لوگوں پر اتاریں گے تو جو شخص پھر بھی تم میں سے (ہماری خدائی کا) انکار کرتا رہے گا

فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ

تو ہم اسکو ایسے (سخت) عذاب کی سزا دیں گے کہ دنیا جہان میں کسی کو بھی ویسی سزا نہیں دیں گے

ع

ع

ف۱

حواری اصل میں دھوبی کو کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کے اصحاب حواری کہلاتے تھے اس واسطے کہ اُن میں دھوبی بھی تھے یا اس لئے کہ عیسائیوں میں اصطباغ کا دستور ہے کہ جب کسی کو عیسائی کرتے ہیں تو غسل دیتے ہیں یا اوپر سے پانی چھڑک دیتے ہیں ۱۲

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ

اور (قیامت کے دن یہ معاملہ بھی پیش آئے گا کہ) اُس دن اللہ (عیسیٰ سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے

لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھکو اور میری والدہ کو بھی دو خدا مانو (عیسیٰ) عرض کریں گے

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ

کہ اے پروردگار تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ

اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو میرا کہنا تجھکو ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا (کیونکہ تو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے اور

اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۹﴾ مَا قُلْتُ

میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا (کیونکہ) غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے تو نے جو مجھکو حکم دیا تھا

لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ

بس وہی میں نے ان کو کہہ سنایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے اُسی کی عبادت کرو اور

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ

جب تک میں ان لوگوں میں (موجود) رہا میں ان کا نگران (حال) رہا پھر جب تو نے مجھکو اپنے پاس بلالیا تو تو ہی

الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۲۰﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ

ان کا نگہبان تھا اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے اگر تو ان کو عذاب دے

فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۱﴾

تو (تجھکو اختیار ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کرے تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو (ہی سب پر) غالب (اور

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ

(عیسیٰ کے یہ معروضات سن کر) اللہ (تعالیٰ) فرمائے گا کہ یہی آج کا دن ہے کہ سچے بندوں کو ان کا سچ کام آئے گا اُن کے لئے

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ

(بہشت کے) باغ ہوں گے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲۲﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ

اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہ ہے بڑی کامیابی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۳﴾

ع ۱۶ ۵ ۶

آسمان و زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا قَوْلَهٗ تَعَالٰی ... اِلٰی اٰخِرِ ثَلٰثِ اٰیٰتٍ نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ وَهِیَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً

٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۰﴾

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

اور اندھیرا اور چاندنا بنایا اس پر بھی کافر (خدا کے سوا اَور چیزوں کو) اپنے پروردگار کے ساتھ

یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ﴿۲﴾ ثُمَّ قَضٰۤی

برابری کے درجے میں رکھتے ہیں وہی ذات پاک ہے جس نے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا پھر (ہر ایک کے لئے زندگی کی)

اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۳﴾

ایک میعاد ٹھہرا دی اور ایک میعاد (قیامت کی ہے جس کا وقت) اُس کے نزدیک معین ہے پھر بھی تم (لوگ اُس کی خدائی میں) شک کرتے ہو

وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ

اور (کیا) آسمانوں میں اور (کیا) زمین میں وہی اللہ (یعنی عبادت کے لائق) ہے جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو (وہ)

وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ

اور جو کچھ پکار کر کہتے ہو (وہ) اُس کو (سب) معلوم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ بھی سب اُس کو معلوم ہے اور ان کے پروردگار کی (وحدانیت کی) دلیلوں میں سے

آيٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا

کوئی دلیل ان لوگوں کے سامنے پیش نہیں ہوتی مگر اُس سے روگردانی ہی کرتے رہتے ہیں   چنانچہ جب (قرآن برحق) بھی

بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبٰؤُا مَا كَانُوا بِهِ

ان کے پاس آیا اُس کو بھی جھٹلا ہی دیا تو ذرا صبر کرو یہ لوگ جس چیز کی ہنسی اُڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی [1]

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ

کیا ان لوگوں نے (پچھلی اُمتوں کے حال پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا

مَكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ

جن کو ہم نے ملک میں ایسی (مضبوط جڑ بندی) دی تھی کہ ابھی تک تمہاری بھی ایسی جڑ نہیں باندھی اور ہم نے (پانی کی) بڑی افراط کی کہ اوپر سے ان پر

مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهٰرَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنٰهُمْ

موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کر دیں پھر ہم نے اُن کے گناہوں کی سزا میں اُن کو   ہلاک کر مارا

بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ

اور ان کے (ہلاک ہوئے) پیچھے   اور اُمت نکال کھڑی کی   اور (ای پیغمبر) اگر

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ

ہم کاغذ پر (لکھی لکھائی) کتاب (بھی) تم پر اُتارتے   اور یہ لوگ اُس کو اپنے ہاتھوں سے چھو (بھی) لیتے تاہم

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا

جو لوگ   منکر ہیں یہی بات کہتے کہ یہ تو اور کچھ نہیں بس صریح جادو ہے   اور کافر کہتے ہیں

أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ

کہ اس پیغمبر پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا [2] اور اگر ہم فرشتے کو بھیجتے تو جھگڑا ہی چک گیا تھا (کہ فرشتے کے آنے پر بھی نہ مانتے تو) فوراً عذاب نازل ہو جاتا

[1] قرآن میں جو غلبہ اسلام اور نیز کفر کی شکست کی پیشین گوئی کا ذکور ہوا تو کافر ہنستے۔ خدا نے فرمایا تھوڑے ہی عرصے میں ان کو اس کی صداقت معلوم ہو جائے گی

[2] کافروں کا مطلب یہ تھا کہ کوئی فرشتہ پیغمبر کے ساتھ آتا اور اُن کی پیغمبری کی تصدیق کرتا تب مانتے

ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا

پھر اُن کو (کسی طرح کی) مہلت بھی نہ ملتی اور اگر ہم رسول کا مددگار کسی فرشتے کو بناتے تو بھی اُس کو آدمی ہی بناتے (کیونکہ ان کو فرشتوں کے دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں)

وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

اور جو شبہے (یہ لوگ اب) کر رہے ہیں (وہی شبہے) ہم اُس وقت بھی ہم اُن (کے دلوں) پر طاری کر دیتے اور (اے پیغمبر)

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی جا چکی ہے تو جن لوگوں نے پیغمبروں سے ہنسی کی

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا

تو وہ (عذاب) جس کی ہنسی اُڑاتے تھے (آخر) اُن پر آ نازل ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ

(پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ جو کچھ آسمان

وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰي

و زمین میں ہے (یہ سارا کارخانہ) کس کا ہے (پھر ان کے جواب کا منتظر رہنا ضرور نہیں تم آپ ہی) کہہ دو کہ (یہ سب کچھ) اللہ کا ہے اُس نے (از خود لوگوں پر

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا

(اور) وہ قیامت کے دن تک جس کے آنے میں کچھ بھی شبہ نہیں تم لوگوں کو ضرور جمع کرکے رہے گا (مگر کچھ بھی کہو) جو لوگ آپ اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ (تو)

يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ

ایمان لائیں گے نہیں اور اُسی (خدا) کا ہے جو کچھ رات (کے اندھیرے) اور دن (کی روشنی) میں (روئے زمین پر) بستا ہے اور وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۳ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ کیا خدا جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اُس کے سوا کسی اور کو اپنا کارساز بناؤں؟

وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ

اور وہ تو سب کو روزی دیتا ہے اور کوئی اُس کو روزی نہیں دیتا (کیونکہ وہ پاک اور بے نیاز ہے اے پیغمبر تو اس سوال کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہہ دو کہ مجھ کو تو یہ حکم ملا ہے

ع ۲

أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾

کہ سب سے پہلے میں (ہی صرف ایک خدا کا بندہ) فرماں بردار بنوں اور اُس نے مجھے سے فرما دیا ہی کہ خبردار مشرکوں میں (شامل) نہ ہوتا

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾

(ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجکو (قیامت کے) روزِ سخت کے عذاب سے (بڑا ہی) ڈر لگتا ہی

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ

اُس دن جس (کے سر پر) سے عذاب ٹل گیا تو اُس پر خدا نے (بڑا ہی) رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہی

الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ

اور (ای بندے) اگر اللہ تجکو کسی قسم کی تکلیف پوہنچائے تو اُس (کی ذات) کے سوا کوئی اُس تکلیف کا دور کرنے والا نہیں

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ

اور اگر تجکو کسی قسم کا فائدہ پوہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہی اور وہی

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ

اپنے بندوں پر ضابط ہی اور وہی حکمت والا (اور) باخبر ہی (ای پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَ

کہ گواہی کے اعتبار سے بڑا (معتبر گواہ) کون ہی (یہ تو کیا جواب دیں گے تم آپ ہی) آپ کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان (بڑا معتبر) گواہ خدا ہی اور

أُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ

یہ قرآن وحی کے ذریعے سے مجھ پر اسی لئے اُترا ہی کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جسے اس کی خبر پوہنچے (اُس کو عذاب خدا سے) ڈراوں۔ کیا تم

لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ

سچے بن کر گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں (ای پیغمبر تم ان سے) کہو (تم لوگ پڑے گواہی دیا کرو) میں تو (اس بات کی) گواہی دیتا نہیں

قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

(تم ان لوگوں سے) کہو کہ وہ تو صرف ایک معبود ہی اور بس اور جن چیزوں کو تم خدا کا شریک بناتے ہو میں (تو) اُن (کے شریک ہونے) کا روادار نہیں

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ تو جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ویسا ہی (ہمارے) اس (پیغمبر) کو بھی پہچانتے ہیں

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ

(مگر) جو (اپنے ہاتھوں) اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ تو (کسی طرح) ایمان لانے والے ہیں نہیں اور جو شخص

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے؟ (اور) ظالموں کو کسی طرح فلاح ہونی نہیں

الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا

اور اس دن (کو پیش نظر رکھو) کہ ہم ان سب کو (اپنے حضور میں) جمع کریں گے اور پھر ان لوگوں سے جو (ہمارے) ساتھ جھوٹے معبودوں کو شریک کرتے تھے

أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ

کہ کہاں ہیں تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) وہ شریک جن کو تم (شریک خدائی) سمجھتے تھے پھر اس سے بڑھ کر ان کی فضیحت کیا ہو گی

إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ

کہ کہیں گے ہم کو خدا ہی قسم جو ہمارا پروردگار ہے کہ ہم تو (کسی کو اس کا) شریک نہیں بناتے تھے (اے پیغمبر) دیکھو تو ہی (یہ لوگ) کس طرح

كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم

اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افترا پردازیاں (سب) ان سے کھوئی گزری ہو گئیں اور (بعض) ان میں سے

مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً

ایسے بھی ہیں کہ تمہاری (باتوں) کی طرف کان لگاتے ہیں اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں

أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ

اور ان کے کانوں میں ٹینٹ تاکہ تمہاری بات نہ سمجھ سکیں اور اگر وہ (دنیا جہان کی) ساری نشانیاں (یعنی معجزے) بھی دیکھ لیں تاہم

لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ

وہ ایمان لانے والے ہیں نہیں (ان کی ہٹ دھرمیاں تو) یہاں تک (بڑھی ہوئی ہیں) کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں تو

ع ٢

الذين كفروا إن هذا إلا أساطير الأولين ﴿٢٥﴾ وهم

تو (یہ) کافر (قرآن کو سنکر) بول اٹھتے ہیں کہ قرآن (میں اور رکھا ہی کیا ہے اس میں) تو صرف اگلوں کی کہانیاں (ہی کہانیاں) ہیں اور یہ لوگ

ينهون عنه وينئون عنه وإن يهلكون إلا أنفسهم

قرآن (کے سننے) سے (دوسروں کو) منع کرتے اور آپ بھی اس سے بھاگتے ہیں اور (ایسی شرارتوں سے) بس اپنی ہی ہلاکت کیے دیتے ہیں

وما يشعرون ﴿٢٦﴾ ولو ترى إذ وقفوا على النار فقالوا

اور (غضب یہ ہے کہ اس نکتے کو بھی) نہیں سمجھتے اور (اے پیغمبر) تم کو ان کی حقیقت تب معلوم ہو جب ان کو ایسی حالت میں دیکھو کہ دوزخ پر (لا کر) کھڑے

يليتنا نرد ولا نكذب بآيات ربنا ونكون من المؤمنين ﴿٢٧﴾

(کیے جائیں گے اور) کہیں گے اے کاش ہم پھر دنیا میں واپس بھیج دیے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہوں

بل بدا لهم ما كانوا يخفون من قبل ولو ردوا لعادوا

(پھر بھی ان کی یہ ندامت تہ دل سے نہیں) بلکہ جس (بے ایمانی) کو پہلے چھپاتے تھے وہ ان کے آگے آگئی (اور اس کو دیکھ کے لگے حسرت کا اظہار کرنے

لما نهوا عنه وإنهم لكاذبون ﴿٢٨﴾ وقالوا إن هي إلا حياتنا

تو جس چیز سے ان کو منع کیا گیا ہے اس کو پھر دوبارہ کریں اور کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ جو ہماری دنیا کی زندگی ہے

الدنيا وما نحن بمبعوثين ﴿٢٩﴾ ولو ترى إذ وقفوا على

اس کے علاوہ اور کسی طرح کی زندگی نہیں اور یہ غلط ہے کہ ہم مرے پیچھے جلا اٹھائے جائیں گے اور (اے پیغمبر) کاش تم (ان کو اس وقت دیکھو) جب یہ لوگ اپنے

ربهم قال أليس هذا بالحق قالوا بلى وربنا قال فذوقوا

(اور وہ ان سے پوچھے گا کیا یہ (تمھارا جی اٹھنا اب بھی) صحیح نہیں وہ جواب دیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ہاں صحیح تو ہے اس پر خدا فرمائے گا

العذاب بما كنتم تكفرون ﴿٣٠﴾ قد خسر الذين كذبوا بلقاء

(دنیا میں اس زندگی کا) انکار کرتے رہے (اب) اس کی سزا میں عذاب (کے مزے) چکھو جن لوگوں نے (قیامت کے دن) اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو جھوٹ جانا بلاشبہ

ع ٣/٩

الله حتى إذا جاءتهم الساعة بغتة قالوا يحسرتنا

(ان کا انکار) وہیں تک (رہی) کہ (قیامت نہیں آئی) جب ایک دم قیامت ان (کے سر) پر آموجود ہوگی تو چلا اٹھیں گے ہائے افسوس

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ط

ہماری کوتاہی پر جو قیامت کے بارے میں ہم سے ہوئی (یہ کہتے جائیں گے) اور اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ

دیکھو تو کیا ہی برا (بوجھ) ہے جس کو یہ لوگ لادے (لاد رہے) ہیں اور دنیا کی زندگی تو نرا کھیل اور

لَهْوٌ ط وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾

تماشہ ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ

(اے پیغمبر) ہم اس بات کو جانتے بیٹھے ہیں کہ یہ لوگ جیسی جیسی باتیں (تم سے) کہتے ہیں بیشک تم کو آزردہ کرتی ہیں پس (تم کو صبر کرنا چاہیئے کیونکہ) یہ تم کو نہیں جھٹلاتے

لٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

بلکہ (یہ ظالم (حقیقت میں) اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں (تو وہ انسے انتقام لے لیگا) اور تم سے پہلے بھی

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا

رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے لوگوں کے جھٹلانے پر اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا

حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ج وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط

یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی اور کوئی (ہیکڑ سے ہیکڑ بھی) خدا کی باتوں کا بدلنے والا نہیں

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ

اور پیغمبروں کے حالات تو تم کو پہنچ ہی چکے ہیں ف۱ اور اگر

كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

ان کی سرکشی تم پر گراں گزرتی ہے اور تم سے ہو سکے کہ

تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ

زمین کے اندر کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان میں کوئی سیڑھی (لگی ہوئی) بہم پہنچاؤ اور (ان تدبیروں سے) کوئی (فرمائشی) معجزہ ان کو لا دکھلاؤ

النصف

ف۱ یعنی خدا ہمیشہ اپنے پیغمبروں کا مددگار رہا ہے اور یہ اس کی عادت ہے اور خدا کی عادت بدلی نہیں جاتی تو تم کو پچھلے پیغمبروں کے حالات سے تسلی رکھنی چاہیئے کہ خدا تمہاری بھی مدد کرے گا اور دین اسلام کو غلبہ دے گا۔ ۱۲

بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

(تو اپنی سی کر دیکھو مگر اُس سے کچھ ہونا ہوانا نہیں) اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہِ راست پر متفق کر دیتا تو دیکھو تم کہیں نادانوں میں نہ (شامل) ہو جانا

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ

تمہارا سمجھانا تو وہی مانتے ہیں جو (گوشِ دل سے) سنتے ہیں اور (یہ کافر تو گویا) مردے (ہیں) ان کو خدا (قیامت کے دن) جلا اُٹھائے گا پھر

اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

اُسی کی طرف لوٹ جائیں گے (تب ایمان لائیں گے اور اُس وقت کا ماننا کچھ مفید نہ ہوگا) اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان (یعنی معجزہ جیسا ہم کہتے ہیں) کیوں نہیں اترا

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

(اے پیغمبر تم ان کے جواب میں) کہو کہ اللہ نشان (یعنی فرمائشی معجزے) کے اتارنے پر بھی قادر ہے مگر ان میں کے اکثر (خدا کی مصلحتوں کو)

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ

نہیں جانتے اور جتنے حیوانات زمین میں (چلتے پھرتے) ہیں اور جتنے پرند اپنے دو پروں پر اُڑتے اُڑتے پھرتے ہیں

بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

یہ سب بھی تمہاری طرح کی مخلوقات ہیں لوحِ محفوظ میں (سب لکھی ہوئی موجود ہیں) ہم نے (لکھنے سے) کوئی چیز فروگذاشت نہیں کی

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ

پھر (قیامت کے دن سب کے سب) اپنے پروردگار کے حضور میں لا حاضر کیے جائیں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (ان کی مثال ایسی ہے جیسے)

وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ

اندھیرے میں گونگے اور بہرے ہوتے ہیں خدا جسے چاہے اُسے گمراہ کر دے اور جسے چاہے اُسے

يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ

راہِ راست پر لگا دے (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

عذابِ خدا تمہارے سامنے آموجود ہو یا (فرض کرو کہ اسی دم) قیامت تمہارے سامنے آ کھڑی ہو

تَدْعُوْنَ ۚ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

اگر تم (اپنے دعوی شرک میں) سچے ہو تو کیا اُس وقت بھی (خدا کے سوا) دوسرے معبودوں کو پکارنے لگو گے؟ (دوسرے معبودوں کو تو نہیں) بلکہ اسی (ایک خدا) کو پکارو گے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ إِلَيْهِ إِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾

تو جس (آفت) کے دور کرنے کے لئے اُس کو پکارو گے اگر اُس کی مرضی میں آئے گا تو اُس کو دور کر دے گا اور جن (معبودوں) کو تم شریک (خدائی) بناتے ہو (اُس وقت)

ع ۱۱

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلٰٓى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنٰهُمْ بِالْبَأْسَآءِ وَ

اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے جو اُمتیں ہو گزری ہیں ہم اُن کی طرف بھی (پیغمبر) بھیجتے رہے ہیں پھر (جب انہوں نے پیغمبروں کے کہنے کو نہ مانا تو) ہم نے اُن کو سختی اور

الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُمْ بَأْسُنَا

تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ (ہمارے حضور میں) گڑگڑائیں تو جب اُن پر ہمارا عذاب آیا تھا کیوں نہیں

تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا

گڑگڑائے (کہ ہم عذاب کو دفع کر دیتے) مگر (وہ اس وجہ سے نہیں گڑگڑائے کہ) اُن کے دل سخت ہو گئے تھے اور جو (اعمال) وہ کرتے تھے شیطان اُن کی نظروں میں

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

اُس کو آراستہ کر دکھایا تھا پھر جب (مصیبت کے ذریعے) سے اُن کو آگاہ کیا گیا تھا جب (اُس کو) بھول (بسر) بیٹھے تو ہم نے (بھی) اُن کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے ہر

أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۖ حَتّٰىٓ إِذَا فَرِحُوْا بِمَآ أُوْتُوْٓا أَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے کھول دئیے یہاں تک کہ جو نعمتیں اُن کو دی گئی تھیں جب اُن کو پا کر خوش ہوئے یکایک ہم نے اُن کو (عذاب میں) دھر پکڑا

فَإِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اور عذاب کا آنا تھا کہ وہ بے آس ہو کر رہ گئے اور ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی

ظَلَمُوْا ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ

اور خدا کا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (کہ قصہ پاک ہوا) (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر

أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

خدا تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے

مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ

تو خدا کے سوا اور کوئی معبود ہے؟ کہ یہ نعمتیں تم کو لادے (ای پیغمبر) دیکھو تو کیونکر ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں طرح طرح پر بیان کرتے ہیں اس پر بھی

هُمْ يَصْدِفُونَ (۴۶) قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ

یہ لوگ مونھ پھیرے چلے جاتے ہیں (ای پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر عذاب خدا

بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ (۴۷) وَمَا

یکایک یا جتا بتا کر تم پر آنازل ہو تو کیا نافرمان لوگوں کے سوا (کوئی اور بھی) ہلاک کیا جائیگا؟ اور

نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ

ہم پیغمبروں کو صرف اس غرض سے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو) خوش خبری سنائیں اور (بروں کو عذاب سے) ڈرائیں - تو جو ایمان لایا

وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۴۸) وَالَّذِينَ

اور اس نے (اپنی) اصلاح حالت کرلی تو ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے اور

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (۴۹) قُل

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی بدکاریوں کی سزا میں (ہمارا) عذاب ان پر نازل ہو (کر رہے) گا (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا

کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا (کی سرکار) کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ

أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ

میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اسی (حکم) پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے (ای پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ

يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (۵۰) وَأَنذِرْ

ع ۵

اندھا اور سوانکھا (دونوں) برابر ہوسکتے ہیں کیا تم اتنی بات بھی نہیں سوچتے اور (ای پیغمبر)

بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ

قرآن کے ذریعے سے ان لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے حضور میں لا حاضر کئے جائیں گے

لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ

(اور اُس وقت) خدا کے سوا نہ کوئی اُن کا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا عجب نہیں (یہ لوگ تمہارے ڈرانے سے) پرہیزگاری اختیار کریں اور

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار ہی کا مُونہ کر کے اُس سے دعائیں مانگتے ہیں اُن کو (اپنے پاس سے) مت نکالو ف۱

مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم

نہ تو اُن کے اعمال کی جوابدہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے اور نہ تمہارے اعمال کی جوابدہی کسی طرح اُن کے ذمے ہے

مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ

کہ (جوابدہی کے ڈر سے) لگو اُن کو دھکے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں شمار کئے جاؤ گے اور اسی طرح

فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم

(اختلاف حالت سے) ہم نے بعض لوگوں کو بعض سے آزمایا تاکہ (مقدور والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں کہ کیا یہی (سڑیل) لوگ ہیں جن پر اللہ نے

مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا

ہم میں سے (اسلام کی توفیق دے کر) اپنا فضل کیا ہے (ان کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے تھا کہ) کیا اللہ شکر گزار بندوں (کے حال) سے بخوبی واقف نہیں ف۲ اور (اے پیغمبر

جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تمہارے پاس آیا کریں تو (تم اُن کی دلدہی کرو اور) کہو (خدا کی طرف سے) تم کو سلامتی (کی خوشخبری) ہو اور

رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا

تمہارے پروردگار نے (بندوں پر) مہربانی کرنا (از خود) اپنے اُوپر لازم کر لیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستہ کوئی گناہ کر بیٹھے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ

(اور) پھر کئے پیچھے توبہ اور (اپنی حالت کی) اصلاح کر لے تو (خدا اُس کو بخش دے گا کیونکہ) وہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ

مہربان ہے اور اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ (لوگ سمجھیں اور تاکہ) گناہ گاروں کا طریق (سب پر) ظاہر ہو جائے

ف۱

یُرِیدُونَ وَجْہَہٗ کا لفظی ترجمہ ہے [illegible] یعنی خدا کا مُونہ چاہتے ہیں۔ لیکن ایک تو خدا کا مُونہ اور پھر مُونہ کا چاہنا دونوں باتیں ہمارے محاورے میں [illegible] خوشنودی چاہتے ہیں [illegible] خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے ہم نے جو ترجمہ اختیار کیا ہے وہ اسی مرادی معنی سے قریب قریب ہے

ف۲

شروع شروع میں اکثر غریب لوگ اسلام لائے تھے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ حق بات کو غریب ہی جلدی سے تسلیم کر لیتے ہیں کیونکہ دنیاوی عروج اُن کو مانع قبول حق نہیں ہوتا کافر ان بیچاروں کی ظاہری حالت دیکھ کر ان سے نفرت کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے مصر تھا کہ ان کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دو تو ہم آئیں یہ لوگ روٹیوں کے لالچ سے تمہارے پاس جمع ہوئے ہیں کیا یہ اور کیا ان کا دین کیا بدی اور کیا بدی کا شوربا۔ خدا نے اس کے جواب میں پیغمبر صاحب کو توجہ دلائی سمجھایا کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے ہی دل سے بھی خدا کی رضا کے طالب ہیں تم ان کے ظاہر حال پر ان کے باطن کو قیاس کرو اور اگر فی الحقیقت ان میں کوئی ضعیف الایمان ہو بھی تو وہ جانے اور اُس کا کام جانے۔ اور کافروں کا اعتراض اس طرح پر اٹھایا کہ دنیاوی جاہ و حشمت کچھ چنداں وقعت کی چیز نہیں۔ بڑی دولت ہے نعمت اسلام و جو اس کی قدر کرتے ہیں اُن کو دی جاتی ہے۔

ع ۶ ۵ ۱۲

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ مجکو اس بات کی ممانعت ہے کہ میں اُن جنوں کی عبادت کروں جن کو تم خدا کے سوا (حاجت پڑنے پر) بلاتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

(ان لوگوں سے) کہو کہ میں تمہاری خواہشوں پر تو چلتا نہیں (ور) ایسا کروں تو میں گمراہ ہو چکا اور اُن لوگوں میں نہ رہا

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ

جو راہ راست پر ہیں (ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو ایک دلیل واضح پر (کار بند) ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے (آئی ہے) اور تم اس کو جھٹلاتے ہو

مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ

جس (عذاب کے لئے) تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے کئے (یعنی میرے اختیار میں) تو ہے نہیں۔ اللہ کے سوا اور کسی کا اختیار نہیں وہ حق (باتوں کو تم سے) بیان کرتا ہے

وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا

اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے۔ (ان لوگوں سے) کہو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اگر میرے کئے (یعنی میرے اختیار میں) ہ

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

تو میرے اور تمہارے درمیان (میں) جو جھگڑا ہے (کبھی کا) چک گیا ہوتا اور اللہ

اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

ظالم لوگوں (کے حال) سے بخوبی واقف ہے اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں

لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا

جن کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی و تری میں ہے اُس کو بھی (وہی) جانتا ہے اور کوئی

تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ

پتا تک نہیں گرنے پاتا مگر وہ اُس کو معلوم رہتا ہے اور زمین کے اندر کے اندھیروں کے دانے

الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾

اور (دنیا کی) تر و خشک (چیزیں سب ہی تو) کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ

اور وہی ہے جو رات کے وقت (نیند میں ایک طرح پر) تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم نے دن میں کیا تھا (اس کو بھی) جانتا ہے

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ج ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

پھر صبح کے وقت تم کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (رات دن کی آمد و شد سے وہ) میعاد (حیات جو اس کے علم میں) مقرر (ہے ایک دن) پوری ہو پھر اسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر

يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ

جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ تم کو (اس کا برا بھلا) بتا دے گا — اور وہی اپنے بندوں پر ضابط ہے

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اور تم پر نگہبان (فرشتے) تعینات کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ

تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ (تعمیل حکم میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے — پھر (اسی طرح سب لوگ) خدا کی طرف

مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ط أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ

جو ان کا کارساز حقیقی ہے (دنیا سے) واپس بلائے جاتے ہیں۔ سن رکھو کہ اسی کا حکم (چلتا) ہے — اور وہ سب سے زیادہ جلد

الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ

حساب لینے والا ہے — (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے

وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ج لَّئِنْ أَنجَانَا

کہ تم (ایسے مواقع پر) گڑگڑا (گڑگڑا) کر اور چپکے (چپکے) اس سے دعائیں مانگتے ہو (اور عہد کرتے ہو کہ) اگر خدا ہم کو

مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم

اس (مصیبت) سے نجات دے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار (بندے) ہو کر رہیں گے — (اے پیغمبر یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو کہ

مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ

ان (اندھیروں) سے اور ہر طرح کی سختی سے خدا ہی تم کو نجات دیتا ہے پھر (اس پر بھی) تم (خدا کے) شریک ٹھہراتے ہو (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ وہی (خدا)

الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن

اس پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر (کی طرف) سے یا تمہارے پیروں کے تلے سے کوئی عذاب تمہارے لئے نکال کھڑا کرے

تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم

یا تم کو گروہ گروہ کرکے (ایک دوسرے سے) بھڑا مارے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے

بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾

(اے پیغمبر) دیکھو تو سہی ہم (اپنی) آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم

اور قرآن کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ کتاب برحق ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں کچھ تمہارا

بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾

محافظ تو ہوں نہیں ہر ایک خبر (کی تصدیق) کا ایک وقت (خاص) مقرر ہے اور کچھ دنوں بعد (میرا سچ) تم کو معلوم ہو جائے گا

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

اور جب ایسے لوگ (کہیں) تمہاری نظر پڑ جائیں جنھوں نے ہماری آیتوں کا مشغلہ بنا رکھا ہو تو تم اُن (کے پاس) سے ٹل جاؤ

حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ

یہاں تک کہ ہماری آیتوں کے سوا (دوسری) باتوں میں لگ جائیں اور اگر شیطان تم کو (ہماری یہ نصیحت) کسی وقت بھلا دے

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾

تو یاد آئے پیچھے (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ

اور (اگرچہ) پرہیزگار لوگوں پر ایسے (واہی تباہی) لوگوں کے حساب (اعمال) کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں ہے

وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِينَ

ولیکن تاہم ان کو نصیحت کر دینی (تو ضرور ہے) تاکہ (دیکھنے سننے سے یہ بھی) پرہیزگاری اختیار کریں اور جن لوگوں نے

اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو اُن ہی کے حال پر چھوڑ دو

وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن

اور (موقع پاکر) قرآن کے ذریعے سے اُن کو سمجھاتے رہو کہ کہیں (ایسا نہ ہو) کوئی شخص (قیامت میں) اپنے کرتوت کے بدلے میں مبتلائے آفت ہو جائے

دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ

کہ (اُس وقت) خدا کے سوا نہ کوئی اُس کا حامی ہوگا اور نہ سفارشی اور (جتنے معاوضے (ممکن ہیں) اگر وہ سب بھی دے

لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا

تاہم (کوئی معاوضہ) اُس سے نہ لیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے مبتلائے آفت ہوئے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا

اُن کو پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی (ملے گا) اور عذاب دردناک ہوگا (سو الگ) کیونکہ وہ

يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا

کفر کیا کرتے تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) ہم خدا کو چھوڑ کر اُن (معبودوں) کو (اپنی مدد کے لیے) بلائیں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتے ہیں

وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ

اور نہ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جب کہ وہ ہم کو سیدھا رستہ دکھا چکا تو کیا ہم اُس کے بعد بھی اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں

كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ

(اور ہماری وہ مثال ہو) جیسے کسی شخص کو بھتنے بہکا لیجائیں (اور وہ چاروں طرف) جنگل (بیابان) میں حیران (پریشان مارا مارا) پھرتا ہو

لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى

اُس کے کچھ ساتھی ہیں کہ اُس کو سیدھے رستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آ (اے پیغمبر تو) اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی

اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾

کہ اللہ کا بتایا ہوا رستہ وہی سیدھا رستہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو (تو یہی) حکم ملا ہے کہ ہم اللہ رب العالمین کے فرماں بردار بندے ہو کر رہیں

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور اُسی نے ہم سے فرمایا ہے کہ نماز پڑھتے اور خدا سے ڈرتے رہو اور وہی ذات پاک ہے جس کے حضور میں تم سب (قیامت کے دن) حاضر لائے جاؤ گے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ

اور وہی ذات پاک ہے جس نے (کسی مصلحت (خاص) سے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جس دن (قیامت کی نسبت)

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

فرمائے گا کہ ہو پس وہ (فوراً) ہو جائے گی اُس کا فرمودہ سچا ہے (یعنی قیامت ہو کر رہے گی) اور جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

صور پھونکا جائے گا اُسی کی حکومت ہو گی (وہ) غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی صاحب تدبیر

الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا

(اور سب چیز سے) باخبر ہے اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو

اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ

معبود مانتے ہو میں تم کو اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں (مبتلا) پاتا ہوں اور جس طرح ابراہیم کے دل میں ہم نے یہ خیال پیدا کیا اسی طرح

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

ہم ابراہیم کو آسمان و زمین کا انتظام دکھانے لگے تاکہ وہ

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ

(کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں توجب اُن پر رات چھا گئی اُن کو ایک ستارا نظر آیا (اور اُس کو دیکھ کر)

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾

لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو بولے کہ غروب ہو جانے والی چیزوں کو تو میں پسند نہیں کرتا (کہ خدا مان لوں)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ

پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے پھر جب (وہ بھی) غروب ہو گیا تو بولے اگر

لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

مجکو میرا پروردگار راہ راست نہیں دکھائے گا تو بیشک میں (بھی) گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ

پھر جب سورج کو دیکھا کہ چمکا جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے کہ یہی میرا پروردگار ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے

فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

پھر جب (وہ بھی) غروب ہو گیا تو (اپنی قوم سے مخاطب ہو کر) کہنے لگے کہ بھائیو! جن چیزوں کو تم شریک (خدا) مانتے ہو میں تو اُن سے بے تعلق (محض) ہوں

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں نے تو ایک ہی کا ہو کر اپنا رُخ اُسی ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان و زمین کو بنایا

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ ۚ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ

اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور اُن کی اُمت کے لوگ لگے اُن سے (اس بات پر) جھگڑنے تو (ابراہیم نے) کہا

اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

کیا تم مجھ سے خدا (کی حدانیت) کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہ تو مجکو (اپنی توحید کا) سیدھا رستہ دکھا چکا ہے اور جن (بتوں) کو تم اُس کا شریک مانتے ہو میں اُن سے نہیں ڈرتا

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا

مگر ہاں جو میرا پروردگار ہی (مجکو کچھ نقصان پہنچانا) چاہے (تو اُس کی مرضی) میرا پروردگار تو علم کی رو سے سب چیزوں پر حاوی ہے کیا تم (اس بات کا)

تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ

خیال نہیں کرتے۔ اور جن چیزوں کو تم شریک (خدائی) بناتے ہو میں اُن سے کیونکر ڈرنے لگا جبکہ تم اس بات سے (مطلق) نہیں ڈرتے

اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک (خدائی) بنایا جس کی کوئی دلیل خدا نے تمہارے لئے نہیں اُتاری تو ہم دونوں فریق میں سے کون سا فریق

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

امن (و جمعیت) سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو (تو تم آپ ہی سمجھ لو) جو لوگ (خدا پر) ایمان لائے

وقف لازم

وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

اور اُنھوں نے اپنے ایمان میں بے انصافی (شرک) کی آمیزش نہیں کی یہی لوگ ہیں جو امن (واطمینان خاطر) کے مستحق ہیں اور یہی لوگ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ

راہِ راست پر بھی ہیں اور یہ ہماری (بتائی ہوئی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے قائل معقول کرنے کو بتائی

ع ۹ ۱۳ ۱۵

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا

ہم جس کو چاہتے ہیں اُس کے مرتبے بلند کردیتے ہیں (اے پیغمبر) بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور ہم نے

لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ

ابراہیم کو اسحاق (بیٹے) اور یعقوب (پوتے) دو فرزند عطا فرمائے ان سب کو ہم نے راہِ راست دکھائی اور (ان سے) پہلے نوح کو بھی ہم نے راہِ راست دکھائی

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

اور ان ہی کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ

وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى

اور ہارون (سب) کو ہم نے راہِ راست دکھائی اور خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہیں اور (علیٰ ہٰذا القیاس) زکریا اور یحییٰ

وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

اور عیسیٰ اور الیاس کو (کہ یہ سب (ہمارے) نیک بندوں میں ہیں) اور اسمٰعیل اور

الْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ

الیسع اور یونس اور لوط (ان سب) کو (بھی ہم نے راہِ راست دکھائی) اور سب ہی کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی اور

مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَ

(نہ صرف ان ہی کو بلکہ ان کے بڑوں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے (اور بہتیروں کو) اور ان لوگوں کو ہم نے (اپنے بندوں میں سے)

هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

(ان کو دین کی) سیدھی راہ دکھائی یہ ہے اللہ کی رہنمائی

يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس طرح کی ہدایت دے اور اگر یہ (پیغمبر) شرک کرتے تو

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

ان کا (سارا) کیا دھرا اُن سے ضائع ہو جاتا یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب (بھی) دی

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

اور حکومت (بھی دی) اور پیغمبری (بھی دی) تو یہ کفار مکہ اگر ان (نعمتوں) کی قدر نہ (بھی) کریں تو (کچھ پروا کی بات نہیں) ہم نے

بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى

ان (نعمتوں) پر (ان سے بہتر) لوگ (یعنی مسلمان) تعینات کر دیئے ہیں جو (ان کافروں کی طرح) ان (نعمتوں) کے قدر ناشناس نہیں ہیں یہ (اگلے پیغمبر) وہ لوگ

اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

اللہ نے راہ راست دکھائی تو (اے پیغمبر) اُن ہی کے طریقے کی (تم بھی) پیروی کرو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں قرآن (کے سنانے) پر تم سے

أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾ وَمَا قَدَرُوا

کچھ مزدوری (تو) نہیں مانگتا یہ قرآن تو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے اور بس اور (یہود نے) جیسی قدر

اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ

اللہ کی جاننی چاہیے تھی ویسی اس کی قدر نہ جانی کہ (ضد سے) لگے کہنے کہ خدا نے کسی بشر پر (کتاب کی قسم کی) کوئی چیز نہیں اتاری

مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (بھلا) وہ کتاب (تورات خدا نے نہیں اتاری تو) کس نے اتاری

بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ

جسے موسیٰ لے کر آئے (اور وہ) لوگوں کے لئے نور (ہے کہ اس کی روشنی میں چلیں) اور ہدایت ہے (اور تم نے اس کے (الگ الگ) ورق بنا رکھے ہیں

تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُمْ

(اُن میں سے جو تمہارے مطلب کے ہیں) اُن کو (لوگوں پر) ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے (اوراق جو تمہارے مدعا کے خلاف ہیں اُن کو لوگوں سے) چھپاتے ہو اور

مَا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ (دادا) یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے کہہ دو کہ وہ کتاب اللہ ہی نے اتاری تھی پھر ان کو

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

پڑے جھک مارنے دو کہ (دین کی باتوں کا) کھیل بنایا کریں اور (تورات کی طرح) یہ (قرآن بھی) کتاب (آسمانی) ہے جس کو ہم نے اتارا ہے برکت والی (کتاب ہے)

مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ

(اور جو (کتابیں) اس (کے زمانۂ نزول) سے پہلے (موجود) ہیں اُن کی تصدیق (بھی) کرتی ہے اور (اے پیغمبر ہم نے اس کو اس غرض سے اتارا ہے) تاکہ تم

مَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ

جو لوگ اس کے آس پاس بستے ہیں اُن کو (عذابِ خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ تو (بے تامل)

بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی (بھی) پابندی کرتے ہیں اور اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا دعویٰ کرے کہ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ آئی ہو

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓي

اور (نیز) اُس سے بڑھ کر بھی ظالم اور کون ہوگا جو دعویٰ کرے کہ (قرآن) جس (کی نسبت تم کہتے ہو کہ اُس) کو اللہ نے اتارا ہے ویسا (کچھ تو) میں

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا

(اِن ظالموں کو اس وقت دیکھو کہ موت کی بے ہوشیوں میں (پڑے) ہیں اور فرشتے (طرح طرح کی) دست درازیاں کر رہے ہیں

اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

(اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو اب تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

اس لئے کہ تم خدا پر ناحق (ناروا) جھوٹ بولتے اور

عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا

اُس کی آیتوں (کو سُن کر اُن) سے اکڑا کرتے تھے اور قیامت کے دن ہم اُن سے خطاب کر کے یوں ارشاد کریں گے کہ پہلی بار جیسا ہم نے تم کو پیدا کیا تھا ویسا ہی اکیلے

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

تم ہمارے حضور میں (آخر) آئے پڑے اور جو کچھ (ساز و سامان) ہم نے تم کو (دنیا میں) دیا تھا (وہ سب) اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ

اور تمہاری سفارش کرنے والوں کو ہم تمہارے ساتھ (کہیں) نہیں دیکھتے جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ تم میں (یعنی تمہارے پیدا کرنے اور تم کو روزی وغیرہ دینے میں خدا کے

شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾

ع ١٢

شریک ہیں اب تمہارے آپس کے رابطے (سب) ٹوٹ (ٹاٹ) گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے (سب) تم سے گئے گذرے ہو گئے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

(یہ دانہ اور گٹھلی جو زمین میں پھوٹ کر درخت نکلتا ہے تو) خدا (ہی اُس) دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے (وہی) زندے کو

الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

مُردے سے نکالتا ہے (جیسے مثلاً انڈے سے مرغ) اور (وہی) زندے سے مُردے کا نکالنے والا ہے (جیسے مثلاً مرغی سے انڈا) یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

بہکے چلے جا رہے ہو اُسی کے کہنے سے صبح کی پَو پھوٹتی ہے اور اُسی نے آرام کے لئے رات

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اور (سال و ماہ کے) حساب کے لئے سورج اور چاند بنائے ہیں یہ (اُسی خدائے) زبردست

الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

(اور) دانا کے باندھے ہوئے اندازے ہیں اور وہی (ذات پاک) ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا

تاکہ خشکی اور تری کے اندھیروں میں اُن کے رستوں پر چلو

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

جو لوگ سمجھدار ہیں اُن کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں اور وہی (ذات پاک) ہے جس نے تم (سب) کو

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

(ایک) تنِ واحد (آدم) سے پیدا کیا۔ پھر (ہر ایک کے لئے) ایک وقت مقرر ہے کہ اُس وقت تک دنیا میں رہے اور ایک سرزمین مقرر ہے کہ (مرے پیچھے) اُس میں سونپ دیا جائے

لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً

جو لوگ (بات کو) سمجھتے ہیں اُن کے لئے تو ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں (بہت) تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں اور وہی (ذات پاک) ہے جس نے آسمان سے پانی

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ

پھر (پانی) برسائے پیچھے ہم (ہی) نے اس سے ہر قسم کی روئیدگی کے کوئے نکالے ف۱ پھر کووں سے ہم ہی نے ہری ہری کونپلیں نکال کھڑی کیں

مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ

کہ اُن سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے

دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

جو (مارے بوجھ کے) جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار

مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

(ظاہر میں ایک دوسرے سے) ملتے جلتے اور (مزے کے اعتبار سے) ملتے جلتے نہیں ف۲ یہ سب چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھل

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

اور پھل کا پکنا (قابل دید ہے) اس کو نظر غور سے دیکھو بیشک جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے ان سب چیزوں میں (قدرت کی) نشانیاں (موجود) ہیں

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ

اور مشرکوں نے جنات کو خدا کا شریک بنا کھڑا کیا حالانکہ خدا ہی نے جنات کو پیدا کیا اور ان لوگوں نے بے جانے بوجھے خدا کے لئے

بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

بیٹے اور بیٹیاں بھی اپنی طرف سے تراش لیں (خدا کی) جیسی جیسی صفتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ اُن سے پاک اور بالاتر ہے

ف۱ دانے سے جو چیز سب سے پہلے پھوٹتی ہے اُسے کوا کہتے ہیں ۱۲۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ زیتون ہو یا انار ہو پھل ایک ہی شکل کے ہوتے ہیں اور مزہ مختلف ۱۲

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ

(وہی) آسمان و زمین کا موجد ہے اور اُس کے اولاد کیوں ہونے لگی

لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

جبکہ کبھی اُس کی کوئی جورو ہی نہیں رہی اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ

ہر چیز کے حال سے واقف ہے یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی (اَور) معبود نہیں (وہی)

كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ

تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے تو اُسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے

الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ

(مخلوقات کی) نظریں تو اُس کو معلوم کر نہیں سکتیں اور (لوگوں کی) نظروں (کی حقیقتوں) کو وہ خوب جانتا ہے اور وہ بڑا باریک بیں

الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ

باخبر ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے دل کی آنکھیں تو تمہارے پاس آ ہی چکی ہیں پھر اب جو دیکھے (اور سمجھے)

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾

تو اُس کا نفع اُسی کی ذات کو ہے اور جو (دیدہ و دانستہ) اندھا ہو جائے تو اُس کا وبال بھی اُسی کی جان پر ہے اور (اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ) میں تم لوگوں کا کچھ محافظ تو ہوں نہیں

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ

اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں (طرح طرح) پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں (تاکہ منکروں پر حجت تمام ہو) اور تاکہ اُن کو قائل ہونا پڑے کہ تم نے (اُن کو قرآن) پڑھ کر سنایا (اور سمجھایا) اور تاکہ

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں اُن کو (قرآن کا مطلب) اچھی طرح سمجھا دیں (اے پیغمبر قرآن) جو تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُسی (کی ہدایت)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَآءَ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو اور اگر

اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ

خداچاہتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان پر کوئی محافظ تو مقرر کیا نہیں اور نہ

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

تم ان پر تعینات ہو (کہ ان کو بھٹکنے نہ دو) اور (مسلمانو!) جو مشرک

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ

خدا کے سوا (جن) معبودوں کی پرستش کرتے ہیں اُن کو بُرا نہ کہو کہ یہ لوگ (بھی) بے سمجھے (ناحق زبردستی سے) خدا کو بُرا کہہ بیٹھیں گے۔ اسی طرح

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ

ہم نے ہر فرقے کے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے ہیں پھر (آخرکار) اُن (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

تو جیسے جیسے اعمال (دنیا میں) کر رہے تھے (خدا اُن کا بُرا بھلا) اُن کو بتائے گا اور (کفارِ مکہ) اللہ کی

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا

بڑی سخت قسمیں کھا کھا کر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر (اُن کے کہنے کے مطابق) کوئی معجزہ اُن کے سامنے آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے (اے پیغمبر)

الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

کہ معجزے تو اللہ ہی کے پاس ہیں (یعنی اسی کے اختیار میں ہیں)، اور تم لوگ کیا جانو یہ لوگ تو معجزے آئے پر بھی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ

ایمان نہیں لائیں گے اور ہم ان کے دلوں اور

اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ

آنکھوں کو اُلٹ دیں گے (تو یہ معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے) جیسے اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے تھے

مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾

اور ہم اُن کو اُن کی سرکشی میں رہنے دیں گے کہ پڑے بھٹکا کریں

ع ١٠ ١٩

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم آسمان سے ان پر فرشتوں کو بھی اتارتے اور مردے بھی ان سے باتیں (بھی) کرتے اور

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

جتنی چیزیں (ان کی نظر سے بالفعل مخفی ہیں) (جیسے دوزخ و جنت وغیرہ) ان سب کو بھی ان کے سامنے لا کھڑا کرتے تب بھی تو یہ ایمان لاتے مگر یہ

اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

خدا کو (ان کی ہدایت) منظور ہو (تو وہ بات ہی دوسری ہے) ولیکن ان میں کے اکثر جہالت کرتے ہیں اور (اے پیغمبر جس طرح یہ کفار تمہارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں)

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ

شریر آدمیوں اور جنوں کو (پیغمبروں کا صبر آزمانے کے لئے) ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا دھوکا دینے کی غرض سے

اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا

ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتا رہتا تھا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرتے

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ

تو ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (اللہ پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور (ان شریروں کا ایک دوسرے کو اغوا کرنا) اس لئے (بھی) تھا کہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

جو لوگ (روز) آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان کی باتوں پر متوجہ اور خوش ہوں اور تاکہ جو کرتوت یہ کرتے ہیں وہ (بھی) کیا کریں

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں (اپنے تمہارے درمیان) خدا کے سوا کوئی اور پنچ تلاش کروں حالانکہ وہی (ذات پاک) ہے جس نے

اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ

تمہاری طرف (یہ) کتاب بھیجی جس میں (ہر طرح کی) تفصیل (موجود) ہے۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی ہے اس بات کو (بھی خوب) جانتے ہیں

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

کہ قرآن (بھی) حقیقت میں تمہارے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا ہے تو (اے پیغمبر خبردار) تم کہیں شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ

اور تمہارے پروردگار کا ارشاد (یعنی غلبۂ اسلام کا وعدہ) سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا کوئی ایسا (بیکار) نہیں کہ اُس کے کسی حکم کو ٹال سکے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

اور وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر) اکثر لوگ تو دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر اُن کے کہے پر چلو

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ

تو تم کو راہِ خدا سے بھٹکا چھوڑیں یہ لوگ تو صرف اپنے ذہنی خیالات پر چلتے اور

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

نری اٹکلیں (بیٹھے) دوڑاتے ہیں (اور بس) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں بیشک تمہارا پروردگار ہی اُن کو خوب جانتا ہے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ

اور جو راہِ راست پر ہیں اُن کو بھی وہی خوب جانتا ہے پس اگر تم لوگ اُس کے حکموں کا یقین رکھتے ہو تو جس (ذبیحہ) پر

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا

اور جس (ذبیحے) پر (بے تامل) کھاؤ اللہ کا نام لیا گیا ہو اُس کو

تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ

خدا کا نام لیا گیا ہو اُس سے تمہارے نہ کھانے کا سبب کیا ہے حالانکہ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کر دی ہیں اُن کو تفصیل کے ساتھ تم سے بیان کر دیں

عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

مگر ایک چیز کہ (حرام تو ہے) مگر بھوک وغیرہ کی وجہ سے تم اُس (کے کھانے) پر مجبور ہو جاؤ (تو یہ بھی حرام نہیں) اور بہت لوگ تو خواہی نخواہی

بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾

بلا تحقیق اپنی خواہشوں کے مطابق (لوگوں کو) بہکانے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ (شریعت کی) حد سے باہر ہو جاتے ہیں تمہارا پروردگار اُن (کے حال) سے خوب

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ

اور ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ (سب ہی) سے کنارہ کش رہو

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ

اُن کو اپنے کرتوت کا جلد بدلہ مل جائے گا اور جس (ذبیحہ) پر

يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اُس میں سے (کبھی) نہ کھاؤ اور اُس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہے اور شیاطین تو

لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ

اپنے ڈھب کے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہی رہتے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم نے اُن کا کہا مان لیا

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾ أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ

تو (یہ سمجھا جائے گا کہ) بلا شبہہ تم بھی مشرک ہو کیا ایک شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اُس میں جان ڈالی اور اُس کو

نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ

ایک نور عطا فرمایا جس کی مدد سے وہ لوگوں میں (خاص طرح) چلتا پھرتا ہے کیا وہ اُس جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں گھرا پڑا ہے

بِخَارِجٍ مِنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾

وہاں سے نکل نہیں سکتا (جس طرح یہ لوگ حرام و حلال میں کٹ حجتیاں کرتے ہیں) اسی طرح کافروں کو جو کچھ وہ کر رہے ہیں بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ

اور (جس طرح یہ لوگ دین حق کے خلاف کوشش کر رہے ہیں) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے لوگ پیدا کئے کہ وہی اُن بستیوں میں بدکردار بھی تھے تاکہ اُن میں فتنہ

وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ

اور حقیقی بھی فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں اپنے ہی حق میں کرتے ہیں اور (وہ لوگ اس امر کو) سمجھتے نہیں اور جب اُن کے پاس

آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ

کوئی آیت (قرآنی) آتی ہے تو کہتے ہیں جیسی بہت پیغمبرانِ خدا کو دی گئی ہے جب تک اسی طرح کی نبوت ہم کو نہ دی جائے ہم تو ایمان لانے والے ہیں نہیں

اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ

(سو) خدا جس جگہ اپنی پیغمبری (کی امانت) سپرد کرتا ہے وہ (اس جگہ کے محفوظ اور قابل اطمینان ہونے کو) بھی خوب جانتا ہے

الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا

جو لوگ جرم (خود پسندی) کے مرتکب ہیں عنقریب اُن کو اُن کی فتنہ انگیزیوں کے بدلے خدا کے ہاں (جا کر) ذلت اور بڑی سخت مار پڑنے والی ہے

كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ

تو جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ اُسے راہِ راست دکھائے

صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ

اُس کے سینے کو (قبولِ) اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو چاہتا ہے کہ اُسے گمراہ کرے اُس کے سینے کو

ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ

تنگ (اور) گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا اُس کو آسمان میں چڑھنا پڑتا ہے

الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾ وَهَٰذَا صِرَاطُ

جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر اسی طرح اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے اور (اے پیغمبر) یہ (دین اسلام ہی)

رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾

تمہارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے۔ جو لوگ غور (اور فکر) کرتے ہیں اُن کے لئے تو ہم (اپنی) آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٧﴾

اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لئے امن (چین) کا گھر (یعنی بہشت تیار) ہے اور (دنیا میں) جو عمل (نیک) کرتے رہے اُس کے صلے میں وہی اُن کا (ہر طرح) خبر گیراں ہے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

اور جس دن خدا سب (آدمیوں اور جنات) کو (اپنے حضور میں) جمع کرے گا (اور شیاطین کی طرف مخاطب ہو کر فرمائے گا کہ) اے گروہ جنات

مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا

بنی آدم میں سے تو تم نے اچھی بڑی جماعت اپنی طرف کر لی (تو) جو لوگ بنی آدم میں سے (دنیا میں) شیاطین کے دوست (بنے ہوئے) تھے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي

(دنیا میں) ہم ایک سے ایک فائدہ اُٹھاتے رہے اور (دنیا میں رہنے کا) جو وقت

أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ

تونے ہمارے لئے مقرر کیا تھا ہم اپنے اُس وعدے (کی منزل) تک پہنچ گئے (اب کیا ارشاد ہے) خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا (سب کا) ٹھکانا دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ

اللّٰهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ

آگے خدا کی مرضی (اے پیغمبر) بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے۔ اور اسی طرح ہم (قیامت کے دن) بعض

الظّٰلِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ

ظالموں کو بعض کے ساتھ شامل کردیں گے (اُن کی) اُس (کرتوت) کا بدلہ جو (دنیا میں) کرتے رہے ہیں (پھر ہم جنات اور بنی آدم دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے کہ)

وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِي

وانس کیا تمہارے پاس تمھیں میں کے پیغمبر نہیں آئے کہ تم سے ہمارے احکام بیان کریں

وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوا شَهِدْنَا عَلٰى أَنْفُسِنَا

اور تمہارے اِس دن کے پیش آنے سے تم کو ڈرائیں وہ عرض کریں گے ہم اپنے اُوپر آپ گواہی دیتے ہیں (یعنی اپنے گناہ کا اقرار)

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ

(واقع میں) دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں رکھا۔ اور (اب) انھوں نے آپ ہی اپنے اُوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا) کہ بیشک وہ

كَانُوا كٰفِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ أَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى

کافر تھے (اے پیغمبر) پیغمبروں کو بھیج بھیج کر حجت کا تمام کرنا اس سبب سے ہے کہ تمہارا پروردگار بستیوں کو ظلم (و زبردستی) سے ہلاک کرنے والا نہیں

بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا غٰفِلُونَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا

کہ اِدھر اُن کو ہلاک کردے اور (اُدھر) وہاں کے رہنے والے (خدا کے منشا سے) بےخبر ہوں اور جیسے جیسے عمل کئے ہیں اُنھیں (عملوں) کی رُو سے سب (لوگوں) کے

رَبُّكَ بِغٰفِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ

(لوگ دنیا میں) کر رہے ہیں تمہارا پروردگار اُس سے بےخبر نہیں اور (نیز) تمہارا پروردگار بےنیاز رحم والا ہے اگر

يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ

چاہے تم کو (سب کو دنیا سے اُٹھا) لیجائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جیسا کہ

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ

دوسرے لوگوں کی نسل میں سے (آخر) تم کو پیدا کر ہی چکا ہے جس (روز قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور آنے والا ہے اور تم (میں سے) کوئی

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ

(اس کو) مجبور کرنے والا نہیں (کہ قیامت کو واقع نہ ہونے دے)۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کر رہا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ہے (مگر ہاں) اس میں تو کچھ بھی شک نہیں کہ ظالم تو کسی طرح فلاح پانے کے نہیں

الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ

اور (یہ کافر) خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور (اسی کے پیدا کیے) چوپایوں میں اللہ کا بھی ایک حصہ ٹھہراتے ہیں

نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ

تو اپنے خیال پر کہتے (کیا) ہیں کہ اتنا تو خدا کا اور اتنا ہمارے شریکوں کا (یعنی ان معبودوں کا جن کو ہم نے شریک خدائی مان رکھا ہے)

فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ

پھر (ان کا برتاؤ یہ ہوتا ہے کہ) جو حصہ ان کے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کا ہوتا ہے وہ (تو) اللہ کی طرف پہنچتا نہیں اور جو حصہ اللہ کا ہوتا ہے وہ

يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ

ان کے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو پہنچ جاتا ہے (کیا ہی) برا حکم (تقسیم) ہے جو (یہ لوگ) لگاتے ہیں ف۱ اور اسی طرح

لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

بہتیرے مشرکین کو ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں نے ان کے اپنے بچے مار ڈالنے کو (ان کی نظروں میں) سدھ کر دکھایا ہے تاکہ (آخر کار) ان کو ابدی ہلاکت میں ڈال دیں

وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ

اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں (کہ سیدھا رستہ سوجھائی نہ دے) اور خدا چاہتا تو یہ لوگ ایسے (بے رحمی کے) کام نہ کرتے

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ

تو اے پیغمبر ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (اللہ پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور یہ لوگ (یہ بات بھی) کہا کرتے ہیں کہ (ہمارے چارپایوں اور کھیتیوں میں سے) فلاں چارپائے

ف۱
مشرکین عرب جو نیازیں چڑھاتے تھے اس میں سے ایک حصہ خدا کا بھی رکھتے تھے۔ باقی بتوں کا پھر بعد کو اگر معلوم ہوتا کہ خدا کا حصہ اچھا نور موٹا تازہ ہے تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کے حصے کی اچھی نیاز کو خدا کی طرف نہ بدلتے۔ کیونکہ ان کو بتوں کی خوشنودی کا لحاظ ہوتا تھا۱۲

وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ

اور فلانی کھیتی (یہ) اچھوتی چیزیں ہیں کہ ان کو اس شخص کے سوا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں دوسرا نہیں کھا سکتا اور کچھ چارپائے (ایسے) ہیں

حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ

کہ ان کی پیٹھ (پر سوار ہونا یا لادنا منع) ہے۔ اور کچھ چارپائے (ایسے) ہیں جن (کو ذبح کرتے وقت ان) پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔

عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۴۰﴾ وَ

(اور ان ڈھکوسلوں کو جو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں تو خدا پر (یہ ان کی) افترا پردازیاں ہیں (سو جیسی جیسی) افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں عنقریب خدا ان کو

قَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا

(یہ بھی) کہتے ہیں کہ (ہم نے جو بتوں کے نام چارپائے چھوڑ رکھے ہیں ذبح کرتے وقت) ان چارپایوں کے پیٹ میں (سے) جو بچہ (زندہ) نکلے اور اس میں جان ہو وہ

وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ

اور ہماری عورتوں پر (اس کا کھانا) حرام ہے اور اگر مرا ہوا ہو تو مرد و عورت (سب) اس (کے کھانے) میں شریک

سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۴۱﴾ قَدْ خَسِرَ

(سو) خدا ان کو عنقریب ان کی ان باتوں کی سزا دے گا بیشک وہ حکمت والا باخبر ہے بیشک وہ لوگ (بڑے ہی) گھاٹے میں ہیں

الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا

جنھوں نے بدعقلی (اور) جہالت سے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھ کر

مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

اللہ نے جو روزی ان کو دی تھی اس کو (اپنے اوپر) حرام کر لیا بلاشبہ یہ لوگ (راہ راست سے) بھٹک گئے اور

مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَ

سیدھے رستے آنے والے تھے بھی نہیں۔ اور وہی (ذات پاک) ہے جس نے باغ پیدا کئے (بعض) ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور

غَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ

(بعض) نہیں چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف (قسموں کے) ہوتے ہیں اور زیتون

۱۶
ع

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

اور انار کہ بعض تو صورت شکل میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے (ہیں) اور (بعض) نہیں (بھی) ملتے جلتے (لوگو!) یہ سب چیزیں جب پھلیں (تو) ان کے پھل کھاؤ

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾

اور (ان نعمتوں کے شکریے میں) ان کے کاٹنے اور توڑنے کے دن حق اللہ (یعنی زکوٰۃ) (اس میں سے) دے دیا کرو اور فضول خرچی نہ کرو (کیونکہ) فضول خرچی کرنے والوں کو

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَ

اور (اسی نے) چارپایوں میں (بعض بلند قامت) بوجھ اٹھانے والے (پیدا کیے) اور (بعض) زمین سے لگے ہوئے (جو نہیں لادے جاتے۔ لوگو!) خدا نے جو تم کو روزی دی ہے اس

لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٢﴾

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

(خدا نے یہ چارپائے نر و مادہ) آٹھ قسم (کے پیدا کیے ہیں) بھیڑوں میں سے (نر و مادہ) دو اور بکریوں میں سے (نر و مادہ) دو (اب اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ

کہ خدا نے (بھیڑ بکری کے) دونوں (نروں) کو حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا وہ (بچہ جس کو (ان) دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں

نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو مجھ کو (اس کی) سند بتاؤ اور

الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ

اونٹوں (میں) سے (نر و مادہ) دو اور گائے (کی قسم میں) سے (نر و مادہ) دو (اب اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ خدا نے (اونٹ گائے کے) دونوں (نروں) کو

حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ

حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا وہ (بچہ) جس کو (ان) دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں

الْأُنْثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ

یا جس وقت خدا نے تم کو ان چیزوں کے حرام کرنے کا حکم دیا تھا اس وقت تم (خود) موجود تھے

الربع

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ

تو اُس شخص سے بڑھکر ظالم (اور) کون ہو گا جو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لئے بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ

بیشک خدا سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

ع ۱۷ / ۵

فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً

کہ جو وحی آئی ہو اُس میں تو میں اُس پر کوئی چیز حرام پاتا نہیں مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا کوئی کھانے والا ان چیزوں میں سے جن کو تم حرام کہتے ہو کچھ کھالے تو میری طرف

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ

یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ یہ چیزیں بیشک ناپاک ہیں یا وہ (جانور) موجب نافرمانی ہو

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ

کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے (ذبح) کیا گیا ہو اس پر بھی جو شخص (بھوک سے) لاچار ہو (اور) نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور نہ (حد ضرورت سے) تجاوز کرنے والا ہو

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَي الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ

بیشک بخشنے والا مہربان ہے اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن والے جانوروں کو حرام کر دیا تھا

ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

اور (نیز) ہم نے گائے اور بکریوں میں سے اُن دونوں کی چربیوں کو اُن پر حرام کر دیا تھا مگر وہ (چربی)

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

اُن کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں ہو یا ہڈی سے ملی ہو (وہ حلال تھی) یوں (اس قید کے لگا دینے سے) ہم نے اُن کو اُن کی سرکشی کی سزا دی تھی

بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ

اور ہم (جو فرماتے ہیں) بیشک سچ فرماتے ہیں (ای پیغمبر) اس پر بھی یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو (ان سے) کہو کہ تمہارا پروردگار

رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

(بڑی) وسیع رحمت والا ہے اور (اسی وجہ سے ابتک تم پر عذاب نازل نہیں ہوا مگر تا بکے) گنہگار لوگوں سے اُس کا عذاب (ہمیشہ کے لئے تو) ٹلنے والا ہے نہیں

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا

مشرکین سے کچھ بعید نہیں کہ یہ حجت پیش کریں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ

آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

ہمارے باپ (دادے ایسا کرتے) اور ہم کسی چیز کو (اپنے اوپر) حرام کرتے ۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (پیغمبروں کو) جھٹلاتے رہے

قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ

یہاں تک کہ (آخر کار) ہمارے عذاب کا مزا چکھا (پر چکھا) ۔ (ای پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ آیا تمھارے پاس کوئی علمی سند بھی ہے

فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا

(اگر ہی) تو اُس کو ہمارے (دکھانے کے) لئے نکالو (اور پیش کرو) ۔ (سند تو تمھارے پاس کچھ ہی نہیں) نرے واہموں پر چلتے اور نری

تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ

اٹکلیں ہی دوڑاتے ہو ۔ (ای پیغمبر ان سے) کہو (کہ تم ہارے) اور اللہ کی حجت زبردست ٹھہری ۔ پھر اگر وہی چاہتا تو تم سب کو (دین حق کا) رستہ

أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ

دکھا دیتا ف ای پیغمبر (ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے گواہوں کو لا حاضر کرو کہ اس بات کی گواہی دیں

أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا

کہ (یہ چیزیں جن کو تم حرام بتاتے ہو) اللہ نے ان کو حرام کیا ہی ۔ پس اگر (وہ گواہ لے آئیں اور گواہ اُن کے موافق) گواہی بھی دیں تو تم اُن (کے ساتھ ہو کر اُن) کی ہاں میں ہاں نہ ملانا اور

تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

اُن لوگوں کی نفسانی خواہشوں پر چلنا جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو

بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا

(روز) آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور وہ (دوسرے معبودوں کو) اپنے پروردگار کے برابر سمجھتے ہیں (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ادھر آؤ میں

حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ

تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمھارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ یہ) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ

ع ۱۸ / ٦ / ۵

ف ۱
کفار مکہ جب دلیل سے عاجز آ جاتے تو مشیتِ الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے لیکن وہ مرضی اور مشیئت میں فرق نہیں کرتے خدا نے اس آیت میں مرضی اور مشیئت کا فرق نہایت عمدہ طور پر دکھایا ہی کہ جو خدا کی مرضی تھی وہ پیغمبروں کے ذریعے سے ظاہر کر دی گئی اور لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کریں یا بری راہ چلیں ۔ بروں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بری راہ اختیار کی تو ملزم ٹھہرے اور خدا کی حجت اُن پر تمام ہوئی مشیئت الٰہی سے اور اس سے کچھ تعلق نہیں مشیئت الٰہی بالکل دوسری چیز ہی ۔ اس میں شک نہیں کہ خدا چاہتا تو سب راہِ راست پر چلتے مگر اس نے یہ چاہا کہ لوگ اپنے ارادے سے راہِ راست اختیار کریں ۔ تو لوگوں کے افعال سے مشیئت الٰہی کا تعلق نہیں ہی ۔ بلکہ ان کی اپنی مشیئت متعلق ہی یعنی مشیئت الٰہی یہی تھی [illegible]

إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ

سلوک کرتے رہو اور مفلسی (کے ڈر) سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ہم (ہی) تم کو (بھی) رزق دیتے ہیں اور اُن کو (بھی)

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا

اور بے حیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں تم اُن میں سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور

النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

جان جس (کے مارنے) کو اللہ نے حرام کر دیا ہے (اُس کو) مار نہ ڈالنا مگر حق پر یہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم خدا نے تم کو دیا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

(دنیا میں رہنے کا طریقہ) سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس (بھی) نہ جانا مگر ایسی طرز پر کہ (اُس کے حق میں) بہتر ہو

حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا

یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچے اور انصاف کے ساتھ پوری پوری ماپ کرو اور (پوری پوری) تول

نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ

ہم کسی شخص پر اُس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتے اور جب بات کہو تو گو

ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

(اپنا) قرابت مند ہی (کیوں نہ) ہو انصاف (کا پاس) کرو اور اللہ کے (ساتھ جو) عہد (کر چکے ہو اُس) کو پورا کرو یہ ہیں وہ باتیں جن کا تم کو خدا نے حکم دیا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ

نصیحت پکڑو اور (اُس نے) یہ (بھی ارشاد فرمایا ہے) کہ یہی ہمارا سیدھا رستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ

اور (دوسرے) رستوں پر نہ پڑ لینا کہ یہ تم کو خدا کے رستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے (غرض) یہ (سب وہ) باتیں ہیں

وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى

جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ پھر (ایک بات یہ بھی ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

کتاب (تورات) عطا فرمائی کہ جس سے اُس شخص (کے ایمان) کی تکمیل ہوتی ہے جو نیکوکار ہے اور اس میں کل باتوں کے تفصیلی احکام موجود ہیں اور (لوگوں کے لئے) ہدایت

ع ١٩

وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ

اور رحمت ہے (اور یہ کتاب موسیٰ کو اس غرض سے دی گئی تھی) تاکہ لوگ (اس کو پڑھ کر) اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین لائیں اور یہ کتاب (یعنی قرآن بھی)

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا

ہم ہی نے اس کو اُتارا ہے برکت والی (کتاب) ہے تو اسی (کے حکم) پر چلو اور (خدا سے) ڈرتے رہو عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے (اور یہ کتاب ہم نے اس لئے اُتاری ہے)

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

کہ ہم سے پہلے (یہود و نصاریٰ) بس دو ہی گروہوں پر کتاب اُتری تھی اور ہم تو اُن کے پڑھنے پڑھانے سے

لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى

بالکل بے خبر تھے یا یہ عذر کرنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب اُتری ہوتی تو ہم ضرور ان (یہود و نصاریٰ) سے کہیں بڑھ کر راہ راست پر ہوتے

مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ

تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آ پہنچیں تو

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ

اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا جو خدا کی آیتوں کو جھٹلائے اور اُن سے کنارہ کشی اختیار کرے جو لوگ

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

ہماری آیتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں ہم عنقریب اُن کی کنارہ کشی کے بدلے میں اُن کو بُری مار کی سزا دیں گے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ

کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی جان نکالنے کو) ان کے پاس آ موجود ہوں یا تمہارا پروردگار (خود) ان کے پاس آئے یا

يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ

تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہوں (سو) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں (یعنی قیامت کے آثار) ظاہر ہوں گے

نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ

تو جو شخص اُس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اپنی ایمان (کی حالت) میں اُس نے نیک کام نہیں کئے اب اُس کا ایمان لانا اُس کو کچھ بھی سود مند نہ ہوگا

قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (اگر تم اس بات کے منتظر ہو تو اچھا) انتظار کرو ہم (مسلمان بھی) انتظار کرتے ہیں ف۱ (اے پیغمبر) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور

كَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ

کئی فرقے بن گئے تم کو اُن (کے جھگڑوں) سے کچھ سروکار نہیں اُن کا معاملہ بس خدا کے حوالے (کہ وہ اُن کا حساب لے گا) پھر

يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ

جو کچھ (دنیا میں) کر گئے ہیں (اُس کا نیک و بد) اُن کو بتا دے گا جو شخص (قیامت کے دن) نیکی لے کر آئے گا تو

أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا

اُس کا دس گنا اُس کو ثواب ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا تو بس اُتنی ہی سزا بھگتے گا اور لوگوں پر (کسی طرح کا)

يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ

ظلم نہیں کیا جائے گا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھ کو تو میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے

دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦١﴾

کہ وہی ٹھیک دین ہے یعنی ابراہیم کا طریقہ کہ وہ ایک ہی (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ

کوئی اُس کا شریک نہیں اور مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں اُس کے حکم برداروں میں پہلا حکم بردار ہوں۔ (اے پیغمبر ان سے) پوچھو

أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کہ کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ میں خدا کے سوا کوئی (دوسرا) پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے

ف۱ یعنی حق و باطل کے فیصلے کو اگر قیامت کے آنے پر ہی موقوف رکھتے ہو اور اسی کے منتظر ہو تو ہم بھی قیامت کے منتظر ہیں مگر ہمارے تمہارے انتظار میں فرق ہے تم کو اُس کے آنے کا یقین نہیں اور ہم کو اُس کا کامل یقین ہے تم نے اُس کو ہنسی سمجھ رکھا ہے اور ہم اُس کو ایک واقعہ ہولناک جانتے ہیں ۱۲۔

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ

تو (اس کا وبال) اسی پر (پڑے گا) اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ (اپنے اوپر) نہیں لیگا پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ

تو (دنیا میں) جن جن باتوں میں اختلاف کرتے ہو وہ تم کو بتائے گا (کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر) اور وہی ذات پاک ہے جس نے تم کو زمین میں

الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي

(اپنا) نائب بنایا (کہ تم دنیا کی چیزوں میں تصرفات کرتے ہو) اور (مقدرت اور حکومت وغیرہ کے اعتبار سے) بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی تاکہ

مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

جو نعمتیں تم کو دی ہیں ان میں تمہاری آزمائش کرے (اے پیغمبر) بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور اس میں (بھی) شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

ع ۱۱ — نصف

سورة الاعراف نزلت بمكة الا واسئلهم عن القرية الى ثمان آيات وهي مائتان وست آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۶۵﴾

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓمٓصٓ ﴿۱۶۶﴾ كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ

(یہ) کتاب تم پر اس غرض سے اتاری گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے (کافروں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۶۷﴾ اتَّبِعُوا

اور ایمان والوں کو نصیحت ہو تو اس کتاب کی وجہ سے تم کو کسی طرح تنگ دل نہ ہونا چاہیے (لوگو!) یہ قرآن

مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا ہے اسی (کی ہدایت) پر چلو اور خدا کے سوا (اپنے) چہیتوں (یعنی معبودوں) کی پیروی نہ کرو

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۶۸﴾ وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا

(مگر) تم لوگ غور کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو اور کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر مارا کہ لوگوں نے ہماری نافرمانی کی تو

بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ

رات کے وقت اُن بستیوں پر ہمارا عذاب آ نازل ہوا یا (ایسے وقت کہ دن کو) وہ لوگ پڑے سوتے تھے سو

جَاءَهُمْ بَأْسُنَا إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْأَلَنَّ

جس وقت ہمارا عذاب اُن پر آ نازل ہوا تو اُن سے اس کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا کہ لگے کہنے ہم ہی برسرِ زیادتی تھے (اور جس دن قیامت آئے گی)

الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ

جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم اُن سے ضرور پوچھ کریں گے اور خود پیغمبروں سے (بھی) ضرور پوچھ کریں گے پھر حقیقتِ الحال

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ

جو ہم کو معلوم ہے ہم اُس کو بھی اُن سے بیان کریں گے اور ہم (ان کے عمل کے وقت ان سے) کہیں غائب تو ہو ہی نہیں گئے تھے اور (عملوں کی) تول اُس دن

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨﴾ وَمَنْ

تو جن کے اعمال (نیک) کا وزن بھاری ہوگا وہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن

خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ

کے اعمال (نیک) کا وزن ہلکا ٹھہرے گا یہی وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اس وجہ سے آپ اپنا نقصان کیا

بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَ

کہ ہماری آیتوں کی نافرمانی کرتے تھے اور (اے بنی آدم) ہم نے تم کو زمین میں (رہنے اور اس میں تصرف کرنے کے لیے) جگہ دی

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ وَ

اُسی میں تمہاری زندگی کے سامان مہیا کیے (سو تم بہت ہی کم) شکر کرتے ہو اور

ع ١ / ٨

لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا

ہم ہی نے تم کو (یعنی تمہارے باپ آدم کو) پیدا کیا اور پھر تمہاری (یعنی تمہارے باپ آدم کی) شکل بنائی پھر ہم نے فرشتوں کو حکم دیا

لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿١١﴾

کہ آدم کے آگے جھک جاؤ (سب) جھک گئے مگر ابلیس کہ وہ جھکنے والوں میں (شامل) نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج

(خدا نے ابلیس سے) پوچھا کہ جب ہم نے تجھکو حکم دیا تو (آدم کے آگے) جھکنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی ۔ وہ بولا میں اس سے بہتر ہوں

خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (١٢) قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا

(کیونکہ) مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو خاک سے (اس پر خدا نے فرمایا) تو بہشت سے نیچے اتر (کیونکہ) (کہ تجھ کو یہ شیخی ہے)

يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ (١٣)

تیری اتنی ہستی نہیں کہ تو بہشت میں (رہکر) شیخی مارے تو (یہاں سے) نکل باہر ہو کہ (تو بھی ہر) ذلیلوں کا ایک ذلیل

قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (١٤) قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (١٥)

لگا عرض کرنے کہ جس دن (سب) لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کئے جائیں اس دن تک کی مجھے مہلت دے (خدا نے فرمایا) (منظور) تجھ کو مہلت دی گئی

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ٥

(اس پر شیطان) بولا کہ جیسی تو نے میری راہ ماری ہے میں بھی تیرے سیدھے رستے پر بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں تو سہی

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ

پھر ادبدا کر ان کے آگے سے آؤں اور ان کے پیچھے سے (آؤں) اور

أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (١٦)

ان کی داہنی طرف سے (آؤں) اور ان کی بائیں طرف سے (آؤں اور جس طرح بن پڑے ان کو بھٹکا کر رہوں) اور تو اکثر بنی آدم کو (اپنا) شکر گزار نہیں پائے گا

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

(خدا نے) فرمایا کہ بہشت سے نکل باہر ہو (اور تو) خوار راندۂ درگاہ (ہے) بنی آدم میں سے جو تیری پیروی کرے گا ہم بلاشبہہ

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ (١٧) وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

(تجھ سے اور ان سے یعنی) تم سب سے جہنم بھر دیں گے اور (ہم نے آدم سے کہا کہ) ای آدم تم

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

او تمھاری بی بی (حوا) بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو) اور اس درخت (گندم) کے پاس نہ جانا

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا

(ایسا کروگے) تو تم نافرمانوں میں (داخل) ہو جاؤ گے پھر شیطان نے دونو (میاں بی بی) کو بہکایا

الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں جو اُن کی نظر سے مخفی تھیں (یعنی اُن کا آگا پیچھا) وہ اُنھیں کھول دکھائے اور (آدم سے) لگا کہنے کہ

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

تمہارے پروردگار نے جو اس درخت (کے پھل کھانے) سے تم کو مناہی کردی ہے تو ہو نہ ہو اس کا سبب یہ ہے کہ کہیں (ایسا نہ ہو) تم دونوں فرشتے بن جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ

یا دونوں ہمیشہ (ہمیشہ کو جیتے) رہو اور اُن سے قسمیں کھا کھا کر بیان کیا کہ بلاشبہ میں تمھارا

النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

خیر خواہ ہوں غرض دھوکے سے اُن کو (درخت ممنوع کے کھانے کی طرف) مائل کر لیا تو جونہی اُنھوں نے درخت (کے پھل) کو چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ

تو دونوں کے پردہ کرنے کی چیزیں اُن کو دکھائی دینے لگیں اور لگے بہشت کے پتوں کو اپنے اوپر چپکانے

الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ

اور اُن کے پروردگار نے اُن کو ڈانٹا کہ کیا ہم نے تم کو اس درخت (کے کھانے) کی مناہی نہیں کی تھی

وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا

اور کیا تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے یہ دونوں لگے کہنے کہ

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے (اس پر خدا نے) فرمایا کہ (تم میاں بی بی اور شیطان تینوں) بہشت سے نیچے اُتر جاؤ تم میں ایک کا

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ

دشمن ایک۔ اور تم (بنی آدم) کو ایک وقتِ خاص (یعنی مرتے دم) تک زمین پر رہنا ہوگا اور (تمھارا) سامان زیست بھی وہیں مہیا ہے

حِينٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾

(خدا نے یہ بھی) فرمایا کہ زمین میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے اور اسی میں سے (قیامت کے دن دوبارہ) نکال کھڑے کرکے جاؤگے

ع ٢ ٥ ٩

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَ

اے بنی آدم ہم نے تمھارے لئے ایسا لباس اتارا ہے جو تمھارے پردے کی چیزوں کو چھپائے اور

رِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ

(موجب) زینت (بھی ہو) اور پرہیزگاری کا لباس یہ (سب لباسوں سے) بہتر ہے۔ یہ (یعنی لباس کا ہونا) خدا کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے

اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

تاکہ لوگ (اس بات میں) غور کریں۔ اے بنی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تم کو (راہِ خدا سے) بہکا نہ دے

الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا

جس طرح کہ اس نے تمھارے والدین (آدم اور حوا) کو بہشت سے نکلوا دیا۔ اُن کا بہشتی لباس اُن سے لگا اتروا دیے

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ

تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں اُن پر ظاہر کردے (غرض اغوائے شیطان سے بچتے رہو کیونکہ) وہ اور اس کی (ذریات) تم کو (اُدھر سے) دیکھتے رہتے ہیں

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ

جدھر سے تم اُن کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو اُن ہی لوگوں کا یار (ہمدم) بنایا ہے

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا

جو ایمان نہیں لاتے۔ اور جب یہ لوگ کسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں

وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ

کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی (طریقے) پر (چلتے) پایا ہے اور خدا نے ہم کو اس کی اجازت دی ہے (اے پیغمبر اُن سے) کہہ دو

لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ

بے حیائی کے کام کی اجازت دیتا نہیں - آیا تم لوگ بے سوچے سمجھے خدا پر جھوٹ بولتے ہو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ

کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور (فرمایا ہے کہ) ہر ایک نماز کے وقت (تم سب خدا کی طرف) متوجہ ہو جایا کرو اور

ادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾

خالص اسی کی تابعداری مدنظر رکھ کر اس کو پکارو جس طرح تم کو پہلے (پیدا) کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ بھی (پیدا) ہو گے

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

(اسی نے) ایک فریق کو ہدایت دی اور ایک فریق ہے کہ گمراہی ان (کے سر) پر سوار ہے ان لوگوں نے

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ

خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو (اپنا) دوست بنایا اور (با این ہمہ) سمجھتے ہیں کہ وہ

مُهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ

راہِ راست پر ہیں اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت (لباس وغیرہ سے) اپنے تئیں آراستہ کر لیا کرو اور

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ

کھاؤ اور پیو اور فضول خرچیاں نہ کیا کرو (کیونکہ) خدا فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ

حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ

اللہ نے جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں (ان کو) کس نے حرام کیا ہے

قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ

(یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان کو) سمجھا دو کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں ایمان لائے ہیں قیامت کے دن یہ (نعمتیں) خاص کر انہیں کو دی جائیں گی ف

الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾ قُلْ إِنَّمَا

اسی طرح ہم اپنے احکام ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

ع ۳ / ۱۰

ف

مطلب یہ ہے کہ دنیا و ما فیہا سب کچھ آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے کافر ہو یا مسلمان از قسم زینت و رزق طیب کوئی چیز کسی پر حرام نہیں ہے جو کچھ کہ زمانے میں ہے انسان کے لئے ہے آراستہ پیراستہ اسی مہمان کے لئے ہے البتہ آخرت میں یہ نعمتیں کافروں پر حرام ہوں گی - یعنی کافر ان نعمتوں سے محروم رہیں گے تو جو مسلمان ہو کر زینت کی کسی چیز یا رزق طیب کو از خود اپنے اوپر حرام کرے وہ خدا کے منشا کے خلاف کرتا ہے

حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ

میرے پروردگار نے تو صرف بے حیائی کے کاموں کو منع فرمایا ہے وہ (بے حیائی کے کام) ظاہر ہوں تو اور پوشیدہ ہوں تو اور گناہ کو اور ناحق (ناروا کسی پر) زیادتی کرنے کو

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا

اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک قرار دو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ

اور یہ کہ بے سوچے سمجھے خدا پر لگو بہتان باندھنے اور ہر ایک قوم (کے مٹنے) کا ایک وقت مقرر ہے

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

پھر جب اُن کا وقت آ پہنچتا ہے تو (اُس سے) نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ (ایک گھڑی) آگے بڑھ سکتے ہیں

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس پہنچیں (اور) ہمارے احکام تم کو پڑھ کر سنائیں

فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

تو (اُن کا کہا مان لینا کیونکہ) جو شخص (اُن کے کہنے کے مطابق) پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی (حالت کی) اصلاح کرے گا تو (قیامت کے دن) اُن پر نہ تو کسی طرح

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور اُن سے اکڑ بیٹھیں گے وہی دوزخی ہوں گے

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھے

كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ

یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے یہی وہ لوگ ہیں جن کو (تقدیر کی) لکھے ہوئے میں سے اُن کا حصہ (رزق وغیرہ) تو اُن کو پہنچے گا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہاں تک کہ جب ہمارے فرشتے[1] اُن کی روحیں قبض کرنے کے لئے اُن کے سامنے آ موجود ہوں گے تو (اُن سے) پوچھیں گے کہ اب وہ کہاں ہیں جن کو تم

[1] فرشتہ اور فرستہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں جس کی عربی رسول ہے اس لئے ہم نے رسل کا ترجمہ یہاں فرشتے کیا ہے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ

خدا کے سوا (حاجت روائی کے لئے) بلایا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے غائب (غلا) ہو گئے اور اپنے اوپر آپ گواہی دیں گے (یعنی اقرار کریں گے)

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

کہ بیشک وہ کافر تھے۔ اِس پر خدا اُن کو حکم دے گا کہ اور کافر اُمتیں از قسم جن و انس جو تم سب سے پہلے گزری ہیں اُن میں (مل کر تم بھی)

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ

دوزخ میں جا داخل ہو اگرچہ یہ لوگ سب دوزخ میں جائیں گے مگر اس قدر ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے کہ جب ایک اُمت دوزخ میں جائے گی تو اپنی بہن (یعنی

حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

یہاں تک کہ جب سب کے سب دوزخ میں جمع ہوں گے تو اِن میں کی پچھلی اُمت اپنے سے پہلی اُمت کے حق میں بد دعا کرے گی کہ اے ہمارے پروردگار

هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ

اِن ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تو ان کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا

لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۸ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ

کہ تم میں سے ہر ایک (فریق) کو دوہرا (عذاب) مگر تم کو (اس کی وجہ) معلوم نہیں ف۱ اور (یہ سن کر) اُن میں کے پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے

فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

کہ اب تو تمہارے لئے ہم پر کوئی فضیلت ثابت نہ ہوئی تو (جس طرح ہم اپنے کئے کی سزا میں عذاب کے مزے چکھ رہے ہیں تم بھی) اپنے کئے کی سزا میں عذاب (کے مزے چکھو)

تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے اکڑ بیٹھے

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

نہ تو اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ بہشت (ہی) میں داخل ہونے پائیں گے

حَتّٰي يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۰

یہاں تک کہ اُونٹ سوئی کے ناکے میں سے (ہو کر نہ) گزر جائے ف۲ اور مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

ع ۴ / ۸ / ۱۱

ف۱
یعنی اگر تم سے پہلی اُمتوں نے ایک نمونۂ بد قائم کیا جس کی وجہ سے تم گمراہ ہوئے تو تم نے اُن کے حالات سے عبرت کیوں نہیں پکڑی۔ نمونۂ بد کا قائم کرنا اُن کا قصور اور اُن کے حالات سے عبرت نہ پکڑنا تمہارا دونوں برابر ہیں۔ وہ نمونۂ بد قائم کرنے سے دوہرے عذاب کے یوں مستحق ہوئے کہ آپ بدی کی اور دوسروں کو بدی کی ترغیب دی۔ اور تم کو دوہرا عذاب اسلئے ہوا کہ بدی کی اور پچھلے لوگوں کے حال سے متنبہ ہوئے اُن کے پیچھے لگ گئے ۱۲۔

ف۲
مطلب یہ ہے کہ نہ اُونٹ کبھی سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکلا ہے اور نہ نکل سکتا ہے۔ اسی طرح کفار بہشت میں گھسنے نہیں پائیں گے ۱۲۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ

کہ اُن کے لئے آگ کا بچھونا ہوگا اور اُن کے اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا اور

نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

سرکش لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل بھی کئے (اور)

نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ہم تو کسی شخص پر اُس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ ڈالا ہی نہیں کرتے یہی لوگ جنتی ہوں گے کہ اُس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ

ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جو کچھ اُن کے دلوں میں (ایک دوسرے سے) رنجش ہوگی اُس کو بھی ہم نکال دیں گے

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

اُن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور بول اُٹھیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اس (بہشت میں آنے کا رستہ) دکھایا

لِهٰذَا ۣ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا

اور اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم کسی طرح پر جنت کا رستہ ڈھونڈے نہ پاتے

اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا

بے شک ہمارے پروردگار کے رسول (دین) حق لے کر آئے تھے اور اُن لوگوں سے پکار کر کہہ دیا جائے گا

اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ

کہ یہی جنت ہے جس کے تم اُن عملوں کی بدولت وارث قرار دیے گئے ہو جن کو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ

(دنیا میں) کرتے تھے اور جنتی لوگ دوزخیوں کو پکاریں گے (اور پوچھیں گے)

اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ

کہ ہمارے پروردگار نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اُس کو سچا پایا تو کیا

وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ

(تم سے) جو تمھارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا تم نے (بھی) اُس کو سچا پایا (یا نہیں) وہ کہیں گے ہاں تو (اُس وقت) اُن میں ایک پکارنے والا پکار اُٹھے گا

بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

کہ ظالموں پر خدا کی لعنت جو اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۘ﴿۴۵﴾

اور (لوگوں کے دلوں میں شبہے ڈال کر) اُس میں کجی پیدا کرنی چاہتے اور وہ (روز) آخرت سے (بھی) انکار رکھتے تھے

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا

اور بہشتیوں اور دوزخیوں کے بیچ میں ایک آڑ (یعنی حدفاصل) ہوگی جس کا نام اعراف ہے اور (اُس) اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو (بہشتیوں اور دوزخیوں) دونوں

بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟

اُن کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچان لیں گے اور بہشتیوں کو پکار کر سلام علیک کریں گے

لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

(اعراف والے خود ابھی) جنت میں نہیں گئے مگر وہ توقع کر رہے ہیں اور جب

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

دوزخیوں کی طرف اُن کی نظر جا پڑے گی تو (اُن کی خرابیاں دیکھ کر خدا سے) دعا مانگنے لگیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ

اِن ظالم لوگوں کے ساتھ ہم کو (شامل) نہ کیجیو اور اعراف والے

رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ

کچھ (دوزخی) لوگوں جنہیں اُن کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے کہ (تو)

جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

تمھارے جتھے ہی کچھ تمھارے کام آئے اور (نہ تمھاری) شیخیاں ہی جو تم (دنیا میں) مارا کرتے تھے (پھر وہ بہشتیوں کی طرف اشارہ کر کے دوزخیوں سے پوچھیں گے) کیا یہی لوگ ہیں جن کی نسبت

وقف لازم ۔ وقف النبی ۔ وقف غفران

ع ٥ ۔ ٨ ۔ ١٢

اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (یہ تو جنت میں آداخل ہوئے اور ان کو حکم مل گیا کہ) جنت میں چلے جاؤ (یہاں)

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

الثلثة

تم پر نہ کسی طرح کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ تم (کسی طور پر) آزردہ خاطر ہوگے اور دوزخی

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

پکار (پکار) کر جنتیوں سے کہیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ لا

تم کو جو خدا نے (بڑی فراغت سے) روزی دی ہے اس میں سے کچھ ہم کو بھی دے ڈالو۔ وہ کہیں گے کہ خدا نے جنت کا دانہ پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ

کہ ان لوگوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی ان کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ

تو آج (قیامت کے دن) ہم ان کو (قصداً) بھلا دیں گے جیسا کہ یہ لوگ (دنیا میں)

يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ

اپنے اس دن کے پیش آنے کو بھولے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے اور

جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

ہم نے تو ان (کفارِ مکہ) کو قرآن (بھی) پہنچا دیا (اور) سمجھ بوجھ کر اس میں ہر طرح کی تفصیل بھی کر دی

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ

کہ وہ ایمان والے لوگوں کے حق میں ہدایت اور رحمت ہے۔ (جو وعدہ یا وعید اس کتاب میں ہے) کیا یہ لوگ اس کے وقوع ہی کے منتظر ہیں

يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ

سو جس دن اس کا وقوع ہوگا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے تھے وہ اقرار کریں گے

قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ

کہ بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لے کر آئے تھے تو (اُس وقت اُن کو اس کی جستجو ہوگی کہ) کیا ہمارے کوئی سفارشی بھی ہیں

فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا

کہ آج ہماری سفارش کریں یا ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹا دیا جائے تو جیسے عمل ہم پہلے کیا کرتے تھے اُن کے خلاف (دوسرے) عمل کریں بیشک ان لوگوں نے

أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۵۳﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ

آپ اپنا نقصان کیا اور یہ جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ ان سے (سب) گئی گزری ہوگئیں (لوگو!) بیشک تمہارا پروردگار وہی

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

اللہ ہی ہے جس نے چھ دن میں آسمان و زمین کو پیدا کیا پھر

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا

عرش پر جا براجا وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات دن کے پیچھے لپکی ہوئی چلی آتی ہے

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ

اور اُسی نے آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا ہے کہ یہ سب زیر فرمان الٰہی ہیں (لوگو!) سن رکھو کہ خدا ہی کی

الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۴﴾ ادْعُوا

خلق ہے اور (خدا ہی کا) حکم ف۱ اللہ جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے (اُس کی ذات بڑی) بابرکت ہے (لوگو!)

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۵﴾ وَلَا

اپنے پروردگار سے گڑگڑا (گڑگڑا) کر اور چپکے چپکے دعا کرتے رہو کیونکہ وہ (حد عبودیت سے) باہر قدم رکھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف۲ اور

تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا

درستی کے ساتھ انتظام ملک ہوئے پیچھے اُس میں فساد نہ پھیلاؤ اور (عذاب کے) ڈر سے

وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾

اور (فضل کی) اُمید پر خدا سے دعائیں مانگتے رہو کیونکہ خدا کی رحمت خلوص رکھنے والوں سے بہت ہی قریب ہے

ع ۶ ۱۳

ف۱ خدا کی طرف سے یہ ایک منادی ہے اور کلمۂ اَلا اس پر دلالت کر رہا ہے جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں غدر سنہ ۵۷ء سے پہلے جو منادی کی جاتی تھی تو اس کے الفاظ یہ ہوتے تھے "خلق خدا کی، ملک بادشاہ کا، حکم کمپنی بہادر کا"۔

ف۲ یعنی بندہ ہر وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے اور اگر اپنی احتیاج کو خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضایقہ کرتا ہے تو اس سے ایک طرح کا استغنا پایا جاتا ہے جو منافی عبودیت ہے اور ایک درجہ رضا و تسلیم کا ہے وہ علیحدہ ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي

اور وہی (ذات پاک) ہے جو (باران رحمت سے آگے (آگے) ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو مینہ کی آمد کی) خوشخبری پہونچا دیں۔ یہانتک کہ

اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ

جب ہوا (بوجھل) بادلوں کو لے اُڑتی ہے تو ہم کسی بستی کی طرف جو (اُفتادگی کی وجہ سے گویا) مری پڑی تھی بادل کو ہانک دیتے ہیں پھر (وہاں) بادل سے

الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر طرح کے پھل (زمین سے) نکالتے ہیں اسی طرح ہم (قیامت کے دن) مردوں کو (زمین سے) نکال کھڑا کریں گے۔

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ

تاکہ تم (ان باتوں میں غور کرو (اور قیامت کے دن مردوں کے جی اُٹھنے کا یقین لاؤ) اور جو بستی کہ اُس کی زمین عمدہ ہے اُس کے پروردگار کے حکم سے اُسکی پیداوار

رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ

اور جو (بستی کہ اُس کی زمین) ناقص ہے اُس کی پیداوار (بھی) ناقص ہی ہوتی ہے اسی طرح ہم (اپنی قدرت کے)

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

دلائل طرح طرح سے اُن لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جن کا شیوہ شکرگزاری ہے ف بیشک ہم ہی نے نوح کو

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو اُنھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو (کیونکہ) اُس کے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ

(اور اگر تم میرا کہا نہ مانوگے تو) مجکو تمھاری نسبت (قیامت کے) بڑے (ہولناک) دن کے عذاب کا (سخت) خوف ہے (اس پر)

مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

وہ لوگ جو اُن کی قوم میں رودار تھے لگے کہنے کہ ہمارے نزدیک تو تم صریح گمراہی میں (پڑے) ہو (اس پر نوح نے) کہا بھائیو!

لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

مجھ میں تو گمراہی (کی کوئی بات) ہی نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں

ع ۵ ۱۴

ف

پانی اور پیداوار اراضی کی مثال سے مقصود یہ ہے کہ نزول قرآن سے بعض کو ہدایت اور بعض کو گمراہی ہوتی ہے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا۔ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۱۲

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارے حق میں خیرخواہی کرتا ہوں اور میں اللہ (کے بتانے) سے ایسی (ایسی) باتیں جانتا ہوں جن کو

تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

تم نہیں جانتے — کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم میں سے ایک شخص کی معرفت تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور تاکہ تم (اس کے غضب سے) بچو اور تاکہ (آخرکار) تم پر رحم کیا جائے

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

باایں ہمہ لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ (سوار) تھے (طوفان سے) نجات دی اور جن لوگوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ہم نے غرق کردیا (کیونکہ) وہ لوگ (حق کے دیکھنے سے) اندھے ہو رہے تھے — اور (ہم ہی نے)

عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا انہوں نے (لوگوں کو سمجھایا) کہا کہ بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو (کیونکہ)

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ

اس کے سوا تمہارا کوئی (اور) معبود نہیں تو کیا تم (خدا کے غضب سے) نہیں ڈرتے (اس پر) ان کی قوم میں جو لوگ رودار (تھے اور)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ

منکر (خدا) تھے — لگے کہنے — کہ ہم تو بلاشبہ تم کو — حمق میں (مبتلا) پاتے ہیں

وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اور (نیز) بلاشبہ ہم تم کو — جھوٹا — سمجھتے ہیں — (ہود نے) کہا کہ بھائیو!

لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

مجھ میں — حمق (کی) تو کوئی بات ہی نہیں — بلکہ میں — پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا خیرخواہ (اور تمہارے نزدیک) معتبر (بھی) ہوں

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم ہی میں سے ایک شخص کی معرفت تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو جب کہ اس نے تم کو

مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ج

قوم نوح کے بعد (ان کا) جانشین بنایا اور تن و توش کا پھیلاؤ (بھی) تم کو (اوروں سے) زیادہ دیا

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اُن لوگوں نے (ہود سے) پوچھا کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے (پیغمبر بن کر) آئے ہو

لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ج فَاْتِنَا

کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں اور جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے رہے (ان سب کو) چھوڑ بیٹھیں پس

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

اگر سچے ہو تو جس (عذاب) کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہو ہم پر لا نازل کرو (ہود نے) جواب دیا کہ (بس جان رکھو کہ کوئی دم میں)

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہوا (کا ہوا) کیا تم مجھ سے

فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ

اُن (باد ہوائی) ناموں (کے بارے) میں جھگڑتے ہو جن کے (مصداق تو کچھ نہیں اور) تم نے اور تمہارے بڑوں نے (اپنی طرف سے) نام گھڑ رکھے ہیں (اور)

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری (بھلا) تو تم (عذاب کا) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

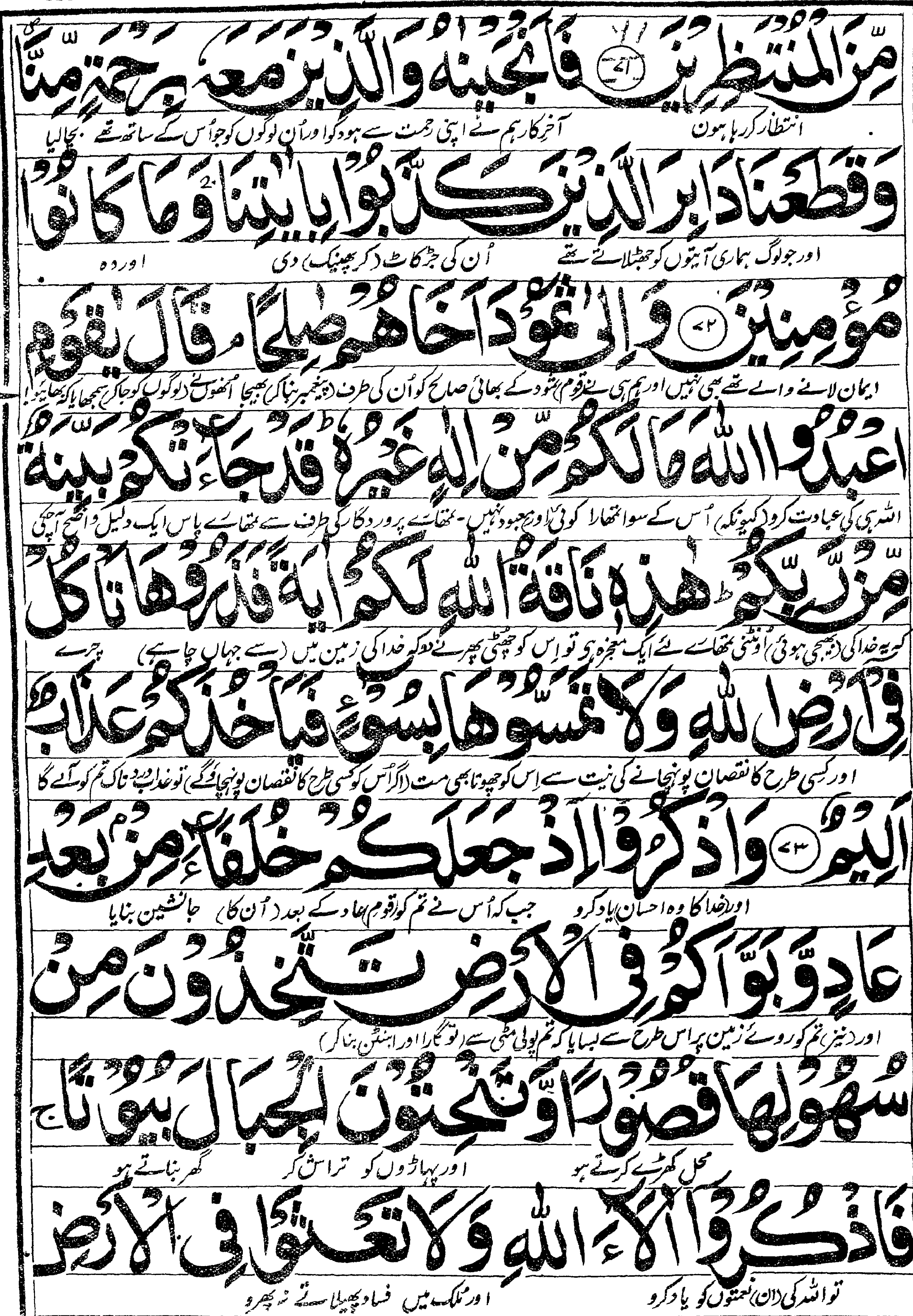

مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

انتظار کرتا ہوں آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ تھے بچا لیا

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُن کی جڑ کاٹ (کر پھینک) دی اور وہ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ

ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور ہم ہی نے قوم ثمود کے بھائی صالح کو اُن کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا انھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

اللہ ہی کی عبادت کرو (کیونکہ) اُس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک دلیل واضح آ چکی

مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

کہ یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اُونٹنی تمہارے لئے ایک معجزہ ہے تو اِس کو چھوٹی پھرنے دو کہ خدا کی زمین میں (سے جہاں چاہے) چرے

فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ

اور کسی طرح کا نقصان پہنچانے کی نیت سے اس کو چھونا بھی مت (اگر اُس کو کسی طرح کا نقصان پہنچاؤ گے) تو عذاب دردناک تم کو آ لے گا

اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ

اور خدا کا وہ احسان یاد کرو جب کہ اُس نے تم کو قوم عاد کے بعد (اُن کا) جانشین بنایا

عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ

اور (نیز) تم کو روئے زمین پر اس طرح سے بسایا کہ تم پولی مٹی سے (تو گارا اور اینٹیں بنا کر)

سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا

محل کھڑے کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

تو اللہ کی (ان) نعمتوں کو یاد کرو اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو

مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن

صالح کی قوم میں جو لوگ سردار (اور) بڑے آدمی تھے

قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ

غریب لوگوں سے جو اُن میں سے ایمان لے آئے تھے لگے پوچھنے کیا تم کو تحقیق معلوم ہے

أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ

کہ صالح واقع میں رسولِ خدا ہیں انھوں نے جواب دیا کہ جو حکم اُن کو دے کر ہماری طرف بھیجا گیا ہے ہمارا تو اُس پر

مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم

یقین (کامل) ہے (اس پر) جن کو (اپنی دنیاوی دولت وحشمت پر) بڑا گھمنڈ تھا لگے کہنے کہ جس چیز پر تم ایمان لے آئے ہو ہم تو

بِهِ كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ

اُس سے منکر ہیں غرض کہ اُنھوں نے اُونٹنی کو کاٹ ڈالا اور

أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا

اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ اے صالح جس (عذاب) کا تم ہم کو ڈراوا دکھاتے تھے

إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ

اگر (واقع میں) تم پیغمبر ہو تو (اُس کو) ہم پر لا نازل کرو پس اُن کو

الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾

زلزلے نے آلیا اور اپنے گھروں میں (جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی) بیٹھے (کے بیٹھے) رہ گئے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ

(جب ثمود پر عذاب نازل ہو چکا) تو صالح اُن (کے پاس) سے ٹل گئے اور (چلتے وقت اُن سے مخاطب ہو کر) کہا کہ بھائیو! میں نے تو

رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ

اپنے پروردگار کے احکام تم کو پہنچا دیئے تھے اور تمھاری خیر خواہی (بھی) کی تھی مگر تم پر کچھ ایسی شامت سوار تھی کہ تم خیر خواہوں کو (کبھی اپنا) دوست ہی نہیں سمجھتے تھے

النصحين ﴿٧٩﴾ ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة

اور (اے پیغمبر حالات) لوط کو (یاد کرو) جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے جا کر کہا کیا تم لوگ ایسی بیحیائی کے مرتکب ہوتے ہو

ما سبقكم بها من احد من العلمين ﴿٨٠﴾ انكم

کہ دنیا جہان میں تم سے پہلے کسی نے ایسی بے حیائی نہیں کی — کہ تم

لتاتون الرجال شهوة من دون النساء ط بل انتم قوم

عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کے لئے مردوں پر مائل ہوتے ہو (عورتوں کے ہوتے تم کو اس کی کچھ ضرورت تو ہی نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی

مسرفون ﴿٨١﴾ وما كان جواب قومه الا ان قالوا اخرجوهم

(حد اعتدال سے) بڑھے ہوئے — اور قوم لوط کا جواب — بس یہی تھا کہ — وہ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ ان لوگوں کو

من قريتكم ج انهم اناس يتطهرون ﴿٨٢﴾ فانجينه

اپنی بستی سے نکال باہر کرو — (کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف بننا چاہتے ہیں — پس ہم نے لوط کو

واهله الا امراته كانت من الغبرين ﴿٨٣﴾ وامطرنا

اور اُس کے گھر والوں کو (عذاب سے) نجات دی مگر ایک اُن کی بی بی کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں (شامل) رہی اور ہم نے

عليهم مطرا ط فانظر كيف كان عاقبة المجرمين ﴿٨٤﴾

ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو (اے پیغمبر ذرا) دیکھنا کہ گنہگاروں کا انجام کار کیسا ہوا

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

والى مدين اخاهم شعيبا ط قال يقوم اعبدوا

اور (ہم ہی نے) مدین (والوں) کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اُنھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو!

الله ما لكم من اله غيره ط قد جاءتكم بينة من

اللہ ہی کی عبادت کرو (کیونکہ) اُس کے سوا تمھارا کوئی (اور) معبود نہیں

ربكم فاوفوا الكيل والميزان ولا تبخسوا

تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس دلیل واضح تو آ ہی چکی ہے تو ماپ اور تول پوری کرو اور

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ

لوگوں کو اُن کی چیزیں (جو خریدتے ہیں) کم نہ دیا کرو اور ملک میں اُس کے (انتظامات) درست ہوئے پیچھے فساد نہ کرو

اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

اگر تم ایماندار ہو تو یہ (طریق حسن معاملت جو میں تم کو تعلیم کرتا ہوں) تمہارے حق میں بہت بہتر ہے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ

اور تم جو (نیکی کے) ہر ایک رستے پر (بیٹھ کر) اُس شخص کو جو خدا پر ایمان لاتا ہے ڈراتے اور

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

خدا کے رستے (پر چلنے) سے (اُس کو) روکتے اور راہِ خدا میں کجی پیدا کرنے کے درپے ہوتے ہو اب (اس طرح) نہ بیٹھا کرو

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠

اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے پھر خدا نے (تمہاری نسل میں برکت دے کر) تم کو (گروہ) کثیر کر دیا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور اس بات پر بھی نظر کرو کہ مفسدوں کا انجام کار کیسا ہوا ؟

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا

اور جس (شریعت) کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اگر تم لوگوں میں سے ایک گروہ کو

بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

اُس کے (حق ہونے) کا یقین ہے اور دوسرے گروہ کو یقین نہیں ہے

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ

تو صبر سے بیٹھے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے (تمہارے) درمیان فیصلہ کر دے اور وہ

الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ

(اس پر) شعیب کی قوم میں جو لوگ سردار (اور) مغرور تھے بولے کہ اے شعیب ہم تم کو

يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ

اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں (ان کو) اپنی بستی سے نکال کریں گے توہی یا یہی ہوگا کہ تم (چاروناچار) ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے

فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى

(شعیب نے) کہا کیوں جی اگرچہ ہم (تمہارے دین سے) کراہت کرتے ہوں (پھر بھی تمہارے مذہب میں آ ملیں)

اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ

جس حال میں کہ خدا نے ہم کو تمہارے دین (غلط) سے نجات دی اگر اس کے بعد (بھی) ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں تو بیشک (اس کے یہ معنی ہوں گے کہ) ہم نے اللہ پر

وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ

اور ہم سے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں مگر یہ کہ خدا جو ہمارا پروردگار ہے اسی کی مرضی ہو (تو کچھ اختیار نہیں)

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ

ہمارا پروردگار علم (و آگہی) کی رو سے تمام چیزوں پر حاوی ہے ہمارا بھروسہ اللہ ہی پر ہے اے ہمارے پروردگار

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَ

ہم میں اور ہماری قوم میں (جو جھگڑا آ کر پڑا ہے تو ہی) اس کا منصفانہ فیصلہ کر اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے اور

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

قوم شعیب کے جو لوگ سردار (اور ان کی رسالت کے) منکر تھے انھوں نے (آپس میں) کہا کہ اگر تم

شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

شعیب کے کہے پر چلے تو اس میں شک نہ سمجھنا کہ پھر تو تم برباد ہوئے غرض کہ ان لوگوں کو زلزلے نے آ لیا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا

اور اپنے گھروں میں (جیسے بیٹھے تھے) بیٹھے (کے بیٹھے) رہ گئے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

معہ عند المتقدمین کذا فی الدرۃ الفریدۃ ۱۲

شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا

(وہ ایسے مٹے کہ) گویا اُن بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ

وہی برباد ہوئے (جب قوم شعیب عذاب الٰہی سے ہلاک ہو چکی) تو شعیب اُن سے ٹل گئے اور (چلتے وقت اُن سے مخاطب ہو کر) بولے کہ بھائیو

أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ

میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کرتا رہا (لیکن تم نے نہ مانا)

قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا

ع ٩

تو جن لوگوں نے (میری نصیحت کو نہ مانا (اب) اُن پر کیسے افسوس کروں اور جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور بستی والوں نے اس کا کہنا نہ مانا تو)

أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ

وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے مبتلائے سختی اور مصیبت بھی کیا تاکہ یہ لوگ ہمارے حضور میں گڑگڑائیں پھر

بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا

ہم نے سختی کی جگہ آسائش کو بدلا یہاں تک کہ خوب بڑھے (چڑھے) اور لگے کہنے کہ

قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً

اس طرح کی سختیاں اور راحتیں تو ہمارے بڑوں کو بھی پہنچ چکی ہیں (یعنی یہ زمانے کے اتفاقات ہیں) تو (اس کج فہمی کی سزا میں) ہم نے اُن کو دفعۃً (عذاب میں) دھر پکڑا

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَ

اور وہ (اس سے) بے خبر تھے اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے (خدا پر) ایمان لاتے اور

اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن

پرہیزگاری (کا طریقہ اختیار) کرتے تو ہم آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازوں) کو اُن پر کھول دیتے مگر

كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ

اُن لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو (اُن کے) اُن کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے ہم نے اُن کو عذاب میں دھر پکڑا تو کیا

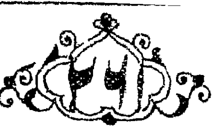

أَهْلُ الْقُرٰٓى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾

بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب راتوں رات آ نازل ہو اور وہ سوئے پڑے ہوں

أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرٰٓى أَنْ يَّأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾

یا بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب دن دہاڑے آ نازل ہو اور وہ کھیل کود میں (مشغول) ہوں

أَفَأَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ ع

تو کیا اللہ کے داؤ سے نڈر ہو گئے ہیں سو اللہ کے داؤ سے تو وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو آخر کار برباد ہونے والے ہیں

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَآ أَنْ

جو لوگ اہل زمین کے (ہلاک ہو جانے کے) پیچھے زمین کے وارث ہوتے ہیں کیا اس بات سے بھی اُن کو ہدایت نہ ہوئی

لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کہ اگر ہم چاہیں تو (پہلی اُمتوں کی طرح) ان کے گناہوں کے سبب ان پر (بھی) مصیبت نازل کریں (مگر یہ لوگ عبرت پذیر ہیں نہیں) اور ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ

تو یہ لوگ (نصیحت کی بات) سنتے ہی نہیں (اے پیغمبر) یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تم کو سناتے ہیں (تاکہ تمہاری قوم کو تنبیہ ہو)

أَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

اور ان کے پیغمبر ان لوگوں کے پاس معجزے بھی لے کر آئے مگر

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

یہ لوگ (ایسی سرشت ہی کے) نہ تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں (معجزے دیکھ کر) اس پر ایمان لے آتیں

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ

کافروں کے دلوں پر خدا اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں میں

مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَّجَدْنَآ أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾

(مطلقاً) عہد (کا پاس) نہ پایا ف۱ اور ہم نے ان میں سے اکثروں کو (پایا بھی) تو نافرمان ہی پایا

ف۱ عہد سے اس عہد فطری کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک آدمی فطری سمجھ کی رو سے خدا کو مانتا ہے اور پھر اس عہد پر قائم نہیں رہتا اور احکام الٰہی کے بجالانے میں پہلو تہی کرتا ہے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

پھر (جن پیغمبروں کے حالات اوپر بیان ہوئے) اُن کے بعد ہم نے موسیٰ کو معجزے دے کر فرعون اور

مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾

اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اُن لوگوں نے معجزوں کے ساتھ بڑی بڑی گستاخیاں کیں تو (ای پیغمبر) دیکھنا کہ مفسدوں کا کیسا انجام ہوا

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾

اور موسیٰ نے (فرعون سے مخاطب ہو کر) کہا کہ ای فرعون میں پروردگار عالم (کی طرف) سے بھیجا ہوا (آیا) ہوں

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ

میرا فرض منصبی ہے کہ سچ کے سوا خدا کی طرف کوئی بات بھی منسوب نہ کروں بلاشبہہ میں تمھارے پاس

بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ

تمھارے پروردگار کی طرف سے معجزے لے کر آیا ہوں تو (ای فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دے (فرعون) بولا

اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اگر تو (واقع میں) کوئی معجزہ لے کر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) سچا ہے تو وہ (معجزے) لا دکھا

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

اس پر موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو ڈال دیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک اژدہا ہے صریح اور اپنا ہاتھ باہر نکالا

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ

تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں بڑا چمک رہا ہے (اس پر) فرعون کے لوگوں میں سے جو (اس کے) درباری تھے (آپس میں) لگے کہنے

ع ٩

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

کہ یہ تو بڑا ماہر جادوگر ہے چاہتا ہے کہ تم (سب) کو تمھارے ملک سے نکال باہر کرے

اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

تو اب تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو (آخر کار) سب نے مل کر فرعون سے کہا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون (کے معاملے) کو اس وقت ملتوی رکھیے

وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ (١١١) يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ (١١٢)

اور اطراف و جوانب کے قصبات میں ہرکارے روانہ کیجیے کہ تمام ماہر جادوگروں کو جمع کر کے آپ کے حضور میں لا حاضر کریں

وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ

غرض کہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے (اور) کہنے لگے کہ اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو ہم کو (سرکار سے بڑا بھاری) انعام ملنا چاہیئے

الْغَالِبِينَ (١١٣) قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (١١٤) قَالُوا يَا مُوسَىٰ

فرعون نے کہا ہاں (دیا) اور نہ صرف انعام بلکہ ضرور تم (بارگاہ سلطانی کے) مقربوں میں سے (بھی) قرار دیئے جاؤ گے (اس پر) جادوگروں نے موسیٰ سے

إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ (١١٥) قَالَ أَلْقُوا

یا تو تم (اپنی لاٹھی سب کے سامنے) ڈالو (کہ اژدہا بن جائے) یا (کہو تو) ہم ہی (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈال چلیں (کہ سب کی سب سانپ بن جائیں) موسیٰ نے کہا اچھا پہلے تم (ہی) ڈالو

فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا

تو جب انھوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو جادو کے زور سے لوگوں کی نظربندی کر دی (کہ چاروں طرف سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے) اور سب کو

بِسِحْرٍ عَظِيمٍ (١١٦) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ

(بہت ہی) ڈرا دیا (اور) بھاری جادو پیش کیا اور (اس وقت) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی (میدان میں) ڈال دو (موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی)

فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (١١٧) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا

تو کیا دیکھتے ہیں کہ جو جادوگروں نے جھوٹ موٹ کے سانپ بنائے تھے لاٹھی (اژدہا بن کر) سب کو نگلے چلی جا رہی ہے پس (جو) حق بات (تھی) وہ سب پر ثابت ہو گئی اور جو کچھ

كَانُوا يَعْمَلُونَ (١١٨) فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ (١١٩)

جادوگروں نے کیا تھا سب (ملیامیٹ) ہو گیا۔ پس فرعون اور اس کے لوگ اس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل و خوار ہو گئے

وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (١٢٠) قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (١٢١)

اور جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) بول اٹھے کہ ہم تو پروردگار عالم پر

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (١٢٢) قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ

جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے فرعون (بگڑ کر) بولا (کیا) اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ کے خدا پر ایمان لے آئے

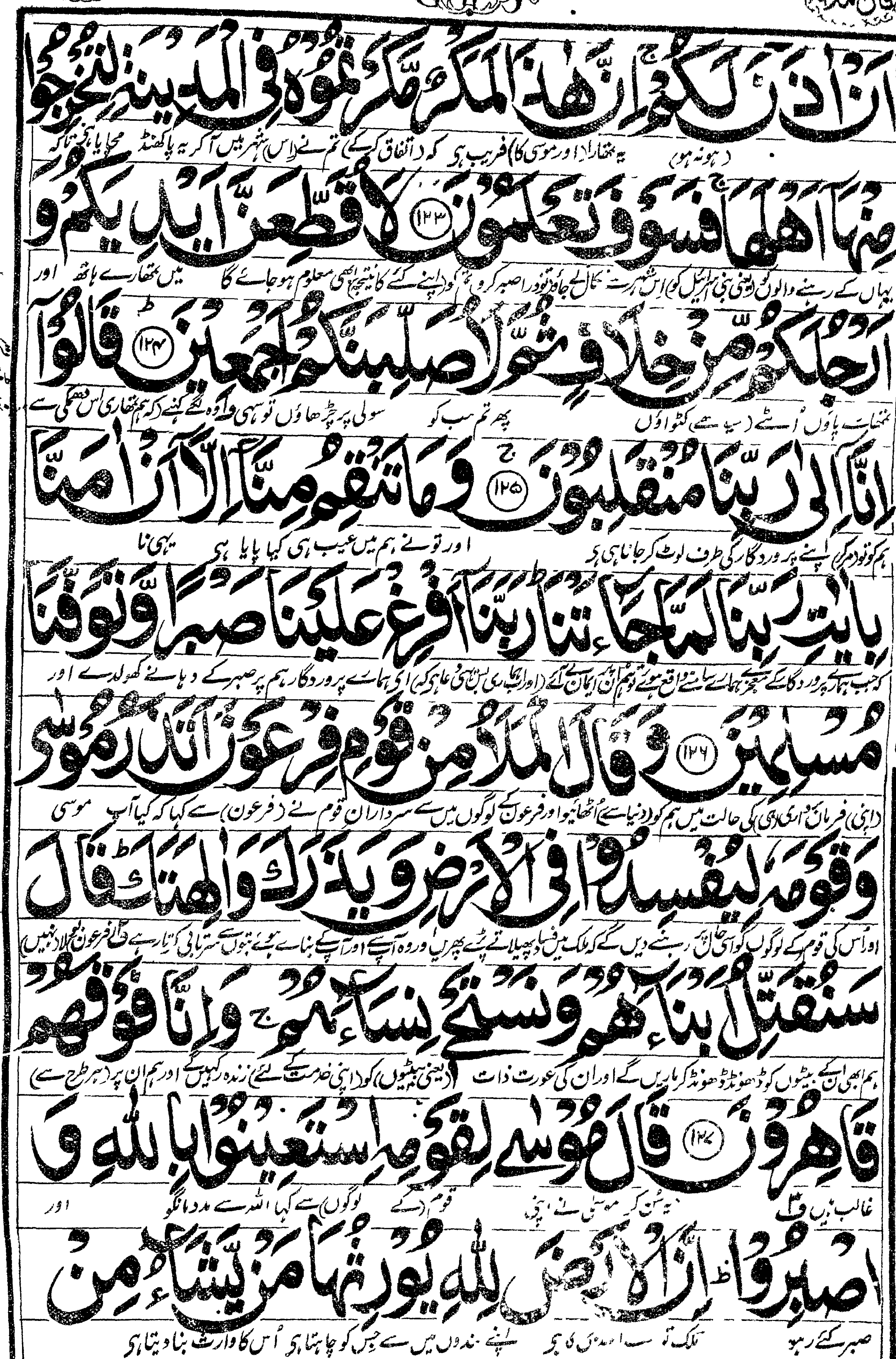

أن آذن لكم إن هذا لمكر مكرتموه في المدينة لتخرجوا
(ہونہ ہو) یہ تمہارا اور موسیٰ کا فریب ہے کہ (اتفاق کرکے) تم نے اس شہر میں آکر یہ پاکھنڈ مچایا ہے تاکہ

منها أهلها فسوف تعلمون (۱۲۳) لأقطعن أيديكم و
یہاں کے رہنے والوں (یعنی بنی اسرائیل) کو اس شہر سے نکال لے جاؤ تو (ذرا صبر کرو) (اپنے کئے کا) نتیجہ ابھی معلوم ہو جائے گا میں تمہارے ہاتھ اور

أرجلكم من خلاف ثم لأصلبنكم أجمعين (۱۲۴) قالوا
تمہارے پاؤں اُلٹے (سیدھے) کٹواؤں پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں تو بھی وہ لگے کہنے کہ ہم تمہاری اس دھمکی سے

إنا إلى ربنا منقلبون (۱۲۵) وما تنقم منا إلا أن آمنا
ہم کو تو (ڈر کیا) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے اور تو نے ہم میں عیب ہی کیا پایا ہے یہی نا

بآيات ربنا لما جاءتنا ربنا أفرغ علينا صبرا وتوفنا
کہ جب ہمارے پروردگار کے معجزے ہمارے سامنے واقع ہوئے تو ہم ان پر ایمان لے آئے (اور دعا کی) اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور

مسلمين (۱۲۶) وقال الملأ من قوم فرعون أتذر موسى
(اپنی) فرمانبرداری کی حالت میں ہم کو (دنیا سے) اٹھائیو اور فرعون کے لوگوں میں سے سرداران قوم نے (فرعون) سے کہا کہ کیا آپ موسیٰ

وقومه ليفسدوا في الأرض ويذرك وآلهتك قال
اور اس کی قوم کو چھوڑے رہیں گے کہ ملک میں فساد پھیلاتے پھریں اور وہ آپ کے اور آپ کے بنائے ہوئے معبودوں کو ترک کرتا رہے فرعون بولا نہیں

سنقتل أبناءهم ونستحيي نساءهم وإنا فوقهم
ہم ابھی ان کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ماریں گے اور ان کی عورت ذات (یعنی بیٹیوں) کو (اپنی خدمت کے لئے) زندہ رکھیں گے اور ہم ان پر (ہر طرح سے)

قاهرون (۱۲۷) قال موسى لقومه استعينوا بالله و
غالب ہیں ف۳ موسیٰ نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور

اصبروا إن الأرض لله يورثها من يشاء من
صبر کئے رہو ملک تو سب اللہ ہی کا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے

ع ۱۴

ف۱ اُلٹے سیدھے، ہاتھ پاؤں کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں کہ اس سے سارا دھڑ بے کار ہو جاتا ہے ۱۲

ف۲ فرعون اپنے تئیں تو بڑا معبود سمجھتا تھا اور اطراف و جوانب کے لوگوں کی تسکین کے لئے بتوں کے چھوٹے چھوٹے معبود بنائے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اپنی ہی مورتوں کو پجواتا تھا ۱۲

ف۳ لڑکوں کا مارنا اور لڑکیوں کا زندہ رکھنا ایک تو حضرت موسیٰ کی ولادت کے وقت ہوا تھا بیچ میں ہاتھ روک لیا تھا اب جادوگروں کے ایمان لانے پر فرعون نے وہی اپنا ظلم سابق پھر شروع کیا ۱۲

عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

اور انجام (بخیر) پرہیزگاروں (ہی) کا ہے ۔ وہ کہنے لگے کہ تمہارے آنے سے پہلے

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ

اور تمہارے آئے پیچھے ہم کو تو (فرعون کے ہاتھوں سے) تکلیفیں ہی تکلیفیں پہنچتی رہیں (موسیٰ نے) کہا کہ وقت قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾

تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور تم کو ملک میں (اُس کا) جانشین بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو

ع ١٥ / ٣ / ٥

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اور ہم نے تو فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالی اور کمی پیداوار کے عذاب میں مبتلا کیا

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَاۗءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا

تاکہ وہ لوگ متنبہ ہوں تو جب اُن کو کوئی فائدہ پہنچتا تو کہتے

لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ

یہ ہمارا حق ہے اور اگر اُن کو کوئی مصیبت آتی تو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست سمجھتے

اَلَآ اِنَّمَا طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾

سنو جی اُن کی نحوست تو بس خدا کے ہاں (اُن کی تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے لیکن اُن میں کے اکثروں کو (یہ حقیقت) معلوم نہیں

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ

اور فرعون کے لوگوں نے موسیٰ سے کہا کہ تم کوئی سی نشانی بھی ہمارے سامنے لاؤ تاکہ اس سے ہم پر اپنا جادو چلاؤ خوب سمجھ لو کہ ہم

لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ

تم پر (کسی طرح) ایمان لانے والے ہیں نہیں ۔ پس ہم نے اُن پر طوفان بھیجا

وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ

اور (نیز) ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون کہ سب

مُّفَصَّلَٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿١٣٢﴾

جُدے جُدے معجزے تھے۔ اِس پر بھی وہ لوگ اکڑتے رہے اور نافرمانی تو اُن لوگوں کا شیوہ ہی تھا ف۱

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اور جب (جب) اُن پر کوئی عذاب نازل ہوتا تو کہتے کہ اے موسیٰ تم سے جو خدا نے (قبول دعا کا) وعدہ کر رکھا ہے

بِمَا عَهِدَ عِندَكَ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

اُس کے آسرے پر اپنے پروردگار سے ہمارے حق میں دعا کرو (اور) اگر تم نے ہم پر سے اس عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٣٣﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ

بنی اسرائیل کو بھی ضرور تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم ایک وقت خاص کے لئے جس تک اُن کو پہنچنا تھا عذاب کو اُن سے ٹال دیتے

إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿١٣٤﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ

تو وہ فوراً ہی بدعہدی کرنے لگتے۔ (غرض) آخر کار ہم نے اُن سے (اُن کی شرارتوں کا) بدلہ لیا (پھر لیا)

فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

یعنی اس (جرم) کی پاداش میں کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے ہم نے اُن کو سمندر میں غرق کر دیا ف۲

عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٥﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ

اور (ملک شام کی) زمین جس میں ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی

مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا

ہم نے اُس کے پورب اور پچھم کا اُن لوگوں کو مالک کر دیا جو (فرعون کے یہاں) کمزور سمجھے جاتے تھے

فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ

اور (اے پیغمبر) چونکہ بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا اس لئے تمہارے پروردگار کی خوشخبری

بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

(جو اُس نے بنی اسرائیل کو دی تھی اُن) کے حق میں پوری ہوئی اور جو (سختیاں)

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا۔ اس پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُس نے نہ مانا۔ اُن کی بددعا سے یہ بلائیں پڑیں دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور ہر پانی لہو بن گیا آخر ہر گز نہ مانا۔

ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ " یہ سب بلائیں اُن پر آئیں ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسیٰ فرعون کو کہہ دیتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتے ان کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو بار بڑی نصف شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردوں کے غم میں حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا۔ دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت گزر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا "۱۲

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٦﴾ وَجَاوَزْنَا

فرعون اور اُس کی قوم (کے لوگ) بنی اسرائیل کے ساتھ کرتے تھے اور (بڑی بڑی) اونچی عمارتیں (اُن سے) بیگار میں بنواتے تھے اُس سب کا انجام کو ہم نے پہنچا دیا اور ہم نے

بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ

بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو وہ ایسے لوگوں پر سے ہو کر گزرے جو اپنے بتوں پر (پرستش کے واسطے) جمے بیٹھے تھے

أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ

(اُن کو دیکھ کر) بنی اسرائیل موسیٰ سے لگے کہنے کہ اے موسیٰ جس طرح ان لوگوں کے پاس بت ہیں (ایسا ہی) ایک بت ہمارے لئے بھی بنا دو

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٧﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ

(موسیٰ نے) جواب دیا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو اور یہ (بت پرست) لوگ جس (دین) میں ہیں اُس پر بڑی ہی تباہی آنے والی ہے

وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٨﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ

اور جو عمل یہ لوگ کر رہے ہیں (سب) اکارت ہیں (موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی (اور) معبود تمہارے لئے ہم پہنچا دوں

إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ

حالانکہ اسی نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی ہے (تو کیا اُس کے احسان کا یہی بدلہ ہے) اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) کہ جب ہم نے تم کو

مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ

فرعون کے لوگوں (کے ظلموں) سے نجات دی کہ وہ لوگ تم کو (بہت ہی) بری تکلیفیں پہنچاتے تھے

أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ

تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرتے اور تمہاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لئے) زندہ رکھتے اور اس میں

رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤٠﴾ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَ

(تمہارے صبر کی) بڑی (سخت) آزمایش تھی (جو) تمہارے رب کی طرف سے (ہو رہی تھی) اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور

أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ

ہم نے دس (راتیں) اور بڑھا کر ان تیس کو پورا (چالیس) کر دیا اور یوں پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا (چلہ) ہو گیا ف۱

ف۱ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ تم کوہ طور پر آ کر ایک چلے تک عبادت الٰہی کرو تو ہم تم کو توراۃ عنایت کریں گے۔ شاید اسی طرح کی خلوت تھی جو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے غار حرا میں کیا کرتے تھے پھر کیف پھر خدا نے ایک مہینے کا چلہ کر دیا تاکہ موسیٰ اپنا چلہ پورا کر لیں چنانچہ چلہ پورا ہوئے پیچھے اُن کو توراۃ ملی اور خدا سے رخصت ہوئے ۱۲

لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ

اور موسیٰ (کوہ طور پر جاتے وقت) اپنے بھائی ہارون سے کہتے گئے کہ میری قوم (کے لوگوں) میں میری نیابت کرتے رہنا اور (ان میں) اصلاح کرنا

وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ

اور مفسدوں کے رستے نہ چلنا ۔ اور جب موسیٰ ہمارے وعدے کے مطابق (کوہ طور پر) حاضر ہوئے

لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ

اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو موسیٰ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار تو (اپنے تئیں) مجھے دکھا کہ میں تیری طرف (ایک نظر) دیکھوں (پروردگار نے) فرمایا

لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ

تم ہم کو ہرگز نہیں دیکھ سکو گے مگر ہاں (ایسا ہی شوق ہے تو) سامنے کے اس پہاڑ پر نظر کرو (کہ ہم اس پر جلوہ فرما ہوں گے) پس اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ ٹھہرا رہا

فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ

تو جاننا کہ ہم کو (بھی) دیکھ سکو گے ۔ پھر جب ان کا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا تو اس کو

دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ

چکنا چور کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو بول اٹھے

سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ

کہ اے پروردگار تیری ذات پاک ہے (اور) میں (تیرے دیکھنے کی بیجا درخواست کی) تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور جو تجھ پر ایمان لائے ہیں ان میں سب سے اول ایمان لانے والا ہوں فرمایا

يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي

کہ اے موسیٰ میں نے تم کو اپنی پیغمبری اور ہم کلامی سے (دوسرے) لوگوں پر امتیاز بخشا

وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾

تو جو (صحیفہ تورات) میں نے تم کو عنایت فرمایا ہے اس کو لو اور شکر گزار رہو

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَ

اور ہم نے (تورات کی) تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر طرح کی نصیحت اور

تَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا

اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی تھی تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اس کتاب (تورات) کو زور سے (مضبوطی سے) پکڑے رہو (یعنی اس پر عمل کرو) اور اپنی قوم کے لوگوں کو بھی حکم دو

بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾ سَأَصْرِفُ

کہ اس کتاب میں جو اچھی اچھی باتیں ہیں ان کو پلّے باندھے رہیں ف (اور ان کو بھی سمجھا دو کہ) ہم عنقریب تم کو نافرمان لوگوں کے گھر دکھا دیں گے (کہ کیسے اجڑے پڑے ہیں)

عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ

جو لوگ ناحق (ناروا) زمین میں اکڑتے پھرتے ہیں ہم بھی اُن کو اپنے احکام سے برگشتہ کئے رہیں گے اور (ان لوگوں کے دلوں کو ایسا سخت کر دیں گے)

إِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ

اگر (دنیا جہاں کے) سب معجزے بھی دیکھیں تاہم ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر سیدھا رستہ دیکھ پائیں

الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ

تو اس کو (اپنا) مسلک (دینی طریقہ) نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھ پائیں

يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا

تو اس کو اپنا مسلک بنا لیں یہ کجروی اُن میں اس سے پیدا ہوئی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ

اُن سے بے پروائی کرتے رہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور روز آخرت کے پیش آنے کو نہ مانا

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾

ان کا کیا دھرا سب اکارت سزا اُن کو وہی اعمال (ہی) کی دی جائے گی جو (دنیا میں) کرتے تھے

ع ١٧

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

اور موسیٰ کے (کوہ طور پر جانے کے) پیچھے ان کی قوم (کے لوگوں) نے اپنے زیور (گلا کر اس) کا ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا

جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ

کہ وہ ایک جسم (بے روح) تھا جس کی آواز گائے کی سی تھی کیا (ان احمقوں نے) اتنی بات بھی نہ دیکھی کہ وہ ان سے بات چیت بھی نہیں کر سکتا اور ان

ف
ن کاموں کے کرنے کا
ہ وہ سب اچھے ہیں ا
ن کی ساری بہتر ہے

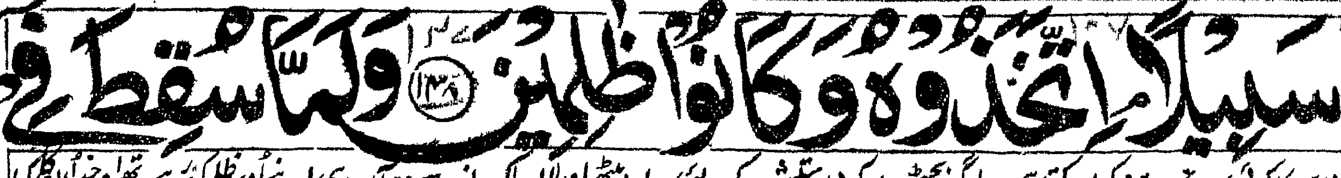

سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِي

(دین کا کوئی) رستہ دکھا سکتا ہے۔ یہ لوگ بچھڑے کو (پرستش کے لیے) لے بیٹھے اور (ایسا کرنے سے) وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے اور جب اُن کے

أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا

اُن کے آگے آیا ف اور اُنھوں نے اپنے تئیں (راہِ راست سے) بھٹکا ہوا پایا تو لگے کہنے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا

رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

اور نہ ہمارے قصور معاف فرمائے گا تو بیشک ہم گھاٹے میں آ جائیں گے اور جب

مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي

موسیٰ کوہِ طور سے اپنی قوم کی طرف غصے اور رنج میں بھرے ہوئے لوٹے (تو لوگوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ میرے گئے پیچھے میری غیبت میں تم نے یہ بُری حرکت کی

مِن بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ

کیا تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر نہ رہ کر جلدی کر بیٹھے؟ اور موسیٰ نے (مارے غصے کے تورات کی) تختیوں کو پھینک دیا اور

بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي

اپنے بھائی (ہارون) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر ان کو لگے اپنی طرف کھینچنے (اس پر ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا

وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ

اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں تو (میری بے حرمتی کرنے سے) دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دو

وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ

اور مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ مت ساتو (اس پر موسیٰ نے متنبہ ہو کر خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار

اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ

میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف کر اور ہم (دونوں) کو اپنی رحمت (کے سایے) میں لے اور تو

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے (خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰ) جو لوگ بچھڑے کو (پرستش کے لیے) لے بیٹھے

ع ١٨

ف مراد یہ ہے کہ ان کی غلطی اُن پر ظاہر ہوئی

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ

عنقریب اُن پر اُن کے پروردگار کا غضب نازل ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت (اُس کے علاوہ)

الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا

اور جھوٹ بہتان باندھنے والوں کو ہم ایسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوئے

السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن

پھر گناہ کئے پیچھے توبہ کی اور ایمان لائے تو بیشک تمہارا پروردگار

بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ

توبہ کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا

أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ

تو اُنھوں نے (تورات کی) تختیوں کو (زمین پر سے) اُٹھا لیا اور تورات کے اُس نسخے میں اُن لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (کافی) ہدایت

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ

اور (وافی) رحمت تھی اور موسیٰ نے ہمارے وعدے پر حاضر لانے کے لئے اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کئے

رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ

پھر جب اُن کو زلزلے نے آ لیا تو موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

اگر تو چاہتا تو مجھ سمیت اِن لوگوں کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا ہم میں سے جو لوگ احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے

السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا

کیا اُس کی پاداش میں تو ہم کو ہلاک کئے دیتا ہے یہ سب تیرے کرشمے ہیں اِن (کرشموں) سے

مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا

جس کو تو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے تو ہی ہمارا کارساز ہے

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا

تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام بخشنے والوں سے بہتر (بخشنے والا) ہے ف اور

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَيْكَ ؕ

اس دنیا اور آخرت (دونوں) کی بہتری ہمارے نام لکھدے ہم تیری طرف رجوع لے کر آئے

قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ

(خدا نے) فرمایا کہ میرا جو عذاب ہے اُس کو میں جس پر چاہتا ہوں (مستوجب سمجھ کر) نازل کرتا ہوں اور میری جو رحمت ہے وہ سب چیزوں کو شامل ہے

شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

تو اس کو میں (خاص کر) اُن لوگوں کے نام لکھ لونگا جو پرہیزگاری اختیار کرتے اور زکوٰۃ دیتے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ

اور جو ہماری آیتوں کا یقین کرتے ہیں یعنی وہ لوگ جو

الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ

ہمارے اِس رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں جس کی بشارت کو اپنے ہاں

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ اُن کو اچھے کام (کرنے) کو کہتا

وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ

اور بُرے کام (کرنے) سے اُن کو منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو اُن کے لئے حلال اور

يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ

ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام کرتا ہے اور (احکام سخت کے) بوجھ جو اُن کے سروں پر لدے ہوئے تھے

وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ

اور پھندے جو اُن پر (پڑے ہوئے) تھے (اُن سب کو) اُن پر سے دور کرتا ہے تو جو لوگ اس پیغمبر پر ایمان لائے

ف

حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کی توبہ کرانے کو اپنی قوم کی طرف سے ستر آدمی منتخب کرکے کوہ طور پر لے گئے وہاں جب ان لوگوں نے کلام الٰہی کو سنا تو موسیٰ سے درخواست کی کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں تمہارے کہنے کا اعتبار نہیں کریں گے کہ خدا ہی تم سے کلام کرتا ہے اس گستاخی کی سزا میں ان پر بجلی آگری اور ہلاک ہوگئے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ کم عقل ہیں ان پر رحم فرما تو خدا نے ان کو زندہ کیا۔ اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ لوگ کیوں گئے تھے مگر سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ گوسالہ پرستی کی توبہ کرنے گئے تھے واللہ اعلم ۔

وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ

اور اُن کی حمایت کی اور اُن کو مدد دی اور جو نور (ہدایت یعنی قرآن) اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے اُس کے پیچھے ہوئے یہی وہ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ

لوگ ہیں جو کامیاب ہیں (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اُس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں

جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

کہ آسمان و زمین کی (تمام) سلطنت اُسی کی ہے اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں

يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي

(وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول نبی اُمی (یعنی) اُس کے رسول نبی اُمی پر (جو بھی)

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾

کہ (وہ بھی) اللہ اور اُس کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ

وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾

اور موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو حق بات کی ہدایت اور اُسی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں) انصاف (بھی) کرتے ہیں

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بانٹ کر ایک ایک دادا کی اولاد کے الگ الگ بارہ قبیلے بنائے اور

مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ

جب موسیٰ سے اُن کی قوم (کے لوگوں) نے (پینے کو) پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا اس پتھر پر مارو

الْحَجَرَ ۖ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ

عصا کا مارنا تھا کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور)

كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا

ہر ایک قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ

آن پر من و سلویٰ اُتارا (اور اجازت دی) کہ یہ پاک روزی جو ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

اور اُن لوگوں نے جو نافرمانی کی کہ بے حکم لگے ذخیرہ کرنے تو اُس نافرمانی سے) ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے (کہ آخر کار من و سلویٰ کا آنا موقوف

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا

اور جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اس گاؤں میں چل کر رہو اور اُس کی پیداوار میں سے

حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ اور مُونہ سے حطّۃ کہو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا (کہ ایسا کرو گے)

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

تو ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے (اور) جو لوگ خلوص دل سے ہمارے حکم کی تعمیل کریں گے ہم اُن کو (اپنی طرف سے کچھ) زیادہ بھی دیں گے

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ

تو جو لوگ اُن میں سے ظالم تھے وہ دعا جو اُن کو سکھائی گئی تھی اُس کو بدل کر لگے کچھ اَور کہنے

قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

تو ہم نے اُن کی شرارتوں کی پاداش میں آسمان سے

بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع ۵ / ۱۰ وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ

اُن پر عذاب نازل کیا ف ۱ اور (اے پیغمبر) بنی اسرائیل کو یاد دلانے کے لیے اُن سے (ذرا) اُس گاؤں کا تو حال دریافت کرو

الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ

جو دریا کے کنارے واقع تھا جب (اُن کے بڑے) سبت میں زیادتیاں کرنے لگے

وقف لازم

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

جب اُن کے سبت کا دن ہوتا تو مچھلیاں سینہ سپر اُن کے سامنے آ جمع ہوتیں

ف ۱ ابر کے سائے سے لیکر یہاں تک جن باتوں کا مذکور ہوا وہ سب پہلے پارے کے چھٹے رکوع میں آچکی ہیں وہاں دیکھنا چاہیے

وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا

اور جب اُن کے سبت کا دن نہ ہوتا تو مچھلیاں اُن کے پاس آکر بھی نہ پھٹکتیں ف۱ چونکہ یہ لوگ نافرمان تھے ہم بھی اِسی طرح اُن کو مبتلائے آزمائش کرنے لگے

كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ

اور جب اِن میں سے بعض لوگوں نے (دوسرے لوگوں سے جو سبت کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے) کہا کہ

قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا

جن لوگوں کو خدا ہلاک کرنا یا اُن کو عذاب سخت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے (بھلا) اُن کو تم (بے فائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو انھوں نے جواب دیا

مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا

کہ ہم تو تمہارے پروردگار کی جناب میں (اپنے اُوپر سے) الزام اُتارنے کی غرض سے نصیحت کرتے ہیں اور (یہ بھی خیال ہے کہ) شاید یہ لوگ باز آجائیں تو جب

مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا

وہ نصیحتیں جو اُن کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو جو لوگ بُرے کام سے منع کرتے تھے اُن کو تو ہم نے بچا لیا اور

الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾

جو لوگ شرارت (پر اصرار) کرتے رہے اُن کی نافرمانیوں کی پاداش میں ہم نے اُن کو عذاب سخت میں مبتلا کیا

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً

پھر جس کام سے اُن کو منع کیا جاتا تھا جب اُس میں حد سے بڑھ گئے تو ہم نے اُن کو حکم دیا کہ ذلیل و خوار بندر بن جاؤ (اور وہ بندر بن گئے)

خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے (بنی اسرائیل کو) جتا دیا تھا کہ وہ ضرور اُن پر

يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

روز قیامت تک ایسے حاکم مسلط رکھے گا جو اُن کو بُری (بُری) تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے (اے پیغمبر) بیشک تمہارا پروردگار

لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي

البتہ سزا بھی بہت جلد دیتا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کو

ف۱ سبت ہفتے کے دن کو کہتے ہیں اور اس کا مختصر مذکور پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آچکا ہے۔

الْأَرْضِ أُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ

گروہ گروہ کر کے ملک (کے اطراف و جوانب) میں پراگندہ کر دیا (سو) اُن میں سے بعض تو نیک ہیں اور بعض نیک نہیں اور ہم نے اُن کو

بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْ

سُکھ اور دُکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ یہ (ہماری طرف) رجوع لائیں پھر

بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى

اُن کے بعد ایسے ناخلف (اُن کے) جانشین ہوئے کہ (وہ بڑوں کی جگہ) کتاب (تورات) کے وارث بنے (مگر کس طرح کہ تبدیلی حکم الٰہی کے عوض اُن کو) اس

وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۗ

اور (چونکہ اُن کی نظر میں اس گناہ کی کچھ عظمت نہیں اس لیے) کہتے ہیں کہ یہ گناہ تو ہمارا معاف ہو ہی جائے گا اور اگر اسی طرح کی کوئی دنیاوی چیز (پھر) اُن کے سامنے آ جائے تو

اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا

کیا اِن لوگوں سے وہ عہد جو کتاب (تورات) میں لکھا ہے لیا نہیں گیا کہ حق بات کے سوا دوسری بات خدا کی طرف منسوب نہیں کریں گے

الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۗ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ

اور جو کچھ اِس کتاب میں ہے اُنھوں نے اُس کو پڑھ لیا اور جو لوگ پرہیزگار ہیں آخرت کا گھر اُن کے حق میں (اِس دنیا سے) کہیں بہتر ہے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا

(اے بنی اسرائیل) کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب (تورات) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

تو ہم ایسے نیکوکاروں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور (اے پیغمبر اپنے وقت کے یہود کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب ہم نے

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

بنی اسرائیل (کے بڑوں) پر پہاڑ کو اس طرح پر لا لٹکایا کہ گویا وہ سائبان تھا اور سمجھے کہ یہ پہاڑ ان پر آ گرا (تو کہا کہ) اور ہم نے حکم دیا کہ یہ کتاب) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ

خوب مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کو یاد رکھنا کہ (ایسا کرنے سے) عجب نہیں کہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

ع ۲۱/۹/۱۱

ف ۱

یہود کو خدا کے ساتھ ناحق کی خصوصیت کا دعویٰ تھا وہ کہا کرتے تھے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں اور لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً یعنی چند روز کے سوا ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں اور انھیں ادعائی خصوصیتوں کی وجہ سے اُن کو تحریف تورات پر جرأت ہوتی تھی۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ بیشک جو اُنھوں نے تحریف تورات کی تھی وہ بھی اسی جرأت بیجا کی وجہ سے کی اور آیندہ بھی کتاب اُن کے ہاتھ میں محفوظ نہیں۔ رشوت سامنے آئی اور ان کے دل للچا گئے ۱۲

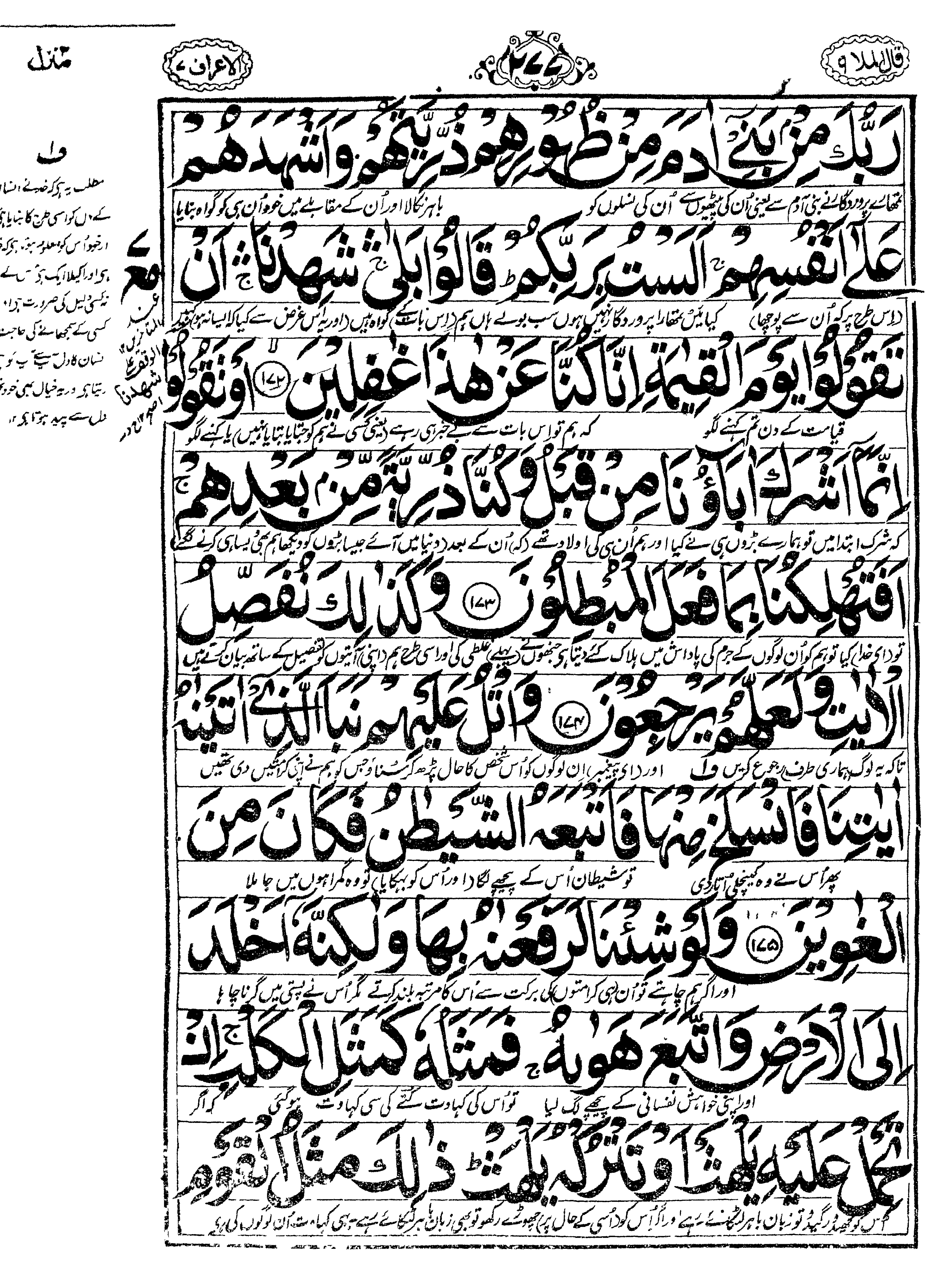

رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ

تمھارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی اُن کی پیٹھوں سے اُن کی نسلوں کو باہر نکالا اور اُن کے مقابلے میں خود اُن ہی کو گواہ بنایا

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ

(اس طرح پر کہ اُن سے پوچھا) کیا مَیں تمھارا پروردگار نہیں ہوں سب بولے ہاں ہم (اس بات کے) گواہ ہیں (اور یہ اِس غرض سے کیا کہ ایسا نہ ہو کہ تم)

تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝۱۷۲ اَوْ تَقُوْلُوْٓا

قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر ہی رہے (یعنی کسی نے ہم کو جتایا بتایا نہیں) یا کہنے لگو

اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ

کہ شرک ابتدا میں تو ہمارے بڑوں ہی نے کیا اور ہم اُن ہی کی اولاد تھے (کہ) اُن کے بعد (دنیا میں آئے جیسا بڑوں کو دیکھا ہم بھی ویسا ہی کرنے لگے)

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۱۷۳ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

تو (اے خدا) کیا تو ہم کو اُن لوگوں کے جرم کی پاداش میں ہلاک کئے دیتا ہے جنھوں نے (پہلے) غلطی کی اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۱۷۴ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ

تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں ف۱ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھ کر سناؤ جس کو ہم نے اپنی کرامتیں دی تھیں

اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ

پھر اس نے وہ کینچلی اتار دی تو شیطان اُس کے پیچھے لگا (اور اُس کو بہکایا) تو وہ گمراہوں میں جا ملا

الْغٰوِيْنَ ۝۱۷۵ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ

اور اگر ہم چاہتے تو اُن ہی کرامتوں کی برکت سے اس کا مرتبہ بلند کرتے مگر اُس نے پستی میں گرنا چاہا

اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ

اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ لیا تو اُس کی کہاوت کتے کی سی کہاوت ہو گئی کہ اگر

تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ

اُس کو دھتکار دو تو زبان باہر لٹکائے رہے اور اگر اُس کو (اسی کے حال پر) چھوڑے رکھو تو بھی زبان باہر لٹکائے رہے یہی کہاوت اُن لوگوں کی ہے

ف۱

مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کے دل کو اسی طرح کا بنایا ہے کہ اگر چہ اُس کو معلوم ہو کہ خدا ہے اور اکیلا ایک ہے اس کے لئے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ کسی کے سمجھانے کی حاجت انسان کا دل آپ سے آپ گواہی دیتا ہے اور یہ خیال بھی خود بخود دل سے پیدا ہوتا ہے ۱۲

ع ۱۰ — المنازل ۱۲ — الوقف لازم — واشهدنا — اصح ۱۲ مدر

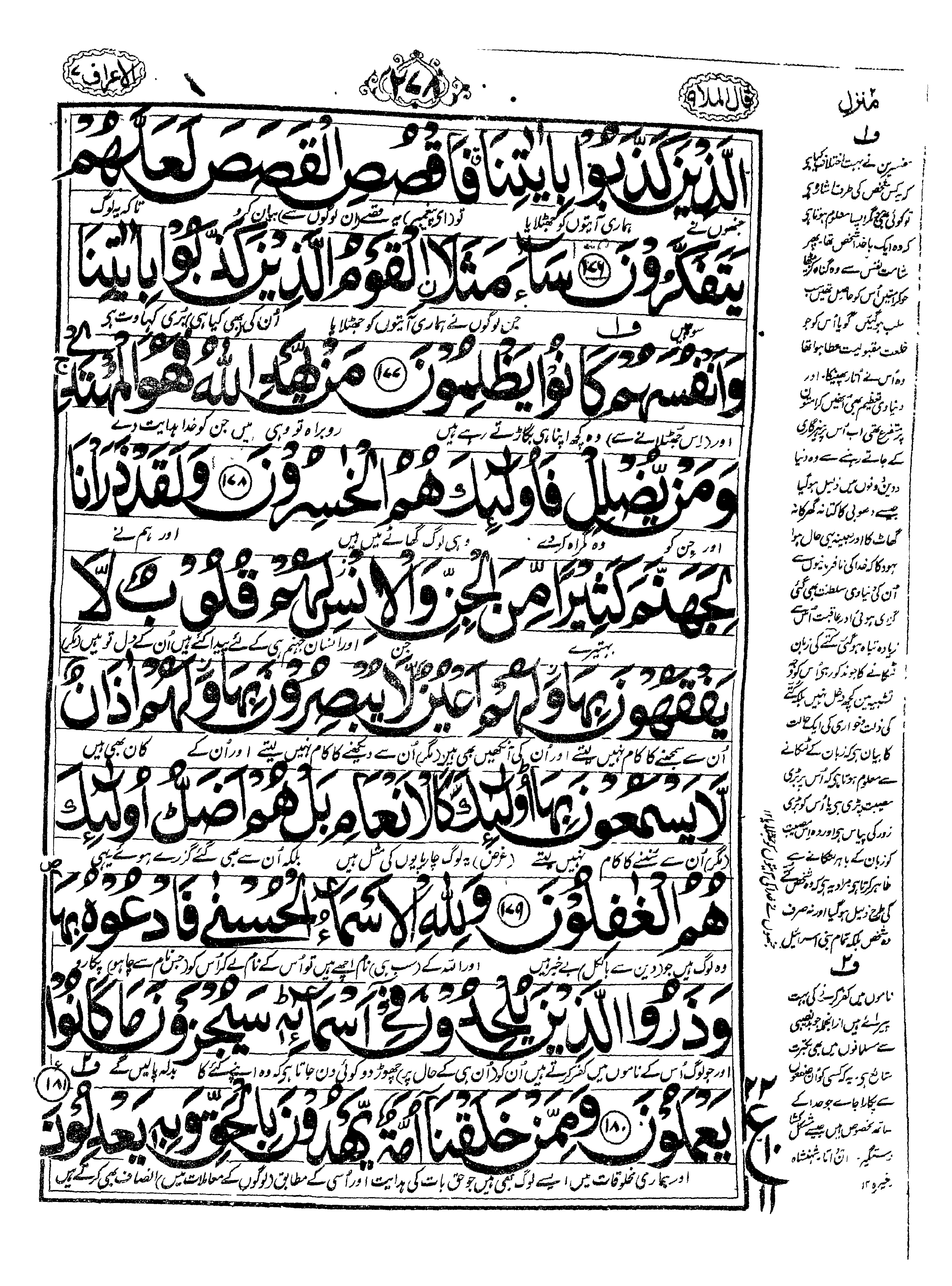

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے پیغمبر) یہ قصہ (ان لوگوں سے) بیان کر دو تاکہ یہ لوگ (فکر کریں)۔ ف۱ سو جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا ہی بری کہاوت ہے اور (اس جھٹلانے سے) وہ کچھ اپنا ہی بگاڑتے رہے ہیں۔ جن کو خدا ہدایت دے روبراہ تو وہی ہیں اور جن کو وہ گمراہ کرے وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ اور ہم نے بہتیرے جن اور انسان جہنم ہی کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل تو ہیں (مگر) ان سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کی آنکھیں بھی ہیں (مگر) ان سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے اور ان کے کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام نہیں لیتے (غرض) یہ لوگ چارپایوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہوئے یہی وہ لوگ ہیں جو (دین سے) بالکل بےخبر ہیں۔ اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں تو اس کے نام لے کر اس کو (جس نام سے چاہو) پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کفر کرتے ہیں ان کو (ان ہی کے حال پر) چھوڑ دو کوئی دن جاتا ہے کہ وہ اپنے کئے کا بدلہ پالیں گے۔ ف۲ اور ہماری مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت اور اسی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔

ف۱ مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کہ کس شخص کی طرف اشارہ ہے تو کوئی ہیچ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک باخدا شخص تھا پھر شامت نفس سے وہ گناہ میں گرفتار ہو کر جو نعمتیں اس کو حاصل تھیں سب سلب ہو گئیں گویا اس کو جو خلعت مقبولیت عطا ہوا تھا وہ اس نے اتار پھینکا۔ اور دنیا ہی کی تعظیم میں پھنس کر ... پر تفرع تھی اب اس پرہیزگاری کے جاتے رہنے سے وہ دنیا و دین دونوں میں ذلیل ہو گیا جیسے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اور بعینہٖ یہی حال ہوا ہود کا کہ خدا کی نافرمانیوں سے ان کی دنیاوی سلطنت بھی گئی گزری ہوئی اور عاقبت اس سے زیادہ تباہ ہو گئی کتے کی زبان لٹکانے کا جو ذکر ہے اس کو جو تشبیہ میں کچھ دخل نہیں بلکہ کتے کی ذلت خواری کی ایک حالت کا بیان ہے کہ زبان کے لٹکانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بڑی مصیبت پڑی ہے یا اس کو بڑی زور کی پیاس ہے اور وہ اس مصیبت کو زبان کے باہر لٹکانے سے ظاہر کرتا ہے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کتے کی طرح ذلیل ہو گیا اور نہ صرف وہ شخص بلکہ تمام بنی اسرائیل۔

ف۲ ناموں میں کفر کرنے کی بہت پیرائے ہیں از انجملہ جو بعض سے مسلمانوں میں بھی بکثرت شائع ہے۔ یہ کہ کسی کو ان صفتوں سے پکارا جائے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے مشکل کشا، دستگیر، ان داتا، شہنشاہ وغیرہ۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم اُنھیں اس طرح پر کہ اُن کو خبر بھی نہ ہوگا آہستہ آہستہ جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے

يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ

اور ہم اُن کو (دنیا میں) مہلت دیتے ہیں ہمارا داؤ بیشک بڑا پکّا ہے کیا اُن لوگوں نے خیال نہیں کیا

مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ

کہ اُن کے صاحب کو (یعنی پیغمبر کو) کسی قسم کا جنون تو نہیں سو وہ تو کھلم کھلا لوگوں کو عذاب خدا سے ڈرانے والے ہیں کیا

يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ

اِن لوگوں نے آسمان و زمین کے انتظام اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر بھی نظر نہیں کی

مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ

اور نہ اس بات پر کہ عجب نہیں اُن کی موت قریب آ گئی ہو تو اب

حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ

اتنا سمجھانے کے پیچھے اور کونسی بات ہے جس پر یہ ایمان لائیں گے۔ جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اُس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ

اور خدا ہی اِن (کافروں) کو (اُن کے حال پر) چھوڑے ہوئے ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں (اے پیغمبر) لوگ تم سے

عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ

قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کبھی اُس کا تھل بیڑا بھی ہے؟ تم (ان کو) جواب دو کہ اُس کا علم تو صرف

رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

میرے پروردگار ہی کو ہے۔ بس وہی اُس کو اُس کے وقت (مقرر) پر لا دکھائے گا وہ ایک بڑا بھاری حادثہ ہے (جو) آسمان و زمین میں (واقع ہوگا)

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ

قیامت تو بس اچانک تمھارے سامنے آ موجود ہوگی (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے (قیامت کا حال) اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم

حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

اُس کی ٹوہ میں لگے رہتے ہو (اور تم کو اس کا وقت معلوم ہے۔ تو ان سے کہو کہ قیامت کا علم تو بس خدا ہی کو ہے لیکن اکثر آدمی

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا

(اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا اپنا ذاتی نفع ونقصان بھی میرے اختیار میں نہیں

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

مگر (وہی ہوکر رہتا ہے) جو خدا چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا

مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

فائدہ کرلیتا اور مجھ کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچتا میں تو اُن لوگوں کو جو ایمان لانا چاہتے ہیں (دوزخ کا) ڈر اور (بہشت کی) خوشی سنانے والا ہوں اور بس

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ

(لوگو) وہی (ذاتِ پاک) ہے جس نے تم کو تنِ واحد (آدم) سے پیدا کیا

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ

اور اُسی کی جنس کا اُس کا جوڑا بنایا تاکہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے تو جب مرد عورت سے لپٹ جاتا ہے

حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا

تو عورت کو ایک ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے پھر وہ اُس حمل کو لئے لئے پھرتی ہے پھر جب (حمل کی وجہ سے عورت کا) بوجھل ہو جاتی ہے تو (میاں بی بی) دونوں مل کر خدا سے کہ (جو)

لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّا

کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرے گا تو ہم تیرا بڑا احسان مانیں گے پھر جب

آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا

(خدا) اُن کو (جیتا جاگتا) پورا بچہ عنایت کرتا ہے تو اُس (اولاد) میں جو خدا نے اُن کو عنایت کی تھی خدا کے شریک بنانے لگتے ہیں سو اُن کے شرک سے خدا کی شان بہت اونچی ہے

يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾

کیا وہ ایسے لوگوں کو (خدا کا) شریک بناتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود (خدا کے) پیدا کئے ہوئے ہیں

مع عند المتقدمین ١٢

ع ٢٣ ١٣

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾

اور نہ اُن (شرک کرنے والوں) کی مدد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ

اور اگر تم اُن کو راہِ راست کی طرف بلاؤ تو (بے جان ہونے کی وجہ سے) تمہاری ہدایت پر نہ چل سکیں (تو دوسروں کو کیا ہدایت کر سکیں گے)

أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

چاہے تم اُن کو بلاؤ یا تم خاموش رہو (دونوں باتیں) تمہارے لئے برابر ہیں (ای مشرکو! تم) خدا کے سوا جن لوگوں کو (اپنی مدد کے لئے) بلاتے ہو

مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا

وہ بھی تم جیسے بندے ہیں تو اُن کو بلا دیکھو پس

لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ

اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں کیا اُن کے ایسے پاؤں ہیں؟ جن سے چلتے ہیں

أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ

یا اُن کے ایسے ہاتھ ہیں؟ جن سے (چیزوں کو) پکڑتے ہیں یا اُن کی ایسی آنکھیں ہیں؟ جن سے دیکھتے ہیں

أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ

یا اُن کے ایسے کان ہیں؟ جن سے سنتے ہیں (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو (اپنی مدد کے لئے) بلالو پھر (سب مل کر)

كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ

مجھ پر اپنا داؤ کر چلو اور مجھکو (ذرا بھی) مہلت نہ دو وہی میرا کارساز ہے اللہ جس نے اس کتاب (یعنی قرآن) کو اتارا ہے

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ

اور وہی تمام نیک بندوں کی (مدد اور) حمایت کرتا ہے اور اس کے سوا جن معبودوں کو تم (اپنی مدد کے لئے) بلاتے ہو

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾

نہ وہ تمہاری مدد پر قادر ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ

اور اگر تم اُن کو راہِ راست کی طرف بلاؤ تو تمہاری ایک نہ سنیں اور (اے مخاطب ظاہر میں) وہ تجھکو ایسے دکھائی دیتے ہیں کہ (گویا) وہ تیری طرف (ٹکٹکی لگا کر) دیکھ رہے ہیں

وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝١٩٨ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ

حالانکہ دیکھتے (دکھاتے خاک بھی) نہیں (اے پیغمبر) درگزر (کا شیوہ) اختیار کرو اور (لوگوں سے) نیک کام (کرنے) کو کہو اور

عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝١٩٩ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

جاہلوں سے کنارہ کش رہو اور اگر شیطان کے گدگدانے سے (انتقام وغیرہ کی) گدگدی تمہارے دل میں پیدا ہو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٠٠ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا

تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو (کیونکہ) وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی

مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝٢٠١

شیطان کی طرف کا کوئی خیال اُن کو چھو بھی جاتا ہے تو فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں (یعنی پردۂ غفلت اُن کی آنکھوں پر سے دور ہو جاتا ہے) تو وہ اسی دم (راہِ صواب)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝٢٠٢ وَاِذَا لَمْ

اور ان (کفار) کے بھائی شیطان اُن کو گمراہی میں گھسیٹے لئے چلے جاتے ہیں پھر (اُن کے برباد کرنے میں) کوتاہی نہیں کرتے اور (اے پیغمبر) جب تم

تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى

ان لوگوں کے پاس (کوئی خاص قسم کی) آیت نہیں لاتے ہو تو (اپنے خیالِ باطل کے مطابق) کہتے ہیں کہ تم نے اس کو (بھی) اپنی طرف سے کیوں نہیں بنا لیا تم (ان سے) کہو کہ

اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

میرے پروردگار کے ہاں سے میری طرف جو حکم آتا ہے میں تو اسی پر چلتا ہوں یہ (قرآن) سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں جو تمہارے پروردگار کی طرف سے (اُتری) ہیں اور

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٢٠٣ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ

جو لوگ (اس پر) ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جایا کرے (یعنی پیغمبر تم کو قرآن سناتے ہوں) تو (غل نہ مچاؤ بلکہ) اُس کو

اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٢٠٤ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ

خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے ف۱ اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) میں

ف۱

اسی طرح کا مضمون سورہ یونس کے دوسرے رکوع میں بھی ہے جس طرح لوگ پیغمبر صاحب سے فرمائشی معجزے طلب کرتے تھے اسی طرح فرمائشی آیتیں بھی چاہتے تھے خدا نے پیغمبر صاحب کی طرف سے جواب دلوا کر پیغمبر قرآن کو اپنی طرف سے تو بناتے نہیں کہ تمہاری فرمائش پوری کریں ۱۱

الثلثة

تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور پست آواز سے بھی (یعنی) پکار کر نہیں صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے رہو

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

(اس کی یاد سے) غافل نہ رہو جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کے مقرب ہیں وہ (تک بھی)

يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾

اس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور اسی کی تسبیح و تقدیس اور اسی کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں

ع ٢٤ / ١٨ / ١٤ — السجدة

سورة الانفال نزلت بالمدينة الا واذ يمكر بك الذين ... وهي خمس وسبعون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ

شروع خدا کے نام سے جو بہایت رحم والا مہربان ہے (اے پیغمبر مسلمان سپاہی) تم سے مال غنیمت کا حکم دریافت کرتے ہیں تو (ان سے) کہدو کہ مال غنیمت تو

لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا

اللہ اور رسول کا ہے تو تم لوگ (مال غنیمت کی تقسیم میں جھگڑا نہ کرو اور) خدا (کے غضب) سے ڈرو اور اپنا باہمی معاملہ ٹھیک رکھو اور

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو (سچے) مسلمان تو بس وہی ہیں ف

إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيٰتُهُ زَادَتْهُمْ

کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب آیات الٰہی ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں

إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

اور (ہر حال میں) اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں جو نماز پڑھتے

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ

اور جو ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی ہیں سچے ایمان دار ان کے لئے

ف

تقسیم مال غنیمت کے وقت مسلمانوں میں ایک دوسرے سے ایک طرح کی بدگمانی پیدا ہوگئی تھی کہ ہر شخص اپنے آپکو زیادہ کا مستحق سمجھتا تھا اس واسطے کہ اس نے اپنے زعم میں زیادہ کوشش کی تھی سو خدا نے سمجھا دیا کہ یہ جو تم کو فتح نصیب ہوئی یا مال غنیمت ہاتھ آیا یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ خدا کا فضل ہے اور مال غنیمت سارے کا سارا اللہ اور اس کے رسول کا ہے جس کو جتنا دیا جائے خوش دلی سے لو اور خدا رسول کا انعام سمجھو ١٢

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤ كَمَآ اَخْرَجَكَ

ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں اور گناہوں کی معافی اور عزت (و آبرو) کی روزی (اے پیغمبر مال غنیمت کے بارے میں ان لوگوں کو اسی طرح کی غلطی

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(اس وقت واقع ہوئی تھی) کہ تمہارے پروردگار نے بڑی حکمت کی اور تم کو گھر سے نکلنے پر آمادہ کیا اور تم نکل کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کا ایک گروہ

لَكٰرِهُوْنَ ۝٥ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا

(تمہارے نکل کھڑے ہونے سے اس وقت بھی) ناخوش تھا وہ لوگ حق ظاہر ہوئے پیچھے تمہارے ساتھ حق بات میں لگے جھگڑا کرنے (اور ایسے ڈر کے پیچھے ہٹنے

يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٦ وَاِذْ يَعِدُكُمُ

(زبردستی) موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے اور وہ (موت کو آنکھوں کے آگے) دیکھ رہے ہیں اور (مسلمانو! یہ وہ وقت تھا) جب خدا تم سے وعدہ فرماتا تھا

اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ

کہ (مشرکین مکہ کی ان) دو جماعتوں میں سے (کوئی سی) ایک (بھی تم لڑائی کے لئے اختیار کرلو گے تو وہ) تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم چاہتے تھے کہ

ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

جس میں (لڑنے کا) کوتا نہیں وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ کی مرضی یہ تھی کہ اپنے حکم سے (دین) حق کو قائم کرے

وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ

اور کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ ڈالے تاکہ حق کو حق اور ناحق کو ناحق کر دکھائے

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝٨ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ

گو کافروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے یہ وہ وقت تھا کہ تم اپنے پروردگار کے آگے فریاد کرتے تھے

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ

تو اس نے تمہاری سن لی (اور فرمایا) کہ ہم لگاتار ہزار فرشتوں سے

الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا

تمہاری مدد کریں گے اور یہ فرشتوں کی امداد جو خدا نے کی تو صرف

بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ

(تمہارے) خوش کرنے کو (کی) اور تاکہ تمہارے دل اُس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ

بیشک اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا کہ خدا اپنی طرف سے تمہاری تسکین (خاطر) کے لئے اُونگھ کو تم پر طاری کر رہا تھا

اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ اُس کے ذریعے سے تم کو پاک کرے

وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

اور شیطانی گندگی کو تم سے دور کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے

وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ

اور اُسی (پانی) کے ذریعے سے (میدان جنگ میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے (اے پیغمبر) یہ وہ وقت تھا کہ تمہارا پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہا تھا

اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو تم مسلمانوں کو جمائے رکھو ہم عنقریب

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ

کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دیں گے اچھا تو لگے اِن کافروں کی گردن پر

وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

اور لگے ان کی پور پور پر یہ اس بات کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو اُس کو ایسی ہی سزا ملے گی کیونکہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ

اللہ کی مار بڑی سخت ہے کافرو! تمہاری یہی سزا ہے تو (ذرا) اس کا مزہ چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ آخر کار

ع ۱۵ / ۱۰

سورۂ مرنی کا ایک لفظ مشترک ہے تیر چلانے کو بھی کہتے ہیں اور کنکر پھینکنے کو بھی کہتے ہیں چونکہ پیغمبر صاحب سے تیر کا چلانا اور کافروں کی طرف مٹھی خاک کا پھینکنا دونوں باتیں ثابت ہیں ہم نے تیر کا چلانا ترجمہ کیا ہے کہ معمولی کو چھوڑ کر غیر معمولی کیوں لیں اور دوسرے لوگوں نے مٹھی کنکر کا

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ

کافروں کو دوزخ کا عذاب (بھی) ہونا ہے مسلمانو! جب کافروں سے تمہارے لشکر کی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ

مڈبھیڑ ہو جائے تو ان کو پیٹھ نہ دینا اور جو شخص

يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا

(اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے) ایسے موقع پر کافروں کو اپنی پیٹھ دے گا تو (سمجھنا کہ) وہ خدا کے غضب میں آگیا اور (آخرکار) اس کا ٹھکانا دوزخ ہے

اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

مگر ہاں لڑائی کے لئے کنی کاٹتا ہو یا (اپنے) لوگوں میں جا شامل ہونے کے لئے (کافروں کے سامنے سے) ٹل جائے (تو خیر مضایقہ نہیں)

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪

تو (مسلمانو!) تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ نے قتل کیا

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے تو تم نے نہیں تیر چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے (تاکہ کفر کی بنیاد کو ڈگمگا دے) اور تاکہ

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾

مسلمانوں کو اپنی سرکار سے اچھا انعام (یعنی فتح) عنایت فرمائے بیشک اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ

یہ بات (اچھی طرح سن رکھو اور جان لو کہ) خدا کو کافروں کی تدبیروں کا بودا کرنا منظور ہے (اے اہل مکہ) اگر تم

تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ

فتح مانگتے تھے (کہ جو برسرِ حق ہو اس کی فتح ہو) تو (لو فتح (بھی) تمہارے سامنے آموجود ہوئی (کہ مسلمان غالب آئے پس اسلام لانے میں تم کو کیا عذر رہی) اور اگر (آئندہ کے لئے)

خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

تمہارے حق میں بہتر ہوگا اور اگر تم پھر (اسلام کی مخالفت) کرو گے تو ہم بھی پھر (اہل اسلام کی مدد) کریں گے اور

ف ١ اگلا آخر جنگ رنگ سے لے کر یہاں تک جنگ بدر کے قصے کی طرف اشارہ ہے اس کا مختصر حال یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کی ایذادہی سے عاجز آ کر مدینے تشریف لے آئے تھے اور مسلمانوں میں بھی جس جس کو موقع ملتا تھا مدینے چلا آتا تھا لیکن کفار مکہ اس پر بھی مسلمانوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے اور بگاڑ کی بنیاد پڑ گئی تھی اتنے میں پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا کہ کفار قریش کا قافلہ شام سے مال تجارت لے کر مکے کو جا رہا ہے پیغمبر صاحب نے سوچا کہ آئندہ کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کی فوجی قوت اور اُن کی جرأت دکھانے کا یہ اچھا موقع ہے آپ قافلے پر حملہ کرنے کے ارادے سے مسلمانوں کو لے کر نکلے اُدھر اہل مکہ کو اپنے قافلے کی اور مسلمانوں کے ارادے کی خبر لگی تو ابوجہل بڑا لشکر جمع کر کے قافلے کی مدد کو چلا قافلے والوں نے دریا کنارے کا رستہ اختیار کیا اور مسلمانوں کی زد سے بچ گئے مگر ابوجہل مقام بدر تک بڑھا چلا آیا تو مسلمانوں میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ہم قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے آئے تھے اسی کا تعاقب کرنا چاہئے اور پیغمبر صاحب کو یہ منظور ہوا کہ دشمن چھاتی پر بڑھا چلا آتا ہے اس کا روکنا ضروری ہے آخر پیغمبر صاحب کے سمجھانے بجھانے ابوجہل کے ساتھ لڑائی ٹھن گئی اور باوجودیکہ مسلمان تھوڑے اور بے سامان تھے خدا نے اُن کو کافروں پر فتح بھی دی یہ تو جنگ بدر کا قصہ ہے اب الفاظ قرآن کی بعض باتوں کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے (١) تعد تاتیتن کے یہ معنی ہیں کہ جب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ پیغمبر صاحب سچ مچ خدا کے رسول ہیں اور جیسا فرماتے ہیں اسلام کو کفر پر غلبہ ہونا ہے تو اُن کو ابوجہل کے مقابلے سے خلاف رائے پیغمبر مونہہ پھیرنا مناسب تھا دوسری بات یہ فرشتوں کا مذکور کہ مسلمانوں کی تسکین قلب کے لئے خدا نے فرشتوں سے مدد کی پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار فرشتوں کا آنا ایک سبب ظاہر تھا ورنہ خدا کا حکم بس کرتا تھا تیسری بات اونگھ اور مینہ کا مذکور ہے سو رفع اضطراب کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ مسلمان لگے اونگھنے اور بعض کو پانی کی حاجت تھی ہوا یہ اگلے دن برسا

ع ٩ ١٦

فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾

تمہارا جتھا کتنا ہی بہت (کیوں نہ) ہو کچھ بھی تمہارے کام نہیں آئے گا اور یہ (بھی جانے رہو) کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اس (کے حکم) سے سرتابی نہ کرو

عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا

اور (ہمارا ارشاد تو) تم سن ہی رہے ہو اور ان لوگوں جیسے نہ بنو جنھوں نے (مونھ سے تو) کہہ دیا

سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ

کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے (سناتے خاک) نہیں اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات (یہ کافر ہیں)

الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

بہرے گونگے جو کچھ نہیں سمجھتے اور اگر اللہ ان میں (کچھ بھی) بہتری پاتا

فِيْهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو ان کو سننے کی قابلیت بھی ضرور عطا فرماتا لیکن (یہ ایسے کج سرشت ہیں کہ اگر خدا ان کو سننے کی قابلیت بھی دیتا تاہم یہ بدی ہوئی بات ہے کہ یہ لوگ

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

مونھ پھیر کر الٹے بھاگتے مسلمانو! جب رسول تم کو ایسے دین کی طرف بلاتا ہے جو تم میں نئی روح پھونکتا ہے تو تم اللہ اور رسول کا حکم

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ

بگوش دل سنو اور جانے رہو کہ اللہ (کو ایسی قدرت ہے کہ وہ)

الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَأَنَّهٗٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا

آدمی اور اس کے دل (کے ارادے) میں آڑے آجاتا ہے اور یہ (بھی جانے رہو) کہ (آخرکار) تم (سب) اسی کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے اور اس بلا سے ڈرتے رہو

تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوْٓا

جو خاص کر ان ہی لوگوں پر نازل نہیں ہوگی جنھوں نے تم میں سے کسی طرح کا ظلم کیا ہے (بلکہ سب اس کی گرد میں آجاؤ گے) اور جانے رہو

أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوٓا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ

کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے اور (وہ وقت) یاد کرو جب تم (مسلمان) سرزمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے

مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ

(اور) کمزور سمجھے جاتے تھے (اور) اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو زبردستی پکڑ کر (کہیں کو) اڑا (نہ) لیجائیں

فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِۦ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

پھر خدا نے تم کو (مدینے میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں (یہ سب احسانات) اس لئے کہ تم

تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

شکر کرو مسلمانو! اللہ اور رسول کی (امانت میں) خیانت نہ کرو

وَتَخُونُوٓا أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوٓا أَنَّمَآ

اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم تو (خیانت کے وبال سے) واقف ہو اور جانتے رہو کہ

أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾

تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس (دنیا کے) بکھیڑے ہیں اور نیز یہ کہ اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے ہاں نیکوکاروں کے لئے بڑا اجر (موجود) ہے ف۱

ع ۳ ۹ ۱۷

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا

مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو تمہارے لئے ایک امتیاز پیدا کر دے گا ف۲

وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

اور تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور آخر کار تم کو بخشے گا (بھی) اور اللہ بڑے فضل والا ہے

الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ

اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب کافر لوگ تم پر داؤ چلانا چاہتے تھے تاکہ تم کو گرفتار کر رکھیں یا

يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ

تم کو مار ڈالیں یا تم کو جلاوطن کر دیں اور (حال یہ تھا کہ) کافر اپنا داؤ کر رہے تھے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ

ف۱
جب مسلمانوں اور کافروں سے لڑائی ٹھن گئی تو ان دنوں بعض مسلمانوں کے عزیز و قریب مکے میں تھے اور یہاں لڑائی کے مشورے ہوتے تھے اضرور تھا کہ یہ مشورے کافروں پر ظاہر نہ ہوں۔ مسلمانوں میں امانت رہیں مال اور اولاد کے پاس خاطر سے یہاں کے ان مشوروں کے ظاہر کر دینے کو خدا اور رسول کی خیانت فرمایا

ف۲
امتیاز پیدا کرنے سے شاید یہ مراد ہو کہ تم نیکی اور دینداری میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو گے یا یہ کہ تم دشمنوں پر غالب آؤ گے ۱۲

الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ

سب داؤ کرنے والوں سے بہتر (داؤ کرنے والا ہے) اور جب ہماری آیتیں ان کافروں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (ہاں جی ہاں) ہم نے سن (تو) لیا

لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا

(ہم بھی) اسی طرح کا (قرآن) کہہ لیں یہ (آیات قرآنی) تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور بس اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے دعائیں مانگیں

اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

کہ یا اللہ اگر یہ (دین اسلام) یہی (دین) حق ہے (اور) تیری طرف سے (اترا ہے) تو ہم پر

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ

آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر (کوئی اور) عذاب دردناک نازل کر اور (اے پیغمبر) خدا ایسا (بے مروت) نہیں ہے

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ

کہ تم ان لوگوں میں موجود رہو اور وہ (تمہارے رہتے) ان کو عذاب دے اور اللہ ایسا (بے رحم بھی) نہیں ہے کہ

هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ

(بعض) لوگ (گناہوں کی) معافی (خدا سے) مانگتے رہیں اور وہ ان (سب) کو عذاب دے ف١ اور اب (کہ تم مدینے ہجرت کرکے چلے آئے تو) ان (کفار مکہ) کو کیا استحقاق رہا

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ

کہ یہ تو مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کے جانے) سے (مسلمانوں کو) روکیں اور خدا ان کو عذاب نہ دے حالانکہ یہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں

اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾

اس کے متولی تو بس پرہیزگار لوگ ہیں لیکن ان (کافروں) میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں سمجھتے

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً

اور ان کی نماز ہی کیا تھی خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو (اے کافرو!) جیسا تم کفر کرتے رہے ہو اب اس کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کافر

ف١ پیغمبر صاحب کے وجود باجود کی برکت اور مسلمانوں کی استغفار کے طفیل سے کفار مکہ بھی عذاب سے محفوظ رہے ١٢

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنفِقُونَهَا

اپنے مال (اس لئے) خرچ کرتے رہتے ہیں تاکہ (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکیں سو یہ لوگ تو مال کو (اسی طرح پر) خرچ کرتے ہی رہیں گے

ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

مگر پھر آخر کار وہی مال اُن کے حق میں (موجب) حسرت ہو گا (خرچ بھی کریں) اور پھر مغلوب (بھی) ہوں اور (قیامت کے دن) کافر سب

إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۞ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ ناپاک (لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کرے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا

ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر سارے اُن سب کا ایک ڈھیر بنائے

فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُل لِّلَّذِينَ

پھر اُس ڈھیر (کے ڈھیر) کو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں رہے (اے پیغمبر) کافروں سے کہو

ع ٩ / ١٨

كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ ج وَإِن

کہ اگر اب بھی اپنی شرارتوں سے باز آجائیں تو اُن کے پچھلے قصور معاف کر دیے جائیں گے اور اگر وہ

يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

پھر (شرارت) کریں گے تو اگلے لوگوں کی روش گزر چکی ہے (وہی انجام ان کا بھی ہونا ہے) اور (مسلمانو!) کافروں سے لڑتے رہو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ج

یہاں تک کہ فساد (نام و نشان کو باقی) نہ رہے اور دُہائی ساری خدا ہی کی ہو

فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِن تَوَلَّوْا

پس اگر یہ لوگ (فساد سے) باز آجائیں تو جو کچھ یہ لوگ کریں گے اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (تو اسی کے مطابق اُن کو جزا دے گا) اور اگر (سرتابی کریں)

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

تو (مسلمانو!) تم سمجھے رہو کہ اللہ تمہارا حامی ہے (اور کیا ہی) اچھا حامی اور (کیا ہی) اچھا مددگار ہے

منزل ٢

ع

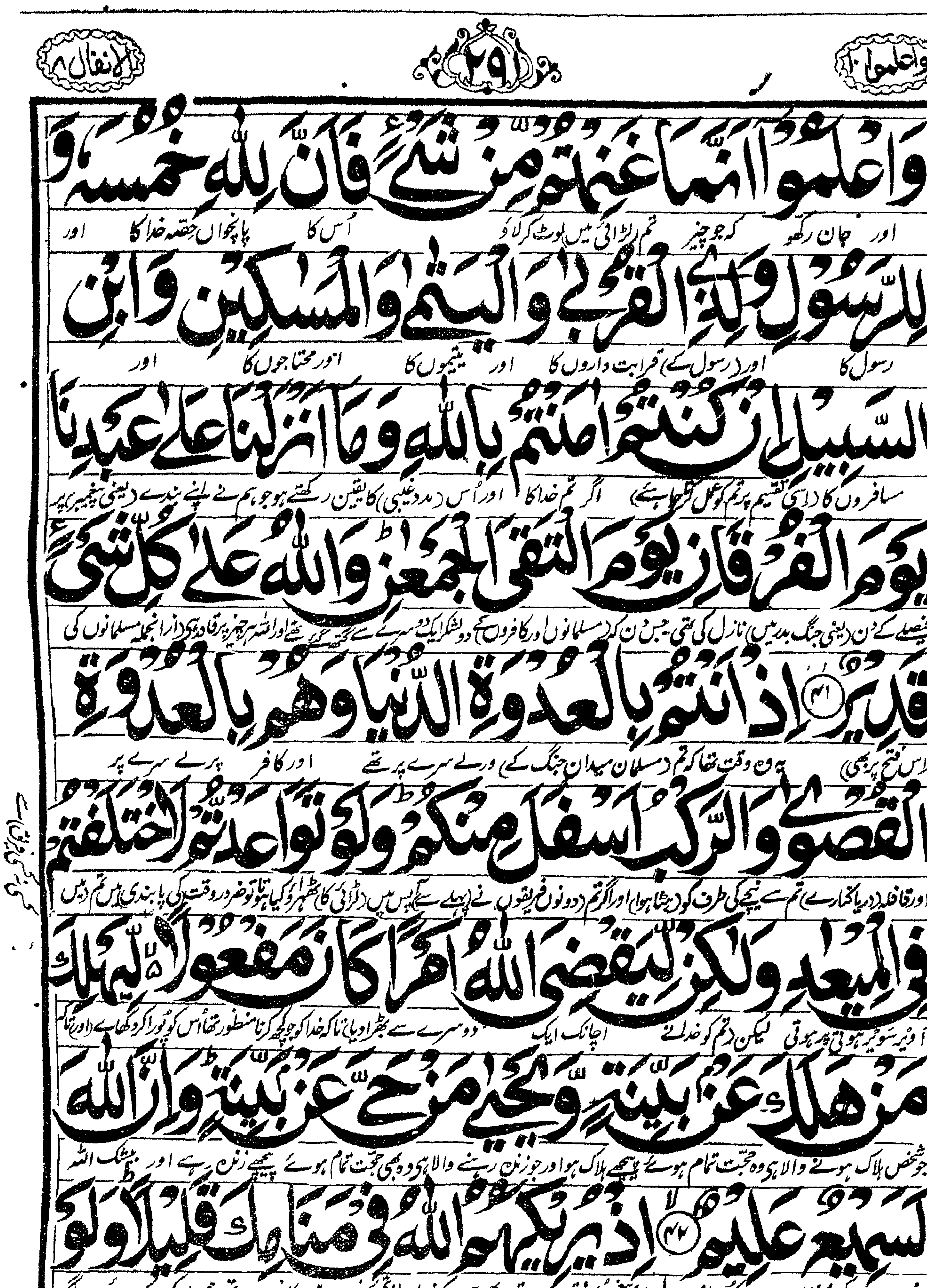
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (لڑائی میں لوٹ کر) لاؤ اس کا پانچواں حصہ خدا کا اور

لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ

رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور

السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا

مسافروں کا (اسی تقسیم پر تم کو عمل کرنا چاہیئے) اگر تم خدا کا اور اس (مدد غیبی) کا یقین رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (یعنی پیغمبر) پر

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

فیصلے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن (مسلمانوں اور کافروں کے) دو لشکر ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (از انجملہ مسلمانوں کی

قَدِيرٌ ﴿٤١﴾ إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ

اس فتح پر بھی) یہ وہ وقت تھا کہ تم (مسلمان میدان جنگ کے) ورلے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے پر

الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ

اور قافلہ (دریا کنارے) تم سے نیچے کی طرف (بیٹھا ہوا) اور اگر تم (دونوں فریقوں نے پہلے سے آپس میں لڑائی کا ٹھہراؤ) کیا ہوتا تو ضرور وقت کی پابندی میں تم (میں)

فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ

آویر سویر ہو جاتی لیکن (تم کو) خدا نے اچانک ایک دوسرے سے بھڑا دیا تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا اس کو پورا کر دکھائے (اور تاکہ)

مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ

جو شخص ہلاک ہونے والا ہو وہ حجت تمام ہوئے پیچھے ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہو وہ بھی حجت تمام ہوئے پیچھے زندہ رہے اور بیشک اللہ

لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ

ضرور (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر) اسی وقت کا واقعہ یہ بھی ہے جبکہ خدا نے تم کو خواب میں کافر تھوڑے کر دکھائے اور اگر

أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ

انھیں تم کو بہت کر کے دکھاتا تو تم (مسلمان) ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں بھی ضرور آپس میں جھگڑنے لگتے (کہ لڑیں یا نہ لڑیں) مگر

ف ١

بدر کی لڑائی اتفاقی لڑائی تھی فریقین میں سے کسی کا ارادہ لڑنے کا نہ تھا ادھر سے مسلمان قافلہ قریش پر چڑھ کر گئے ادھر سے ابوجہل قافلہ کی حمایت کو چلا۔ قافلہ کترا کر نکل گیا اتفاق سے دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہو گئی اور مسلمانوں کی فتح ہوئی۔ اگر یہ لڑائی نہ ہوتی تو ہر ایک فریق اپنی اپنی جگہ شیخی مارتا اور اپنے ہی تئیں غالب سمجھتا اب لڑائی کے ہونے سے دیکھ لیا کہ حقیقت میں غالب کون ہوا اور مغلوب کون اور خدا کس کے پلے پڑا!

اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ

خدا نے تم کو نامردی کی رسوائی سے بچا لیا بیشک وہ لوگوں کے دلی خیالات تک سے واقف ہے اور (اسی لڑائی میں) جب تم

اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ

(دونوں فریق) ایک دوسرے سے بھڑ پڑے کافروں کو تم مسلمانوں کی آنکھوں میں تھوڑا کر دکھایا اور کافروں کی آنکھوں میں تم مسلمانوں کو تھوڑا کر دکھایا

ع لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾

تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا اُس کو پورا کر دکھائے اور آخر کار سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر جا کر ٹھہرتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

مسلمانو! جب (کافروں کی) کسی فوج سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جایا کرے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو

كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

تاکہ (آخر کار) تم فلاح پاؤ اور اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ

اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ آپس میں جھگڑا کرنے سے تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور

اصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

(لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے اور اُن (منافقوں) جیسے نہ ہو

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ

جو مارے شیخی کے اور لوگوں کے دکھانے کے لئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے

النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

اور (کردار یہ ہیں کہ) لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی یہ لوگ

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

کرتے ہیں اللہ کے احاطۂ (علم) میں ہے اور جب شیطان نے اُن کافروں کی حرکات اُن کو عمدہ کر دکھائیں

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا

اور (اُن سے) کہا کہ آج لوگوں میں کوئی ایسا سورما نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب

تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ

دونوں فوجیں آمنے سامنے آئیں اپنے اُلٹے پاؤں چلتا بنا اور لگا کہنے کہ مجھ کو تم سے کچھ سروکار نہیں

إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ

میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم کو نہیں سوجھ پڑتی (یعنی فرشتے) میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے

الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

جس وقت تھا کہ منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر کی) بیماری تھی کہتے تھے

ع ٦

مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ

کہ ان (مسلمانوں) کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے (سو مسلمان مغرور نہیں ہیں بلکہ خدا پر بھروسہ ہے) اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو (وہ کوئی ذلیل نہیں ہوگا کیونکہ) اُس کا

اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا

اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور اے پیغمبر کاش تم (اُس وقت کافروں کی حالت) دیکھو جب کہ فرشتے (ان) کافروں کی روحیں قبض کر رہے ہیں

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَ

(اور) اُن کے مونہوں اور گدیوں پر (مکے اور لاتیں) مارتے جاتے ہیں اور (کہتے جاتے ہیں کہ لو)

ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

عذاب دوزخ کے مزے (تو) چکھو (کافرو! یہ سختی جو تمہارے ساتھ کی جاتی ہے) یہ تمہارے اُن اعمال بد کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں پہلے سے

أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ

(زادِ آخرت بنا کر) بھیجے ہیں اور (تم اُس سزا کے مستحق ہو) اس لئے کہ خدا تو کبھی (اپنے) بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا (کافرو! تمہاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت

آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا

فرعون کی قوم اور اُن لوگوں کی ہوئی جو اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ انھوں نے

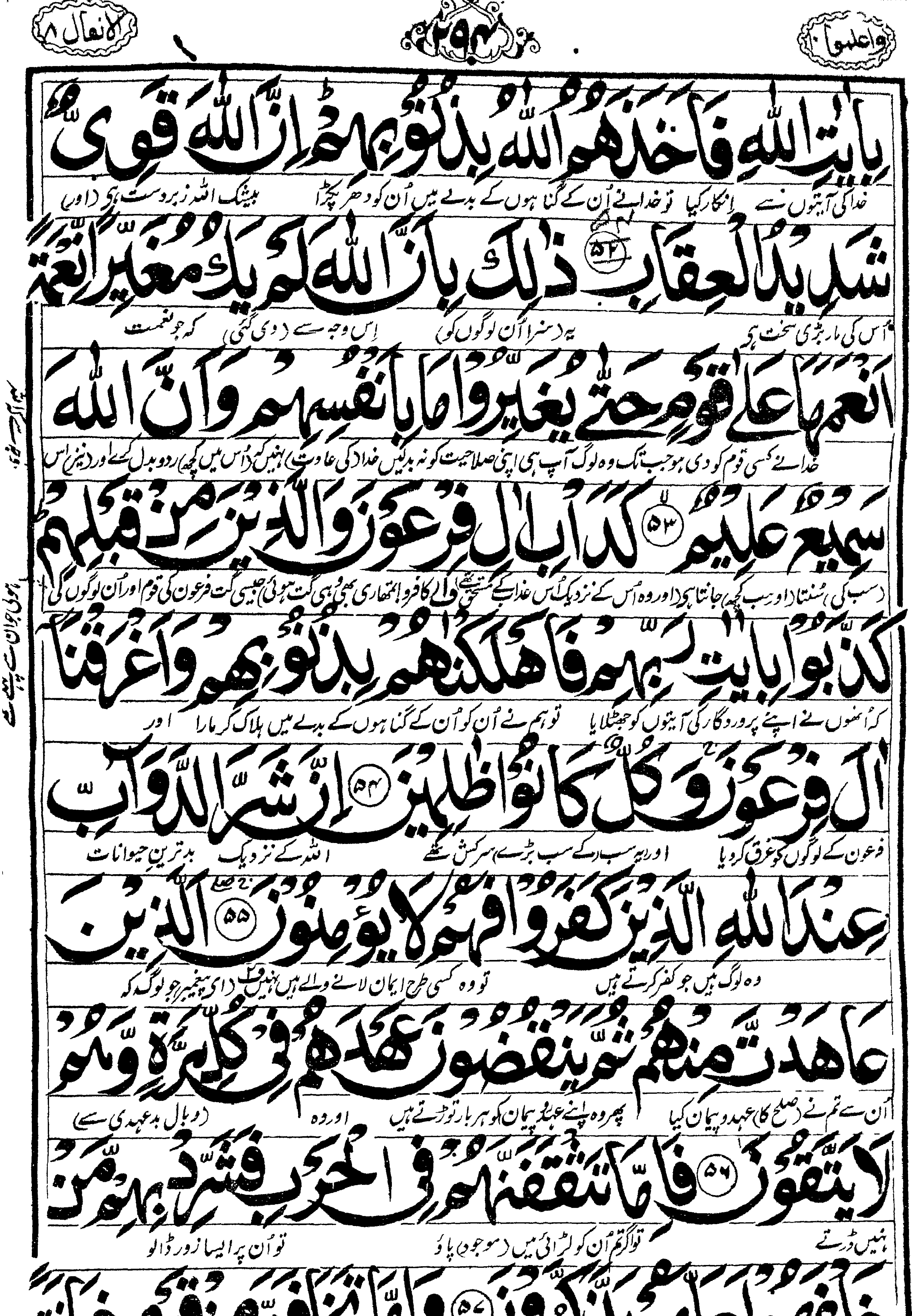

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

خدا کی آیتوں سے انکار کیا تو خدا نے اُن کے گناہوں کے بدلے میں اُن کو دھر پکڑا بیشک اللہ زبردست ہی (اور)

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

اُس کی مار بڑی سخت ہی یہ (سزا اُن لوگوں کو) اِس وجہ سے (دی گئی) کہ جو نعمت

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ

خدا نے کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی صلاحیت کو نہ بدلیں خدا (کی عادت) نہیں کہ (اُس میں کچھ) ردوبدل کرے اور (نیز) اس

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(سب کی) سُنتا (اور سب کچھ) جانتا ہی (اور وہ اُس کے نزدیک اُس عذاب کے مستحق تھے) ف۱ کافرو! تمہاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون کی قوم اور اُن لوگوں کی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ

کہ اُنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے بدلے میں ہلاک کر مارا اور

اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

فرعون کے لوگوں کو غرق کر دیا اور یہ سب (کے سب بڑے) سرکش تھے اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ

وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں تو وہ کسی طرح ایمان لانے والے ہیں نہیں ف۲ (اے پیغمبر) جو لوگ کہ

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ

اُن سے تم نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا پھر وہ اپنے عہد و پیمان کو ہر بار توڑتے ہیں اور وہ (وبال بدعہدی سے)

لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ

نہیں ڈرتے تو اگر تم اُن کو لڑائی میں (موجود) پاؤ تو اُن پر ایسا زور ڈالو

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً

کہ جو لوگ اُن کی پشتی پر ہیں ان کو بھاگتے دیکھکر اُن کو بھی بھاگتا ہی پڑے شاید یہ لوگ (شکست سے ڈرکر) عبرت پکڑیں اور اگر تم کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو

ف۱

اِس مقام پر خدا کو یہ بیان فرمانا منظور ہی کہ کافروں کو گرفتار عذاب کرنے کے دو سبب ہوئے ایک یہ کہ خود ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں پر لات ماری دوسرے یہ کہ خدا سب کی سُنتا اور سب کے حال سے واقف ہی ازانجملہ وہ کافروں کی باتیں بھی سُنتا تھا اور اُن کے دل کی خرابیوں سے بھی واقف تھا اِس سبب سے کافروں کو مستحق عذاب سمجھکر اُن پر عذاب نازل کیا ۱۲

ف۲

اِس مقام پر کافروں کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہی اور ایک جگہ فرمایا ہی اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کہ یہ لوگ جانوروں کی طرح کے ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے۔ جانور کو عقل نہیں ہی کہ وہ اُس سے کام لے۔ کافروں کو عقل ہی اور پھر اُس سے کام نہیں لیتے اور چونکہ عقل سے کام نہیں لیتے اِسی واسطے ایمان بھی نہیں لاتے عقل سے کام لیں تو چاہئے تھا کہ ایمان بھی لائیں ۱۲

ع ١ ٣

فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝٥٨

تو مساوات ملحوظ رکھ کر اُن کے عہد کو اُلٹا اُن ہی کی طرف پھینک مارو بیشک اللہ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا ف

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝٥٩

اور کافر لوگ یہ نہ سمجھیں کہ (ہمارے قابو سے) نکل گئے وہ ہرگز (ہم کو) ہرا نہیں سکتے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ

اور (مسلمانو سپاہیانہ) قوۃ سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہوسکے کافروں کے (مقابلے کے) لئے ساز و سامان مہیا کئے رہو

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

کہ ایسا کرنے سے اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور (نیز) اُن کے سوا دوسروں پر بھی

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ

جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ اُن (کے حال) سے (خوب) واقف ہے اور خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے

سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَاِنْ

وہ تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور تمہاری (کسی طرح بھی) حق تلفی نہیں ہوگی اور (اے پیغمبر) اگر

جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ

(کافر) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور اگر اُن کا ارادہ تم سے دغا کرنے کا (بھی) ہوگا

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ

تاہم (تم کچھ پروا نہ کرو کیونکہ) اللہ تم کو بس کرتا ہے (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہے جس نے اپنی امداد سے

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ

اور مسلمانوں سے تم کو قوت دی اور مسلمانوں کے دلوں میں باہم اُلفت پیدا کر دی اگر تم

ف١ مساوات ملحوظ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کی بے خبری میں اپنی طرف سے صلح نہ توڑی جائے کیونکہ یہ اہل دغا ہی ہے بلکہ اُن کو جتا بتا کر اتنی مہلت دی جائے کہ دونوں فریق لڑائی کے لئے یکساں طور پر باطمینان تیاری کرسکیں ۱۲

مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ

روئے زمین کے سارے خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں اُلفت نہ پیدا کر سکتے مگر (وہ تو) اللہ (ہی تھا جس) نے

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ

ان لوگوں میں اُلفت پیدا کر دی بیشک وہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے اے پیغمبر اللہ

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ

اور مسلمان جو تمہارے تابع فرمان ہیں تم کو بس کرتے ہیں اے پیغمبر مسلمانوں کو

ع ٨

عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

(کافروں کے ساتھ) لڑنے پر برانگیختہ کرو کہ اگر تم (مسلمانوں) میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے

مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ

اور اگر تم (مسلمانوں) میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے

كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ

کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (اجر عاقبت کو) سمجھتے ہی نہیں (کہ اُس کے لئے جان دینے میں مضائقہ نہ کریں۔ مسلمانو) اب خدا نے

عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن يَكُن

تم پر سے (اپنے حکم کا) بوجھ ہلکا کر دیا اور اُس نے دیکھا کہ تم میں (ابھی) کمزوری ہے تو اگر

مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن

تم میں سے ثابت قدم رہنے والے سو ہوں گے تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر

يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

تم میں سے (ایسے) ایک ہزار ہوں گے تو وہ خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ

اُن لوگوں کا ساتھی ہے جو (لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرتے ہیں نبی

أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَ

جب تک ملک میں (کافروں کو) اچھی طرح مار دھاڑ نہ لے اُس کے پاس قیدیوں (کی بھیڑ) کا رہنا مناسب نہیں (مسلمانو) تم تو مال ومتاع دنیا کے خواہاں ہو اور

اللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ

اللہ تم کو آخرت (کی نعمتیں دینی) چاہتا ہے اور اللہ زبردست (اور) با تدبیر ہے اگر خدا (کے ہاں) سے (تمہارے اس قصور کی معافی کا حکم تحریری)

اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

پہلے سے نافذ نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ تم نے (بدر کے قیدیوں سے اُن کو چھوڑ دینے کے بدلے میں) لیا ہے اُس (قصور کی سزا میں ضرور تم پر بڑا ہی عذاب نازل ہوتا

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

تو (خیر) جو کچھ تم کو غنیمت سے ہاتھ لگا ہے اُس کو حلال طیب سمجھ کر کھاؤ اور اللہ (کے غصے) سے ڈرتے رہو (اور اُس کی معافی کے اُمیدوار رہو کیونکہ) اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ

بخشنے والا مہربان ہے اے پیغمبر (بدر کے) قیدی جو (ہنوز) تم مسلمانوں کے قبضے میں ہیں اُن کو سمجھا دو

الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا

کہ اگر اللہ دیکھے گا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو جو (مال) تم سے چھینا گیا ہے اُس سے بہتر تم کو عطا فرمائے گا

أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِنْ

اور تمہارے قصور بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور (اے پیغمبر) اگر

يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ

یہ لوگ تمہارے ساتھ دغا کرنا چاہیں گے تو پہلے بھی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں) اُس نے اُن کو (تمہارے ہاتھوں میں) گرفتار کرا دیا

مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا

اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) صاحب تدبیر ہے ف جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرتیں کیں

وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

اور اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیے اور

ع ٩ / ٥

ف بدر کی لڑائی میں دشمنوں کے ستر آدمی گرفتار ہو گئے تھے اور چونکہ مسلمانوں کے رشتے ناطے سکے تھے مسلمانوں میں سلطنت کا اسلوب بیٹھا نہ تھا کہ ان قیدیوں کا معاملہ پیش آیا پیغمبر صاحب نے اصحاب سے مشورہ طلب کیا کہ ان قیدیوں کو کیا جائے بعض نے رائے دی کہ تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے عجب نہیں رفتہ رفتہ یہ لوگ اسلام کی خوبیوں کو سمجھ کر مسلمان ہو جائیں اور چونکہ پیغمبر صاحب نہایت رحیم دل تھے انھوں نے بھی انھیں لوگوں کے ساتھ اتفاق کیا اور تاوان لے کے قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن بعض اصحاب کی یہ رائے تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں ان کو جب تک قابو ہے کیوں کہ اب ہمارے بس میں ہیں قتل کر دینا مناسب ہے خدا تعالیٰ نے مصلحت وقت کے اعتبار سے انھی کی رائے کو منصوب فرمائی مگر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا اِس سے اتنا ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی غلطی پر تنبہ ہو گیا۔ بظاہر یہ احکام سخت معلوم ہوتے ہیں لیکن جب تک آدمی لڑائی میں خود موجود نہ ہو دشمنوں کی عداوت کا اندازہ نہیں کر سکتا اور نہ مصلحت وقت کو سمجھ سکتا ہے بے شک ستر آدمیوں کی جان کا بچا دینا بظاہر مقتضائے رحم ہے لیکن یہ ستر معنی شاید ستر ہزار آدمی کا خون کرا دیتے غرض یہ احکام اُسی قسم کے ہیں جو انگریزوں میں مارشل لا یعنی فوجی قانون کہلاتے ہیں اور اُن کی مصلحتوں کو حکام وقت ہی خوب سمجھتے ہیں پھر جب مسلمانوں کو اُن کی غلطی پر متنبہ کیا گیا تو وہ لوگ ڈر گئے کہ شاید ساری کارروائی بیجا ہوئی اِس لئے مال غنیمت کے بارے میں جو تامل کرتے تھے خدا نے اُس خدشے کو بھی دفع کر دیا

الَّذِينَ آوَوا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط

جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (اُن کی) مدد کی یہی لوگ ایک کے وارث ایک

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم

اور جو لوگ ایمان تو لے آئے اور ہجرت نہیں کی تو تم مسلمانوں کو اُن کی وراثت سے

مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ

کچھ تعلق نہیں یہاں تک کہ ہجرت کر کے تم میں نہ آملیں ہاں اگر دین کے بارے میں تم سے طالب مدد ہوں

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ط

تو تم کو اُن کی مدد کرنی لازم ہے مگر اُس قوم کے مقابلے میں نہیں کہ تم میں اور اُن میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک کے

أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ

وارث ایک اگر ایسا نہ کرو گے تو ملک میں شورش پھیل جائے گی اور

فَسَادٌ كَبِيرٌ ط ﴿۷۳﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

بڑی خرابی (پڑے گی) اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرت کی اور

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ

اللہ کے رستے میں جہاد بھی کیے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (اُن کی) مدد کی یہی

الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿۷۴﴾

سچے مسلمان ہیں ان کے لیے (گناہوں کی) معافی ہے اور عزت (و آبرو) کی روزی

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ

اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد بھی کیے

فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ

تو وہ تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق (غیر آدمیوں کی نسبت)

بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع الربع

ایک دوسرے (کی میراث) کے زیادہ حق دار ہیں بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (از انجملہ میراث کی مصلحتوں سے بھی) ف١

سورۃ التوبۃ مدنیۃ آخر ما انزل بلا بسملۃ غیر لقلۃ جاء کلام الآیتین قبل تمام النصر فھی مائۃ وتسع وعشرون آیۃ

٩

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ

جن مشرکوں کے ساتھ تم (مسلمانوں) نے (صلح کا) عہد (و پیمان) کر رکھا تھا اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اُن کو صاف جواب ہے

الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ

تو (اے مشرکو! امن عام کے) چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحج، محرم، رجب) مُلک میں چلو پھرو اور

اعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ﴿٢﴾

جانے رہو کہ تم اللہ کو (کسی طرح بھی) ہرا نہیں سکو گے اور (آخر کار) اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

اور حج اکبر ف١ کے دن اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو (آگاہ کرنے کے لئے عام) منادی کی جاتی ہے

أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ

کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کرو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ

تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر (اب بھی خدا اور رسول سے) پھرے رہو تو جان رکھو کہ تم

مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣﴾

اللہ کو (کسی طرح) ہرا نہیں سکو گے اور (اے پیغمبر) کافروں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو

ف١ شروع شروع میں جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے میں آ کر رہے تو پیغمبر صاحب نے مہاجرین و انصار میں بھائی چارہ کرا دیا تھا اور ایک کو ایک کا وارث بھی ٹھہرا دیا تھا اِس مصلحت سے کہ مہاجرین کو اپنی خبر گیریں تھیں پھر جب اسلام کی فتوحات ہوئیں اور مہاجرین کو خدا نے مستغنی کر دیا تو صرف رشتہ داروں میں میراث کا قاعدہ جاری رہا اور مہاجرین و انصار کا باہمی توارث موقوف ١٢

ف١ یعنی عرفہ کے دن ١٢

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ

ہاں مشرکین میں سے جن کے ساتھ تم نے (صلح کا) عہد (و پیمان) کر رکھا تھا پھر انہوں نے (ایفائے عہد میں) تمہارے ساتھ

شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی وہ مستثنیٰ ہیں تو اُن کے ساتھ جو عہد (و پیمان) ہو اُسے

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا انسَلَخَ

اُس مدت تک جو اُن کے ساتھ ٹھہری تھی پورا کرو (کیونکہ) اللہ ان لوگوں کو جو (بدعہدی سے) بچتے ہیں دوست رکھتا ہے پھر جب

الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ

(امن و) ادب کے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ

اور اُن کو گرفتار کرو اور اُن کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کی جگہ اُن کی تاک میں بیٹھو

مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا

پھر اگر وہ لوگ توبہ کریں اور نماز پڑھنے اور

الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَ

زکوٰۃ دیں تو اُن سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو (کیونکہ) اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور (اے پیغمبر)

إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ

مشرکین میں سے اگر کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اُس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے)

كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

کلام خدا کو سن (سمجھ) لے پھر اُس کو اُس کے امن کی جگہ واپس پہنچا دو یہ (رعایت) اس لوگوں کے حق میں اس وجہ سے ضروری ہے کہ یہ لوگ (اسلام کی حقیقت سے)

ع لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ

واقف نہیں اللہ کے نزدیک اور اُس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد (و پیمانِ صلح) کیونکر معتبر ہو

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(کہ اُنھوں نے عہد شکنی کر کے آپ اپنی بے اعتباری کر لی) مگر جن لوگوں کے ساتھ تم نے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کے قریب (حدیبیہ میں) صلح کا عہد (وپیمان) کیا تھا (اور اُنھوں نے ابھی تک اس کو نہیں توڑا) تو جب تک وہ لوگ تم سے سیدھے رہیں تم بھی اُن سے سیدھے رہو

لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا

(کیونکہ) اللہ اُن لوگوں کو جو (بدعہدی سے) بچتے ہیں دوست رکھتا ہے (مشرکین کا عہد) کیسے (معتبر ہو سکتا ہے) اور (ان کا حال یہ ہے کہ) اگر (یہ لوگ)

عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ

تم پر غلبہ پا جائیں تو تمھارے بارے میں نہ قرابت کا پاس ملحوظ رکھیں اور نہ عہد (وپیمان) کا۔ یہ زبانی باتوں سے تو تم کو رضامند کر دیتے ہیں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور اُن کے دل (ہیں کہ اُن باتوں سے) انکار کرتے ہیں اور اُن میں اکثر (ایسے ہیں کہ بات کرتے ہیں اور آپ ہی اُس سے) نکل بھاگتے ہیں

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ

یہ لوگ (دنیا کے لالچ میں آ کر) خدا کی آیتوں کے بدلے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر کے لگے خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکنے

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ

(کیا ہی) بُری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں کسی مسلمان کے بارے میں نہ تو

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا

قرابت کا پاس ملحوظ رکھتے ہیں اور نہ عہد (وپیمان) کا۔ اور یہی لوگ ہیں حد سے تجاوز کرنے والے۔ پھر (اے مسلمانو!) اگر یہ لوگ (کفر و شرک سے) توبہ کریں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا

اور جو لوگ سمجھدار ہیں اُن کے لئے ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور اگر یہ لوگ

أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ

عہد کئے پیچھے اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

تو (ان) کفر کے پیشواؤں کی قسمیں کچھ بھی (اعتبار کے قابل) نہیں ان سے خوب لڑو تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے)

يَنتَهُونَ ﴿١٢﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا

باز آجائیں (مسلمانو!) تم اُن لوگوں سے (دل کھول کر) کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور

بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ

رسول کے نکال دینے کا ارادہ کیا اور تم سے چھیڑ خانی بھی اول انہی نے شروع کی کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو

فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوهُمْ

پس اگر تم ایمان رکھتے ہو تو (ان سے) کہیں بڑھ کر خدا حق رکھتا ہے کہ تم اُس سے ڈرو ان لوگوں سے (بے تامل) لڑو

يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

خدا تمہارے ہی ہاتھوں ان کو سزا دے گا اور ان کو رسوا کرے گا اور ان پر تم کو فتح دیگا

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ

اور مسلمانوں کے گروہ کی چھاتیوں کو ٹھنڈا کرے گا اور اُن کے دلوں میں جو (کافروں کی طرف سے) غصہ (بھرا ہوا) ہے اُس (کی خلش) کو بھی دور کردے گا

قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾

اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا

(مسلمانو!) کیا تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کہ (سستے) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو (اچھی طرح ٹھوک بجا کر) دیکھا تک نہیں

مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَ

جو تم میں سے جہاد کرتے اور اللہ اور اُس کے رسول اور

ع ١٠

وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١٦) مَا كَانَ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی کو اپنا دوست نہیں بناتے اور جو کچھ بھی تم لوگ کر رہے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ

مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ (اپنے جیسے کافروں سے) اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں اور افعال و اقوال سے

أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ

اپنے اوپر کفر کی گواہی بھی دیتے جائیں یہی لوگ ہیں جن کا کیا دھرا سب اکارت ہوا اور

هُمْ خَالِدُونَ (١٧) إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

یہی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں (حقیقت میں تو) اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ

اور روز آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور

إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (١٨)

خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا تو ایسے لوگوں کی نسبت توقع کی جا سکتی ہے کہ (آخرکار) ان لوگوں میں (جا شامل) ہوں گے جو منزل مقصود پر پہنچے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کے پانی پلانے اور ادب حرمت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے آباد رکھنے کو اس شخص کی خدمتوں جیسا سمجھ لیا

آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا

جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتا اور اللہ کے رستے میں جہاد کرتا ہے

يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (١٩)

اللہ کے نزدیک تو یہ (لوگ ایک دوسرے کے) برابر نہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا ف

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو لوگ ایمان لائے اور (دین کے لئے) انھوں نے ہجرت کی اور اپنے جان و مال سے اللہ کے رستے میں جہاد کئے

ف
حضرت عباسؓ پیغمبر صاحب کے چچا تھے مگر فتح مکہ کے وقت ایمان لائے اور حضرت علیؓ پیغمبر صاحب کے چچازاد بھائی اور داماد تھے سب سے پہلے ایمان لائے پیغمبر صاحب کے ساتھ ہجرت کی جہاد کئے کئی اسلامی خدمتیں حضرت علیؓ کی زیادہ تھیں اور قرابت حضرت عباسؓ کی قریب تھی اور حاجیوں کے پانی پلانے اور خدمت خانہ کعبہ کو بھی وہ اپنے مفاخر میں سمجھتے تھے۔ ان آیتوں میں اسلامی خدمتوں کی فضیلتوں کا ذکر ہے۔ بندگی باید پیمبرزادگی درکار نیست

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ

(یہ لوگ) اللہ کے ہاں درجے میں کہیں بڑھ کر ہیں اور وہی ہیں

هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

جو منزل مقصود کو پہنچنے والے ہیں ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور رضامندی

وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ

اور ایسے باغوں (میں رہنے) کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کو دائمی آسائش ملے گی (اور یہ لوگ) ان باغوں میں سدا (اور ہمیشہ) رہیں گے بےشک

اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

اللہ کے ہاں ثواب (کا) بڑا (ذخیرہ موجود) ہے مسلمانو!

آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ

اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں تو ان کو رفیق نہ بناؤ

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ إِن

اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھیں گے تو وہی لوگ (ہیں جو خدا کے نزدیک) نافرمان ہیں (اے پیغمبر مسلمانوں سے) کہہ

كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے دار

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ

اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑنے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات

تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي

جن میں رہنے کو تمہارا جی چاہتا ہے (اگر یہ چیزیں) اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں

سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

تو ذرا صبر کرو یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہو وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے اور اللہ

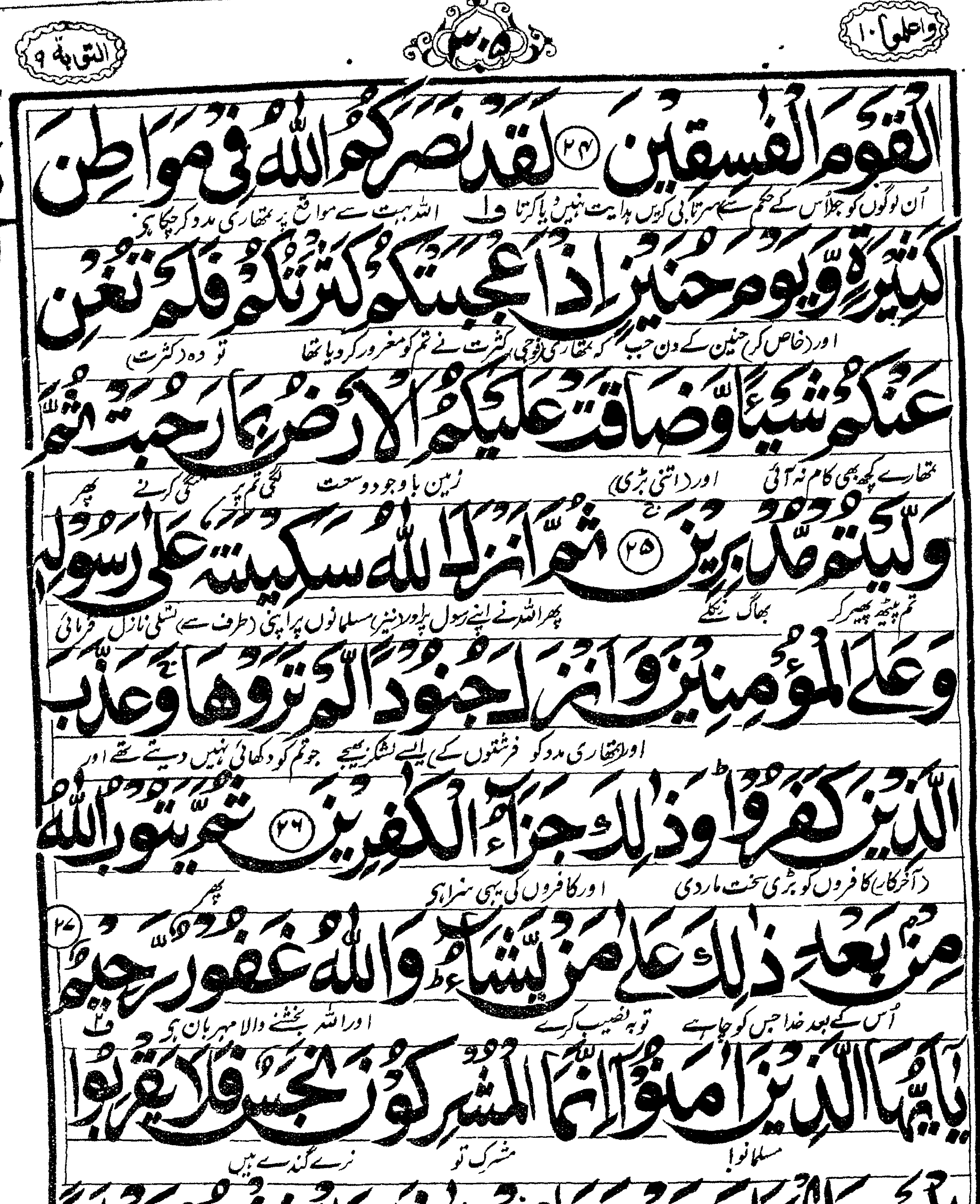

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ

اُن لوگوں کو جو اُس کے حکم سے سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا ف ۱ اللہ بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے

كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ

اور (خاص کر) حنین کے دن جب کہ تمہاری (فوج کی) کثرت نے تم کو مغرور کر دیا تھا تو وہ (کثرت)

عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور (اتنی بڑی) زمین باوجود وسعت تم پر تنگی کرنے لگی پھر

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور (نیز) مسلمانوں پر اپنی (طرف سے) تسلی نازل فرمائی

وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ

اور تمہاری مدد کو فرشتوں کے (ایسے) لشکر بھیجے جو تم کو دکھائی نہیں دیتے تھے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ

(آخر کار) کافروں کو بڑی سخت مار دی اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اُس کے بعد خدا جس کو چاہے توبہ نصیب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

مسلمانو! مشرک تو نرے گندے ہیں

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً

تو اس برس کے بعد ادب و حرمت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس بھی پھٹکنے پائیں اور اگر (اُن کے ساتھ لین دین بند ہو جانے سے) تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو

فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تو خدا پر بھروسہ رکھو وہ چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا بیشک خدا

ع ۳ / ۸ / ۹

ف ۱ اس آیت میں اُن تقوا کے مسلمانوں کے حق میں بڑی سختی ہے ایک حساب سے اُن کو بالکل علائق دنیا کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو دین حق کی جماعت قائم بھی نہ ہوتی اور آخر یہی ہوا کہ مسلمان حکم خدا پر ثابت قدم رہے اور کفار کرو ہا گروہ مسلمان ہوگئے اور مسلمانوں کو بہت عرصے تک ترک علائق کی مصیبت نہ اٹھانی پڑی

ف ۲ حنین ایک جگہ کا نام ہے جو کہ اور طائف کے بیچ میں واقع ہے فتح مکہ کے بعد پیغمبر صاحب کو خبر لگی کہ کفار حنین میں لڑائی کے لئے بکثرت جمع ہو رہے ہیں آپ دس ہزار مسلمان مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکے کے نومسلمے کر اُن پر چڑھ گئے لشکر کو ایک پہاڑ کی گھاٹی میں سے گزرنا تھا اور تنگی راہ کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے آدمی گھاٹی میں سے گزر سکتے تھے اور قوم ہوازن کے لوگ گھاٹی کے قریب مسلمانوں کی گھات میں لگے تھے موقع پا کر ان پر ٹوٹ پڑے مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے اور مکہ سے چلتے وقت بعض مسلمانوں کو بڑا غرہ تھا کہ اب تو ہم اتنے سارے ہیں کافروں پر ضرور فتح پائینگے اور یہ غرہ خدا کو نا پسند تھا سو اس کے خلاف شکست سے مسلمانوں کی تادیب کر دی گئی۔ حنین میں گو اول بار شکست ہوئی یہاں تک کہ لوگ پیغمبر صاحب کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے مگر حضرت عباس پیغمبر صاحب کے ساتھ تھے اور وہ آدمی تھے بلند آواز انھوں نے للکارا تو مسلمان پھر سمٹ آئے اور لڑائی مار لی ۱۲

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

(سب کی نیتوں کو) جانتا (اور) حکمت والا ہے اہل کتاب جو نہ خدا کو مانتے ہیں (جیسا کہ ماننے کا حق ہے) اور نہ روزِ آخرت کو

الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

اور نہ اللہ اور اُس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

دینِ حق کو تسلیم کرتے ہیں (مشرکوں کے علاوہ) ان (لوگوں) سے (بھی) لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ

(اپنے) ہاتھوں سے جزیہ دیں اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں

اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ

بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِــٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ

اُن کے مُونہ کی باتیں ہیں جو اُن سے پہلے ہوگزرے ہیں لگے اُن ہی کافروں کی سی باتیں بنانے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ

خدا ان کو غارت کرے (دیکھو تو) کدھر کو (شیطان کے) بہکائے (ہوئے بھٹکے) چلے جارہے ہیں اِن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور

رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ

اپنے مشائخوں اور مسیح ابن مریم کو خدا بنا ٹھہرا کیا

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ

حالانکہ (ہمارے ہاں سے) اِن کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہنا اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں وہ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

اِن کے شرک سے پاک ہے چاہتے ہیں کہ خدا کے نورِ (دین) کو مُونہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں

ع ٤ | ٥ | ١٠

ف

یہود و نصاریٰ اپنے پیشواؤں کی تعظیم حد سے زیادہ کرنے لگے اور اُن کے تمام افعال و اقوال کو عین خدا کا فرمودہ سمجھتے اِس کو خدا نے خدا بنانا فرمایا آج کل کے بعض مسلمان بھی اِسی طرح کی پیر پرستی اور گور پرستی کرتے ہیں اِس آیت سے اُن کو پند پذیر ہونا چاہئے ١٢

النصف

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾

اور خدا کو منظور ہی کہ ہر طرح پر اپنے نور (کی روشنی) کو پورا کرکے رہے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

وہی (ذات پاک) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرکوں کو برا (ہی کیوں نہ) لگے مسلمانو!

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

(اہل کتاب کے) اکثر عالم اور مشائخ لوگوں کے مال

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ

ناحق (ناروا) ڈھکوستے اور راہ خدا سے (لوگوں کو) روکتے رہتے ہیں اور جو لوگ

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي

سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ

تو (اے پیغمبر) ان کو (روز قیامت کے) عذاب درد ناک کی خوشخبری سنا دو جب کہ

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ

دوزخ کی آگ میں (رکھ کر) اس کو تایا جائے گا پھر اس سے ان کے ماتھے اور

جُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کیا تھا

فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

تو (آج) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

جس دن خدا نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں (تب ہی سے) خدا کے یہاں مہینوں کی گنتی کتاب اللہ (یعنی لوح محفوظ) میں بارہ مہینے (لکھی چلی آتی) ہے

وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ

جن میں سے چار (مہینے) ادب (و امن عام) کے ہیں دین (کا) سیدھا (رستہ) تو یہ ہے

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً

تو مسلمانو! (امن و ادب کے) ان (چار مہینوں) میں (کشت و خون سے ان مہینوں کی بے حرمتی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا اور تم سب مسلمان مشرکوں سے لڑو

كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں ف۱ اور جانے رہو کہ اللہ پرہیزگاروں کا ساتھی ہے

اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مہینوں کا سرکا دینا بھی ایک کفر مزید ہے جس کی وجہ سے کافر دین کے رستے سے گمراہ ہوتے رہتے ہیں

يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔـوْا عِدَّةَ

ایک برس ایک مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور اسی کو دوسرے برس حرام (اور اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے)

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ

کہ اللہ نے جو (چار مہینے) حرام کیے ہیں (اپنی گنتی سے) اس گنتی کو مطابق کر کے اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں) کو حلال کریں ان کی بدکرداریاں ان کو بھلی کر کے

اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

دکھائی گئی ہیں اور اللہ ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا ف۲

۵ ع ۱۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا

مسلمانو! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ

کہ راہ خدا میں لڑنے کے لیے نکلو تو تم زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو کیا

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں اور مشرکوں میں لڑائی ٹھن گئی ہے تو اب کوئی مسلمان مشرکوں کا پاس نہ کرے جیسے مشرک کسی مسلمان کا پاس نہیں کرتے۔

ف۲ قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی ہی رہتی ہے۔ وہی مہینے جو کبھی جاڑے میں پڑتے ہیں ان کو تفاوت ہوتے ہوتے گرمیوں میں آ پڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہوتا کہ امن و ادب کے چار مہینے ایسے موسم میں آ پڑتے جو لڑائی کے مناسب نہیں ایسے موقع میں مشرکین مہینوں کو ہٹا سرکا دیتے اس کی ممانعت فرما دی گئی۔ کیونکہ لوگوں کو دھوکا ہوتا تھا۔

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر قناعت کر بیٹھے ہو؟ اگر یہ بات ہی تو (یہ تمھاری سخت غلط فہمی ہی کیونکہ) آخرت کے (فائدوں کے) مقابلے میں دنیا کی زندگی کے فائدے

الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

محض بے حقیقت ہیں ف۱ اگر تم (بلائے جانے پر بھی راہ خدا میں لڑنے کے لئے) نہ نکلو گے تو خدا تم کو بڑی دردناک مار دے گا

وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

اور تمھارے بدلے دوسرے لوگ (رسول کی مدد کو) لا موجود کرے گا اور تم اُس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ

قادر ہی اگر تم رسول کی مدد نہ بھی کرو تو (کچھ پروا کی بات نہیں) اللہ اُس کا مددگار ہی اور اُسی نے اپنے رسول کی مدد اُس وقت بھی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ

جب کافروں نے اُس کو ایسا بے سروسامان گھر سے نکال باہر کیا کہ صرف دو آدمی اور دو میں دوسرے (پیغمبر) اُس وقت یہ دونوں غار (ثور) میں تھے (اور)

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ

کہ (کچھ) غم (و فکر) نہ کرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر اپنی (طرف سے) تسلی اُتاری اور اُس کو (فرشتوں کی)

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ

ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم لوگ نہ دیکھ سکے اور کافروں کی بات کو ہیٹا کر دیا اور

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا

سدا اللہ ہی کا بول بالا ہی اور اللہ غالب (اور) صاحب تدبیر ہی (مسلمانو) ہلکے (یعنی بے ہتیار ہو تو)

وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ

اور بوجھل (یعنی مسلح ہو تو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے رسول کے بلانے پر) نکل کھڑے ہوا کرو اور اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرو

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ

اگر تم (جہاد کی مصلحتوں کو) جانتے ہو تو یہ تمھارے حق میں (بہت) بہتر ہی (اے پیغمبر) اگر

ف۱ یہ جنگ تبوک کا مذکور ہی کہ اُس میں جانے سے منافق جی چرانے لگے تھے پورا قصہ حاشیہ آئندہ میں دیکھو ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب نے کامل دس برس مکے میں دین اسلام کی منادی کی اور طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں جو کافروں سے پہنچیں نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اُن کو برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ کافر اُن کے مار ڈالنے کے منصوبے کرنے لگے جب یقین ہو گیا کہ اب اِن لوگوں کے ہاتھ سے جان کا بچنا مشکل ہی تو پیغمبر صاحب شب کے وقت علی رضہ کو اپنے بچھونے پر لٹا ابوبکر رضہ کو ساتھ لے مکے سے نکل تین میل کے فاصلہ پر جبل ثور کے غار میں جا چھپے ادھر کافروں نے خبر پاتے ہی جستجو شروع کی پیغمبر صاحب غار میں چھپے بیٹھے رہے اُس غار پر کافروں کا گزر بھی ہوا مگر خدا نے اُن کو اندھا کر دیا اور پیغمبر صاحب کو نہ دیکھ سکے یہ اُسی وقت کا مذکور ہی کہ حضرت ابوبکر غار کے سر پر کافروں کا چلنا پھرنا دیکھ کر گھبراتے تھے اور پیغمبر صاحب اُن کو تسلی دیتے تھے اس وجہ کا قول پیغمبر کے سوا کسی سے ہو نہیں سکتا غرض جب نوح کی جستجو کی شورش فرو ہوئی تو پیغمبر صاحب سیدھا رستہ چھوڑ بالا بالا کتراتے ہوئے مدینے نکل گئے۔ اسکا نام ہجرت جس سے مسلمانوں کا سنہ ہجری شمار کیا جاتا ہی جب تک غار میں رہے ابوبکر کے گھر سے کھانے اور سواری کا انتظام ہوتا رہا یہ ابوبکر کی بڑی خدمت نمایاں ہی جس کو کوئی مسلمان فراموش نہیں کر سکتا۔ اور اس آیت میں جو فرشتوں کی مدد کا مذکور ہی کیا عجب

عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ

سردست فائدہ ہوتا اور سفر بھی متوسط درجے کا (اور تم ان منافقوں کو اپنے ساتھ چلنے کو بلاتے) تو (یہ بے تامل) تمہارے ساتھ ہو لیتے مگر

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا

ان کو مسافت دور معلوم ہوئی اور (تم پیچھے رہ جانے کا سبب پوچھو گے تو) یہ خدا کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم سے بن پڑتا

لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوتے یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر عذاب آخرت کے عتاب سے آپ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ یہ

لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ

ع ٥ ١٢

ضرور جھوٹے ہیں (اے پیغمبر) خدا تمہارا قصور معاف کرے تم نے ان کو پیچھے رہ جانے کی اجازت ہی کیوں دی اس وقت تک (انتظار کیا ہوتا) کہ

لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَأْذِنُكَ

تم پر سچے (علیحدہ) ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو الگ معلوم کر لیتے (اے پیغمبر)

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا

جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا

کہ اپنے جان و مال سے شریک جہاد نہ ہوں اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے

يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

پیچھے رہ جانے کے لئے تم سے خواہان اجازت وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور

ارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ

ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک (کی حالت) میں حیران ہیں (کہ کیا کریں) اور اگر

أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن كَرِهَ

یہ لوگ (دل میں گھر سے) نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اس کے لئے کچھ تیاری کرتے پر کرتے مگر

منزل ٢

ف

پیغمبر صاحب کے وقت میں جو لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ بڑی سخت آزمائشوں میں تھے اسلام ابتدائی حالت میں تھا کمزور بے مقدرت او مغلوب اور اسی وجہ سے اس وقت کے مسلمانوں کے درجے بہت بڑے ہیں پیغمبر صاحب کو بہت لڑائیاں لڑنی پڑی ہیں سب سے اخیر لڑائی تبوک کی تھی۔ تبوک ملک شام کا ایک شہر ہے جہاں روم کی عملداری تھی اور وہ لوگ نصاریٰ تھے۔ مشہور یہ ہوا کہ عرب میں قحط پڑا ہے اور پیغمبر صاحب کی نسبت دشمنوں نے اڑا دیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ بادشاہ روم کو ملک عرب کے زیر کرنے کا حوصلہ ہوا اس نے کچھ لشکر اس طرف کو متوجہ کئے۔ پیغمبر صاحب کو خبر معلوم ہوئی اور ملک گیری کی غرض سے نہیں لڑنے کے لئے نہیں بلکہ صرف رومیوں کے حوصلے پست کرنے کے ارادے سے آپ نے چڑھائی کی موسم موافق نہ تھا کہ سخت گرمی پڑ رہی تھی ادھر نخلستان کی فصل تیار تھی کہ اسی پر مدینے والوں کی گزران تھی بے سامانی کا یہ حال کہ ہتھیار اور بار برداری بقدر ضرورت موجود نہیں مگر پیغمبر صاحب کو تو صرف یہ منظور تھا کہ ادھر سے سبقت ہو اور رومی تک یں میں آ جائیں چنانچہ لڑائی بھڑائی کچھ ہوئی بھی نہیں مگر بعض و سے مسلمانوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دینے میں مضایقہ کیا اور اس کے لئے طرح طرح کے حیلے بنائے چنانچہ ان میں سے کسی نے یہ حیلہ بھی کیا تھا کہ روم کا حسن مشہور ہے ایسا نہ ہو کہ میں وہیں کا ہو رہوں ۱۲

اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾

اللہ کو ان کا جگہ سے ہلنا ہی ناپسند ہوا تو اس نے ان کو اھدی بنا دیا اور (گویا ان سے) کہہ دیا گیا کہ یہاں اور (ہارے ماندے) بیٹھے ہیں تم بھی ان کے ساتھ بیٹھے رہو

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا

اگر یہ لوگ تم میں (مل کر) نکلتے بھی تو بس تم میں اور زیادہ خرابیاں ہی ڈالتے اور

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ

تم میں فساد پھیلانے کی غرض سے تمہارے درمیان میں (ادھر کے ادھر اور ادھر کے ادھر) دوڑے دوڑے پھرتے سو الگ (اور غضب یہ ہے کہ) تم میں

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ

شریر لوگوں کو خوب جانتا ہے (اے پیغمبر) انھوں نے پہلے بھی فساد ڈلوانا چاہا

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ

اور تمہارے (بگاڑنے کے) لئے تدبیروں کی الٹ پلٹ کرتے ہی رہے یہاں تک کہ تائید الٰہی کا سچا وعدہ آ پہنچا اور خدا کا حکم ہو کر رہا اور ان کو

كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۗ اَلَا

اکھرا ہی کیا اور ان (ہی منافقوں) میں وہ (نابکار بھی) ہے جو (تم سے) درخواست کرتا ہے کہ مجھ کو اجازت دیجیے اور مجھ کو (حسینان روم کی) بلا میں نہ پھنسائیے۔ سنو جی!

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

یہ لوگ بلا میں تو آ ہی پڑے (حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی بلا سہی) اور بیشک جہنم سب کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

(اے پیغمبر) اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچ جائے تو ان (منافقوں) کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچ جائے

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾

تو کہنے لگتے ہیں کہ (اسی خیال سے) ہم نے پہلے ہی سے اپنا بچاؤ کر لیا تھا اور (یہ کہہ کر) خوش خوش تمہارے پاس سے اٹھ (واپس) چلے جاتے ہیں

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ جو کچھ خدا نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی اور مصیبت تو ہم کو پہنچ سکتی نہیں وہی ہمارا کارساز ہے اور

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝٥١ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ

مسلمانوں کو چاہیے کہ بس اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم ہمارے حق میں

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ

دو بھلائیوں میں (خواہ مخواہ) ایک (نہ ایک) کا تو انتظار کرتے ہی ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (تم کو کوئی سزا دلوائے) تو (اچھا) تم (بھی) منتظر رہو ہم (بھی)

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝٥٢ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ

تمہارے ساتھ منتظر ہیں (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ تم خوش دلی سے خرچ کرو یا بے دلی سے

يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٥٣ وَمَا مَنَعَهُمْ

تمہاری خیرات تو (خدا کے ہاں) کسی طرح قبول نہیں ہوگی (کیونکہ) تم نافرمان لوگ ہو اور

اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

ان کی خیرات کے قبول ہونے سے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی مگر یہی کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا

اور نماز کو آتے ہیں تو بس اکسائے ہوئے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

تو بس بددلی سے تو (اے پیغمبر) نہ تو ان کے مال تمہارے لئے موجب حیرت ہوں اور نہ ان کی اولاد کہ ہم خدا نے ان کو دنیوی برکتیں کیوں دے رکھی ہیں

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(یہ برکتیں نہیں ہیں بلکہ) خدا چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان کو مال اور اولاد کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہی رکھے

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥ وَيَحْلِفُوْنَ

اور (یہ کہ) ان کی جان نکلے اور (اس وقت بھی) وہ کافر (ہی) ہوں اور (تمہارے سامنے)

ف یعنی ہماری تمہاری لڑائی کا انجام ہمارے حق میں دو طرح کا ہو سکتا ہے کہ یا ہم فتح پائیں تو غازی اور مارے جائیں تو شہید یعنی جنت و طاق دونوں او مسلمانوں کے ۱۲

بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ

خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بھی تم ہی میں کے ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں ہیں بلکہ بزدلے لوگ ہیں

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ

اگر کہیں پناہ پائیں یا (چھپ رہنے کے قابل) غار یا گھس بیٹھنے کی (کوئی اور) جگہ تو رسّی تڑاتے اُس کی طرف دوڑ پڑیں

يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ

اور (اے پیغمبر) اِن میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ (لوگوں کے مالِ) خیرات (کی تقسیم) میں تم پر (بے انصافی کا) الزام لگاتے ہیں

فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ

پھر اگر اُن کو اُس میں سے (اُن کی خواہش کے مطابق) دیا جائے تو خوش رہتے ہیں اور اگر اُن کو اُس میں سے (اُن کی خواہش کے مطابق) نہ دیا جائے

اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ

تو بس وہ فوراً ہی بگڑ بیٹھتے ہیں اور جو خدا نے اور اُس کے رسول نے اُن کو دیا تھا اگر وہ اُس کو

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ

خوشی سے لے لیتے اور کہتے کہ ہم کو اللہ بس کرتا ہے (اور اب نہیں دیا تو کیا ہے) آگے کو

مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

اپنے کرم سے اللہ اور اُس کا رسول ہم کو (بہتیرا کچھ) دیں گے ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں (تو یہ اُن کے حق میں کہیں بہتر ہوتا)

ع ۱۳ ۷

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ

خیرات (کا مال) تو بس فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور اُن کارکنوں کا

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَ

جو صدقات (کے وصول کرنے) پر تعینات ہیں اور اُن لوگوں کا جن کے دلوں کا پرچانا منظور ہے (ان مصارف میں زکوٰة کو خرچ کیا جائے) اور (نیز) قیدِ غلامی سے غلاموں کی (رہائی میں)

الْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ

(نیز حق ہے) قرضداروں کا اور خدا کی راہ میں (جہاد کرنے والوں کا) اور مسافروں کا

فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ

(یہ حقوق) اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور خرچ کی مصلحتوں کا) سمجھنے والا ہے اور ان (منافقوں میں) سے (بعض)

الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ

ایسے بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں کہ یہ شخص کان (کا بڑا کچا) ہے

قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کان (کا کچا ہے تو اس کا کان کا کچا ہونا تمھاری بہتری کا موجب) ہے وہ اللہ کا یقین رکھتا ہے اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ

مسلمانوں کی بات کا اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اُن کے لئے (سرتاسر) رحمت ہے

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۱﴾

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں اُن کو قیامت کے دن عذاب دردناک ہونا ہے ف

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ

(مسلمانو!) یہ لوگ تمھارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو راضی کریں حالانکہ اللہ اور اُس کا رسول

أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۶۲﴾ أَلَمْ

زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ لوگ سچے مسلمان ہیں تو اللہ رسول کو راضی کریں کیا

يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ

انھوں نے ابھی تک اتنی بات بھی نہیں سمجھی کہ جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اُس کے لئے

نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿۶۳﴾

دوزخ کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا (اور) یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ

منافق (اس بات سے بھی) ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے مسلمانوں پر (پیغمبر کے ذریعے) ایسی سورت نازل ہو

ف
کان ہیں یعنی کان کے کچے ہیں اپنی رائے کچھ نہیں رکھتے جو کچھ کسی سے کہہ دے یقین کر لیا اور یہ جو فرمایا کہ کان کچے تو تمھاری بھلائی کے لئے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں پر اعتماد کرنا اور اُن کو سچا سمجھنا یہ ایک پیغمبر کی صفت ہے اور تمھاری بہتری کا موجب مگر ہاں کسی مدعی ایمان ہی کے دل میں کھوٹ ہو تو یہ اُس کا قصور کہ اُس نے پیغمبر کو غلط خبر دی اور پیغمبر نے اُس کے ظاہری اسلام پر اعتقاد کرکے اُس کا یقین کر لیا ۱۲

تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوا إِنَّ اللَّهَ

کہ جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے وہ مسلمانوں کو جتا بتائے (اے پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ اچھا ہنسو

مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ

جس بات سے تم ڈر رہے ہو اُس کو تو خدا ظاہر کر کے رہے ہی گا اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی تو ضرور یہی جواب دیں گے

إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ

کہ ہم تو یوں ہی باتیں چیتیں اور مذاق کر رہے تھے (اے پیغمبران سے) کہو کہ تم کو ہنسی بھی کرنی تھی تو خدا ہی کے ساتھ اور اسی کی آیتوں اور اسی کے رسول کے ساتھ

كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ

باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے

إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً

اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بھی کر دیں تاہم دوسروں کو ضرور سزا دیں گے

بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ

کہ (اصل میں) وہی قصوروار تھے ف۲ منافق مرد اور منافق عورتیں

بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ

ایک کے ہم جنس ایک ف۳ برے کام (کرنے) کی (لوگوں کو) صلاح دیں اور

عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ

بھلے کاموں (کے کرنے) سے منع کریں اور (خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آئے تو) اپنی مٹھیاں بھینچ لیں (حقیقت الحال یہ ہے کہ) ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا

فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ

تو (اس کے بدلے میں) اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا کچھ شک نہیں کہ منافق (بڑے ہی) سرکش ہیں

اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے حق میں خدا نے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر لیا ہے

ع ۸ / ۱۴

ف۱ منافقوں پر بعض سورتیں ایسی اُتری تھیں جن میں ان کی باتیں ظاہر کی گئی تھیں اور وہ ڈرتے تھے اس آیت میں اخیر کے منافقوں کا تذکرہ ہے کہ وہ کسی کسی وقت ڈرنے بھی لگتے تھے اللہ دین کے ساتھ تمسخر ترک نہیں کرتے تھے

ف۲ منافق لوگ جو تمسخر کرتے تھے اُن میں بعض تو ایسے ہوں گے کہ فقط مشغلے کے طور پر لوگوں کی دیکھا دیکھی آپ بھی ہاں میں ہاں ملانے لگے اُن کا قصور تھوڑا ہے اور بعض حقیقت میں اسلام کی طرف سے بدگمان رہے ہوں گے کہ اصل باعث تمسخر کے وہی تھے اور وہی خدا کے نزدیک مستوجب سزا قرار پائے بجائے کسی کی صراحت نہیں فرمائی تاکہ اپنی اپنی جگہ سب متنبہ ہو جائیں

ف۳ جو مطلب سگ زرد برادر شغال کا ہے وہی مفہوم بعضہم من بعض کا ہے یعنی ان سب کی ایک مت ہے

وقف لازم

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ

کہ یہ لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) اُس میں رہیں گے (اور) وہی اِن کو بس کرتی ہے اور خدا نے اِن کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لئے

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ

عذاب دائمی ہے (منافقو!) تمہاری بھی وہی مثل ہوئی جیسی مثل تم سے پہلوں کی رہ چکی تھی کہ وہ تم سے بہت زیادہ زور آور تھے

مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ

اور مال و اولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے تھے تو وہ اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اُٹھا گئے

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ

سو تم نے بھی اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اُٹھائے جیسے

قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ

تم سے پہلوں نے اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اُٹھائے تھے اور جیسی (ناحق) باتیں وہ لوگ کیا کرتے تھے لگے تم بھی ویسی ہی باتیں کرنے

اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ

یہی (وہ) لوگ (رہتے) ہیں دنیا اور آخرت (دونوں) میں اُن کا کیا دھرا (سب) اکارت ہوا اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ

یہی نقصان میں بھی رہے (سو منافقو! تمہارا بھی یہی انجام ہونا ہے) کیا ان (منافقوں) کو اُن لوگوں کی خبر نہیں ملی جو

قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ

اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم

وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور مدین کے لوگ اور اُلٹی ہوئی بستیوں (یعنی دیہات قوم لوط) کے رہنے والے کہ ان (سب) کے پیغمبر ان کے پاس کھلے ہوئے معجزے لے کر آئے

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

(اور انھوں نے ایک نہ سنی اور مبتلائے عذاب الٰہی ہوئے) سو خدا تو ان پر کاہے کو ظلم کرنے لگا تھا مگر یہ لوگ

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَٰتُ

آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

ایک کے رفیق ایک کہ (لوگوں کو) نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے اور

عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَ

برے کام کرنے سے روکتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور

يُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ

اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے یہی لوگ ہیں جن (کے حال) پر اللہ عنقریب رحم کرے گا

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ

بیشک اللہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے اللہ نے

جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ

(بہشت کے) باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی (اور وہ) ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور

طَيِّبَةً فِي جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ

بہشت ابدی میں عمدہ (عمدہ) مکانوں کا (وعدہ کر لیا ہے) اور خدا کی خوشنودی (جو ان سے ہوگی) وہ ان سب نعمتوں سے بڑھ کر

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾ يَٰأَيُّهَا النَّبِيُّ جَٰهِدِ

یہی ہے بڑی (اعلیٰ درجے کی) کامیابی اے پیغمبر

ع ٦/١٥

الْكُفَّارَ وَالْمُنَٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (کہ یہ اسی کے مستحق ہیں اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ

اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے (یہ منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو یہ (بے جا) بات نہیں کہی حالانکہ ضرور

قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم وهموا

اُنھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لائے پیچھے کافر ہو گئے اور (پیغمبر کے ساتھ) ایسی گستاخیاں کرنی چاہیں

بما لم ينالوا وما نقموا الا ان اغنهم الله ورسوله

جن پر ان کو دسترس نہ ہوا ف اور یہ لوگ کا ہے پر بگڑے ہونہ ہو اس پر کہ اپنی مہربانی سے اللہ نے اور اس کے رسول نے ان کو مالدار کر دیا

من فضله فان يتوبوا يك خيرا لهم وان يتولوا

سو یہ لوگ اگر (اب بھی) توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہو گا اور اگر نہ مانیں

يعذبهم الله عذابا اليما في الدنيا والاخرة وما لهم

تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں (بڑا) دردناک عذاب دے گا اور

في الارض من ولي ولا نصير ﴿۷۴﴾ ومنهم من عهد الله

روئے زمین پر نہ کوئی ان کا حامی ہو گا اور نہ مددگار۔ اور ان (منافقوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے خدا کے ساتھ قول کیا تھا

لئن اتنا من فضله لنصدقن ولنكونن من

کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہم کو (مال و دولت) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور ضرور

الصلحين ﴿۷۵﴾ فلما اتهم من فضله بخلوا به و

(خدا کے) نیک بندے ہو کر رہیں گے پھر جب ان کو خدا نے اپنے فضل سے (مال) عطا فرمایا تو لگے اس میں بخل کرنے اور

تولوا وهم معرضون ﴿۷۶﴾ فاعقبهم نفاقا في قلوبهم

سرتابی کر کے (اپنے قول سے) پھر بیٹھے تو نتیجہ یہ ہوا

الى يوم يلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما

کہ اس دن تک کہ یہ خدا سے ملیں گے (یعنی روز قیامت تک) خدا نے ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا اس لئے کہ انھوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اس کو پورا نہ کیا اور نیز اس لئے

كانوا يكذبون ﴿۷۷﴾ الم يعلموا ان الله يعلم سرهم و

کہ جھوٹ بولا کرتے تھے ف۲ کیا انھوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ اللہ ان کے بھیدوں کو اور

ف ۱

منافق لوگ پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کے ساتھ در پردہ عداوت تو رکھتے ہی تھے ہمیشہ ایسی تدبیروں میں لگے رہتے کہ ان کو نقصان پہنچے مگر کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی تھی پیٹھ پیچھے جلی کٹی باتیں بناتے رہتے تھے اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے منافقوں کی بہت سی شرارتوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ ہے جس کو ہم نے ترجمے میں اختیار کر لیا ہے ۱۲

ف ۲

پیغمبر صاحب کے وقت میں ثعلبہ نام ایک منافق تھا اس نے پیغمبر صاحب سے کشایش رزق کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے اس کو سمجھایا کہ بہت فارغ البالی سے غفلت پیدا ہوتی ہے تھوڑے پر قناعت کرو اس نے عہد کیا کہ مجھ کو زیادہ دولت ملے گی تو میں غفلت نہیں بلکہ خدا کا شکر کرتا رہوں گا اور اس کی راہ میں زکوۃ خیرات دوں گا حضرت کی دعا سے خدا نے اس کے مویشیوں میں ایسی برکت دی کہ اس کا ریوڑ مدینے کے جنگل میں نہ سماتا اور وہ مدینہ چھوڑ باہر کسی گانوں میں جا بسا۔ اس کو ریوڑ کے کام کاج سے اتنی فرصت نہ ملتی کہ پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر یا جمعہ جماعت میں شریک ہو۔ پھر زکوۃ کا مطالبہ ہوا تو لگا بڑ بڑانے ٹالے بالے بتانے پھر وہ ایک مرتبہ پیغمبر صاحب کی خدمت میں زکوۃ لایا بھی آپ نے منظور نہ فرمائی اور نہ آپ کے بعد خلفا نے یہاں تک کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مر گیا ۱۲

نَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ

ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب آگاہ ہے (یہ منافق) ہی تو ہیں

الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا

کہ مسلمانوں میں جو لوگ (بامقدور ہیں اور) خوب خوش دلی سے خیرات کرتے ہیں اُن پر (ریاکاری کا) عیب لگاتے ہیں اور جو لوگ

يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ

اپنی محنت (کی کمائی) کے سوا (زیادہ کا) مقدور نہیں رکھتے (اور اس میں بھی جو میسر آتا ہے خدا کی راہ میں دینے کو موجود ہو جاتے ہیں) اُن پر (ناحق کی شیخی کا عیب لگاتے)

مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ

ان منافقوں پر ہنستا ہے اور ان کے لئے عذاب دردناک (تیار) ہے (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا

لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

(اُن کے لئے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی اُن کے لئے مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا

لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

یہ اُن کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ

ایسے سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا جو (منافق اُن کے اپنے اصرار سے) پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

رسول خدا کے خلاف (ساتھ) اپنے (گھروں میں) بیٹھ رہنے سے بہت خوش ہوئے اور

اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ

راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرنا اُن کو ناگوار ہوا اور (لوگوں کو بھی) سمجھانے لگے کہ (ایسی) گرمی میں گھر سے نہ نکلنا

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت سخت ہے اے کاش ان کو (اتنی) سمجھ ہوتی

ع ۱۶

ف: دو طرح کے مسلمان تھے بعض بامقدور بعض بے مقدور صدقہ لاتے تو منافق دونوں پر ہنستے مقدور والوں کو چھیڑتے کہ ریاکار ہیں اور بے مقدوروں پر طعن کرتے کہ ناحق کی شیخی بگھارتے ہیں ۱۲

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا

تو (ایک دن ہوگا کہ) یہ لوگ ہنسیں گے کم اور روئیں گے بہت (اور یہ) بدلہ (ہوگا) ان اعمال کا جو

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ

یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے تو (اے پیغمبر) اگر خدا تم کو (جہاد سے) ان منافقوں کے کسی گروہ کی طرف (صحیح سلامت) لوٹا کر لیجائے

مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ

اور اس وقت یہ لوگ آئندہ جہاد کے لئے نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں تو تم (اس وقت ان سے) کہہ دینا کہ تم نہ تو کبھی میرے ساتھ (جہاد کے لئے) نکلو گے

أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ

اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے ف۱ (چونکہ) تم

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾

پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھے رہنے سے راضی ہوئے اب بھی پچھڑے ہوؤں کے ساتھ (گھروں میں) بیٹھے رہو

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ

اور (اے پیغمبر) ان میں سے اگر کوئی مر جائے تو ہرگز اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا

إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ

(کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ

فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ

سرکشی ہی کی حالت میں مر گئے اور ان کے مال اور ان کی اولاد تمہارے لئے موجب تعجب ہوں (کہ پھر دنیاوی برکت ان کے ہاں کیوں آئی)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

(یہ دنیاوی برکت اس لئے ہے کہ) بس خدا چاہتا ہے کہ مال اور اولاد کی وجہ سے ان کو دنیا میں مبتلائے عذاب رکھے اور

أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

ان کی جان نکلے اور یہ (اس وقت بھی) کافر ہی ہوں

منزل

ف۱ مطلب یہ کہ تم جھوٹ بکتے ہو۔

وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَجَٰهِدُوا۟ مَعَ رَسُولِهِ

اور (اے پیغمبر) جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں حکم ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو

ٱسْتَـْٔذَنَكَ أُو۟لُوا۟ ٱلطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا۟ ذَرْنَا نَكُن

تو (جو) ان میں سے صاحب مقدور ہیں (وہ) تم سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو (یہیں) چھوڑ جاؤ کہ

مَّعَ ٱلْقَٰعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا۟ بِأَن يَكُونُوا۟ مَعَ ٱلْخَوَالِفِ

(دوسرے) بیٹھنے والوں کے ساتھ ہم بھی (گھروں میں بیٹھے) رہیں ان کو عورتوں کے ساتھ جو پیچھے (گھروں میں بیٹھی) رہ جاتی ہیں (پیچھے بیٹھ) رہنا

وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَٰكِنِ

اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ لوگ (جہاد کی مصلحتوں کو کچھ) نہیں سمجھتے لیکن

ٱلرَّسُولُ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ جَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ

رسول اور جو ان کے ساتھ (اللہ پر) ایمان لائے ہیں (ان سب نے) اپنے جان و مال سے (خدا کی راہ میں)

وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْخَيْرَٰتُ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ

جہاد کیے یہی لوگ ہیں جن کے لیے (دنیا و آخرت کی) سب خوبیاں ہیں اور یہی

هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى

فلاح پانے والے ہیں ان کے لیے اللہ نے (بہشت کے) باغ تیار کر رکھے ہیں

مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی (اور) یہ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور) یہی

ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ ٱلْمُعَذِّرُونَ مِنَ

بڑی کامیابی ہے اور دیہاتیوں میں سے (بھی کچھ) بہانہ باز (عذر کرتے ہوئے) آئے

ع ۹ ۱۷

ٱلْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟

تاکہ ان کو (بھی پیچھے رہ جانے کی) اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے (اسلام کا غلط دعوی کر کے)

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

اللہ اور اُس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وُہ (گھر ہی) بیٹھے رہے (آگے تک بھی نہیں سو) اِن میں سے جنھوں نے کفر کیا عنقریب اُن کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ

عذاب دردناک پہنچے گا (اے پیغمبر) کمزوروں پر کچھ گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر

وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا

اور نہ اُن لوگوں پر جن کو خرچ میسر نہیں بشرطیکہ (جہاد سے پیچھے بیٹھے رہ کر بھی)

لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللّٰهُ

اللہ اور اُس کے رسول کی خیرخواہی میں لگے رہیں۔ (اِن) نیکوکاروں پر پر کوئی الزام نہیں اور اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ اُن لوگوں پر (کسی طرح کا الزام ہے) کہ جس وقت وہ تمہارے پاس (درخواست کرنے) آئے

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ص تَوَلَّوْا

کہ تم اُن کے لئے سواری بہم پہنچا دو تو تم نے اُن کو جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی سواری موجود نہیں کہ تم کو اُس پر سوار کروں (یہ سن کر)

وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا

اور خرچ میسر نہ آنے کے غم کے مارے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

يُنْفِقُونَ ۗ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ

الزام تو (حقیقت میں) اُن ہی لوگوں پر ہے جو مالدار ہوتے ساتے تم سے (پیچھے رہ جانے کی) اجازت چاہتے ہیں

وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ

اِن کو عورتوں کے ساتھ جو (عموماً) پیچھے (گھروں میں بیٹھی) رہا کرتی ہیں (پیچھے بیٹھ) رہنا پسند ہوا

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو یہ لوگ جہاد کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

(مسلمانو!) جب تم (جہاد سے لوٹ کر) منافقوں کے پاس واپس جاؤ گے تو یہ لوگ تمھارے سامنے طرح طرح کے عذر پیش کریں گے (تو اُن سے کہہ دینا کہ) عذر مت کرو

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم کسی طرح تمھارا اعتبار کرنے والے نہیں۔ اللہ تمھارے (سب) حالات ہم کو بتا چکا ہے اور ابھی تو اللہ

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور اُس کا رسول تمھارے کردار کو دیکھیں گے پھر (آخر کار) تم اُس (قادر مطلق) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو حاضر و غائب (دونوں) کو جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (وہ سب) تم کو بتا دے گا (مسلمانو!) کوئی دن جاتا ہے

اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

کہ جب تم (جہاد سے لوٹ کر) ان کے پاس واپس جاؤ گے تو یہ لوگ تمھارے آگے خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان کو منہ

اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

کیونکہ یہ لوگ گندے ہیں اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے (اور یہ) اُس کا بدلہ (ہوگا) جو (دنیا میں) کرتے تھے

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ

یہ تمھارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم ان سے راضی (بھی) ہو جاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ

تو اللہ (ان) سرکش لوگوں سے راضی ہونے والا نہیں دیہات کے لوگ

اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور (جہالت کی وجہ سے) اسی لائق ہیں کہ خدا نے جو اپنے رسول پر کتاب اتاری ہے اس کے احکام

عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

(کچھ سمجھیں بوجھیں) نہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور دیہاتیوں میں سے

مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۭ عَلَيْهِمْ

کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں کہ اُن کو (خدا کی راہ میں) جو خرچ کرنا پڑتا ہے اُس کو (ناحق کی) چٹی سمجھتے اور تم مسلمانوں کے حق میں (زمانے کی) گردشوں کے

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

(زمانے کی) گردش بد کا اثر پڑے اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور دیہاتیوں میں سے

مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ

کچھ ایسے (بھی) ہیں جو اللہ کا اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے اور جو کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اُس کو خدا کی جناب کے تقرب

عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ

اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سو سن رکھو حقیقت میں وہ (خرچ کرنا) اُن کے لئے (موجب) قربت ہی ہے

سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲ ۱۰ ۱

کہ عنقریب (مرے پیچھے) اللہ اُن کو اپنی رحمت میں لے لیگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ

اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے (اسلام کے قبول کرنے میں) سبقت کی (اور سب سے پہلے ایمان لائے) اور نیز وہ لوگ

اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

جو ان کے بعد خلوص دل سے داخل ایمان ہوئے خدا اُن سے خوش اور وہ خدا سے خوش

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اور خدا نے اُن کے لئے بہشت میں ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور یہ اُن میں سدا

اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ

(اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے اور (مسلمانو!) تمہارے آس پاس کے

الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڜ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڤ مَرَدُوْا

دیہاتیوں میں سے (بعض) منافق ہیں اور خود مدینے کے رہنے والوں میں سے (بھی)

عَلَى النِّفَاقِ ۚ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم

جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں (اے پیغمبر) تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو (خوب) جانتے ہیں سو ابھی تو ہم (دنیا میں) ان کو

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾ وَآخَرُونَ

دوہری ماریں گے ف۱ پھر (آخر کار) قیامت میں بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور (کچھ) اور لوگ ہیں

اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا

جنھوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا اُنھوں نے ملے جلے عمل کئے (کچھ) بھلے اور کچھ بُرے

عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠٢﴾

سو عجب نہیں کہ اللہ ان کی (بھی) توبہ قبول کرلے (کیونکہ) اللہ بخشنے والا مہربان ہے

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم

(اے پیغمبر یہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دیں تو) ان کے مال کی زکوٰۃ بھی لے لیا کرو کہ زکوٰۃ کے قبول کرنے سے تم ان کو (گناہوں سے) پاک (و صاف)

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ

اور ان کو دعائے خیر دو کیونکہ تمہاری دعا ان کی تسکین کی موجب ہوتی ہے اور اللہ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے کیا ان لوگوں کو اس کی خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا

عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ

اور وہی خیرات کا مال لیتا اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ

مہربان ہے اور (اے پیغمبر ان کو) سمجھا دو کہ تم (اپنی جگہ) عمل کرتے رہو سو ابھی تو اللہ تمہارے عملوں کو دیکھے گا اور اللہ کا رسول

وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور مسلمان بھی دیکھیں گے اور عنقریب (مرے پیچھے) تم اُس (قادر مطلق) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر (سب کچھ)

ف۱ دوہری مار سے شاید یہ مراد ہے کہ پہلے مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ٹھہرے پھر درپردہ کافروں کا ساتھ دیا اور ان مغلوب ہوئے ۲

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ

پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ تم کو اُس (کی حقیقت) سے آگاہ کرے گا اور کچھ اَور لوگ ہیں کہ حکمِ خدا کے انتظار میں اُن کا معاملہ ملتوی ہے

اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

(اُس کو اختیار ہے) کہ یا تو اُن کو عذاب دے اور یا اُن کی توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَ

حکمت والا ہے ور (ایک قسم کے منافق وہ بھی ہیں) جنھوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ (مسلمانوں کو) نقصان پوہنچائیں اور

تَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَ

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور اُن لوگوں کو پناہ دیں جو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ

رَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ

پہلے لڑ چکے ہیں اور (پوچھا جاسے گا تو) قسمیں کھانے لگیں گے کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اَور کسی قسم کا ارادہ کیا نہیں اور اللہ

يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ

گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (سوائے پیغمبر) تم اُس (مسجد) میں کبھی (جا کر کھڑے بھی نہ ہونا ہاں وہ مسجد

أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ

جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی اُس کا البتہ حق ہے کہ تم اُس میں کھڑے ہو کر امامت کیا کرو کیونکہ

رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿۱۰۸﴾

ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ

بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اُس کی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر

أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ

یا وہ جو پھس پھسے کھو کھلے کگار کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے پھر وہ (عمارت دھڑام سے) اُس کو

ف۱ ان لوگوں کے بارے میں جو حکم اخیر ہوا وہ آگے آتا ہے وہاں ہم تفصیل سے لکھ دیں گے۱۲

ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے اِن آیتوں کے متعلق جو حاشیہ لکھا ہے اُس میں تاریخی باتیں ضروری سب موجود ہیں اسی کو ہم بجنسہٖ نقل کئے دیتے ہیں حضرت مکے سے ہجرت کر آئے تو مدینے سے باہر اُترے ایک محلہ تھا بنی عمرو بن عوف کا بعد چند روز کے شہر میں جگہ پکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اُس محلے میں جہاں نماز پڑھتے تھے وہاں کے لوگوں نے مسجد بنا رکھی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہے حضرت اکثر ہفتے کے روز وہاں جاتے اور نماز پڑھتے اُس محلے میں بعضے منافقوں نے چاہا کہ اَور مسجد بناویں پہلوں کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹھہراویں اور ایک راہب ابوعامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تھا اُس کو نفاق سے بلا کر وہاں سردار اور امام کریں حضرت سے چاہا کہ ایک بار اول آپ وہاں نماز پڑھیں تو ہم جماعت قائم کریں حضرت کو اُن کی دغا معلوم نہ تھی وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے پھریں گے تو اول وہاں نماز پڑھ کر شہر میں داخل ہوں گے حق تعالیٰ نے پہلے خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی آدمی خبردار رہتے تھے بعضی عبادت ... اُس میں نفسانیت تو اُس کا یہ حال ہے۱۲

فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا

جہنم کی آگ میں لے گرے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ

یہ عمارت جو ان لوگوں نے بنائی ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ دھکڑ پکڑ رہے گی یہاں تک (آخر کار اس عمارت کے گرا

قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

ع ١٣

ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ (سب کا حال) جاننے والا (اور) صاحب تدبیر ہے اللہ نے مسلمانوں سے

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ

ان کی جانیں اور ان کے مال (اس وعدے پر) خرید لیے ہیں کہ ان کے بدلے میں ان کو جنت دے گا۔ یہ لوگ جان و مال کی پروا نہ کر کے

اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ

اللہ کے رستے میں لڑتے ہیں (اور لڑتے ہیں) تو (دشمنوں کو) مارتے اور (آپ بھی) مارے جاتے ہیں یہ خدا کا پکا وعدہ ہے جس کا پورا

کرنا اس نے اپنے ذمہ لے لیا ہے (اور وہ) تورات

وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا

اور انجیل اور قرآن میں موجود ہے اور خدا سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا اور کون ہو سکتا ہے تو (مسلمانو!)

بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾

اپنے (اس) سودے کی جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہ (معاملہ جو تم نے خدا سے کیا ہے) اس میں تمہاری بڑی کامیابی ہے

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ

(وہی لوگ ہیں جن میں اتنی صفتیں ہیں) توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے رکوع کرنے والے

السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ

سجدہ کرنے والے (لوگوں کو) نیک کام کی صلاح دینے والے اور بُرے کام سے منع کرنے والے

وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ

اور اللہ نے جو حدیں باندھ دی ہیں ان کے نگاہ رکھنے والے اور (اے پیغمبر) ایسے مسلمانوں کو خوشخبریاں سنا دو

لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا

جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکین کا دوزخی ہونا (خدا کے فرمانے سے) معلوم ہوگیا تو (اب) اُن کو زیبا نہیں

اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا

کہ ایسے لوگوں کی مغفرت کی دعا مانگا کریں گو وہ اُن کے قرابت دار (ہی کیوں نہ) ہوں اور (وہ جو)

كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ

ابراہیم نے اپنے باپ کی مغفرت کی دعا مانگی تھی سو (وہ) ایک وعدے (کی وجہ) سے (مانگی تھی) جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کر لیا تھا

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ

پھر اُن کو (بھی) جب معلوم ہوگیا کہ یہ دشمن خدا ہے تو باپ سے مطلقاً دست بردار ہوگئے بیشک ابراہیم البتہ بڑے نرم دل

حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

(اور) بُردبار تھے اور اللہ کی شان سے بعید ہے کہ ایک قوم کو ہدایت دیئے پیچھے گمراہ کر دے تاوقتیکہ

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اُن کو وہ چیزیں نہ بتا دے جن سے وہ بچتے رہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے بیشک

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

آسمان وزمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے (وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے اور (مسلمانو)

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ

اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار البتہ خدا نے پیغمبر پر بڑا ہی فضل کیا

وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

اور (نیز) مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے تنگدستی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا

مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ

(اور ساتھ بھی دیا تو ایسے نازک وقت میں) جبکہ اُن میں سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تھے پھر اُسی نے اُن پر (بھی) اپنا فضل کیا

عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱۱۷) وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ

(کہ ان کو سنبھال لیا) اِس میں شک نہیں کہ خدا اُن سب پر نہایت درجے مہربان (اور ان کے حال پر اپنی) مہر رکھتا ہے اور (علی

خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

جو (بانتظار امرِ خدا) ملتوی رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی اُن پر تنگی کرنے لگی اور

عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ

وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھ لئے کہ خدا (کی گرفت) سے اُس کے سوا اور کہیں پناہ نہیں

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۱۸)

پھر خدا نے اُن کی توبہ قبول کر لی تاکہ (قبول توبہ کے شکریے میں آیندہ کے لئے بھی) توبہ کئے رہیں بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (۱۱۹)

مسلمانو! خدا (کے غضب) سے ڈرو اور سچ بولنے والوں (کے زمرے) میں رہو

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن

اہل مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے دیہاتیوں کو مناسب نہ تھا کہ رسولِ خدا (کے ساتھ) سے

يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن

پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ (مناسب تھا) کہ رسول کی جان کی پروا نہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں

نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ

یہ اِس لئے کہ اُن (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں پیاس اور محنت اور بھوک کی تکلیف پہنچتی ہے تو۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا

اور جن مقامات پر کافروں کو اُن کا چلنا اکھرتا ہے وہاں چلتے ہیں تو۔ اور

يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ

دشمنوں سے (کبھی) کچھ مل ملا رہتا ہے تو۔ (غرض تکلیف و راحت دونوں حالت میں) ہر ہر کام کے بدلے (خدا کے ہاں) اُن کا عمل نیک

ف غزوۂ تبوک بڑے امتحان کا معرکہ تھا گرمی کا موسم۔ دور کا سفر۔ بے سامانی اور نخلستان پھلے ہوئے کہ یہی اہل مدینہ کی معاش کا ذریعہ تھا تو اس لڑائی میں پانچ فریق ہو گئے۔ اول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار کہ انھوں نے مشکلات کی مطلق پروا نہ کی اور بے پس و پیش چل کھڑے ہوئے۔ دوسرا فریق انھیں انصار و مہاجرین میں وہ تھا جو نکلتے ہوئے ہچکچاتے تھے۔ مگر آخر کار چل کھڑے ہوئے تیسرا فریق خاص تین آدمی تھے کعب بن مالک۔ ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیع کہ یہ لوگ کاہلی کے مارے پیچھے رہے۔ پیغمبر صاحب مدینے واپس آئے تو یہ لوگ بھی حاضر خدمت ہوئے اور جب ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھی گئی تو جو سچ بات تھی وہ کہدی کہ قصور ہوا انھیں تین آدمیوں کی نسبت پیغمبر صاحب نے حکم دیا تھا کہ وحی کا انتظار کرو خدا کا جیسا حکم ہوگا کیا جائے گا۔ چوتھے منافق کہ اس تمام سورت میں اُن پر بے انتہا ملامت کی گئی ہے۔ انھیں لوگوں نے حیلے اور بہانے بنائے۔ پانچواں فریق وہ لوگ تھے جو کسی عذر سے نہ جا سکے اب اس آیت میں جو خدا کے فضل کا ذکر ہے سو ہر ایک کے مناسب حالت جداگانہ فضل ہے پیغمبر صاحب اور مہاجرین و انصار پر تو خدا نے یہ فضل کیا کہ اُن کے ارادے متزلزل نہیں ہوئے اور جو ہچکچائے تھے اُن پر یہ فضل ہوا کہ آخر کار انھوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دیا اور کعب اور مرارہ اور ہلال پر یہ فضل ہوا کہ انھوں نے اعتراف کر لیا اور خدا نے اُن کو توبہ کی توفیق دی اور وہ توبہ قبول ہوئی۔

ع ۱۴ ۸ ۳

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً

اللہ خلوصِ دل (سے) اسلام کی خدمت کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا اور (اسی طرح) تھوڑا یا بہت جو کچھ

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

(خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو میدان اُن کو طے کرنے پڑتے ہیں یہ سب (اِن کے نامۂ اعمال میں) اِن کے نام لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ

تاکہ اللہ اُن کو اُنکے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور (یہ بھی) مناسب نہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ

کہ مسلمان سب کے سب (اپنے اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں (اور مدینے میں آ اُٹھیں) ایسا کیوں نہ کیا کہ اُن کی ہر ایک جماعت

مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

کچھ لوگ (اپنے گھروں سے) نکلے ہوتے کہ دین کی سمجھ پیدا کرتے اور جب (سیکھ سمجھ کر) اپنی قوم میں واپس جاتے تو اُن کو ڈرا فرماتے

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ع ۱۵ / ۴

شاید وہ لوگ (بھی بُرے کاموں سے) بچیں مسلمانو!

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ

اپنے آس پاس کے کافروں سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم میں

غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ

الربع

کرارا پن معلوم کریں (اور کسی پر بے جا زیادتی نہ کرو) اور جانے رہو کہ اللہ اُن لوگوں کا ساتھی ہے جو زیادتی سے بچتے ہیں اور جس وقت

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ

کوئی سورت نازل کیجاتی ہے تو منافقوں میں سے بعض لوگ (ایک دوسرے سے) پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اِس (سورت) نے تم میں سے کس کا

اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ

ایمان بڑھا دیا سو جو (پہلے سے) ایمان رکھتے ہیں اِس (سورت) نے اُن کا ایمان تو بڑھایا اور وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

(اپنی جگہ) خوشیاں مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

تو اس (سورت) نے اُن کی (پچھلی) خباثت پر ایک خباثت اور بڑھائی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

کیا (یہ لوگ اتنی بات بھی) نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں اس پر بھی

لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں

نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا

ایک کی طرف ایک دیکھنے لگتا ہے پھر یہ کہہ کر کہ کہیں تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں اُٹھ کر چل دیتے ہیں

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ

(یہ لوگ اس مجلس سے کیا پھرے) اللہ نے اُن کے دلوں کو (دین حق سے) پھیر دیا اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو مطلق سمجھ نہیں (لوگو)

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے (اور)

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ان کو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے (اور) مسلمانوں پر نہایت درجے شفیق (اور) مہربان ہیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ

اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر ان سے صاف) کہہ دو کہ مجھے خدا بس کرتا ہے اُس کی ذات کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی پر

تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

میں بھروسہ رکھتا ہوں اور عرش جو (مخلوقات میں سب سے) بڑا ہے اُس کا بھی وہی مالک ہے

ع ۱۶ / ۷

۵

سورۃ یونس نزلت بمکۃ الا فان کنت فی شک ثلث ایات و اثنتین وھی مائۃ و تسع ایات

۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ

الٓرا یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جس میں (بڑی بڑی) معقول باتیں ہیں کیا

لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ

لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے اُنھیں میں سے ایک آدمی کی طرف اِس بات کی وحی کی

اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ

کہ لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری سُنادو کہ

لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی بڑی پایگاہ ہے کافر تو اس قدر متعجب ہوئے کہ لگے کہنے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ہو نہ ہو یہ (شخص) تو صریح جادوگر ہے (لوگو!) تمھارا پروردگار وہی اللہ ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جس نے چھ دن میں آسمان و زمین کو پیدا کیا پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط مَا مِنْ شَفِيْعٍ

عرش پر جا ٹھہرا (کہ وہیں سے) دنیا کا انتظام کر رہا ہے (اُس کی سرکار میں) کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا)

اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط

مگر ہاں اُس کی اجازت ہوئے پیچھے یہی اللہ تو تمھارا پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ

کیا تم غور کو کام میں نہیں لاتے — اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے — اللہ کا یہ وعدہ

حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

برحق ہے — وہی اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر (فنا ہوئے پیچھے) وہی اُن کو (قیامت میں) دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

ایمان لائے اور اُنھوں نے عمل بھی نیک کیے انصاف کے ساتھ اُن کو (اُن کے کیے کا) بدلہ دے اور جو لوگ کفر کرتے رہے

لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا

اُن کے لیے اُن کے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور عذاب دردناک (اسکے علاوہ)

يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَ

وہی (ذات پاک) ہے — جس نے — آفتاب کو — چمکتا ہوا بنایا اور

الْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ

چاند کو — روشن — اور چاند کی — منزلیں ٹھہرائیں — تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی

وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

اور حساب معلوم کر لیا کرو — یہ (سب کچھ) خدا نے مصلحت ہی سے بنایا ہے

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ

جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں اُن کے لئے خدا (اپنی قدرت کے) دلائل تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے — جو لوگ (خدا کا) ڈر مانتے ہیں

النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ

دن کے ردوبدل میں اور جو کچھ خدا نے آسمان و زمین میں پیدا کیا ہے اُس میں خدا کی قدرت کی بہتیری ہی نشانیاں

لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَ

(موجود) ہیں — جن لوگوں کو (مرے پیچھے) — ہم سے ملنے کا کھٹکا ہی نہیں — اور

رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

وہ دنیا کی زندگی سے خوش ہیں اور اُس کی وجہ سے اُن کی خاطر جمع ہے اور جو لوگ

اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا

ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں یہی لوگ ہیں جن کے کرتوت کا بدلہ یہ ہوگا کہ اُن کا (آخری) ٹھکانا دوزخ

يَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے عمل (بھی) نیک کئے

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

اُن کے ایمان کی برکت سے اُن کو اُن کا پروردگار (نجات کا) رستہ دکھائے گا کہ مرے پیچھے آسایش کے باغوں میں رہیں گے اور

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

اُن (باغوں) میں (داخل ہوتے ہی) پکار اُٹھیں گے کہ سُبحٰنک اللّٰھم (یعنی بار خدایا تیری ذات پاک ہے)

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اور اُن (باغوں) میں اُن کی (باہمی) دعاے خیر سلام (علیک) ہوگی اور (جب جنت میں اطمینان سے بیٹھ لیں گے تو) اُن کی آخری بات

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

الحمد للہ رب العلمین (یعنی ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے) ف۱ اور جس طرح لوگ فائدوں کے لئے

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ

جلدی کیا کرتے ہیں اگر اسی طرح) خدا بھی (اُن کی بداعمالیوں کی سزا میں) اُن کو جلدی سے نقصان پہونچا دیا کرتا تو اُن کی مدت کبھی کی آ چکی

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱

اُن لوگوں کو جنھیں (مرے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا (ذرا سا بھی) کھٹکا نہیں چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں پڑے جھٹکا کریں

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا

اور جب انسان کو کسی قسم کی تکلیف (بھی) پہونچ جاتی ہے تو پڑا یا بیٹھا

ف۱ دَعوٰہُم فیہا سے لے کر یہاں تک اس بات کا بیان ہے کہ جنتی جب بہشت میں داخل ہوں گے تو جنت کی خوبیاں دیکھکر بے اختیار سبحان اللہ پکار اُٹھیں گے پھر اُن میں آپس میں صاحب سلامت یعنی سلام علیک ہوگی اور جب اپنے اپنے ٹھکانے سے بیٹھ جائیں گے تو خدا کا شکر کریں گے اور کہیں گے الحمد للہ رب العلمین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جنت کی نعمتوں میں سے ہر ہر نعمت پر پہلے سبحان اللہ کہیں گے اور اُس نعمت سے متمتع ہونے کے بعد کہیں الحمد للہ رب العلمین

أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ

یا کھڑا (کسی حال میں ہو) ہم کو پکارے چلا جاتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف کو اس سے دور کرتے ہیں تو ایسا بے پروا ہو کر چل دیتا ہے کہ گویا

ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾

اس تکلیف کے (دور کرنے کے) لئے جو اس کو پہنچ رہی تھی ہم کو کبھی پکارا ہی نہ تھا جو لوگ حد (بندگی) سے قدم باہر رکھتے ہیں ان کو ان کا

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ

اور تم سے پہلے کتنی امتیں ہو گزری ہیں جب انہوں نے شرارت پر کمر باندھی ہم نے ان کو ہلاک کر مارا اور

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

ان کے رسول ان کے پاس کھلے ہوئے معجزے (بھی) لے کر آئے اس پر بھی ان کو ایمان لانا نصیب نہ ہوا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن

گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں پھر ان کے (ہلاک ہوئے) پیچھے ہم نے زمین میں تم کو (ان کا) جانشین بنایا

بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

تاکہ ملاحظہ فرمائیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور (اے پیغمبر) جب ہمارے کھلے کھلے احکام ان لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں

بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ

تو جن لوگوں کو (مرنے کے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا (ذرا سا بھی) کھٹکا نہیں وہ (تم سے) فرمایش کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی (اور) قرآن لاؤ

هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ

یا اسی میں رد و بدل کر دو (تو تم ان سے) کہو کہ میرا تو ایسا مقدور نہیں کہ اپنی طرف سے اس میں (کسی قسم کا بھی) رد و بدل کروں

نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ

میری طرف جو وحی آتی ہے میں تو اسی پر چلتا ہوں اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے

رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

(قیامت کے) بڑے (مشکل) دن کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگر خدا چاہتا تو (نہ) میں (قرآن) تم کو پڑھ کر سناتا

عَلَيْكُمْ وَلَآ أَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ

اور نہ خدا تم کو اس سے آگاہ کرتا اِس سے پہلے مَیں مدتوں تم میں رہ چکا ہوں (اور میں نے کبھی وحی کا نام

قَبْلِهٖٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے تو اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ

كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۚ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ

بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے اِس میں ذرا شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار فلاح نہیں پائیں گے اور (مشرکین)

مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ اُن کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ

(ہمارے) یہ (معبود) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کیا تم اللہ کو ایسی چیز کے ہونے کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ (تو) کہیں

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ کہیں زمین میں وہ اِن لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے

يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ

اور (شروع میں) لوگ (دینِ حق) ایک ہی طریقے پر تھے اختلاف تو اُن میں پیچھے (پیدا) ہوا

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا

اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (قیامت کا) وعدہ پہلے سے نہ ہوا ہوتا تو جن چیزوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

اُن کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) کو اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ (جیسا ہم چاہتے ہیں) کیوں نہیں دیا گیا

مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوا ۚ إِنِّي مَعَكُمْ

تو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ غیب (کی خبر) بس خدا ہی کو ہے تو تم (بھی حکم خدا کا) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ

انتظار کرنے والوں میں ہوں   اور جب   لوگوں کو   تکلیف پہنچنے کے بعد   ہم

ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ

(اپنی) مہربانی کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو بس ہماری آیتوں کی مخالفت میں کارسازیاں کرنے چلتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ

اللہ کی کارسازی زیادہ چلتی ہوئی ہے ہمارے فرشتے تمہاری کارسازیاں (سب) لکھتے (جاتے) ہیں   وہی (خدا تو) ہے جو

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتّٰىٓ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ

تم کو خشکی اور تری میں لئے لئے پھرتا ہے   یہاں تک کہ بعض اوقات تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ

بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

سواران کشتی کو باد موافق کی مدد سے لیکر چلتی ہیں اور وہ لوگ اُن (کی رفتار) سے خوش ہوتے ہیں (ناگاہ) کشتی کو ایک ہوا کا جھونکا

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ أُحِيْطَ

آ گھیرے   اور لہریں (ہیں کہ) ہر طرف سے اُن پر (چڑھی چلی) آ رہی ہیں اور   وہ سمجھتے ہیں کہ (بس)

بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا

تو بس خالص خدا ہی کو مان کر اُس سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (بار خدایا) اگر (اپنے فضل سے) تو ہم کو

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰهُمْ إِذَا

اِس (مصیبت) سے بچادے تو ہم ضرور (تیرے) شکرگزار ہوں گے پھر جب وہ اُن کو (اُس بلا سے) نجات دیتا ہے تو وہ خشکی پر پہنچتے ہی

هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا

ناحق کی   سرکشی کرنے لگتے ہیں   لوگو!

بَغْيُكُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ۖ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا

تمہاری سرکشی تمہاری ہی جان کا وبال ہے (یہ بھی) دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے فائدے ہیں سو جی بھر کے مزے اڑا لو آخر کار تم کو ہماری ہی طرف

ع ۲/۱۰ ۷

کر (تمہاری کارسازیوں سے)

یکا یک

مَّرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ

لوٹ کر آنا ہے تو اُس وقت جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے رہے ہم تم کو (اُس کا بُرا بھلا) بتادیں گے

الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِۦ

دنیا کی زندگی کی مثال تو بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اُس کو آسمان سے برسایا پھر

نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ

زمین کی روئیدگی جس کو آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کرلیا) اور وہ پھلی پھولی یہاں تک کہ جب

الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَٰدِرُونَ

زمین نے (فصل سے) اپنا سنگھار کرلیا اور خوش نما ہوئی اور کھیت والوں نے سمجھا کہ وہ اُس پر قابو پا گئے

عَلَيْهَآ أَتَىٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَٰهَا حَصِيدًا

(ناگاہ) رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم (یعنی عذاب) اُس پر آنازل ہوا پھر ہم نے اُس کا ایسا ستیاناس کردیا

كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ

کہ گویا کل (کھیت میں) اُس کا نام و نشان ہی نہ تھا جو لوگ (بات کو) سوچتے سمجھتے ہیں

الْءَايَٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللَّهُ يَدْعُوٓا۟ إِلَىٰ

اُن (کی ہدایت) کے لئے ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں اسی طرح تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور اللہ (لوگوں کو)

دَارِ السَّلَٰمِ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٥﴾

سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف رہنمائی کردیتا ہے

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ

جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی اُن کے لئے (آخرت میں بھی ویسی ہی) بھلائی ہے اور کچھ بڑھ کر بھی۔ اور (گنہگاروں کی طرح) اُن کے مونھوں پر

قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا

نہ کلونس چھائی ہوگی اور نہ ذلت یہی ہیں جنتی کہ وہ جنت میں

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَ

ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جن لوگوں نے بُرے کام کئے تو بُرائی کا بدلہ ویسی ہی (بُرائی) اور

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

(اُس کے علاوہ) اُن (کے مونہوں) پر رسوائی چھا رہی ہوگی اللہ (کی مار) سے کوئی اُن کو بچانے والا نہیں اُن کے مُونہہ ایسے کالے کلوٹے ہوں گے کہ

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾

شبِ تاریک (کی چادر) کو پھاڑ کر اُس کے ٹکڑے اُن کے مُونہوں پر اُڑھا دیئے ہیں یہی ہیں دوزخی کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ

اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ) جس دن ہم ان (سب) کو اپنے حضور میں جمع کریں گے پھر مشرکین کو حکم دیں گے کہ تم

وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا

اور جن کو تم نے شریک (خدائی) بنایا تھا (وہ)۔ ذرا اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور اُن کے شریک (اُن سے) کہیں گے کہ تم ہماری

تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

پرستش تو تم کچھ کرتے (کراتے) نہ تھے پس (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان بس خدا ہی شاہد ہے ہم کو تو تمہاری پرستش کی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا

مطلق خبر نہ تھی (غرض) وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اُس نے (زادِ عاقبت بنا کر) پہلے سے بھیجے ہیں جانچ لے گا اور سب لوگ

اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾

اللہ کی طرف کہ وہ اُن کا مالکِ حقیقی ہے لوٹا کر لائے جائیں گے اور لوگ جو کچھ (دنیا میں) افترا پردازیاں کرتے رہے ہیں وہ سب اُن سے گئی ہو گزری ہو جائیں گی

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے اتنا تو) پوچھو کہ تم کو آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (حقیقت میں تمہارے) کان

وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

اور (تمہاری) آنکھیں کس کے قبضہ (قدرت) میں ہیں اور کون (ہے جو) زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو

النصف

ع ١٠ ٣ ٨ النصف

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

زندے سے نکالتا ہے اور کون (دنیا) کا انتظام چلا رہا ہے تو بے تامل بول اٹھیں گے کہ اللہ تو پھر تم (ان سے) کہو کہ کیا تم اس

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى

پھر یہی اللہ تو تمہارا پروردگار برحق ہے تو حق (بات) کے (معلوم ہوئے) پیچھے (اس کو نہ ماننا) گمراہی نہیں تو اور کیا ہے تو تم لوگ

تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا

کدھر کو پھرے چلے جا رہے ہو (اے پیغمبر) اسی طرح تمہارے پروردگار کا فرمودہ (ان) نافرمان لوگوں پر صادق آ کر رہا

اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کہ یہ کسی طرح ایمان نہیں لائیں گے ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے کہ مخلوقات کو اول بار

يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

اُن کو (مار کر) دوبارہ پیدا کرے (یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو کہ اللہ ہی مخلوقات کو اول پیدا کرتا ہے پھر (وہی) اُن کو (مار کر)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ

(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے کہ دین حق کی راہ دکھا سکے تم ہی (ان سے) کہو کہ اللہ ہی (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو

يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا

دین حق کی راہ دکھائے کیا وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے یا جو (ایسا عاجز) ہے کہ جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے وہ خود بھی راہ نہیں پا سکتا تو

لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا

تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو اور اُن میں کے اکثر تو بس اٹکل پر چلتے ہیں سو اٹکل کے تکے

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ

حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتے جیسی جیسی نادانیاں یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُن سے خوب واقف ہے اور

هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ

یہ قرآن اِس قسم کی کتاب نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے بلکہ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا کی وحدانیت سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول تو ہے ہی نہیں مگر اس پر بھی جو ایمان نہیں لاتے تو یہ اُن کی تقدیر ۱۲

الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ

جو کتابیں اس (کے زمانۂ نزول) سے پہلے (موجود) ہیں یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے ان کی تصدیق ہے اور ان ہی کتابوں (کے احکام) کی تفصیل ہے

الْعٰلَمِينَ ﴿۳۷﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

(اور) اس کے کتاب آسمانی ہونے میں کچھ شک نہیں کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے تو (اے پیغمبر) تم ان سے

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۸﴾

تو تم بھی اہل زبان ہو ایسی ہی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تم سے بلاتے بن پڑے (اپنی مدد کے لئے) بلا لو

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذٰلِكَ

سو یہ لوگ اس پہلو سے گریز کر کے ایسی چیز کو جھٹلانے لگے جس کے سمجھنے پر ان کو دسترس نہ ہوا اور ابھی تک اس کی تصدیق کا موقع ہی ان کو پیش نہیں آیا اسی طرح

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿۳۹﴾

ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں تو (اے پیغمبر) دیکھو (ان) ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ

اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن پر (آئندہ) ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں جو آئندہ بھی اس پر ایمان لانے والے نہیں اور (اے پیغمبر)

أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۴۰﴾ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ

مفسدوں کو خوب جانتا ہے اور (اے پیغمبر) اگر (اتنے سمجھانے پر بھی یہ لوگ) تم کو جھٹلائے ہی چلے جائیں تو (ان سے) کہہ دو میرا کرنا مجھ کو اور تمہارا کرنا تم کو

أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُم مَّن

تم میرے عمل کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے عمل کا ذمہ دار نہیں اور (اے پیغمبر) ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں

يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۲﴾

کہ تمہاری (باتوں) کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا (اس سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور کیا) تم ان بہروں کو سنا سکو گے گو عقل نہ بھی رکھتے ہوں

وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا

اور ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو تمہاری طرف (بیٹھے) تکتے ہیں تو کیا (ان کے تکنے سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور کیا) تم ان اندھوں کو

ع ۱۰ / ۹

ف

مطلب یہ ہے کہ جو باتیں ان کی سمجھ سے باہر تھیں مثلاً حالات بعد مرگ یا مثلاً حالات ابتدائے آفرینش عالم جب ان کی کیفیت ان کی سمجھ میں نہ آئی تو بجائے اس کے کہ اپنے قصور فہم کا اعتراف کریں ان کو لگے جھٹلانے اور تصدیق کا موقع پیش نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً وہی حالات بعد مرگ ہیں کہ مرے پیچھے ان کی حقیقت کھلے گی یا مثلاً بعض وعیدیں ہیں کہ دنیا ہی میں اپنے وقت پر واقع ہوں گے اور ابھی تک واقع نہیں ہوئے لیکن صرف اتنی ہی بات سے ان کو جھٹلانے کا تو کوئی حق نہیں ۱۲۔

لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ

ان کو کچھ بھی نہ سوجھ پڑتا ہو ۔ اللہ تو لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں اور جس دن خدا ان لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کرے گا تو (اس دن ان کو ایسا معلوم ہو گا کہ گویا (دنیا میں) سارے

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

دن میں سے (بہت) رہے ہوں گے (تو) گھڑی بھر۔ (اور وہ) آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے بھی جن لوگوں نے خدا کے حضور میں حاضر ہونے کو جھٹلایا

بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ

وہ گھاٹے ہی گھاٹے میں آ گئے اور (اس گھاٹے سے بچنے کا) ان کو رستہ ہی نہ سوجھ پڑا اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ہم جیسے جیسے (عذاب کے)

الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ

وعدے کرتے ہیں چاہے ہم تم کو ان میں سے بعض (وعدوں کا وقوع) دکھا دیں یا (وقوع سے پہلے) تم کو (دنیا سے) اٹھا لیں (بہر حال) ان کو ہماری

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا

جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا (اس کو) دیکھ رہا ہے اور ہر امت کا ایک رسول ہوا ہے تو جب (قیامت کے دن)

جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

ان کا رسول (اپنی امت کے ساتھ ہمارے حضور میں) حاضر ہو گا تو امت اور رسول میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور لوگوں پر (مطلق)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل

اور (مسلمانو! یہ لوگ تم سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہو گا (اے پیغمبر تم ان سے) کہو

لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ

کہ میرا اپنا نقصان و نفع بھی میرے اختیار میں نہیں مگر جو خدا چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے۔ اس کے علم میں) ہر ایک امت (کے دنیا میں رہنے) کا

أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا

ایک وقت مقرر ہے جب ان کا (وہ) وقت آ پہنچتا ہے تو اس سے ایک گھڑی بھی نہ پیچھے ہٹ سکتے اور نہ

يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ

آگے بڑھ سکتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر عذاب خدا راتوں رات تم پر آ نازل ہو یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ

دن دہاڑے (بہر حال وہ عذاب ہی ہوگا تو) گنہگار لوگ اس کے لئے کاہے کی جلدی مچا رہے ہیں تو کیا پھر جب (حقیقت میں) نازل ہو گا تب ہی

آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ

اس کا یقین کروگے؟ (تو اس وقت ہم تم سے کہیں گے کہ) کیا اب (نازل ہوئے پیچھے تم کو یقین آیا) اور تم تو (اس کے آنے میں شک کر کے) اس کے لئے

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا

(قیامت کے دن) نافرمان لوگوں کو حکم دیا جائے گا کہ اب ہمیشگی کے عذاب (کے مزے) چکھو یہ جو تم کو سزا دی جا رہی ہے

كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي

تمہارے اپنے ہی کرتوت کا بدلہ ہے اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ جو کچھ ان سے کہتے ہو کیا ہو کر رہے گا (تم ان سے) کہو ہاں ہاں مجھے

وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

اپنے پروردگار کی قسم البتہ وہ ضرور ہو کر رہے گا اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکو گے اور جس جس شخص نے

ع ۵ ۱۳ ۱۰

ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ

دنیا میں (ہماری نافرمانی کی ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اس کے قبضے میں ہوں تو ضرور ان کو اپنی جان کے بدلے میں دے نکلے اور

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا

جب وہ عذاب کو (اپنی نظر سے) دیکھیں گے تو اظہار ندامت کریں گے ف۲ اور لوگوں (کے اختلافات کے بارے میں) انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر

يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ

(مطلق) ظلم نہ ہوگا یاد رکھو کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے

أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾

(اور) یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے مگر اکثر لوگ یقین نہیں کرتے

ف۱ اول تو تمام زمین کے خزانے اس کو ملنے ہی کیوں لگے اور اگر ملیں بھی تو مقبول نہ ہوں ۱۲

ف۲ قرآن میں لفظ اسروا ہے اور وہ مشتق ہے اسرار سے اور اسرار لغات اضداد میں سے ہے یعنی اس کے معنے اخفا اور اظہار دونوں ہیں اخفا لفظ سر سے لیا گیا جس کے معنے بھید کے ہیں اور اظہار اسارير الوجہ سے لیا جس کے معنے شکنوں کے ہیں جو پیشانی پر پڑ جاتی ہیں ہم نے ترجمہ میں اظہار کے معنے اختیار کیے ہیں یعنی وہ کہیں گے کہ ہم بہت ہی نادم ہیں اور اخفا کے معنے لو تو یہ ترجمہ ہوگا کہ دل ہی دل میں نادم ہوں گے یعنی مارے لحاظ کے منہ سے تو نہیں کہیں گے مگر دل میں پشیمان ہوں گے ۱۲

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے لوگو!

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا

(اتمام حجت کے طور پر) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی اور امراض قلبی (یعنی شرک وغیرہ) کی دوا

فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ

اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (یہ قرآن) اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہے اور لوگوں کو چاہیئے کہ

اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

خدا کا فضل اور اُس کی رحمت (یعنی اِس قرآن کو) پاکر خوش ہوں کہ جن (دنیاوی فائدوں) کے جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہیں اُس سے کہیں بہتر ہے

يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو ہی خدا نے تو تم پر روزی اُتاری

رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ

اب تم لگے اُس میں سے (بعض کو) حرام اور (بعض کو) حلال ٹھہرانے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ خدا نے تم کو (اس کی) اجازت دی ہے

لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ

یا (اپنی طرف سے) خدا پر بہتان باندھتے ہو اور جو لوگ خدا پر

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ روزِ قیامت کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں اِس میں شک نہیں کہ اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

لوگوں پر (بڑا ہی) فضل رکھتا ہے مگر بہت لوگ

يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا ع ۶ / ۱۱

(اُس کا) شکر نہیں کرتے اور (اے پیغمبر) تم کسی حال میں ہو اور

مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ

قرآن کی کوئی سی آیت بھی (لوگوں کو) پڑھ کر سناتے ہو اور (لوگو!) تم کوئی سا عمل بھی کرتے ہو ہم (ہر وقت)

شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ

جب تم اُس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار سے

مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ

ذرہ بھر چیز بھی غائب نہیں رہ سکتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں اور ذرے سے چھوٹی چیز ہو

مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ

یا بڑی (سب) کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہے یاد رکھو خاصانِ خدا ایسے ہیں کہ قیامت کے دن

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ان پر نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہوں گے (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي

اور (خدا سے) ڈرتے رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی (عافیت کی) خوشخبری ہے اور

الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾

آخرت میں بھی (نجات کی) خدا کی باتوں میں ذرہ بھی فرق نہیں آتا یہی بڑی کامیابی ہے

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ

اور (اے پیغمبر) ان (کافروں) کی (چھیڑ خانی کی) باتوں سے تم آزردہ خاطر نہ ہونا (کیونکہ) عزت ساری اللہ ہی کی ہے وہ (سب کی) سنتا

الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

(اور سب کچھ) جانتا ہے یاد رکھو کہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے (مملوک) ہیں

وقف لازم

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

اور جو لوگ خدا کے سوا (اپنے ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں (کچھ معلوم ہے کہ) کس طریقے پر چلتے ہیں

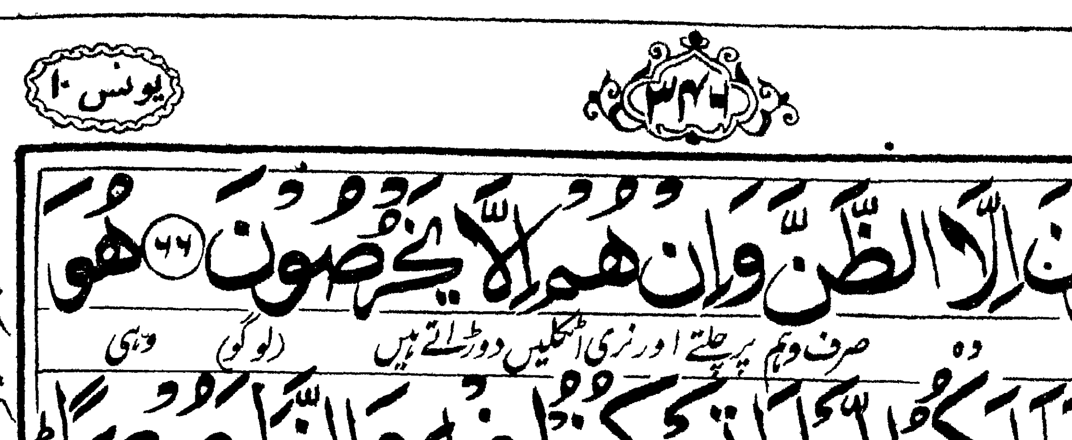

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ

صرف وہم پر چلتے اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں (لوگو) وہی

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

(خدا مطلق) ہے جس نے تمھارے لئے رات کو بنایا تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن کو (بنایا) تاکہ تم اس کی روشنی میں دیکھو بھالو

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ

اس میں کچھ شک نہیں کہ رات دن کے بنانے میں اُن لوگوں کے لئے جو (معقول بات کو گوش ہوش سے) سنتے ہیں (قدرت خدا کی) بہتیری

وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

بیٹا بنا رکھا ہے (یہ بالکل جھوٹ ہی) وہ (تمام عیوب و نقصانات سے) پاک ہے (اور) وہ (اولاد سے) بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَٰذَا أَتَقُولُونَ

زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے تمھارے پاس اس کی کوئی دلیل تو ہے نہیں تو کیا بے جانے بوجھے

عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى

خدا پر جھوٹ بولتے ہو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ جو لوگ

اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا

خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن کو فلاح ہونی نہیں دنیا کے (عارضی) فائدے ہیں (سو چند روز مزے اُڑا لیں) پھر (آخرکار)

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا

اُن کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تب اُن کے کفر کی سزا میں ہم اُن کو عذاب سخت (کے مزے) چکھائیں گے

يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ

ع ١٢

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو نوح کا حال پڑھ کر سناؤ کہ جب اُنھوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ بھائیو!

إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ

اگر میرا رہنا اور خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سمجھانا تم پر گراں گزرتا ہے تو میرا بھروسہ اللہ ہی پر ہے

تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوٓا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ

پس تم اور تمہارے شریک (سب ملکر) اپنی ایک بات ٹھہرا لو پھر تمہاری وہ بات

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوٓا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ

تم (میں کسی) پر مخفی نہ رہے (تاکہ سب اس تدبیر کی تکمیل میں شریک ہوسکیں) پھر (جو کچھ تم کو کرنا منظور ہی) میرے ساتھ کر چکو اور مجھے مہلت

فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ

تو میں نے تم سے کوئی مزدوری تو مانگی نہ تھی (کہ تم نے اُس کو چٹی سمجھا) میری مزدوری تو بس خدا ہی پر ہے اور (اُسی کی طرف سے) مجھکو حکم دیا گیا ہے

أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ

میں اُس کے فرماں برداروں (کے زمرے) میں رہوں۔ پھر لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے

فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَآئِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا

(عذاب طوفان سے) نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن سب کو غرق کر کے ان لوگوں کو اُن کا جانشین بنایا

بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا

تو (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی جو لوگ (عذاب طوفان سے) ڈرائے جا چکے تھے اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا پھر

مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَآءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا

نوح کے بعد ہم نے اور رسولوں کو اُن کی (اپنی اپنی) قوم کی طرف بھیجا تو پیغمبر اُن کے پاس معجزے بھی لیکر آئے اِس پر بھی

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ

جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اُس پر ایمان نہ لائے پر نہ لائے اِسی طرح

نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم

ہم اُن لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیا کرتے ہیں جو (حد عبودیت سے) قدم باہر رکھتے ہیں پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے

مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

موسیٰ اور ہارون کو اپنے نشان (یعنی معجزے) دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ

تو اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ کچھ تھے ہی نافرمان تو جب اُن کے پاس

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾

ہماری طرف سے حق بات پونہچی (یعنی معجزات) تو وہ لگے کہنے کہ یہ تو ضرور کھلا جادو ہے

قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ

موسی نے کہا کہ جب حق بات تمہارے پاس آئی تو کیا تم اُس کی نسبت ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے؟

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا

اور جادوگروں (کا حال یہ ہے کہ اُن) کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی وہ لگے کہنے کیا تم اس غرض سے ہمارے پاس آئے ہو کہ

وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ

جس (دین) پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا اُس سے ہم کو برگشتہ کردو اور ملک میں تم دونوں (بھائیوں) کی بڑائی ہو

وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ

اور ہم تو تم (دونوں) پر ایمان لانے والے ہیں نہیں اور فرعون نے (اپنے لوگوں کو) حکم دیا کہ

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى

ہر ایک ماہر جادوگر کو ہمارے حضور میں لا حاضر کرو پھر جب جادوگر (اکھاڑے میں) آموجود ہوئے تو اُن سے موسی نے کہا

اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى

تم کو جو کچھ ڈالنا منظور ہے ڈال چلو تو جب اُنھوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپ بنا بنا کر میدان میں) ڈال دیا تو موسی نے کہا

مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کہ یہ جو تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے (سو) بیشک اللہ اُس کو دم کے دم میں ملیامیٹ کردے گا کیونکہ اللہ

لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ

مفسد لوگوں کے کام بننے نہیں دیا کرتا اور اپنے حکم سے اللہ حق بات کو حق کر دکھائے گا اور

ع ٨ ١٢ ١٣

لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰىٓ اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ

نافرمان پڑے بُرا مانا کریں بااین ہمہ موسیٰ پر اُنھیں کی قوم کی نسل کے صرف چند آدمی ایمان لائے

قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ

سو بھی فرعون اور اُس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں فرعون اُن پر کوئی مصیبت نہ لا ڈالے

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾

اور (ان کا خوف) بجا بھی تھا اس لئے کہ فرعون ملک میں بہت بڑھا چڑھا تھا اور (نیز) اس لئے کہ وہ (لوگوں پر) زیادتی کیا کرتا تھا

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا

اور موسیٰ نے (اپنے لوگوں کو) سمجھایا کہ بھائیو اگر تم (حقیقت میں) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو شرطِ فرماں برداری یہ ہے کہ

اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا

اُسی پر بھروسہ رکھو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا ہی کا بھروسہ ہے (اور ساتھ ہی دعا کی) کہ اے ہمارے پروردگار

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

ہم کو (ان) ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ

(ان) لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے جو کافر ہیں اور ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی (ہارون) کی طرف وحی بھیجی

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا

مصر میں اپنے لوگوں کے (رہنے کے) گھر بنالو اور تم سب لوگ اپنے (اُنھیں) گھروں کو مسجدیں قرار دو اور (وہیں)

الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ

نمازیں پڑھو اور (اے موسیٰ) ایمان والوں کو خوشخبری بھی سنا دو (کہ اب تمہاری نجات کا وقت قریب آ لگا) اور موسیٰ نے دعا مانگی کہ اے ہمارے

فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا

فرعون اور اُس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بڑی) شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے اور اے ہمارے پروردگار

لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ

(یہ سازوسامان تونے اُن کو اسی غرض سے دے رکھا ہے) تاکہ (لوگوں کو) تیرے رستے سے بہکائیں تو اے ہمارے پروردگار ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور

قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ

ان کے دلوں کو سخت کردے کہ یہ لوگ عذاب دردناک کے دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں (خدا نے) فرمایا

أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ

کہ تم دونوں (بھائیوں) کی دعا قبول ہوئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور (ان)

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

جاہلوں کے رستے نہ چلنا اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا پھر فرعون

وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ

اور اُس کے لشکریوں نے سرکشی اور شرارت کی راہ سے اُن کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب ڈوبا (پانی) فرعون (کے سر) پر آپہنچا تو لگا کہنے کہ اب

أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ

کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور (اب) میں بھی اُسی کے

الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ

فرماں برداروں میں ہوں (تو خدا نے اُس کو ملامت کی اور فرمایا کہ) کیا اب (ایسے وقت میں ایمان) اور (تیرا حال یہ تھا کہ) اس سے پہلے

الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ

مفسدوں میں (کا ایک ہی مفسد) تھا تو آج (تیری روح کو تو نہیں مگر) تیرے بدن کو ہم (پانی میں تہ نشین ہونے سے) بچا دیں گے

خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ﴿٩٢﴾

جو لوگ تیرے بعد آنے والے ہیں تو اُن کے لئے (نشان) عبرت ہو اور البتہ بہت سے لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں

ع ۹

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) اچھے ٹھکانے سے جا بٹھایا اور اُن کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو بھی دیں

الطَّيِّبٰتِ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ط اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

تو بنی اسرائیل نے جو (دین میں) اختلاف ڈالا وہ علم کے حاصل ہونے پیچھے (ڈالا) (اے پیغمبر دنیا میں) یہ لوگ

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ

جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان اختلافات کا فیصلہ کر دے گا ف۱ تو (اے پیغمبر)

كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ

یہ قرآن جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے اگر (بتقاضائے بشریت) اس کی نسبت تم کو کسی قسم کا واہمہ ہو تو تم سے پہلے (بھی کتابیں اتری ہیں)

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا

ان سے پوچھ دیکھو (وہ تصدیق کر دیں گے کہ پہلے بھی لوگوں پر وحی نازل ہوئی ہے) کچھ شبہ نہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کتاب حق نازل

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

ہرگز شبہہ کرنے والوں (کے زمرے) میں نہ ہونا اور نہ ان لوگوں (کے زمرے) میں ہونا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (کہ ایسا کرو گے) تو آخر کار تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے ف۲ (اے پیغمبر) جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ

تمہارے پروردگار کی پھٹکار سوار ہے وہ جب تک عذاب دردناک کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے کسی طرح ایمان لانے والے ہیں نہیں اگرچہ

جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا

(دنیا جہان کے) تمام معجزے ہی ان کے سامنے (کیوں نہ) آموجود ہوں تو

كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ

قوم یونس کی بستی کے سوا اور کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (نزول عذاب سے پہلے) ایمان لے آتی اور اس کو ایمان لانا فائدہ دیتا

يُوْنُسَ ط لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

کہ (یونس کی قوم کے لوگ جب (عذاب آتا ہوا دیکھ کر جھٹ سے) ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی (اسی) زندگی میں ان سے رسوائی کے عذاب کو دفع کر دیا

ف۱ بنی اسرائیل نے فرعون کا غرق ہونا اور اپنا فرعونیوں کے ہاتھ سے نجات پانا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا تو چاہیے تھا کہ آگے کو کسی طرح کی چون وچرا نہ کرتے کیونکہ موسیٰ کا پیغمبر ہونا بخوبی جان چکے تھے اس پر بھی انکی شرارتوں کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بات بات میں موسیٰ سے اختلاف کرتے رہے یہ حالات مفصل سورۂ بقرہ اور دوسرے مقامات میں مذکور ہیں اور بڑا افسوس اس سے ہوتا ہے جو جانے پیچھے اختلاف کرے ۱۲

ف۲ نبوت کی حقیقت کو سمجھنا ہم لوگوں کا مقدور نہیں ہے لیکن قرآن میں بیان فرما دیا ہے اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ یعنی میں بھی تم ہی جیسا آدمی ہوں مجھ میں اور تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سے ثابت ہے کہ پیغمبر صاحب میں تمام خواص بشری موجود ہونے چاہئیں از انجملہ یہ بھی کہ آدمی خلاف عادت روحانیات کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے تعجب کرتا ہے اور تعجب بھی ایک قسم کا شک ہے اور شک کے مدارج ہیں پہلے واہمہ ہوتا ہے پھر تعجب پھر تردد یہاں تک کہ آخر کار تکذیب پر منتج ہو جاتا ہے۔ سو واہمہ اور تعجب تک خلاف شان پیغمبری نہیں ہے ۱۲

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ

اور ان کو ایک وقت (خاص) تک رسایا بسایا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار چاہتا

لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ

تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو مجبور کر سکتے ہو

حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ

تاکہ وہ (سب کے سب) ایمان لے آئیں اور بے حکم خدا کسی شخص کے اختیار میں نہیں ہے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہ ایمان لے آئے اور (خدا) شرک اور کفر کی گندگی انہیں لوگوں پر ڈالتا ہے جو (دلائل وحدانیت میں) عقل کو کام میں نہیں لاتے

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ یہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ذرا اس کی طرف تو نظر کرو (تو خدا کا ہونا اور ایک ہونا تم پر منکشف ہو جائے گا) اور

عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ

جو لوگ ایمان نہیں لاتے نشانیاں اور ڈراوے ان کو کچھ بھی سود مند نہیں تو کیا (یہ لوگ بھی) ویسے ہی گردشوں کے منتظر ہیں جیسی

خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ان سے پہلے لوگوں پر آ چکی ہیں (اگر ایسا ہی ہے تو اے پیغمبر ان سے) کہدو اچھا تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں پس

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا

پھر (جب عذاب کا وقت آپہنچتا ہے تو) ہم اپنے رسولوں کو (عذاب سے) بچا لیتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس ان لوگوں کو بھی جو ان پر ایمان لائے

نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ

کہ (ایسے وقت میں) ایمان والوں کو بچا لیا کریں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! اگر تم کو

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

میرے دین کے بارے میں (کسی طرح کا) شک ہو تو میں تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں تو ان کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ

بلکہ میں تو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں جو تم سب کی روحیں قبض کر (کے اپنے پاس بلا) لیتا ہے اور مجھ کو (اُس کی سرکار سے یہ) حکم دیا گیا ہے

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ

کہ میں ایمان والوں کے زمرے میں رہوں اور (نیز خدا نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ (اسی) دین کی طرف اپنا مُونہ کیے سیدھا چلا جا

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

اور مشرکوں (کے زمرے) میں ہرگز (شامل) نہ ہونا اور خدا کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

وہ تجھ کو نفع ہی پہونچا سکتا ہے اور نہ تجھ کو نقصان ہی پہونچا سکتا ہے اور اگر تو نے (ایسا) کیا تو اُس وقت تو بھی ظالموں میں سمجھا جائے گا

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ

اور اگر خدا تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے تو اُس کے سوا کوئی اُس (تکلیف) کا دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کسی قسم کا فائدہ پہونچانا چاہے

بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ

تو کوئی اُس کے فضل کا روکنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہونچائے اور وہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبران لوگوں سے) کہدو کہ لوگو! (جو) حق بات (تھی) وہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکی

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

پھر جس نے راہِ راست اختیار کی تو اپنے ہی (فائدے) کے لئے اُس نے اختیار کرتا ہے اور جو بھٹکا

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ

تو وہ بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوتا ہے اور میں تم پر (کچھ) ٹھیکے داروں کی طرح تو مسلط (ہوں) نہیں اور (اے پیغمبر)

مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اسی پر چلے جاؤ۔ اور جب تک اللہ (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ کرے اُن کی ایذائیں برداشت کرو

ع ۱۱ ۱۶

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ثُمَّ سُورَةُ يُونُسَ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہی

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿۱﴾

الٓر (یہ قرآن ایسی) کتاب ہی کہ حکمت والے باخبر (خدا کی طرف) سے اس کے مضامین (دلائل و براہین سے بخوبی ثابت و) مستحکم کر دیے گئے ہیں اور پھر وہ

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ﴿۲﴾ وَّاَنِ

(اور ان کا خلاصہ یہ ہی کہ (لوگو!) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں اُسی کی طرف سے تم کو (اس کے عذاب سے) ڈراتا اور (اس کی خوشنودی کی) خوشخبری

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا

اپنے پروردگار سے (پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو پھر (آگے کو) اُس کی جناب میں توبہ کرو (ایسا کروگے) تو وہ تم کو

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا

ایک وقت مقرر تک (دنیا میں) اچھی طرح رسائے بسائے رکھے گا اور جس نے زیادہ نیکی کی ہو (آخرت میں) اس کو اس کی زیادہ نیکی کا ثواب دیگا

فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ

تو مجکو تمہاری نسبت (یعنی قیامت) کے عذاب کا (بڑا ہی) اندیشہ ہی (کیونکہ) تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہی

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہی (اے پیغمبر) سنو کہ یہ کافر جھک جھک کر اپنے سینوں کو دوہرا کیے ڈالتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

تاکہ خدا سے چھپے رہیں (مگر) دیکھو کہ جب (یہ لوگ سوتے وقت) اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں اُس وقت (خدا) کو (ان کے تمام افعال معلوم رہتے ہیں

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

جو چھپا کر کرتے ہیں (وہ) اور جو کھلم کھلا کرتے ہیں (وہ) وہ تو دلوں کے بھید تک جانے والا ہی ف۱

ف۱

آدمی کا قاعدہ ہی کہ جب وہ کسی کی نظر سے بچنا چاہتا ہی تو وہ آڑ میں ہو جاتا ہی یا دبک جاتا ہی یا جھک جاتا ہی۔ ایسا ہی کافر لوگ کرتے تھے کہ وعظ و نصیحت کے وقت پیغمبر صاحب کے رو برو ہوتے تو دبک دبک جاتے کہ ایسا ہو کہیں دیکھ لیں اور ہماری نسبت کچھ فرما دیں ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور جتنے جاندار روئے زمین پر چلتے پھرتے ہیں اُن (سب) کی روزی اللہ ہی کے ذمے ہے اور وہی

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ

اُن کے (جیتے جی) کے ٹھکانے کو اور (نیز مرے پیچھے) اُن کے (زمین میں) سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے سب کچھ کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ)

الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّ

(قادر مطلق) ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور

كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَ

اُس کا تخت پانی پر تھا (سو اُس نے دنیا کو اس غرض سے بنایا) تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کس کے عمل بہتر ہیں اور

لَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ

(اے پیغمبر) اگر تم (ان لوگوں سے) کہو کہ مرے پیچھے تم (سب دوبارہ زندہ) اُٹھا کھڑے کئے جاؤ گے تو جو لوگ منکر ہیں (اس کو سن کر) ضرور کہیں گے

كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ

کہ (جو کچھ تم ہم کو سمجھاتے ہو یہ) تو بس صریح جادو (گروں) کی (سی) باتیں ہیں۔ اور اگر ہم عذاب کا نازل کرنا ان لوگوں سے

الْعَذَابَ إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ

گنتی کے چند روز تک ملتوی کئے رہیں تو یہ لوگ ضرور کہنے لگیں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے عذاب کو روک رکھا ہے

أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا

سنو جی جس دن عذاب اُن پر آنازل ہوگا (پھر) وہ کسی کے ٹالے ٹلنے والا نہیں اور جس (عذاب) کی یہ لوگ

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا

ہنسی اُڑا رہے تھے وہ ان کو جھپٹ جائے گا اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی کی لذت چکھائیں

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَـُٔوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ

پھر اُس نعمت کو اُس سے چھین لیں تو (ہماری شکایت کرنے لگتا ہے کیونکہ) وہ (ذری سی بات میں) نا اُمید ہو جانے والا (اور) ناشکرا ہے اور اگر

عشر ۱۲

ع ۸

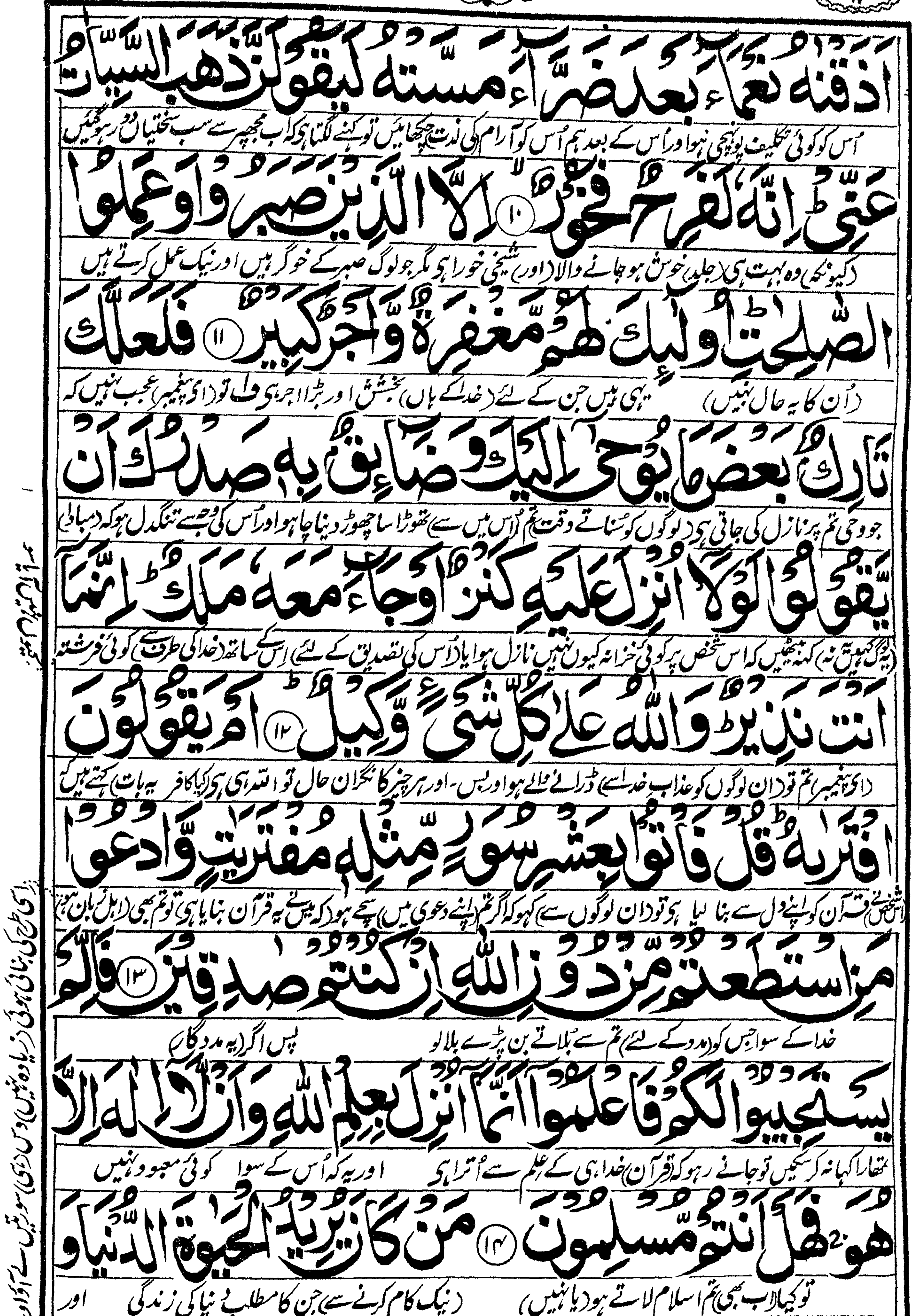

أَذَقْنَٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ ٱلسَّيِّـَٔاتُ

اس کو کوئی تکلیف پہنچی ہو اور اس کے بعد ہم اس کو آرام کی لذت چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ اب مجھ سے سب سختیاں دور ہو گئیں

عَنِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿۱۰﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَعَمِلُوا۟

(کیونکہ) وہ بہت ہی (جلد) خوش ہو جانے والا (اور) شیخی خورا ہے مگر جو لوگ صبر کے خوگر ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں

ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ

(ان کا یہ حال نہیں) یہی ہیں جن کے لئے (خدا کے ہاں) بخشش اور بڑا اجر ہے ف۱ تو (اے پیغمبر) عجب نہیں کہ

تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِۦ صَدْرُكَ أَن

جو وحی تم پر نازل کی جاتی ہے (لوگوں کو سناتے وقت تم) اس میں سے تھوڑا سا چھوڑ دینا چاہو اور اس کی وجہ سے تنگدل ہو کہ (مبادا)

يَقُولُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ

(یہ لوگ کہنے لگیں) کہ اس شخص پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا (اس کی تصدیق کے لئے) اس کے ساتھ (خدا کی طرف سے) کوئی فرشتہ

أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿۱۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ

(اے پیغمبر تم تو) (ان لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والے ہو اور بس۔ اور ہر چیز کا نگران حال تو اللہ ہی ہے کیا کافر یہ بات کہتے ہیں

ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا۟ بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا۟

(اس شخص نے) قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے تو (ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو کہ پیغمبر نے یہ قرآن بنایا ہے تو تم بھی (اہل زبان ہو)

مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿۱۳﴾ فَإِلَّمْ

خدا کے سوا جس کو (مدد کے لئے) تم سے بلاتے بن پڑے بلا لو پس اگر (یہ مددگار)

يَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَآ أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا

تمہارا کہا نہ کر سکیں تو جانے رہو کہ (قرآن) خدا ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۴﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَ

تو کیا اب بھی تم اسلام لاتے ہو (یا نہیں) (نیک کام کرنے سے) جن کا مطلب دنیا کی زندگی اور

ف۱ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے انسان کی وہ حالت بیان فرمائی ہے جس کے لئے فارسی کی ایک مثل مشہور ہے زود فربہ و زود لاغر

زِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۵﴾

دنیاوی ٹھاٹ باٹ ہوتا ہے ہم اُن کے عملوں کا بدلہ (یہیں) دنیا میں اُن کو پورا پورا بھر دیتے ہیں اور وہ دنیا میں کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہتے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ

لیکن یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور جو (نیک) عمل ان لوگوں نے

مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ أَفَمَن

دنیا میں کئے (آخرت میں) سب گئے گزرے ہوئے اور اُن کا کیا دھرا سب لغو تو کیا جو لوگ

كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن

اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور اُن کے ساتھ (ساتھ) ایک گواہ ہو یعنی خود (اُن کا دل اور عقل سلیم) اور

قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَ

قرآن سے پہلے (اُن کی رہنمائی کو) موسیٰ کی کتاب ہو جو (اس کی مُصدِّق اور دین کی) رہنما اور (خدا کی) رحمت ہے (کیا ایسے لوگ منکر قرآن

مَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي

(دوسرے) فرقوں میں سے جو اِس سے منکر ہوں اُن کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے ف تو (اے پیغمبر) تم (بھی)

مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

قرآن کی طرف سے (کسی طرح) شک میں نہ رہنا اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ برحق ہے (اور) تمھارے پروردگار کی طرف سے (تم پر نازل

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ

(اس پر) ایمان نہیں لاتے اور جو خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھے اُس سے بڑھ کر ظالم کون ؟

أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ

یہی لوگ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کئے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے کہ یہی ہیں

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾

جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا تھا سُنو جی (ان) ظالموں پر خدا ہی کی مار

ف

اس آیت میں روئے سخن غالباً یہود کی طرف ہے اور اُن کو اُن یہودیوں کی مثال سے قائل کیا جاتا ہے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ استدلال کا طریقہ یہ ہے کہ جو یہودی مسلمان ہو گئے تھے اُن کو اسلام لانے پر تین باتوں نے مجبور کیا ایک نفس اسلام کی سلاست اور سہولت اور سادگی نے کہ اس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں دوسرے عقلی گواہی نے کہ اسلام کوئی چیز خلافِ عقل تعلیم نہیں کرتا تیسرے کتاب تورات نے جس کے یہودی معتقد تھے اُس میں پیغمبر صاحب کی نسبت پیشین گوئیاں موجود تھیں اور قرآن اور توراۃ دونوں کے اصولِ دین واحد ہیں اختلاف اگر ہے تو جزوی شرائع میں ہے جو یہود مسلمان نہیں ہوئے وہ بھی اگر ان تین باتوں پر انصاف کے ساتھ نظر کریں تو ناگزیر اُن کو مسلمان ہونا پڑے گا ۱۲

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ

جو خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے اور اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے ہیں اور وہی ہیں

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ

جو آخرت سے بھی منکر ہیں۔ یہ لوگ نہ دنیا ہی میں (خدا کو) ہرا سکے

فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ

اور نہ خدا کے سوا ان کا کوئی حمایتی کھڑا ہوا

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا

(تو قیامت میں) ان کو دوہرا عذاب ہوگا کیونکہ (مارے حسد کے) نہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ

كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

(سیدھا رستہ) ان کو سوجھ پڑتا تھا یہی لوگ ہیں جنھوں نے آپ اپنا نقصان کرلیا

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

اور وہ جو (دنیا میں) افتراپردازیاں کیا کرتے تھے (آخرت میں) ان سے سب جاتی رہیں گی گزری ہوگئیں (پس ضرور) یہی لوگ

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آخرت میں سب سے زیادہ ٹوٹے میں ہوں گے جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ

اور (ایمان کے علاوہ) نیک عمل (بھی) کئے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

جنتی لوگ ہیں کہ وہ بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (کافروں اور مسلمانوں کے) دو فریقوں کی مثال

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

اندھے اور بہرے اور سوجھتے اور سننے والے کی سی ہے کیا دونوں کی حالت یکساں ہوسکتی ہے

ع ٢ ١٦ ٢

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

کیا تم لوگ غور نہیں کرتے اور ہم ہی نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا (اور اُنھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا)

إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي

کہ میں تم کو (عذاب خدا کا) صاف صاف ڈر سنانے آیا ہوں (اور تم کو سمجھاتا ہوں کہ) خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو (اگر ایسا کروگے تو)

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ

مجھ کو تمہاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا (بڑا ہی) خوف ہے اِس پر اُن کی قوم کے سردار

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا

جو (اُن کو) نہیں مانتے تھے کہنے لگے کہ ہم کو تو تم ہمارے ہی جیسے بشر دکھائی دیتے ہو

وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ

اور ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیرو ہوگئے ہیں جو ہم میں رذیل ہیں (اور پیرو بھی ہوئے ہیں تو) سرسری نظر سے

وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾

اور ہم تو تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری پاتے نہیں بلکہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي

(نوح نے) کہا بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور اُس نے مجھکو

رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ

اپنی سرکار سے نعمت (پیغمبری) عطا فرمائی ہو پھر وہ تم کو دکھائی نہیں دیتا تو کیا ہم اُس کو زبردستی تمہارے گلے مڑھ سکتے ہیں اور تم ہو کہ

لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ

اُس کو ناپسند کیے چلے جاتے ہو اور بھائیو! میں اس سمجھانے کے صلے میں تم سے طالب زر نہیں ہوں

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ

میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور نہ میں اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں (اپنے پاس سے) نکال دے سکتا ہوں

إِنَّهُم مُّلَٰقُوا رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّيٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۹﴾ وَيَٰقَوْمِ

(کیونکہ) ان کو (بھی) اپنے پروردگار کے ہاں جانا ہے (ایسا ہو خدا سے فریاد کریں) مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ (ناحق کی) جہالت کر رہے ہو اور اے قوم

مَن يَنصُرُنِي مِنَ ٱللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۰﴾

اگر میں ان غریب ایمان والوں کو نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کو کھڑا ہو جائے گا۔ کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ

اور میں تم سے دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ

أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَآ أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِيٓ أَعْيُنُكُمْ لَن

میں (اپنی نسبت) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمھاری نظروں میں حقیر ہیں میں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ

يُؤْتِيَهُمُ ٱللَّهُ خَيْرًا ۖ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ

خدا ان پر اپنا فضل کرے ہی گا نہیں ان کے دل کی بات کو اللہ ہی خوب جانتا ہے (اگر میں بڑھ بڑھ کر ایسی باتیں کروں تو) اس صورت میں

ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا

ظالموں میں کا ایک ظالم ہوں وہ بولے نوح! تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم

تو اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) سے ہم کو ڈراتا ہے اس کو ہم پر لاچک (نوح نے) کہا کہ

بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ

خدا کو منظور ہوگا تو وہی عذاب کو بھی تم پر لا نازل کرے گا اور (پھر) تم (اس کو) ہرا (بھی) نہ سکو گے اور

نُصْحِيٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ يُرِيدُ

میں تمھاری کتنی ہی خیر خواہی کرنی چاہوں اگر خدا کو تمھارا بہکانا منظور ہے تو میری نصیحت (کچھ بھی)

أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۴﴾

تمھارے کام نہیں آسکتی وہی تمھارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ

(اے پیغمبر) کیا (کفار مکہ بھی قوم نوح کی طرح تم پر اعتراض کرتے اور) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس شخص نے خود بنالیا ہے؟ کہہ دو کہ اگر قرآن

مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿۳۵﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ

تم جو (ناحق جھٹلانے کا) گناہ کرتے ہو میں اس سے بری (الذمہ) ہوں اور نوح کی طرف وحی بھیج دی گئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان

إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ

لا چکے ان کے سوا اب ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا تو جیسی جیسی بدکرداریاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں تم اس کا کچھ غم نہ کرو اور

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ

ہماری نگرانی میں اور ہمارے ایما کے مطابق ایک کشتی بنا چلو اور نافرمان لوگوں کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا

إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ

کیونکہ یہ لوگ ضرور غرق ہوں گے چنانچہ نوح نے کشتی بنانی شروع کی اور جب کبھی ان کی قوم کے لوگ

مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ

ان کے پاس سے ہو کر گزرتے ان سے تمسخر کرتے نوح (ان کے تمسخر کا) یہ جواب دیتے کہ اگر آج تم ہم پر ہنستے ہو تو

مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ

جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو (اسی طرح) ہم (ایک دن) تم پر ہنسیں گے اور تھوڑے دنوں بعد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے

يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا

جو (دنیا میں) اس کی رسوائی کا موجب ہوا اور (قیامت میں) عذاب دائمی اس کے سر پڑے (سو الگ) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا

وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ

اور (غضب الٰہی کا) تنور جوش پر آیا تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا کہ ہر قسم (کے جانداروں) میں سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑے اور

أَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ

جس کی نسبت (ہمارا) پہلے ارشاد ہو چکا ہے (کہ وہ ہلاک ہو گا) اس کو چھوڑ کر اپنے (سب) گھر والے اور (ان کے سوا اور) جو (لوگ) ایمان لا چکے ہیں

مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْر۪ىٰهَا وَ

اُن کے ساتھ ایمان بھی بس تھوڑے ہی سے لوگ لائے تھے اور نوح نے (کشتی کے سوار ہونے والوں سے) کہا کہ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کشتی میں سوار

مُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِىَ تَجْرِى بِهِمْ فِى

ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار البتہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور کشتی ہے کہ پہاڑ جیسی (بلند) لہروں میں نوح اور اُن کے ہمراہیوں کو

مَوْجٍ كَٱلْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ٱبْنَهُۥ وَكَانَ فِى مَعْزِلٍ يَـٰبُنَىَّ

لئے چلی جا رہی ہے اور نوح کا بیٹا اُن سے الگ تھا تو نوح نے اُس کو پکارا کہ بیٹا!

ٱرْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَـَٔاوِىٓ إِلَىٰ جَبَلٍ

ہمارے ساتھ (کشتی میں) بیٹھ لے اور کافروں (کے زمرے) میں شامل ہو وہ بولا میں ابھی (تمہارے دیکھتے دیکھتے) تیر تیرا کر کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں

يَعْصِمُنِى مِنَ ٱلْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ إِلَّا

کہ وہ مجھ کو (طوفان کے) پانی سے بچا لیگا نوح نے (اُس سے) کہا کہ آج کے دن اللہ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر

مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا ٱلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُغْرَقِينَ ﴿٤٣﴾ وَ

خدا ہی جس پر اپنا رحم کرے (وہی بچ سکتا ہے) اور باپ بیٹے یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ دونوں کے درمیان میں ایک موج آحائل ہوئی

قِيلَ يَـٰٓأَرْضُ ٱبْلَعِى مَآءَكِ وَيَـٰسَمَآءُ أَقْلِعِى وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِىَ

حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی (کا چڑھاؤ) اُتر گیا اور (قوم کا)

ٱلْأَمْرُ وَٱسْتَوَتْ عَلَى ٱلْجُودِىِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾

کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر (جا کر) ٹھہری اور (چار دانگ عالم میں) پکار دیا گیا کہ ظالم لوگ (خدا کے پاس سے) دھتکارے گئے

الربع

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ

اور (ابھی نوح کا بیٹا غرق نہیں ہوا تھا کہ) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور (اُس کی جناب میں) عرض کیا کہ اے میرے پ...

ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَـٰكِمِينَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَـٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ

(وہ) سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے (تیرے حکم میں مجال گفتگو نہیں تو میرے بیٹے کو بھی نجات دے) خدا نے فرمایا کہ نوح تمہارا بیٹا

ف ہم مسلمانوں میں ہر ایک موقع پر بسم اللہ الرحمن الرحیم یا صرف بسم اللہ کہنے کا دستور ہے لیکن کشتی میں سوار ہوتے وقت بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بجائے بسم اللہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہنا چاہئے پس مطلب یہ ہے کہ حضرت نوح نے لوگوں سے کہا کہ بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے یعنی اُس کے ہاتھ اور اختیار میں ہے ۱۲

أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ

تمہارے اہل (وعیال) میں داخل نہیں (کیونکہ) اس کے عمل اچھے نہیں تو جس چیز کی حقیقۃ الحال تم کو معلوم نہیں ہم سے اس کی درخواست نہ کرو

إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي

ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو ف۱ (نوح نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں

أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَ

(ایسی جرأت سے) تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقۃ الحال مجھے معلوم نہیں اس کی تجھ سے درخواست کروں اور اگر تو میرا قصور نہیں معاف

تَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا

مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں بالکل برباد ہو جاؤں گا (جب طوفان ہٹ گیا تو نوح کو) حکم دیا گیا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی

وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ

اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو اور (وہ برکتیں) تمہارے شامل حال رہیں گی اور ان لوگوں کے جو تمہارے ساتھ ہیں اور (تم لوگوں میں سے آگے چل کر کچھ اور

يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا

(ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آخرت میں) ہماری طرف سے عذاب دردناک پہنچے گا اے پیغمبر یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو وحی کے ذریعے سے ہم

إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ

تم کو پہنچاتے ہیں اس (قرآن کے نازل ہونے) سے پہلے نہ تو تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم کے لوگ تو تم صبر کرو ف۲

إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ

(اور سمجھے رہو) پرہیزگاروں کا انجام بخیر ہی اور عاد کی طرف ہم نے انہیں کے (ہم قوم) بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انہوں نے (اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھایا کہ

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا

بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (اور خدا کے ساتھ جو شریک کرتے ہو تو یہ) تم نری

مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ

بہتان بندیاں کرتے ہو بھائیو! اس سمجھانے کے عوض میں میں تم سے کوئی مزدوری تو مانگتا نہیں میری مزدوری

ف۱

جس طرح تمام دنیا کے باپوں کو اپنی اولاد کی محبت ہوتی ہے اور باپ اولاد کے قصور کو ہمیشہ محبت کی وجہ سے ہلکا سمجھا کرتا ہے یا اس کی خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے یہی حال نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ تھا کہ آخر تک اس کی نجات کی دعا کرتے رہے خدا نے ان کو متنبہ کر دیا کہ تم اس کے اعمال کے منصف نہیں ہو سکتے اور نہ تم کو اس کے انجام کی خبر ہے کہ اس کو نجات دی جائے تو یہ کیسے کیسے فسادات برپا کرے گا۔ تو جو چیز ظاہر میں تم کو بھلی لگتی ہے اس کا انجام خراب ہے ۱۲

ف۲

یعنی یہ خبریں ہی قرآن کے کتاب اللہ ہونے کی دلیل ہیں اس پر بھی کفار کہ جھٹلائے چلے جائیں تو ان کی ایذاؤں پر صبر کرو ۱۲

ع

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

تو اسی کے ذمے ہے جس نے مجھکو پیدا کیا۔ تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور بھائیو اپنے پروردگار سے (اپنے قصوروں کی) معافی مانگو

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ

پھر آگے کو اُس کی جناب میں توبہ کرو کہ وہ تم پر (اس کے صلے میں) خوب برستے ہوئے بادل بھیجے گا اور تمھارے

قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

بل بوتے (میں برکت دیکر اُس) کو اور بڑھادے گا اور سرکشی کرکے (اس سے) انحراف نہ کرو وہ لگے کہنے کہ ہود! تو ہمارے پاس

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

کوئی دلیل تو لے کر آیا نہیں اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر

بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾ إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ

ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو بس یہی کہتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے (کہ تم ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو)

قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

ہود نے جواب دیا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم (دوسرے دوسرے) شریک بنا رہے ہو میں اُن سے (بالکل) بیزار ہوں

مِنْ دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ

تو تم سب ملکر میرے ساتھ اپنی بدی کر چلو اور مجھکو مہلت ندو میں تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں

عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

کہ وہ میرا (بھی) پروردگار (ہے) اور تمھارا (بھی) پروردگار (ہے) جتنے جاندار ہیں سب ہی کی تو چوٹی اُس کے ہاتھ میں ہے

إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

بیشک میرا پروردگار (عدل و انصاف کے) سیدھے رستے پر ہے۔ اس پر بھی اگر تم لوگ (اُس سے) پھرے رہو تو

أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

جو حکم دے کر میں تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تو میں تم کو پہونچا چکا اور میرا پروردگار

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾

تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو تمہاری جگہ لا کھڑا کرے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا پروردگار ہر چیز کا نگران (حال) ہے

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ

اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی

مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ

اور ان (سب) کو عذاب سخت سے بچا لیا اور یہ وہی قوم عاد کے لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے حکموں سے انکار کیا

رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَ

اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت گیر دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور

أُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا

اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی دیکھو (قوم) عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی (جس کی ان کو

رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

دیکھو عاد جو ہود کی قوم کے لوگ تھے (خدا کے ہاں سے) دھتکارے گئے۔ اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے (ہم قوم) بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا

قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم

تو انھوں نے (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا

زمین (کی مٹی) سے بنا کھڑا کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اسی سے (گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ)

إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ

اسی کی جناب میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی سنتا اور) دعا قبول کرتا ہے وہ کہنے لگے کہ صالح!

فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

اس سے پہلے تو ہم لوگوں میں تم سے (بڑی بڑی) امیدیں کی جاتی تھیں (کہ تم ہر طرح ہمارا ساتھ دو گے سو کیا تم ہم کو ان (معبودوں)

ع ٥ ۱۱ ٥

آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ

ہمارے باپ (دادا) پوجتے چلے آئے ہیں اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اُس کی نسبت (بڑے) شک میں (پڑے) ہیں جس نے (ہم کو سخت)

يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ

کہ بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور اُس نے مجھ پر اپنا کرم کیا ہو

رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي

پھر اگر میں اُسی کی نافرمانی کرنے لگوں تو ایسا کون ہے جو خدا کے مقابلے میں میری مدد کو کھڑا ہو تو (ایسی صلاح میں) اُلٹا میرا اور نقصان ہی کر رہے ہو

غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا

اور بھائیو! یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمہارے لئے (میری رسالت کی) ایک نشانی ہے تو اُس کو (اُسی کے حال پر) چھوڑ رہنے دو

تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ

کہ خدا کی زمین میں سے (جہاں چاہے) کھاتی پھرے اور اس کو کسی طرح کی ایذا نہ پہنچانا ورنہ فوراً ہی تم کو عذاب آ لے گا

قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

(اتنے سمجھانے پر بھی) تو لوگوں نے اُس اونٹنی کے کوچے کاٹ ڈالے تو (صالح نے) کہا (اچھا) تین دن اپنے گھروں میں (اور) رس بس لو

ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا

(پھر تم پر عذاب آئے ہی گا) یہ (خدا کا) وعدہ ہے جو (ہرگز) خلاف نہ ہوگا تو جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے

صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ

صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور اُس دن کی رسوائی سے (بچا لیا)

يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ

(اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بیشک وہی زبردست (اور) غالب ہے اور جن لوگوں نے

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾ كَأَن

زیادتی کی تھی اُن کو بڑی زور کی آواز نے آ لیا تو اپنے گھروں میں (بیٹھے کے) بیٹھے رہ گئے (اور ایسے مٹ گئے) گویا

لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا۟ كَفَرُوا۟ رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾

ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے دیکھو! ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور اپنی سزا کو پہنچے) دیکھو! ثمود (خدا کے ہاں سے) دھتکارے گئے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ

اور (جب) ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے ف۱ (تو) سلام کہا۔ انہوں نے (جواب میں) سلام کہا ابراہیم نے سلام کا جواب دیا

فَمَا لَبِثَ أَن جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا

پھر ابراہیم نے بلا توقف بچھڑا (یعنی اس کا بھنا ہوا گوشت) ان کے سامنے لا موجود کیا پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ تو

تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ

کھانے کی طرف اٹھتے ہی نہیں تو ان سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ان سے ڈرے ف۲ وہ بولے کہ آپ کسی طرح کا خوف نہ کیجیے

إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ

ہم تو (فرشتے ہیں) قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ ان کو ان کی بدکرداریوں کی سزا دیں) اور (اس گفتگو کے وقت) ابراہیم کی بی بی

فَبَشَّرْنَٰهَا بِإِسْحَٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَٰقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ

تو ہم نے ان کو (انہیں فرشتوں کے ذریعے سے) اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی

يَٰوَيْلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ وَأَنَا۠ عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِى شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ

ہائے میری کم بختی کیا (اس عمر میں میرے اولاد ہوگی اور میں تو بڑھیا ہوں اور یہ (جو) میرے شوہر ہیں (یہ بھی) بوڑھے

عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۖ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ

عجیب بات ہے فرشتے بولے کہ تم خدا کی قدرت سے (یہ امر کچھ) عجیب معلوم ہوتا ہے؟ اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل) ہوں

عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا

بیشک خدا سزاوار حمد (وثنا) (اور اپنے بندوں پر) بڑا ہی کرم کرنے والا ہے پھر جب

ذَهَبَ عَنْ إِبْرَٰهِيمَ ٱلرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ ٱلْبُشْرَىٰ يُجَٰدِلُنَا

ابراہیم (کے دل) سے خوف دور ہوا اور ان کو (اولاد کی) خوشخبری بھی ملی (تو) قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے

ف۱ اِس خوشخبری کا بیان آگے آتا ہے ۱۲

ف۲ ٹھگوں کا دستور سنا جاتا ہے کہ جس کا نمک چکھ لیتے ہیں اُس کے ساتھ دغا نہیں کرتے اور جس کے ساتھ دغا کرنی ہوتی ہے اُس کا نمک نہیں چکھتے حضرت ابراہیم کو نہ کھانے کی وجہ سے فرشتوں کی نسبت اسی طرح کا خدشہ ہوا ہوگا سو فرشتوں نے حضرت ابراہیم کا اطمینان کر دیا کہ ہمارے نہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ ہم فرشتے ہیں ۱۲

فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ﴿٧٥﴾

بیشک ابراہیم بڑے بُردبار بڑے نرم دل (ہر بات میں) خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَ

(ہم نے فرمایا کہ) ابراہیم اس خیال کو چھوڑ دو تمہارے پروردگار کا (جو) حکم (تھا وہ) آپہنچا اور

إِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ

ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو (کسی طرح) ٹل نہیں سکتا اور جب

رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا

ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کا آنا ان کو بُرا لگا اور ان (کے آنے) کی وجہ سے تنگدل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن

يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَ

تو بڑی مصیبت کا دن ہے اور لوط کی قوم کے لوگ (لڑکوں کا آنا سن کر ارادہ بد سے) دوڑے ہوئے لوط کے پاس آئے اور

مِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ

یہ لوگ پہلے سے بُرے کام کیا ہی کرتے تھے لوط نے (جو ان لوگوں کو آتے دیکھا تو) لگے کہنے بھائیو! یہ

بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ

میری بیٹیاں (موجود) ہیں (ان سے نکاح کر لو) یہ تمہارے لئے (حلال اور) پاکیزہ تر ہیں تو (ان لڑکوں کی طرف نظر نہ کرو اور) خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے

میں میری آبرو نہ کھوؤ

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں انھوں نے جواب دیا کہ تم کو تو معلوم ہے کہ ہم کو

فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ

تمہاری بیٹیوں سے کسی طرح کا سروکار نہیں اور ہمارے ارادے سے بھی تم بخوبی واقف ہو لوط بولے کہ اے کاش (آج)

أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا

مجھ کو تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ پاتا بولے

ف ١ اس لئے کہ فرشتے لڑکوں کی شکل بن کر گئے تھے ١٢

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

کہ لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہونچ پائیں گے تم اپنے اہل (وعیال) کو لے کر

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ

کچھ رات رہے سے نکل بھاگو اور (پھر) تم میں سے کوئی مڑ کر بھی اِدھر کو نہ دیکھے مگر تمہاری بی بی

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ

کہ (وہ پیچھے رہنے کی) نہیں اور (جو عذاب) ان لوگوں پر نازل ہونے والا ہے وہ اس پر بھی ضرور نازل ہوگا اب انکے عذاب کا وقت مقرر صبح ہو گیا

الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

صبح کا وقت قریب نہیں؟ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو (اے پیغمبر) ہم نے (الٹ کر) اس (بستی) کے اوپر کے حصے کو

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾

اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر برسائے سجے ہوئے کھڑنجے کے پتھر

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں نشان کیا ہوا تھا کہ (اس قوم پر برسیں گے) اور یہ جگہ ان ظالموں (یعنی کفار مکہ) سے (کچھ ایسی) دور

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اور مدین کی طرف ہم نے انکے (ہم قوم) بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے ان سے کہا بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ

اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تم کو خوش حال دیکھتا ہوں (تو تم کو ماپ تول میں کمی کرنے کی کیا ضرورت)

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اور (اس پر بھی اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو) مجکو تمہاری نسبت (بڑا ہی) ڈر لگ رہا ہے کہ ایک (نہ ایک) دن (ایسا) عذاب آ نازل ہوگا

مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

کہ (تم سب کو) گھیرے گا اور بھائیو! ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو

ع ۱۵ ۷

ف تو چاہیے کہ اسی کے حال سے عبرت پکڑیں ۱۲

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ کا دیا جو کچھ (تجارت میں) بچ رہے تمھارے لیے (وہی) اچھا ہے

وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ

اور میں تمھارا نگہبان تو ہوں نہیں (کہ ہر ایک کی ماپ تول دیکھتا پھرا کروں) وہ لگے کہنے کہ شعیب! کیا تمھاری نماز

تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا

تم سے متقاضی ہے کہ جن (بتوں) کو ہمارے باپ دادے پوجتے آئے ہم اُن کو چھوڑ بیٹھیں یا اپنے مال میں جس طرح کا تصرف

مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ

النصف

ہم (کرنا) چاہیں نہ کریں۔ ہاں جی ہاں تم ہی تو (لوگوں پر) بڑے ترس کھانے والے (اور) راستباز رہ گئے ہو شعیب نے کہا کہ بھائیو!

أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ

بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور وہ مجکو اپنے فضل سے

رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا

عمدہ (یعنی حق حلال) روزی دیتا ہے (تو کیا اس طریقے کو چھوڑ کر تمھاری طرح حرام کی کمائی کھانے لگوں) اور میں ہرگز نہیں چاہتا

أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ

کہ جس کام کے کرنے سے تم کو منع کرتا ہوں تمھارے برعکس آپ اُس کو کرنے لگوں میں تو اپنے حتی المقدور

مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ

(لوگوں میں) سازگاری چاہتا ہوں اور بس، اور (اس ارادے میں) میرا کامیاب ہونا تو بس خدا ہی (کی تائید) سے ہو سکتا ہے

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

میں تو اُسی پر بھروسہ رکھتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور بھائیو! میری ضد میں آ کر کہیں ایسا جرم نہ کر بیٹھنا

شِقَاقِيٓ أَن يُصِيبَكُم مِّثۡلُ مَآ أَصَابَ قَوۡمَ نُوحٍ أَوۡ قَوۡمَ
(اُس جرم کی پاداش میں) کہ جیسی مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہو چکی ہے

هُودٍ أَوۡ قَوۡمَ صَٰلِحٖۚ وَمَا قَوۡمُ لُوطٖ مِّنكُم بِبَعِيدٖ ﴿٨٩﴾ وَ
ویسی ہی مصیبت تم پر بھی آ نازل ہو اور قوم لوط (کے کھنڈر) بھی تم سے (کچھ ایسے) دور نہیں (انھیں کو دیکھ کر عبرت پکڑ سکتے ہو) اور

ٱسۡتَغۡفِرُواْ رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوبُوٓاْ إِلَيۡهِۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٞ
اپنے پروردگار سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہو پھر (آیندہ کے لئے) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار مہربان

وَدُودٞ ﴿٩٠﴾ قَالُواْ يَٰشُعَيۡبُ مَا نَفۡقَهُ كَثِيرٗا مِّمَّا تَقُولُ
(اور) بڑا محبت کرنے والا ہے وہ کہنے لگے کہ شعیب! جو باتیں تم کہتے ہو اُن میں سے اکثر تو ہماری سمجھ میں آتی نہیں

وَإِنَّا لَنَرَىٰكَ فِينَا ضَعِيفٗاۖ وَلَوۡلَا رَهۡطُكَ لَرَجَمۡنَٰكَۖ
علاوہ بریں ہم تم کو اپنے (لوگوں میں) بہت کمزور پاتے ہیں اور اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے

وَمَآ أَنتَ عَلَيۡنَا بِعَزِيزٖ ﴿٩١﴾ قَالَ يَٰقَوۡمِ أَرَهۡطِيٓ أَعَزُّ
اور (برادری کے سوا) ہم پر کسی طرح کا تمہارا دباؤ نہیں۔ (شعیب نے) جواب دیا کہ بھائیو! کیا اللہ سے بڑھ کر

عَلَيۡكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَٱتَّخَذۡتُمُوهُ وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّاۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعۡمَلُونَ
تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا اور تم نے خدا کو اپنے پس پشت ڈال دیا بیشک جو تم کرتے ہو (سب) میرے پروردگار کے

مُحِيطٞ ﴿٩٢﴾ وَيَٰقَوۡمِ ٱعۡمَلُواْ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمۡ إِنِّي عَٰمِلٞۖ سَوۡفَ
احاطۂ (علم) میں ہے اور بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کرتا ہوں چند روز بعد

تَعۡلَمُونَ مَن يَأۡتِيهِ عَذَابٞ يُخۡزِيهِ وَمَنۡ هُوَ كَٰذِبٞۖ
تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اُس کو (سب کی نظروں میں) فضیحت کرے گا اور کون جھوٹا ہے

وَٱرۡتَقِبُوٓاْ إِنِّي مَعَكُمۡ رَقِيبٞ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ أَمۡرُنَا
اور (اُس وقت کے تم بھی) منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا

نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ

تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

جو لوگ نافرمانی کیا کرتے تھے اُن کو آوازِ سخت (کے عذاب) نے آ پکڑا تو (جیسے) اپنے گھروں میں (بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے کے بیٹھے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع ۱۲ ۸

(اور ایسے مٹے کہ) گویا اُن میں کبھی بسے ہی نہ تھے (لوگو!) سن رکھو کہ جیسے ثمود خدا کے ہاں سے دھتکارے گئے تھے مدین بھی دھتکارے گئے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى

اور ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں اور دلیل واضح کے ساتھ

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

(پیغمبر بنا کر) بھیجا تو لوگ فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ

کچھ راہ کی (بات) تو تھی نہیں قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اُن کو دوزخ میں لے جا داخل کرے گا

وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً

اور (بہت ہی) بُرا گھاٹ ہے جس پر (یہ لوگ) جا اُترے اِس دنیا میں بھی لعنت اُن کے پیچھے لگا دی گئی

وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

اور قیامت کے دن بھی۔ اور (بہت ہی) بُرا انعام ہے جو (ان کو) دیا گیا (اے پیغمبر) یہ

الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

(چند) بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں تو اُن میں سے بعض تو اس وقت تک قائم ہیں اور بعض اُجڑ پجڑ گئیں

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ

اور ہم نے اِن لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا بلکہ اُنھوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) اپنے اُوپر آپ ظلم کیا تو

عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا

جب تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آیا تو خدا کے سوا جن معبودوں کو وہ لوگ (وقت پڑنے پر) پکارا کرتے تھے (اب) وہ ان کے

جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ

کچھ بھی کام نہ آئے بلکہ (واسطے) اور ان کی تباہی کے باعث ہوئے ف۱ اور (اے پیغمبر)

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ

جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمہارے پروردگار کو ان کا پکڑنا منظور ہوتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے بیشک اس کی پکڑ

اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ

بڑی دردناک (اور) بڑی سخت ہے۔ ان (واقعات) میں اس شخص کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرے ایک عبرت ہے

الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾

روزِ آخرت وہ دن ہوگا جب کہ سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور روزِ آخرت وہ دن ہوگا جب کہ (سب ہمارے حضور میں) حاضر کئے جائیں گے

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ

اور ہم صرف وقت مقرر تک اس (کے آنے) کو ملتوی کئے ہوئے ہیں جب وہ دن آ پہنچے گا تو بے حکم خدا

نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا

کوئی شخص بات تک بھی نہیں کر سکے گا پھر (اس وقت لوگ دو قسم کے ہوں گے) بعض بدبخت اور بعض نیک بخت تو

الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ ۙ

جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے (اور) وہیں پڑے چلاتے اور دھاڑتے ہوں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

(اور) جب تک آسمان و زمین (قائم) ہیں ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے ف۲ مگر (اے پیغمبر)

مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا

جس کو تمہارا پروردگار (نجات دینا) چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور

ف۱ کہ ان ہی کی پرستش کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا ۱۲

ف۲ "جب تک آسمان و زمین قائم ہیں" یہ دنیا کے خیال کے مطابق فرما دیا ہے اور مراد اس سے ہمیشگی ۱۲

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

جو لوگ نیک بخت ہیں تو (وہ) بہشت میں ہوں گے اور جب تک آسمان و زمین (قائم) ہیں (شروع سے) برابر اسی میں رہیں گے

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

مگر جس کو خدا چاہے (سزا دے کر بعد جنت میں داخل کرے) یہ جنت خدا کی دین ہے جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ

تو (ای پیغمبر) یہ مشرکین جو (بتوں کی) پرستش کرتے ہیں اُس کے بارے میں تم کسی طرح کے شبہے میں نہ پڑنا (ف ۱) جیسے پرستش بے سمجھے بوجھے

اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ

(ان سے) پہلے ان کے باپ دادے کرتے آئے ہیں ویسی ہی پرستش (بے سمجھے بوجھے) یہ لوگ بھی کرتے ہیں اور ہم (قیامت کے دن عذاب میں سے)

نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

ان کا حصہ ان کو بے کم و کاست پورا پورا پہنچا دیں گے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی تھی

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

تو لوگ لگے اُس میں اختلاف کرنے اور (ای پیغمبر) اگر تمھارا پروردگار ایک بات پہلے نہ فرما چکا ہوتا کہ قیامت ہی میں قطعی فیصلہ ہوگا

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

تو لوگوں میں (ان کے اختلافات کا کبھی کا) فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یہ لوگ (یعنی کفار مکہ بھی) قرآن کی طرف سے ایسے شک میں (پڑے) ہیں جس نے ان کو حیران کر رکھا ہے

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

اور تمھارا پروردگار (ان) سب کو ان کے اعمال کا بدلہ ضرور پورا پورا دے کر رہے گا (کیونکہ)

بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ

جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اُس کو سب خبر ہے تو (ای پیغمبر) جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ (شرک و کفر سے)

تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

توبہ کر کے تمھارے ساتھ ہو لیے ہیں (وہ سب دین پر) قائم رہو اور حد (اعتدال) سے نہ بڑھو بیشک جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا دیکھ رہا ہے

ع ۹ / ۱۴ / ۹

ف ۱ یعنی بتقاضائے بشریت تم کو یہ وا ہمہ گزرے کہ اس کثرت سے بت پرستی ہو رہی ہے استنے لوگوں نے یک غلط بات پر کیوں کر اجماع کر لیا ہوگا آگے خدا نے سمجھا دیا کہ یہ سب لوگ بھیڑیا چال کے طور پر ایک دوسرے کی اندھی تقلید کرتے چلے آئے ہیں ۱۲

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ

اور جن لوگوں نے (ہماری) نافرمانی کی اُن کی طرف کو جھکنا بھی نہیں ورنہ (دوزخ کی) آگ تم کو آ لگے گی اور

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ

خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار تو ہی نہیں تو (نافرمانیوں کی طرف جھکنے کی صورت میں اُس کی طرف سے بھی) تم کو مدد نہیں ملے گی

الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

دن کے دونوں سرے (یعنی صبح اور شام) اور اوائل شب نماز پڑھا کرو (کیونکہ) نیکیاں

يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰي لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج

گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جو لوگ ذکر (الہٰی) کرنے والے ہیں اُن کے حق میں یہ (ایک طرح کی) یاد دہانی ہے

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا

اور (اے پیغمبر عبادت کی تکلیف کو خوشی کے ساتھ) برداشت کرو (کیونکہ) اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیتا تو

كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ

جو اُمتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن میں (خلقت کی اتنی) خیر خواہی کرنے والے بھی کیوں نہ ہوئے

يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ

کہ (لوگوں کو) ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے (سو ایسے لوگ تھے تو سہی) مگر تھوڑے (اور یہ وہی لوگ تھے) جن کو

اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا

ہم نے (عذاب سے) بچا لیا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو اُن ہی (دنیاوی لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے ہیں جو اُن کو دی گئی تھیں

فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ

اور یہ لوگ کچھ تھے ہی بدکردار اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار ایسا (بے انصاف) نہیں ہے کہ

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ

بستیوں کو ناحق ہلاک کر مارے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا

لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾

تو لوگوں کو ایک ہی اُمّت کا کر دیتا لیکن لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف کرتے رہیں گے۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

مگر جس پر تمہارا پروردگار فضل کرے۔ اور اسی لئے تو اُن کو پیدا کیا ہے اور (اسی اختلاف سے تو)

رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١١٩﴾

تمہارے پروردگار کا (وہ) فرمودہ پورا ہو کر رہے گا کہ ہم (کیا) جنات اور (کیا) بنی آدم سب سے دوزخ بھر دیں گے

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ

اور (اے پیغمبر) دوسرے پیغمبروں کے جتنے قصّے ہم تم سے بیان کرتے ہیں اُن کے ذریعے سے ہم تمہارے دل کی ڈھارس بندھاتے ہیں

وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰي لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾

اور ان قصّوں کے ضمن میں (ایک تو) جو حق بات (تھی وہ) تمہارے پاس پہنچی اور (اس کے علاوہ اُن میں) مسلمانوں کے لئے نصیحت اور یاد دہانی

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾

اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کرو ہم (اپنی جگہ) عمل کرتے ہیں

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور تم بھی (خدا کے حکم کے) منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں اور آسمانوں اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ ہی کو ہے

وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ

اور ہر ایک کام (کا دارومدار) آخر کار اُسی پر جا کر ٹھہرتا ہے تو (اے پیغمبر) اُسی کی عبادت کرو اور

تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اُسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو تمہارا پروردگار اُس سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْحِجْرِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

الٓر۔ یہ (سورت) کتاب (یعنی قرآن) کی چند آیتیں ہیں اور یہ اس کے تمام مطالب (صاف اور واضح) ہیں ہم نے اس قرآن کو

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

تاکہ تم (بخوبی) سمجھ سکو (اے پیغمبر) ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے یہ سورت بھیج کر تم کو

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ق صلے وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ

ایک بہتر سے بہتر قصہ سناتے ہیں اور تم اس (سورت کے نازل ہونے) سے پہلے (ان باتوں سے)

لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ

یقیناً بے خبر تھے ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ (یعقوبؑ) سے کہا کہ ابا جان! میں نے

اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾

گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے دیکھتا کیا ہوں کہ یہ سب مجھکو سجدہ کر رہے ہیں

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ

(یعقوب نے) کہا کہ بیٹا! تم اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ کہہ بیٹھنا کہ (وہ سن پائیں گے تو) تجھکو کسی نہ کسی آفت میں پھنسانے کی تدبیریں

كَيْدًا ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾

کرنے لگیں گے شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے (وہ ان کو بے بہکائے نہیں رہے گا)

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

اور (جیسا تو نے خواب میں دیکھا ہے) ایسا ہی (ہوگا کہ) تیرا پروردگار تجھکو (میری نسل میں) برگزیدہ کرے گا اور تجھ کو (خواب کی) باتوں کی

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا

اور جس طرح پہلے خدا نے اپنی نعمت تیرے دادے پردادے

أَتَمَّهَا عَلَىٰٓ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْحٰقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ

اسحٰق اور ابراہیم پر پوری کی تھی اِسی طرح تجھ پر اور یعقوب کی نسل پر پوری کرے گا البتہ تیرا پروردگار

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦﴾ لَّقَدْ كَانَ فِى يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِۦٓ

(سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر یہود) جو تم سے امتحاناً بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ دریافت

ءَايٰتٌ لِّلسَّآئِلِينَ ﴿٧﴾ إِذْ قَالُوا۟ لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ

(خدا کی قدرت کی) البتہ (بہت سی) نشانیاں ہیں کہ جب یوسف کے (بے ماں) بھائیوں نے (آپس میں) کہا باوجودیکہ ہم (حقیقی) بھائی

إِلَىٰٓ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِى ضَلٰلٍ

ہمارے والد کو ہم سے البتہ بہت ہی زیادہ عزیز ہیں کچھ شک نہیں کہ والد صاحب صریح غلطی میں ہیں

مُّبِينٍ ﴿٨﴾ ٱقْتُلُوا۟ يُوسُفَ أَوِ ٱطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ

(تو یا تو) یوسف کو مار ڈالو یا اُس کو کسی جگہ (جا کر) پھینک آؤ تو والد صاحب کا رُخ صرف

وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا۟ مِنۢ بَعْدِهِۦ قَوْمًا صٰلِحِينَ ﴿٩﴾

تمھاری ہی طرف رہے گا اور اُس کے بعد سے تم لوگوں کے سب کام ٹھیک ہو جائیں گے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا۟ يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِى

اُن میں سے ایک کہنے والا بول اُٹھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں

غَيٰبَتِ ٱلْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ ٱلسَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ

تم کو (ایسا ہی) کرنا ہے تو اُس کو (لے جا کر) کسی اندھے کوئیں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا اُس کو نکال لے گا

فٰعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا۟ يٰٓأَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَ۫نَّا عَلَىٰ يُوسُفَ

(تب سب نے (مل کر یعقوب سے) کہا کہ ابا جان! اِس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

وَإِنَّا لَهُۥ لَنٰصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ

حالانکہ ہم تو اُس کے (دلی) خیر خواہ ہیں کل تو اُس کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ (جنگل کی پھل پھلاری) کھائے

ع

ف۱ حضرت یوسف علیہ السلام کا نسب نامہ ایک حدیث میں یوں مذکور ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم اسی ترتیب کے لحاظ سے دادے پردادے کا محاورہ تھا چاہیے سے بنیہ ہم نے اسحاق علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام پر ترتیب میں مقدم رکھا ۱۲

وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ

اور (ذرا) کھیلے کودے اور ہم اس کی حفاظت کے ذمے دار ہیں ف۱ (یعقوب نے) کہا کہ تمہارا اس کو لیجانا تو

تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ

مجھ پر شاق گزرتا ہے اور میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ (ایسا نہ ہو) کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اس کو بھیڑیا کھا جائے

غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

وہ کہنے لگے کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم اتنے سارے ہیں

إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ

تو اس صورت میں ہم نکمے ہی ٹھہرے آخر کار جب یہ لوگ (یعقوبؑ کی اجازت سے) یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ

يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

اس کو کسی اندھے کوئیں میں ڈال دیں (تو جیسا ٹھہرا تھا ویسا ہی کیا) اور (اسی وقت) ہم نے یوسف کی طرف وحی بھیجی کہ (تنگدل نہ ہو) ایک دن

بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ

ان کی اس بدسلوکی سے تم ان کو متنبہ کرو گے اور وہ تم کو جانیں (پہچانیں) گے بھی نہیں غرض یہ لوگ (یوسف کو کوئیں میں گرا)

عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

رات کے وقت روتے ہوئے باپ پاس آئے (اور) لگے کہنے کہ ابا جان! ہم تو جا کر کبڈی کھیلنے لگے ف۲ اور

يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ

یوسف کو ہم نے اپنے اسباب پاس چھوڑ دیا۔ اتنے میں بھیڑیا (آ کر) اس کو کھا گیا اور ہم سچ ہی کیوں نہ کہتے ہوں تاہم آپ کو تو

بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ

ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں اور یوسف کے کرتے پر

بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا

جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے یعقوب نے (ان کا بیان سن کر اور خون آلود کرتہ دیکھ کر) کہا کہ (یوسف کو بھیڑیے نے تو نہیں کھایا) بلکہ تم نے اپنے

ف۱
حضرت یوسف کے بھائی بکریاں جنگل میں چرانے کو لیجایا کرتے تھے ۱۲

ف۲
نستبق نکلا ہے استباق سے جس کے لغوی معنے ہیں کئی آدمیوں کا اس طرح پر دوڑنا کہ دیکھیں کون آگے نکلے چونکہ ایک طرح کا استباق کبڈی میں بھی ہوتا ہے اس لئے ہم نے اپنے محاورے کے مطابق کبڈی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

الثلثة

الثلثة

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَ

خیر صبر و شکر ف١ اور جو حال تم بیان کرتے ہو خدا ہی مدد کرے کہ اس کا پردہ فاش ہو اور

جَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ

(اتفاق سے) ایک قافلہ (اس جگہ) آوارد ہوا اور انھوں نے اپنے سقے کو (پانی لانے کے لئے) بھیجا جوں اُس نے اپنا ڈول لٹکایا دیوسف اُس میں

يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا

آہا یہ تو لڑکا ہے اور قافلے والوں نے یوسف کو مال تجارت قرار دے کر چھپا رکھا اور (ان لوگوں نے تو جانا کہ کسی کو خبر نہیں مگر یوسف کے اخفائے حال کی)

يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَ

اللہ کو خوب معلوم تھیں (اتنے میں تو بھائیوں کو یوسف کی خبر لگی اور اُنھوں نے اُس کو اپنا غلام بنا کر بیچا) اور قافلے والوں نے کم داموں یعنی چند درہم کے

كَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ

ع ٢ / ١٤ / ١٢

وہ یوسف کی خریداری پر (دل سے) راغب بھی نہ تھے اور (آخر کار) مصر کے لوگوں میں سے جس شخص نے یوسف کو (قافلے والوں سے) مول لیا اُس نے

مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

اپنی عورت سے کہا کہ اس کو اچھی طرح رکھو عجب نہیں (اپنی خدمت سے) ہم کو فائدہ پونہچائے یا (شاید) اس کو ہم

وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ

(اپنا) بیٹا ہی بنالیں۔ اور یوں ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی ف٢ اور (اصلی مقصود یہ تھا کہ ہم ان کو

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

خواب کی باتوں کی تعبیر دینی سکھائیں ف٣ اور اللہ اپنے ارادے (کے نافذ کرنے) پر قادر ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ

(اس راز کو) نہیں جانتے اور جب یوسف اپنی جوانی کو پونہچے ہم نے اُن کو دانائی اور فضیلت علم عطا فرمائی اور

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ

ہم نیکوکاروں کو اسی طرح (اُن کی نیکی کا) بدلہ دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف تھے اُس نے اُن سے اپنا ناجائز مطلب حاصل کرنا چاہا

ف١
جمیل کے لفظی معنی ہیں اچھا اور نیک اور محمود یعنی وہ صبر جو شرعاً محمود ہو اور جس میں رضا و تسلیم کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہمارے محاورے میں اس مطلب کو صبر و شکر سے ادا کرتے ہیں اور جب صبر کے ساتھ شکر کا شمول ہوا تو اُس صبر کے محمود ہونے میں کیا کلام ہے ١٢

ف٢
شروع سورت میں جو مذکور ہوا تھا کہ یہود نے پیغمبر صاحب سے امتحاناً بنی اسرائیل کے ملک مصر میں آباد ہونے کی وجہ دریافت کی تھی یہ اُس کا جواب ہوا ١٢

ف٣
یعنی یوسف دربار شاہی میں پرورش پائیں اور ہر طرح کے معاملات اُن کی نظر سے گزریں اور اس طریقے سے اُن کو خواب کی تعبیر بھی سکھائیں ١٢

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

اور دروازے بند کر دیے اور کہا کہ لو آؤ (یوسف نے) کہا معاذ اللہ تمہارا شوہر

رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

میرا آقا ہے اس نے مجھ کو اچھی طرح سے رکھا ہے (میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا) کیونکہ ایسے ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ہوتی اور

هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ

(عورت) تو یوسف کے ساتھ ارادہ (بد) کر ہی چکی تھی اور یوسف کو اپنے پروردگار کی (طرف کی) دلیل (کہ وہ میرا آقا ہے الخ) اس وقت سوجھ گئی ہوتی تو وہ

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَاۗءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾

(ہم نے یوسف کو) ثابت قدم رکھا تاکہ ہم بدکاری اور بے حیائی (کے کام) کو ان سے دور رکھیں کچھ شک نہیں کہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا

اور دونوں بھاگا بھاگ دروازے پر پہنچے اور عورت نے (بھاگتے کو پکڑنا چاہا تو) پیچھے سے یوسف کا کرتا پھاڑ دیا اور دونوں نے

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ

عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا (وہ شوہر سے پیش بندی کے طور پر) بولی کہ جو شخص تیری بی بی کے ساتھ

سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ

بدکاری کا ارادہ کرے بس اس کی یہی سزا ہے کہ (یا تو) اس کو قید کر دیا جائے یا کوئی اور دردناک سزا (دی جائے) یوسف نے کہا کہ یہ عورت خود مجھ سے

عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

اور اس (عورت) کے کنبے والوں میں سے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ یوسف کا کرتہ (دیکھا جائے) اگر

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ

آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا اور اگر

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا

اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ف۱ تو جب (عورت کے شوہر نے)

ف۱ ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ یہ تدبیر بتانے والا خود زلیخا کا ماموں زاد بھائی تھا شیر خوار اور وہ خلاف عادت خدا کی قدرت سے بول پڑا تھا

قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾

یوسف کے کرتے کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو اس نے (اپنی بی بی سے) کہا کہ یہ بھی تم عورتوں کے چلتر ہیں کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ

(اور یوسف کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ) یوسف اس بات کو جانے دو۔ اور (اے عورت) تو اپنے قصور کی معافی مانگ کیونکہ سرتاسر تیری ہی

مِنَ الْخَاطِئِينَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ

خطا ہے اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز مصر کی عورت اپنے غلام سے

فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾

مطلب ناجائز حاصل کرنے کے درپے ہے غلام کا عشق اس کے دل میں جگہ کر گیا ہے ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی میں ہے

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ

تو جب (عزیز مصر کی) عورت نے ان (عورتوں) کے طعنے مینے سنے ان کو (اپنے ہاں) بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک محفل کی تیاری کی

مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ

اور (پھل تراش تراش کر کھانے کے لئے) ایک ایک چھری ان میں سے ہر ایک کے حوالے کی اور (عین وقت پر یوسف سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ اور ذرا

فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

پھر جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان پر یوسف (کے حسن و جمال) کی ایسی دھاک بیٹھی کہ انہوں نے (بیخود ہو کر پھلوں کو کاٹتے کاٹتے) اپنے

ہاتھ کاٹ لئے اور بے ساختہ بول اٹھیں کہ سبحان اللہ

مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ

یہ بشر تو نہیں ہو نہ ہو یہ ایک معزز فرشتہ ہے ف (عزیز مصر کی عورت) بولی کہ بس یہی تو ہے

الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ

جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کیا کرتی تھیں اور بیشک میں نے اس سے مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا

وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ﴿٣٢﴾

اور جس کام (کے کرنے) کو میں اسے کہتی ہوں اگر اس کو نہیں کرے گا تو ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور بے عزت بھی ہوگا

ع ۳ / ۹ / ۱۳

ف حاش للہ عربی کے اعتبار سے تو سبحان اللہ کا ہم معنی ہے اور بمواقع استعمال اردو میں بعد اجدا ہیں حاش للہ میں زور زیادہ تر ... کی طرح اب ایسے موقع پر حاش للہ بولتے ہیں جس میں ایک شائبہ مسیم کا بھی پایا جاتا ہے ۱۲

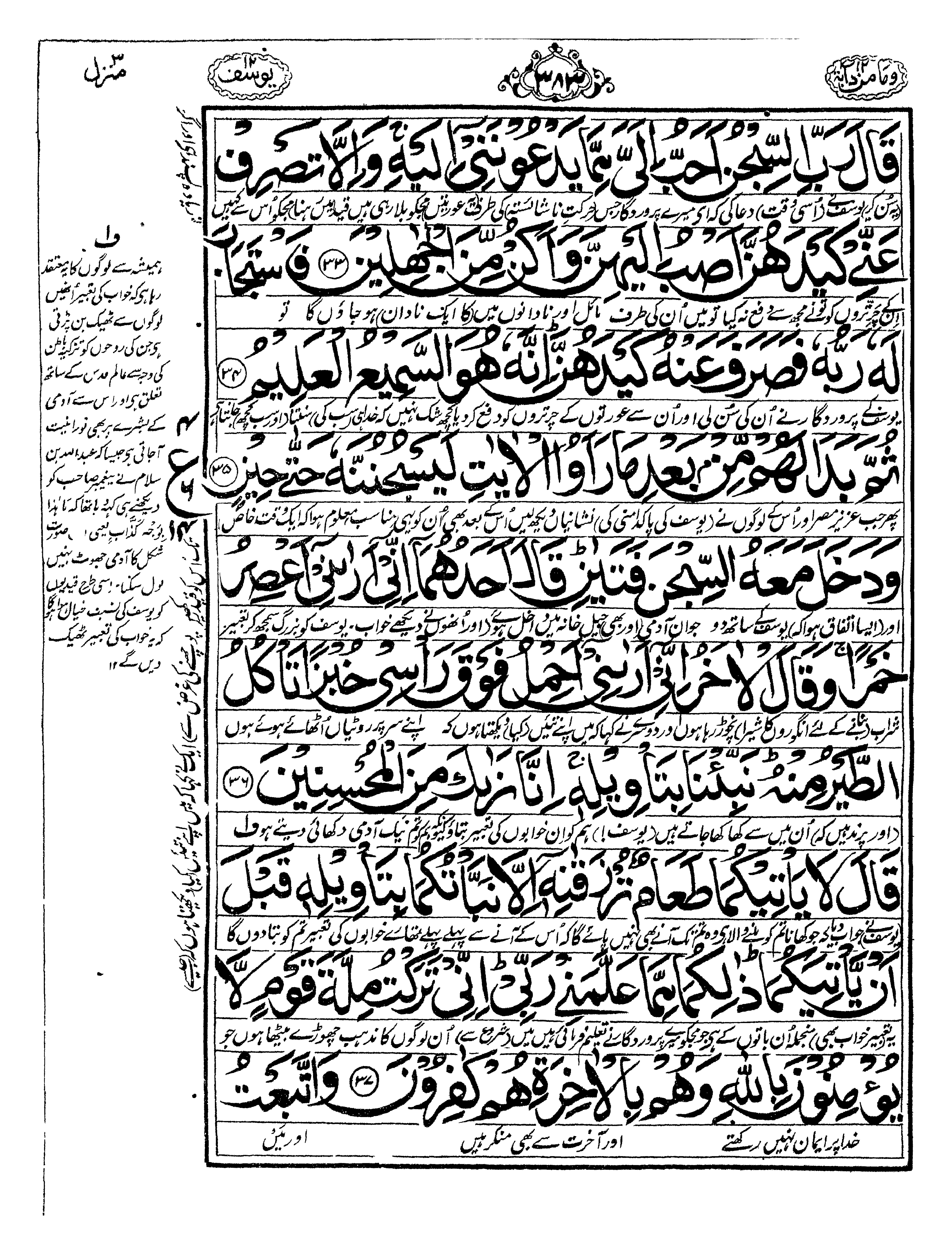

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ

یوسف نے (اسی وقت) دعا کی کہ اے میرے پروردگار جس (حرکت ناشائستہ) کی طرف یہ عورتیں مجھکو بلا رہی ہیں قید اس سے مجھکو کہیں زیادہ پسند ہے اور اگر تو

عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ﴿[illegible]﴾ فَاسْتَجَابَ

ان کے چرتروں کو تو نے مجھ سے دفع نہ کیا تو میں اُن کی طرف مائل اور نادانوں میں (کا ایک نادان) ہو جاؤں گا تو

لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾

یوسف کے پروردگار نے اُن کی سن لی اور اُن سے عورتوں کے چرتروں کو دفع کر دیا کچھ شک نہیں کہ خدا ہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۳۵﴾

پھر جب عزیز مصر اور اُس کے لوگوں نے (یوسف کی پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھ لیں اس کے بعد بھی اُن کو یہی مناسب معلوم ہوا کہ ایک وقت خاص

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ

اور (ایسا اتفاق ہوا کہ) یوسف کے ساتھ دو جوان آدمی (اور بھی جیل خانہ میں داخل ہوئے (اور اُنھوں نے دیکھے خواب۔ یوسف کو بزرگ سمجھ کر تعبیر

خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ

شراب (بنانے کے لئے انگوروں کا شیرہ) نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں اپنے تئیں (کیا) دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں

الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۶﴾

(اور) پرندے ہیں کہ اُن میں سے کھا کھا جاتے ہیں (یوسف!) ہم کو ان خوابوں کی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تم کو نیک آدمی دکھائی دیتے ہو

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ

یوسف نے (جواب دیا کہ) جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ تم تک آنے بھی نہیں پائے گا کہ اُس کے آنے سے پہلے پہلے تمہارے خوابوں کی تعبیر تم کو بتا دوں گا

أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا

یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ اُن باتوں کے ہے جو مجھکو میرے پروردگار نے تعلیم فرمائی ہیں میں (شروع سے) اُن لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ

خدا پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت سے بھی منکر ہیں اور میں

ف ہمیشہ سے لوگوں کا یہ معتقد رہا ہے کہ خواب کی تعبیر انھیں لوگوں سے ٹھیک بن پڑتی ہے جن کی روحوں کو تزکیہ باطن کی وجہ سے عالم قدس کے ساتھ تعلق ہے اور اس سے آدمی کے بشرے پر بھی نورانیت آجاتی ہے جیسا کہ عبداللہ بن سلام نے پیغمبر صاحب کو دیکھتے ہی کہہ اٹھا کہ [illegible] بوجہ کذاب یعنی [illegible] صورت شکل کا آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اسی طرح قیدیوں کو یوسف کی نسبت خیال ہوا ہوگا کہ یہ خواب کی تعبیر ٹھیک دیں گے ۱۲

مِلَّةَ آبَاءِي إِبْرٰهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ

اپنے باپ دادوں (یعنی) ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین پر چلتا ہوں ہم کو شایاں نہیں کہ

بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَ

خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں یہ (عقیدہ) خدا کا ایک فضل ہے (جو اُس نے) ہم پر اور لوگوں پر (کیا ہے)

لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ

مگر اکثر آدمی (اُس کی اس نعمت کا) شکر نہیں کرتے ف۱ اے یاران مجلس بھلا (دیکھو تو یہی کہ)

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ

جُدا جُدا معبود اچھے یا خدائے یگانہ و زبردست تم لوگ

مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ

خدا کے سوا نرے ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (اپنے دل سے) گھڑ رکھے ہیں

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا

خدا نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اُتاری نہیں (تمام جہان میں) حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے (اور) اس نے حکم دیا ہے کہ

إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

صرف اُسی کی پرستش کرو یہی دین (کا) سیدھا (رستہ) ہے مگر (افسوس) اکثر لوگ

يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۚ

نہیں جانتے اے یاران مجلس تم میں سے ایک (جس نے انگور کے شیرے کا نچوڑنا دیکھا ہے وہ تو (بدستور) اپنے آقا کا ساقی بنا رہے گا اور اُس) کو

وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي

اور دوسرا (جس نے سر پر روٹیاں رکھی دیکھی ہیں) سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے جس امر کو تم دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے اور)

فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي

فیصل ہو چکا ہے۔ اور جس شخص کی نسبت یوسفؑ نے سمجھا تھا کہ ان دونوں میں سے اس کی مخلصی ہو جائے گی اُس سے کہا کہ

ف۱ عقیدہ توحید کا پیغمبروں کے حق میں فضل خدا ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ اُن کی نجات ہونے کا ذریعہ ہے اور لوگوں کے حق میں سرے سے پیغمبروں کا آنا ہی فضل خدا ہے کیونکہ وہ اُمت کو عقیدہ توحید کی تعلیم کرتے اور نجات کے رستے پر لے چلتے ہیں ۱۲

عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ

اپنے آقا کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا (کہ میں ناحق قید ہوں) سو شیطان نے اُس کو اپنے آقا سے (اس کا) تذکرہ کرنا بھلا دیا تو (یوسف)

بِضْعَ سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ

کئی برس قید خانے میں رہے اور (اسی اثنا میں) بادشاہ نے (بھی ایک خواب دیکھا اور اپنے درباریوں سے اُس کو بیان (بھی) کیا کہ میں دیکھتا ہوں

يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ

(اور) اُن کو سات گائیں (سوکھی) دبلی کھائے چلی جا رہی ہیں اور (نیز) سات بالیں ہیں سبز اور دوسری (سات ہیں) خشک

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾

اے اہل دربار اگر تم کو خواب کی تعبیر دینی آتی ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھ سے اپنی رائے ظاہر کرو (یعنی اُس کی تعبیر دو)

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾

انھوں نے عرض کیا کہ یہ تو کچھ پریشان سے خیالات ہیں اور (ایسے) خیالات کی تعبیر تو ہم کو آتی نہیں

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ

اور وہ شخص جو ان دو قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور (اب) اس کو ایک عرصے کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا (بادشاہ اور درباریوں کی گفتگو سن کر) بولا

فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ

کہ مجھ کو (قید خانہ تک) جانے کی اجازت ہو تو (میں یوسف سے پوچھ کر) اس کی تعبیر تم کو بتاؤں (چنانچہ اُس کو اجازت دی گئی اور اُس نے یوسف سے جا کر کہا)

بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ

موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں کھائے چلی جا رہی ہیں اور سات بالیں

خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾

ہری اور دوسری (سات بالیں ہیں) سوکھی (اس کا جواب دو) تو میں (جن لوگوں کے پاس سے آیا ہوں پھر انھیں) لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں (اور بتاؤں)

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ

(یوسف) نے کہا (خواب کی تعبیر یہ ہے) کہ تم لوگ بدستور سات برس تک کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو (فصل) کاٹو اُس کو

ع ۵ ۷ ۱۵

[illegible]

فِي سُنۢبُلِهِۦٓ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ

اُس کی بالوں ہی میں رہنے دینا (تاکہ گلے سڑے نہیں) مگر ہاں کسی قدر جو تمہارے کھانے کے کام میں آئے (دونا غلہ تو بالوں سے نکالنا پڑے ہی گا) پھر اس کے بعد

ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا

بڑے سخت (قحط کے) سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم نے (میرے کہنے کے مطابق) پہلے سے اِن برسوں کے لئے جمع کر رکھا ہوگا وہ اُس سب کو کھا جائیں گے مگر ہاں قدر قلیل

مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ

جو تم (بیج کے لئے) بچا رکھو گے (وہ تنہا ہی لوگوں کے کھانے سے بچ جائے گا) پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا جس میں (خوب سماں ہوگا)

النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِۦ ۖ فَلَمَّا

لوگوں کے لئے برسات بھی ہوگی اور (کھیتی کے علاوہ اُس برس انگور بھی خوب پھلیں گے) اور لوگ شراب کے لئے اُن کے شیرے بھی نچوڑیں گے (الغرض ساقی نے

جَآءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ

(شاہی چوبدار) یوسف کے پاس (یہ حکم لیکر) پہنچا تو انھوں نے کہا کہ تم اپنی سرکار کے پاس لوٹ جاؤ اور اُن سے دریافت کرو کہ آپ کو کچھ اُن عورتوں کا حال بھی معلوم ہے

الَّٰتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا

جنھوں نے (مجکو دیکھکر) اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے (آیا وہ میرے درپے تھیں یا میں اُن کے درپے تھا) بیشک اُن کے چرتروں کو میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے (چنانچہ بادشاہ نے

خَطْبُكُنَّ إِذْ رَٰوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِۦ ۚ قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا

جس وقت تم نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا تھا تو اُس وقت تم کو کیا معاملہ پیش آیا اُنھوں نے عرض کیا کہ حاش للہ

عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْـَٰٔنَ حَصْحَصَ

ہم نے تو یوسف میں کسی طرح کی بُرائی پائی نہیں (اس پر) عزیز کی عورت بول اُٹھی کہ اب تو جو حق بات تھی سب پر ظاہر ہو ہی گئی

الْحَقُّ أَنَا۠ رَٰوَدتُّهُۥ عَن نَّفْسِهِۦ وَإِنَّهُۥ لَمِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ

(اصل حقیقت یہ ہے کہ) میں نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا تھا اور یوسف (نے جو اپنی برأت ظاہر کی وہ) بالکل سچ کہتا ہے (ماجرا جو بادشاہ نے

أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِينَ ﴿٥٢﴾

کہ میں نے اُس کے پس پشت اُس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور اُس کو نیز یہ بھی معلوم رہے کہ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو اللہ چلنے نہیں دیا کرتا

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ

اور (یوں تو) میں بھی بندۂ بشر ہوں اپنی نسبت نہیں کہتا کہ میں (فرشتوں کی طرح) پاک صاف ہوں کیونکہ نفس (انسانی) تو آدمی کو بدی کے لئے اکساتا ہی رہتا ہے مگر یہ کہ

رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ ٱئْتُونِي بِهِۦٓ

میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو ہمارے پاس لاؤ

أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُۥ قَالَ إِنَّكَ ٱلْيَوْمَ لَدَيْنَا

کہ ہم اس کو (عزیز کی خدمت سے چھڑا کر) خالص اپنے کام کے لئے رکھیں گے پھر یوسف سے بات چیت کی تو (بادشاہ کو یوسف کی لیاقت ثابت ہوئی اور) کہا آج سے

مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّي

بڑے با وقار اور صاحب اعتبار ہو یوسف نے عرض کیا کہ (اگر سرکار نے میری ایسی قدر دانی فرمائی ہے تو) مجھ کو ملکی خزانوں پر مسلط فرما دیجئے کیونکہ میں (خزانے کی)

حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي ٱلْأَرْضِ

حفاظت بھی اچھی کر سکتا ہوں اور حساب کتاب سے بھی خوب واقف ہوں (غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہو گئے) اور یوں ہم نے یوسف کو

يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ

کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں سہیں — ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں

وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ ٱلْءَاخِرَةِ خَيْرٌ

اور نیکوکاروں کے اجر کو (دنیا میں بھی) ضائع نہیں ہونے دیا کرتے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے — اجر آخرت

لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ

اُن کے لئے اِس سے کہیں بہتر ہے اور (چونکہ کنعان کے تمام علاقے میں قحط پڑا تھا) یوسف کے (بے مات) بھائی (غلہ خریدنے مصر میں) آئے ف

فَدَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا

اور یوسف پاس گئے تو یوسف نے اُن کو (دیکھتے ہی) پہچان لیا اور اُنھوں نے یوسف کو نہ پہچانا — اور جب

جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ٱئْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ

یوسف نے بھائیوں کا سامان (غلہ) اُن کے لئے تیار کر دیا تو اُن سے کہا کہ (اب کے آنا تو) اپنے بے مات بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو اپنے ساتھ) لیتے آنا

ف
یوسف نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر میں جیسی پیشینگوئی کی تھی سارے ملک میں بڑا سخت قحط پڑا مصر میں یوسف نے یہ انتظام کیا تھا کہ قحط کے لئے غلہ جمع کرا رکھا تھا اور بادشاہ کی طرف سے اپنے اہتمام میں اس کو بکواتے تھے مگر لوگوں کو ضرورت سے زیادہ غلہ نہ دیتے کہ کہیں جمع نہ کر رکھیں یا تجارت نہ کرنے لگیں یہ خبر اطراف و جوانب میں مشتہر ہوئی اور یوسف کے بھائی اپنے گھر یعنی کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے آئے تو اُن کو یوسف کے پاس جانا ہی تھا یوسف نے اُن کی ضرورت دریافت کرنے کے لئے اُن کے خاندان کے حالات دریافت کئے اور معلوم ہوا کہ ان کا ایک بے مات بھائی اور بھی ہے جس کو گھر چھوڑ آئے ہیں یوسف نے تجاہل عارفانہ کے طور پر شبہہ کیا کہ کہیں بھائی کے نام سے اُس کے حصے کا غلہ تو نہ لئے جاتے ہوں اس حیلے سے بھائیوں کو تاکید کی کہ اگلے پھیرے میں اس بھائی کو بھی لیتے آنا جسے کہتے ہو کہ ہم گھر چھوڑ آئے ہیں ۱۲

ع ۷ / ۸ / ۱

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم ماپ بھی پوری دیتے ہیں اور ہم (مہمانوں کو بھی) اپنے ہاں اچھی طرح رکھتے ہیں لیکن اگر

تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا

تم اُس کو ہمارے پاس نہ لائے تو تم کو ہمارے ہاں (سے) غلہ نہیں ملے گا اور (اُس صورت میں) تم ہمارے پاس بھی نہ آنا انھوں نے کہا

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ

کہ ہم جاتے ہی اُس کے والد سے اُس کے بارے میں عرض معروض کریں گے اور ہم ضرور (اِس کام کو) کریں گے اور یوسف نے اپنے نوکروں کو حکم دیا

اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا

کہ اِن لوگوں کی (جمع) پونجی (جس کے بدلے میں انھوں نے غلہ مول لیا ہے) انھیں کی بوریوں میں رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل وعیال کی طرف

انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ

لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچانیں عجب نہیں (لالچ کرکے) یہ لوگ پھر بھی (غلہ لینے) آئیں۔ تو جب یہ لوگ اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے

أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا

تو اُن سے عرض کیا کہ ابا جان! (آگے کو) ہمیں غلے کی ممانعت کردی گئی ہے تو آپ ہمارے بھائی (ابن یامین) کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیجے

نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ

کہ ہم (پھر) غلہ لائیں اور ہم اُس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں (باپ نے) کہا کہ میں تو اُس کے بارے میں تمھارا اعتبار کرتا نہیں

إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ط فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا

مگر ولیسا ہی جیسا میں نے پہلے اِس کے بھائی (یوسف کے بارے میں کیا تھا سو خدا سب سے بہتر (اِس کا) حافظ (و نگہبان) ہے

وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا

اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے اور جب اِن لوگوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھتے کیا ہیں

بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ط قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي

کہ اُن کی (جمع) پونجی بھی اُن کو لوٹا دی گئی ہے (پونجی کو دیکھ کر باپ سے) لگے کہنے کہ ابا جان ہمیں (اور) کیا چاہیے

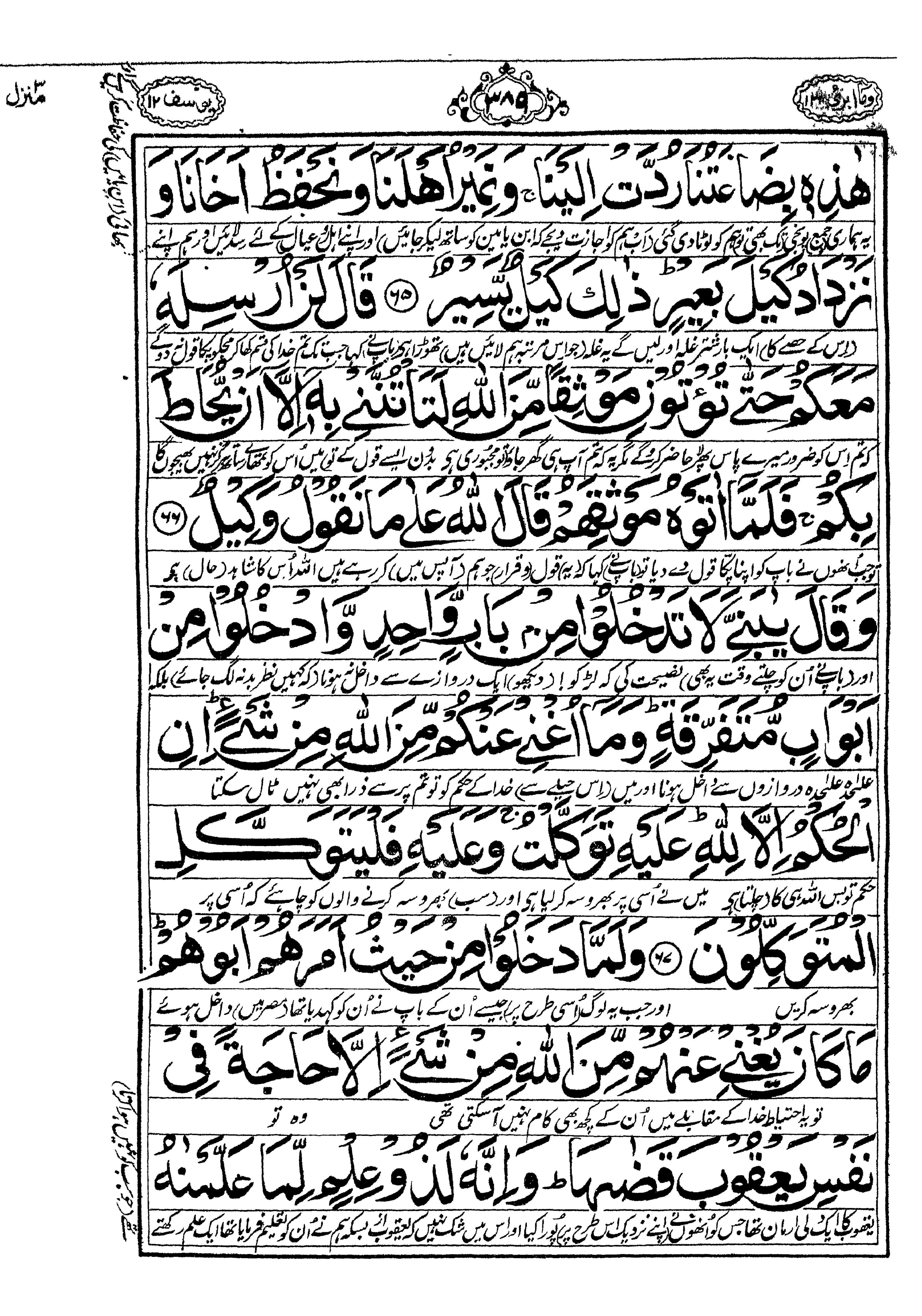

هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَ

یہ ہماری جمع پونجی تک بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی (اب ہم کو اجازت دیجئے کہ ابن یامین کو ساتھ لیکر جائیں) اور اپنے اہل و عیال کے لئے رسد لائیں اور ہم اپنے

نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ

(اس کے حصے کا) ایک بار شتر غلہ اور لیں گے یہ غلہ (جو اس مرتبہ ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے باپ نے کہا جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھکو پیمان نہ دو گے

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ

کہ تم اس کو ضرور میرے پاس پہلا حاضر کرو گے مگر یہ کہ تم آپ ہی گھر جاؤ تو مجبوری ہے بدون ایسے قول کے تو میں اس کو تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا

بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

تو جب انھوں نے باپ کو اپنا پکا قول دے دیا تو باپ نے کہا کہ یہ قول (و قرار) جو ہم (آپس میں) کر رہے ہیں اللہ اس کا شاہد (حال) ہے

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ

اور (باپ نے ان کو چلتے وقت یہ بھی) نصیحت کی کہ لڑکو! (دیکھو) ایک دروازے سے داخل نہ ہونا (کہ کہیں نظر بد نہ لگ جائے) بلکہ

اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ

علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا اور میں (اس حیلے سے) خدا کے حکم کو تو تم پر سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

حکم تو بس اللہ ہی کا (چلتا) ہے میں نے اسی پر بھروسہ کر لیا ہے اور (سب) بھروسہ کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ

بھروسہ کریں اور جب یہ لوگ اسی طرح پر جیسے ان کے باپ نے ان کو کہہ دیا تھا (مصر میں) داخل ہوئے

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ

تو یہ احتیاط خدا کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہیں آ سکتی تھی وہ تو

نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

یعقوب کا ایک دلی ارمان تھا جس کو انھوں نے اپنے نزدیک اس طرح پر پورا کیا اور اس میں شک نہیں کہ یعقوب بسبب اس کے کہ ہم نے ان کو تعلیم فرمایا تھا ایک علم رکھتے

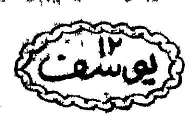

ع ۱۱ / ۲

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى

مگر اکثر لوگ (اس راز سے) واقف نہیں ف ۱ اور جب (یہ لوگ دوبارہ)

يُوسُفَ آوٰى إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا

یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے اپنے (ماں جائے) بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس بٹھا لیا اور چپکے سے اس سے کہا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں جو

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

(بدسلوکی یہ لوگ ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس کا کچھ رنج نہ کرو جب (یوسف نے) بھائیوں کو ان کا سامان (غلہ) بہم پہنچا دیا تو

فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾

اپنے بھائی (بن یامین) کی بوری میں (اپنا) پانی پینے کا کٹورا رکھوا دیا پھر (ان کے جانے کے بعد) ایک پکارنے والے نے پکارا کہ قافلے والو تم تو چور ہو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

یہ لوگ پکارنے والوں کی طرف پھر کر پوچھنے لگے کہ کیوں جی تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے انھوں نے کہا بادشاہ کا (پانی پینے کا) کٹورا ہم کو نہیں ملتا

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا

اور جو شخص اسے لا حاضر کرے اس کو ایک بار شتر (غلہ انعام) اور میں اس (انعام) کا ضامن (یہ سن کر یہ لوگ) لگے کہنے

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا

کہ بخدا تم تو جانتے ہو کہ ہم (تمہارے) ملک میں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور

سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾

چوری ہمارا شیوہ (بھی) نہیں (کٹورے کے ڈھونڈنے والے) بولے کہ (بھلا) اگر تم جھوٹے نکلے تو چوری کی کیا سزا

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ط

وہ لگے کہنے کہ چوری کی سزا یہ کہ جس کی بوری میں کٹورا نکلے وہ آپ اپنی سزا (یعنی کٹورے کے بدلے بادشاہ کا غلام)

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ

ہم تو اپنے ہاں ظالموں (یعنی چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں آخر کار یوسف نے اپنے بھائی (بنیامین) کے شلیتے سے پہلے دوسرے بھائیوں

ف ۱
باطن کی صفائی کی وجہ سے حضرت یعقوب کے دل پر واقعات آیندہ کا پرتو پڑا تھا اور ان کو خدشہ تھا کہ اس سفر میں بھی ان کے بیٹے صحیح و سلامت واپس نہیں آتے اور اسی وجہ سے انھوں نے ابن یامین کے بھیجنے میں تامل کیا تھا۔ اور بیٹوں سے کہہ دیا تھا کہ سب کے سب ایک ساتھ ایک دروازے میں سے نہ جانا مگر خدا کے حکم کے سامنے کسی کی احتیاط کیا کام آئے سو جو ہونا تھا ہو کر رہا۔ اس کا بیان آگے آتا ہے

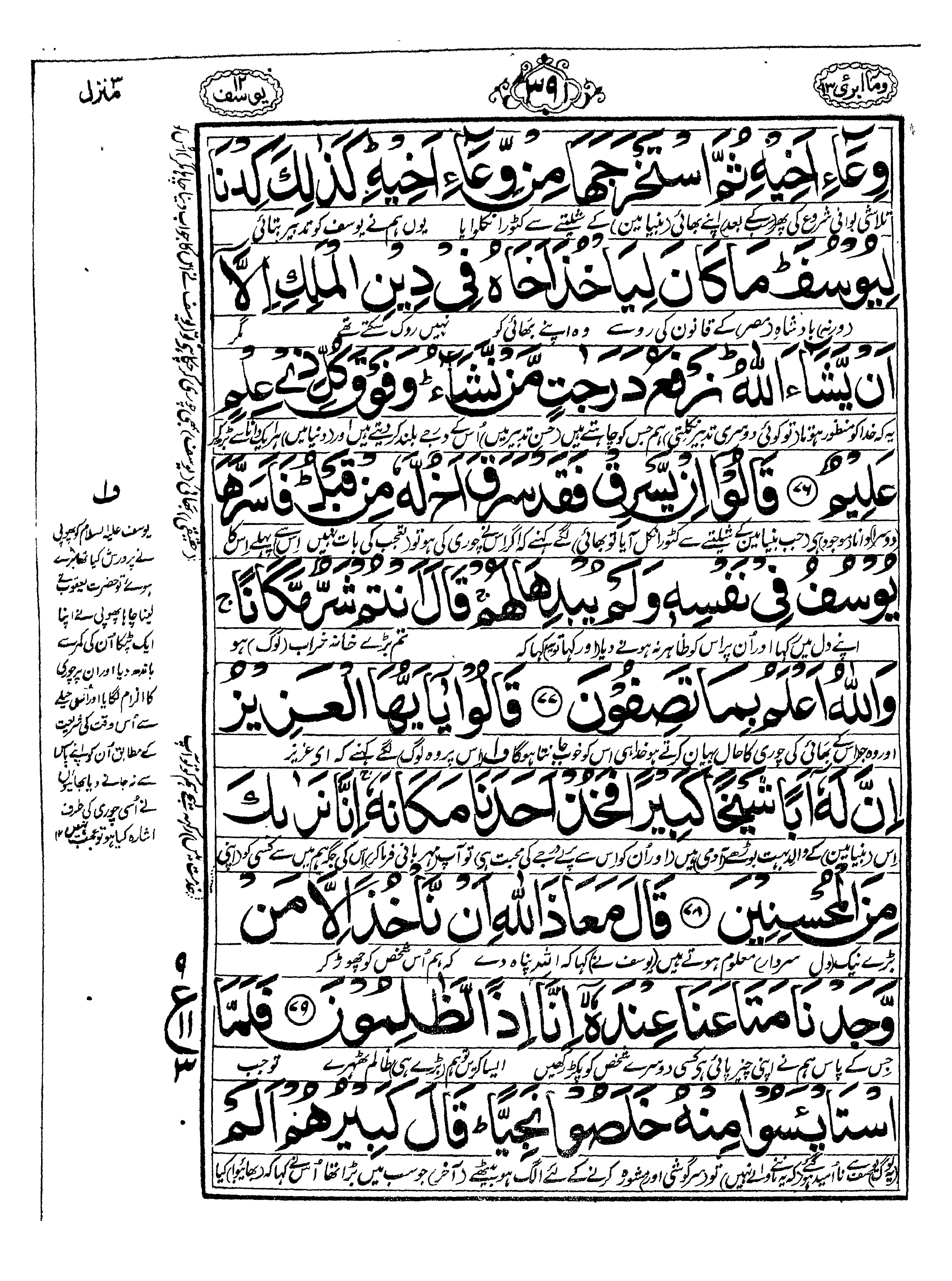

وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ كِدْنَا

تلاشی لینی شروع کی پھر (سب کے بعد) اپنے بھائی (بنیامین) کے شلیتے سے کٹورا نکلوایا یوں ہم نے یوسف کو تدبیر بتائی

لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا

(ورنہ) بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر

أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ

یہ کہ خدا کو منظور ہو (اور تو کوئی دوسری تدبیر نکلتی) ہم جس کو چاہتے ہیں (حسن تدبیر میں) اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں اور (دنیا میں) ہر ایک علم والے سے بڑھ کر

عَلِيمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا

دوسرا دانا موجود ہے (جب بنیامین کے شلیتے سے کٹورا نکل آیا تو بھائی) لگے کہنے کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو (تعجب کی بات نہیں) اس سے پہلے اس کا

يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ

اپنے دل میں کہا اور اُن پر اس کو ظاہر نہ ہونے دیا (اور کہا تو یہ کہا) کہ تم بڑے خانہ خراب (لوگ) ہو

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ

اور وہ جو اس کے بھائی کی چوری کا حال بیان کرتے ہو خدا ہی اس کو خوب جانتا ہوگا ف۱ اس پر وہ لوگ لگے کہنے کہ اے عزیز

إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ

اس (بنیامین) کے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں (اور اُن کو اس سے پرلے درجے کی محبت ہے) تو آپ مہربانی فرما کر اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو (اپنے

مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن

بڑے نیک (دل) سردار معلوم ہوتے ہیں (یوسف نے) کہا کہ اللہ پناہ دے کہ ہم اس شخص کو چھوڑ کر

وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا

جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے کسی دوسرے شخص کو پکڑ رکھیں ایسا کریں تو ہم (بڑے ہی) ظالم ٹھہرے تو جب

اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ

(یہ لوگ) یوسف سے ناامید ہوگئے (کہ یہ نہ مانے گا) تو سرگوشی اور مشورہ کرنے کے لئے الگ ہو بیٹھے (آخر) جو سب میں بڑا تھا اس نے کہا کہ (بھائیو) کیا

ع ۹ ۱۱

ف۱ یوسف علیہ السلام کو پھوپی نے پرورش کیا تھا بڑے ہوئے تو حضرت یعقوب نے لینا چاہا پھوپی نے اپنا ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا اور ان پر چوری کا الزام لگایا اور اسی حیلے سے اس وقت کی شریعت کے مطابق ان کو اپنے پاس سے نہ جانے دیا بھائیوں نے اسی چوری کی طرف اشارہ کیا ہو تو عجب نہیں ۱۲

تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ

تم کو معلوم نہیں کہ والد صاحب نے (بنیامین کے بارے میں) خدا کی قسم لے کر تم سے پکا قول لیا ہے اور اس سے پہلے

مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ

یوسف کے حق میں تم سے ایک تقصیر ہو ہی چکی ہے تو (بھائیو!) جب تک مجھ کو والد صاحب اجازت نہ دیں

اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا

یا (جب تک) خدا میرے لئے کوئی اور تدبیر کرے میں تو اس جگہ سے ٹلنے والا نہیں اور خدا ہی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے تو (بھائیو!) تم سب

اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ

والد صاحب کی خدمت میں لوٹ جاؤ اور (ان سے جا کر) عرض کرو کہ ابا جان آپ کے صاحبزادے (بنیامین) نے چوری کی ہم (آپ سے) وہی بات عرض کرتے ہیں

اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ

جو ہم کو معلوم ہوئی ہے اور (وہ جو ہم نے ابن یامین کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا تو کچھ) ہم کو غیب کی خبر تو تھی نہیں (کہ یہ چوری کرے گا)

كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

جہاں ہم تھے اور (نیز) قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى

(تو جب بھائیوں نے جا کر یعقوب سے اسی طرح بیان کیا تو) وہ کہنے لگے (کہ بنیامین نے تو چوری نہیں کی) بلکہ تم اپنے دل سے ایک بات بنا لائے ہو تو

اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

کہ اللہ ان سب لڑکوں کو میرے پاس لا موجود کرے گا کیونکہ وہ (ساری حقیقت سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ

اور یعقوب بیٹوں (کے پاس) سے (اٹھ کر) الگ جا بیٹھے اور (یوسف کو یاد کر کے) لگے کہنے ہائے یوسف اور (ہر چند ضبط کرتے تھے مگر)

عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا

مارے غم کے ان کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئیں تھیں اور وہ (جی ہی جی میں) گھٹا کرتے تھے (باپ کا یہ حال دیکھ کر بیٹے) لگے کہنے کہ بخدا آپ تو سدا

تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾

یوسف ہی کی یادگاری میں لگے رہوگے یہاں تک کہ تم (جھر جھرا کر یا تو) از کار رفتہ ہوجاؤگے یا ہلاک ہی ہوجاؤگے

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا

(یعقوب نے) کہا (میں تم سے تو کچھ نہیں کہتا) جو پریشانی اور رنج مجھکو ہے اُس کی فریاد خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف سے مجھکو وہ باتیں معلوم ہیں جو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ

تم کو معلوم نہیں لڑکو! (ایک بار پھر مصر) جاؤ اور یوسف

وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ

اور اُس کے بھائی کی ٹوہ لگاؤ اور خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

وہی لوگ نا اُمید ہوا کرتے ہیں جو کافر ہیں پھر جب (یہ لوگ تیسری بار) یوسف پاس گئے تو (جا کر) لگے گڑگڑانے

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

کہ ای عزیز ہم کو اور ہمارے اہل (وعیال) کو (قحط کی وجہ سے بڑی ہی) تکلیف پونہچ رہی ہی اور ہم کچھ تھوڑی سی پونجی

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

لے کر آئے ہیں تو ہم کو پورا غلہ دلوا دیجے اور (نقد قیمت نہیں بلکہ) ہم کو اپنی خیرات دیجے کیونکہ اللہ

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ

خیرات کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہی (اب تو یوسف سے بھی نہ رہا گیا اور) لگے کہنے تم کو کچھ یاد بھی ہی کہ جس وقت تم جہالت اُتار رہے تھے تو تم نے یوسف اور

اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ

کیا کچھ کیا تھا (اس کہنے سے بھائیوں کو تنبہ ہوا اور) لگے کہنے کیا واقع میں تم ہی یوسف ہو یوسف نے کہا (ہاں) میں ہی یوسف ہوں

وَھٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ

اور یہ (ابن یامین) میرا ہی بھائی ہی ہم پر اللہ نے (بڑا ہی) فضل کیا بیشک جو (اللہ سے) ڈرتا اور (مصیبت پڑے پر) صبر کرتا (رہتا) ہی تو

اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ

اللہ (ایسے) نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا (وہ) بولے بخدا کچھ شک نہیں کہ تم کو اللہ نے ہم پر (بڑی) برتری دی

عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخٰطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط

اور بیشک ہم ہی قصوروار تھے (یوسف نے) کہا آج تم پر کچھ الزام نہیں

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي

خدا تمھارے قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہرباں ہے میرا یہ کرتہ لیجاؤ

هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ط وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ

اور اُس کو والد صاحب کے مونہہ پر ڈالدو کہ وہ دیکھنے لگیں گے اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ

أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ

اور قافلہ مصر سے چلا ہی تھا کہ اُن کے باپ (یعقوب) نے کہنا شروع کیا کہ اگر مجکو سٹھرا بہٹرا نہ بناؤ

رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي

تو (ایک بات کہوں کہ) مجکو تو یوسف کی مہک آ رہی ہے وہ کہنے لگے کہ بخدا تم تو

ضَلٰلِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ

(وہی) اپنے قدیمی خبط میں (مبتلا) ہو پھر جب (یوسف کے زندہ سلامت ہونے کی) خوشخبری دینے والا (یعقوب پاس) آپونہچا (آتے کے ساتھ یوسف کا

فَارْتَدَّ بَصِيرًا ج قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا

اور اُن کو فوراً دکھائی دینے لگا (اب یعقوب نے بیٹوں سے) کہا کہ کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تھا کہ میں اللہ (کی طرف) سے وہ (باتیں) جانتا ہوں جو

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يٰأَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا

تم نہیں جانتے (وہ) بولے ابا جان (خدا سے) ہمارے قصور معاف کرائیے بیشک ہم ہی

خٰطِئِينَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ط إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

قصوروار تھے (یعقوب نے) کہا میں اپنے پروردگار سے ایک وقت (خاص میں) تمھارے قصوروں کی معافی کی دعا کروں گا بیشک وہی بخشنے والا

الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَ

مہربان ہے۔ پھر جب یہ لوگ (آخری بار) یوسف پاس گئے تو یوسف نے (تعظیم دے کر) اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور

قَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ

(سب کی طرف خطاب کرکے) کہا کہ (شہر) مصر میں آ داخل ہو اور خدا نے چاہا تو (تم سب) امن (چین) سے رہو گے وا اور (مصر کے دستور کے مطابق

عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ

تخت پر اونچا بٹھایا اور سب (یوسف کی تعظیم کے لئے) اُن کے آگے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے (اپنا خواب یاد کرکے اپنے والد سے) عرض کیا کہ ابا جان

رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ

وہ جو میں نے پہلے خواب دیکھا تھا یہ اس کی تعبیر ہے میرے پروردگار نے (آج) اس (خواب) کو سچ کر دکھایا اور (اس کے سوا) اس نے مجھ پر (اور بھی بڑے

أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ

کہ (بے کسی کی سفارش کے) مجکو قید سے نکالا اور (باوجود دیکہ) مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا

شیطان نے (ایک طرح کا) فساد ڈلوا دیا تھا اس کے پیچھے باہر سے تم سب کو مجھ سے لا ملایا بیشک میرے پروردگار کو جو کچھ کرنا منظور

يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ

کیونکہ وہ (ہر ایک بات سے) واقف (اور) حکمت والا ہے (ان سب معاملات کے بعد یوسف کی طبیعت دنیا سے سیر ہو گئی اور خدا سے ملنے کا شوق غالب آیا

الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ

حکومت میں سے بھی حصہ دیا اور بقدر مناسب مجکو خواب کی باتوں کی تعبیر دینی بھی سکھائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے

وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

دنیا اور آخرت (دونوں) میں تو ہی میرا کارساز ہے (تو اب) مجکو اپنی فرماں برداری کی حالت میں (دنیا سے) اُٹھا لے

وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

اور مجکو (اپنے) نیک بندوں میں لیجا داخل کر (اے پیغمبر) یہ چند غیب کی باتیں ہیں جن کو ہم وحی کے ذریعے سے

ف١

تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف نے باپ بھائیوں کی آمد سُن کر شہر کے باہر ان کا استقبال کیا اور اس جگہ سب کی سائش کے لئے خیمہ نصب کرا دیا وہیں ان سب کی ملاقات ہوئی اور یہ اُسی موقع کی گفتگو ہے ١٢

إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾

تمہیں معلوم کراتے ہیں ورنہ جس وقت یوسف کے بھائیوں نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا تھا کہ یوسف کو کنوئیں میں ڈال دیں اور وہ (اُن کے ہلاک کی)

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ

باایں ہمہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ تم کتنا ہی چاہو وہ ایمان لانے والے ہیں نہیں حالانکہ تبلیغ رسالت پر تم ان سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ وَكَأَيِّن

کچھ معاوضہ بھی نہیں مانگتے اور قرآن (جو تم سناتے ہو) دنیا جہان کے لیے سر تا سر نصیحت ہی نصیحت ہے (اور وہ بھی بے مزد) اور

مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا

آسمان و زمین میں (خدا کی قدرت کی) کیسی کتنی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ ہو کر گزر جاتے ہیں۔ اور وہ اُن کی کچھ پروا

مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم

نہیں کرتے اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا کو مانتے ہیں اور

مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ

شرک بھی کرتے جاتے ہیں تو کیا اس سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ ان پر عذاب خدا کی کوئی آفت آ پڑے کہ سب پر چھا جائے

اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ

یا ایک دم سے ان پر قیامت آ جائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو

هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ

میرا طریق تو یہ ہے کہ (سب کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (وہ بھی سب دین کے ایک معقول رستے پر ہیں) (جس کو ہر

وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن

اور اللہ (کی ذات) پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں اور (اے پیغمبر) ہم نے

قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ

تم سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے لوگ یعنی آدمی ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے کہ ہم ان پر وحی نازل کیا کرتے تھے تو کیا

يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

یہ لوگ ملک میں کہیں چلے پھرے نہیں تاکہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (اور انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا) ان کا انجام

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا

اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے عاقبت کا گھر (اس دنیا کے چند روزہ گھر سے) کہیں بہتر ہے تو لوگو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا

پیغمبر ناامید ہو گئے اور (تقاضائے بشریت سے) ان کو ایسا وہم گزرا کہ (کہیں کسی وجہ سے) ہمارے ساتھ وعدہ خلافی (تو نہیں) کی گئی تو (عین وقت پر) ہماری

فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١١٠﴾

تو جس کو ہم نے چاہا بچا دیا اور گنہگار لوگوں (کے سر پر) سے ہمارا عذاب کسی طرح ٹل ہی نہیں سکتا

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ

اس میں شک نہیں کہ عقل والوں کے لئے ان لوگوں کے حالات میں (بڑی) عبرت ہے یہ (قرآن)

حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

کوئی بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں بلکہ جو (آسمانی کتابیں) اس (کے نزول) سے پہلے (موجود) ہیں ان کی تصدیق (کرتا) ہے اور

تَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾

اس میں ہر چیز کا تفصیلی بیان اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں

ع ۱۲ ۷

سُورَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ الْآيَةِ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْآيَةِ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَإِنَّهُمَا نَزَلَتَا بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓمٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ

المرا (اے پیغمبر) یہ کتاب (یعنی قرآن) کی چند آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تم پر اترا ہے وہ سراسر حق ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ① اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں کو

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

بدون کسی سہارے کے اونچا بنا کھڑا کیا (جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو) پھر عرش پر جا براجا اور چاند اور سورج کو زیر کیا

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

کہ ہر ایک وقت مقرر تک (اپنے رستے سے لگا) چلا جا رہا ہے وہی تمام دنیا کا انتظام کرتا ہے (اور) اس غرض سے کہ تم کو

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ② وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ

اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین ہو اپنی قدرت کی نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور

فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

اس میں بڑے بڑے اٹل پہاڑ اور دریا بنا دئے اور نیز اس میں ہر طرح کے پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (مثلاً میٹھے اور کھٹے)

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③

(اور وہی) رات کو دن کا پردہ پوش کرتا ہے بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں (قدرت خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ

اور زمین میں پاس پاس (کئی) کئی قطعے (ہوتے ہیں) اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

(جن میں بعض دو شاخے (ہوتے ہیں) اور بعض دو شاخے نہیں ہوتے حالانکہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور (پھر بھی) ہم بعض کو

عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④

بعض پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں بیشک جو لوگ عقل کو کام میں لاتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں (قدرت خدا کی بہتیری ہی)

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑤

اور (اے پیغمبر) اگر تم (دنیا میں کسی بات پر) تعجب کرو تو کافروں کا یہ قول بھی عجیب ہی ہے کہ جب ہم (گل سڑ کر) مٹی ہو جائیں گے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي

یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کا انکار کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں

أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾

(قیامت کے دن) طوق (پڑے) ہوں گے اور یہی لوگ ہیں دوزخی کہ یہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ

اور (اے پیغمبر) بھلائی سے پہلے یہ لوگ تم سے برائی کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے ایسے واقعات ہو گزرے ہیں (جن کی

قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ

کہاوتیں چلی آتی ہیں) ف اور (اے پیغمبر) اس میں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں سے باوجود

ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ

اُن کی شرارتوں کے درگزر کرنے والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارے پروردگار کی مار بھی بڑی سخت ہے اور جو لوگ (خدا اور رسول سے)

كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَ

منکر ہیں (غرض کے طور پر یہی) کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے پروردگار کی طرف سے نشانی (جو ہم چاہتے ہیں) کیوں نہیں اتری (سو اے پیغمبر

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا

تم کچھ تو کچھ پیغمبر نہیں) ہر ایک قوم کا ایک ایک ہدایت کرنے والا ہو گزرا ہے (اپنی قوم کے ہدایت کرنے والے تم ہو) ہر مادہ جو (بچہ پیٹ میں) لئے ہوئے

تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾

(ہے) ہر ایک مادہ کے پیٹ کا گھٹنا بڑھنا (اسی کو معلوم رہتا ہے) اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَاءٌ مِنْكُمْ

(وہی) باطن اور ظاہر (دونوں) کا (یکساں) جاننے والا ہے سب سے بڑا (اور) عالی شان تم میں

مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ م

جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے اور جو شخص پکار کر کہے (اس کے نزدیک دونوں) برابر اور اسی طرح جو (تم میں سے)

ف

مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کی رسالت کے دو حصے تھے ایمان والوں کو دنیا و آخرت کے فائدوں کی اُمید دلانا اور کافروں کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے ڈرانا تو کافروں کو چاہیے تھا کہ ایمان لا کر دنیا و آخرت کے فائدوں کی اُمیدواری کرتے مگر اُن کی عقل ایسی ماری پڑی تھی کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کر کے اپنے اوپر عذاب کو بلاتے تھے حالانکہ اُن کو پچھلی قوموں کی تباہی سے عبرت پکڑنی چاہیے تھی کہ عذاب آیا تو ان کو بھی اُنھیں کی طرح نیست و نابود کر دے گا۔

ف

یعنی معجزہ تمہارے اختیار میں نہیں کہ جب وہ چاہیں اور جیسا چاہیں تم اُن کو لا دکھاؤ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن میں ہے وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ۔

بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهُ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

رات کے وقت (اندھیرے میں کسی جگہ) چھپا (بیٹھا) ہو اور جو دن کو (سڑک پر) چلا جا رہا ہو (اُس کے نزدیک سب برابر ہیں) انسان کسی حالت میں بھی ہو

وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ

اور اُس کے آگے پیچھے باری باری سے (خدا کے) موکل لگے رہتے ہیں جو بحکم خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جو (نعمت) کسی قوم کو (خدا کی طرف سے) حاصل ہو

مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

جب تک وہ (قوم) اپنی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اُس (نعمت) میں کسی طرح کا تغیر (و تبدل) نہیں کیا کرتا اور جب خدا کسی قوم پر (اُن کے عملوں کی

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

کوئی مصیبت ڈالنی چاہے تو وہ کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتی۔ اور خدا کے سوا اُن لوگوں کا کوئی حامی و مددگار بھی نہیں (کھڑا ہوتا)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ

وہی (قادر مطلق) ہے جو ڈرانے اور (نیز) اُمید دلانے کے لئے (بجلی کی) چمک تم کو دکھاتا اور (پانی سے بھرے ہوئے) بوجھل بادل اُٹھاتا ہے

الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ

اور (بادلوں کی) گرج اُس کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) پاکیزگی بیان کرتی اور (نیز) فرشتے اُس کے ڈر کے مارے (اُس کی حمد و ثنا میں لگے رہتے)

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ

اور (وہی) آسمان سے) بجلیاں بھیجتا ہے پھر (اہل زمین میں سے) جس پر چاہتا ہے اُن کو گرا دیتا ہے اور یہ (منکر ایسے ہی) خدا (قادر) کے بارے میں

يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ لَهٗ دَعْوَةُ

جھگڑتے ہیں حالانکہ اُس کے داؤ (ایسے) سخت ہیں (جن کا توڑ نہیں) (مصیبت پڑنے پر) اُسی کو پکارنا

الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

سچا پکارنا ہے اور جو لوگ اُس کے سوا (دوسرے معبودوں کو) پکارتے ہیں وہ اُن کی کچھ

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

نہیں سنتے مگر (وہ ایسا ہی بے کار سننا) جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (آپ سے آپ) اُس کے مونہ میں ...

بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ

اُس کے مُونہ تک (اُڑ کر) آنے والا نہیں اور کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکی (بھٹکی) پھرا کرتی ہے کوئی اُس کا سننے والا نہیں اور

يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ

جس قدر مخلوقات آسمان و زمین میں ہے چار و ناچار (سب) اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں اور (اسی طرح

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

صبح و شام اُن کے سائے ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ آسمان و زمین کا پروردگار کون (ہے) تو اس کا کیا جواب ہے تم ہی (ان

قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ

کہو کہ (آسمان و زمین کا مالک) اللہ (پھر ان سے) کہو کیا تم نے اُس کے سوا (دوسرے دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں جو

لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

اپنے ذاتی نفع و نقصان کے (بھی) مالک نہیں (ان سے) کہو بھلا (کہیں) اندھا

وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ

اور سوانکھا (بھی) برابر ہو سکتا ہے یا کہیں اندھیرا اور اُجالا برابر (ہو سکتا ہے)؟ یا

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

اِن لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک ٹھہرا رکھے ہیں کہ اُسی کی سی مخلوقات اُنھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے اور اُن کو مخلوقات کے بارے میں شبہہ واقع ہو گیا ہے

عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

(کہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا (ہے کہ) کوئی اُس کا شریک نہیں (اور) باوجود اس کے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

اُسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی سمائی کے قدر نالے بہ نکلے پھر (نالوں میں جو پانی کا ریلا آیا) تو

السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ

جھاگ جو پانی کے مُونہ پر آ گیا تھا اُس کو (پانی کے) ریلے نے اُٹھا کر اپنے آگے دھر لیا اور یہ جو زیور یا دوسرے ساز و سامان کے لئے (دھاتوں کو)

ف۱

مطلب یہ ہے کہ خدا نے جو قانون انتظام دنیا کے لئے باندھ دیا ہے وہ کسی کی تسلیم کا محتاج نہیں۔ جیسے سایہ کہ وہ کبھی ادھر کو اور کبھی اُدھر کو اپنے اختیار سے زمین پر نہیں گرتا اور نہ اپنے اختیار سے پھیلتا سکڑتا ہے تو جو لوگ منکر خدا ہیں وہ اگرچہ اپنے مُونہ سے انکار کرتے ہیں مگر خدا کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتے وہ پیدا ہوئے ہیں خدا کے حکم سے وہ جیتے ہیں خدا کے حکم سے وہ مریں گے خدا کے حکم سے خدا کا انکار مستند تب ہو جب کوئی نیا قانون نیا میں جاری کریں۔ یوں فی زمانناً ہذا جس کے جی میں آئے انگریزی عملداری سے انکار کرے۔ حالانکہ اُن کا سکہ چلتا۔ اُن کی فوج۔ وہ ملک سے خراج لیتے۔ اُن کی عدالت اُن کے جیلخانے۔ اسی طرح خدا سے انکار کرنا ناحق کی ہیکڑی اور انکار بداہت ہے ۱۲

سجدہ

حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ

اُس میں جھاگ کی طرح کا کھوٹ (ملا) ہوتا ہے (اور وہ تپانے میں اوپر آجاتا ہے) اِس طرح اللہ حق اور

الْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

باطل کی مثال بیان فرماتا ہے (کہ پانی حق کی جگہ ہے اور جھاگ باطل کی جگہ) سو جھاگ تو رائگاں جاتا ہے اور (پانی) جو لوگوں کے کام آتا ہے

فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ

وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے (الغرض) اللہ (لوگوں کے سمجھنے کے لیے) اس طرح مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ

اپنے پروردگار کا کہا مانا اُن کے حق میں بہتری (ہی بہتری) ہے اور جنھوں نے اُس کا کہا نہ مانا

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ

(قیامت کے دن اُن کا یہ حال ہوگا کہ) جو کچھ روئے زمین پر ہے اگر (وہ سارے کا سارا) اُن کے اختیار میں ہو اور اُس کے ساتھ ویسا ہی اور تو یہ لوگ اپنے بدلے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور اُن کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے ف اور وہ (بہت ہی) بُری

الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

جگہ ہے (اے پیغمبر) بھلا جو شخص اِس بات کو سمجھتا ہے کہ (قرآن میں) جو (دین) تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر اُترا ہے برحق ہے یہ شخص کیا

كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

اُس شخص کی طرح (بےنصیب رہ سکتا) ہے جو (مطلق) اندھا ہے (اور اُس کو ایسی صریح بات بھی نہیں سوجھ پڑتی) قرآن سے تو بس یہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ ﴿۲۰﴾

(یہ وہ لوگ ہیں کہ) اللہ کے (ساتھ) جو اُنھوں نے بندہ ہونے کا عہد کر لیا ہے اُس کو پورا کرتے ہیں اور (اپنے) اقرار کو نہیں توڑتے

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ

اور (نیز یہ) وہ لوگ ہیں کہ خدا نے جن (رشتوں) کے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے اُن کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے

ف بُری طرح حساب لینے سے مراد ... کاوش ۱۲

ع ۱۱ نصف

رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

اور (قیامت کے دن) بُری طرح (یعنی کاوش کے ساتھ) حساب لئے جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں اور (نیز وہ لوگ ہیں) جنھوں نے اپنے پروردگار کا مونہہ کر کے (دنیا کی تکالیف پر)

رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

صبر کیا ف اور نمازیں پڑھیں اور ہم نے جو اُن کو رزق دیا تھا اُس میں سے چپکے (چپکے) اور ظاہر (ظہور خدا کی راہ میں) خرچ کیا

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾

اور بُرائی کے مقابلے میں (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام (بخیر) ہے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ

(یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور اُن کے بڑوں اور اُن کی بیبیوں اور

ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾

اُن کی اولاد میں سے جو جو نیکوکار ہوں گے (سب اُن کے ساتھ جائیں گے) اور (جنت کے) ہر ہر دروازے سے فرشتے اُن پاس آ آ کر

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ

اُن سے سلام علیک کریں گے (اور کہیں گے کہ دنیا میں) جو تم صبر کرتے رہے ہو یہ سب اسی کا صلہ ہے سو (ماشاء اللہ) تمہاری دنیا کا بھی (کیسا) اچھا انجام ہوا اور جو لوگ

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ

خدا کے ساتھ پکا قول و قرار کئے پیچھے عہد شکنی کرتے اور جن (رشتوں) کے جوڑے رکھنے کا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

خدا نے حکم دیا ہے اُن کو توڑتے اور ملک میں فساد برپا کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ

یہی لوگ ہیں جن کے لئے پھٹکار ہے اور انکے لئے (پھٹکار کے علاوہ) بُرا انجام بھی ہے اللہ

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے اور (کفار) دنیا ہی کی زندگی سے بڑے خوش ہیں

ف

ابتغاء وجہ ربہم کے لفظی معنے یہ ہیں کہ اپنے پروردگار کا مونہہ چاہنے کے لئے اور مراد ہے اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور محاورۂ اردو میں مونہہ کر کے سے بھی یہی مطلب سمجھا جاتا ہے یعنی خدا کا پاس کر کے ۱۲

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں محض بے حقیقت چیز ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ

كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

(تمہاری رسالت کے) منکر ہیں (وہ یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر اس کے پروردگار کی طرف سے (ہمارے خاطر خواہ) کوئی معجزہ کیوں نہیں

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ

جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اُس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف (پہنچنے کا) رستہ دکھاتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾

اُن کے دل کو یادِ خدا سے تسلی ہوتی ہے (اور) سن رکھو کہ یادِ خدا سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ

تو جو لوگ کہ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اُن کے لئے (آخرت میں) خوشحالی ہے اور اچھا

مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ

ٹھکانا۔ (اے پیغمبر جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تم کو بھی (اس زمانے کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے جن سے پہلے

اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ

اور لوگ بھی ہو گزرے ہیں (اور تمہارے بھیجنے سے) غرض یہ ہے کہ جو (قرآن) تم پر وحی کے ذریعے ہم نے اتارا ہے وہ ان کو پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ

(نہ صرف تمہاری پیغمبری کے منکر ہیں بلکہ) سرے سے خدائے رحمن (ہی) کے منکر ہیں (تم) ان سے کہو وہی میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ

بھروسہ رکھتا ہوں اور (ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اگر کوئی قرآن ایسا بھی نازل ہوتا جس (کی برکت) سے پہاڑ چلنے لگتے یا

قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ

اُس (کی برکت) سے زمین کی مسافت آسانی طے کی جا سکتی یا اُس (کی برکت) سے مردوں کے ساتھ گفتگو ہو سکتی (تو بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب باتیں خدا کے اختیار

جَمِيعًا أَفَلَمْ يَا۟يْـَٔسِ الَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن لَّوْ يَشَآءُ اللَّهُ لَهَدَى

توکیا (ابھی) مسلمانوں کو صبر نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو

النَّاسَ جَمِيعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا۟ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا۟

سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا اور جو لوگ منکر ہیں (یعنی کفار مکہ) ان کو ان کے کرتوت کی سزا میں (کوئی نہ کوئی)

قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِىَ وَعْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

مصیبت پہنچتی ہی رہے گی (جو ان سب کو کھڑکھڑاتی رہے گی) یا (ان کو نہ پہنچے گی تو) ان (کے رہنے) کی بستی کے آس پاس آ نازل ہوگی یہاں تک کہ

لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا — ف ۱ — اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے

فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

تو ہم نے (چند روز) منکروں کو مہلت دی پھر (آخرکار) ان کو دھر پکڑا تو (تم نے دیکھا کہ) ہماری سزا کیسی (سخت) تھی

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ

تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (ان کو بے سزا دئے چھوڑ دے گا) اور اللہ کے لئے

شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوهُمْ أَمْ تُنَبِّـُٔونَهُۥ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْأَرْضِ

(دوسرے دوسرے) شریک ٹھہراتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تم ان شریکوں کے نام تو لو یا تم خدا کو ایسے شریکوں (کے ہونے) کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا

أَم بِظَٰهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مَكْرُهُمْ وَ

یا نری اوپری (بے اصل) باتیں بناتے ہو بات یہ ہے کہ منکروں کو اپنی چالاکیاں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور

صُدُّوا۟ عَنِ السَّبِيلِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

(دین کی) راہ (راست) سے رکے ہوئے ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو کوئی اس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَّهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْءَاخِرَةِ أَشَقُّ

ان لوگوں کے لئے دنیا کی زندگی میں (بھی) عذاب ہے (اور آخرت میں بھی) اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) البتہ بہت زیادہ سخت ہے

ع ۵ ۱۰

ف ۱ مطلب یہ ہے کہ کافر اپنی بد کرداری کی پاداش میں امن چین سے تو نہیں بیٹھنے پائیں گے یا تو خود ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی رہے گی یا ان کے آس پاس کے لوگوں پر یہاں تک کہ ایک دن اسلام کو پورا غلبہ ہوگا جس کا خدا نے وعدہ کر رکھا ہے اور ایسا ہی ہوا کہ مسلمان فتوحات کرتے کرتے آخر خود شہر مکہ پر جا قابض ہوئے ۱۲

وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿۳۴﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ

اور خدا (کے غضب) سے کوئی اُن کا بچانے والا نہیں۔ پرہیزگاروں کے لئے جس باغِ بہشت کا وعدہ کیا جارہا ہے اُس کا حال یہ ہے

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ

کہ اُس کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی۔ اُس کے پھل سدا بہار اور (اسی طرح) اُس کی چھاؤں ہے

عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

اُن لوگوں کا انجام جو (دنیا میں) پرہیزگاری کرتے رہے اور کافروں کا انجام ہے دوزخ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ

اور (اے پیغمبر) جن (مسلمانوں) کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ تو جو (جو احکام) تم پر اُتارے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں اور

الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ

دوسرے فرقے اُس کی بعض باتوں سے انکار رکھتے ہیں (تم ان منکروں سے) کہو کہ (تم کو ماننے نہ ماننے کا اختیار ہے) مجھکو تو یہی حکم ملا ہے

أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَ

کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں اور کسی کو اُس کا شریک نہ بناؤں میں (تم سب کو) اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور

إِلَيْهِ مَآبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ

(ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور ایسا ہی جیسا کہ یہ قرآن ہے ہم نے اس کو فرمان (زبان) عربی اُتارا ہے (تاکہ یہ لوگ آسانی سے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور (اے پیغمبر) اگر اس کے بعد بھی کہ تم کو علم ہو چکا ہے۔ تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی

مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ

ع ۵ / ۱۱

تو (پھر) خدا کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا اور

أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَ

تم سے پہلے بھی ہم نے (بہتیرے) پیغمبر بھیجے اور ہم نے اُن کو بیبیاں بھی دیں اور

ذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ

اولاد (بھی دی) اور کسی رسول کی طاقت نہ تھی کہ بے حکم خدا کوئی معجزہ لا دکھائے

لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَ

ہر ایک وقت (موعود) کے لئے ہمارے ہاں ایک قسم کی تحریر (ہوتی) ہے۔ (پھر اُس میں سے) خدا جس کو چاہتا ہے منسوخ کر دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے)

عِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اُس کے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ موجود) ہے (کہ اُس میں سب کچھ لکھا رہتا ہے) اور (عذاب وغیرہ کے) جیسے جیسے وعدے ان (کفار مکہ) سے

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

چاہے بعض وعدے ہم (تمہاری زندگی میں) تم کو (پورے کر کے) دکھائیں اور چاہے (ان وعدوں کے وقوع سے پہلے) تم کو دنیا سے اٹھا لیں بہرحال (ہمارے احکام کا)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ

کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم (فتوحات اسلام سے) ملک کو سب طرف سے دباتے چلے آتے ہیں اور اللہ

يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَ

(جو چاہتا ہے) حکم دیتا ہے کوئی شخص درپے ہو کر اُس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے اور

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا

جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں اُنھوں نے بھی (پیغمبروں کی مخالفت میں اپنی اپنی) تدبیریں کیں سو تدبیریں تو سب اللہ ہی کی ہیں

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَ

جو شخص جو کچھ کر رہا ہے خدا کو (سب) معلوم ہے اور کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام بخیر ہے اور

يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ

(اے پیغمبر) منکر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو (تم ان سے) کہو کہ

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور جن کے پاس (آسمانی) کتابوں کا علم ہے (اور ان میں میری نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں) یہ گواہ بس ہیں

ع ٦

پہنچا دینا تمہارا کام ہے اور (ان سے) حساب لینا ہمارا

ف مطلب یہ ہے کہ جتنے واقعات ہیں ان کا ایک وقت مقرر ہے جلدی کرنے سے کوئی کام وقت سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ واقعات کے لئے ایک طرح کا ٹھہراؤ تو ایسا ہے کہ اس میں خدا کی مرضی سے ایک طرح کا رد و بدل بھی ہوتا رہتا ہے اور ایک حکم قطعی ہے وہ کبھی نہیں ٹلتا اور نہ بدلتا ہے۔

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ ... الٓرٰ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا الآيَةَ ... الأَنْبِيَاءِ ... وَهِيَ ... آيَاتٍ وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓرٰ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ

الٓرٰ (اے پیغمبر یہ قرآن ایک بڑی اعلیٰ درجے کی) کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر اس غرض سے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو اُن کے پروردگار کے حکم سے (کفر کے)

إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾

(ایمان کی) روشنی میں لاؤ غرض اُس (ذاتِ پاک) کے رستے پر (لاؤ) جو (سب سے) زبردست اور تعریف کے لائق ہے

اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ

(یعنی) اللہ کہ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ

عذاب سخت سے کافروں کی مٹی خراب ہے کہ یہ لوگ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند رکھتے اور اللہ کے رستے پر چلنے سے (لوگوں کو) روکتے

وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا

اور اُس میں کجی (پیدا کرنی) چاہتے ہیں یہی لوگ (ہیں جو) پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں اور جب کبھی ہم نے

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ

کوئی پیغمبر بھیجا تو اُس کو اُسی کی قومی زبان میں (بات چیت کرتا ہوا بھیجا) تاکہ وہ اُن کو (اچھی طرح) سمجھا سکے اِس پر بھی خدا

مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾

جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ

اور ہم ہی نے موسیٰ کو (بھی) اپنی نشانیاں دیکر بھیجا (اور اُن کو حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر

إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ

(ایمان کی) روشنی میں لاؤ اور اُن کو خدا کے (وہ) دن یاد دلاؤ (جن میں اُس نے بڑی بڑی قدرتیں دکھائی ہیں) کیونکہ اُن واقعات میں ہر ایک

صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

صبر و شکر کرنے والے کے لئے (قدرت خدا اور عبرت کی) نشانیاں ہیں اور اُنھیں وقتوں کا ذکر کو یہ بھی ہو کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ (لوگو!)

عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ

اُن کو یاد کرو جب کہ اُس نے تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تم کو بُری طرح

الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي

عذاب دیتے اور تمہارے بیٹوں کو حلال کرتے اور تمہاری عورت ذات (یعنی بیٹیوں) کو زندہ رکھتے تھے اور

ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

اِن مصیبتوں میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہارے صبر کی) بڑی آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد رہے) جب تمہارے پروردگار نے جتا دیا تھا کہ

شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ وَ

(ہمارا) شکر کروگے تو ہم تم کو زیادہ (نعمتیں) دیں گے اور اگر تم نے ناشکری کی تو (تم کو معلوم رہے کہ) ہماری مار بھی بڑی سخت (مار) ہے اور

قَالَ مُوسَىٰ إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

موسیٰ نے (اپنے لوگوں سے یہ بھی) کہا کہ اگر تم اور جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں وہ سب (کے سب مل کر بھی) خدا کی ناشکری کرو

فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ

تو خدا (کو ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ وہ) بے نیاز (اور ہر حال میں سزاوار) حمد (وثنا) ہے۔ کیا تم کو اُن کے حالات نہیں پہنچے جو

قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ

تم سے پہلے ہو گزرے ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور (دوسرے لوگ) جو اُن کے بعد ہوئے

ع ٦ ١٣

مع ٦

عند المتقدمين ١٢

لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا

جن کی خبر بس خدا ہی کو ہے۔ اُن کے پیغمبر معجزے لے کر اُن کے پاس آئے (اور جیسا دستور ہے) اُن کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر سمجھانے لگے تو انھوں نے

أَيْدِيَهُمْ فِيْٓ أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اُن کے ہاتھوں کو اُنھیں کے مُونہہ پر اُلٹا مار دیا اور بولے جو حکم دے کر تم (خدا کی طرف سے) بھیجے گئے ہو ہم تو اُس کو نہیں مانتے

وَإِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ إِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ

اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اُس کی نسبت بڑے شک و رشک میں (پڑے) ہیں

رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوْكُمْ

اُن کے پیغمبروں نے اُن سے کہا کیا (تم کو) خدا (کے ہونے) میں شک ہے جو آسمان و زمین کا بنانے والا ہے وہ تم کو اسی لئے (اپنی طرف) بلاتا ہے

لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور ایک وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں امن چین سے) رہنے دے

قَالُوْٓا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيْدُوْنَ

وہ لگے کہنے کہ تم بھی تو بس ہماری طرح کے آدمی ہو چاہتے ہو

أَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ

کہ جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے آئے ہیں اُن کی پرستش سے ہم کو روک دو اچھا تو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم کو (ہماری خواہش کے مطابق)

مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ

کوئی (صاف و) صریح معجزہ لا دکھاؤ اُن کے پیغمبروں نے اُن سے کہا کہ بیشک ہم تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں

مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۖ

مگر خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا (اور اُس کو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرماتا) ہے

وَمَا كَانَ لَنَآ أَنْ نَّأْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ

اور بے حکم خدا ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تم کو لا دکھائیں

ف
الفاظ قرآنی میں دو ضمیریں ہیں ایک اَیدِیَہُم کی دوسری اَفوَاہِہِم کی ان دونوں ضمیروں کے مرجع کے متعین کرنے میں مفسرین نے بہت تجویزیں کی ہیں بعض نے دونوں ضمیروں کا مرجع پیغمبروں کو ٹھہرایا بعض نے کافروں کو بعض نے اَیدِیَہُم کی ضمیر کا مرجع کافروں کو اور اَفوَاہِہِم کی ضمیر کا مرجع پیغمبروں کو اور ہر ایک صورت میں مطلب کی ایک توجیہ کردی سب کا ماحصل یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبروں کی بات کو نہ مانا اُن کو بولنے نہ دیا یا اُن کی باتوں پر خوب کھل کھلا کھل کھلا کر ہنسے یہاں تک کہ اپنے مُونہہ بند کر لئے یا پیغمبروں کی باتوں پر برا و تعجب دانتوں میں اُنگلیاں رکھ لیں اور ایک وجیہ جو ہم کو سوجھی ہم نے ترجمے میں اختیار کر لی ۱۲

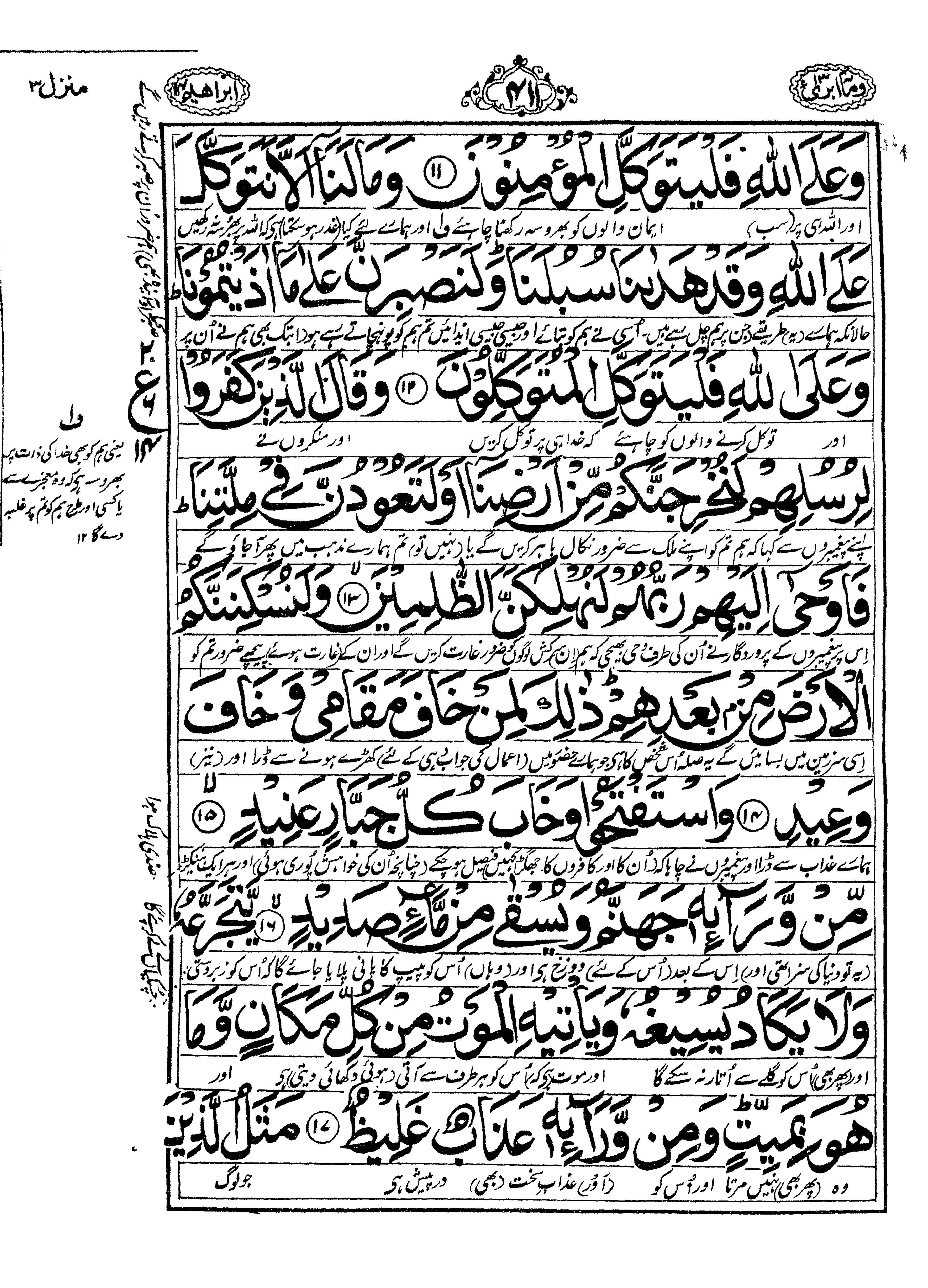

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ

اور اللہ ہی پر (سب) ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے ف۱ اور ہمارے لیے کیا (عذر) ہو سکتا ہے کہ اللہ پر بھروسہ نہ رکھیں

عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ

حالانکہ ہمارے (یہ) طریقے (جن پر ہم چل رہے ہیں) اسی نے ہم کو بتائے اور جیسی جیسی ایذائیں تم ہم کو پہنچاتے رہے ہو (اب تک بھی) ہم نے اُن پر

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور توکل کرنے والوں کو چاہیے کہ خدا ہی پر توکل کریں اور منکروں نے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

اپنے پیغمبروں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا (نہیں تو) تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ گے

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

اس پر پیغمبروں کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم (اِن) سرکش لوگوں کو ضرور غارت کریں گے اور ان کے (غارت ہوئے) پیچھے ضرور تم کو

الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِىْ وَخَافَ

اسی سرزمین میں بسائیں گے یہ صلہ اس شخص کا ہے جو ہمارے حضور میں (اعمال کی جوابدہی کے لئے) کھڑے ہونے سے ڈرا اور (نیز)

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾

ہمارے عذاب سے ڈرا اور پیغمبروں نے چاہا کہ (اُن کا اور کافروں کا جھگڑا) فیصل ہو چکے (چنانچہ اُن کی خواہش پوری ہوئی) اور ہر ایک ہیکڑ

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ

(یہ تو دنیا کی سزا تھی اور) اس کے بعد (اُس کے لئے) دوزخ ہے اور (وہاں) اُس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا کہ اُس کو زبردستی

وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا

اور (پھر بھی) اُس کو گلے سے اُتار نہ سکے گا اور موت ہے کہ اُس کو ہر طرف سے آتی (ہوئی دکھائی دیتی) ہے اور

هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ

وہ (پھر بھی) نہیں مرتا اور اُس کو (آگے) عذاب سخت (بھی) در پیش ہے جو لوگ

ف۱ یعنی ہم کو بھی خدا کی ذات پر بھروسہ ہے کہ وہ معجزہ سے یا کسی اور طرح ہم کو تم پر غلبہ دے گا ۱۲

كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ

اپنے پروردگار کے منکر ہیں اُن کی مثال ایسی ہے کہ اُن کے عمل گویا راکھ (کا ڈھیر) ہیں

فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ

کہ آندھی کے دن اُس کو ہوا لے اُڑی (اسی طرح) جو (اعمال) یہ لوگ (دنیا میں) کر گئے ہیں اُن میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا

ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿۱۸﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

یہی تو پرلے درجے کی ناکامیابی ہے (کہلاتی ہے) (اے آدم زاد) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا نے آسمان

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۹﴾

اور زمین کو (ضرور کسی) مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے اگر چاہے تو تم (سب) کو مٹا کر نئی خلقت کو لا بسائے

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ

اور یہ خدا پر کچھ دشوار نہیں ہے اور (قیامت کے دن) سب لوگ خدا کے روبرو نکل کھڑے ہوں گے تو

الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

(جو لوگ دنیا میں) کمزور تھے اُس وقت) اُن لوگوں سے جو بڑی عزت رکھتے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج)

أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ

تم عذاب خدا میں سے کچھ (تھوڑا سا) ہم پر سے ہٹا سکتے ہو وہ کہیں گے کہ (بھائی ہم تو آپ ہی عذاب میں مبتلا ہیں) اگر

هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا

خدا ہم کو (نجات کا) کوئی طریقہ دکھاتا تو وہ طریقہ ہم بھی تم کو دکھا دیتے اب تو بے صبری کریں تو اور صبر کریں تو ہمارے (حق میں) (دونوں حالتیں) برابر ہیں

مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ

ہم کو (عذاب سے) کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اور جب (حساب) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا

إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ

کہ خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (سو اُس نے پورا کیا) اور وعدہ میں نے بھی کیا تھا مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی

ع ۳
۹
۱۵

تم سے

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

اور تم پر میری کچھ زبردستی تو تھی نہیں بات تو اتنی ہی تھی کہ میں نے تم کو (اپنی طرف) بلایا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا

اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو آج مجھے الزام نہ دو بلکہ اپنے تئیں الزام دو (آج) نہ تو میں

بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ

تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ میں تو (سرے سے) مانتا ہی نہیں کہ

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تم مجھ کو (اس سے) پہلے (دنیا میں) شریک (خدا) بناتے تھے اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نافرمان ہیں اُن کو (قیامت کے دن) بڑا دردناک عذاب ہوگا

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے (بہشت کے) باغوں میں داخل کیے جائیں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا

جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اپنے پروردگار کے حکم سے اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے وہاں اُن کی ملاقات کے وقت کی دعا

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

سلام (علیک) ہوگی ف۱ (اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ خدا نے نیک بات (یعنی مثلاً کلمۂ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال دی ہے کہ

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ

گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اُس کی جڑ مضبوط ہے اور اُس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں

اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا رہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے (اس واسطے) مثالیں بیان فرماتا ہے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

تاکہ وہ سوچیں (اور سمجھیں) اور گندی بات (یعنی مثلاً کلمۂ شرک) کی مثال

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جنتی جب جب ایک دوسرے سے ملیں گے خوش ہو ہو کر ایک دوسرے سے سلام علیک کریں گے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ تم سلامت رہو تو یہ سلام جنتیوں کا سلام ہے یا شاید فرشتوں کا سلام ہو کہ وہ بھی جنتیوں کو سلام کریں گے بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ خدا بھی جنتیوں کو سلام کرے گا جیسا کہ سورۂ یٰسین میں ہے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۱۲

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾

گندے درخت کی سی ہے کہ (جب چاہا) زمین کے اوپر اوپر سے اُکھاڑ پھینکا اُس کو کچھ ٹھہراؤ تو ہی نہیں ف

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو پکی بات (یعنی کلمۂ توحید) کی برکت سے اللہ دنیا میں بھی ثابت (قدم) رکھتا ہے

وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا

اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا) اور اللہ نافرمان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے

يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور (آخر کار)

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (یعنی جہنم میں لے جا اُتارا (کہ سب) اُس میں داخل ہوں گے اور وہ (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے ف۲

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا

اور ان لوگوں نے اللہ کے مقابل (دوسرے معبود) بنا کھڑے کئے ہیں کہ (لوگوں کو) اُس کے رستے سے گمراہ کریں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو (خیر چند روز)

فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

پھر تو تم کو دوزخ کی طرف جانا ہی ہے (اے پیغمبر) ہمارے بندے جو ایمان لائے ہیں اُن سے کہو

يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

کہ نمازیں پڑھا کریں اور اس سے پہلے کہ (قیامت کا) دن آموجود ہو جب کہ (اعمال کی) خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی محبت چلے گی

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ

ہماری دی ہوئی روزی میں سے چپکے (چپکے) اور ظاہر (ظہور) خرچ کرتے رہیں اللہ ہی (ایسا قادر مطلق) ہے

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا

ع ۴ / ۱۶

ف۱
یعنی اہل توحید کی بات نہایت ہی معقول اور مستحکم ہے اور اہل کفر و شرک کا دعوی بہت ہی بودا ہے ۱۲

ف۲
اس آیت میں کفار قریش کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے اُن میں سے ایک پیغمبر بھیج کر ان پر بڑا ہی احسان کیا تھا انھوں نے اس احسان کے بدلے میں ناشکری کی اور پیغمبر کی یہاں تک مخالفت کی کہ مجبور ہو کر ان کو مکہ چھوڑ دینا پڑا اور آخر کار مسلمانوں کے ساتھ لڑائیاں ٹھنیں کفار مغلوب ہوئے کچھ لڑائیوں میں مارے گئے کچھ جلاوطن ہوئے دنیا میں تو یوں برباد ہوئے اور آخرت میں جہنم واصل ۱۲

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

پھر پانی کے ذریعے سے (درختوں کے) پھل نکالے کہ وہ تمھاری روزی ہے اور کشتیوں کو تمھارے اختیار میں کر دیا

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

تاکہ اُس کے حکم سے دریا میں چلیں اور (نیز) ندیوں کو تمھارے اختیار میں کر دیا اور (اسی طرح ایک اعتبار سے)

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

سورج اور چاند کو تمھارے اختیار میں کر دیا کہ دونو بڑے چکر کھا رہے ہیں اور (ایسا ہی ایک طرح سے) رات اور دن کو تمھارے اختیار میں کر دیا

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا

اور جو کچھ تم کو درکار تھا بقدر مناسب تم کو دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو

نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

تو اُن کو پورا پورا گن نہ سکو کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور بڑا ہی ناشکرا ہے ف۱

ع ۵ / ۱۷

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ

اور (اے کفار مکہ اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار اِس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ کر اور

اجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ

مجکو اور میری نسل کو اِس (گمراہی) سے بچا کہ لگیں بتوں کو پوجنے اے میرے پروردگار کچھ شک نہیں کہ اِن بتوں نے

اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ

اکثر لوگوں کو گمراہ کیا ہے تو جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے

وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ

اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے ف۲ اے ہمارے پروردگار میں نے

اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ

(اس) بیابان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں اپنی کچھ اولاد (لا کر) بسائی ہے تیرے معزز گھر (کعبہ) کے پاس

ف۱
کشتی اور ندی اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کے یہ معنے ہیں کہ آدمی ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا کام لیتا ہے ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ مگر ان چیزوں پر اختیار چلانے کے مدارج مختلف ہیں کشتی پر یہ اختیار ہے کہ ہم اس کو جدھر کو چاہیں چلائیں یا لنگر ڈالیں یا ٹھیرا لیں یا آہستہ چلائیں ندیوں پر یہ اختیار ہے کہ اُن کا رُخ بدل دیں اُن کا پانی ایک طرف کو کاٹ دیں سورج اور چاند پر یہ اختیار ہے کہ اُن کی روشنی سے کام لیں اُن کے پتے سے جنگلوں اور دریاؤں میں سمت دریافت کریں مہینوں اور برسوں کے حساب کریں علیٰ ہذا القیاس رات اور دن ۱۲

ف۲
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اپنی اور اپنی نسل کے حق میں دعا کی پھر امت میں سے جو لوگ اُن کے پیرو تھے اُن کو بھی دعا میں شامل کر لیا اور یہ بالکل مقتضائے طبیعت بشری کے مطابق ہے۔ اول خویش بعدہ درویش ۱۲

بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً

تاکہ ای ہمارے پروردگار یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں تو ایسا کر کہ لوگوں کے دل

مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرٰتِ

ان کی طرف مائل ہوں اور (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے ان کو روزی دے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي

تاکہ یہ (تیرا) شکر کریں ای ہمارے پروردگار جو (مطلب) ہم چھپاتے

وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا

اور جو ظاہر کرتے ہیں تجکو (سب) معلوم ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ

فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ

آسمان میں ف۱ خدا کا شکر ہی جس نے مجکو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل

وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ

اور اسحٰق (دو دو بیٹے) عنایت کئے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہی ای میرے پروردگار مجکو توفیق دے کہ میں

الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا

نماز پڑھتا رہوں اور (نہ صرف مجکو بلکہ) میری اولاد کو (بھی) اور ای ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما ای ہمارے پروردگار

اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجکو اور میرے ماں باپ کو اور (سب) ایمان والوں کو بخش دیجو

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۵

اور (ای پیغمبر) ایسا نہ سمجھنا کہ خدا (ان) ظالموں (یعنی کفار مکہ) کے اعمال سے غافل ہی

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

اور (یہ جو فوراً ان پر عذاب نازل نہیں ہوتا اس کی وجہ) بس (یہی ہی کہ) خدا ان کو اس دن تک کی مہلت دے رہا ہی جب (مارے خوف کے) لوگوں کی آنکھیں

ع ۶ ۷ ۱۸

ف۱ ابراہیم علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں سارہ اور ہاجرہ اور دونوں سوکنوں میں بنتی نہ تھی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو ان کے بیٹے اسمٰعیل سمیت اس مقام پر لے آئے جہاں اب شہر مکہ آباد ہی تو ظاہر میں ابراہیم علیہ السلام کی ملک شام سے آنے کی وجہ دونوں بیبیوں کی ناسازگاری تھی مگر بڑا مطلب یہ بھی تھا کہ کوہستان مکہ میں خدائے واحد کی پرستش قائم ہو اور رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ کی صراحت ہمارے اس خیال کی تائید کر رہی ہی۔ دوسری تاویل یہ ہی کہ جب انسان ایک خیال میں مستغرق ہوتا ہی اور خصوصیت کے ساتھ عرض مطلب کرتا ہی تو جیسے جیسے خیال اس کو آتے جاتے ہیں ظاہر کرتا جاتا ہی۔ ابھی اپنی اولاد کے لئے دعا کر رہے تھے پھر خدا کے دانائے نہاں و آشکارا ہونے کا خیال آ گیا وہی کہنے لگے ۱۲

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ

اپنے سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے کہ جدھر کو دیکھ رہے ہیں اُدھر سے) نگاہ پھر اُن کی طرف کو لوٹ کر نہیں آتی

وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ

اور اُن کے دل (ہیں کہ) ہَوا (ہوئے چلے جا رہے) ہیں اور (اے پیغمبر) لوگوں کو اُس دن (کے آپہنچنے) سے ڈراؤ جب کہ اُن پر عذاب آ نازل ہوگا

فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ

تو جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ہیں (گڑگڑا گڑگڑا کر) کہنے لگیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو تھوڑی سی مدت کی مہلت اَور دے تو (اب کی بار) ہم

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ

تیرے بلانے پر اُٹھ کھڑے ہوں گے اور پیغمبروں کے پیچھے ہو لیں گے (تو اُن کو جواب یا جائے گا کہ) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھایا کرتے تھے

مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ

(اور ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے) کہ تم کو کسی طرح کا زوال نہیں اور (کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے)

ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ

آپ اپنے اُوپر ظلم کئے تھے اُنھیں کے گھروں میں تم بھی رہے اور تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کچھ برتاؤ کیا اور

ضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ

ہم نے تمھارے (سمجھانے کے) لئے (بہت سی) مثالیں بھی بیان کر دی تھیں اور وہ لوگ بھی اپنی چالیں چلتے رہے اور اُن کی (سب) چالیں خدا کی نظر

مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا

میں تھیں اور اگرچہ اُن کی چالیں (اس بلا کی) تھیں کہ پہاڑوں کو جگہ سے ٹال دیں (مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی) تو (اے پیغمبر)

تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿۴۷﴾

ایسا خیال نہ کرنا کہ خدا جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کر چکا ہے اُس کے خلاف کرے گا۔ بیشک اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے (مگر یہ بدلہ اُس دن لیا جائے گا)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ

جب کہ (یہ) زمین بدل کر دوسری طرح کی زمین کر دی جائے گی اور (علیٰ ہذا القیاس) آسمان

ل اوپر کی طرف اُٹھانے کو اُلاّنا کہتے ہیں۔

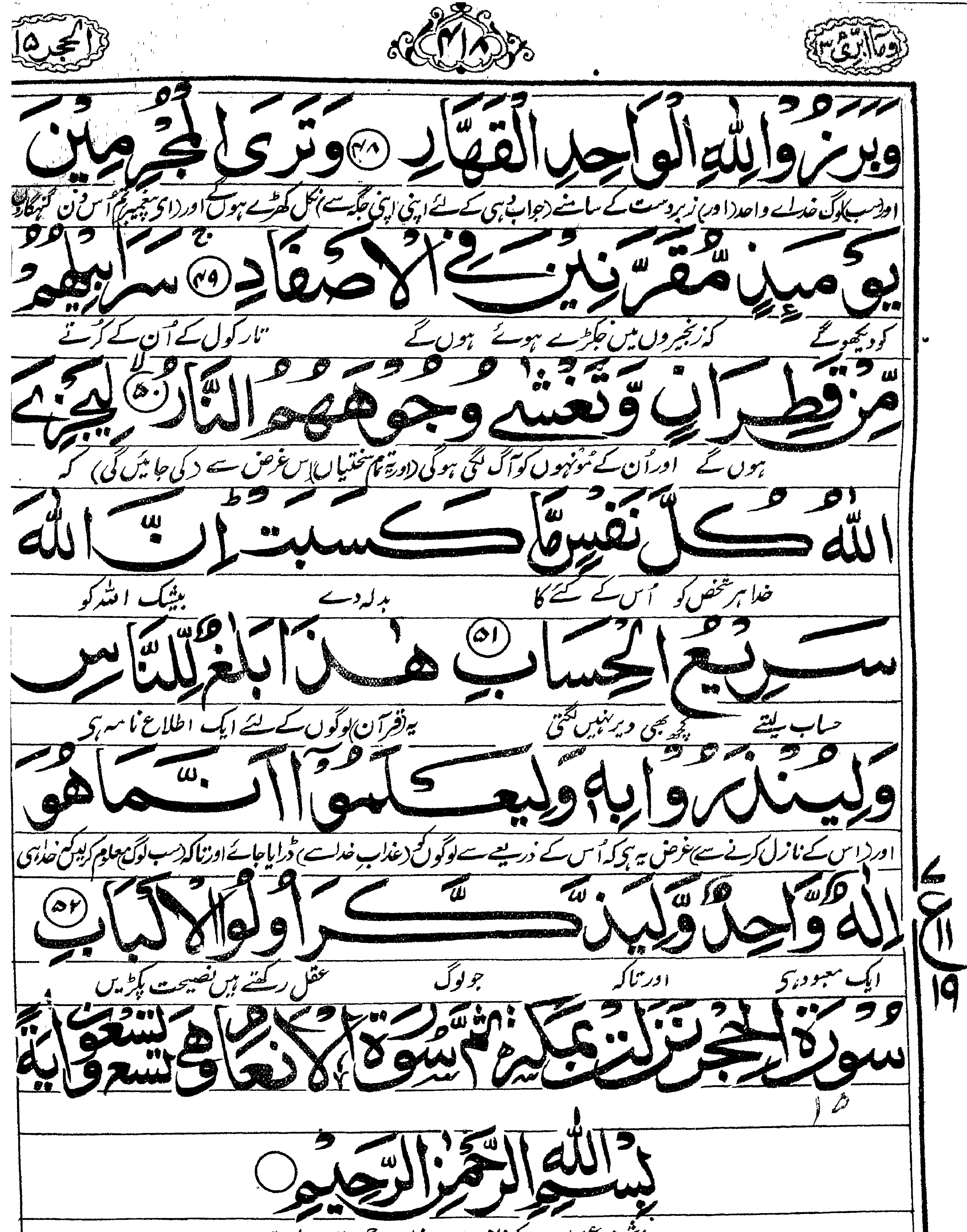

وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

اور (سب) لوگ خدائے واحد (اور) زبردست کے سامنے (جواب دہی کے لئے اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے اور (اے پیغمبر تم) اُس دن گنہگاروں

يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُمْ

کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے تارکول کے اُن کے کُرتے

مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ

ہوں گے اور اُن کے مونہوں کو آگ لگی ہوگی (اور یہ تمام سختیاں) اِس غرض سے (دی جائیں گی) کہ

اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ إِنَّ اللّٰهَ

خدا ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ دے بیشک اللہ کو

سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ

حساب لینے کچھ بھی دیر نہیں لگتی یہ (قرآن) لوگوں کے لئے ایک اطلاع نامہ ہے

وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ

اور (اس کے نازل کرنے سے) غرض یہ ہے کہ اُس کے ذریعے سے لوگوں کو (عذابِ خدا سے) ڈرایا جائے اور تاکہ (سب لوگ) معلوم کریں کہ خدا ہی

إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں نصیحت پکڑیں

ع ۷ / ۱۹

سورة الحجر نزلت بمكة ثم سورة الانعام وهي تسع وتسعون آية ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓرٰ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ﴿۱﴾

الرٰ۔ یہ کتاب (الٰہی) یعنی قرآن کی (چند) آیتیں ہیں جس کے مطالب ظاہر ہیں

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾

(ایک دن ہوگا کہ) کافر بہتیرے ہی ارمان کریں گے کہ (اے) کاش (ہم بھی) مسلمان ہوتے

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ

تو (اے پیغمبر) ان کو (ان ہی کے حال پر) رہنے دو کہ کھائیں (پئیں) اور (دنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھائیں اور (توقعات بیجا) ان کو غافل کئے رہیں پھر آخر

يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾

ان کو معلوم ہو ہی جائے گا۔ اور ہم نے کبھی کوئی بستی غارت نہیں کی مگر اس (کی تباہی) کے لئے ایک میعاد مقرر (پہلے سے) لکھی ہوئی (موجود) تھی

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا

کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی اور (اے پیغمبر کفار مکہ تم سے اس طرح پر خطاب کر کے) کہتے ہیں کہ اے شخص

الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَأْتِينَا

جس (کے ذہن میں یہ خبط سمایا ہے کہ اس) پر (خدا کے ہاں سے) قرآن نازل ہوا ہے تو تو دیوانہ ہے اگر تو (اپنے دعوی میں)

بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ

سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا سو ہم فرشتوں کو نہیں بھیجا کرتے

إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ

مگر فیصلے کے لئے اور (فرشتے نازل ہوں تو) پھر ان کو مہلت بھی نہ ملے ف بیشک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ

اور بیشک ہم ہی اس کے نگہبان بھی ہیں اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلے لوگوں کے (بہت سے) گروہوں میں پیغمبر بھیجے تھے

الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ

اور (ان لوگوں کا بھی یہی دستور تھا کہ) جب جب ان کے پاس پیغمبر آتا اس کی

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١١﴾ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾

ہنسی اڑاتے (تو جس طرح اگلے لوگ اپنے پیغمبروں کے ساتھ شرارتیں کرتے رہے) اسی طرح ہم (ان) کافروں کے دلوں میں بھی ویسی ہی شرارت ڈال دیتے ہیں

ف

مطلب یہ ہے کہ ایسے موقع پر فرشتے عذاب ہی لے کر آتے ہیں اور جب عذاب آیا تو کہ مہلت کیسی ۱۲

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا

(تو یہ قرآن پر ایمان لانے والے نہیں اور یہ رسم (کچھ انوکھی نہیں) اگلوں (ہی) سے ہوتی چلی آئی ہے اور اگر ہم

عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا

ان لوگوں پر آسمان کا ایک دروازہ بھی کھولدیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اُس دروازے سے آسمان پر چڑھ بھی جائیں تاہم یہی کہیں

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

کہ ہو نہ ہو ہماری آنکھیں متوالی ہو گئی ہیں (نہیں) بلکہ ہم لوگوں پر کسی نے جادو کر دیا ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ

اور ہم ہی نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اُس کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور

حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

ہر شیطان مردود سے اُس کی حفاظت کی (کہ وہاں شیاطین میں سے کوئی جانے نہیں پاتا) مگر چوری چھپے

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

کوئی بات سُن بھاگے تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارا (اُس کے کھدیڑنے کو) اُس کے پیچھے ہو لیتا ہے ف۱ اور ہم نے زمین کو پھیلایا (کہ آدمی اور

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِىَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

اور ہم نے اُس میں (میخ کی طرح) بھاری بوجھل پہاڑ گاڑ دئے (کہ زمین ایک وضع خاص پر رہے) ف۲ اور ہم نے اُس میں ہر ایک چیز

مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ

مناسب اُگائی اور (علاوہ بریں) زمین میں تم لوگوں کی معاش کے سازوسامان بنائے اور (نہ صرف تمہارے بلکہ دوسرے جانداروں کی روزی کے بھی)

لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا

جن کو تم روزی نہیں دیتے (بلکہ ہم دیتے ہیں) اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے ہاں سب کے خزانے (کے خزانے) بھرے پڑے ہیں مگر

نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ

ہم ایک اندازۂ معلوم (و مقرر) کے ساتھ اُن کو مخلوقات کے لئے بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی ہواؤں کو چلاتے ہیں جو پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اُٹھائے اُڑائے

ف۱ چاند سورج وغیرہ ستاروں کی رفتار کے حساب کے لئے فرضی طور پر آسمان کو لوگوں نے برابر کے بارہ حصوں میں تقسیم کرلیا ہے ہر ایک حصہ برج کہلاتا ہے اور ہر ایک حصے میں چند ستاروں کو ملا کر کوئی شکل ٹھہرالی ہے اور اُسی شکل کے نام سے وہ برج پکارا جاتا ہے مثلاً برج اسد برج حوت برج میزان وغیرہ چونکہ ستارے خدا کے بنائے ہیں اور ایسی طرح پر واقع ہوئے ہیں کہ لوگوں کو برجوں کی تقسیم اور نام زد کرنے کا موقع ملا ہے اس وجہ سے خدا نے تقسیم برج کو اپنی طرف نسبت کر دیا ہے۔ شہاب اُس ستارے کو کہتے ہیں جو رات کے وقت ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ انتظام الٰہی اس طرح پر واقع ہوا ہے کہ فرشتوں کو انتظام دنیا کے لئے خدا کے ہاں سے حکم ملتا ہے اور فرشتوں میں اُس کا چرچا ہونے لگتا ہے پیغمبر صاحب کے وقت سے پہلے شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی گفتگو سن آیا کرتے تھے اور دنیا میں جو لوگ کاہن ہوتے تھے یعنی پیشین گوئی کا پیشہ کرتے تھے شیاطین سے سن کر اور اپنی طرف سے ڈھکوسلے بنا کر لوگوں کو بہکا دیا کرتے تھے پیغمبر صاحب کے وقت سے شیاطین کا آسمان تک جانا بند ہوا تاہم ایک درجے تک انکی رسائی ہے لیکن جب کوئی شیطان فرشتوں کی گفتگو سننے لگتا ہے شہاب پھینک کر اُس کو ہٹا دیتے ہیں یہ معاملات ہم لوگوں کی فہم سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کرنے کی ضرورت نہیں جو بات قرآن کے الفاظ سے سمجھ میں آتی ہے اُس کو کان دبا کر سن لینا اور دل سے یقین کر لینا مسلمان کا کام ہے ۱۲

ف۲ صفحہ ۲۱۴ میں دیکھو

فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَٰكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَٰزِنِينَ ﴿۲۲﴾

پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے پھر ہم ہی وہ پانی تم کو پلاتے ہیں اور تم نے تو اُس کو جمع کر کے نہیں رکھا تھا (کہ ہم نے وہی برسا دیا ہو)

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَٰرِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

اور ہم ہی لوگوں کو جلاتے اور ہم ہی اُن کو مارتے ہیں اور (سب کے مرے پیچھے) ہم ہی اُن کے مال متاع کے وارث ہیں اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے ہیں

الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَـْٔخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَ

جو تم میں سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو تمھارے بعد آنے والے ہیں اور (اے پیغمبر)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

کچھ شک نہیں کہ تمھارا پروردگار ہی (قیامت کے دن) اُن سب کو (اپنے حضور میں) جمع کرے گا بلاشبہ وہ حکمت والا (اور سب کی) توں سے واقف ہے اور ہم ہی نے

الْإِنْسَٰنَ مِنْ صَلْصَٰلٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَانَّ

کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے آدم کو پیدا کیا اور ہم جنات کو

خَلَقْنَٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

(آدم سے بھی) پہلے لُو کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جبکہ تمھارے پروردگار نے

لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَٰلِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَٰلٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۸﴾

فرشتوں سے کہا کہ میں کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے ایک بشر کو پیدا کرنے والا ہوں

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ

تو جب میں اُس کو پورا بنا چکوں اور اُس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو تم اُس کے آگے سربسجود گر پڑنا

سَٰجِدِينَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾ إِلَّا

چنانچہ تمام فرشتے سب کے سب (آدم کے سامنے) سربسجود ہو گئے مگر

إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّٰجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ

ابلیس کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کے شمول سے انکار کیا (اِس پر خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس

ع ۲ / ۱۰ / ۲

(بقیہ صفحہ ۲۴)

ف ۲

اب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچی ہے کہ زمین گول ہے اور اپنے تو پر پیٹے گھاتی ہوئی آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے اگرچہ یہ باتیں عام مسلمانوں کے پچھلے خیالات کے خلاف ہیں مگر وہ خیالات مذہبی خیالات نہیں ہیں بلکہ فلسفہ یونانی سے لئے گئے ہیں۔ زمین گول ہو یا چپٹی اور حرکت کرے یا نہ کرے ان باتوں کو مذہب اسلام میں کچھ دخل نہیں وہ چپٹی ہے یا گول چلتی ہے یا ٹھہری ہوئی بہرحال خدا کی بنائی ہوئی ہے اور اُس میں قدرتِ خدا کی بے شمار نشانیاں ہیں اگر گول ہے تو اُس کا گول ہونا خدا کی قدرت کی دلیل ہے اور اگر چپٹی ہے تو اُس کا چپٹا ہونا خدا کی قدرت کی دلیل ہے اگر چلتی ہے تو اُس کا چلنا خدا کی قدرت کی دلیل ہے۔ اور اگر ٹھہری ہے تو اُس کا ٹھہرنا خدا کی قدرت کی دلیل ہے بہرکیف اب خیال یہ ہے کہ گول ہے۔ اور دوہری رفتار سے چلتی ہے اور اُس کا قطب شمالی طرف کا سرا اوپر کو کچھ اُٹھا ہوا ہے تو یہ وضع خاص پہاڑوں کے بوجھ سے پیدا ہوئی کہ جنوب کی طرف زیادہ بوجھ پڑا اور وہ سرا جھک گیا سو یہ بھی خدا کی قدرت کی دلیل ہے ۱۲

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

تجھ کو کیا (وجہ مانع) ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا وہ بولا میں وہ نہیں کہ

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ

ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہے (خدا نے) فرمایا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

(کہ سجدہ نہیں کرتا) تو بہشت سے نکل باہر ہو کہ تو راندۂ (درگاہ) ہے اور روز قیامت تک تجھ پر پھٹکار (پڑا) برسا کرے گی

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

(شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار (خیر) تو مجھکو اُس دن تک کی مہلت دے جبکہ آدم زاد قیامت میں دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے (خدا نے) فرمایا کہ (اچھا)

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

روز (قیامت کے) وقت معلوم تک کی تجھ کو مہلت دی گئی (شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار جیسی تو نے میری راہ ماری میں بھی

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

دنیا میں (سازوسامان زندگی کو) انھیں عمدہ کر دکھاؤں اور ان سب کو بہکاؤں تو سہی مگر ان میں سے تیرے خاص بندے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ

(کہ وہ میرے بہکائے) آنے والے نہیں خدا نے فرمایا کہ (بس) یہی خالص بندگی کی ایک سیدھی سڑک ہے (جو) ہم تک (آ) پہنچتی ہے جو ہمارے بندے (ہیں)

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾

اُن پر تو تیرا کسی طرح کا زور نہیں ہاں گمراہوں میں سے جو کوئی تیرے پیچھے ہولے (تو ہولے)

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

اور (ہاں) ایسے تمام لوگوں کے لئے (ہمارے ہاں سے آخری) وعدہ جہنم کا بھی ہے کہ اُس کے سات دروازے ہوں گے

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

ہر دروازے (میں سے داخل ہونے) کے لئے دوزخیوں کی ٹولیاں ہونگی الگ الگ (بٹی) پرہیزگار (وہ اُس دن بہشت کے)

ع ۳ ۱۹ ۳

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا

باغوں اور چشموں میں ہونگے (اور باغوں میں آتے وقت ہمارے فرشتے اُن سے کہیں گے کہ) سلامتی کے ساتھ باطمینان تمام (ان) باغوں میں تشریف لے جاؤ اور

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾

(دنیا میں ایک دوسرے کی طرف سے) ان کے دلوں میں کچھ رنجش رہی ہوگی تو اس کو بھی ہم نکال دینگے (اور یہ) ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ایسی خوش دلی کے ساتھ)

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ

ان کو بہشت میں کسی طرح کی تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ یہ (کبھی) بہشت سے نکالے جائیں گے (اے پیغمبر)

عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ

ہمارے بندوں کو آگاہ کردو کہ (ایک طرف) ہم بخشنے والے مہربان ہیں اور (دوسری طرف) ہمارا عذاب (بھی بڑا)

الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

موذی عذاب ہے اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سناؤ کہ جب ابراہیم کے پاس آئے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا

تو (پہلے) سلام کیا ابراہیم نے (جواب سلام کے بعد) کہا ہم کو تو تم سے ڈر لگ رہا ہے وہ بولے

تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى

آپ مطلق خوف نہ کیجیے ہم آپ کو ایک لائق فرزند (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری سناتے ہیں (ابراہیم نے) کہا کیا تم مجھے (بیٹے کے ہونے کی) خوشخبری دیتے ہو حالانکہ

اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ

مجھکو تو بڑھاپے نے آدبایا ہے تو اب کاہے کی خوشخبری سناتے ہو وہ لگے کہنے کہ ہم آپ کو سچی خوشخبری سناتے ہیں

فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ

تو آپ نا اُمید نہ ہوں (ابراہیم نے) کہا کہ گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے

رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

جو اپنے پروردگار کی رحمت سے نا اُمید ہو ف (پھر ابراہیم نے) کہا کہ (خدا کے بھیجے ہوئے فرشتو (اچھا پھر اب تم کو کیا مہم (درپیش) ہے

ف یعنی میں خدا کی طرف سے نا امید نہیں ہوں بلکہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجھکو تعجب معلوم ہوتا ہے ۱۲

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا

اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم (عذاب نازل کرنے کے لئے) ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں مگر لوط کا خاندان کہ ہم

لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾

اُن سب کو ضرور بچا لیں گے اِلّا اُن کی عورت (جسے) ہم نے تاک رکھا ہے کہ وہ ضرور اپنی قوم میں رہ جائے گی

ع ۱۶

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٦٢﴾

پھر جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) خاندانِ لوط کے پاس آئے تو (لوط نے) کہا کہ تم تو کچھ اجنبی (سے) لوگ (معلوم ہوتے) ہو

قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنَاكَ

وہ لگے کہنے (نہیں) بلکہ جس (عذاب) کے بارے میں تمھاری قوم کے لوگ شک کرتے تھے (کہ آئے بھی یا نہ بھی آئے) ہم وہی (عذاب) لے کر آئے ہیں اور ہم

بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ

(خدا کا) حکمِ قطعی لے کر تمھارے پاس آئے ہیں اور ہم (تم سے) سچ کہتے ہیں تو کچھ رات رہے سے تم اپنے خاندان کے لوگوں کو لے کر (اس بستی سے)

مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ

نکل جاؤ اور تم (ان سب) کے پیچھے رہنا اور تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر نہ دیکھے

وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ

اور جہاں (جانے کا) تم کو حکم دیا گیا ہے (یعنی ملک شام) اُسی طرف کو (سیدھے مُونہہ کئے) چلے جانا۔ اور ہم نے لوط کی طرف اِس بات کی قطعی وحی

الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ

کہ (یہ جو تمھاری قوم کے لوگ ہیں) صبح ہوتے ہوتے ان کی جڑ بنیاد کاٹ (کر پھینک) دی جائے گی (ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں) اور (اُدھر)

أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ

شہر کے لوگ (بارادۂ بد) خوشیاں مناتے ہوئے (لوط کے پاس) آموجود ہوئے (لوط نے) اُن سے کہا کہ یہ

ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

میرے مہمان ہیں (ان کے بارے میں) مجھکو فضیحت نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو

قَالُوٓا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيٓ

وہ بولے کیوں جی کیا ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں کی ممانعت نہیں کر دی تھی (کہ ان کو نہ آنے دیا کرو) لوط نے کہا اگر (ایسا ہی) تم کو کرنا ہے تو یہ میری بیٹیاں

إِن كُنتُمْ فٰعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ

(موجود) ہیں (ان سے نکاح کر لو) اے پیغمبر تمہاری جان کی قسم کہ یہ (لوط کی قوم کے لوگ) اپنی (بد)مستی میں

يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا

پڑے بہکتے تھے (وہ لوط کی کب سنتے تھے) غرض سورج کے نکلتے نکلتے ان کو ایک بڑے زور کی آواز نے آلیا پھر ہم نے

عٰلِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾

(اس بستی کو الٹ کر) اس کے اوپر کے حصے کو اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر (اوپر سے) برسایا کھڑنجے کا پتھراؤ

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾

کچھ شک نہیں کہ اس (واقعہ) میں ان لوگوں کے لئے جو (بات کی اصلیت کو) تاڑ جاتے ہیں (قدرت خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں ہیں اور ان کی

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِن كَانَ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ لَظٰلِمِينَ ﴿٧٨﴾

کچھ شک نہیں کہ اس بستی کی حالت میں ایمان لانے والوں کے لئے (قدرت خدا کی بہت بڑی) نشانی ہے اور (قوم لوط کی طرح) بن والے (یعنی شعیب کی امت کے لوگ بھی)

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ

تو ان سے بھی ہم نے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور (قوم لوط کی اور ان کی) دونوں کی بستیاں کھلے شارع عام پر (اجڑی ہوئی اب تک موجود) ہیں

أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا

حجر کے رہنے والوں (یعنی قوم ثمود) نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا اور (باوجودیکہ) ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں (مگر پھر بھی) وہ ان سے

مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

روگردانی ہی کرتے رہے اور امن کے خیال سے پہاڑوں کو تراش تراش کر

اٰمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾

گھر بناتے تھے تو ان کو (بھی) صبح ہوتے ہوتے بڑے زور کی آواز نے آلیا

ف — زمانے میں جب جب کسی طرح کا فساد پھیلا خدا نے اس کی اصلاح کے لئے کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا۔ بن والے جن کا ذکر اس آیت میں ہے شعیب علیہ السلام کی امت کے لوگ ہیں ان کا اصلی شہر مدین تھا اور مدین کے پاس ایک بہت بڑا بن واقع تھا تو وہ لوگ مدین والے بھی کہلاتے تھے اور بن والے بھی ان میں ڈنڈی مارنا کم تولنا اس کا بڑا رواج تھا اور اسی کی اصلاح کے لئے حضرت شعیب بھیجے گئے تھے تو انہوں نے شعیب کی ایک نہ سنی اور وہ بھی زلزلے اور کڑک سے تباہ ہوئے اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ اور مدین والوں کی بستیاں یہ سب پاس پاس ہیں اور عرب سے ملک شام کو جاتے ہوئے سر راہ ابھی تک دکھائی دیتی ہیں ١٢

فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

اور (اپنی حفاظت کی) جو تدبیریں کرتے تھے اُن کے کچھ بھی کام نہ آئیں اور ہم نے آسمان

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ

اور زمین کو اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اُس کو کسی بڑی مصلحت ہی سے بنایا ہے اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے تو (اے پیغمبر) کافروں کی شرارتوں کے

الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ

عمدگی کے ساتھ درگزر کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ہی (سب کا) پیدا کرنے والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے اور (اے پیغمبر)

آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے تم کو (سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کی) سات آیتیں عطا فرمائیں جو (نماز کی ہر رکعت میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں اور (یہ) قرآن کی ایک بڑی (عظیم) سورت

عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ

وہ جو ہم نے ان کافروں میں سے کئی قسم کے لوگوں کو (دنیا کے چند روزہ) فائدوں سے بہرہ مند کر رکھا ہے تم اُن پر اپنی نظر نہ دوڑانا اور (دین کی

عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا

ان (کے حال) پر افسوس بھی نہ کرنا اور مسلمانوں سے (گو کیسے ہی غریب ہوں ہمیشہ) جھک کر ملنا ف۱ اور (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں تو

النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ

کھلے طور پر (تم سب کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں (اے پیغمبر ہم نے اُسی طرح یہ قرآن تم پر نازل کیا ہے) جیسے ہم نے (ان کافروں سے پہلے

جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾

(اپنے) قرآن (یعنی اُس کتاب) کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (یعنی بعض احکام کو مانا اور بعض کو نہیں) سو (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم ہے کہ ہم ان سب سے

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ

ع الربع

اِن کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے۔ پس جو تم کو حکم دیا گیا ہے اُس کو کھول کر سُنا دو اور

الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ

مشرکین کی مطلق پروا نہ کرو یہ لوگ جو (تم پر) ہنستے (اور

ف ۱

اِخفِض جناحک للمؤمنین کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ مسلمانوں کے لئے اپنا بازو جھکا دینا یہ اہل عرب کا محاورہ ہے اور اس سے مراد ہے تواضع۔ خاطر۔ مدارات دل جوئی۔ ہم نے ترجمے میں اپنے محاورے کے لحاظ سے صرف جھکنا لیا ہے ۱۲

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ

خدا کے ساتھ دوسرے دوسرے معبود قرار دیتے ہیں تمھاری طرف سے ہم ان (کی سزا دہی) کو بس کرتے ہیں تو آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا اور

نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ

ہم کو معلوم ہے کہ یہ کافر جیسی جیسی باتیں کہتے ہیں اُن کی وجہ سے تم تنگ دل ہوتے ہو تو تم اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ اُس کی تسبیح (و تقدیس)

كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

(اُس کی جناب میں) سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو یہاں تک کہ تم کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے ف۱

ع ٦ ٢٠ ٦

ف۱ قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ یقین کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو مگر حدیث میں آیا ہے کہ یہاں یقین سے مراد موت ہے اور عرب کا محاورہ بھی یہی ہے کہ موت کو یقین کہتے ہیں کیونکہ اُس کا آنا تمام یقینوں سے بڑھ کر ہے ۱۲

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ اِلَّا الْاَرْبَعَ اٰيَاتٍ مِنْ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

16

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (یعنی روزِ قیامت) آیا (کا آیا) تو (بے فائدہ) اُس کے لئے جلدی مچاؤ پیغمبر (ان کے) شرک سے خدا (کی ذات) پاک اور بالاتر ہے

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ

وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو)

اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں تو ہم سے ڈرتے رہو اُسی نے کسی (بڑی) مصلحت سے آسمان و زمین کو پیدا کیا

بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

تو یہ لوگ جو (دوسروں کو اُس کا) شریک بناتے ہیں وہ اُس سے (پاک اور) بالاتر ہے اُسی نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا

با ایں ہمہ وہ ایک دم سے لگا کھلم کھلا (خدا ہی کے بارے میں) جھگڑنے اور اُسی نے چار پایوں کو پیدا کیا

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۵ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

جن کی کھال اور اُون میں تم لوگوں کی جڑاول ہے اور بھی بہت طرح کے فائدے ہیں اور ان میں سے (بعض کو) تم کھاتے (بھی) ہو اور جب

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝۶ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ

شام کے وقت ان کو (جنگل سے) چرا کر گھر واپس لاتے ہو اور جب صبح (جنگل) چرانے لیجاتے ہو تو ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک

تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ

تم بے جانکاہی نہیں پہونچ سکتے چارپائے وہاں تک تمہارے بوجھ (بھی) اُٹھا کر لیجاتے ہیں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر بڑی شفقت کرنیوالا

رَّحِيْمٌ ۝۷ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ

(اور) مہربان ہے اور اُسی نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم ان سے سواری لو اور (سواری کے علاوہ یہ چیزیں) موجب زینت (بھی ہیں)

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَ

(اور بہت چیزیں) پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے اور (دین کے) رستے دو قسم کے ہیں ایک سیدھا رستہ (جو دُھر) خدا تک (پہونچاتا) ہے اور بعض ٹیڑھے (ہیں)

ع ۹

لَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ

خدا چاہتا تو تم سب کو سیدھا ہی رستہ دکھا دیتا وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آسمان سے

مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰ يُنْۢبِتُ لَكُمْ

پانی برسایا جس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور (کچھ ایسا ہے کہ) اُس سے درخت (پرورش پاتے) ہیں جن میں تم اپنے مویشیوں کو چراتے ہو

بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ

اُسی پانی سے خدا تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) ایک (بڑی) نشانی ہے اور اُسی نے رات

وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ

اور دن اور سورج اور چاند کو (ایک اعتبار سے) تمہارا تابع کر رکھا ہے اور (اسی طرح) ستارے بھی اُسی کے حکم سے (تمہارے) تابع (فرمان) ہیں ف۱

لہ جاڑے کے سامان کو جڑاول کہتے ہیں ۱۲

ف۱ رات اور دن اور چاند اور سورج اور ستارے ان چیزوں کو تابع فرمان اس لئے فرمایا کہ ان سے آدمی کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں تو اس اعتبار سے وہ گویا آدمی کے تابع ہوئے ۱۲

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ

جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لئے اِن چیزوں میں (قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں اور (بہت سی) چیزیں جو تمھارے (فائدے کے) لئے

فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾

روئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں (اور) اُن کی مختلف رنگتیں ہیں ان میں (بھی) اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں (قدرت خدا کی بڑی)

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا

اور وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے (ایک اعتبار سے) دریا کو (تمھارا) مطیع کر دیا ہے تاکہ اُس میں سے تم (مچھلیاں نکال کر اُن کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ

مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَ

اُس میں سے زیور (کی چیزیں یعنی جواہرات) نکالو جن کو تم لوگ پہنتے ہو اور (اے مخاطب) تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (پانی کو) پھاڑتی ہوئی دریا میں چلی جا رہی ہیں اور

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ

(دریا کو اس لئے بھی تمھارا مطیع کیا ہے) تاکہ تم لوگ خدا کا فضل (یعنی تجارت کے فائدے) تلاش کرو اور تاکہ (آخر کار ان سب منفعتوں پر نظر کر کے)

فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ

(بھاری بوجھل) پہاڑ زمین میں گاڑے تاکہ زمین تمھیں لے کر کسی اَور طرف کو نہ جھکنے پائے اور اُسی نے ندیاں اور رستے بنائے تاکہ تم

تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَنْ

(اپنی) منزل مقصود کو پہنچو اور (مسافروں کے لئے اَور بھی بہت نشانیاں (قرار دیں کہ اُن کے ذریعے سے رستے کی شناخت کریں) اور لوگ ستاروں سے

يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ

پیدا کرے وہ اُن (بتوں) کی برابر ہو گیا جو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے پھر کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور اگر

تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨﴾

خدا کی نعمتوں کو گنا چاہو تو (اتنی بہت ہیں کہ تم) اُن کو پورا پورا گن نہ سکو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ تمھاری ناشکری پر بھی سزا نہیں دیتا)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾

(اُن کا حال یہ ہے کہ) وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود بنائے جاتے ہیں

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾

مرُدے ہیں جن میں جان نہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب (قیامت ہوگی اور مرُدے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے (پھر یہ قیامت میں کیا کام آسکتے ہیں)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

(لوگو!) تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو جو لوگ روزِ آخرت کا یقین نہیں رکھتے

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ

اُن کے دل (ہی کچھ) اس قسم کے ہیں کہ کیسی ہی واجبی بات ہو) انکار (ہی) کیے چلے جاتے ہیں اور وہ (بڑے) مغرور ہیں

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

یہ لوگ جو کچھ چھپا کر کرتے اور جو کچھ ظاہر میں کرتے ہیں بیشک اللہ (سب کچھ) جانتا ہے وہ

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ

غرور کرنے والوں کو (بالکل) پسند نہیں کرتا اور جب ان (کافروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ

اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا

تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ (جی) اگلوں کے قصے ہیں (ان کے اس کہنے کا ضروری) نتیجہ یہ ہے کہ

اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ

قیامت کے دن اپنے (گناہوں کے) سارے بوجھ اور جن لوگوں کو بے سمجھے بوجھے

يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ

گمراہ کرتے ہیں اُن کے (گناہوں کے) بوجھ بھی انھیں کو اٹھانے پڑیں گے (دیکھو) کیسا بُرا بوجھ ہے جو یہ لوگ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی (خدا کے خلاف) تدبیریں کی تھیں تو خدا نے اُن (کے منصوبوں) کی عمارت کی جڑ بنیاد سے خبر لی

(بین السطور حاشیہ:) ع ١٢ / ٨

ع ٤ / ٩

(حاشیہ:) یعنی لوگ اُن کو بناتے ہیں ١٢

فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

تو اُس (خیالی عمارت) کی چھت (دھڑام سے) اُنھیں پر اُن کے اوپر سے گر پڑی (اور سارے منصوبے غلط ہو گئے) اور

حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

جدھر سے اِن کو خبر تک نہ تھی عذاب نے اِن کو آ لیا پھر (اسی پر بس نہیں) قیامت کے دن خدا ان کو (اور بھی) رسوا کرے گا اور (ان سے) پوچھے گا

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ

کہ تم نے جو میرے شریک (بنا رکھے تھے اور) جن کے بارے میں تم (اہل ایمان سے) لڑا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں (اس وقت ان سے تو کچھ...

اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾

(دنیا میں حق بات کی) سمجھ دی گئی تھی وہ بول اٹھیں گے کہ آج کے دن فضیحت اور خرابی (یہ ساری مصیبت) کافروں پر ہے

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا

(ان کا حال یہ ہے) کہ (دنیا میں بھی) فرشتوں نے جس وقت ان کی روحیں قبض کی تھیں (اور یہ) لوگ (شریک خدا بنا کر) اپنے اوپر ستم کر رہے تھے تو جن سے دنیا میں لڑا

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا

کرتے تھے پیغام صلح ڈال چلیں گے (اور معذرت کے طور پر کہیں گے) کہ ہم تو (اپنے نزدیک) کسی قسم کی برائی نہیں کرتے تھے (اس پر خدا فرمائے گا کہ) ہاں ہاں (تم نے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

تم کرتے تھے اللہ اُس سے خوب واقف ہے سو جہنم کے دروازوں سے (دوزخ میں) جا داخل ہو اور اُسی میں سدا (سدا کو) رہو

فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

غرض غرور کرنے والوں کا بھی (کیا ہی) بُرا ٹھکانا ہے اور جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن سے کہا جاتا ہے

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ

کہ تمھارے پروردگار نے کیا نازل کیا تو جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا جن لوگوں نے بھلائی کی اُن کے لئے

هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ

اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو اُس سے بھی کہیں بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر (کیسا) عمدہ ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

یعنی (اُن کے) ہمیشہ رہنے کے (لئے بہشت کے) باغ ہیں جن میں جا داخل ہوں گے اُن (باغوں) کے تلے

الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ

نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور جس چیز کو (ان کا) جی چاہے گا وہاں اُن کے لئے موجود پرہیزگاروں کو اللہ ایسا ہی عوض دیتا ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ

جن کی جانیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک کی گندگی سے) پاک صاف ہوتے ہیں (اور جب) فرشتے (قبض روح کے لئے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾ هَلْ

سلام علیک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے (نیک) عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اُن کے صلے میں جنت میں جا داخل ہو (اے پیغمبر) کیا

يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

(یہ لوگ) اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی روحیں قبض کرنے کے لئے) ان کے پاس آ موجود ہوں یا تمہارے پروردگار کا حکم (یعنی عذاب)

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُنھوں نے بھی ایسا ہی کیا اور خدا نے اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

وہ (کفر کے اختیار کرنے سے) اپنے اُوپر آپ ظلم کرتے رہے۔ انجام یہ ہوا کہ (جیسے برے عمل کرتے تھے ویسے ہی) اُن کے عملوں کے بُرے نتیجے ان کو ملے

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع ۹ ۱۰

اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہو کر رہا اور

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ

مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ تو ہم ہی اُس کے سوا کسی اور چیز کی پرستش کرتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ

اور نہ ہمارے بڑے (ہی کرتے) اور نہ ہم اُس کے (حکم کے) بدون (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھہراتے

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾

جو لوگ اِن سے پہلے ہوگزرے ہیں اُنھوں نے بھی ایسا ہی (حیلہ حوالہ) کیا تو پیغمبروں پر سوا اس کے کہ (احکام خدا کو) صاف طور پر پہنچا دیں اور

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا

اور ہم نے ہر ایک اُمت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر (اس بات کے سمجھانے کے لئے) بھیجتے رہے ہیں کہ (لوگو!) خدا کی عبادت کرو اور (شیطان)

الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ

سرکش (کے اغوا) سے بچتے رہو تو اُن میں سے بعض کو تو خدا نے ہدایت دی اور اُن میں سے بعض (کے سر) پر

الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

گمراہی سوار ہوئی تو (لوگو!) روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (پیغمبروں کے)

الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (اے پیغمبر) اگر تم کو ان لوگوں کے راہِ راست پر آجانے کا شوق ہو تو (اس خیال کو چھوڑ دو کیونکہ) خدا

مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور کوئی ایسے لوگوں کی مدد کو بھی نہیں کھڑا ہوتا (کہ ان کو عذاب سے بچالے) اور یہ لوگ

أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اُس کو خدا (دوبارہ) نہیں اٹھائے گا (اے پیغمبر ان سے کہو کہ) ضرور (اٹھا کھڑا کرے گا) یہ اس کا

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

مگر اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں کرتے (مردوں کا جلا اٹھانا) اس لئے (ضروری ہے) کہ جن چیزوں میں یہ لوگ (دنیا میں)

يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾

اختلاف کرتے رہتے ہیں (قیامت کے دن) خدا (اصل حقیقت کو) ان پر ظاہر کر دے۔ اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہی بر سر غلط تھے

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ ع ٥

جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو اس سے ہمارا کہنا اس کے بارے میں اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم اس کو فرما دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (تو ہم کو مردوں کا

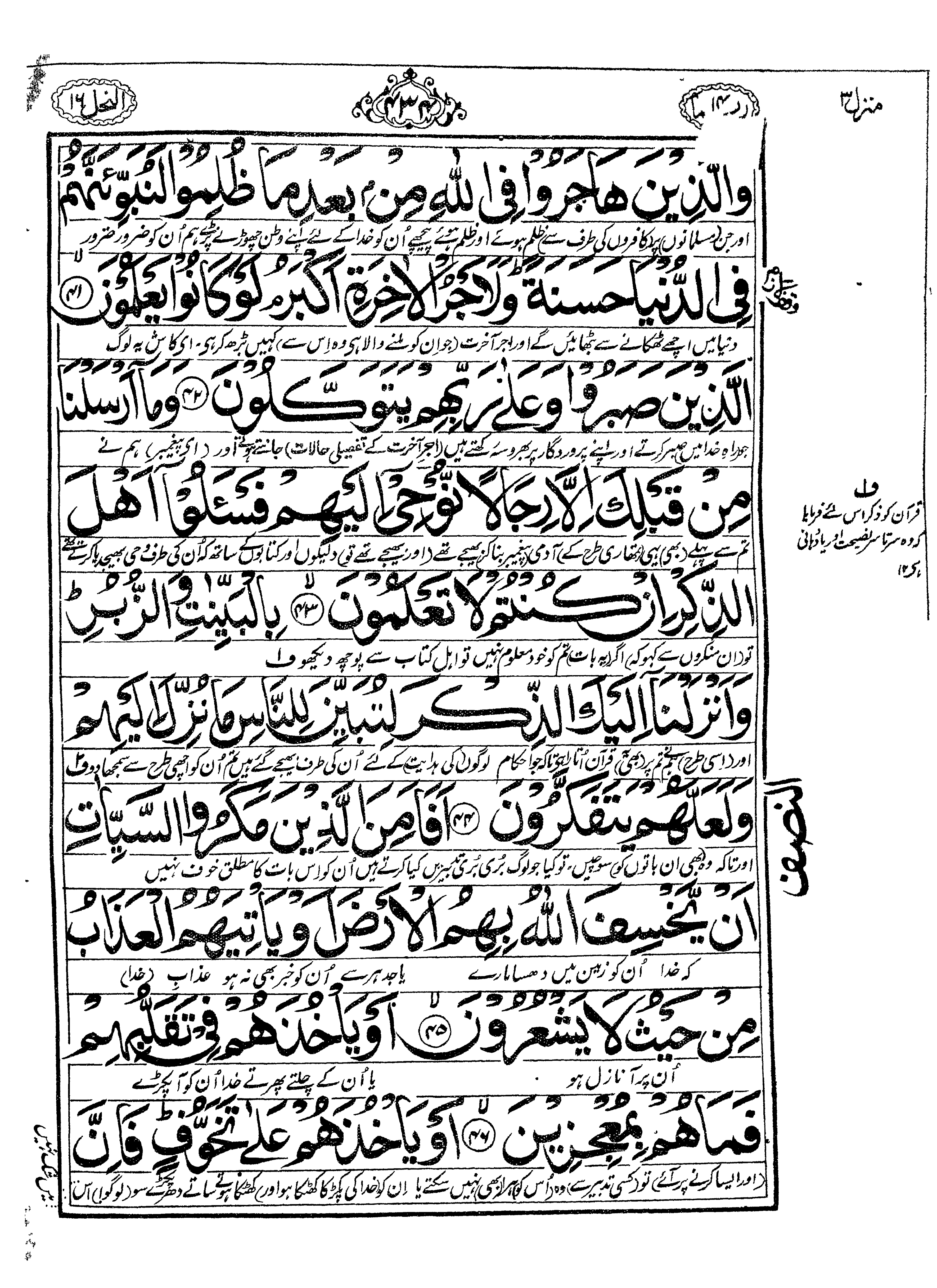

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

اور جن (مسلمانوں) پر (کافروں کی طرف سے) ظلم ہوئے اور ظلم ہوئے پیچھے اُن کو خدا کے لیے اپنے وطن چھوڑنے پڑے ہم اُن کو ضرور ضرور

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

دنیا میں اچھے ٹھکانے سے بٹھائیں گے اور اجر آخرت (جو اُن کو ملنے والا ہی وہ اس سے) کہیں بڑھ کر ہے۔ اے کاش یہ لوگ

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

جو راہ خدا میں صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (اجر آخرت کے تفصیلی حالات) جانتے ہوتے اور (اے پیغمبر) ہم نے

مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔــلُوْٓا اَهْلَ

تم سے پہلے (بھی) ہی (تمھاری طرح کے) آدمی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے (اور بھیجے تھے تو) دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ کہ اُن کی طرف وحی بھیجا کرتے تھے

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ

تو (ان منکروں سے کہو کہ) اگر (یہ بات) تم کو خود معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ دیکھو ف۱

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اور (اسی طرح) ہم نے تم پر (بھی) یہ قرآن اتارا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کی ہدایت کے لئے اُن کی طرف بھیجے گئے ہیں تم اُن کو اچھی طرح سے سمجھا دو ف۲

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ

اور تاکہ وہ (بھی) ان باتوں کو سوچیں۔ تو کیا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں اُن کو اس بات کا مطلق خوف نہیں

اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ

کہ خدا اُن کو زمین میں دھنسا مارے یا جدھر سے اُن کو خبر بھی نہ ہو عذاب (خدا)

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ

اُن پر آ نازل ہو یا اُن کے چلتے پھرتے خدا اُن کو آ پکڑے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ

(اور ایسا کرنے پر آئے) تو (کسی تدبیر سے) وہ (اُس کو) ہرا بھی نہیں سکتے یا اُن کو (خدا کی پکڑ کا) کھٹکا ہو اور کھٹکا ہوتے ساتے دھر پکڑے سو (لوگو) آپ

وقف لازم

النصف

ف۱ قرآن کو ذکر اس لئے فرمایا کہ وہ سرتا سر نصیحت اور یاد دہانی ہے ۱۲

رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن

کہ ... تمھارا پروردگار بڑی ہی شفقت والا مہربان ہے۔ کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کسی چیز کی طرف نظر نہیں کی

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ

کہ اُن (چیزوں) کے سائے (کبھی) داہنی طرف کو اور (کبھی) بائیں طرف کو جھکے ہوتے ہیں گویا اللہ کے آگے سر بسجود ہیں اور

دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں اور جتنے جاندار آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں (سب) اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں

مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾

اور (نیز) فرشتے اور وہ (حکم خدا سے) سرتابی نہیں کرتے

يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾

ع ۶ السجدة ۱۲
وعند بعض السجدة علی قوله لایستکبرون

(اور) اپنے پروردگار سے جو اُن کے اوپر ہے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں اور (اُس کی جناب سے) جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

اور (لوگو!) خدا نے حکم دیا ہے کہ دو دو معبود نہ ٹھہراؤ بس وہی (خدا) ایک معبود ہے

فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو صرف ہمارا ہی خوف رکھو اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے

وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم

اور اُسی کی فرماں برداری لازم ہے تو کیا تم لوگ خدا کے سوا (دوسری دوسری چیزوں) سے ڈرتے ہو اور

مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ

جتنی نعمتیں تم کو حاصل ہیں سب خدا ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو کوئی تکلیف پونہچتی ہے تو اُسی کے آگے

تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ

بلبلاتے ہو پھر جب وہ اس تکلیف کو تم پر سے دور کر دیتا ہے تو اُسی دم تم میں سے کچھ لوگ

مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ

اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنا چلتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے اُن کو دی تھیں اُن کی ناشکری کریں

فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا

تو (خیر) دنیا کے چند روزہ فائدے اُٹھا لو پھر آخر کار (قیامت میں) تو تم کو معلوم ہو ہی جائے گا۔ اور ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اس میں یہ لوگ

لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ

حصہ بھی ٹھہراتے ہیں جن کی اصل حقیقت) کو بھی نہیں جانتے سو خدا کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم کہ

عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ

جیسی جیسی بہتان بندیاں تم کرتے رہے ہو قیامت کے دن تم سے ضرور اُن کی باز پُرس ہونی ہے اور یہ لوگ (فرشتوں کو) خدا کی بیٹیاں

وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ

(خدا کے لئے بیٹیاں) اور ان کے لئے من مانے (بیٹے) اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی جائے

ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ

تو (مارے رنج کے) اُس کا مونہہ کالا پڑ جائے اور زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے ف۱ لوگوں سے

الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ

بیٹی کی عار کے مارے جس کے پیدا ہونے کی اُس کو خبر دی گئی ہی چھپا چھپا پھرے (اور دل میں منصوبے سوچے کہ آیا ذلت برداشت کر کے بیٹی کو رہنے دے

أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾

یا اُس کو مٹی میں گاڑ دے دیکھو تو (خدا کے بارے میں) ان لوگوں کی کیا بُری رائے ہی ف۲

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ

بُری (بُری) باتیں تو اُن ہی لوگوں کے مناسب حال ہیں جو کافر ہیں اور روز آخرت کا یقین نہیں کرتے اور اللہ کی شان کے مناسب

الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

تو وہ باتیں ہیں جو (عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے) اعلیٰ ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہی ف۳ اور اگر

ع ۱۰ / ۱۲

ف۱

کظیم کے لفظی معنی ضبط کرنے کے ہیں مطلب یہ ہی کہ چارو ناچار اُس کو اپنا غصہ ضبط کرنا پڑے اور غصے کے ضبط کو ہمارے محاورے میں پی جانا بھی کہتے ہیں اسی لحاظ سے ہم نے "زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے" ترجمہ کر دیا ہی ۱۲

ف۲

یعنی باوجود اس کے کہ بیٹیوں سے خود عار رکھتے ہیں۔ مگر خدا کے لئے اُن کا ہونا تجویز کرتے ہیں ۱۲

ف۳

اول تو خدا سرے سے اولاد ہی نہیں رکھتا کہ اولاد کا رکھنا اُس کی بے نیازی اور وحدت کے خلاف ہی اور پھر بیٹیاں کہ وہ تو اولاد میں سے بھی گئی گزری ہوئی ہیں یہاں تک کہ آدمی بھی اُن کا ہونا اپنے حق میں موجب عار سمجھتے ہیں تو مطلب یہ ہی کہ ذلت اور حقارت اور احتیاج کی جتنی باتیں ہیں وہ کافروں کے مناسب حال ہیں۔ رہا خدا وہ تو ایسی باتوں سے جو موجب کسر شان ہیں پاک اور بالاتر ہی ۱۲

اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ

خدا بندوں کو اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو باقی نہ چھوڑتا مگر

يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

(وہ) ایک وقتِ مقرر تک ان کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا (وہ) وقت آپہونچتا ہے ۔ تو اُس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا

اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور (یہ لوگ) جن چیزوں کو آپ نہیں پسند کرتے اُن کو خدا کے لئے تجویز کرتے ہیں

يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ

اور اپنی زبان سے جھوٹ جھوٹ دعوے بھی کرتے جاتے ہیں کہ (آخرت میں بھی) اُن کے لئے بھلائی ہے

لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ

(بھلائی تو نہیں) البتہ اُن کے لئے دوزخ ہے بلکہ یہ (دوزخیوں کے) پیشرو ہیں (اے پیغمبر) خدا کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم

لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

تم سے پہلے بھی ہم نے اُمتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے (اُن کی راہ ماری اور) اُن کے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

سو وہی (شیطان) اِس زمانے میں اِن (کفار مکہ کا بھی) رفیق (بنا ہوا) ہے اور (آخرِ کار) اِن کو عذاب دردناک (ہونا) ہے

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر (یہ) کتاب اِسی غرض سے اُتاری ہے کہ جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں وہ اِن کو اچھی طرح سمجھا دو

فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ

علاوہ بریں (یہ قرآن) ایمان والوں کے لئے (موجبِ) ہدایت و رحمت ہے اور اللہ ہی نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

آسمان سے پانی برسایا پھر اُس (پانی) کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے (از سرِنو) زندہ کر دیا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ

کچھ شک نہیں کہ جو لوگ (بات کو) سنتے (سمجھتے) ہیں اُن کے لئے اِن واقعات میں (قدرت خدا کی ایک بڑی) نشانی ہے۔ اور (لوگو) تمھارے لئے

فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ

چارپایوں میں بھی سوچنے کی جگہ ہے کہ اُن کے پیٹ میں جو (الا بلا بھری) ہے اُس سے یعنی

فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ

گوبر اور خون میں سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جس کو پینے والے آسانی سے (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں

مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ

(اسی طرح) کھجورا ور انگور کے پھلوں سے (ہم تم کو اُن کا شیرہ پلاتے ہیں) کہ تم اُن کی شراب بناتے ہو ف١ اور

رِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

(یوں بھی) اُن کو عمدہ روزی سمجھکر دوسری دوسری طرح پر کام میں لاتے ہو جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لئے ان چیزوں میں بھی

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اور (اے پیغمبر) تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں میں

وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور درختوں میں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں بنالیتے ہیں اُن میں چھتے بنا پھر ہر طرح کے پھلوں میں سے (اُن کا عرق) چوستی پھر

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

پھر (مرکے) اپنے پروردگار کے آسان طریقوں پر چلی جا ف٢ مکھیوں کے پیٹ سے

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ

پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) جس کی رنگتیں طرح طرح کی ہوتی ہیں (اور) اُس میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کی شفا ہے بیشک

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ

غور کرنے والوں کے لئے اس میں بھی (قدرت خدا کی ایک بڑی) نشانی ہے اور (لوگو) خدا ہی نے تم کو پیدا کیا پھر

ع ٨ ٥ ١٤

ف١ شراب کا پینا حرام ہے۔ مگر باایں ہمہ اس میں ایک خدا کی قدرت ہے کہ انگور حلال طیب ہے اور اُس کا کھانا کوئی برا اثر پیدا نہیں کرتا مگر اُس کے سڑنے سے اُس میں خدا کی قدرت سے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی عقل زائل ہوجاتی ہے۔١٢

ف٢ شہد کی مکھیوں کے عجیب حالات ہیں کہ اُن کے چھتوں کے خانے اصول علم ریاضی کے مطابق بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ تھوڑی سے تھوڑی جگہ میں بہت سے بہت شہد آئے شہد کے چھتے میں ایک سلطنت کا سا انتظام پایا جاتا ہے۔ مکھیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور چھتے کی تمام مکھیاں اُس کی فرمانبردار مکھیوں میں کئی قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنے کی کچھ پہرا دینے والی۔ پہاڑی لوگ بیٹیوں کے جہیز میں شہد کے چھتے دیتے ہیں جو چھتا دینا منظور ہوا اُس کی ملکہ کو پکڑ کر حوالے کر دیا سب مکھیاں اُس کے ساتھ ہولیں۔ مکھیاں بہار کے موسم میں شہد جمع کرتیں اور موسم خزاں کے لئے اُس کا ذخیرہ رکھتیں جب اُن کو چھتے کا چھوڑ دینا منظور ہوتا ہے تو باقی ماندہ تمام شہد چاٹ جاتی ہیں غرض ان مکھیوں میں بہت سے عجائبات قدرت الٰہی ہیں جن طریقوں سے مکھیاں شہد جمع کرتی اور اُس کی حفاظت رکھتی ہیں۔ انھیں کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ طریقے خدا نے اُن کو تعلیم کئے ہیں۔١٢

يَتَوَفّٰكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ

وہی تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عمر کی بدترین حالت کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تاکہ بہتیرا کچھ جاننے کے پیچھے

بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ

(ایسے سترے بہترے ہو جائیں کہ کچھ نہ جان سکیں بیشک اللہ (ہی سب کچھ) جاننے والا قدرت والا ہے ف۱ اور خدا ہی نے

بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ

روزی میں تم میں سے بعض کو بعض پر برتری (یعنی زیادہ روزی) دی ہے تو جن کو زیادہ (روزی) دی گئی ہے (وہ)

رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ

اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیردستوں (یعنی نوکروں غلاموں) کو نہیں دے دیا کرتے کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں ف۲ اور تم ہی میں سے خدا نے تمہارے لئے

اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ

(تمہاری) بیبیوں کو پیدا کیا اور (اسی طرح) تمہاری بیبیوں سے تمہارے لئے (تمہارے) بیٹوں اور

حَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ

پوتوں کو پیدا کیا اور تم کو اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو کیا یہ لوگ بالکل جھوٹے (معبودوں کے منعم ہونے) کا یقین کرتے ہیں

وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں (حالانکہ واقع میں منعم وہی ہے) اور خدا کے سوا اُن (معبودوں) کی پرستش کرتے ہیں

اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو آسمان و زمین سے ان کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے

شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ

اور نہ (ایسے اختیار پر) دسترس پا سکتے ہیں۔ تو (دنیا کے بادشاہوں کے قیاس پر) خدا کے لئے مثالیں تصنیف نہ کرو

ع ۵ / ۱۵ / ۹

ف۱ تھوڑی دور آگے چل کر آدمی کی ابتدائی پیدائش کا اس طرح بیان ہے وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت آدمی پیدا ہوتا ہے تو بے عقل محض ہوتا ہے اور اسی مضمون کو سعدی نے اپنی زبان میں یوں بیان کیا ہے۔ سہ
مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد
آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آں بناگاہ کسی گشت بچیزے برسید
ویں بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
اس مقام پر انسان کی آخری حالت کا بیان ہے کہ جب وہ بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو سترا بہترا ہو کر بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے ۱۲

ف۲ یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا انتظام اختلاف حالت پر مبنی ہے اگر سب آدمی سب باتوں میں یکساں ہوں تو کیوں کوئی حاکم ہو اور کوئی محکوم اور کیوں کوئی محتاج اور کوئی محتاج الیہ کیوں کوئی کثیر الاولاد اور کوئی بے اولاد کیوں کوئی مالک مکان اور کوئی کرایہ دار لیکن جس طرح یہ اختلاف حالت خدا کے کرنے سے ہے اسی طرح اس اختلاف کا دنیا میں قائم رکھنا خدا کے انتظام سے ہے چنانچہ چور اچکے ڈاکو غاصب اسی قاعدے کو توڑنا چاہتے ہیں جن سے لوگوں کی عافیت میں خلل پڑتا ہے پس دنیا میں امن اسی سے قائم ہے کہ اختلاف حالت جو اضطراری بات نہیں باقی رہے الغرض یہ ایک نعمت ہے اور خدا کی دی ہوئی نعمت ہے کیونکہ انسان نے نہ اختلاف حالت اپنے اختیار سے پیدا کیا اور نہ اپنے اختیار سے اُس کو باقی رکھ سکتا ہے پس ہو نہیں سکتا کہ نعمت خدا کا اقرار ہو اور نعمت کے دینے والے سے انکار۔ خلاصہ یہ ہے کہ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ کے یہ معنے ہم نے سمجھے ہیں ۱۲

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللَّهُ

(ٹھیک مثال کا دینا) اللہ کو معلوم ہے اور تم کو معلوم نہیں ف۱ ایک مثال خدا بیان فرماتا ہے

مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ

کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملک۔ جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک (دوسرا شخص ہے خود مختار) جس کو ہم نے

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ

اپنی سرکار سے اچھی (معقول) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے (چھپے چھپائے اور کھلے خزانے) جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے کیا (ایسے دو شخص)

يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

برابر ہو سکتے ہیں (یہ مثال سن کر مشرکین ضرور بول اٹھیں گے کہ نہیں برابر ہو سکتے تو اے پیغمبر تم ان سے کہو) الحمد للہ مگر (ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ)

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ

اور خدا (ایک دوسری) مثال دیتا ہے کہ دو آدمی (ہیں) ان میں کا ایک گونگا (اور گونگا ہونے کے علاوہ وہ پرایا غلام ہے)

لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ

(خود) کچھ نہیں کر سکتا اور (گونگے ہونے کی وجہ سے) وہ اپنے آقا کا بار خاطر بھی ہے کہ جہاں کہیں اس کو بھیجے

لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ

اس سے کچھ بھی ٹھیک نہیں بن آتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں جو (لوگوں کو)

بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾ وَلِلَّهِ

حد اعتدال پر قائم رہنے کو کہتا اور خود بھی اعتدال یعنی انصاف کے سیدھے رستے پر قائم ہے ف۳ اور

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا

آسمان اور زمین کی مخفی باتیں اللہ ہی کو (معلوم ہیں) اور قیامت کا واقع ہونا تو بس ایسا ہے

كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾

جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی) جلد تر ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

ع ۱۰ ۶ ۱۶

ف۱ مشرکوں نے شرک کی تہ دلیلیں اکیا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں کہ جس طرح بادشاہوں کے ہاں با اختیار وزیر اور کارپرداز ہوتے ہیں اسی طرح خدا کی سرکار میں ان کے دوسرے معبود ہیں خدا تعالی نے ان کے اس خیال کو باطل ٹھہرایا کہ تم کو مثال بنانے کا سلیقہ نہیں تمہاری مثالیں بالکل بے تکی مثالیں ہیں چنانچہ آگے خدا نے خود دو مثالیں بیان فرمائی ہیں جو نہایت موزوں و چسپاں ہیں اور ان اللہ یعلم و انتم لا تعلمون کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا لوگوں کے حال سے واقف ہے اور تم بنی آدم واقف نہیں لہذا شاہ تخصیص کی وجہ سے تم بھی جو بادشاہ ہوتے ہیں ان کو مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حاجتمندوں کو بھی ضرورت پڑتی ہے کہ کوئی ان کا سفارشی ہو اور ان کی خبر پہنچائے لیکن خدا جو خود دانا و بینا ہے وہ بغیر واسطے کے تمہاری سنتا اور تمہارا سب حال جانتا ہے ۱۲

ف۲ اس مثال میں بتوں اور ان جیسے معبودوں کو غلام بے اختیار ٹھہرایا ہے جو اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مثال اس شخص با اختیار کی سی دی جو اپنے مال میں جس طرح برمحل چاہتا ہے تصرف کرتا ہے اور کسی کا محکوم نہیں ۱۲

ف۳ یہ دوسری مثال بھی پہلی کی طرح بتوں کی ہے کہ وہ گویا غلام ہیں اور بے اختیار محض اور غلام ہونے کے علاوہ گونگے اور بدعقل جیسا کہ مادرزاد گونگے ہوا کرتے ہیں مالک کسی کام کو بھیجتا اور وہ اس سے ٹھیک نہیں بنتا دوسری ۔ نے خدا ہے کہ مثال میں اس کو ایک شخص فرض کیا گیا جو خود راہ راست دکھاتا اور آپ بھی راہ راست پر ہے اور راہ راست کے دکھانے کے لئے بڑی گویائی بڑی عقل درکار ہے

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ

اور (لوگو!) اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اور اس وقت) تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور

جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ

تم کو کان دئے اور آنکھیں (دیں) اور دل (دئے) تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ

(اس کا) شکر کرو ف کیا لوگوں نے پرندوں کے حال پر نظر نہیں کی جو آسمان کے میدان میں گھرے ہوئے ہیں (کہ اس سے

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

ان کو (اڑتے وقت) بس خدا ہی سنبھالتا ہے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں (خدائی قدرت کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے

جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

(ایک خاص قسم کے گھر (یعنی خیمے وغیرہ) بنائے کہ تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھہرنے کے وقت ان کو ہلکا (پھلکا) پاتے ہو

اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا

اور چارپایوں کی اون اور ان کے رووں اور ان کے بالوں سے (تمہارے) بہت سے سامان

وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

اور بکارآمد چیزیں بنائیں (مگر یہ سب کچھ) ایک وقت (خاص) تک اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

اور پہاڑوں سے (از قسم غار وغیرہ) تمہارے لئے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے (کپڑے کے) کرتے بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

جو تم کو گرمی (سردی) سے بچائیں اور (کچھ لوہے کے) کرتے (بنائے یعنی زرہیں) جو تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائیں یوں

ف مطلب یہ کہ جب پیدا ہوتے وقت تم بے شعور محض تھے تو اسی سے معلوم ہوا کہ تم اپنے ارادے سے نہیں پیدا ہوئے ۱۲

يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا

اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم (اُس کے آگے) جھکو پھر اگر (لوگ اتنے سمجھانے پر بھی) مُونہ موڑیں

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ

تو (اے پیغمبر) تمہارے ذمے کھلے طور پر (خدا کے حکم کا) پہنچا دینا ہے اور بس (یہ لوگ) خدا کی نعمتوں کو پہچانتے

ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ

پھر (دیدہ و دانستہ) اُن سے منکر ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں اور (اُس روز) قیامت کو یاد کرو جب

نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ

ہم ہر ایک اُمت میں سے (اُس اُمت کے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) اُٹھا کھڑا کریں گے پھر کافروں کو (بولنے بات کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی

كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور نہ اُن سے عذر (و معذرت) کے لئے کہا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے (خدا کی جناب میں) گستاخیاں کی ہیں جب (قیامت کے دن)

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾ وَ

عذاب کو دیکھ لیں گے تو (کچھ بھی کریں) نہ تو اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی اور

إِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا

جو لوگ (دنیا میں خدا کے) شریک بناتے رہے جب وہ (قیامت کے دن) اپنے (اُن) شریکوں کو دیکھیں گے تو (اُن کو دیکھتے ہی) بول اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِن دُونِكَ ج

یہی ہیں وہ ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا (دنیا میں اپنی حاجت روائی کے واسطے) پکارا کرتے تھے

فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى

تو وہ شریک (اُن کی بات (اُلٹی) اُنھیں کی طرف پھینک ماریں گے کہ تم سر تا سر جھوٹے ہو اور وہ لوگ اُس دن

اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾

خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور (دنیا میں) جو بہتان بندیاں کیا کرتے تھے (وہ سب) اُن سے گئی گزری ہو جائیں گی

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا

جو لوگ کفر کرتے اور (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے رہے اُن کی مفسدہ پردازیوں کی پاداش میں

فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

ہم اُن کے حق میں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے ۔ اور (اُس دن کو یاد کرو) کہ جب ہم

فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

ہر ایک اُمت میں اُن ہی میں کا ایک گواہ (یعنی پیغمبر) اُن کے مقابلے میں کھڑا کریں گے اور (اے پیغمبر) تم کو (تمہارے زمانے کے)

شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ

ان (کافروں) کے مقابلے میں گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر (یہ) کتاب نازل کی ہے (جس میں)

ع ۱۲ / ۶ / ۱۸

شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ

ہر چیز کا بیان (شافی) ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری

اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ

اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا اور (لوگوں کے ساتھ) احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو (مالی امداد) دینے کا اور

يَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

بے حیائی کے (کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں اور (ایک دوسرے پر) زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے تم کو (ایسی ایسی) نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا

ان باتوں کا خیال رکھو اور جب تم آپس میں قول و قرار کر لو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو ف اور

تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ

قسموں کو اُن کے پکا کئے پیچھے نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو

عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا

اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو کچھ شک نہیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے اور

ف لوگوں میں باہمی قول و قرار اکثر قسما قسمی سے ہوا کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ قول و قرار کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو مطلب یہ ہے کہ قول و قرار کو پورا کرو ۱۲

كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ

(دشمنوں کے توڑنے میں) اُس عورت جیسے نہ بنو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا کہ لگو

أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ

اپنی قسموں کو اس وجہ سے آپس کے فساد کا سبب بنانے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زبردست ہو

مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ

خدا (نے جو بعض کو زبردست و بعض کو کمزور بنا رکھا ہو) بس اس (اختلاف حالت) سے تم لوگوں کی آزمائش کرتا ہو کہ تم زبردست ہو کر ... گا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (٩٢) وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

قیامت کے دن خدا تم پر (اُن کی) اصل حقیقت کو ضرور ظاہر کر دے گا اور خدا چاہتا

لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

تو تم (سب) کو ایک ہی اُمت بنا دیتا مگر وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا اور

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (٩٣)

جس کو چاہتا ہی ہدایت دیتا۔ اور جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اُس کی تم سے ضرور باز پرس ہونی ہی

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ

اور اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جمے پیچھے (اسلام سے) اُکھڑ جائیں

ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

اور آخر کار راہ خدا سے (لوگوں کو) روکنے کی پاداش میں تم کو عذاب (الٰہی کا) مزا چکھنا پڑے

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (٩٤) وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا

اور تم کو بڑی (سخت) سزا ہو اور اللہ کی قسم کے بدلے (دنیا کے) تھوڑے فائدے مت حاصل کرو

قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٩٥)

(قول پورا کرنے کا اجر) جو خدا کے ہاں ہی وہی تمھارے حق میں بہت بہتر ہی بشرطیکہ تم (اس بات کو) سمجھو ف

ف اسلام سے پہلے اہل عرب کے اخلاق نہایت خراب تھے از انجملہ اُن میں ایک سخت عیب بدعہدی کا تھا کہ آج ایک قوم سے عہد کیا کل کو اُن کے مخالف زبردست معلوم ہوئے عہد توڑ کر مخالفوں سے جا ملے۔ مسلمانوں کو ان آیتوں میں بڑی سختی کے ساتھ بدعہدی کی ممانعت کی گئی کہ بدعہدی کریں تو اُن کی مثال اس احمق عورت کی سی ہو کہ سوت کو محنت سے بٹے پھر توڑ تاڑ برابر کر ڈالے۔ بدعہدی کا سب سے بُرا نتیجہ یہ ہی کہ آدمی لوگوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا ہی کوئی اُس کی بات پر اعتماد نہیں کرتا اور اگر شروع زمانے کے مسلمان بدعہدی کرتے تو اس کا ضروری نتیجہ تھا کہ جو لوگ اسلام لے آئے ہیں وہ بھی اِن کی بدقولی دیکھ کر جتنے سے اُکھڑ جائیں اور دوسرے لوگ اسلام میں آنے سے جھجکیں تو ان پر وہی اُس احمق عورت کی مثال صادق آتی کہ کن محنتوں سے تو اسلام کو رواج دیا اور بدعہدی کرکے ساری محنت برباد کر دی مسلمانوں کی بدعہدی دیکھ کر دگ نفس اسلام سے متنفر ہو جاتے کہ جن کے قول کا عقبار نہیں اُن کا مذہب کیا"

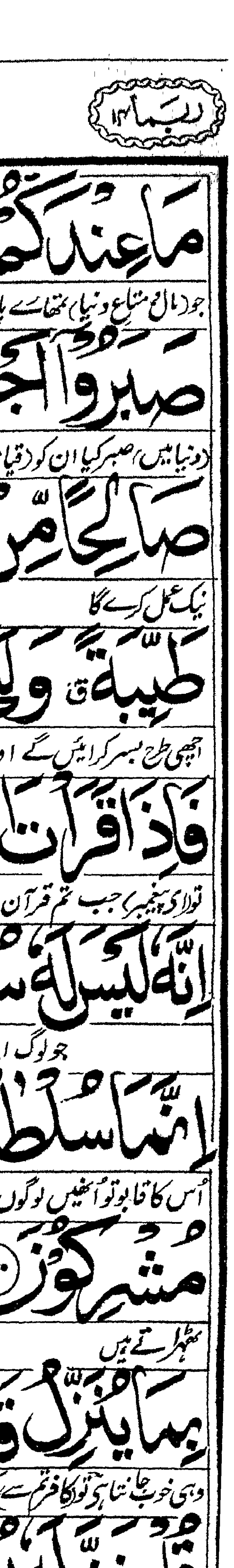

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۖ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ

جو (مال و متاعِ دنیا) تمہارے پاس ہے (وہ سب ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائے گا اور جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کو باقی رہے گا اور

صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ

(دنیا میں) صبر کیا ان کو (قیامت کے دن) ان کے (اس) بہترین عمل کا صلہ ہم ضرور عطا فرمائیں گے جو شخص

صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً

نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اُس کی زندگی

طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾

اچھی طرح بسر کرائیں گے اور اُن کو (قیامت کو بھی) اُن کے اُن بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائیں گے ف۱

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾

تو (اے پیغمبر) جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾

جو لوگ ایمان رکھتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں اُن پر شیطان کا کچھ قابو نہیں (چلتا)

إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ

اُس کا قابو تو اُنھیں لوگوں پر (چلتا) ہے جو اُس کے ساتھ ارتباط رکھتے اور جو اُس کو شریکِ خدا

مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ٹھہراتے ہیں اور (اے پیغمبر) جب ہم ایک آیت کو بدل کر اُس کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ جو

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾

وہی خوب جانتا ہے تو کافر تم سے کہنے لگتے ہیں کہ بس تو تو اپنے دل سے بنا لایا کرتا ہے (ان کا یہ شبہہ غلط ہے) بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر (وقت کی مصلحت کو) نہیں سمجھتے

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ حق تو یہ ہے کہ اس (قرآن) کو تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس (یعنی جبرئیل) لے کر آئے ہیں تاکہ جو لوگ

ع ١١ ١٣

ف۱

اس آیت کے مطلب سے فارسی کا ایک قطعہ خوب چسپاں ہے

اگر دنیا نباشد دردمندیم
وگر باشد بمہرش پاے بندیم
بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست
کہ رنج خاطر است ار ہست ور نیست

یعنی دنیادار آدمی غنی ہو یا محتاج کسی حال میں خوش نہیں رہ سکتا صرف دینداری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر اس کو نعمت حاصل ہے تو شکر کرتا ہے اور مصیبت ہے تو صبر ١٢

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ

ایمان لا چکے ہیں خدا اُس کے ذریعے سے اُن کو (ایمان پر) ثابت قدم رکھے اور (خدا کے) فرماں بردار بندوں کے حق میں ہدایت اور خوشخبری ہے اور ہم کو تحقیق

اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ

ہے کہ کافر قرآن کی نسبت یہ اشتباہ کرتے ہیں کہ ہو نہ ہو اس شخص کو (فلاں) آدمی سکھایا کرتا ہے سو جس شخص کی طرف

يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾

(سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اُس کی بولی تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان میں ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ

جو لوگ (بیکری اور ہٹ دھرمی سے) خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی اُن کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا

اور (آخرت میں) اُن کو عذاب دردناک (ہونا) ہے دل سے جھوٹ بنانا تو اُنھیں لوگوں کا کام ہے جن کو

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ

خدا کی آیتوں کا یقین نہیں اور (اصل میں) یہی لوگ جھوٹے ہیں جو شخص

كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

کفر پر مجبور کیا جائے مگر اُس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اُس سے کچھ مواخذہ نہیں لیکن جو شخص

مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

ایمان لائے پیچھے خدا کے ساتھ کفر کرے اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور اُن کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ

یہ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر (ترجیح دے کر) عزیز رکھا اور

أَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ

(نیز) اس وجہ سے کہ اللہ ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا یہی وہ لوگ ہیں

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ

جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور یہی

هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾

(پرلے درجے کے) غافل ہیں (پس) ضرور آخرت میں (بھی) یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ

پھر جن لوگوں نے مبتلائے مصیبت رہنے کے پیچھے گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں)

جٰهَدُوا وَصَبَرُوٓا ۙ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ

جہاد کئے اور تکلیفوں پر صبر کیا (ای پیغمبر) تمہارا پروردگار بیشک تمہارا پروردگار ان (سب امتحانوں) کے بعد (قیامت کے دن) البتہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى

مہربان ہے جب کہ ہر شخص اپنی ذات کے لئے جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ

اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا اور خدا

مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

ایک گاؤں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہاں کے لوگ (ہر طرح پر) امن و اطمینان سے تھے ہر طرف سے بافراغت ان کا رزق

مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ

ان کے پاس چلا آتا تھا پھر انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو ان کے کرتوتوں کے بدلے میں اللہ نے ان کو مزہ بھی چکھا دیا

لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ

کہ بھوک اور خوف کو (ان کا) اوڑھنا (بچھونا) بنا دیا اور

ع ۱۰ ۱۴ ۲۰

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ

اُن ہی میں کا ایک رسول (بھی) اُن کے پاس آیا تو اُنھوں نے اُس کو جھٹلایا اِس پر عذاب (الٰہی) نے اُن کو آ پکڑا اور

هُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ص

وہ برسرِ ناحق تھے تو (مسلمانو!) خدا نے جو تم کو حلال طیب روزی دی ہے اُس کو (بے تامل) کھاؤ

وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا

اور اگر تم اللہ ہی کی فرماں برداری کا دم بھرتے ہو تو اُس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ

اُس نے تو تم پر بس مردار کو حرام کیا ہے اور خون کو اور سور کے گوشت کو اور اُس (جانور) کو جسے

لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ

خدا کے سوا کسی اَور کی تعظیم (وتقرب) کے لئے (حلال اور) نامزد کیا جائے ف پھر جو شخص (بھوک سے بے قرار ہو) اور نہ (تو حکم خدا سے سرتابی کرنے والا ہو) اور نہ (حدِ ضرورت سے) تجاوز

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ

بخشنے والا مہربان ہے اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمھاری زبان پر آیا (بے سوچے سمجھے) نہ بک دیا کرو

الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ط

کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام کہ (اس بکواس سے) لگو خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے

إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ ط

جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن کو کبھی فلاح ہوتی نہیں

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

(یہ بھی دنیا کے چند روزہ) تھوڑے سے فائدے ہیں اور (آخر کار) اُن کو عذاب دردناک (ہونا) ہے اور (اے پیغمبر) ہم نے یہودیوں پر

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن

وہ چیزیں جو پہلے تم سے بیان فرما چکے ہیں حرام کر دی تھیں اور (اُن چیزوں کے حرام کرنے سے) ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ

ف پارہ سیقول کے پانچویں رکوع میں اِس آیت کا فائدہ دیکھو ۱۲

كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (١١٨) ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا

وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے ف پھر جو لوگ

ٱلسُّوٓءَ بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا إِنَّ

براہِ جہالت گناہ کرتے رہے پھر اس کے بعد توبہ کی اور (توبہ کے بعد اپنی اصلاح حالت بھی) کی تو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بیشک تمہارا پروردگار

رَبَّكَ مِنۢ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (١١٩) إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ كَانَ

توبہ اور اصلاح حالت کے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک ابراہیم

أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا ط وَلَمْ يَكُ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ (١٢٠)

(لوگوں کے) پیشوا ہو گزرے ہیں۔ خدا کے فرماں بردار (بندے) جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ط ٱجْتَبَىٰهُ وَهَدَىٰهُ إِلَىٰ صِرَٰطٍ

خدا کی نعمتوں کے شکر گزار خدا نے ان کو انتخاب کر لیا تھا اور (دین کا) سیدھا رستہ (بھی) دکھا دیا تھا

مُّسْتَقِيمٍ (١٢١) وَءَاتَيْنَٰهُ فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً ط وَإِنَّهُۥ

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی ہر طرح کی بہتری دی تھی اور

فِى ٱلْءَاخِرَةِ لَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ (١٢٢) ط ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ

آخرت میں بھی وہ ضرور (ہمارے) نیک بندوں میں ہوں گے پھر (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی

أَنِ ٱتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ

کہ ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور

ٱلْمُشْرِكِينَ (١٢٣) إِنَّمَا جُعِلَ ٱلسَّبْتُ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا

مشرکین میں سے نہ تھے ہفتے (کے دن) کی تعظیم تو بس انھیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے (آخر کار) اس (کے بارے) میں (طرح طرح کے) اختلافات

فِيهِ ط وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا

بھی کئے۔ اور (اے پیغمبر) جن جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں اختلاف کرتے رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان میں

ع ١٥ ٩ ٢١

ف اس کا مذکور آٹھویں پارے کے پانچویں رکوع میں آچکا ہے وہاں دیکھ لو ١٢

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ

اُن باتوں کا (قطعًا) فیصلہ کرے گا ف۱ (اے پیغمبر) لوگوں کو عقل کی باتوں اور

الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط

اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور اُن کے ساتھ بحث بھی کرو (تو) ایسے طور پر کہ وہ (لوگوں کے نزدیک) بہت ہی پسندیدہ ہو

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ قف وَهُوَ أَعْلَمُ

(اے پیغمبر) جو کوئی خدا کے رستے سے بھٹکا تمہارا پروردگار اُس کے حال سے بخوبی واقف ہے اور (نیز) وہ اُن لوگوں (کے حال) سے (بھی) بخوبی واقف ہے

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم

جو راہِ راست پر ہیں اور (مسلمانو دین کی بحث میں مخالفین کے ساتھ) سختی بھی کرو تو ویسی ہی سختی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہو

بِهِ ط وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَ

اور اگر (لوگوں کی ایذاؤں پر) صبر کرو تو بہر حال صبر کرنے والوں کے حق میں صبر بہتر ہے اور (اے پیغمبر!) تم (مخالفوں کی ایذاؤں پر) صبر کرو اور

مَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ق وَلَا تَكُ فِي

خدا کی توفیق کے بدون تم صبر کر ہی نہیں سکتے اور اِن (مخالفوں کے حال) پر افسوس نہ کرو اور

ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ

یہ لوگ جو (تمہاری مخالفت میں) تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو (کیونکہ) جو لوگ

اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

پرہیزگاری کرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ) حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ اُن کا ساتھی ہے

ع ۱۶ ۹ ۲۲

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ إِلَّا وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ ثَمَانِ آيَاتٍ وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشْرَةُ آيَةٍ

۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

ف۱ مسلمانوں نے خدا کے حکم سے ہفتے کے دنوں میں سے جمعہ کو متبرک قرار دیا تو یہودی اور عیسائی اُس پر لگے اعتراض کرنے خدا نے اُس کا جواب دیا کہ مسلمان تابع ملت ابراہیم ہیں سبت یعنی ہفتے کی تعظیم کا حکم ابراہیم کے بعد ہوا تھا مسلمانوں کو اس کی تعمیل ضرور نہیں اور پھر جن کو سبت کی تعظیم کا حکم دیا گیا تھا انھوں نے بھی اس بارے میں طرح طرح کے اختلاف کیے۔ عیسائیوں نے اتوار رکھا یہودیوں نے ہفتہ اور ہفتہ کی نسبت بھی حیلے تصنیف کیے کہ ہفتے کے دن شکار منع تھا یہ لوگ پہلے سے پانی کے بند کاٹتے تھے ہفتے کے دن مچھلیاں گڑھوں میں آ جمع ہوتیں اگلے دن اُن کا شکار کر لیتے ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

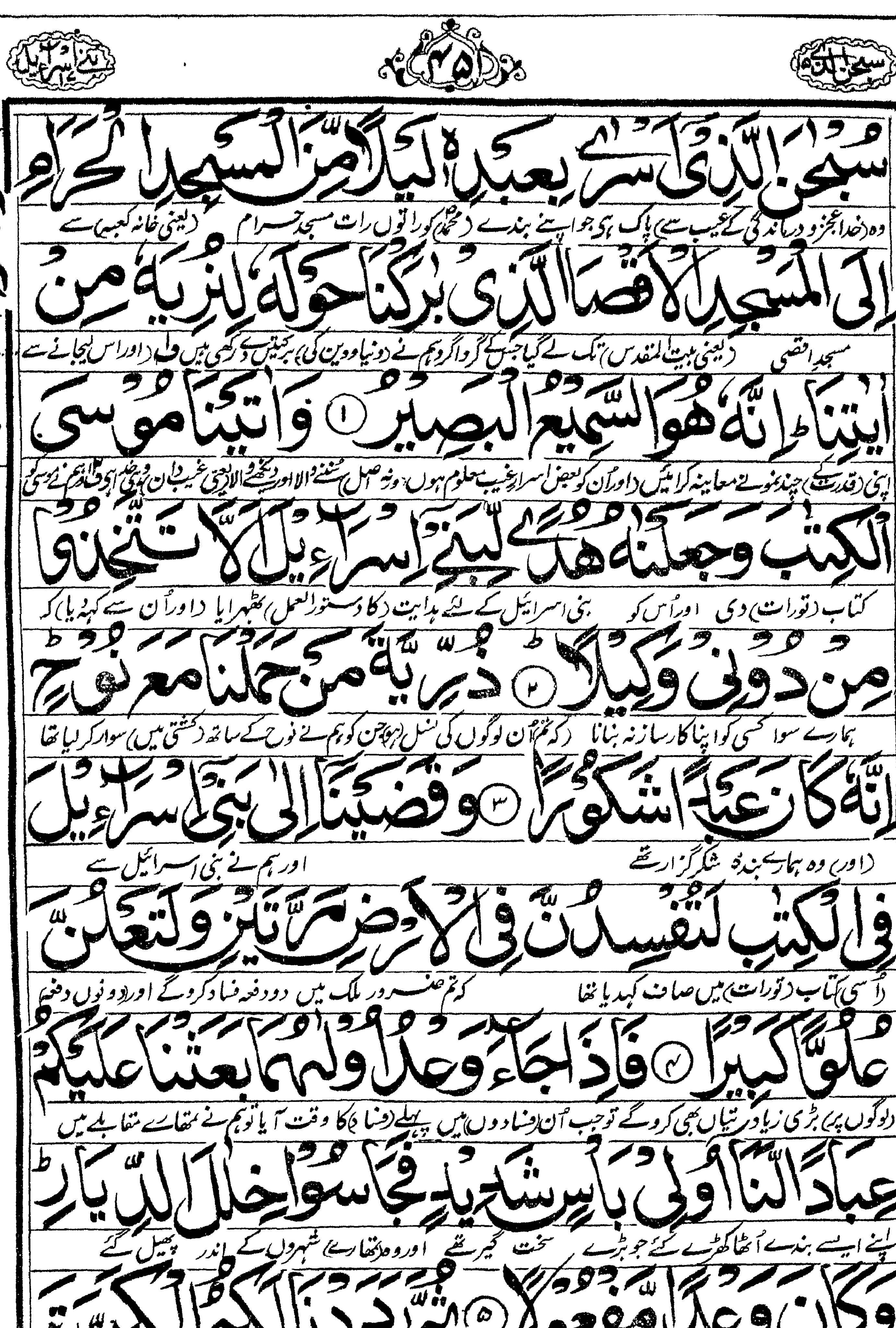

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وہ (خدا عجز و درماندگی کے عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) کو راتوں رات مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ

مسجد اقصی (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرداگرد ہم نے (دنیا و دین کی) برکتیں دے رکھی ہیں ف (اور اس لیجانے سے

اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① وَاٰتَيْنَا مُوْسَى

اپنی (قدرت کے) چند نمونے معاینہ کرائیں (اور ان کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں ورنہ اصل سننے والا اور دیکھنے والا یعنی غیب داں وہی ہے ف اور ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا

کتاب (توراۃ) دی اور اس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت (کا دستور العمل) ٹھہرایا (اور ان سے کہہ دیا) کہ

مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ

ہمارے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا (کہ تم ان لوگوں کی نسل (ہو جن) کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کر لیا تھا

اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

(اور) وہ ہمارے بندہ شکر گزار تھے اور ہم نے بنی اسرائیل سے

فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ

(اسی) کتاب (توراۃ) میں صاف کہدیا تھا کہ تم ضرور ملک میں دو دفعہ فساد کروگے اور (دونوں دفعہ

عُلُوًّا كَبِيْرًا ④ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ

(لوگوں پر) بڑی زیادتیاں بھی کروگے تو جب ان (فسادوں) میں پہلے (فساد) کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلے میں

عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ

اپنے ایسے بندے اٹھا کھڑے کئے جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ (تمہارے) شہروں کے اندر پھیل گئے

وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ

اور (خدا کا) وعدہ (پورا) ہونا ہی تھا پھر ہم نے (تم کو) دشمنوں پر (غلبہ دیکر دوبارہ)

ع ١٥

ف دنیا کی برکتوں سے مراد یہ ہے کہ وہاں کی زمین اعلیٰ درجے کی سیر حاصل ہے اس میں عمدہ سے عمدہ پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور دین کی برکتوں سے مراد ہے اس مکان کی مقبولیت کہ بیت المقدس تمام اہل کتاب کا قبلہ رہا ہے سینکڑوں پیغمبر اس سرزمین میں ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے ١٢

ف اس آیت میں اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ کا تعلق عبارت سابق سے غور طلب ہے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ علم غیب خدا کے ساتھ خاص ہے مگر اس کو منظور ہوتا ہے تو کسی قدر پیغمبر پر بھی ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ مکے سے راتوں رات بیت المقدس پہنچانا تو متفق علیہ ہے اور مفسرین نے بڑے بڑے اختلافات کیے ہیں کوئی کہتا ہے روحانی جیسے خواب کوئی کہتا ہے جسمانی کوئی کہتا ہے صرف ایک بار کوئی کہتا ہے کئی دفعہ کوئی کہتا ہے صرف بیت المقدس تک اکثر کہتے ہیں پہلے بیت المقدس تک پھر آسمان تک بہرکیف معراج کا ہونا اور اس میں پیغمبر صاحب پر نئے نئے حالات کا منکشف ہونا متفق علیہ ہے تو آیت کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کو جو معراج ہوئی تو اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ پیغمبر صاحب کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں لیکن بایں ہمہ ان کا یہ علم محدود ہے اصل میں عالم الغیب خدا ہے اور اسی کا علم اتم و اکمل ہے۔ سمیع و بصیر کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ معمولی طور پر انسان کے حق میں یہی دو ذریعے علم کے حاصل ہونے کے ہیں اور اقصیٰ کے لغوی

معنے ہیں دور تر بیت المقدس کو مسجد اقصیٰ اس لئے فرمایا کہ وہ مکے سے بہت دور ہے یا اس لئے کہ وہ دوسری عام مساجد سے درجۂ مقبولیت میں بالاتر ہے ١٢

عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ

تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو

أَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿٦﴾ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ وَ

بڑے جتھے والے بنا دیا اگر (اس وقت) تم نے اچھے کام کئے تو اپنے ہی (ذاتی فائدے کے) لئے اچھے کام کئے اور

إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا

اگر برے کام کئے تو بھی اپنے ہی لئے پھر جب دوسرے (فساد) کا وقت آیا تو پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اٹھا کھڑا کیا (کہ تم کو قتل کر کے)

وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ

تمہارے مونہہ بگاڑ دیں (اور تمہاری شکلیں پہچان پڑیں) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گھسے تھے (اور اس کو لوٹا کھسوٹا تھا) اسی طرح

وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿٧﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ

اور جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ (اس کا ستیاناس کر دیں) (اب بھی) عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے

وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ

اور اگر تم پھر (وہی پہلی سی شرارتیں) کرو گے تو ہم بھی پھر (وہی) کریں گے (جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دیں گے) اور ہم نے کافروں کے لئے جہنم کا

حَصِيْرًا ﴿٨﴾ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ

جیلخانہ تیار کر رکھا ہے ف بیشک یہ قرآن (دین کا) وہ رستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ أَنَّ

اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ

لَهُمْ أَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾ وَّأَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ان کو بڑا اجر ملے گا اور (نیز لوگوں کو یہ (بھی سمجھاتا ہے) کہ جو لوگ

بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ

آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے اور آدمی جس طرح (اپنے حق میں) بہتری کی دعا مانگتا ہے

ع ۱

ف روئے زمین پر شاید یہود سے بڑھ کر کوئی شریر قوم نہیں ہوئی اور جیسی ان کی شرارتیں تھیں ویسی ہی ان کو خدا کی طرف سے سزائیں ملتی رہتی تھیں ایک وقت تھا کہ وہ بڑی زبردست سلطنت رکھتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اتنی بڑی زمین اور کہیں ایک انچ بھر ان کی سلطنت نہیں اور جہاں ہیں بے اعتماد اور ذلیل و خوار۔ اس مقام پر یہود کو صرف دو واقعے یاد دلائے گئے ہیں غالباً پہلا بخت نصر کا اور دوسرا طیطس شاہ روم کا کہ دونوں بار لاکھوں یہودی قتل ہوئے اور ہیکل شریف یعنی بیت المقدس جلا دیا گیا مسمار کر دیا گیا یہ تمام تفصیلی حالات کتب تواریخ اور عہد عتیق کے صحیفوں میں بشرح و بسط مذکور ہیں۔ اب خدا یہود کو سمجھاتا ہے کہ اس پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ پہلے سے معاملات نہ کرنا ورنہ ویسی ہی آفتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے چنانچہ یہود نے ویسی ہی شرارتیں کیں اور ویسی ہی سزا پائی ۱۲

بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَ

اسی طرح (دلگیر ہو کر کبھی) برائی کی بھی دعا مانگنے لگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے اور

جَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ

ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا رات کی نشانی کو تو ہم نے ماند بنایا اور

جَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ

دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا (کہ اس میں سب چیزیں دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار کے فضل یعنی معاش کی تلاش کرو

وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ

اور تاکہ برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو اور ہم نے ہر چیز کو

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ

(دوسری چیزوں سے) جدا (اور ممتاز) بنایا ہے ف اور ہم نے ہر آدمی کی برائی بھلائی کو اس کے ساتھ لازم کر کے

فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ

اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (یعنی ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے) اور قیامت کے دن ہم (اس کا) نامۂ (اعمال) نکال کر اس کے سامنے پیش

مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

کھلا ہوا دیکھ لے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ) اپنا نامہ (اعمال) پڑھ لے اور آج اپنا حساب لینے کے لئے تو آپ ہی بس کرتا ہے

حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

جو شخص سیدھے رستے چلا تو وہ اپنے ہی (ذاتی فائدے کے) لئے سیدھے رستے چلتا ہے

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑے گا اور کوئی (شخص کسی) دوسرے (شخص) کے بار (گناہ) کو

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ

اپنے اوپر نہیں لے گا اور جب تک ہم رسول بھیج (کر اتمام حجت) نہ (کر) لیں (کسی کو اس کے گناہ کی) سزا نہیں دیا کرتے

ف۱ یعنی جس طرح رات اور دن ایک دوسرے سے صاف الگ پہچان پڑتے ہیں یہی حال دنیا کی اور چیزوں کا ہے کہ گدھا اور گھوڑا اور خچر اور آدمی اور بندر سب ایک دوسرے سے الگ پہچان پڑتے ہیں اور بعض جانور مثلاً چڑیا کہ ظاہر میں سب چڑیاں ایک ہی طرح کی معلوم ہوتی ہیں اس وجہ سے کہ ہم ان کو غور اور توجہ سے نہیں دیکھتے ورنہ ان میں بھی تشخصات ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں غرض ہر چیز الگ الگ قدرت خدا کی دلیل ہے ۱۲

رَسُولًا ﴿١٥﴾ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا

اور جب ہم کو کسی گاؤں کا ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے ہم اُس کے خوش حال لوگوں کو ایک حکم دیتے ہیں

فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

پھر وہ اُس (بستی) میں نافرمانیاں کرتے ہیں پھر وہ بستی حکم (عذاب) کی مستحق ہو جاتی ہے پھر ہم اُس بستی کو مار کر تباہ کر دیتے ہیں

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ

اور نوح کے بعد ہم نے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا اور (اے پیغمبر)

بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ

تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہ جاننے اور دیکھنے کو بس ہے جو شخص

يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ

دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں (اور) جتنا چاہتے ہیں اسی (دنیا) میں سردست اُس کو دیدیتے ہیں

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ﴿١٨﴾

(مگر) پھر (آخر کار) ہم نے اُس کے لئے دوزخ ٹھہرا رکھی ہے جس میں وہ بُرے حالوں راندہ (درگاہ خدا) ہو کر داخل ہوگا

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور جو شخص طالب آخرت ہو اور آخرت کے لئے جیسی کوشش کرنی چاہیئے ویسی اُس کے لئے کوشش بھی کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو

فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ

تو یہی لوگ ہیں جن کی محنت (خدا کے ہاں) مقبول ہوگی (اے پیغمبر) وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (آخرت کے طالب) سب ہی کو ہم

وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ

تمہارے پروردگار کی (یعنی اپنی) بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش

مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

(عام لوگوں پر) بند نہیں (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی کہ ہم نے (دنیا میں) بعض لوگوں کو بعض پر کیسی برتری دی ہے

وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ

اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں اور (ایسا ہی اُس دن کی) برتری کہیں بڑھ کر ہی ط (اے پیغمبر)

مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا ﴿٢٢﴾

خدا کے ساتھ دوسرا کوئی معبود نہ بنانا ورنہ تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ سب تم کو نفریں کریں گے اور کوئی تمھارا مددگار نہ ہوگا

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اور تمھارے پروردگار نے حکم قطعی دے دیا ہے کہ (لوگو!) اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ

إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا

حسن سلوک سے پیش آنا (اے مخاطب) اگر والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں

فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾

تو اُن کے آگے ہوں بھی نہ کرنا اور نہ اُن کو جھڑکنا اور اُن سے (کچھ) کہنا (سننا ہو تو) ادب کے ساتھ کہنا (سننا)

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ

اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جھکائے رکھنا اور (اُن کے حق میں) دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي

جس طرح اُنھوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے (اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں) اسی طرح تو بھی اُن پر اپنا رحم کیجیو (لوگو!) تمھارے دل کی بات کو

نُفُوسِكُمْ ۚ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ

تمھارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادت مند ہو اور تم سے ماں باپ کے حق میں کوئی فروگذاشت بھی ہو گئی ہو گی تو (وہ تم کو

لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ

رجوع کرنے والوں کی خطاؤں کا بخشنے والا ہے اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر (ہر ایک) کو اُس کا حق

وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ

پہنچاتے رہو اور (دولت کو) بیجا مت اُڑاؤ (کیونکہ دولت کے) بیجا اُڑانے والے

ع ۲ ۱۲ ۲

ف یعنی دنیاوی عزت اور فضیلت آخرت کی عزت کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی

كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ف۱

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا

اور اگر تم کو اپنے پروردگار کے فضل کے انتظار میں جس کی تم کو توقع ہو (بمجبوری) ان (غربا) سے مونہہ پھیرنا پڑے

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

تو نرمی سے ان کو سمجھا دو ف۲ اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

کہ (گویا) گردن میں بندھا ہے اور نہ بالکل اس کو پھیلا ہی دو (ایسا کرو گے)

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

تو تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کریں گے اور تم تہی دست بھی ہو گے ف۳ (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾

فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور وہ اپنے بندوں (کے حال) سے باخبر (اور ان کی ضرورتوں کا) دیکھنے والا ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْـيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ

اور افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو

نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾

ان کو اور تم کو ہم روزی دیتے ہیں اولاد کا مارنا بڑا بھاری گناہ ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

اور زنا کے پاس (ہو کر بھی) نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور (بہت ہی) برا چلن ہے

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ

اور کسی کی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص

ف۱ شیطان گروہ ملائکہ میں سے تھا اس نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور خدا کی نافرمانی کی اسی طرح مال بھی خدا کی نعمت ہے اور جو اس کو بے جا اڑائے وہ اس کی قدر نہیں کرتا تو وہ نعمت کی قدر نہ جاننے میں شیطان کا بھائی ہوا ۱۲

ف۲ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وقت پر آدمی کے ہاتھ تلے روپیہ نہیں ہوتا۔ اور کہیں سے کچھ آنے والا ہوتا ہے اور ابھی اس کے آنے میں دیر ہے اور یہ لوگ اپنی حاجت کے آگے اور پر سوچ کا خیال نہیں کرتے اور بیجا تقاضا کرتے ہیں تو خدا فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں ان لوگوں کی دل شکنی نہ کرو اور آسانی کے ساتھ سمجھا دو ۱۲

ف۳ اس آیت میں توسط یعنی اعتدال اور میانہ روی کی ہدایت ہے کہ آدمی خیرات میں نہ تو ایسا بخل کرے کہ مٹھی کھلے ہی نہیں اور نہ اتنی داد و دہش کرے کہ بے تکلیف اٹھائے اور لوگ الٹی ملامت کریں اور اس کی داد و دہش کو فضول خرچی قرار دیں ۱۲

قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي

ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اُس کے والی (وارث) کو (قاتل سے قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ خون (کا بدلہ لینے)

الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ

کیونکہ (واجبی بدلہ لینے میں بھی) اُس کی جیت ہے ف اور جب تک یتیم اپنی جوانی کو نہ پہنچ جائے اُس کے مال کے پاس بھی نہ جانا

إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ

مگر ایسی طرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کیا کرو

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ

کیونکہ (قیامت میں) عہد کی باز پرس ہوگی اور جب ماپ کر دو تو پیمانے کو پورا بھر کر دیا کرو

وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ

اور (تول کر دینا ہو تو) ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو (معاملے کا) یہ بہتر (طریق) ہے اور (اس کا)

تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ

انجام بھی اچھا ہے اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھے علم (یقینی) نہیں (اٹکل سے) اُس کے پیچھے نہ ہو لیا کر کیونکہ کان

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ﴿٣٦﴾ وَ

اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہونی ہے ف اور

لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ

زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ (اس گھمنڈ کے ساتھ چلنے سے) تو زمین کو تو پھاڑ نہیں سکے گا اور نہ (تن کر چلنے سے)

الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ

پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکے گا (اے پیغمبر) ان سب باتوں میں جو بُری ہیں سب ہی تو تمہارے پروردگار کے نزدیک

مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا

ناپسند ہیں (اور) یہ باتیں بھی اُن (عقل و دانش) کی باتوں میں سے ہیں جن کو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ مثلاً زید نے خالد کو ظلماً مار ڈالا تو اس صورت میں خالد کی جانب مغلوب تھی ورنہ خالد مارا ہی کیوں جاتا اب وقت آیا قصاص کا تو خالد کی جانب خدا نے غلبہ دیا اور قاعدۂ قصاص کے جاری کرنے سے اُس کی مدد کی تو وارثان خالد کو واجبی بدلے پر قناعت کرنی چاہیئے یہ نہ سمجھیں کہ واجبی بدلہ اُن کا کافی انتقام نہیں ہے۔

ف ۲

انسانی معلومات کے چند ذریعے ہیں حواس ظاہر و باطن اور انسان کو ان ہی ذریعوں سے کسی بات کا یقین ہو سکتا ہے لیکن بے دین آدمی خیالی تکے چلاتا اور ذہنی منصوبے گھڑا کرتا ہے چنانچہ جو حالات بعد مرگ پیش آئیں گے اُن کے بارے میں مشرکین اور دوسرے منکرین حشر سدا سے ایسے ہی ڈھکوسلے ہانکتے رہے ہیں اسی طرح معلومات انسانی محدود ہیں۔ بہت لوگ حد بشری سے تجاوز کر کے اُن باتوں میں فکر دوڑایا کرتے ہیں جو اُن کے فکر کی رسائی سے باہر ہیں اس آیت میں یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ انسان اپنی حد فطرت سے قدم باہر نہ رکھے اور اٹکل پر اعتماد نہ کرے اور نص شرعی کا پابند رہے۔

تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

خدا کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم اور راندۂ (درگاہ) بنا کر جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

(اے مشرکین) کیا تمہارے پروردگار نے تم کو بیٹوں کے لئے خاص کیا اور آپ بیٹیاں لیں یعنی فرشتے

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ع

(یہ تو) تم بڑی (ہی سخت) بات کہتے ہو اور ہم نے اس قرآن میں (لوگوں کو)

فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

طرح طرح سے سمجھایا تاکہ یہ لوگ (کسی طرح) سمجھیں مگر اس سے ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں (اور معبود بھی) ہوتے تو اس صورت میں اُن معبودوں نے (کبھی کا)

ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

مالکِ عرش (یعنی خدا) تک (پہنچنے کا) رستہ ڈھونڈ نکالا ہوتا جیسی (جیسی نالائق) باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہتے ہیں اُن سے وہ پاک

عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ

اور بالاتر ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہیں سب اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں

فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

اور جتنی چیزیں ہیں سب اُس کی حمد (و ثنا) کے ساتھ اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتی ہیں لیکن تم اُن کی تسبیح (و تقدیس) کو نہیں سمجھتے

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا ہی تحمل والا اور بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے (کہ آدمیوں کو اُن کی نافرمانی کی فوراً سزا نہیں دیتا) اور (اے پیغمبر)

جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

تو ہم تم میں اور اُن لوگوں میں جن کو آخرت کا یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ (حائل) کر دیتے ہیں (تاکہ راہ حق نہ دیکھ سکیں)

ف۱ مطلب یہ کہ جس طرح ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے جیسا کہ مشہور ہے دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند اسی طرح دو خدا بھی نہیں رہ سکتے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر بفرض محال دو یا زیادہ خدا ہوتے تو کبھی کے لڑ مرے ہوتے اور جھوٹے معبود کچھ قدرت رکھتے ہوتے تو خدائے حقیقی پر جا چڑھے ہوتے ۱۲

مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

اور اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں تاکہ قرآن کو سمجھ نہ سکیں

وَفِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ

اور اُن کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی (پیدا کر دیتے ہیں "تاکہ سُن نہ سکیں) اور جب تم قرآن میں تنہا اپنے پروردگار

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿٤٦﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

(وحدہٗ لاشریک) کا ذکر کرتے ہو تو کافر نفرت کرکے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں

يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ

تو جس نیت سے سُنتے ہیں ہم کو خوب معلوم ہے اور جب یہ ظالم سرگوشیاں کرتے وقت

يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾ اُنْظُرْ

(ایک دوسرے سے) کہتے ہوتے ہیں کہ تم تو بس ایک ایسے آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے (تو اُن کا یہ کہنا بھی ہم کو خوب معلوم ہے)

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

تمہاری نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں تو (اِن ہی باتوں کی وجہ سے) یہ لوگ گمراہ ہوئے اور اب

سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ع

(حق کا) رستہ نہیں پا سکتے۔ اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرے پیچھے گل سڑ کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا (ایسی حالت میں) ہم کو

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾ اَوْ

از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ تم (مرے پیچھے) پتھر یا لوہا یا

خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ

کوئی اور چیز بھی بن جاؤ جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اُس کا زندہ ہونا تمہارے نزدیک دشوار ہو تو بھی تم زندہ ہو کر رہو گے) اس پر (یہ لوگ

قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ

(تم اُن سے) کہو کہ وہی (خدا) جس نے تم کو اول بار پیدا کیا اس پر یہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے ف۱

ف۱ سر کا مٹکانا یعنی ہلانا کئی طرح کا ہوتا ہے کبھی تسلیم کبھی انکار یہاں انکاری مٹکانا مراد ہے۔

رءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتٰى هُوَ ۖ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيبًا ﴿۵۱﴾

اور پوچھیں گے کہ بھلا قیامت کب آئے گی (تم ان سے) کہو عجب نہیں کہ قریب آ گئی ہو

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ

جب کہ خدا تم کو بلائے گا تو تم اس کے حکم کی تعمیل کرو گے (یعنی) اس کی تعریف کرتے ہوئے (قبروں سے نکل نکل کر چلے آؤ گے) اور خیال کرو گے

لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ

تم بس تھوڑے ہی دنوں (حالت مرگ میں) رہے اور (اے پیغمبر) ہمارے بندوں (یعنی مسلمانوں) کو سمجھا دو کہ (مخالفین سے) کوئی بات بھی کہیں تو

اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ

(اخلاق کے اعتبار سے) بہتر ہو کیونکہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) لوگوں میں فساد ڈلواتا ہے (اور) اس میں شک نہیں کہ شیطان

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ

انسان کا کھلا دشمن ہے (لوگو!) تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے چاہے

يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾

تم پر رحم کرے اور چاہے تم کو عذاب دے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کا کچھ ٹھیکہ دار بنا کر نہیں بھیجا ف

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار ان (کے حال) سے بخوبی واقف ہے جو آسمان و زمین میں ہیں اور ہم نے

بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ

بعض پیغمبروں کو بعض پر برتری دی اور ہم ہی نے داود کو زبور عطا فرمائی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ

کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم (شریک خدائی) سمجھتے ہو (حاجت پڑے پر) ان کو بلا دیکھو (یہ تمہارے معبود) نہ تو تم سے تکلیف کو

عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ

دور کر سکیں گے اور نہ اس کو بدل سکیں گے یہ لوگ جن کو مشرکین (حاجت روا سمجھ کر) بلاتے ہیں

ع ۵ / ۱۲ / ۵

ف یعنی حکم خدا کا پہنچا دینا پیغمبر کا کام ہے وہ لوگوں کے ایمان لانے کے ذمہ دار نہیں ۱۲

إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَ

ان میں جو دوسروں کی نسبت زیادہ مقرب ہیں وہ (بھی) اپنے پروردگار (کی) نزدیکی (یا قربت) حاصل کرنے کے ذریعے تلاش کرتے رہتے اور اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور

يَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ وَإِنْ

اُس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (اور واقع میں) تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے (بھی) ف۱ اور

مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ

(نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی نہیں مگر روزِ قیامت سے پہلے (نافرمانی کی سزا میں) یا تو ہم اُس کو ہلاک کر کے رہیں گے یا

مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ

اُس کو کوئی اور عذاب سخت دیں گے (اور) یہ بات کتاب (لوحِ محفوظ) میں

مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن

لکھی جا چکی ہے اور ہم کو فرمائشی معجزوں کے بھیجنے سے (کوئی اور وجہ) مانع نہیں (ہوئی) مگر یہی کہ

كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

اگلے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا ف۲ چنانچہ ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا

فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿٥٩﴾ وَ

پھر لوگوں نے ناحق اُس کو ستایا (یہاں تک کہ اُس کو ہلاک کر دیا) اور یہ جو ہم معجزے بھیجا کرتے ہیں تو صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں ف۳ اور

إِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا

(اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم سے فرمایا کہ تمہارے پروردگار نے (یعنی ہم نے) لوگوں کو ہر طرف سے روک کر کھا ہے کہ تم پر ہاتھ نہ ڈال سکیں

الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي

جو ہم نے تم کو دکھایا تو بس اُس کو لوگوں (کے ایمان) کی آزمایش (کا ذریعہ) ٹھہرایا اور (اسی طرح) تھوہر کے درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے

الْقُرْآنِ ۚ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴿٦٠﴾

غرض باوجود یکہ ان لوگوں کو ہم (طرح طرح پر) ڈراتے ہیں لیکن ہمارا ڈرانا ان کی سرکشی کو اور کئی درجے زیادہ کرتا ہے ف۴

ع ۶/۸

ف۱ یہ اُن لوگوں کا مذکور ہے جو پیغمبر یا بزرگوں یا جنات یا فرشتوں کو کسی طرح پر شریکِ خدائی بناتے تھے اُن کے قائل کرنے کو خدا نے فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو یہ خود اپنے لئے خدا کی رضا جوئی کے فکر میں پڑے اور اطاعت اور فرماں برداری کے ذریعے ڈھونڈتے رہتے ہیں تو اس صورت میں اُن کو معبود بننے کی صلاحیت نہیں ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب سے معجزوں کی فرمائشیں ہوتی تھیں اور وہ ایک ہمراہی جتانی باتیں تھیں ایسی درخواستیں منظور نہیں ہوئیں اور وہ منظور ہونے کی قابل بھی نہ تھیں ایسے ہی معجزوں کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم نے اگلے لوگوں کی تکذیب کے خیال سے ایسے معجزوں کا بھیجنا بند کر دیا ہے اور مثال بھی فرمائشی معجزے کی دی ہے کہ قوم ثمود نے حضرت صالح سے یہی درخواست کی تھی کہ پہاڑ سے اونٹنی پیدا ہو اُس پر بھی لوگوں نے نہ مانا اور ہمارے پیغمبر صاحب کے زمانے کے لوگ بھی اسی قسم کے تھے کہ فرمائشی معجزے دیکھتے اور نہ مانتے اور دوسرے معجزات سے قطع نظر خود قرآن ایک عظیم الشان معجزہ موجود ہے ۱۲

ف۳ یعنی معجزوں سے اس کے سوا اور کوئی غرض متعلق نہیں قرآن کی تعلیم کا تو خلاصہ یہ ہے کہ لوگ دنیا کے معمولی اتفاقات آسمان اور زمین اور دن اور رات اور ہوا اور بادل اور مینہ اور بجلی اور موت اور حیات اور چیونٹی اور مچھر وغیرہ سے خدا اور اُس کی قدرتوں کے قائل ہوں پیغمبر صاحب نے بھی معجزے دکھائے۔ مگر انھوں نے معجزات پر کبھی زور نہیں دیا، چونکہ معجزے کا وقوع ایک وقت خاص میں خاص شخصوں کے روبرو ہو سکتا ہے اور اس میں بھی مخالفین چند در چند شکوک و احتمال پیدا کرتے رہتے تھے تو معجزہ کوئی ایسی مستحکم دلیل نہیں ہو سکتی جس پر زور دیا جائے معمولی اتفاقات ایسے معجزات ہیں جو ہمہ وقت واقع ہوتے رہتے ہیں اور کسی کو اُن میں گنجائش انکار نہیں ہو سکتی۔ وہ خاص طبیعتیں ہیں جو معجزے کی محتاج ہیں اور جن کی ایسی طبیعتیں ہوتی ہیں وہ معجزے پر بھی مشکل سے ایمان لاتی ہیں وہ ایک واقعہ غیر معمولی دیکھ کر فی الفور ڈر جاتے گھبرا جاتے خوف زائل ہوا اُدھر پھر اصلی طبیعت کے شکوک نے عود کیا ۱۲

ف۴ صفحہ آئندہ میں دیکھو

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سبھی نے سجدہ کیا۔ مگر

اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

ابلیس کہ لگا حجت کرنے کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے (اور آدم کی طرف حقارت آمیز اشارہ کرکے خدا سے) کہنے لگا کہ

هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فوقیت دی ہے اگر تو مجھ کو روز قیامت تک کی مہلت دے

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تو بس قدر قلیل کی تو کہتا نہیں باقی اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹ کے رہوں تو سہی۔ خدا نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تمہاری سزا جہنم (اور سزا (بھی) پوری

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

اور ان میں سے جسے (اپنی کچھڑی چھنی) باتوں سے (بہکاتے) بن پڑے بہکا اور

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَ

ان پر اپنے (شیطانوں کا لشکر) سوار اور پیادے (سب کو چڑھا کر لا اور ان کے ساتھ مال اور اولاد میں (اپنا ساجھا لگا

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

اور ان سے (جھوٹے جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان لوگوں سے جتنے وعدے کرتا ہے سب دھوکے ہی کی ٹٹی ہوتے ہیں ف

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

(جو ہمارے بندے ہیں) ان پر تو تیرا کسی طرح کا قابو (چلنے کا) نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار

وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِى الْبَحْرِ

(اپنے بندوں کا) کارساز بس ہے (لوگو!) تمہارا پروردگار (تو قادر مطلق) ہے جو تمہارے لئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے

منزل ۴

(بقیہ صفحہ ۴۶۱)

ف بات کا سلسلہ یوں چلا آتا ہے کہ معجزات صرف لوگوں کے ڈرانے کے لئے پیغمبروں کو دئے جاتے ہیں لیکن جن کی طبیعتوں میں خود سری ہو وہ معجزوں سے بھی نہیں ڈرتے جیسے مثلاً ثمود اور یہی حال ہے قریش کے لوگوں کا کہ ان کے ڈرانے میں بھی کچھ کمی نہیں کی گئی مگر جو نہ ماننے والے تھے آخر تک نہ مانے۔ یہاں دو ڈراووں کا مذکور ہے ایک ڈراوا دنیا کا یعنی واقعۂ جنگ بدر۔ دوسرا ڈراوا عذاب آخرت کا۔ جنگ بدر ہونے کو ہوئی تو پیغمبر صاحب نے پہلے اس کے بارے میں ایک صاف وصریح خواب دیکھا اور پیغمبر کا خواب ہمیشہ وحی ہوتا ہے۔ اس خواب میں پیغمبر صاحب کو یہاں تک دکھائی دیا کہ فلاں کافر فلاں جگہ مارا پڑا ہے چنانچہ پیغمبر صاحب نے اپنا خواب لوگوں کو سنا دیا اور موقع واردات پر جا کر دکھا دیا کہ اس جگہ فلاں دشمن کی لاش پڑی ہوگی۔ چاہئے تھا کہ پیغمبر کا یہ خواب سن کر لوگ ڈرتے اور مقابلے پر نہ آتے مگر انہوں نے خواب کو ہنسی میں اڑا دیا دوسرا ڈراوا عذاب آخرت کا درخت تھوہر کا تذکرہ ہے کہ ایک مقام پر قرآن میں فرمایا کہ دوزخیوں کی غذا تھوہر کا درخت ہوگا اور وہ پیٹ میں کھولے گا۔ چاہئے تھا کہ اس مذکور کو سن کر لوگ ڈرتے بجائے ڈرنے کے لگے اعتراض کرنے کہ دوزخ میں اور ہرا درخت۔ صریح جھوٹ ہے ایسا ہو نہیں سکتا غرضکہ معجزوں پر موقوف نہیں ڈرنے والا ہو تو ہر ایک بات سے ڈرے اور نڈر ہو تو وہ کیا سنے کیا مانے ۱۲ (فائدہ متعلقہ صفحہ ہذا)

ف شیطان کے لشکر سے مراد ہیں اس کے مددگار مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنی [illegible] جن ہوں یا آدم ہوں مطلب یہ ہے کہ ان کے بہکانے میں اپنی پوری طاقت صرف کر اور تیرے ترکش میں کوئی تیر نہ رہ جائے اور مال اور اولاد میں شرکت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مال اور اولاد دو ہی بڑی چیزیں ہیں اور ان ہی کی وجہ سے اکثر گناہ واقع ہوتے ہیں کہ ان کی فکر میں آدمی خدا سے غافل ہوتا اور ان ہی کی وجہ سے دنیا میں بہت سا فساد برپا ہوتا ہے مال اور اولاد کو خلاف شرع حد سے زیادہ عزیز رکھنا اغوائے شیطانی ہے جس کو شیطان کی شرکت سے تعبیر کیا گیا ہے اور مال اور اولاد میں شیطان کی شرکت کے بہت سے پیرائے ہیں از انجملہ یہ کہ مال کو خلاف شرع بیجا صرف کیا جائے جیسے نذر و نیاز غیر اللہ یا کسی اور بیجا کام میں یا واجب خرچ میں بخل کیا جائے اسی طرح اولاد کو برا اٹھایا جائے کہ ان کو دین کی

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا

تاکہ تم (آسانی سے) اُس کا فضل (یعنی اپنی معاش) تلاش کرو۔ اِس میں شک نہیں کہ خدا تم پر بڑا مہربان ہے اور جب

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ

سمندر میں تم کو کسی طرح کی تکلیف پہنچتی ہے تو جن (معبودوں) کو تم پکارا کرتے تھے سب بھولے بسرے ہو جاتے ہیں مگر وہی (ایک خدا) یاد رہتا ہے

فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

پھر جب (خدا) تم کو (سمندر سے) خشکی کی طرف نکال لاتا ہے تو (اُسی سے) تم پھر بیٹھتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

تو کیا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو کہ وہ تم کو خشکی کی طرف (لے جا کر زمین میں) دھنسا دے یا تم پر آندھی کا

حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ

پتھراؤ چلا دے اور اُس وقت تم (کسی کو) اپنا مددگار نہ پاؤ یا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو

يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ

خدا پھر تم کو لوٹا کر دوبارہ اُسی سمندر میں لے جائے اور اُس میں سے گئے پیچھے تم پر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے

الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ

اور تمھاری ناشکریوں کی سزا میں تم کو غرق کر دے پھر تم کو کوئی (ایسا حمایتی) نہ ملے جو اس بات پر ہمارا

تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ

پیچھا کرے اور البتہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور اُن کو خشکی اور تری میں (جانوروں اور کشتیوں پر) سوار کیا

الْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

اور (عمدہ عمدہ) چیزیں اُنھیں کھانے کو دیں اور جتنی مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے اُن میں بہتیروں پر اُن کو

خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ

برتری دی (اور بڑی برتری) تو اُس دن کی یاد ہے جب کہ ہم سب لوگوں کو اُن کے پیشواؤں سمیت (اپنے سامنے) بلا کر اکٹھا کریں

ع ۱۰

فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا

تو جن کا نامۂ اعمال اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (مارے خوشی کے) اپنے نامۂ اعمال کو (جلدی سے) پڑھنے لگیں گے اور

يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي

اُن پر ایک تل برابر بھی ظلم نہ ہوگا اور جو اس (دنیا) میں (دیدۂ و دانستہ) اندھا بنا رہا وہ

الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ

آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور بھٹکا ہوا وا اور (اے پیغمبر) قرآن جو ہم نے وحی کے ذریعے سے تمہاری طرف

عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَ

بھیجا ہے یہ لوگ تم کو اس سے بچلانے ہی لگے تھے تاکہ اس (قرآن) کے سوا تم جھوٹ (جھوٹ دوسری دوسری باتیں) ہماری طرف منسوب کرو اور

إِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ

تم ایسی جرأت کرتے تو یہ لوگ تم کو (اپنا) سچا دوست بنا لیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے تم کو ثابت (قدم بنائے) رکھا تو

كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ

تم بھی کسی قدر تو اُن کی طرف جھکنے ہی لگے تھے (لیکن) ایسا ہوتا تو ہم تم کو جیتے

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِنْ كَادُوا

اور مرتے دوہری دوہری سزا کا مزہ بھی چکھا دیتے (اور) پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا اور یہ لوگ

لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ

تو تم کو (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کرنے ہی چلے تھے تاکہ تم کو یہاں سے نکال باہر کریں اور ایسا ہوتا تو

خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ

تمہارے (گئے) پیچھے یہ لوگ بھی چند روز سے زیادہ (اپنے وطن میں) رہنے نہ پاتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں اُن کا یہی دستور رہا ہے

رُسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ

اور (ہمارا) دستور ہمارے ٹھہرائے ہوئے ہیں اُن میں تم کبھی ردوبدل ہوتا ہوا نہ پاؤ گے (اے پیغمبر) آفتاب کے ڈھلنے سے

ع ۸ / ۸

وا دنیا اور آخرت میں اندھے ہونے سے ظاہری نابینائی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا کا اندھا وہ ہے جس نے راہ حق نہ دیکھی اور آخرت کا اندھا ہونا یہ کہ اس کو جنت میں جانے کا کوئی رستہ نہ سوجھ پڑے گا۔

الشمس الی غسق الیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر

رات کے اندھیرے تک (ظہر عصر مغرب عشا کی) نمازیں پڑھا کرو اور نماز صبح بھی کیونکہ نماز صبح کا وقت

کان مشہودا ﴿۷۸﴾ ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک

نور ظہور کا وقت ہی ف۱ اور رات کے ایک حصے میں نماز تہجد بھی پڑھا کرو (اور نمازیں تو فرض ہیں اور یہ) تمہاری (نماز نفل ہی)

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ﴿۷۹﴾ وقل رب ادخلنی

عجب نہیں کہ اس کی برکت سے تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) تم کو مقام محمود میں پونہچائے ف۲ اور (یہ) دعا مانگا کرو کہ ای میرے پروردگار

مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی

(آخر تو مجکو مکہ چھوڑ کر کسی جگہ جا کر رہنا ہی تو جہاں) مجکو (پونہچائے خیر سے) اچھی جگہ پونہچائیو اور (جب) مجکو (کافروں کے نرغے سے نکالے تو)

من لدنک سلطنا نصیرا ﴿۸۰﴾ وقل جاء الحق وزھق الباطل

اپنے ہاں سے مجکو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو اور (ای پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ (بس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست نابود ہوا

ان الباطل کان زھوقا ﴿۸۱﴾ وننزل من القرآن ما ھو شفاء

اور (دین) باطل تو نیست نابود ہونے والا ہی تھا اور ہم قرآن میں ایسی ایسی باتیں اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے (امراض روحانی کا) علاج

ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظلمین الا خسارا ﴿۸۲﴾ و

اور (موجب) رحمت ہیں اور نافرمانوں کو تو اس سے اور (الٹا) نقصان ہی ہوتا ہے اور

اذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ واذا مسہ

جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو (الٹا ہم سے) منہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو (کوئی)

الشر کان یؤسا ﴿۸۳﴾ قل کل یعمل علی شاکلتہ فربکم اعلم

تکلیف پونہچتی ہے تو آس توڑ بیٹھتا ہے (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ہر ایک اپنے طور پر عمل کرتا ہے پھر (تم میں سے) جو ٹھیک سیدھے رستے پر ہے

بمن ھو اھدی سبیلا ﴿۸۴﴾ ویسئلونک عن الروح قل الروح

تمہارا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے ف۳ اور (ای پیغمبر لوگ) تم سے روح کی حقیقت دریافت کرتے ہیں تو (ان سے) کہدو کہ روح (بھی)

ف۱ مفسرین نے لفظ مشہود کے بہت سے معنے لکھے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انتظام دنیا کے لئے جو فرشتے آتے ہیں دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ میں اس وقت ان کی بدلی ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں نمازی کثرت سے جمع ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کا وقت حضور قلب کا وقت ہے کہ نماز میں جی خوب لگتا ہے اور اس کے سوا اور بہت سے اقوال ہیں ان سب تفسیروں پر نظر کر کے ہم نے ایک الگ ہی ایسا ترجمہ اختیار کر لیا ہے اور قرآن الفجر کے معنے تو ظاہر ہیں وہ صبح کا قرآن مگر اس سے مراد نماز صبح ہے ۱۲

ف۲ مقام محمود کے لفظی معنے تو مقام پسندیدہ کے ہیں اور حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ مقام محمود جس کا پیغمبر صاحب سے وعدہ ہے وہ مرتبۂ شفاعت ہے کہ قیامت کے دن لوگ مضطر ہو کر تمام انبیاء سابقین سے سفارش کرانی چاہیں گے اور چونکہ تمام انبیا آدمی ہو گزرے ہیں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ لغزش بتقاضائے بشریت ہو گئی ہے انبیائے سابقین اپنی لغزشوں کو یاد کر کے شفاعت کی جرأت نہ کر سکیں گے آخر کار یہ مہم ہمارے پیغمبر صاحب آخر الزماں سر کریں گے اور خدا سے ان کو تمام لوگوں کی شفاعت کی اجازت ہو گی اور خدا کی رحمت عام اس پیرایہ میں ظاہر ہو گی کہ ہمارے پیغمبر سب کی شفاعت کریں اور خدا کی جناب میں ان کی شفاعت قبول ہو ۱۲

ف۳ مناظرہ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب زیادہ گفتگو کرنا مخالف پر اثر نہیں کرتا تو بحث کو حوالہ بخدا کر دیا جاتا ہے کہ یوں ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنے خیال میں مست ہے ع ہر کسے خیال خویش خبطے دارد ۔ مگر خدا سب کی حقیقت سے واقف ہے قیامت کے دن حق کو حق اور ناحق کو ناحق کر دکھائے گا ۱۲

ع ۹ ۷ ۹

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا

میرے پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم لوگوں کو (اسرار الٰہی میں سے) بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہیں

لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾

تو جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے اُس کو (دنیا کے پردے سے) اٹھا لیجائیں پھر تم اُس کے لئے ہمارے مقابلے

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ

مگر (یہ صرف) تمہارے پروردگار (ہی) کی رحمت (ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا) بیشک تم پر اُس کا بڑا ہی فضل ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ اگر

اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا

آدمی اور جنات جمع (ہو کر اس بات پر آمادہ) ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا (اور کلام) بنا لائیں تاہم

يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ

اس جیسا نہیں (بنا) لاسکتے اگرچہ اُن میں سے ایک کی پشتی پر ایک (کیوں نہ ہو) اور باوجودیکہ

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے سبھی (قسم کی) مثالیں طرح طرح سے بدل بدل کر بیان فرمائی ہیں مگر اکثر لوگ

كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

انکار کئے بدون نہ رہے اور (اے پیغمبر کفار تم سے) کہتے ہیں کہ ہم تو اُس وقت تک تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں کہ (یا تو) ہمارے لئے زمین سے

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾

یا کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اور اُس کے بیچ بیچ میں تم (بہت سی) نہریں جاری کر دکھاؤ

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ

یا جیسا تم کہا کرتے تھے آسمان کے ٹکڑے ہم پر لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو

قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ

(ہمارے) سامنے لا کھڑا کرو یا (رہنے کے لئے) کوئی تمہارا سنہرا گھر ہو یا آسمان میں چڑھ جاؤ

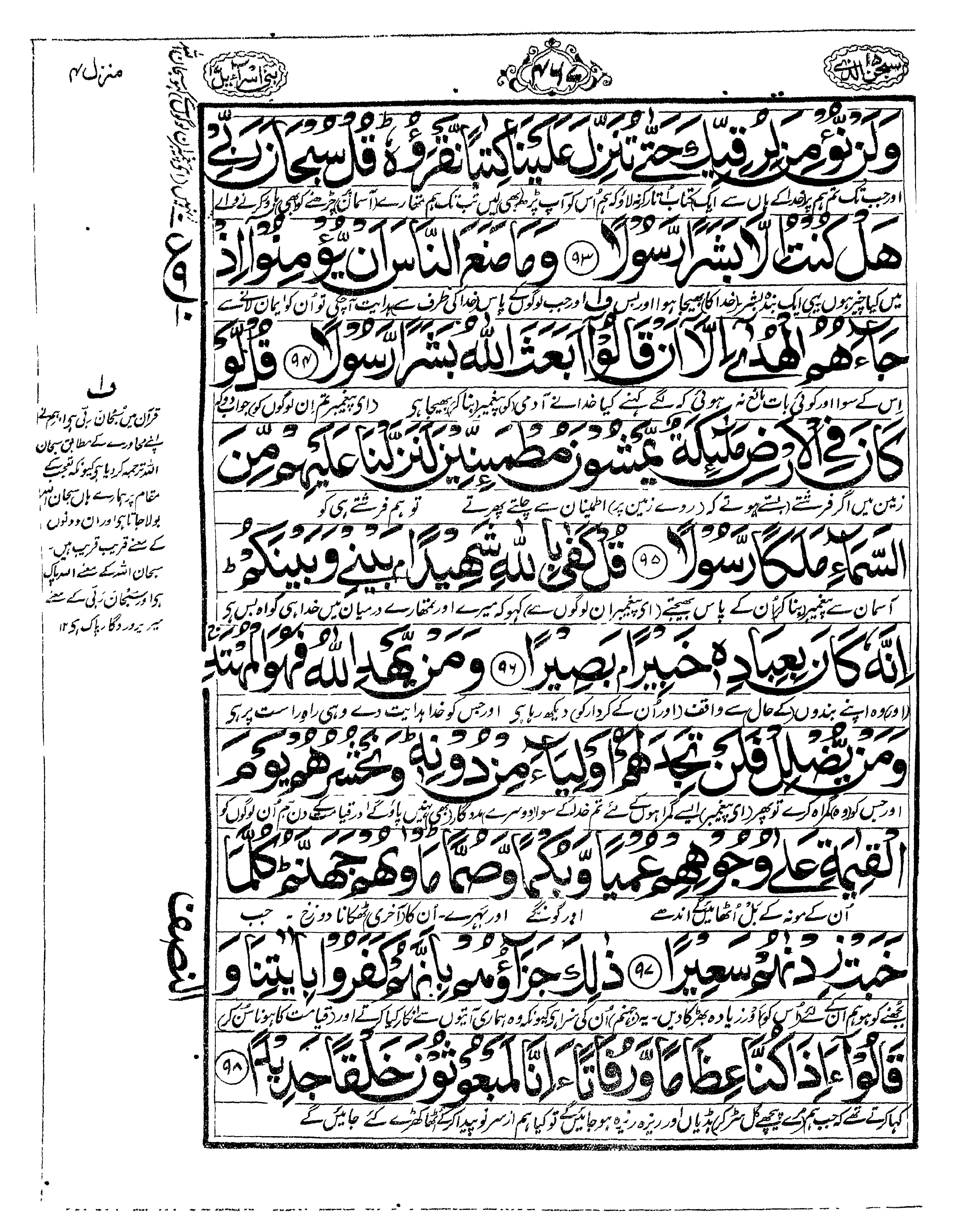

وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ

اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے) ایک کتاب اتار کر نہ لاؤ کہ ہم اس کو آپ پڑھ بھی لیں تب تک ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھنے کو بھی باور نہ کریں گے

هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ

میں کیا چیز ہوں یہی ایک بندہ بشر (خدا کا) بھیجا ہوا اور بس ف اور جب لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آ چکی تو ان کو ایمان لانے

جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ

اس کے سوا اور کوئی بات مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کیا خدا نے آدمی (کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا ہے (اے پیغمبر تم ان لوگوں کو) جواب دو کہ

كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ

زمین میں اگر فرشتے (بستے) ہوتے کہ (روئے زمین پر) اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم فرشتے ہی کو

السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ

آسمان سے پیغمبر (بنا کر) ان کے پاس بھیجتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے اور تمہارے درمیان میں خدا ہی گواہ بس ہے

اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ

(اور) وہ اپنے بندوں (کے حال) سے واقف (اور ان کے کردار کو) دیکھ رہا ہے اور جس کو خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ

اور جس کو (وہ) گمراہ کرے تو پھر (اے پیغمبر) ایسے گمراہوں کے لئے تم خدا کے سوا دوسرے مددگار (بھی) نہیں پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو

الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا

ان کے مونہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ان کا آخری ٹھکانا دوزخ۔ جب

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

بجھنے کو ہو ہم ان کے لئے (اس کو) اور زیادہ بھڑکا دیں۔ یہ (جہنم) ان کی سزا ہے کیونکہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے اور (قیامت کا ہونا سن کر)

قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾

کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرے پیچھے گل سڑ کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں گے

ف قرآن میں سبحان ربی ہے، ہم نے اپنے محاورے کے مطابق سبحان اللہ ترجمہ کر دیا ہے کیونکہ تعجب کے مقام پر ہمارے ہاں سبحان اللہ بولا جاتا ہے اور ان دونوں کے معنے قریب قریب ہیں۔ سبحان اللہ کے معنے اللہ پاک ہے اور سبحان ربی کے معنے میرا پروردگار پاک ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ

کیا اِن لوگوں نے اِس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اِس بات پر بھی قادر ہے کہ

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ

اِن جیسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اُس نے اِن کے (دوبارہ پیدا ہونے کے) لئے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کسی طرح کا شک ہی

اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا

اِنکار کئے بدون نہ رہے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو

لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۚ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾

خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم اُن کو بند کر رکھتے اور انسان بڑا ہی تنگدل ہے ف

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے موسیٰ کو کھلے ہوئے نو معجزے دئے تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے (بھی) پوچھ دیکھو کہ

اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾

جب موسیٰ بنی اسرائیل پاس آئے تو فرعون نے اُن سے کہا کہ موسیٰ! میں تیری نسبت ایسا خیال کرتا ہوں کہ کسی نے تجھ پر جادو کر دے کے تجھکو دیوانہ بنا دیا ہے

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(موسیٰ نے) جواب دیا کہ آپ[1] اتنی بات دل میں ضرور جان چکے ہیں کہ آسمان و زمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے اُتارے ہیں (اور لوگوں کے لئے یہ)

بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ

سوجھ کی باتیں (ہیں کہ اِن کو دیکھ کر خدا کو پہچانیں) اور اے فرعون (تم نے میری نسبت جادو کا خیال کیا ہے تو) میرا خیال تمہاری نسبت یہ ہے کہ

يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾

بنی اسرائیل کو کسی طرح ملک میں سے اُکھیڑ دے تو ہم نے اُس کو اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا

اور فرعون کے (ڈبوئے) پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم اِس ملک میں بسو پھر جب

ف یہود خصوصاً اور مشرکین بھی اس بات کا حسد کرتے تھے کہ خدا نے کیوں پیغمبر صاحب کو پیغمبری کے لئے منتخب فرمایا اور کیوں اِن پر قرآن نازل ہوا۔ چنانچہ یہی مطلب قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے اور یہاں بھی اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲

[1] صفحہ ۵۰۲ کا ف۴ دیکھو

جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ

آخرت کا وعدہ آموجود ہوگا تو ہم تم (سب) کو سمیٹ کر (اپنے حضور میں) لا حاضر کریں گے اور (اے پیغمبر) سچائی ہی کے ساتھ ہم نے قرآن کو اتارا اور

نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ

وہ اترا اور ہم نے تم کو تو بس (نیکوں کو) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے (اس

لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا

کو تم (وقتاً فوقتاً) مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ اور (اسی مصلحت سے) ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم قرآن کو مانو

بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى

یا نہ مانو جن لوگوں کو قرآن سے پہلے (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے (اُن کا تو یہ حال ہے کہ) جب

عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ

اُن کے روبرو پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بیشک

كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ

ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا ۲ اور ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (سجدے میں) روتے (جاتے) ہیں

وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ ۩ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا

اور قرآن کی وجہ سے اُن کی عاجزی اور زیادہ ہوتی جاتی ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم (خدا کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو جس

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

(نام سے) پکارو تو اُس کے (سب) نام اچھے (ہی اچھے) ہیں اور (اے پیغمبر) نہ تو اپنی نماز چلا کر پڑھو اور نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اُس کو بالکل چپکے پڑھو بلکہ ان (دونوں) کے بیچ (بیچ ایک) متوسط طریق اختیار کرو اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے

الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ

جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ (دونوں جہان کی) سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ

السجدة

۱ یعنی قرآن کی جتنی باتیں ہیں سب بالکل ٹھیک اور سچی ہیں اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی بات خلاف واقع نہیں۔ اسی طرح کا قرآن خدا نے بھیجا اور جس طرح کا بھیجا اسی طرح کا بے کم و کاست دنیا میں نازل ہوا بیچ میں کسی نے کسی طرح کا اس میں تصرف نہیں کیا ۱۲

۲ یعنی قرآن کی پیشین گوئی اگلی آسمانی کتابوں میں موجود تھی اور اہل کتاب قرآن اور پیغمبر آخر الزماں کے منتظر تھے تو جو اُن میں حق شناس تھے قرآن کو سن کر سمجھ گئے کہ اُسی وعدہ کا ایفا ہے اور ایمان لے آئے ۱۲

ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

اِس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اُس کا مدد گار ہے اور (وقتاً فوقتاً) اُس کی بڑائیاں کرتے رہا کرو

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ الْاٰيَة ثُمَّ النَّحْل وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشَرُ اٰيَاتٍ

۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن اُتارا اور اُس میں کسی طرح کی

عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

کجی (یعنی کور کسر) نہ لگی رکھی بالکل سیدھی (دی) بات ہے تاکہ خدا کی طرف سے جو عذاب شدید (کافروں پر) نازل ہونے والا ہے لوگوں کو اُس سے ڈرائے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾

جو ایمان لائے ہیں (اور) نیک کام بھی کرتے ہیں اُن کو اس بات کی خوشخبری دے کہ اُن کو (خدا کے ہاں بڑا) عمدہ اجر (ملنے والا) ہے

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿٣﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ ق

(یعنی بہشت) جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (نیز) اُن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

نہ تو ان ہی کو اس (بات) کی کچھ تحقیق ہے اور نہ ان کے بڑوں ہی کو (تھی) بڑی ہی (سخت) بات ہے جو

اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

اُن کے مونہہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ بکتے ہیں تو (اے پیغمبر)

نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾

اگر یہ لوگ تمہاری اِس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے اِن کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے

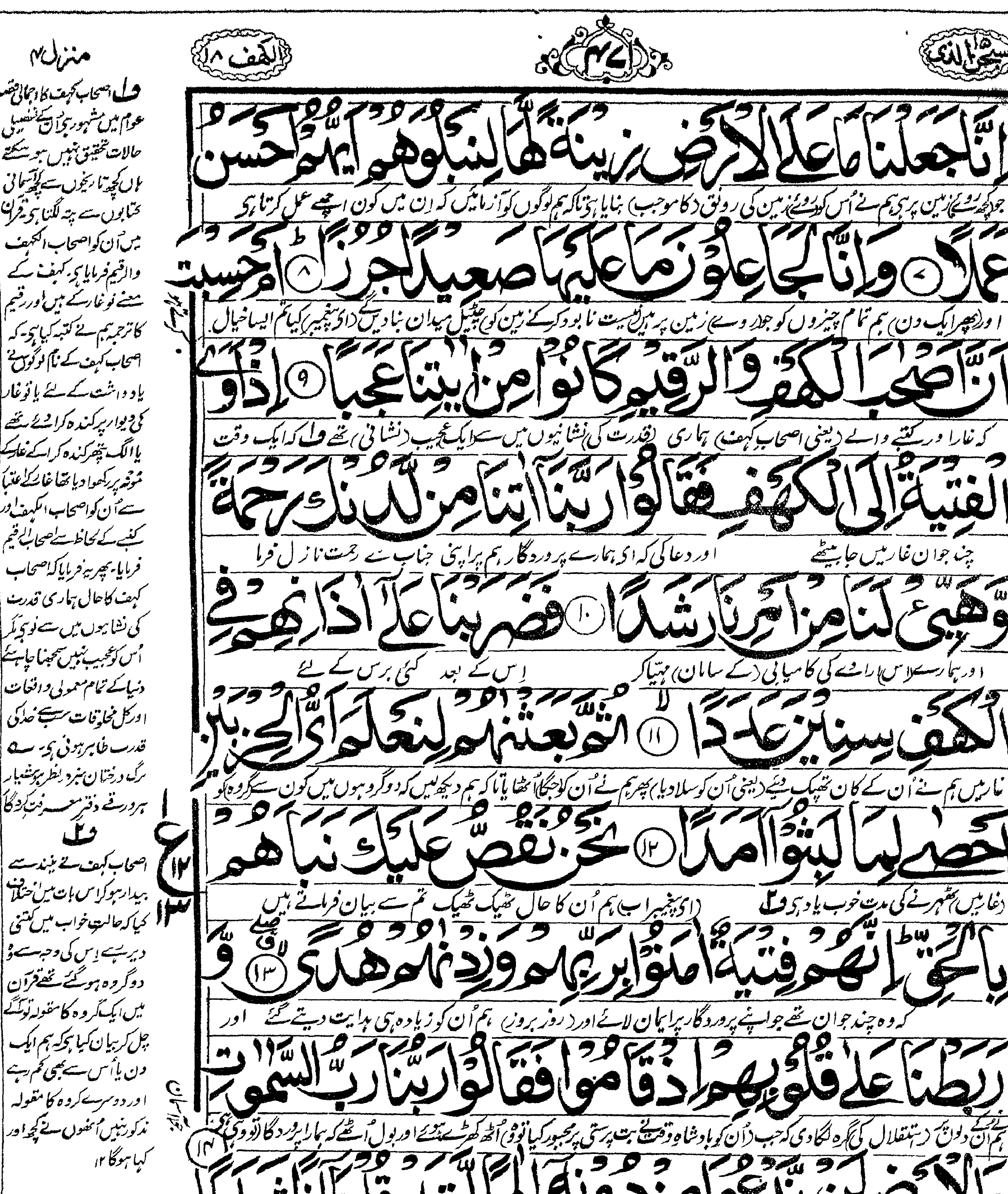

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

جو (کچھ روئے) زمین پر ہے ہم نے اُس کو (روئے) زمین کی رونق (کا موجب) بنایا ہے تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور (پھر ایک دن) ہم تمام چیزوں کو جو (روئے) زمین پر ہیں نیست و نابود کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دیں گے (اے پیغمبر) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبے والے (یعنی اصحاب کہف) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب (نشانی) تھے ف۱ کہ ایک وقت چند جوان غار میں جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے (اس) ارادے کی کامیابی (کے سامان) مہیا کر تو ہم نے غار میں کئی برس تک ان کے کان تھپک دیئے (یعنی اُن کو سلا دیا) پھر ہم نے اُن کو جگا اٹھایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں کون سا گروہ کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہے ف۲ (اے پیغمبر اب) ہم اُن کا حال ٹھیک ٹھیک تم سے بیان فرماتے ہیں وہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور (روز بروز) ہم اُن کو زیادہ ہی ہدایت دیتے گئے اور ہم نے اُن کے دلوں کو (استقلال کی) گرہ لگا دی کہ جب (اُن کو بادشاہ وقت نے بت پرستی پر مجبور کیا تو) وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بول اٹھے کہ ہمارا پروردگار (تو وہی) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے ہم تو اُس کے سوا کسی (دوسرے) معبود کو پکارنے والے ہیں نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے بڑی ہی بیجا بات کہی

ف۱ اصحاب کہف کا اجمالی قصہ عوام میں مشہور ہے ان کے تفصیلی حالات تحقیق نہیں ہو سکتے ہاں کچھ تاریخوں سے کچھ آسمانی کتابوں سے پتہ لگتا ہے قرآن میں ان کو اصحاب الکہف والرقیم فرمایا ہے۔ کہف کے معنے تو غار کے ہیں اور رقیم کا ترجمہ ہم نے کتبہ کیا ہے۔ کہ اصحاب کہف کے نام لوگوں نے یادداشت کے لئے یا تو غار کی دیوار پر کندہ کرائے تھے یا الگ پتھر کندہ کرا کے غار کے مونھ پر رکھوا دیا تھا غار کے اعتبار سے ان کو اصحاب الکہف اور کتبے کے لحاظ سے اصحاب الرقیم فرمایا۔ پھر یہ فرمایا کہ اصحاب کہف کا حال ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے تو ہے مگر اس کو عجیب نہیں سمجھنا چاہئے دنیا کے تمام معمولی واقعات اور کل مخلوقات سے بھی خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ سے
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

ف۲ اصحاب کہف نے نیند سے بیدار ہو کر اس بات میں اختلاف کیا کہ حالت خواب میں کتنی دیر رہے اِس کی وجہ سے وہ دو گروہ ہو گئے تھے قرآن میں ایک گروہ کا مقولہ تو نقل کر کے بیان کیا ہے کہ ہم ایک دن یا اُس سے بھی کم رہے اور دوسرے گروہ کا مقولہ مذکور نہیں اُنھوں نے کچھ اور کہا ہوگا ۱۲

ع ۱۲ — ۱۳

هٰؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ

(ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنھوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں ان (کے معبود ہونے) کی

عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ

کوئی کھلی سند کیوں نہیں پیش کرتے جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون؟

كَذِبًا ۭ ﴿١٥﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا

اور (پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ) جب تم نے اپنی قوم کے لوگوں سے اور خدا کے سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں ان سے کنارہ کشی کر لی ہے

اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ

(تو چلو فلاں) غار میں چل بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت (کا سایہ) تم پر پھیلا دے گا اور تمہارے اس ارادے میں

مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ

سہولت کے سامان مہیا کرے گا (غرض یہ جی میں ٹھان کر غار میں) ایسی جگہ جا چھپے کہ اے مخاطب جب آفتاب نکلے تو تو دیکھے گا

عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

اُن کے غار سے داہنی طرف کو بچا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کو کترا جاتا ہے

الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ

اور (یہ غار کی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ) وہ غار کے اندر بڑی کشادہ جگہ میں (مزے سے چھاؤں میں لیٹے) ہیں یہ بھی خدا کی قدرت کی نشانیوں

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾

خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے تو تم کوئی اُس کا کارساز راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے

ع ۲ ۵

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

اور (اے مخاطب) تو اُن کو سمجھے کہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم داہنی طرف کو

وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ

اور بائیں طرف کو اُن کی کروٹیں بدلواتے جاتے ہیں اور اُن کا (ایک) کتا (بھی جو) چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے (بیٹھا) ہے

ف پہاڑ میں غار کا ہونا اور وسیع ہونا اور اس طرح پر واقع ہونا کہ آفتاب طلوع کرتے وقت داہنی طرف کو بچا ہوا اور زوال کے بعد بائیں طرف کو کتراتا ہوا ڈوب جائے یہ سب خدا ہی کی قدرت سے تھا مفسروں نے غار کا موقع متعین کرنے کے لئے کہ وہ کس ڈھب سے واقع ہوا تھا کہ آفتاب طلوع وغروب دونوں وقت اُس سے الگ رہتا تھا کسی قدر طول کی ہے ہم نے اس کو ضروری نہیں سمجھا جیسا کہ اصحاب کہف کی تحقیق کے بارے میں زیادہ تفتیش کرنے کو خدا نے ضروری نہیں سمجھا اور آگے چل کر پیغمبر صاحب سے فرمادیا کہ اس میں زیادہ کاوش کرنے سے کوئی مفاد نہیں ۱۲

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

(اے مخاطب) اگر تو ان لوگوں کو (اس حال میں اوپر سے) جھانک کر دیکھے تو ضرور اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور ان (کی صورت حال) سے تجھ میں ایک دہشت سما جائے

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور (جس طرح ہم نے اُن کو اپنی قدرت سے سُلا دیا تھا) اسی طرح ہم نے اُن کو (اپنی قدرت سے جگا بھی) اُٹھایا تاکہ آپس میں پوچھ گچھ کریں (چنانچہ) اُن میں سے ایک

لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

(اس غار میں) تم کتنی مُدت ٹھہرے ہو گے وہ بولے (ہم بہت رہیں ہوں گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (آخر کار سب) بول اُٹھے کہ جتنی مدت

لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

تم لوگ (غار میں) رہے تمھارا پروردگار ہی اُس کو بہتر جانتا ہے تو (اب) اپنے میں سے ایک کو یہ اپنا روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو کہ وہ (جا کر) دیکھے

اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا

کہ کس کے ہاں اچھا کھانا (مل سکتا) ہے تو اُس میں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمھارے پاس لے آئے اور چپکے سے لے کر چلا آئے اور

يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ

کسی کو تمھاری خبر نہ ہونے دے (کیونکہ) اگر (تمھاری قوم کے) لوگ تمھاری خبر پاجائیں گے تو تم کو (آ کر) سنگسار کردیں گے

اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ

یا تم کو اُلٹا پھر اپنے دین میں کرلیں گے اور ایسا ہوا تو پھر تم کو کبھی فلاح ہونی نہیں اور (جس طرح ہم نے اُن کو اپنی قدرت سے سُلایا اور اپنی قدرت سے اُٹھایا) اسی طرح

اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ

ہم نے اُن کی قوم کے لوگوں کو اُن پر مطلع کر دیا تاکہ (لوگ) جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں

لَا رَيْبَ فِيْهَا ڿ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ

کچھ بھی شبہ نہیں ف اب اطلاع ہوئے پیچھے لوگ اُن کے بارے میں لگے باہم جھگڑنے تو بعض نے کہا اصحاب کہف (کے سونے کی جگہ) پر (بطور یادگار)

بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

ایک عمارت بنا کھڑی کرو (اور ان کے حال کی زیادہ تفتیش نہ کرو) اُن کے حال کو ان کا پروردگار (ہی) بہتر جانتا ہے (اور) اُن کے بارے میں جن کی رائے (دوسروں پر) غالب رہی

ف بات یہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا بت پرست اور وہ اپنے مذہب کا ایسا متعصب تھا کہ رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا اُس نے ان اصحاب کہف کو بھی اپنی عادت کے موافق بت پرستی پر مجبور کرنا چاہا ان کو خدا نے ہمت دی کہ بت پرستی سے انکار کر کے بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے وہاں اُن پر ایک طرح کی نیند کی حالت طاری ہوئی۔ اصحاب کہف اس حالت میں تین سو نو برس رہے اس مدت میں یہاں تمام بساط بدل گیا تھا نہ وہ بادشاہ تھا نہ ویسے لوگ تھے نہ وہ بت پرستی کا غلو تھا اب بادشاہ اور اُس کی رعایا کا مذہب سب عیسائی تھا اصحاب کہف بیدار ہوئے تو اُن کو بھوک معلوم ہوئی اور انھوں نے اپنے کسی رفیق کو کھانا لانے کے لیے بستی میں بھیجا۔ کچھ تو اس شخص کی صورت تین سو نو برس میں متغیر ہو گئی تھی اور سکہ جس کے بدلے یہ کھانا لینے آیا تھا اُس کا چلن بھی موقوف ہو گیا تھا لوگوں نے اُس سے پوچھ گچھ شروع کی شدہ شدہ نوبت بادشاہ تک پہنچی اُس نے اپنا حال بیان کیا اور سب پتے دیئے اُس کے بیان سے لوگوں کو جو عیسائی مذہب رکھتے تھے قیامت کا یقین کلی ہو گیا کہ جو خدا آدمی کو تین سو نو برس تک نیند کی حالت میں زندہ رکھ سکتا ہے وہ دوبارہ انسان کے زندہ کرنے پر کیوں قادر نہ ہو ۱۲

عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ

ان (کے سونے کی جگہ) پر ایک مسجد بنائیں گے۔ (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ (اصحاب کہف) تین تھے چوتھا اُن کا کتا اور (بعض) کہتے ہیں

خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ

پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا (یہ سب) غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تکے) چلاتے ہیں اور (بعض) کہتے ہیں سات تھے

وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ

اور آٹھواں اُن کا کتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ان کی گنتی کو میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان (کی اصلی گنتی) کو بہت تھوڑے (لوگ) جانتے ہیں

فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾

تو (اے پیغمبر) اصحاب کہف کے بارے میں (لوگوں سے کچھ) جھگڑا نہ کرو مگر سرسری طور کا جھگڑا (ہو تو خیر کچھ مضایقہ نہیں) اور اصحاب کہف کے بارے میں ان میں سے کسی سے

ع ۳ ۵ ۱۵

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ

اور کسی چیز کی نسبت (یہ) نہ کہا کرو کہ میں اس (کام) کو کل کروں گا مگر (ہاں یوں کہا کرو کہ) خدا چاہے

اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي

تو (اس کام کو کل کر دوں گا) اور اگر (انشاء اللہ کہنا) کبھی بھول جایا کرو تو (جب یاد آجائے انشاء اللہ کہنے سے) اپنے پروردگار کو یاد کر لیا کرو اور کہو امید ہے کہ میرا پروردگار

لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ

اس سے زیادہ رو براہ بات مجکو بتائے ف۱ اور (اصحاب کہف) اپنے غار میں تین سو برس رہے

سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ

اور نو (برس) اس کے اوپر اور رہے (اے پیغمبر اس پر بھی لوگ اس مدت کو تسلیم نہ کریں تو ان سے) کہو جتنی مدت (تک اصحاب کہف غار میں) رہے اللہ (تم سے) بہتر جانتا ہے

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ

آسمان و زمین کا (علم) غیب اُسی کو ہے (اللہ اکبر) کیا ہی دیکھنے والا اور کیا ہی سننے والا ہے اس کے سوا لوگوں کا

مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ

کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی کتاب جو وحی کے ذریعے سے تم پر نازل ہوئی ہے اس کو

ف۱ یعنی جن لوگوں نے تم سے امتحاناً اصحاب کہف کا حال دریافت کیا ہے ان سے کہہ دو کہ اصحاب کہف کے بارے میں تو مجکو وحی کے ذریعے سے اسی قدر معلوم ہوا ہے اور امید ہے کہ آیندہ ان کے علاوہ اور زیادہ ہدایت کی باتیں معلوم ہوں ۱۲

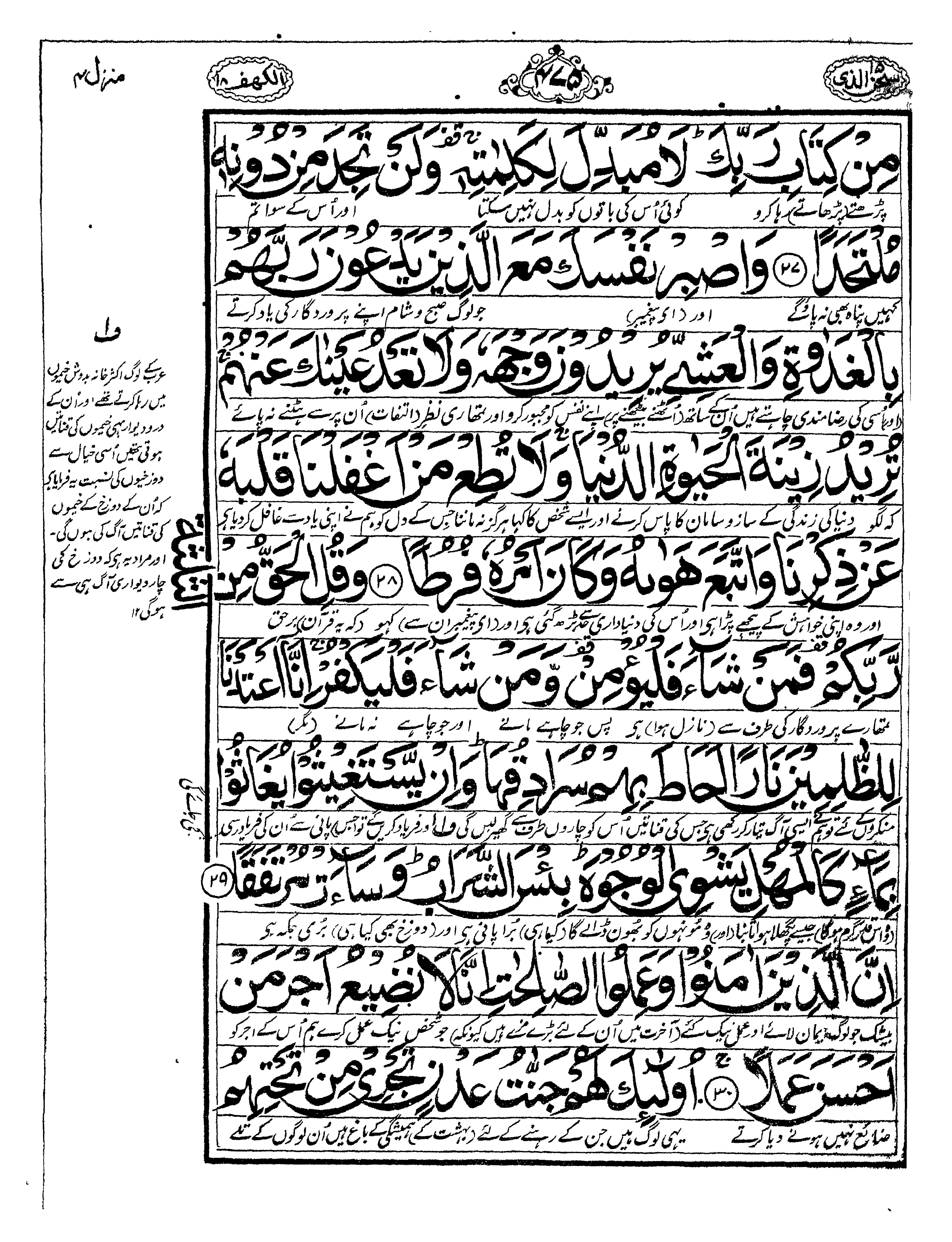

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

پڑھتے (پڑھاتے) رہا کرو — کوئی اُس کی باتوں کو بدل نہیں سکتا — اور اُس کے سوا تم

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

کہیں پناہ بھی نہ پاؤ گے — اور (اے پیغمبر) — جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ

(اور) اُسی کی رضامندی چاہتے ہیں اُن کے ساتھ (اُٹھنے بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمھاری نظر (التفات) اُن پر سے ہٹنے نہ پائے

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ

کہ لگو دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے اور ایسے شخص کا کہا ہرگز نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ

اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اُس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے اور (اے پیغمبر ان سے) کہو (کہ یہ قرآن) برحق

رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

تمھارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا) ہے — پس جو چاہے مانے — اور جو چاہے نہ مانے — (مگر)

لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا

منکروں کے لئے تو ہم نے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور فریاد کریں گے تو (جس) پانی سے اُن کی فریادرسی

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

(وہ اس قدر گرم ہوگا) جیسے پگھلا ہوا تانبا (اور) وہ مونہوں کو بھون ڈالے گا (کیا ہی) بُرا پانی ہے اور (دوزخ بھی کیا ہی) بُری جگہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے (آخرت میں اُن کے لئے بڑے مزے ہیں کیونکہ) جو شخص نیک عمل کرے ہم اُس کے اجر کو

اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ضائع نہیں ہونے دیا کرتے — یہی لوگ ہیں جن کے رہنے کے لئے (بہشت کے) ہمیشگی کے باغ ہیں اُن لوگوں کے تلے

ف

عرب کے لوگ اکثر خانہ بدوش خیموں میں رہا کرتے تھے اور اُن کے در و دیوار بھی خیموں کی قناتیں ہوتی تھیں اُسی خیال سے دوزخیوں کی نسبت یہ فرمایا کہ اُن کے دوزخ کے خیموں کی قناتیں آگ کی ہوں گی۔ اور مراد یہ ہے کہ دوزخ کی چار دیواری آگ ہی سے ہوگی ۱۲

الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا

نہریں بہ رہی ہوں گی اُن کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ

خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ

مہین اور دبیز ریشمی سبز کپڑے زیب تن کریں گے (اور) وہاں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے

نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ

(کیا ہی) اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی آرام و آسایش کی) کیسی عمدہ جگہ ہے اور (اے پیغمبر) اِن لوگوں سے اُن دو شخصوں کی مثال بیان کرو

ع ۵ / ۱۶

جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَ

جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے تھے اور ہم نے اُن کے گرداگرد کھجور کے درخت لگا رکھے تھے اور

جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ

ہم نے دونوں (باغوں) کے بیچ بیچ میں کھیتی (بھی) لگا رکھی تھی دونوں باغ اپنے پھل (خوب) لائے اور

تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ

پھل لانے میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور دونوں باغوں کے درمیان ہم نے نہر بھی جاری کر رکھی تھی تو باغوں کے مالک کے پاس (بہت طرح طرح کا) پیداوار موجود

فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ

ایک دن یہ شخص اپنے دوست سے باتیں کرتے کرتے بول اُٹھا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور (میرا جتھا بھی) بڑا زبردست

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ

(جتھا) ہے اور (وہ یہ باتیں کرتا ہوا) اپنے باغ میں گیا اور وہ ناحق کے غرور اور خدا کی ناشکری سے اپنے نفس پر آپ ہی ظلم کر رہا تھا لگا کہنے کہ

تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ

یہ باغ کبھی (بھی) برباد ہو اور میں (یہ بھی) نہیں سمجھتا کہ قیامت برپا ہو اور بالفرض (ہوئی بھی تو جب) میں

إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ

اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو جہاں لوٹ کر جاؤں گا (بہر حال اس باغ سے) (تو اس جگہ کو) بہتر ہی پاؤں گا اُس کا دوست جو

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

اثنائے گفتگو میں بول اُٹھا کہ کیا تو اُس پروردگار کا منکر ہے جس نے تجکو (پہلے) مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ

پھر تجکو پورا آدمی بنایا لیکن میں تو (یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور میں

بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ

اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا اور جب تو اپنے باغ میں آیا تو تو نے (یوں) کیوں نہ کہا کہ (یہ سب) خدا کے چاہے سے ہوا ہے

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ

(ورنہ مجھ میں تو بے مدد خدا کچھ بھی طاقت نہیں اگر مال اور اولاد کے اعتبار سے تو مجکو اپنے سے کم سمجھتا ہے

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

تو عجب نہیں میرا پروردگار تیرے باغ سے (بھی) بہتر (باغ) مجکو عطا فرمائے اور تیرے باغ پر آسمان سے کوئی (ایسی) بلا

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا

نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے یا اُس کا پانی بہت نیچے اُتر جائے

فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ

اور تو اُس کو کسی طرح طلب نہ کرسکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اُس (کے باغ) کی پیداوار (عذاب کے) پھیر میں آ گئی تو وہ اُس لاگت پر

كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ

جو باغ (کی درستی) میں لگائی تھی اپنے دونو ہاتھ ملتا رہ گیا اور (باغ کا حال یہ ہو گیا کہ) وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا پڑا تھا ف۱ اور مالکِ باغ کہتا جاتا تھا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

ای کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور اُس کا کوئی جتھا ایسا نہ ہوا کہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ

خدا کے سوا اُس کی مدد کرتا اور نہ وہ (خود ہی) انتقام لے سکا اسی (حکایت) سے ثابت ہوا کہ سب اختیار خدائے برحق ہی کو ہے

ف ۱
جیسے رہنے کے گھروں میں
چھتیں ہوتی ہیں ویسے ہی
باغوں میں ٹٹیاں ہوتی ہیں
جن پر بیلیں چڑھائی جاتی
ہیں اسی سبب سے لفظ عرش
چھت اور ٹٹی میں مشترک ہے
گھر کا مذکور ہو تو چھت اور باغ
کا مذکور ہو تو عرش کے معنے
ٹٹی اب رہا چھت یا ٹٹی پر
گرنا اُس کی صورت یہ ہے کہ
ستون بودے ہو جاتے ہیں
تو پہلے چھت یا ٹٹی گر پڑتی ہے
اُس کے بعد اُوپر سے خود
ستون یا دیواریں ۱۲

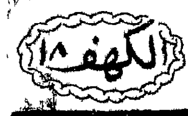

ع ۶ ۱۳ ۱۷

الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيٰوةِ

وہی بہتر ثواب (دینے والا اور وہی انجام کا) بہتر عوض (دینے والا ہے اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ایک مثال یہ بھی بیان کرو کہ

الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْأَرْضِ

دنیا کی زندگی کی مثال پانی کی سی ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کرلیا

فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور خوب پھلی پھولی) پھر آخر کار چورا (یعنی بھوسا) ہو کر گئی جسے ہوائیں اُڑائے اُڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر

مُقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ

قادر ہے (اے پیغمبر) مال اور اولاد دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) بناؤ سنگھار ہیں اور اعمال نیک جن کا اثر دیر تک باقی (رہے)

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہیں اور توقع (آئندہ) کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ف۱ اور (اس دن کے فکر سے غافل نہ رہو) جس دن ہم

الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿۴۷﴾

پہاڑوں کو (جگہ سے) ہلا دیں گے ف۲ اور (اے پیغمبر) تم زمین کو دیکھو گے (کہ) کھلا میدان (پڑا ہے) اور ہم لوگوں کو لا جمع کریں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہیں رہنے دیں گے

وَعُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ

اور سب کے سب صف بصف تمہارے پروردگار کے روبرو پیش کئے جائیں گے (اور ہم کہیں گے کہ) جیسا ہم نے تم کو (پہلی بار) پیدا کیا تھا (آخر) ویسے ہی تم ہمارے حضور میں آ پڑے ف۳

مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ لَكُمْ مَوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

مگر تم یہ خیال کرتے رہے کہ ہم تمہارے (دوبارہ زندہ کرنے) کے لئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر (سامنے لا کر) رکھا جائے گا

فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ

تو (اے پیغمبر) تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ رجسٹر میں لکھا ہے (اس کو دیکھ دیکھ کر) اس (کی جواب دہی) سے ڈر رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ ہائے ہماری کمبختی

هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصٰهَا وَ

یہ کیسا رجسٹر ہے کہ بے قلمبند کئے نہ کسی چھوٹے ہی (گناہ) کو چھوڑتا ہے اور نہ بڑے ہی کو اور

ف۱ جیسے اولاد نیک یا جیسے کوئی کتاب تصنیف کرکے چھوڑ مرا اور اس سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ یا پل و مسجد و چاہ و مہمانسرا۔ وغیرہ از قسم خیر جاری ۱۲

ف۲ جگہ سے ہلا دینے کا مطلب کہ اُڑتے اُڑتے پھریں گے جیسا کہ اور کئی جگہ اس کی صراحت ہوا

ف۳ مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا میں بے سروسامان بھیجے گئے تھے ویسے ہی بے سروسامان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہمارے حضور میں آ موجود ہوئے ۱۲

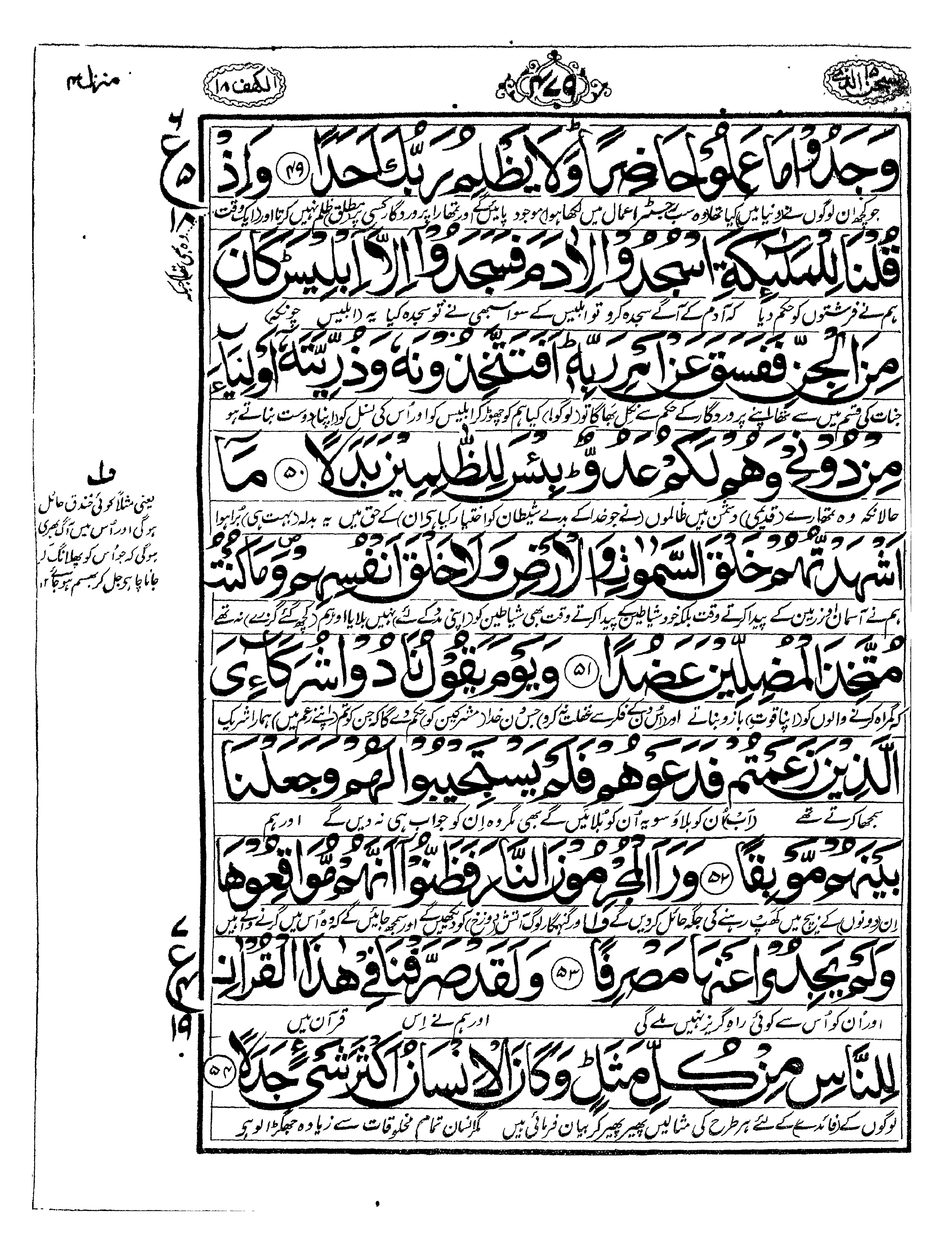

وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَإِذْ

جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب (رجسٹر اعمال میں لکھا ہوا) موجود پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا اور (ایک وقت

قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سبھی نے تو سجدہ کیا یہ (ابلیس چونکہ)

مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

جنات کی قسم میں سے تھا اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو!) کیا تم کو چھوڑ کر ابلیس کو اور اس کی نسل کو (اپنا) دوست بناتے ہو

مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَا

حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں ظالموں (نے جو خدا کے بدلے شیطان کو اختیار کیا یہ ان) کے حق میں یہ بدلہ (بہت ہی) برا ہوا

أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ

ہم نے آسمان اور زمین کے پیدا کرتے وقت بلکہ خود شیاطین کے پیدا کرتے وقت بھی شیاطین کو (اپنی مدد کے لئے) نہیں بلایا اور ہم (کچھ گئے گزرے) نہ تھے

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ

کہ گمراہ کرنے والوں کو (اپنا قوت) بازو بناتے اور (اس دن کی فکر سے غفلت نہ کرو) جس دن خدا (مشرکین کو) حکم دے گا کہ جن کو تم (اپنے زعم میں) ہمارا شریک

الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا

سمجھا کرتے تھے (اب) اُن کو بلاؤ سو یہ اُن کو بلائیں گے بھی مگر وہ اِن کو جواب ہی نہ دیں گے اور ہم

بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا

ان (دونوں) کے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ حائل کر دیں گے ف۱ اور گنہگار لوگ آتش (دوزخ) کو دیکھیں گے اور سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں

وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

اور ان کو اس سے کوئی راہ گریز نہیں ملے گی اور ہم نے اس قرآن میں

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

لوگوں کے (فائدے کے) لئے ہر طرح کی مثالیں پھیر پھیر کر بیان فرمائی ہیں مگر انسان تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے

ف۱ یعنی مثلاً کوئی خندق حائل ہو گی اور اس میں آگ بھری ہو گی کہ جو اس کو پھلانگ کر جانا چاہے جل کر بھسم ہو جائے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوٓا إِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوا

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو (اب) ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے اِن کو سوا اس کے اور کون امر مانع ہو سکتا تھا

رَبَّهُمْ إِلَّآ أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ

کہ اگلے لوگوں کا (سا) ماجرا اِن کو بھی پیش آئے یا (ہمارا) عذاب اِن کے سامنے آ موجود ہو

قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ

اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو نجات کی) خوشخبری سنائیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوٓا

اور جو لوگ منکر ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کی سند پکڑ کے جھگڑے کیا کرتے ہیں تاکہ (ذاتِ حق کے) جھگڑے سے حق کو (جگہ سے) لڑکھڑا دیں اور ان

اٰيٰتِي وَمَآ أُنْذِرُوا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ

ہماری آیتوں کو اور (ہمارے عذاب کو) جس سے اِن کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی (کھیل) بنا رکھا ہے اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون جس کو خدا کی آیتیں یاد

عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ

اُن سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوت کو بھول جائے (بات یہ ہے کہ) ہم ہی نے اِن کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ (حق بات) کو

يَفْقَهُوهُ وَفِيٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَهْتَدُوٓا

سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی (پیدا کر دی ہے کہ حق بات کو سن نہ سکیں) اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں کو راہِ راست کی طرف

إِذًا أَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا

رو براہ ہونے والے نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا الرحم والا ہے۔ اگر وہ اُن کے کردار کی پاداش میں ان کو پکڑنا چاہتا

كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَجِدُوا مِنْ

تو فوراً ہی اِن پر عذاب نازل کر دیتا لیکن ان کے لئے ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے اِدھر

دُونِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى أَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَ

کہیں پناہ نہیں پا سکتے اور (عاد اور ثمود کی) یہ بستیاں (جن کو تم اُجڑا ہوا دیکھتے ہو) اُنھوں نے بھی جب سرکشی کی تو ہم نے اُن کو ہلاک کر ڈالا اور

جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ

ان کی ہلاکت کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی اور (اس قصہ کو یاد کرو کہ) جب موسیٰ (خضر کی ملاقات کے ارادے سے چلے تو انھوں) نے اپنے خادم

حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام پر نہ پہنچ لوں (اپنے ارادے سے) باز نہیں آنے کا یا اسی طرح سالہا سال چلتا رہوں گا ف۱ پھر جب

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا

اپنی مچھلی (وہیں) بھول اُٹھے تو مچھلی نے دریا میں سُرنگ کی طرح کا اپنا رستہ بنا لیا پھر جب آگے بڑھ گئے

قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ (لاؤ جی) ہمارا ناشتہ تو ہم کو دو ہمارے آج کے اس سفر سے تو ہم کو بڑی تکان ہوئی

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا

خادم نے کہا آپ نے یہ بھی دیکھا؟ جب ہم (دریا کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے تو میں (اسی جگہ) مچھلی بھول اُٹھا اور

أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

شیطان ہی نے مجھکو بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کرتا اور مچھلی نے عجیب طور پر دریا میں (جانے کا) اپنا رستہ کر لیا

عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

(موسیٰ نے) کہا (وہی تو وہ جگہ) ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے پیروں کے نشانوں کے کھوج لگاتے اُلٹے پاؤں پھرے

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ

تو دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچ کر انھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (یعنی خضر) کو پایا جس کو ہم نے اپنی خاص مہربانی میں سے (ایک حصہ) دیا اور

مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن

اپنی طرف سے اس کو ایک (خاص) علم سکھایا تھا موسیٰ نے خضر سے کہا کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ

تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

جو علم (لدنی منجانب اللہ) آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ آپ مجھکو بھی سکھا دیں ف۲ (خضر نے) کہا تم سے میرے ساتھ ہرگز

ف۱ حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے۔ سننے والوں میں سے کوئی پوچھ بیٹھا کہ کوئی آپ سے زیادہ بھی علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا میں نہیں جانتا جس کا یہ مطلب تھا کہ وہی سب سے بڑے عالم ہیں۔ موسیٰ بیشک بڑے اولوالعزم پیغمبروں میں سے تھے لیکن شان بندگی چاہتی تھی کہ وہ کسی حال میں تواضع اور کسر نفس سے غافل نہ ہوں پیغمبروں سے ایسی چھوٹی چھوٹی فروگذاشتوں پر بھی خدا کے ہاں سے مواخذہ ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں اور جیسے وہ مقبول ہوتے ہیں چاہئے کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ درجے کے ہوں موسیٰ سے یک انانیت کی بات سرزد ہو گئی تو خدا نے ان کو ان کی غلطی پر اس طرح متنبہ کیا کہ ان کو خضر کے پاس جانے کا حکم دیا خدا نے وحی کے ذریعے سے موسیٰ کو بتا دیا تھا کہ خضر سے اس جگہ ملاقات ہو گی جہاں دو دریا ملتے ہیں یہ دو دریا شاید سمندر کی دو شاخیں ہوں جن کے ملنے کی جگہ سے موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کے دریا پار بھی ہوئے تھے۔ موسیٰ کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ حضرت خضر سے جس جگہ ملاقات ہو گی وہاں تمہارے ناشتے کی تلی ہوئی مچھلی خدا کی قدرت سے زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے گی۔ باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲

ف۲ قرآن میں لفظ رشد ہے جس کا ترجمہ ہم نے علم لدنی کیا ہے اور اس کے تعلیم مقتضی ہیں باتیں کی ہدایت کو علوم انبیاء

ف۲ جس کو معاملہ فہمی اور عقل سلیم اور رائے صائب سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں مگر یہاں مراد وہی علم لدنی ہے جو خدا نے ان کو سکھایا تھا ۱۲

صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

صبر نہیں ہو سکے گا اور جو چیز تمہاری آگہی کے احاطے سے باہر ہو اس پر تم کیسے صبر کر سکتے ہو

قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ

(موسیٰ نے) کہا کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر (آدمی) پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا

أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ

(خضر نے) کہا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہے (منظور) ہو تو جب تک میں (از خود) تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کروں

أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا

تم مجھ سے اس کی بابت کچھ پوچھنا نہیں پھر (موسیٰ اور خضر) دونوں (مل کر) آگے چلے یہاں تک کہ (راہ میں ایک دریا پڑا) جب

رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ

دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو (خضر نے) ایک تختہ توڑ کر کشتی کو پھاڑ دیا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا آپ نے کشتی کو اس غرض سے پھاڑا ہے کہ

أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ

کشتی کے چڑھنے والوں کو (دریا میں) ڈبو دو (یہ تو) آپ نے بڑی ہی (خطرناک) بات کی (خضر نے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم

لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي

میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا (موسیٰ نے) کہا کہ آپ مجھے میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجیے

بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾

اور میرے (اس) معاملے میں میرے ساتھ (اتنی) سخت گیری (بھی) نہ کیجیے (بات رفت و گذشت ہوئی)

فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ

پھر دونوں (اور) آگے بڑھے یہاں تک کہ (رستے میں) ایک لڑکا ملا تو (خضر نے) اس کو (پکڑ کر) مار ڈالا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا آپ نے

نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

ایک معصوم شخص کو مار ڈالا (اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بدلے میں نہیں (یہ تو) آپ نے بہت ہی بے جا حرکت کی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

خضر نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ تم سے ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا (موسی نے) کہا

اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ

کہ اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں تو آپ مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ

مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ

میری طرف سے (حدِ) عذر کو پہنچ چکے ف۱ یہ ہو ہوا کر (اور) آگے بڑھے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے

اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا

تو وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا اور اُنھوں نے اِن کو ضیافت کا دینا منظور نہ کیا اتنے میں اُنھوں نے گاؤں میں

جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ

ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی تو (خضر نے) اُس کو کھڑا کر دیا (اس پر موسی نے) کہا کہ اگر آپ چاہتے تو (ان لوگوں سے)

عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ

دیوار کے کھڑا کر دینے کی مزدوری لیتے (خضر نے) کہا بس اب مجھ میں اور تم میں چھُٹم چھُٹا جن (باتوں) پر تم سے

بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

صبر نہ ہو سکا میں ابھی تم کو اُن کی اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں کہ کشتی تو

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ

غریب ملاحوں کی تھی وہ اُس کو دریا میں (مزدوری پر) چلاتے تھے تو میں نے چاہا کہ اُس کو عیب دار کر دوں کیونکہ

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا

ان کے سامنے کی طرف (دریا پار) ایک بادشاہ تھا (ظالم) جو ہر ایک کشتی کو زبردستی ضبط کر لیا کرتا تھا اور

الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا

وہ جو لڑکا تھا تو اُس کے ماں باپ دونوں ایمان والے (لوگ) تھے تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو) بڑا ہو کر) سرکشی اور کفر سے اُن کو ایذا دے

ف۱

مطلب یہ کہ جب تیسری بار مجھ سے ایسا قصور ہو تو آپ کو میرے جدا کرنے کا اختیار ہے اور آپ معذور ہیں ۱۲

وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ

لہذا ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اُس کو ماردیں اور اُن کا پروردگار اس کے بدلے میں اُنکو (ایسا فرزند) عطا فرمائے (جو) پاک نفسی اور

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ

پاس قرابت میں اُس سے بہتر ہو ۔ اور رہی دیوار سو شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور

تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا

دیوار کے نیچے انہیں لڑکوں کا خزانہ (گڑھا ہوا) تھا اور ان (لڑکوں) کا باپ (ایک) نیک آدمی تھا پس تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۚ ذٰلِكَ

اور (دیوار کے) تلے سے اپنا خزانہ نکال لیں (اور اُن کے حال پر) تمہارے پروردگار کی ایک مہربانی تھی اور (ان واقعات میں) میں نے جو کچھ کیا اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے

تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي

اصل حقیقت اُن (واقعات) کی جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے ذوالقرنین کا حال (امتحاناً) دریافت کرتے ہیں

ع ١٠ ١٢

الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ

تم (ان سے) کہو کہ میں تم کو اس کا تھوڑا سا تذکرہ پڑھ کر سناتا ہوں کہ ہم نے اس کو

فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

روئے زمین پر بڑی قدرت دی تھی اور ہم نے اُس کو ہر طرح کے ساز و سامان دے رکھے تھے چنانچہ وہ ایک سامان کے پیچھے پڑا (یعنی سفر مغرب کی)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے غروب ہونے کے مقام پر پہنچا تو اُس کو آفتاب ایسا دکھائی دیا کہ (جیسے) وہ کالی کالی کیچڑ کے کنڈ میں ڈوبتا ہے

وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَ

اور دیکھا کہ اس (کنڈ) کے قریب ایک قوم (بھی آباد) ہے ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین (تم بادشاہ ہو اور دونوں اختیار رکھتے ہو) چاہو (ان لوگوں کو) عذاب دو

اِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٧﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ

یا اُن (کے بارے) میں حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو (ذوالقرنین نے) کہا کہ جو (ان میں سے) سرکشی کرے گا

نُعَذِّبُهُۥ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِۦ فَيُعَذِّبُهُۥ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٨﴾ وَأَمَّا مَنْ

اُس کو تو ہم سزا دیں گے پھر (قیامت کے دن) وہ اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹا کر لایا جائے گا اور وہ (ہماری سزا کے علاوہ) اُس کو (اور) عذاب سخت دے گا اور جو

ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُۥ جَزَآءً ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُۥ مِنْ

ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو ویسا ہی (اس کے) بدلے میں اُس کو (خدا کے ہاں سے) بھلائی ملے گی اور ہم (بھی) اپنے کاموں میں سے اُس کو

أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٩﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ ٱلشَّمْسِ

آسان آسان کام کرنے کو کہیں گے پھر وہ ایک (اور) سامان کے پیچھے پڑا ف۱ یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے نکلنے کی جگہ پونہچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

تو اُس کو (ایسا) معلوم ہوا کہ آفتاب کچھ لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لئے ہم نے آفتاب کے ادھر کوئی آڑ نہیں رکھی

كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰٓ

(اور واقع میں بھی) ایسا ہی تھا ف۲ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ف۳ ہم کو اُس سے پوری پوری آگاہی تھی پھر وہ ایک (اور) سامان کے پیچھے پڑا یہاں تک

إِذَا بَلَغَ بَيْنَ ٱلسَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ

کہ جب (چلتے چلتے ایک پہاڑ کی گھاٹی کی) دو کگاروں کے بیچ میں پونہچا تو دیکھا کہ کگاروں کے ادھر ایک قوم (آباد) ہے (اور وہ) ایسے وحشی ہیں کہ

يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا۟ يَٰذَا ٱلْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

بات کے سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے اُن لوگوں نے عرض کیا کہ اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے اُدھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے (وہ) لوگ

مُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰٓ أَن تَجْعَلَ

ہمارے ملک میں (آ کر) فساد کرتے ہیں (آپ کی مرضی ہو) تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں بشرطیکہ آپ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّى فِيهِ رَبِّى خَيْرٌ فَأَعِينُونِى

ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی روک بنا دیں ذوالقرنین نے کہا کہ مال جس میں میرے پروردگار نے مجھے (پورا اختیار) دے رکھا ہے کافی وافی ہے تم کو (بس) ہی مدد

بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ءَاتُونِى زُبَرَ ٱلْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰٓ

(ہاتھ پاؤں کے) زور سے میری مدد کرو میں تم میں اور اُن لوگوں میں ایک دیوار کھینچ دوں گا (اچھا تو کہیں سے) لوہے کی سلیں ہم کو لا دو (چنانچہ وہ سلیں لائے اور ضروری کارروائی ہوتی رہی) یہاں تک

ف۱ یعنی سفر مشرق کی تیاری کرنے لگا ۱۲

ف۲ یعنی وہ لوگ وحشی تھے گھر بنانے کا سلیقہ نہیں رکھتے تھے اور دھوپ سے بچنے کے لئے اُن کے پاس کوئی پناہ نہ تھی ۱۲

ف۳ جو کچھ تھا یعنی لاؤ لشکر اور دھوپ سے بچنے کا ساز و سامان وغیرہ ۱۲

اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰىٓ اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ

کہ جب ذوالقرنین نے دونوں کناروں کے بیچ کی کشادگی کو پاٹ کر برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب اس کو دھونکو یہاں تک کہ جب اس کو (لال) انگارا کر دیا تو کہا

اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ

کہ اب ہم کو تانبا لا دو کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر ڈال دوں (غرض اس تدبیر سے ایسی اونچی اور مضبوط دیوار تیار ہو گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے

مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا

نہ اس میں سوراخ کر سکتے تھے (ذوالقرنین نے اس دیوار آہنی کو دیکھ کر) کہا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے لیکن جب

جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا

میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آ موجود ہو گا تو اس (دیوار) کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے اور ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

اُس دن حال کر دیں گے کہ (دریا کی) لہروں کی طرح ایک میں ایک گڈمڈ ہو جائیں گے ف۱ اور صور پھونکا جائے گا پس ہم تمام لوگوں کو

جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾

(میدانِ حشر میں) جمع کر لیں گے اور اُسی دن دوزخ کو (بھی) کافروں کے سامنے لا پیش کریں گے

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا

جن کی آنکھیں ہمارے ذکر (یعنی قرآن کی طرف) سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور (حق کی طرف سے) اُن کے کانوں میں گرانی تھی کہ وہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

(اُس کو) سن نہ سکتے تھے کیا (یہ) کافر اس خیال میں ہیں کہ

يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو (اپنا) کارساز بنائیں (اور اُن سے کچھ باز پرس نہ ہو۔ نہیں) ہم نے

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

کافروں کی ضیافت کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے پیغمبر کافروں سے) کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عمال کے اعتبار سے بڑے گھاٹے میں ہیں

ع ۱۹ / ۱۱ / ۲

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اس وقت سد ذوالقرنین ہم میں اور قوم یاجوج ماجوج میں حائل ہے قریب یاجوج ماجوج اس سد کو توڑ کر ادھر کے رہنے والوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور سب گڈمڈ ہو جائیں گے۔

الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

(ہاں تو یہ) وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی زندگی کی کوشش (سب) گئی گزری ہوئی اور وہ اس خیال میں ہیں

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور (قیامت کے دن) اُس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہ مانا

وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تو اُن کے عمل اکارت ہو گئے تو قیامت کے دن ہم ان (کے اعمال) کا (رتی برابر) وزن (بھی حساب میں) قائم نہیں رکھیں گے ف

وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ

یہ جہنم ان (کی اُس بد کرداری) کا بدلہ ہے کہ اُنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور

رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ

ہمارے پیغمبروں کی ہنسی بنائی البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

اُن کی ضیافت کے لئے فردوس (بریں) کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور کبھی) یہاں سے اُٹھنا نہیں چاہیں گے

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لئے سمندر (کا پانی) سیاہی (کی جگہ) ہو تو

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے اگرچہ ہم ویسا ہی (اور سمندر) اُس کی مدد کو لائیں

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں (مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ) میرے پاس خدا کی طرف سے وحی

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ

تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے

ف محاورۂ عربی کے اعتبار سے ایک مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے ہم قیامت کے دن ان لوگوں کی کچھ بھی وقعت نہیں کریں گے۔

سورة مريم مكية إلا آية السجدة ... وهي ثمان وتسعون آية — ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہی

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى

کہیعص (ای پیغمبر یہ اُس) مہربانی کا تذکرہ ہی جو تمھارے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی کہ جب اُنھوں نے

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ

اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا (اور دعا کی) کہ ای میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں

وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾

اور سر (ہی کہ مارے سفیدی کے آگ کی طرح) چمک رہا ہی اور ای میرے پروردگار تیری جناب میں دعا کرکے میں (کبھی) محروم نہیں رہا

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا

اور اپنے (مرے) پیچھے مجکو (اپنے بھائی بندوں سے خوف ہی (کہ کہیں میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں) اور میری بی بی بانجھ ہی

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ

پس اپنی طرف سے مجکو ایک جانشین (یعنی فرزند) عطا فرما جو میرا (بھی) وارث ہو اور نسل یعقوب کا (بھی) وارث ہو (یعنی دین کو سنبھالے

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ

اور ای میرے پروردگار اُس کو مقبول (خاص و عام بھی کر خدا نے فرمایا) زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام ہوگا

يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ

یحییٰ (اور اس سے) پہلے ہم نے اس نام کا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا ف (زکریا نے بتقاضائے بشریت) عرض کیا کہ ای میرے پروردگار

لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾

میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہی اور حال یہ ہی کہ میری بی بی تو بانجھ ہی اور میں بڑھاپے کی حد غایت کو پہونچ گیا ہوں

ف

یہ خدا کی مزید شفقت پر دلالت کرتا ہی کہ خلافِ عادت زکریا کے بڑھاپے اور اُن کی بی بی کے بانجھ ہونے پر لڑکا پیدا ہوا اور اُس پر فرمایا کہ ہم ہی نے اُس کا ایک نیا نام بھی تجویز کر دیا ہی اور لوگوں کو اِس سے بھی خوشی ہوتی ہی کہ اُن کی اولاد کا کوئی نیا اور اچھا نام ہو یعنی یہ دونوں باتیں ہیں۔ وہ نیا ہی اس واسطے کہ پہلے کوئی اس نام کا نہیں ہوا اور اچھا ہی اس لئے کہ اس میں دعا نکلتی ہی کیونکہ اُس کے معنے ہیں جیتا جاگتا جیسے ہمارے ہاں مردوں کا جیونا اور عورتوں کا جیونی نام رکھ دیتے ہیں ۱۲

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ

فرمایا کہ ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم کو (اس عمر میں بیٹا دینا) ہمارے لئے آسان ہے اور (اس سے پہلے تم ہی کو ہم نے پیدا کیا

قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ

حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے (زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار (اس بات کی کہ میرے بیٹا ہوگا) مجھے کوئی نشانی بتا فرمایا کہ تمہاری نشانی

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ

یہ ہے کہ تم برابر تین رات (دن) لوگوں سے بات نہیں کرو گے پھر (زکریا معمول کے مطابق وعظ و نصیحت کے لئے) حجرے سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے

الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى

تو اشارے سے اُن کو سمجھا دیا کہ صبح و شام (خدا کی عبادت) میں مصروف رہو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے اُن کو حکم دیا کہ) اے یحییٰ

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ وَّحَنَانًا

کتاب (تورات) کو خوب مضبوطی سے لئے رہنا ف اور ابھی وہ لڑکے ہی تھے کہ ہم نے اپنے فضل سے اُن کو پیغمبری اور رحم دلی

مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ

اور پاک طینتی عطا فرمائی اور (اس کے علاوہ) وہ پرہیزگار اور اپنے والدین کے خدمتگزار (بھی) تھے اور

جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ

سخت گیر اور خود سر نہ تھے اور اُن کو (ہر حال میں خدا کی) امان جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے

وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ

اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ

مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ

اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب رُخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ

تو ہم نے اپنے روح (القدس یعنی جبریل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آ کھڑے ہوئے (وہ اُن کو دیکھ کر) کہنے لگیں

ف یعنی تم اور تمہاری اُمت تورات پر عمل کرنے کو لازم سمجھنا ۱۲

ع ۱۵

إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ

کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) وہ (جبریل) بولے کہ میں تو بس

رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ

تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاک طینت لڑکا دوں وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہوسکتا ہے

الربع

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ

حالانکہ مجھ کو کسی مرد نے چھوا تک نہیں اور نہ کبھی میں بدکار رہی (جبریل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا)

رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَ

تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تمہارے ہاں بے باپ کے لڑکے کا پیدا کرنا مجھ پر آسان ہے اور (اس کے پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں

كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ اس پر مریم کو (آپ سے آپ بیٹے کا) حمل رہ گیا اور وہ حمل لے کر کہیں الگ دور کے مکان میں جا بیٹھیں

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ

پھر درد زہ ان کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کے وقت ان کو تکلیف ہوئی تو) بولیں اے کاش میں

قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا

اس سے پہلے مرچکی ہوتی (دنیا کے پردے سے) ناپید ہو کر کبھی کی بھولی بسری ہو گئی ہوتی پھر جبریل نے (اس چشمے سے جو مریم کے تلے (خدا کی قدرت سے) نکلا تھا) ان کو آواز دی

تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّي إِلَيْكِ

آزردہ خاطر نہ ہو (دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي

ہلاؤ تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی پھر (مزے سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمے کا) پانی پیو

وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ

اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (اور اپنے بچے کو لیکر چلو پھر (رستے میں) تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہدینا کہ میں نے

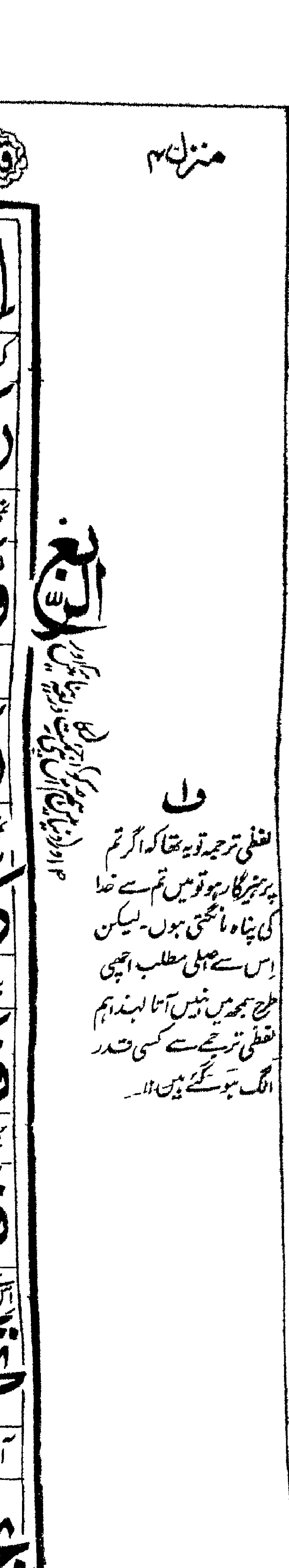

۱؎ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ لیکن اس سے اصلی مطلب اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا ہم لفظی ترجمے سے کسی قدر الگ ہو گئے ہیں ۱۲

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا

(خدائے رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی ف۱ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں

تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ

وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو تو نے بہت ہی نالائق کام کیا اے ہارون کی بہن ف۲

مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ

نہ تو تیرا باپ ہی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلافِ خاندان تو یہ کیا حرکت کر بیٹھی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا

اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ

(کہ جو کچھ پوچھنا ہو اس سے پوچھ لو) وہ لگے کہنے ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا

کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھکو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھکو پیغمبر بنایا اور کہیں بھی رہوں

اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾

مجھکو بابرکت کیا اور مجھکو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ

اور (نیز) مجھکو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا اور مجھکو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان

يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مرونگا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا یہ ہے عیسیٰ

ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ

ابن مریم (کی حقیقت الحال) سچی سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ف۳ خدا کو شایاں نہیں کہ وہ کسی کو

مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

بیٹا بنائے وہ پاک (ذات) ہے۔ جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے

ف۱

اُس وقت کی شریعت میں بولنا روزے میں منع تھا۔ اس لئے مریم کو یہ عذر تعلیم کیا گیا

ف۲

کتاب صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی کو پیغمبر صاحب نے نصاریٰ نجران کی طرف بھیجا تھا وہ لوگ قرآن تو سنتے ستانے رہا ہی کرتے تھے اُنھوں نے مغیرہ سے اعتراض کیا کہ تمھارے قرآن میں مریم کو اخت ہارون لکھا ہے حالانکہ ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور وہ حضرت عیسیٰ سے صدہا سال پہلے ہو گزرے ہیں مریم اُن کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں مغیرہ نے یہ اعتراض پیغمبر صاحب سے آکر نقل کیا آپ نے فرمایا کہ ہارون سے وہ ہارون موسیٰ کے بھائی مراد نہیں ہیں بلکہ لوگ تبرکاً پیغمبروں اور بزرگوں کے سے نام رکھ لیا کرتے تھے تو یہ ہارون دوسرے ہارون ہیں موسیٰ کے بھائی نہیں ۱۲

ف۳

جھگڑے سے عیسائیوں اور یہودیوں کا جھگڑا مراد ہے کہ عیسائی عیسےٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہودی مریم علیہا السلام کو متہم کرتے ہیں ۱۲

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار تو لوگو! اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسیٰ لے کر آئے تھے)

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

پھر (یہود و نصاریٰ کے) فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے سو خرابی اُن لوگوں کی جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے)

مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ

بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور میں) حاضر ہونا پڑے گا جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے

يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنْذِرْهُمْ

مگر اس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو

يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ ۘ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا

وقف لازم

(اس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت) سے ڈراؤ جب کہ (اخیر) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور

يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا

ایمان نہیں لاتے (انجام کار) ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور اُن لوگوں کے جو روئے زمین پر ہیں اور ہماری ہی طرف

ع ۲ ۲۵ ۵

يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا

سب کو لوٹ کر آنا ہوگا اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیم کا ذکر (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ (بھی) بڑے ہی سچے (بندے اور)

نَبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا

نبی تھے کہ جب اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان (بتوں) کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ (کچھ) سنتے اور نہ

يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي

(کچھ) دیکھتے اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکتے ہیں ابا جان! مجھ کو (خدا کی طرف سے) ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں

مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

جو آپ کو حاصل نہیں ہوئیں تو آپ میرے پیچھے ہو لیجیے میں آپ کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھا دوں گا

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

ابا جان شیطان (کے کہنے میں آ کر بتوں) کو نہ پوجیے کیونکہ شیطان (خدائے) رحمٰن سے باغی ہے

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

ابا جان مجھکو اس بات کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو (خدائے) رحمٰن کی طرف سے آپ کو کوئی عذاب آ چمٹے اور آپ (آخر کار جہنم میں)

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ

شیطان کے ساتھی بنیں (ابراہیم کے باپ نے) کہا کہ ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ

اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہیں آئے گا تو ضرور میں تجھکو سنگسار کر دوں گا اور اپنی خیر چاہتا ہے تو میرے پاس سے دور رہو (ابراہیم نے) کہا (اچھا تو میرا)

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ

(اس پر بھی) میں اپنے پروردگار سے آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا (کیونکہ) وہ مجھ پر حد درجے مہربان ہے اور میں نے تم (بت پرستوں) کو

وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ

اور (تمہارے) ان (بتوں) کو جن کو تم خدا کے سوا (حاجت پڑنے پر) پکارا کرتے ہو (سب کو) چھوڑا اور اپنے پروردگار ہی کو (حاجت پڑنے پر) پکارا کروں گا

بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ

اپنے پروردگار سے دعا مانگنے میں بے نصیب نہیں رہوں گا تو جب ابراہیم نے ان (بت پرستوں) سے اور ان (بتوں) سے جن کو وہ

دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

خدا کے سوا پوجتے تھے کنارہ کشی کر لی ہم نے ان کو (بیٹا) عنایت کیا اسحٰق اور (پوتا) یعقوب اور سب کو ہم نے منصب نبوت سے بھی سرفراز فرمایا

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾

اور اپنی رحمت میں سے ان کو بڑا حصہ دیا اور ان کے لئے اعلیٰ درجے کا ذکر خیر (دنیا میں) باقی رکھا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا

اور (اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ (بھی ہمارے) خاص بندے اور پیغمبر صاحب شریعت تھے

نَبِيًّا (٥١) وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا (٥٢)

اور ہم نے اُن کو (کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور راز کہنے کے لئے اُن کو (اپنے) قریب بلایا

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا (٥٣) وَاذْكُرْ فِي

اور اپنی مہربانی سے اُن کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا کر اُن کو (ایک مددگار) عنایت کیا اور (اے پیغمبر)

الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا

قرآن میں اسمٰعیل کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ وعدے کے (بڑے) سچے تھے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے

نَّبِيًّا (٥٤) وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ

پیغمبر تھے اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے رہتے تھے اور

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (٥٥) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مقبول تھے اور قرآن میں ادریس کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ (بھی)

صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (٥٦) وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (٥٧) اُولٰٓئِكَ

بڑے سچے (بندے اور) پیغمبر تھے اور ہم نے اُن کو (زمین سے) اُٹھا کر بڑی اونچی جگہ (بہشت) میں لیجا داخل کیا یہ

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ

انبیا لوگ جن پر اللہ نے فضل کیا آدم کی نسل ہیں اور اُن لوگوں کی نسل ہیں

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ

جن کو ہم نے (طوفان کے وقت کشتی میں) نوح کے ساتھ سوار کر لیا اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل میں اور اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو

هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا

ہم نے راہ راست دکھائی اور منتخب فرمایا وا جب ان کو (خدائے) رحمٰن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں سجدے میں گر پڑتے تھے

وَّبُكِيًّا (٥٨) فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ

اور روتے جاتے تھے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (پیدا) ہوئے جنھوں نے نمازیں کھوئیں

وا مطلب یہ ہے کہ علاوہ اُن مناقب کے جو ہر ایک کے بیان میں الگ الگ مذکور ہیں ان پیغمبروں کو پیغمبرزادگی کا شرف بھی حاصل تھا اور اس کے علاوہ بڑا شرف یہ تھا کہ یہ لوگ خود دین حق پر تھے اور خدا کے برگزیدہ بندے تھے ۱۲

السجدة

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ

اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی مگر جس نے توبہ کی

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی

شَيْئًا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ

(اور بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ (ہیں) جن کا وعدہ خدا نے اپنے بندوں سے غیب کے ساتھ کر رکھا ہے

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا

(اور) بیشک اُس کا وعدہ پیش آ کر رہے گا بہشت میں کوئی بیہودہ بات اُن کے کان میں نہیں پڑے گی (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی آوازیں)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ

اور وہاں ان کا کھانا صبح و شام (جس وقت چاہیں گے) ان کو ملا کرے گا یہی وہ جنت ہے کہ

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ

ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہو گا ہم اسے اس کا وارث بنائیں گے اور (اے پیغمبر) ہم (فرشتے) تمہارے پروردگار کے حکم بدون دنیا میں آ نہیں سکتے

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

جو کچھ ہمارے آگے آگے ہونے والا ہے اور جو کچھ ہم سے پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے سب اُسی کے حکم سے ہے

نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

غافل نہیں ف۱ آسمان و زمین کا پروردگار (ہی) اور (نیز) اُن چیزوں کا جو آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں تو اُسی کی عبادت میں لگے رہو اور

لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا

اُس کی عبادت میں جو تکلیفیں پیش آئیں اُن کو برداشت کرو بھلا تمہارے علم میں اُس جیسا کوئی اور بھی ہے اور (جو) آدمی (منکر قیامت ہے تعجب کی راہ سے)

مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا

کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو ضرور (دوبارہ) زندہ کر کے (زمین سے) نکالا جاؤں گا؟ کیا (یہ) آدمی (اس وقت کو) یاد نہیں کرتا کہ ہم نے

ع ۴/۱۵

ف۱ وحی کے آنے میں دیر ہوتی تو پیغمبر صاحب تنگدل ہوتے ایک بار پیغمبر صاحب نے جبریل سے اس کی شکایت بھی کی تو جواب ملا وحی کی طرف سے خدا نے یہ جواب دیا کہ ہم بے حکم خدا وحی نہیں لا سکتے اور خدا کسی چیز سے غافل نہیں کہ تم پر وحی کا بھیجنا بھول گیا ہو بلکہ بندوں کی مصلحت کے لحاظ سے جب مناسب سمجھتا ہے وحی بھیجتا ہے ۱۲

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ

پہلے اس کو پیدا کیا تھا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا تو (اے پیغمبر) ہم کو تمہارے ہی پروردگار کی (یعنی اپنی) قسم ہے کہ ہم تمام آدمیوں کو اور

الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ

(اُن کے ساتھ) شیطانوں کو بھی اپنے حضور میں جمع کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے گرد لا حاضر کریں گے دوزانو بیٹھے ہوئے ف ۱ پھر

مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ

ہر گروہ میں سے ہم ان لوگوں کو الگ (نکال کھڑا) کریں گے جو (دنیا میں خدائے) رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر

اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا

جو لوگ جہنم میں جانے کے زیادہ تر سزاوار ہیں ہم اُن کو خوب جانتے ہیں اور (اے اولادِ آدم) تم میں سے کوئی ایسا بشر نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

یہ (ایک) وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جس کا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے (اپنے) پر لازم (کر لیا) ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے

وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا چھوڑ دیں گے اور جب ہمارے کھلے کھلے احکام لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا

تو کافر (چھیڑ کے طور پر) مسلمانوں سے پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہمارے اور تمہارے) دونوں فریقوں میں سے مکانات کس کے اچھے

وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ

اور مجلسیں کس کی زیادہ شان دار ہیں حالانکہ ہم ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے

اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ

ساز و سامان اور اُن کی رو داد (ظاہری ان سے) کہیں عمدہ تھی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے (خدائے) رحمٰن اُس کو ڈھیل ہی

مَدًّا ﴿٧٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ

دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اُس چیز کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی عذاب یا قیامت

ف ۱ یعنی مارے خوف کے مؤدب بیٹھے ہوں گے ۱۲

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٦﴾ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٧﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٨﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٩﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٨٠﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨١﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨٢﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٣﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٤﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٥﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى

تو اُس وقت اِن کو معلوم ہو جائے گا کہ اب کس کا مکان بُرا اور کس کا جتھا کمزور ہے اور
جو لوگ راہِ راست پر ہیں اللہ اُن کو (روز بروز) زیادہ ہدایت دیتا چلا جاتا ہے اور (اے پیغمبر) اعمالِ نیک جن کا اثر (دیر تک) باقی رہے
ثواب کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں (اے پیغمبر) بھلا تم نے اُس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے
ہماری آیتوں سے انکار کیا اور لگا کہنے کہ (قیامت ہوگی تو وہاں بھی) مجھ کو ضرور مال ملے گا اور اولاد بھی ملے گی کیا اس نے غیب کی (خبر پالی ہے) یا
اُس نے (خدائے) رحمٰن سے عہد لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے ہم (سب) لکھے لیتے ہیں اور
اس کے حق میں عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے اور یہ جو (مال اور اولاد کا) نام لیتا ہے آخرکار ہم ہی اس کے وارث ہوں گے اور یہ تن تنہا
اور مشرکوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود (اس لئے) بنا رکھے ہیں کہ (قیامت میں) ان کے (حامی و) مددگار ہوں۔ ہرگز نہیں
یہ معبود (جن سے انھوں نے امید لگا رکھی ہے) اُن کی عبادت کا انکار کریں گے اور اُلٹے اُن کے دشمن ہو جائیں گے (اے پیغمبر) کیا تم نے
اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ اُن کو اُکساتے رہتے ہیں تو (اے پیغمبر) تم
اِن (کافروں) پر نزولِ عذاب کی جلدی نہ کرو ہم اُن کے لئے (روزِ قیامت کے آنے کے) دن گن رہے ہیں جس دن ہم پرہیزگاروں کو

ع ۵ / ۱۷ / ۸

ف ۱

خبّاب صحابی لوہار تھے عاص بن وائل کافر نے اُن سے تلوار بنوائی اور دام ندیئے خباب نے تقاضا کیا عاص نے کہا کہ جب تک تم اسلام سے انحراف نہ کرو میں تم کو ایک کوڑی نہ دوں گا خباب نے کہا کہ یہ نا ممکن ہے تو مجھے ہونے کی نہیں اور اگر تو مر کر بھی جئے تاہم میں کفر کرنے والا نہیں عاص بولا مر کر جیوں گا تو تم مسلمانوں کے عقیدے کے موافق وہاں بھی دنیا کا ساز و سامان سب کچھ ہوگا اُس وقت میں تمہارے دام چکا دوں گا چنانچہ عاص کے خیالِ غلط کی تردید میں یہ چند آیتیں نازل ہوئیں اسی کے قریب قریب ایک حکایت لوگ بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کی بکری چرا کے کھالی بکری کے مالک کو خبر ہوئی تو اس نے تاوان مانگا چور مکر گیا بکری کے مالک نے کہا کہ اچھا اگر یہاں نہیں دیتا تو میں قیامت میں لوں گا چور نے کہا کہ وہاں کیا ثبوت دو گے مالک نے کہا کہ خود بکری حاضر ہو کر گواہی دے گی اس پر چور بولا کہ بکری حاضر ہوگی تو کان پکڑ کر تیرے حوالے کر دوں گا۔

الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝٨٦ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝٨٧ لَا

(خدائے) رحمٰن کے (یعنی اپنے) حضور میں مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور گنہگاروں کو پیاسے اونٹوں کی طرح جہنم کی طرف ہانکیں گے

وقف لازم

يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٨

وقف لازم

(وہاں لوگ کسی کی) سفارش (کرنے) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جس نے (خدائے) رحمٰن سے وعدہ لیا ہو ف

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٩ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝٩٠ تَكَادُ

اور (بعض لوگ) قائل ہیں کہ (خدائے) رحمٰن بیٹا رکھتا ہے (اے پیغمبر ان سے کہو کہ یہ تو تم) بری سخت بات (اپنی طرف سے گھڑ کر) لائے جس کی وجہ سے

السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

(عجب نہیں) آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں

هَدًّا ۝٩١ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩٢ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ

اس واسطے کہ لوگوں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے بیٹا قرار دیا حالانکہ (خدائے) رحمٰن کو شایاں ہی نہیں کہ (وہ کسی کو)

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٣ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي

بیٹا بنائے جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہیں سبھی تو

الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝٩٤ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝٩٥ وَكُلُّهُمْ

(خدائے) رحمٰن کے آگے (اس کے) غلام بن کر حاضر ہوں گے خدا نے ان کو (اپنی قدرت کے) احاطے میں گھیر رکھا ہے اور ان (سب) کو گن (بھی) رکھا ہے اور یہ سب

اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝٩٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

قیامت کے دن اکیلے اکیلے اس کے حضور میں حاضر ہوں گے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٧ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

(خدائے) رحمٰن عنقریب ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کرے گا تو (اے پیغمبر) ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان (عربی) میں اس غرض سے

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝٩٨ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

کہ تم اس کے ذریعے سے پرہیزگاروں کو خوشخبری سناؤ اور نیز اس کے ذریعے سے (عرب کے) اکھڑ لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ان سے پہلے ہم نے

ف خدا سے وعدہ لینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے مومن نیک کردار سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ وعدہ قرآن میں جا بجا موجود ہے غرض ایسے شخص کی نجات اور مغفرت ہو گی ۱۲

ع النصف ٦ ١٦ ٩

مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٩

جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں بھلا اب تم اُن میں سے کسی کو (کہیں بھی) دیکھتے ہو یا اُن کی بھنک (بھی) سنتے ہو ؟

سورة طه نزلت بمكة ثم الواقعة فهي مائة واربعون آية

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

طٰهٰ ۝١ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى ۝٢ إِلَّا تَذْكِرَةً

طٰہٰ (ای پیغمبر) ہم نے تم پر قرآن اس لئے تو نازل کیا نہیں کہ تم (اس کی وجہ سے اس قدر) مشقت اٹھاؤ ف۱ ہاں (یہ قرآن) صرف (ایک)

لِمَنْ يَخْشٰى ۝٣ تَنْزِيْلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤

(اور وہ بھی) اُسی کے لئے جو (خدا سے) ڈرتا ہے (یہ) اُس (خدا) کا اُتارا ہوا (ہے) جس نے زمین اور اُونچے (اونچے) آسمانوں کو پیدا کیا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

(اُسی کا ایک نام ہے) رحمٰن (جو) عرش (بریں) پر براجمان رہا ہے اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ

جو کچھ (آسمان و زمین) دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ (کرۂ) خاک کے تلے ہے اور (ای مخاطب) اگر تو پکار کر بات کرے تو (تیرے پکارنے کا محتاج

السِّرَّ وَأَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۝٨

آہستہ اور آہستہ سے زیادہ مخفی بات کو بھی جانتا ہے (وہی) اللہ (ہے کہ) اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں۔ اچھے نام اُسی کے ہیں ف۲

وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩ إِذْ رَأٰى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ

اور (ای پیغمبر) بھلا تم کو موسیٰ کی بھی حکایت پہنچی ہے کہ جب اُن کو (دور سے) آگ دکھائی دی تو اُنہوں نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا

امْكُثُوْا إِنِّيْ آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ

کہ ذرا ٹھہرو مجھکو (ایک) آگ (سی) دکھائی دی ہے (میں وہاں جاؤں تو عجب نہیں اُس آگ سے تمہارے لئے (ایک) چنگاری لے آؤں یا

ف۱ پیغمبر صاحب پیغمبر ہونے کے پیچھے اپنے نفس پر بڑی مشقت اٹھاتے تھے راتوں کو نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج سوج جاتے تھے پھر سارا سارا دن لوگوں کے سمجھانے اور وعظ کرنے میں گزر جاتا تھا اور مسلمانوں کو کافروں کی ایذاؤں سے بچانا بجائے خود بڑا کام تھا غرض منصب نبوت کی شرائط کا ادا کرنا کچھ آسان کام نہ تھا اور پیغمبر صاحب خدمت رسالت کے بجالانے میں اس قدر زحمت اٹھاتے تھے جس سے خوف ہوتا تھا کہ اُن کی تندرستی میں خلل واقع ہوگا اس لئے خدا نے اُن کو زحمت شاقہ سے روک دیا ۱۲

ف۲ یعنی اصلی خوبی اور اچھائی اُسی کے ناموں کی ہے اس کا مطلب ہمارے ملک کے فقیروں کی صدا سے ملتا ہوا ہے اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے جتن ۱۲

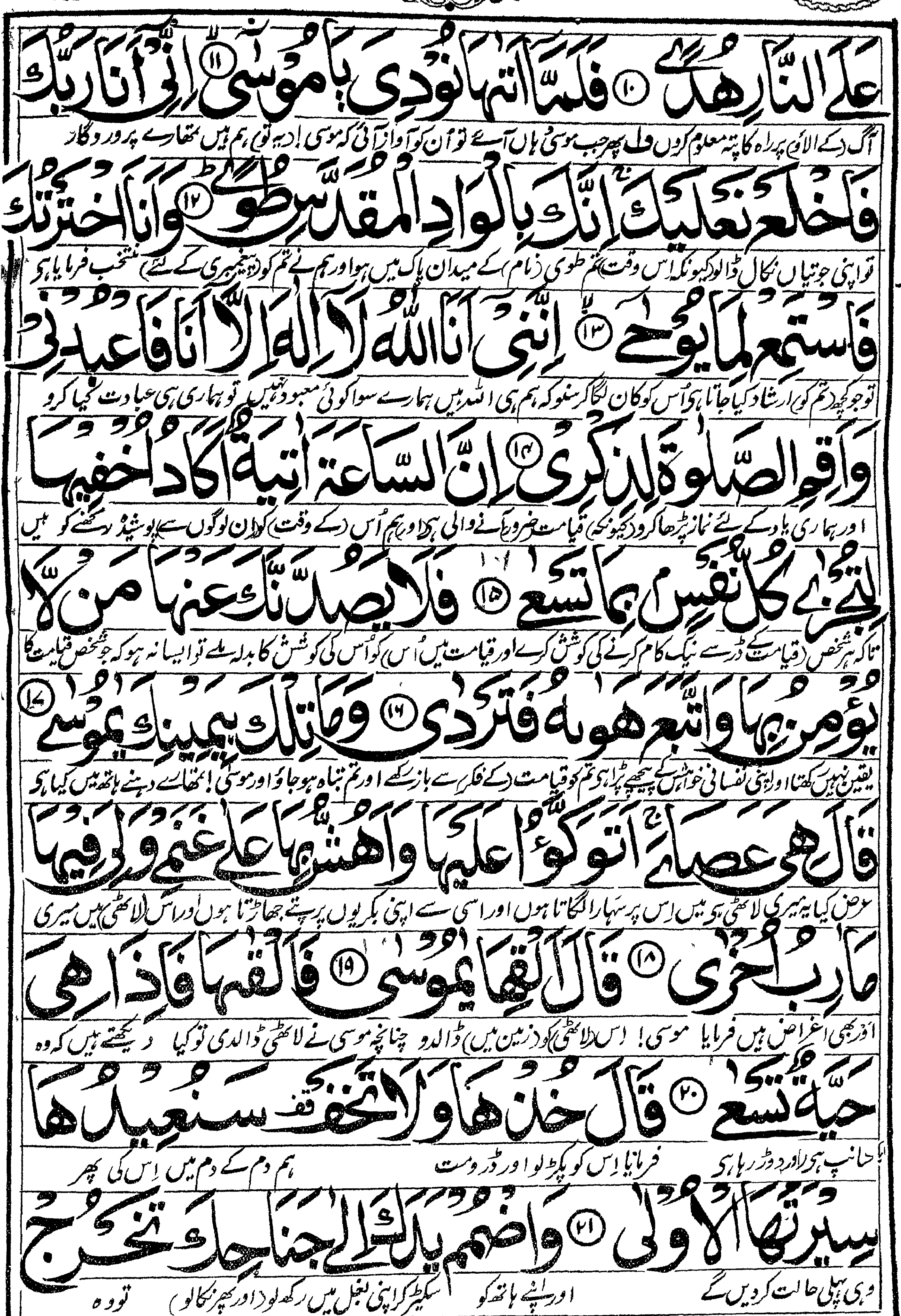

عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ۝١١ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ

آگ (کے الاؤ) پر راہ کا پتہ معلوم کروں ف۱ پھر جب موسیٰ ہاں آئے تو اُن کو آواز آئی کہ موسیٰ! (دیکھو) ہم ہیں تمہارے پروردگار

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ

تو اپنی جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ اس وقت تم طویٰ (نام) کے میدان پاک میں ہو اور ہم نے تم کو (پیغمبری کے لئے) منتخب فرمایا ہے

فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝١٣ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي

تو جو کچھ (تم کو) ارشاد کیا جاتا ہے اُس کو کان لگا کر سنو کہ ہم ہی اللہ ہیں ہمارے سوا کوئی معبود نہیں تو ہماری ہی عبادت کیا کرو

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝١٤ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا

اور ہماری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت ضرور آنے والی ہے اور ہم اُس (کے وقت) کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھنے کو ہیں

لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝١٥ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا

تاکہ ہر شخص (قیامت کے ڈر سے نیک کام کرنے کی) کوشش کرے اور قیامت میں اس کو اُس کی کوشش کا بدلہ ملے تو ایسا نہ ہو کہ جو شخص قیامت کا

يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ۝١٦ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝١٧

یقین نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے تم کو قیامت (کے فکر) سے باز رکھے اور تم تباہ ہو جاؤ اور موسیٰ! تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا

عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اسی سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس (لاٹھی) میں میرے

مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝١٨ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۝١٩ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ

اور بھی اغراض ہیں فرمایا موسیٰ! اس (لاٹھی) کو (زمین میں) ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ

حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝٢٠ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا

ایک سانپ ہے اور دوڑ رہا ہے فرمایا اس کو پکڑ لو اور ڈرو مت ہم دم کے دم میں اس کی پھر

سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝٢١ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

وہی پہلی حالت کر دیں گے اور اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنی بغل میں رکھ لو (اور پھر نکالو) تو وہ

ف۱ حضرت موسیٰ نے مصر میں ایک قبطی کو مار ڈالا تھا اس طرح پر کہ موسیٰ کی قوم کا ایک آدمی اور قبطی دو نو لڑ رہے تھے۔ موسیٰ نے اپنی قوم کے آدمی کی مدد کی اور قبطی کو ایک مکا مارا اتفاق سے وہ مر گیا موسیٰ مارے ڈر کے مدین بھاگ گئے وہاں شعیب علیہ السلام نے اپنی بکریاں چرانے پر رکھ لیا اور اُنھی کی بیٹی سے اُن کا نکاح ہو گیا دس برس موسیٰ سسرال میں رہے پھر اپنی ماں اور بہن سے ملنے کا شوق ہوا تو بی بی کو لیکر مدین سے روانہ ہوئے جاڑے کے دن اندھیری رات رستہ بھول گئے دور سے نظر آئی آگ لیکن وہ آگ نہ تھی خدا کا نور تھا یہی حال ان آیتوں میں مذکور ہے ۱۲

بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾

بدون اس کے کہ کسی طرح کا روگ ہو سفید (براق) نکلے گا (اور یہ) دوسرا معجزہ (ہے) یہ دو نشانیاں تم کو اس لیے عطا فرمائی ہیں کہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ﴿۲۵﴾ ع

(اچھا اب) فرعون پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے (موسیٰ نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے

وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ ﴿۲۸﴾

اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر اور میری زبان (میں جو لکنت) کی گرہ (پڑی ہوئی) ہے اسے بھی کھول دے تاکہ لوگ میری بات (اچھی طرح) سمجھیں

وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِىْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِى ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ

اور میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر اُن سے میری

اَزْرِىْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِىْٓ اَمْرِىْ ﴿۳۲﴾ كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ

ڈھارس بندھا اور میرے کام میں اُن کو شریک کر تاکہ ہم دونوں (دل کھول کر) کثرت سے تیری تسبیح (و تقدیس) کریں اور کثرت سے تیری یاد (میں)

كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ

لگے رہیں تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے فرمایا موسیٰ! تمہاری (سب) درخواستیں منظور

يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى

اور ہم تم پر ایک بار اور بھی احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کی طرف وہ وحی بھیجی

اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ

جس کا حال تم کو اب وحی کے ذریعے سے بتایا جاتا ہے کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر اُس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو کہ

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۗ وَاَلْقَيْتُ

دریا صندوق کو کنارے پر دھکیل دے گا (آخر کار) موسیٰ کو ہمارا دشمن اور (نیز) موسیٰ کا دشمن (یعنی فرعون) لے گا اور (اے موسیٰ) ہم نے

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ

تم پر اپنی طرف سے محبت (کا پرتو) ڈال (کر تمہاری صورت پیاری پیاری بنا) دی (کہ جو تم کو دیکھتا محبت کرنے لگتا) اور (اس سے) غرض یہ تھی کہ تم ہماری نگرانی میں

أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ

تمہاری بہن (صندوق کے ساتھ ساتھ اجنبی بن کر چلی جاتی تھی اور (فرعون کے لوگوں سے) کہنے لگی کہ میں تم کو ایک ایسی شخص بتا دوں جو اس کو

إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا

تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور تمہاری جدائی کا رنج نہ کریں ف۱ اور (موسیٰ) تم نے ایک شخص کو مار ڈالا

فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ﴿۴۱﴾ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي

(اور اپنی جان کے ڈر سے تم بہت غمناک ہوئے) تو ہم نے تم کو اُس غم سے بھی نجات دی غرض ہم نے تم کو خوب ٹھوک بجا کر آزمایا ف۲ پھر تم کئی برس

أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ ﴿۴۲﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

مدین کے لوگوں میں (جا کر) رہے پھر اے موسیٰ تم آخر کار (عمر کی پختگی کی) حد کو پہنچ کر (ہمارے حضور میں) حاضر ہوئے ف۳ اور ہم نے تم کو

لِنَفْسِي ﴿۴۳﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿۴۴﴾

اپنے (خاص کام پیغمبری کے) لئے تیار کیا ہے (تو) تم اور تمہارے بھائی (ہارون دونوں) ہمارے معجزے لیکر جاؤ اور ہماری یادگاری میں سستی نہ کرنا

اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿۴۵﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ

دونوں فرعون پاس جاؤ اُس نے بہت سر اُٹھا رکھا ہے پھر (اُس پاس جاکر) اُس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ

يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿۴۶﴾ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا

سمجھ جائے یا (ہمارے عتاب سے) ڈرے دونوں بھائیوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر زیادتی نہ کرے

أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿۴۷﴾ قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿۴۸﴾

یا اور زیادہ سرکشی (نہ) کرنے لگے فرمایا ڈرو مت ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہیں

فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

غرض اُس کے پاس جاؤ اور (جا کر) کہو کہ ہم دونوں آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ف۴ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کیجیے

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ

اور اُن کو کسی طرح کی ایذا نہ دیجیے ہم آپ کے پروردگار کے پاس سے معجزہ لے کر آئے ہیں اور سلامتی اُسی کے لئے ہے جو

ف۱ جن دنوں فرعون کی طرف سے وہ شورش ہو رہی تھی کہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا جاتا تھا اُسی شورش میں موسیٰ پیدا ہوئے اُن کی والدہ نے الہام ربانی کے مطابق اُن کو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی خدا کی قدرت سے صندوق بہتا بہتا محل میں اُنکا اور موسیٰ جیتے جاگتے نکال لیے گئے تو انھوں نے کسی عورت کی چھاتی منہ میں نہ لی آخر ان کی بہن نے بے غرضانہ طور پر دایہ گری کے لئے ماں کی تقریب کی اور موسیٰ ماں کے حوالے کئے گئے۔

ف۲ ٹھوک بجا کر آزمانے میں اُن واقعات کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں دوسرے مقامات پر مذکور ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو بے سروسامان اکیلے بھاگنا پڑا راہ سے شناسا نہ تھے اور زاد راہ پاس نہ تھا آخر کار مدین کی بستی کے باہر ٹھہرے وہاں کچھ لوگ پانی بھر رہے تھے اور حضرت شعیب کی بیٹیاں بھی اپنے جانوروں کو پانی پلانے لائی تھیں آخر موسیٰ نے اُن کے لئے پانی کھینچ دیا اور یوں موسیٰ علیہ السلام شعیب علیہ السلام تک پہنچے اور اُن کے ہاں بکریاں چرانے پر مامور ہوئے اور اُنھی کی ایک بیٹی سے موسیٰ علیہ السلام کا عقد بھی ہوا

ف۳ اس سے مراد وہ عمر ہے جب کہ پیغمبروں کو پیغمبری ملی ہے یعنی چالیس برس ۱۲

ف۴ چونکہ موسیٰ اور ہارون کو خدا نے فرعون کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کا حکم دیا ہم نے اُس نرمی کو ترجمے میں اس طرح پر نباہا ہے کہ فرعون کی سلطنت کے لحاظ سے تعظیم الفاظ فرعون کی نسبت استعمال کئے۔

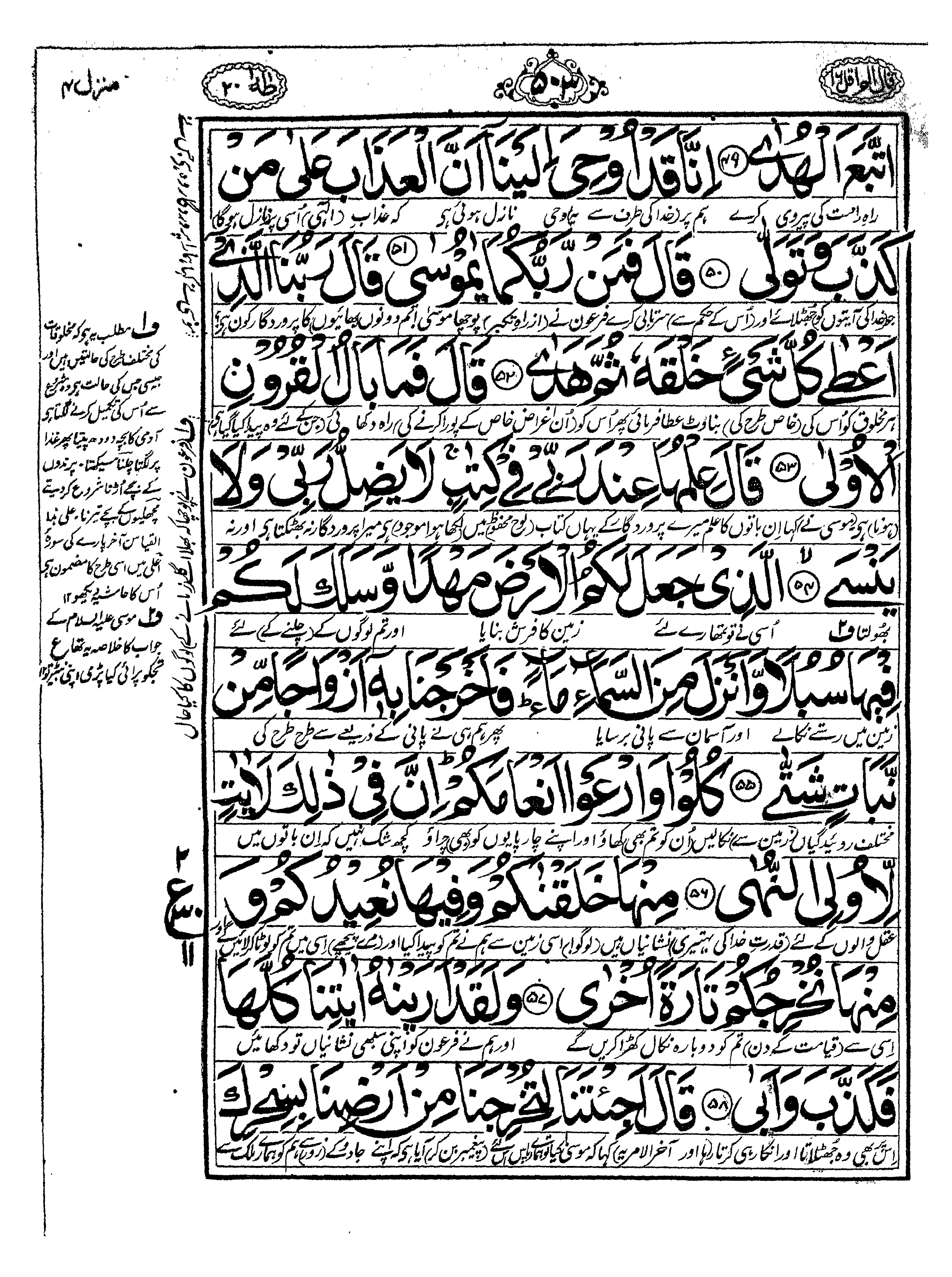

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٩﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ

راہ راست کی پیروی کرے ہم پر (خدا کی طرف سے) یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ عذاب (الٰہی) اُسی پر نازل ہوگا

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی ﴿٥١﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ

جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اُس کے حکم سے) سرتابی کرے فرعون نے (از راہ تکبر) پوچھا موسیٰ! تم دونوں بھائیوں کا پروردگار کون ہے؟

اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٢﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ

ہر مخلوق کو اُس کی (خاص طرح کی) بناوٹ عطا فرمائی پھر اُس کو (اُن اغراض خاص کے پورا کرنے کی) راہ دکھائی (جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے) ف۱

الْاُوْلٰی ﴿٥٣﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا

(ہونا) ہے (موسیٰ نے) کہا ان باتوں کا علم میرے پروردگار کے یہاں کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا (موجود) ہے میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے اور نہ

یَنْسَی ﴿٥٤﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ

بھولتا ہے ف۲ اُسی نے تو تمہارے لئے زمین کا فرش بنایا اور تم لوگوں کے (چلنے کے) لئے

فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ

زمین میں رستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے پانی کے ذریعے سے طرح طرح کی

نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿٥٥﴾ كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

مختلف روئیدگیاں (زمین سے) نکالیں (اُن کو تم بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ کچھ شک نہیں کہ ان باتوں میں

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿٥٦﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ

عقل والوں کے لئے (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں (لوگو!) اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور (مرے پیچھے) اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور

مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٧﴾ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا

اسی سے (قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے اور ہم نے فرعون کو اپنی سبھی نشانیاں دکھائیں

فَكَذَّبَ وَ اَبٰی ﴿٥٨﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ

اس پر بھی وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا (رہا اور آخر الامر) کہا کہ موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس لئے (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ اپنے جادو کے (زور) سے ہم کو ہمارے ملک سے

ع ۲

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مخلوقات کی مختلف طرح کی حالتیں ہیں اور جیسی جس کی حالت ہے ویسی طرح سے اُس کی تکمیل کرنے لگا ہے آدمی کا بچہ دودھ پیتا پھر غذا پر لگتا چلنا سیکھتا۔ پرندوں کے بچے اُڑنا شروع کر دیتے مچھلیوں کے بچے تیرنا۔ علیٰ ہذا القیاس آخر پارے کی سورۃ نحل میں اسی طرح کا مضمون ہے اُس کا حاشیہ دیکھو ۱۲

ف۲ موسیٰ علیہ السلام کے جواب کا خلاصہ یہ تھا کہ مجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

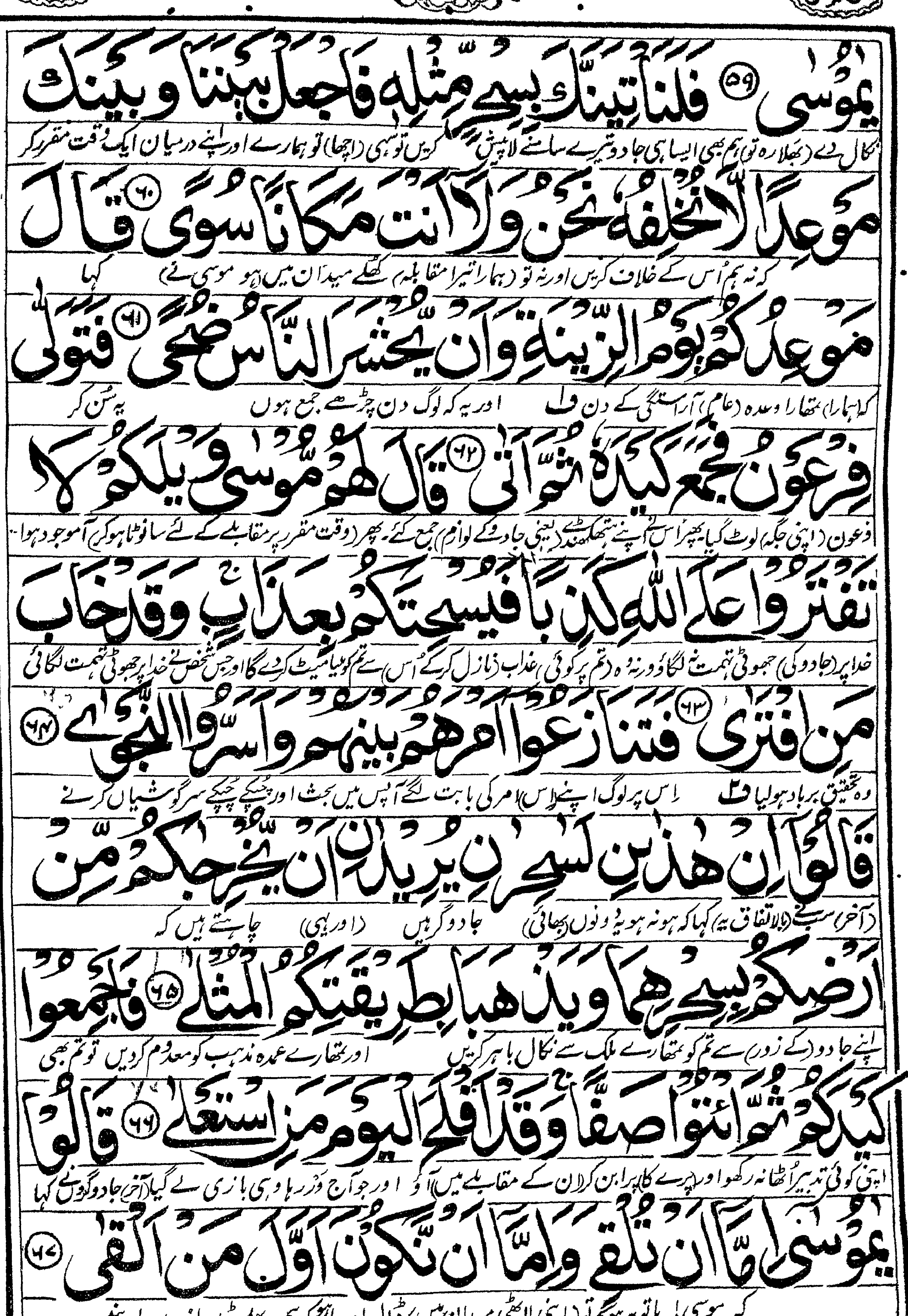

يٰمُوسٰى ﴿٥٩﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

نکال دے (بھلا رہ تو) ہم بھی ایسا ہی جادو تیرے سامنے لا پیش کریں تو سہی (اچھا) تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٦٠﴾ قَالَ

کہ نہ ہم اُس کے خلاف کریں اور نہ تو (ہمارا تیرا مقابلہ) کھلے میدان میں (ہو موسی نے) کہا

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٦١﴾ فَتَوَلّٰى

کہ ہمارا تمہارا وعدہ (عام) آراستگی کے دن ف۱ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع ہوں یہ سن کر

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا

فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اس نے اپنے ہتھکنڈے (یعنی جادو کے لوازم) جمع کیے۔ پھر (وقت مقرر پر مقابلے کے لئے سا نوٹا ہو کر) آموجود ہوا۔

تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ

خدا پر (جادو کی) جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ (تم پر کوئی) عذاب (نازل کر کے اس) سے تم کو ملیامیٹ کر دے گا اور جس شخص نے خدا پر جھوٹی تہمت لگائی

مَنِ افْتَرٰى ﴿٦٣﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٤﴾

وہ تحقیق برباد ہو لیا ف۲ اس پر لوگ اپنے (اس) امر کی بابت لگے آپس میں بحث اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرنے

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ

(آخر) سب نے (بالاتفاق یہ) کہا کہ ہو نہ ہو یہ دونوں (بھائی) جادوگر ہیں (اور یہی) چاہتے ہیں کہ

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٥﴾ فَاَجْمِعُوْا

اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے عمدہ مذہب کو معدوم کر دیں تو تم بھی

كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٦﴾ قَالُوْا

اپنی کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو اور پرے کا پرا بن کر (ان کے مقابلے میں) آؤ اور جو آج ور رہا وہی بازی لے گیا (آخر) جادوگروں نے کہا

يٰمُوسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٧﴾

کہ موسی! یا تو یہ ہو کہ تو (اپنی لاٹھی میدان میں) ڈال اور یا یہ کہ ہم پہلے ڈالنے والے بنیں

ف۱ عام آراستگی کے دن سے مراد عید کا دن یا میلے کا دن ہو گا یا شاید فرعون کی سالگرہ کا جشن کہ اُس میں لوگ بن سنور کر خوشیاں مناتے اور اپنے مکانات و دوکانیں کو آراستہ کرتے ہوں گے اور سب کی فرصت کا دن ہوتا ہو گا ۱۲

ف۲ خدا پر جھوٹی تہمت لگانے سے یہ مراد ہے کہ خدا نے جو مجھکو عصا کا معجزہ دیا ہے اُس کو جادو نہ بتاؤ ۱۲

قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۚ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن

(موسیٰ نے) کہا نہیں تم ہی ڈالو (چنانچہ اُنھوں نے اپنے کرتب کیے) تو بس موسیٰ کو اُن کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی رسیاں لاٹھیاں

سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٨﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٩﴾

(سانپ بن بن کر اِدھر اُدھر) دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ کو اپنے جی میں ڈر معلوم ہوا

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ﴿٧٠﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ

ہم نے فرمایا (موسیٰ!) ڈرو مت کچھ شک نہیں کہ تم ہی غالب رہو گے اور تمھارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے اُس کو (میدان میں) ڈال دو

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

کہ (اُنھوں نے) جو (ڈھونگ) بنا کھڑا کیا ہے (ایک دم میں سب کو) ہڑپ کر جائے (کیونکہ) جو ڈھونگ (اُنھوں نے) بنایا ہے (یہ سب) جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر

حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٧١﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ

کہیں بھی جائے اُس کو فلاح نہیں ہوتی (غرض موسیٰ کی لاٹھی نے اژدہا بن کر جادوگروں کے سنپولیوں کو ہڑپ کر لیا) تو (یہ دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) لگے کہنے

وَمُوسَىٰ ﴿٧٢﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ

اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لائے (فرعون نے) کہا کہ پیشتر اس کے کہ ہم تم کو اجازت دیں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو یہ تمھارا بڑا (گرو) ہے

الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم

جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو تمھارے ہاتھ اور تمھارے پیر اُلٹے (سیدھے) کاٹ ڈالوں

مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ

اور تم کو کھجوروں کے تنوں پر سولی چڑھاؤں تو سہی اور (اب) تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائے گا

أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا

کہ ہم (دونوں فریقوں) میں کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے (جادوگر) بولے کہ کھلے کھلے معجزے جو ہمارے سامنے آئے

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي

اُن پر اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا ہے اُس پر تو ہم تجھ کو کسی طرح ترجیح دینے والے ہیں نہیں تو جو تو کرنے والا ہے کر گزر تو

هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٧٤ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا

دنیا کی اسی زندگی (کے بارے) میں حکم چلا سکتا ہے اور بس۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے

وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝٧٥ اِنَّهٗ مَنْ

اور (خاص کر جادو (کے گناہ) کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا اور اللہ (کی دین تیرے دین سے) بہتر اور زیادہ دیر پا ہے ف۱ کچھ شک نہیں کہ جو شخص

يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝٧٦

(جرم کفر کا) مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہی جس میں تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی پڑا سسکے گا)

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ

اور جو با ایمان خدا کے حضور میں حاضر ہوگا اور اس نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جن کے بڑے درجے ہوں گے

الْعُلٰى ۝٧٧ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

(یعنی) رہنے کے باغ جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں گی (اور وہ) اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝٧٨ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۝٧٩

اور جو شخص (لوث گناہ و کفر سے) پاک رہے اس کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا

کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات مصر سے نکال لیجاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لئے سوکھی سڑک بنا دو (کہ اس پر سے تم سب گذر جاؤ)

تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝٨٠ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

تم کو (کسی کے) تعاقب کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے سے) ڈرو گے پھر فرعون نے اپنے لشکر لے کر بنی اسرائیل کا پیچھا کیا

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝٨١ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ

پھر دریا کا جیسا کچھ (ریلا) ان پر آیا سو آیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈالا

وَمَا هَدٰى ۝٨٢ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ

اور سیدھا رستہ نہ دکھایا (جس کا انجام یہ ہوا) اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی

ف۱ دین دینے کا حاصل مصدر ہے یعنی سزا دینا۔ یہ لفظ اس معنی میں وارد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فرعون نے جادوگروں کو انعام کی بھی طمع دلائی تھی۔ جادوگروں نے یہ اس کا جواب دیا ۱۲

ع ۲۲ — ۱۲

وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ

اور ہم سے طور کی داہنی طرف کا وعدہ کیا ف۱ اور ہم نے تم پر من اور

السَّلْوٰى ﴿۸۳﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ

سلویٰ اُتارا (اور فرمایا کہ) یہ عمدہ روزی جو ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ اور (ہمارے حکم سے) اس کے بارے میں (سرِمُو) تجاوز نہ کرنا (کہ لگو لگے نے ذخیرہ کرنے)

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۴﴾

(ایسا کرو گے) تو تم پر ہمارا غضب نازل ہوگا اور جس پر ہمارا غضب نازل ہوا تو (سمجھو کہ) وہ (جہنم کے) گڑھے میں جاگرا

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۵﴾

اور جو شخص (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور پھر راہِ راست پر (قائم بھی) رہے تو ہم اس کے (گناہوں کے بھی) بڑے

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۶﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ

اور (جب تورات لینے آگے بڑھے آئے تو ہم نے پوچھا کہ) اے موسیٰ تم جلدی کر کے اپنی قوم سے کیسے آگے آگئے۔ عرض کیا وہ بھی یہ میرے پیچھے (ہی پیچھے)

وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۷﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ

اور اے میرے پروردگار میں جلدی کر کے تیری طرف اس لئے (بڑھ آ) یا ہوں کہ تو (مجھ سے) خوش ہو فرمایا کہ

مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۸﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى

تمہارے (آنے کے) پیچھے ہم نے تمہاری قوم کو (ایک اور) بلا میں مبتلا کر دیا ہے اور (وہ یہ کہ) اُن کو سامری نے گمراہ کر دیا پھر موسیٰ

قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ﴿۸۹﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

غصے (اور افسوس کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور آکر) کہنے لگے کہ بھائیو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے

وَعْدًا حَسَنًا ﴿۹۰﴾ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ

عمدہ (کتاب یعنی تورات کے دینے کا) وعدہ نہیں کیا تھا؟ تو کیا تم کو (اس وعدے کی) مدت (بڑی) لمبی معلوم ہوئی یا تم نے (یہ) چاہا کہ

عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۹۱﴾ قَالُوْا مَآ

تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو اور اس وجہ سے تم نے اس عہد کا خلاف کیا جو (خدائے واحد کی پرستش کا) مجھ سے کر چکے تھے؟ وہ کہنے لگے

ف۱ طور کی داہنی طرف کے وعدے سے مراد یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کر کے کوہِ طور کی داہنی طرف اُنکو لے کر آنا ہم تم کو تورات دیں گے ۱۲

أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن

ہم نے اپنے اختیار سے تمہارے ساتھ عہد شکنی نہیں کی بلکہ ہم کو یہ معاملہ پیش آیا کہ قبطیوں کی قوم کے زیوروں کا بوجھ (جو مصر سے چلتے وقت) ہم پر لد گیا تھا

زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٩٢﴾ فَأَخْرَجَ

اب (سامری کے کہنے سے) ہم نے اُس کو (آگ میں) لا ڈالا اور اسی طرح سامری نے بھی (اپنے پاس کا زیور لا) ڈالا پھر (سامری ہی نے)

لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ

لوگوں کے لئے (اُس کا) ایک بچھڑا (بنا کر) نکال کھڑا کیا (یعنی بچھڑے کا) بت جس کی آواز (بھی بچھڑے کی سی تھی) اس پر (بعض لوگ) لگے کہنے کہ یہی تمہارا معبود ہے

فَنَسِيَ ﴿٩٣﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ

اور وہ بھول (کر کوہ طور پر چلا) گیا ہے۔ کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی نہیں سوجھ پڑتی تھی کہ (بچھڑا) ان کی بات کا نہ تو اُلٹ کر جواب دے سکتا ہے اور نہ

لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٩٤﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن

ان کے کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ کسی نفع کا — اور ہارون نے (بچھڑے کی پرستش سے) پہلے ان سے کہا بھی

قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي

کہ بھائیو! یہ تو اس (بچھڑے) کے ذریعے سے تمہاری آزمایش کی جا رہی ہے اور تمہارا پروردگار (خدائے) رحمٰن ہے تو میرے کہے پر چلو

وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٥﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ

اور میری بات مانو — وہ کہنے لگے جب تک موسیٰ لوٹ کر ہمارے پاس (نہ) آئیں

حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٩٦﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ

ہم (تو) برابر اس (بچھڑے کی پرستش) پر جمے بیٹھے رہیں گے — (موسیٰ نے ہارون کی طرف خطاب کر کے) کہا کہ اے ہارون

إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٧﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٨﴾

جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو تم کو کیا چیز مانع ہوئی کہ تم نے میری (ہدایت کی) پیروی نہ کی کیا تم نے میری حکم عدولی کی

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ

وہ بولے کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی اور سر (کے بال) تو نہ پکڑو — میں اس بات سے ڈرا

ع ۱۳ / ۴ / ۱۲

ف بنی اسرائیل میں عید کی تقریب تھی اور وہ اس حیلے سے سب کے سب شہر چھوڑ کر باہر نکلے تھے اور ان کے پاس قبطیوں کے کچھ زیور تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ قبطیوں نے امانت رکھوائے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ انھوں نے عید کے لئے مانگے لئے تھے بہر کیف ان کے پاس قبطیوں کے زیور تھے جن کو سامری کے بہکانے سے گلا کر بچھڑے کی شکل کا بت بنایا اور اس کو لگے پوجنے ۱۲

أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٩﴾

کہ تم واپس آکر کہیں یہ (نہ) کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا ف۱

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿١٠٠﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا

(اب موسی نے سامری سے) پوچھا کہ سامری تیرا کیا حال ہے (اُس نے کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہیں دکھائی دی

بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ

تو میں نے (جبریل) فرشتے کی گھوڑی) کے نقش قدم (کی مٹی) سے ایک مٹھی بھر لی پھر اُس کو (ڈھلے ہوئے بچھڑے میں) ڈال دیا

سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿١٠١﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي

(اُس وقت) میرے دل نے مجکو ایسی ہی صلاح دی (موسی نے) کہا کہ چل (دور ہو) (اس) زندگی میں تو تیری یہ سزا ہے کہ

الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ

(زندگی بھر) کہتا پھرے کہ (دیکھو مجھے کوئی) چھو نہ جانا (ورنہ ہم دونوں کو تپ آجائیگی) اور اُس کے علاوہ تیرے لئے (عذاب قیامت کا) ایک

تُخْلَفَهُ ۖ وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَنُحَرِّقَنَّهُ

(وعدہ ہے) جو کسی طرح تجھ پر سے ٹلنے کا نہیں اور اپنے (اس) معبود (یعنی بچھڑے) کی طرف دیکھ جس (کی پرستش) پر تو جما بیٹھا تھا اس کو ہم جلا (کر راکھ کر) دیں گے

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿١٠٢﴾ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي

پھر اُس (راکھ) کو دریا میں بکھیر (کر بہا) دیں گے تمہارا (اصل) معبود بس اللہ ہی جس کے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٠٣﴾ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ

سوا کوئی (اور) معبود نہیں (اور) اُس کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے (اے پیغمبر) اسی طرح ہم

عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ﴿١٠٤﴾

واقعات گزشتہ کے حالات تم کو سناتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ف۲

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٥﴾ خَالِدِينَ

جن لوگوں نے اِس سے مونہ پھیرا قیامت کے دن وہ ایک بوجھ (اپنے سر پر) لادے ہوں گے (اور) اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے

ف۱ اُس بات کا مذکور قرآن کے ایک دوسرے مقام پر یوں ہے کہ موسی علیہ السلام چلتے چلتے اپنے بھائی ہارون سے کہہ گئے تھے کہ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ یعنی میرے پیچھے خدمت نیابت بجالاؤ اور لوگوں میں اصلاح کرتے رہو آپس میں جھگڑنے نہ پائیں اور مفسد لوگوں کے رستے نہ چلو تو ہارون نے اُس وصیت کی تعمیل یوں کی کہ بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی سے منع کیا۔ آپ اُن سے الگ رہے جب اُنھوں نے نہ مانا خاموش ہوکر بیٹھ رہے اس خاموش ہوکر بیٹھ رہنے پر موسی نے ہارون کو الزام دیا کہ تم شرط خدمت نیابت کیوں نہ بجالائے یہ معنے ہیں اُس عبارت کے کہ تم کو میری پیروی کرنے سے کون چیز مانع ہوئی۔ موسی کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بن پڑتا بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی پرستش پر مجبور کرتے ہارون علیہ السلام نے اصلاح فیمابین کی وصیت یاد دلا کر عذر کیا ۱۲

ف۲ قرآن کی عبارت میں لفظ ذکر ہے جس کے معنے ہیں نصیحت یا یاددہانی اور چونکہ قرآن میں یہ دونوں صفتیں ہیں ہم نے ذکر کا ترجمہ قرآن کر دیا ہے ۱۲

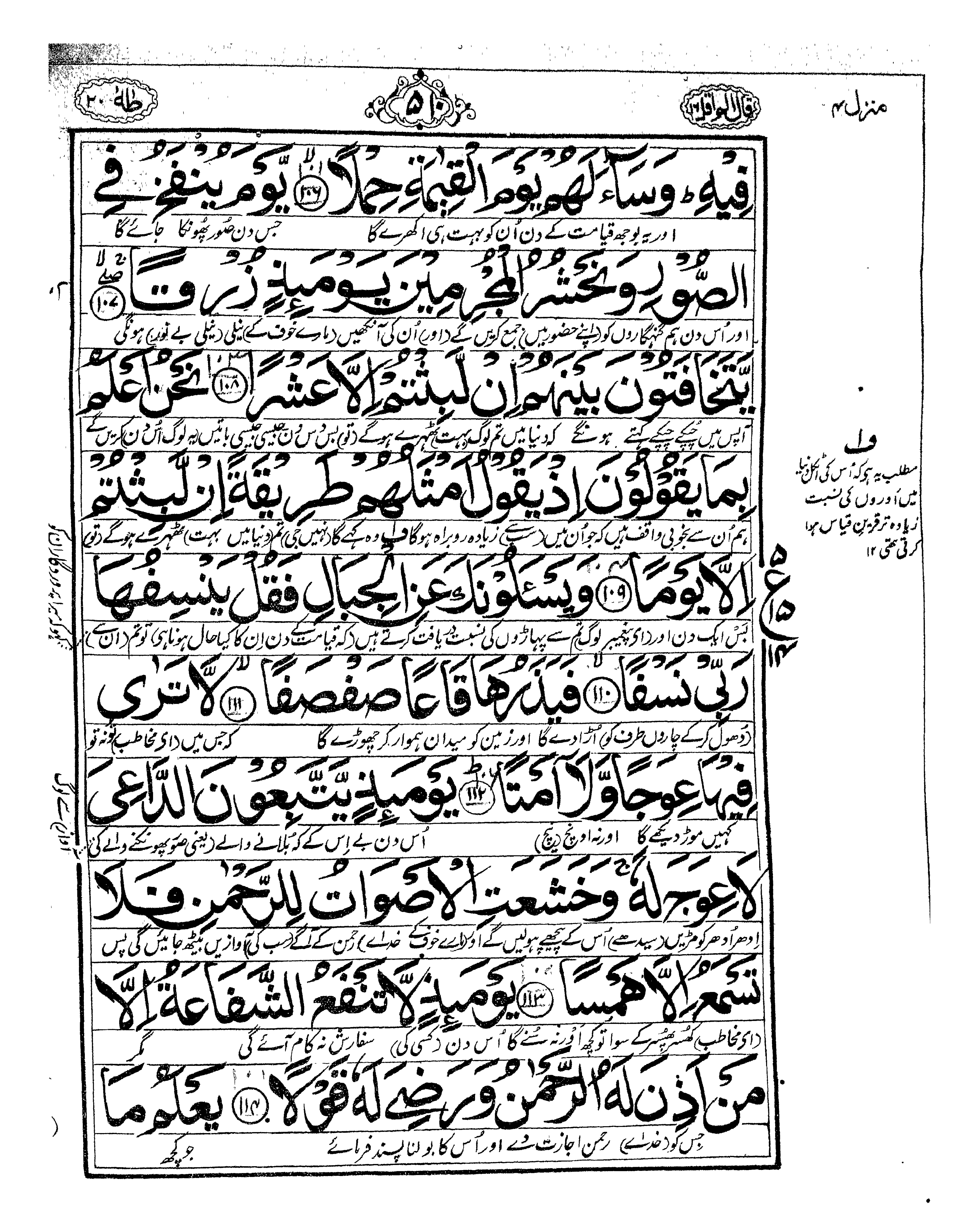

فِيْهِ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝۱۰۶ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

اور یہ بوجھ قیامت کے دن اُن کو بہت ہی اکھرے گا — جس دن صُور پھونکا جائے گا

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝۱۰۷

اور اُس دن ہم گنہگاروں کو (اپنے حضور میں) جمع کریں گے (اور) اُن کی آنکھیں (مارے خوف کے) نیلی (یعنی بے نور) ہونگی

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝۱۰۸ نَحْنُ اَعْلَمُ

آپس میں چپکے چپکے کہتے ہونگے کہ دنیا میں تم لوگ بہت ٹھہرے ہوگے (تو) بس دس ہی دن جیسی باتیں یہ لوگ اُس دن کریں گے

بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ

ہم اُن سے بخوبی واقف ہیں کہ جو اُن میں (سب سے) زیادہ روبراہ ہوگا ف وہ کہے گا (نہیں جی) تم (دنیا میں بہت) ٹھہرے ہوگے (تو)

اِلَّا يَوْمًا ۝۱۰۹ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا

بس ایک دن اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے پہاڑوں کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن ان کا کیا حال ہونا ہے) تو تم (ان سے)

رَبِّيْ نَسْفًا ۝۱۱۰ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝۱۱۱ لَّا تَرٰى

(دھول کرکے چاروں طرف کو) اڑا دے گا اور زمین کو میدان ہموار کر چھوڑے گا — کہ جس میں (اے مخاطب) تو نہ تو

فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝۱۱۲ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ

کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ (نیچ) — اُس دن بے اِس کے کہ بلانے والے (یعنی صور پھونکنے والے) کی

لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا

اِدھر اُدھر کو مڑیں (سیدھے) اس کے پیچھے ہو لیں گے اور (مارے خوف کے خدائے) رحمن کے آگے (سب کی) آوازیں بیٹھ جائیں گی پس

تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝۱۱۳ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا

(اے مخاطب) کُھسر پُھسر کے سوا تو کچھ اَور نہ سُنے گا — اُس دن (کسی کی) سفارش نہ کام آئے گی مگر

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝۱۱۴ يَعْلَمُ مَا

جس کو (خدائے) رحمن اجازت دے اور اُس کا بولنا پسند فرمائے — جو کچھ

ع ۱۵/۵

ف مطلب یہ ہے کہ اُس کی اٹکل بازی میں اَوروں کی نسبت زیادہ تر قرین قیاس ہوا کرتی تھی ۱۲

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۵﴾

لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگوں کا علم اُس پر حاوی نہیں ہو سکتا

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ

اور قیامت کے دن خدائے زندہ و پائندہ کے روبرو سب کے منہ نیچے ہوں گے اور (اس دن) جو شخص کسی طرح کے ظلم کا بوجھ (گردن پر)

ظُلْمًا ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ

لادے ہوگا اُسی کی تباہی ہے اور جو (دنیا میں) نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو اُس کو نہ

ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۷﴾ وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ

(کسی طرح کی) بے انصافی کا خوف ہوگا اور نہ کسی طرح کی حق تلفی کا اور (جیسے کہ قرآن کی حالت موجود ہے) ایسا ہی ہم نے اس کو عربی زبان کا

صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ

اُس میں طرح طرح پر ڈراوے سنا دیے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعے سے ان (کے دلوں میں) غور (و فکر)

لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۸﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ

پیدا ہو۔ پس اللہ عالی شان (اور دو جہان کا) حقیقی بادشاہ ہے اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف جو قرآن وحی کیا جاتا ہے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّقْضٰٓى إِلَيْكَ وَحْيُهٗ ز وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي

وحی کے تمام ہونے سے پہلے قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرتے رہو کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ

عِلْمًا ﴿۱۱۹﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ

علم نصیب کر۔ اور ہم نے (ان سے) پہلے آدم سے (درخت گندم کے نہ کھانے کا) ایک عہد (و پیمان) لیا تھا تو آدم (اُس کو) بھول گئے

وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۲۰﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا

اور ہم نے اُن (کے ارادے) میں استقلال نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ ط أَبٰى ﴿۱۲۱﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ إِنَّ

تو سب ہی نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اُس نے انکار کیا تو ہم نے (آدم سے) کہا کہ آدم!

ع ۱۱ / ۱۵ / ۶

هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو بہشت سے نکلوا باہر کرے

فَتَشْقٰى ﴿١٢٢﴾ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١٢٣﴾ وَ

اور تمہاری شامت آجائے (اور) یہاں (بہشت میں) تو تم کو ایسے مزے ہیں کہ) تم بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے رہتے ہو اور

أَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١٢٤﴾ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ

نیز یہ کہ یہاں نہ تم پیاسے ہوتے ہو اور نہ دھوپ اُٹھاتے پھر شیطان نے آدم کو پھسلایا

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ

(اور اُن سے) کہا کہ آدم! کہو تو تم کو ہمیشگی کا درخت بتادوں (کہ جس کو کھا کر سدا جیتے رہو) اور ایسی سلطنت

لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٥﴾ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا

جو کبھی پرانی نہ ہو (یعنی اُس میں کسی طرح کا ضعف نہ آئے) چنانچہ دونوں (میاں بی بی) نے درخت (ممنوع) کا پھل کھا لیا تو اپنی (اپنی)

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ

باغ (بہشت) کے پتے اپنے اُوپر چپکانے اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی

فَغَوٰى ۖ ﴿١٢٦﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٧﴾

اور راہِ صواب سے بھٹک گئے پھر (آخرکار) اُن کے پروردگار نے اُن کو نوازا اور اُن کی توبہ قبول کی اور (اُن کو اپنی طاعت کا) رستہ

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا

(جب آدم نے نافرمانی کی تو خدا نے شیطان اور آدم کو حکم دیا کہ) تم دونوں بہشت میں سے نیچے اُتر جاؤ ایک کا دشمن ایک پھر اگر

يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى ۵ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا

تمہارے پاس ہماری طرف سے ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت پر چلے گا نہ (راہِ راست سے) بھٹکے گا اور نہ (آخرکار ابدی)

يَشْقٰى ﴿١٢٨﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً

ہلاکت میں پڑے گا اور جس نے ہماری یاد سے روگردانی کی تو اُس کی زندگی

ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿۱۲۹﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي

ضیق میں گزرے گی ف اور قیامت کے دن بھی ہم اُس کو اندھا کرکے اُٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھکو

أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿۱۳۰﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ

اندھا کرکے کیوں اُٹھایا اور میں تو (دنیا میں اچھا خاصا) دیکھتا بھالتا تھا خدا فرمائے گا یہی قرین انصاف ہے (دنیا میں) ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں

وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿۱۳۱﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن

اور اسی طرح آج تیری بھی خبر نہ لیجائے گی۔ اور جو شخص (حد اعتدال سے) بڑھ چلا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا

بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۲﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

ہم اُس کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) بہت ہی سخت اور دیرپا ہے کیا لوگوں کو اس سے ہدایت ہوئی

كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ

کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر مارا (اور اب) یہ لوگ اُنھیں کے رہنے سہنے کی جگھوں میں چلتے (پھرتے) ہیں

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن

جو لوگ عقل والے ہیں ان کے لئے اسی (ایک بات) میں قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں اور (اے پیغمبر لوگوں کے کردار تو ایسے ہیں کہ) اگر تمھارے پروردگار

رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۳۴﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

اور (آخیر فیصلے کی ایک میعاد مقرر نہ (ٹھہرائی) ہوتی تو (فی الوقت) عذاب کا آنا ایک لازمی بات تھی تو (اے پیغمبر) جیسی باتیں یہ کافر کہتے ہیں اُن پر صبر کرو

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ

اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور نیز اُس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) کے ساتھ اُس کی تسبیح (وتقدیس) کیا کرو اور نیز رات کے وقتوں میں

اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿۱۳۵﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ

اور دوپہر دن کے الگ بھگ (یعنی ظہر کے وقت بھی) تسبیح (وتقدیس) کیا کرو تاکہ تم (اس عبادت کا صلہ پاکر) خوش ہو جاؤ اور (اے پیغمبر)

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ

ہم نے جو مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان استعمال کے لئے دے رکھے ہیں کہ اُن کی حالت آزمائیں

ف جو لوگ دیندارانہ زندگی بسر نہیں کرتے وہ واقع میں کسی حال میں ہوں کبھی خوش نہیں رہ سکتے ایک غریب دیندار مصیبت میں صبر کرتا ہے اس سے دل کو تسلی ہوتی ہے اور اگر راحت میں ہے تو اُس راحت کی قدر اور خدا کی شکرگزاری کرتا ہے بخلاف بے دین آدمی کے کہ ذرا سی مصیبت میں سخت بے قرار ہوا اور فارغ البالی کو ایسی بُری طرح استعمال کرتا ہے کہ آخر کار بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کبھی امراض خبیثہ اس کو آگھیرتے ہیں کبھی دولت کو بے اطمینانی سے ضائع کرتا۔ اور اچھے کھانے اور اچھے کپڑے سے کبھی اُس کو راحت نہیں ملتی۔ وہ اُس کی قدر ہی نہیں کرتا اور پھر دولت کا کمانا اور اُس کا رکھ رکھاؤ ایک مصیبت ہے کسی کی خوشامد کرنی پڑتی کہیں جھوٹ بولنا پڑتا جس سے معاملہ کرتا ہے آخر کار اُس سے دشمنی قائم ہوتی ہے اگر دنیا نباشد دردمندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست ورنیست یہ معنے ہیں ضیق میں زندگی بسر کرنے کے۔ واقعات کو دیکھو تو یہی پاؤگے۔ از خود کسی کو خوش فرض کر لینے سے وہ شخص واقع میں خوش نہیں ہو سکتا

ف ۲ تسبیح سے مراد مصروف الٰہی ہے یا پانچوں نمازیں ہیں ۱۲

ع ۷ ۱۳ ۱۶

الدُّنْيَا ۵ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣٦﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

تم اپنی نظر ان پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی دی ہوئی روزی (یعنی ثواب آخرت اس سے) کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے اور اپنے گھر والوں پر

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ

نماز کی تاکید رکھو اور (خود بھی) اس کے پابند رہو ہم تم سے کچھ روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تم کو روزی دیتے ہیں اور

الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اَوَلَمْ

انجام (بخیر) تو پرہیزگاری ہی کا ہے اور (یہود و نصاری) کہتے ہیں کہ یہ (پیغمبر) اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی نشان کیوں نہیں لاتا

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٨﴾ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ

کیا اگلی کتابوں کی (پیشین گوئیوں کی) گواہی ان کے پاس نہیں پہنچی (کہ وہ رسالت کا کافی نشان ہے) اور اگر ہم

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ

قرآن (کے اتارنے) سے پہلے کسی عذاب سے ان کو ہلاک کر دیتے تو کہتے پر کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے

اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ

ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے

نَخْزٰى ﴿١٣٩﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

(اے پیغمبر ان سے) کہو کہ (ہم اپنی اپنی جگہ سبھی (انجام کار کا) انتظار کر رہے ہیں سو تم بھی انتظار کرو تو آگے چلکر تم جان لوگے

مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٤٠﴾ ع ٨ / ١٧

کہ سیدھے رستے والے کون ہیں (اور سر بسر غلط کون ہیں) اور رو براہ کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

ف ١

ایک معنے تو یہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے جن کا حاصل یہ ہے کہ ہم تم سے اپنی عبادت چاہتے ہیں کچھ یہ تو نہیں کہتے کہ کہیں کما کر کھلاؤ جیسا کہ دنیا کے بادشاہ رعایا سے اپنے لئے کماتے اور تحصیل کراتے ہیں۔ یہی بات دوسری جگہ اس طرح پر فرمائی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ تو مطلب یہ ہے کہ اگر ہم تم سے کمائی کو کہتے تو بھی ہمارا حق تھا مگر ہم تم سے صرف عبادت کو کہتے ہیں اور وہ کمائی کے مقابلے میں آسان ہے تو اگر نماز کی پابندی میں تھوڑی سی زحمت بھی ہے تو اس کو برداشت کرو اور حق بندگی بجا لاؤ دوسرے معنے مفسروں نے یہ بھی لکھے ہیں کہ ہم تم سے (تمہارے) رزق کے (بھی) خواستگار نہیں (کہ کماؤ اور کھلاؤ بلکہ) ہم تم کو رزق دیتے ہیں (اور دیں گے تو فارغبالی سے خدا کی عبادت پر جمے رہو)

۱۳

منزل ۴

الجزء السابع عشر ۱۷

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۱﴾

(باوجودیکہ) لوگوں کا حساب (اعمال یعنی) اُس کا وقت (قریب آ) لگا اس پر بھی وہ غفلت میں پڑے کو مُونہ کئے ہوئے (چلے جا رہے) ہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی طرف سے جو نیا حکم آتا ہے بس اُسے اسی (بے پروا ہوکر) سُنتے ہیں کہ

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ

(اُس کا) ہنسی کھیل بناتے ہیں (اور) اُن کے دل مطلق متوجہ نہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ

کرتے ہیں کہ یہ (شخص) ہی ہی کیا تم ہی جیسا ایک آدمی ہے اور بس تو کیا تم دیدہ و دانستہ

السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّىْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِى

جادو کی باتیں سننے آتے ہو (پیغمبر نے) اِن کی یہ سرگوشیاں معلوم کرکے کہا کہ (تم لوگ کیا سرگوشیاں کرتے ہو) جتنی باتیں

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۴﴾ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

آسمان و زمین میں ہوتی ہیں میرے پروردگار کو (سب) معلوم ہیں اور وہ (سب کی) سُنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (ظالموں نے جادو کہنے پر بھی بس

اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ

پریشان خیالات کا مجموعہ ہے بلکہ اُس نے یہ جھوٹی جھوٹی باتیں اپنے دل سے بنا لی ہیں بلکہ یہ (شخص) شاعر ہے (اور اگر واقع میں پیغمبر ہے) تو جس طرح اگلے

الْاَوَّلُوْنَ ﴿۵﴾ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

(جیسا ہم کہیں) ہمارے سامنے لے آئے جن بستیوں کو ہم نے اُن سے پہلے ہلاک کیا وہ تو (معجزے دیکھکر بھی) ایمان نہ لائے تو کیا یہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ

ایمان لے آئیں گے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی پیغمبر بنا کر بھیجے (کہ ہم کو جو کچھ فرمانا منظور ہوتا تھا) اُن کی طرف وحی کر دیا کرتے تھے

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

تو (لوگو) اگر تم کو (یہ بات) معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ دیکھو اور ہم نے اُن کے

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خٰلِدِينَ ⑧ ثُمَّ
ایسے جثے نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے تھے پھر

صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا
ہم نے (عذاب کا) وعدہ اُن کو سچ کر دکھایا (یعنی وقت موعود پر عذاب بھیجا) تو اُن پیغمبروں کو اور جس جس کو ہم نے چاہا (عذاب سے) بچا لیا اور

الْمُسْرِفِينَ ⑨ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا
جو لوگ (حد اعتدال سے) بڑھ گئے تھے ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا۔ لوگو ہم نے تمہاری طرف (یہ قرآن ایسی) کتاب اُتاری ہے جس میں تمہارا

تَعْقِلُونَ ⑩ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ
تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف ۱ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جہاں کے لوگ (بڑے) سرکش تھے توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا اور

أَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ⑪ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا
اُن کے بعد دوسرے لوگ اُٹھا کھڑے کئے تو جب اُن ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی

إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ⑫ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا
تو لگے اُس (بستی) سے (اُلٹے پاؤں) بھاگنے (ہم نے کہا) بھاگو مت اور اُسی (سازوسامان دنیا) کی طرف لوٹ جاؤ

أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُونَ ⑬ قَالُوا
جس میں تم چین کرتے تھے اور نیز اپنے مکانات کی طرف (واپس جاؤ جن میں تم رہا کرتے تھے) شاید (تمہارے خیال کے مطابق) تمہاری کچھ پوچھ

يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ⑭ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ
ہائے ہماری کمبختی بیشک ہم ہی خطاوار تھے پس وہ لوگ برابر یہی پڑے پکارا کئے

حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيدًا خٰمِدِينَ ⑮ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ
یہاں تک کہ ہم نے اُن کو (ایسا برباد) کر دیا (کہ اگر اُن کو کھیت سمجھو تو) کٹے ہوئے کھیت تھے اور اگر آگ سمجھو تو بجھے ہوئے (انگارے تھے)

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِينَ ⑯ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا
اور زمین کو اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اُس کو کھیل کے لئے پیدا نہیں کیا اگر ہم کو کھیل بنانا منظور ہوتا

ف ۱
مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب تمہاری ہی زبان میں تمہارے لئے اُتاری گئی ہے اس میں تمہارے عیوب تمہاری برائیوں اور تمہاری بداخلاقیوں کا اس میں بیان ہے تاکہ اُن کی درستی ہو ... اس میں صرف ... کے حالات کا ذکر ... ہونا یا فقط ... تاریخ ہوتی اور تم اس کو سمجھتے ... بیکار سمجھتے تو تم کو عذر ہوتی تھی لیکن اب تم کو اس کتاب سے بے پروائی کرنے کا کوئی سبب نہیں بلکہ تم پر سخت الزام عائد ہو سکتا ہے ۱۲

ف ۲
یعنی وہ لوگ اپنے سازوسامان دنیا پر مغرور تھے تو اُن سے خدا تعالیٰ استہزاء کے طور پر فرماتا ہے کہ تم سے ہو سکے تو اپنے اسی حال پر عجب نہیں دل لگا کر ... وقت تمہاری خوشحالی کی وجہ سے لوگ ہمدردی کے طور پر تمہارے احوال پرسی کریں ۱۲

لَاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ

تو ہم اپنی تجویز سے (کھیل کی طرح کا کوئی) کھیل بناتے لیکن ہم کو ایسا کرنا منظور ہی نہیں تھا (بلکہ) بات یہ ہے کہ ہم حق کو (پتھر کی طرح)

عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا

باطل (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے اور وہ اسی دم ملیامیٹ ہو جاتا ہے اور تم پر افسوس ہے کہ

تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا

تم ایسی باتیں بناتے ہو۔ اور جو لوگ آسمان و زمین میں ہیں اُسی کے (بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اُس کی سرکار میں ہیں وہ نہ تو

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ

اُس کی عبادت سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات دن اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ

لگے رہتے ہیں (اور کاہلی نہیں کرتے) کیا ان لوگوں نے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جن کو یہ لوگ خود زمین (کی چیزوں مٹی پتھر وغیرہ) سے

هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

بنا کھڑا کرتے ہیں۔ اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا اَور معبود ہوتے تو (زمین و آسمان) دونوں کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا

تو جیسی جیسی باتیں یہ لوگ بناتے ہیں سو عرش کا مالک ہے ذات ان (عیبوں اور نقصانوں) سے پاک ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی باز پرس اُس سے

يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ

اور (یہاں) لوگوں سے (اُن کے کئے کی) باز پرس ہوتی ہے۔ کیا لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود بنا رکھے ہیں (اے پیغمبر) تم اُن

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ

کا اپنی دلیل تو پیش کرو۔ جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُن کی کتاب (قرآن) اور جو مجھ سے پہلے ہو چکے ہیں اُن کی کتابیں (تورات انجیل وغیرہ) یہ موجود ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَا

بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر تو حق (بات) کو جانتے ہی نہیں تو جب حق کا ذکر آتا ہے تو یہ (لوگ) مونہہ پھیر لیتے ہیں اور (اے پیغمبر)

ف۱ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و ما فیہا کا اگر کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم اُس کو کھیل ہی کی طرح کا بنائے ہوتے نہ اس طرح کہ حکمت اور تدبیر کے ساتھ کہ اسباب کا ایک سلسلہ ہے ہر واقعہ کا ایک نتیجہ اور ذرے ذرے میں ہزاروں مصلحتیں مضمر۔ غرض دنیا کی بناوٹ کھیل کے طور پر ہوتی تو کسی اَور طرح پر ہوتی نہ موجودہ طور پر ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے میں چند در چند مصلحتیں ہیں از انجملہ یہ کہ حق و باطل خیر و شر ایمان و کفر صدق و کذب بھی دنیا میں ہیں اور ان سے آدمی کی آزمایش منظور رہے کہ آدمی ان دشمنوں میں کس کی جانب ہوتا ہے اگرچہ دونوں دشمنوں کو خدا نے بنایا ہے مگر وہ حق کا طرفدار ہے اور حق کو غلبہ دیتا ہے خلاصہ یہ کہ دنیا کے پیدا کرنے سے انسان کا امتحان کرنا منظور ہے ۱۲

ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله

ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اُس پر یہی وحی نازل کرتے رہے کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں

الا انا فاعبدون ۲۵ وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحنه ط

تو ہماری ہی عبادت کرو اور (بعض کافر) کہتے ہیں کہ (خدا) رحمٰن بیٹیاں رکھتا ہے (یعنی فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں) اُس کی ذات (اس تہمت سے) پاک ہے

بل عباد مكرمون ۲۶ لا يسبقونه بالقول وهم بامره

(فرشتے خدا کی بیٹیاں نہیں) بلکہ اُس کے معزز بندے ہیں۔ اُس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اُسی کے حکم پر

يعملون ۲۷ يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يشفعون

کاربند رہتے ہیں اِن کا اگلا پچھلا سب حال اُس کو معلوم ہے اور یہ (فرشتے کسی کی) سفارش (تک) نہیں کر سکتے

الا لمن ارتضى وهم من خشيته مشفقون ۲۸ ومن

مگر جس کے حق میں خدا اُن کی سفارش (پسند فرمائے) اور وہ اُس کے جلال سے (ہمہ وقت) ڈرتے رہتے ہیں

يقل منهم اني اله من دونه فذلك نجزيه جهنم ط

اُن میں سے یہ دعویٰ کرے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں تو یہ (فرشتہ مردود بارگاہ ہو کر) اُس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے اور (بالفرض) جو

كذلك نجزي الظلمين ۲۹ اولم ير الذين كفروا ان

ع ۲ ۱۹

(اور) سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں کیا جو لوگ منکر ہیں اُنھوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ

السموت والارض كانتا رتقا ففتقنهما ط وجعلنا من الماء

آسمان و زمین دونوں کا ایک بھنڈا سا تھا تو ہم نے (اُس کو توڑ کر) زمین و آسمان کو الگ الگ کیا اور پانی سے

كل شيء حي افلا يؤمنون ۳۰ وجعلنا في الارض رواسي

تمام جاندار چیزیں بنائیں تو کیا اس پر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے اور ہم ہی نے زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ (موقع مناسب پر) رکھے

ان تميد بهم وجعلنا فيها فجاجا سبلا لعلهم يهتدون ۳۱

تاکہ زمین لوگوں کو لے کر کسی طرف کو جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اُس میں چوڑے چوڑے رستے بنائے تاکہ لوگ اپنی اپنی منزل مقصود کو جا پہنچیں

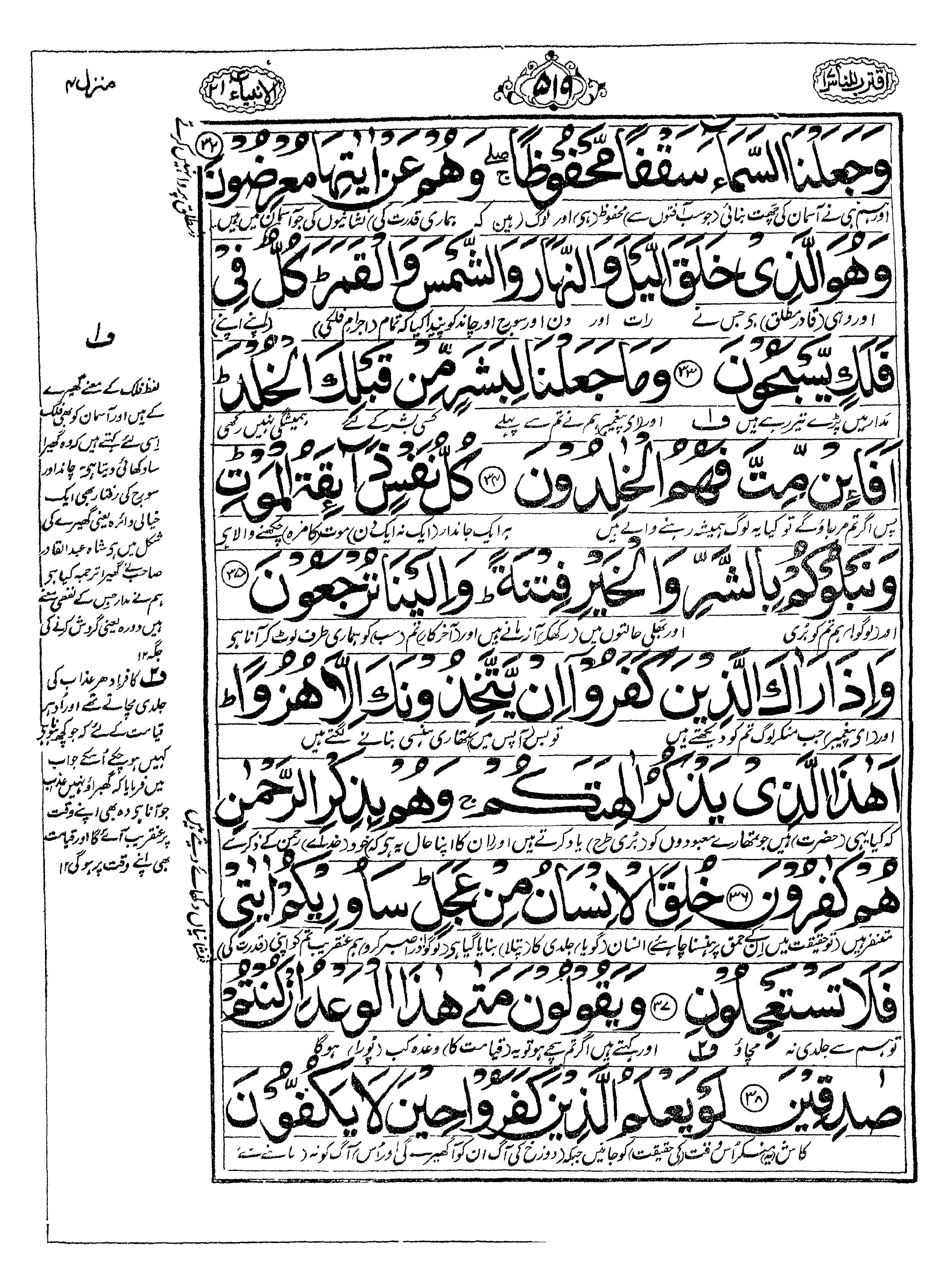

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾

اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا (جو سب آفتوں سے) محفوظ (ہے) اور لوگ (ہیں کہ) ہماری قدرت کی نشانیوں کی جو آسمان میں ہیں (ان سے) منہ پھیر رہے ہیں

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا کہ تمام (اجرام فلکی) (اپنے اپنے) مدار میں پڑے تیرتے ہیں ف١

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی پس اگر تم مر جاؤ گے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

ہر ایک جاندار (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور (لوگو) ہم تم کو بری اور بھلی حالتوں میں (رکھ کر) آزماتے ہیں اور آخرکار تم (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾

اور (اے پیغمبر) جب منکر لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو بس آپس میں تمہاری ہنسی بنانے لگتے ہیں کہ کیا یہی (حضرت) ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کرتے ہیں اور (ان کا اپنا حال یہ ہے کہ خود (خدائے) رحمٰن کے ذکر سے منکر ہیں (تو حقیقت میں انکے حمق پر ہنسنا چاہیے)

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾

انسان (گویا) جلدی کا (پتلا) بنایا گیا ہے (تو لوگو ذرا صبر کرو) ہم عنقریب تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے تو ہم سے جلدی نہ مچاؤ ف٢

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ

اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا کاش کافر اس وقت (کی حقیقت) کو جانیں جبکہ (دوزخ کی) آگ ان کو گھیرے گی اور (اس) آگ کو نہ (سامنے سے)

ف١ لفظ فلک کے معنے گھیرے کے ہیں اور آسمان کو بھی فلک اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ گھیرا سا دکھائی دیتا ہے چاند اور سورج کی رفتار بھی ایک خیالی دائرہ یعنی گھیرے کی شکل میں ہے شاہ عبدالقادر صاحب نے گھیرا ترجمہ کیا ہے ہم نے مدار جس کے لفظی معنے ہیں دورہ یعنی گردش کرنے کی جگہ ١٢

ف٢ کافر ادھر عذاب کی جلدی مچاتے تھے اور ادھر قیامت کے لئے کہ جو کچھ ہونا ہے کہیں ہو چکے اسکے جواب میں فرمایا کہ گھبراؤ نہیں عذاب جو آنا ہے وہ بھی اپنے وقت پر عنقریب آئے گا اور قیامت بھی اپنے وقت پر ہو گی ١٢

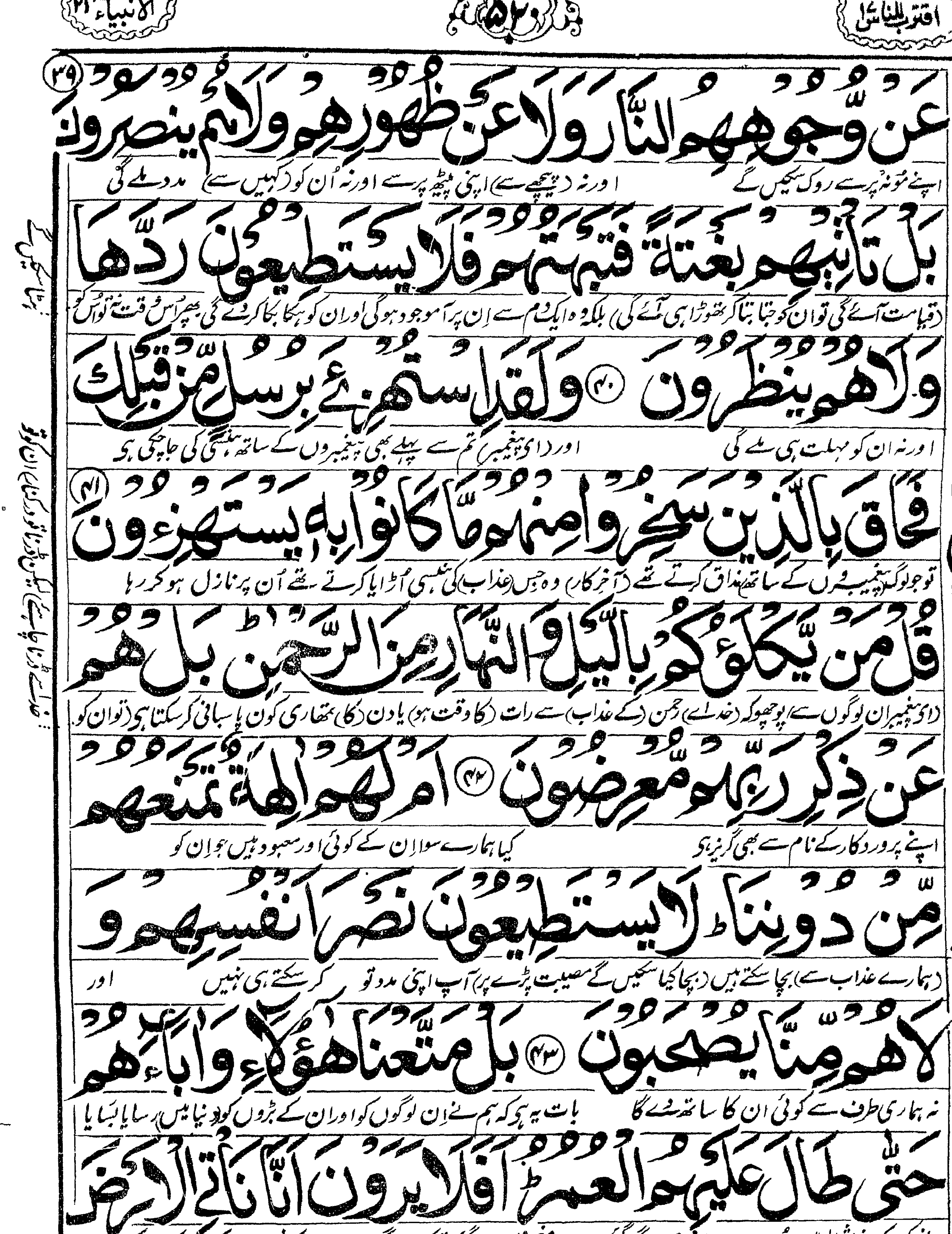

عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۳۹﴾

اپنے مونہ پر سے روک سکیں گے اور نہ (پیچھے سے) اپنی پیٹھ پر سے اور نہ اُن کو (کہیں سے) مدد ملے گی

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا

(قیامت آئے گی تو ان کو جتا بتا کر تھوڑا ہی آئے گی) بلکہ وہ ایکدم سے اِن پر آموجود ہوگی اور ان کو ہکا بکا کر دے گی پھر اس وقت تو اُس کو

وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ

اور نہ ان کو مہلت ہی ملے گی اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ ہنسی کی جاچکی ہے

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۴۱﴾

تو جو لوگ پیغمبروں کے ساتھ مذاق کرتے تھے (آخر کار) وہ جس (عذاب) کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے اُن پر نازل ہو کر رہا

ع ۱۲ / ۳

قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (خدائے) رحمن (کے عذاب) سے رات (کا وقت ہو) یا دن (کا) تمہاری کون پاسبانی کرسکتا ہے (تو ان کو

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ

اپنے پروردگار کے نام سے بھی گریز ہے کیا ہمارے سوا ان کے کوئی اور معبود ہیں جو ان کو

مِنْ دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَ

(ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (بچا کیا سکیں گے مصیبت پڑے پر) آپ اپنی مدد تو کر سکتے ہی نہیں اور

لَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ

نہ ہماری طرف سے کوئی ان کا ساتھ دے گا بات یہ ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو اور ان کے بڑوں کو دنیا میں رسایا بسایا

حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ

یہانتک کہ (خوشحالی میں) اُن پر بہت سی عمریں گزر گئیں (اور وہ مغرور ہو گئے) تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک کو

نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۴۴﴾ قُلْ إِنَّمَا

چاروں طرف سے دباتے (اور فتح کرتے) چلے آتے ہیں تو کیا (اس صورت میں) یہ لوگ غالب ہیں؟ (یا مسلمان- اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

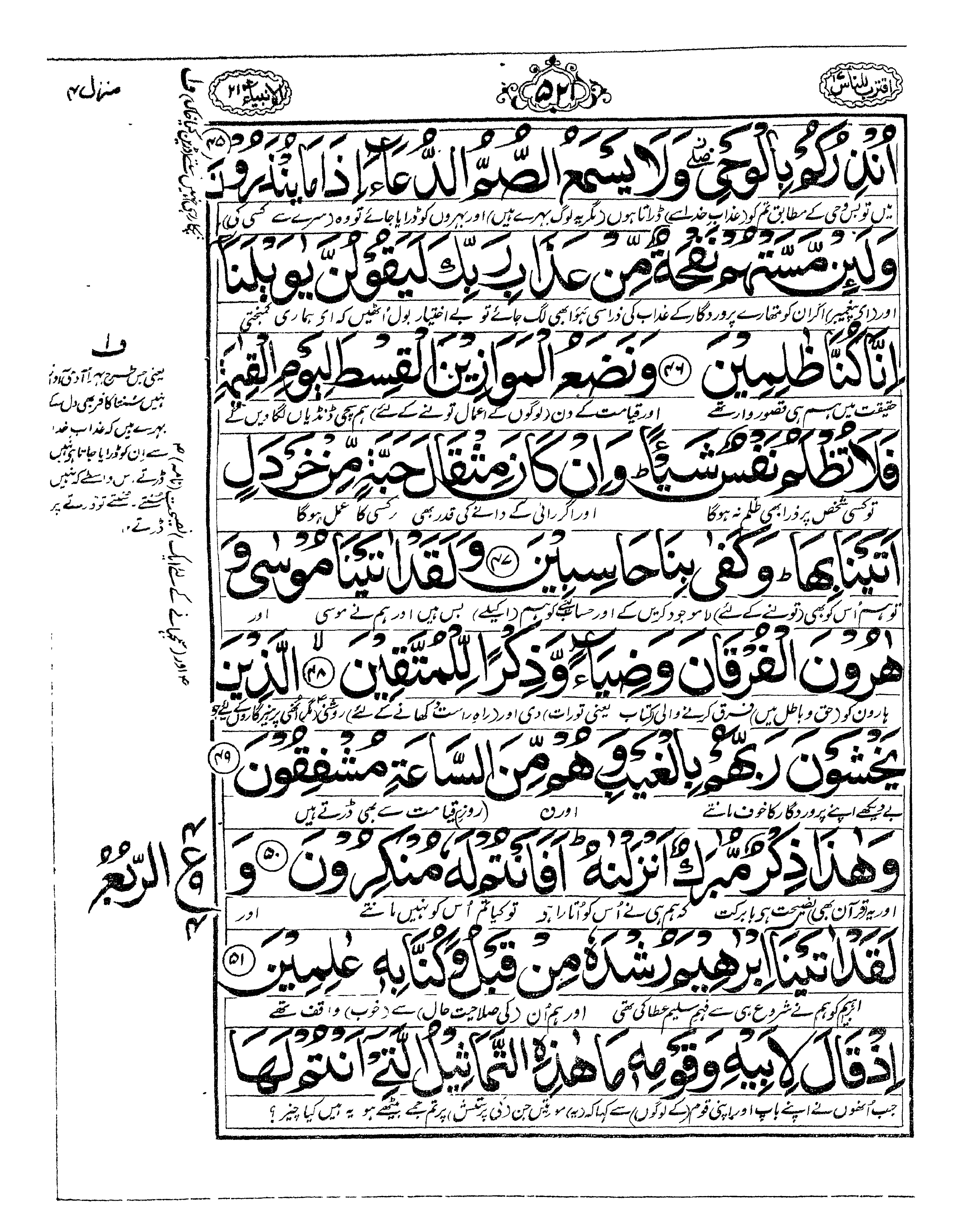

أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ﴿٤٥﴾

ہیں تو بس وحی کے مطابق تم کو (عذاب خدا سے) ڈراتا ہوں (مگر یہ لوگ بہرے ہیں) اور بہروں کو ڈرایا جائے تو وہ (سرے سے کسی کی)

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا

اور (اے پیغمبر) اگر ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی ہوا بھی لگ جائے تو بے اختیار بول اُٹھیں کہ اے ہماری کمبختی

إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

حقیقت میں ہم ہی قصور وار تھے اور قیامت کے دن (لوگوں کے اعمال تولنے کے لئے) ہم سچی ڈنڈیاں لگا دیں گے

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ

تو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کی قدر بھی (کسی کا) عمل ہوگا

أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَ

تو ہم اُس کو بھی (تولنے کے لئے) لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو (اکیلے) بس ہیں اور ہم نے موسیٰ اور

هَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ

ہارون کو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی کتاب یعنی تورات دی اور (راہِ راست دکھانے کے لئے) روشنی اور نصیحت (یعنی) پرہیزگاروں کے لئے جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾

بے دیکھے اپنے پروردگار کا خوف مانتے اور وہ (روزِ) قیامت سے بھی ڈرتے ہیں

وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَ

اور یہ قرآن بھی نصیحت ہی بابرکت کہ ہم ہی نے اُس کو اُتارا ہے تو کیا تم اُس کو نہیں مانتے اور

لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾

ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (کی صلاحیت حال) سے (خوب) واقف تھے

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا

جب اُنھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ (یہ) کیا مورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم جمے بیٹھے ہو یہ ہیں کیا چیز؟

ف ١ یعنی جس طرح بہرا آدمی آواز نہیں سنتا کافر بھی دل کے بہرے ہیں کہ عذاب خدا سے ان کو ڈرایا جاتا ہے نہیں ڈرتے۔ اس واسطے کہ نہیں سنتے۔ سنتے تو ڈر رہتے پر ڈرتے۔

ع الربع ٤

عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ

وہ بولے ہم نے اپنے بڑوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے (ابراہیم نے) کہا کہ بیشک

كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا

تم اور تمہارے بڑے صریح گمراہی میں پڑے رہے وہ بولے کیا تو ہمارے پاس سچی بات لیکر آیا ہے

بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ

یا دل لگی کرتا ہے (ابراہیم نے) کہا (دل لگی کی بات نہیں) بلکہ آسمان و زمین کا پروردگار

وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ

جس نے اُن کو پیدا کیا (وہی) تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں اس کا

مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ

گواہ ہوں [1] اور (آہستہ سے یہ بھی) کہا کہ خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے

أَنْ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ

ایک چال چلوں گا۔ چنانچہ (ابراہیم نے) بتوں کو (توڑ پھوڑ کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ان کے بڑے (بت) کو

لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا

اس غرض سے رہنے دیا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں (جب لوگوں کو بتوں کے توڑے جانے کا حال معلوم ہوا تو) کہنے لگے کہ ہمارے

إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ

اس میں شک نہیں کہ اُس نے بڑا ہی ظلم کیا۔ بعض بولے کہ وہ نوجوان آدمی جس کو ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے اُس کو ہم نے ان (بتوں)

إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

(برائی کے ساتھ) کرتے سنا ہے۔ لوگوں نے کہا تو اُس کو (سب) آدمیوں کے سامنے لاؤ تاکہ (جو کچھ وہ جواب دے) لوگ (اُس کے)

يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا

گواہ رہیں (غرض ابراہیم بلائے گئے اور) لوگوں نے (اُن سے) پوچھا کہ ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تو نے کی ہے

[1] گواہ ہونے سے مطلب یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر ایک واقعی بات کہتا ہوں جو ...

الربع

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ

(ابراہیم نے کہا (نہیں) بلکہ یہ (بت) جو ان (سب) میں بڑا ہے اُس نے یہ حرکت کی (ہوگی) اور اگر یہ (بت) بول سکتے ہوں

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا

تو ان ہی سے پوچھ دیکھو — اس پر لوگ اپنے جی میں سوچے اور (آپس میں) لگے کہنے

اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ

کہ بلاشبہ تم ہی برسرِ ناحق ہو۔ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے (اسی گمراہی میں) دھکیل دئے گئے (اور ابراہیم سے بولے) تو یہ لوٹے کہ

عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

تم کو معلوم ہے کہ یہ (بت) بولا نہیں کرتے — (ابراہیم نے) کہا کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

جو نہ تو تم کو کچھ فائدہ ہی پہنچائیں اور نہ تم کو کسی طرح کا نقصان ہی پہنچائیں

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

تف ہے تم پر اور اُن چیزوں پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ

کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے — (وہ آپس میں) لگے کہنے کہ اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا

(چنانچہ ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں جھونک دیا) ہم نے (آگ کو) حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی (کی سبب) بن

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾

(کہ اُن کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ برائی کرنی چاہی تھی تو ہم نے اُنہیں کو ناکام کیا

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

اور ابراہیم کو اور (اُن کے ساتھ اُن کے بھتیجے) لوط کو (نافرمان لوگوں میں سے) صحیح و سلامت نکال کر اس زمین (شام) میں لے جا داخل کیا

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۚ وَكُلًّا جَعَلْنَا

اور (خدا پرستی کے صلے میں) ہم نے ابراہیم کو (ایک بیٹا) عنایت کیا اسحاق (جس کے لئے اُنھوں نے دعا کی تھی) اور (بیٹے کے علاوہ پوتا)

صٰلِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَ

نیک اُٹھایا اور اُن کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (اُن کو) ہدایت کرتے تھے اور

أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ

اُن کی طرف نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور

إِيتَاءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوا لَنَا عٰبِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَلُوطًا آتَيْنٰهُ

زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی ۱ف اور (سب) ہماری ہی عبادت میں لگے رہتے تھے اور لوط کو بھی ہم نے

حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي

پیغمبری کے اختیارات دیئے اور علم (بھی دیا) اور ہم نے لوط کو اُس بستی سے جہاں کے لوگ ناپاک کام

كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبٰئِثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ

کیا کرتے تھے نجات دی اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے بُرے (اور)

فٰسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنٰهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ مِنَ

بدکار لوگ تھے اور لوط کو ہم نے اپنی مہربانی (کی پناہ) میں لے لیا کیونکہ وہ

الصّٰلِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا

نیک بندوں میں سے تھے اور (لوگوں کو) نوح (کا قصہ بھی یاد دلاؤ) جب اُنھوں نے (ہم کو) پکارا (اور یہ بہت) پہلے (کا واقعہ ہے) تو ہم نے اُن کی

لَهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ

سُن لی اور اُن کو اور اُن کے (ساتھ کے) لوگوں کو بڑی سخت مصیبت سے نجات دی اور

مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا ۚ إِنَّهُمْ

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے اُن کے مقابلے میں ہم نے اُن کی مدد کی۔ بیشک یہ لوگ (بھی)

۱ف یعنی ان احکام کے خود بھی پابند ہو اور لوگوں کو بھی اس کی ہدایت کرو ۱۲

كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُۥدَ

(بڑے) بُرے لوگ تھے تو ان سب کو ہم نے غرق کر مارا اور داؤد

وَسُلَيْمَٰنَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِى ٱلْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ

اور سلیمان (کا واقعہ لوگوں کو یاد دلاؤ) جب وہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں (رات کے وقت)

غَنَمُ ٱلْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَٰهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَٰهَا

جا پڑی تھیں فیصلہ کرنے لگے (اور ہم اُن کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے) تو (اباپ بیٹوں کی رائے میں ہوا اختلاف اور) ہم نے (صحیح فیصلہ

سُلَيْمَٰنَ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُۥدَ

سلیمان کو سمجھا دیا اور (ان) دونوں کو (ہم نے) فیصلے کا سلیقہ اور علم دیا تھا اور پہاڑوں کو داؤد کا تابع کر دیا تھا

ٱلْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَٱلطَّيْرَ وَكُنَّا فَٰعِلِينَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنَٰهُ

کہ ان کے ساتھ (ساتھ خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے اور (اسی طرح) پرندوں کو (بھی ان کا تابع کر دیا تھا) اور ہم (قادر مطلق ہیں ایسے ایسے عجائبات)

صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُم مِّنۢ بَأْسِكُمْ فَهَلْ

تم لوگوں کے ایک لباس جنگ (یعنی زرہ) کا بنانا بھی سکھا دیا تھا کہ تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائے تو

أَنتُمْ شَٰكِرُونَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ عَاصِفَةً

(لوگو!) تم (ہماری اس نعمت کا بھی) شکر کرو گے (یا نہیں) اور ہم نے زور کی ہوا کو بھی سلیمان کے تابع کر دیا تھا

تَجْرِى بِأَمْرِهِۦٓ إِلَى ٱلْأَرْضِ ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا ۚ وَكُنَّا

کہ وہ اُن کے حکم سے ملک (شام) کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے (طرح طرح کی) برکتیں دے رکھی تھیں اور ہم

بِكُلِّ شَىْءٍ عَٰلِمِينَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ ٱلشَّيَٰطِينِ مَن يَغُوصُونَ

سب چیزوں (کے حال) سے آگاہ تھے اور دیووں میں سے بعض تو ایسے تھے جو سلیمان کے لئے (دریاؤں میں) غوطے لگاتے

لَهُۥ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَكُنَّا لَهُمْ حَٰفِظِينَ ﴿٨٢﴾

اور اس کے سوا دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ہی اُن کو تھامے ہوئے تھے

منزل ۴

وقف لازم

قصہ یہ تھا کہ بکریوں کا ریوڑ رات کے وقت کسی کے کھیت میں جا پڑا کچھ کھایا کچھ روندا کھیت والے نے ان لوگوں پر جن کی بکریاں تھیں داؤد علیہ السلام کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا انھوں نے تحقیق کیا تو جتنے کی بکریاں تھیں اُتنے ہی کا کھیت کا نقصان ہوا تھا چنانچہ انھوں نے بکریاں کھیت والے کو دلوا دیں۔ اہل مقدمہ عدالت سے جانے لگے تو رستے میں مل گئے حضرت سلیمان ان کو معلوم ہوا تو سمجھے کہ والد صاحب سے غلطی ہوئی یہ حکم دینا چاہئے تھا کہ جب تک کھیتی درست نہ ہو اور یہی اصلی حالت پر نہ آئے اُس وقت تک بکریوں کا مالک کھیت والے کی خدمت کرے یعنی اُس کی کھیتی کے کام میں لگا رہے اور اُس وقت تک بکریوں کا دودھ اور بکریوں کی اُون کھیت والا لیتا رہے اس کے بعد بکری والے کو بکریاں واپس کر دے یہ واقعہ اس حیثیت سے قابل یادگار ہے کہ بیٹے نے باپ کی غلطی پکڑی اور باپ نے بتقاضائے انصاف اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا مطلب یہ ہے کہ بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اُس کی تنقید ضرور نہیں ورنہ بڑے کو اپنی غلطی پر اصرار کرنا مناسب اس قصے کے بیان کرنے سے منکروں اور بت پرستوں کی تحمیق منظور ہے کہ وہ باپ دادوں کی لکیر پیٹے چلے جا رہے ہیں ۱۲

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

اور ایوب (کی وہ حالت یاد کرو) جب اُنھوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے (یہ) بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ

زیادہ رحم کرنے والا ہے (تو میرے حال پر رحم فرما) تو ہم نے اُن کی فریاد سن لی۔ اور جو دکھ ان کو تھا اُس کو دور کر دیا

وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

اور اُن کو اُن کے اہل (و عیال) عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ اُتنے ہی اَور (یہ محض) ہماری مہربانی تھی (جو ہم نے اُن پر کی) اور

ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ

عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ واقعہ قابل) یادگار (ہے کہ اُن کو عبادت کی طرف زیادہ رغبت ہو) ف۱ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ

(یہ) سب صابر بندے (ہو گزرے) ہیں اور ہم نے اِن (سب) کو اپنی رحمت (کے سائے) میں لیا کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

نیک بندے تھے اور ذوالنون (یعنی یونس) کو یاد کرو جب خفا ہو کر چلدئے

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ

اور (جاتے وقت غصے میں تقاضائے بشریت) گمان کیا ہم اُن پر قابو نہیں پاسکیں گے تو آخرکار عاجز ہو کر اندھیروں کے اندر چلا اُٹھے

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

کہ (اے خدا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک (ذات) ہے میں نے (بڑا) ظلم کیا

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى

تو ہم نے اُن کی فریاد سن لی اور اُن کو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ

بچا لیا کرتے ہیں ف۲ اور زکریا کو (یاد کرو) جب اُنھوں نے (اولاد کی طرف سے مایوس ہو کر) اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھکو

ف۱ ایوب علیہ السلام بڑے خوشحال پیغمبر تھے سب ہی طرح کی نعمتیں مال اور اولاد اور تندرستی وغیرہ خدا نے اُن کو دے رکھی تھیں اور وہ حالت خوشحالی میں خدا کے شکرگزار بندے تھے۔ پھر خدا نے اُن کو مصیبت سے آزمانا چاہا مال اور اولاد سب فنا ہوگئے اپنے تئیں کوڑھ کا مرض لگ گیا اور مشہور یہ ہے کہ بدن میں کیڑے بھی پڑ گئے تھے مگر اس حال میں بھی وہ خدا کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں پورے اُترے تو خدا نے اپنے فضل سے اُن کی پھر وہی خوشحالی کی حالت کر دی بلکہ اُس سے بہتر ۱۲

ف۲ ذوالنون کے لفظی معنے ہیں مچھلی والا اس لقب سے حضرت یونس کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کی اُمت نے اِن کی مخالفت کی یہاں تک کہ لوگوں پر عذاب نازل ہونے کو ہوا تو یونس علیہ السلام نے پہلے سے خبر کر دی لوگوں نے نزول عذاب سے پہلے خدا کی جناب میں توبہ کی اور روئے پیٹے عذاب ٹل گیا یونس خوف عذاب سے پہلے نکل بھاگے تھے اب جو عذاب ٹل گیا تو ان کو یہ خیال ہوا کہ لوگ پہلے ہی سے میرا کہنا نہیں مانتے تھے اب تو میری طرف وہ رخ بھی نہ کریں گے چاہا کہ کسی دوسری طرف کو نکل جائیں اور قوم میں واپس نہ آئیں راہ میں پڑتا تھا دریا یہ بھی ناؤ میں سوار ہوئے ناؤ چلتے چلتے ایک جگہ رک گئی۔ ناخدا نے کہا کہ چڑھنداروں میں کوئی غلام ہے جو اپنے مالک کے یہاں سے بھاگ کر آیا ہے وہ اُتر سے تو ناؤ چلے قرعہ ڈالا یونس علیہ السلام کا نام نکلا ان کو پکڑ کر دریا میں پھینکدیا اور ان کو مچھلی نے نگل لیا تب ان کو اپنی غلطی پر تنبہ ہوا اور سمجھے کہ وہ بھاگا ہوا غلام میں ہوں۔ توبہ کی قصور معاف ہوا اور اندھیروں سے مراد ہیں رات اور دریا ۳ اور مچھلی کے پیٹ وغیرہ کے چند در چند اندھیرے ۱۲

فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا

اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ اور (یوں تو) تو سب وارثوں سے بہتر (وارث) ہے تو ہم نے اُن کی فریاد سن لی اور

لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

اُن کو یحییٰ (فرزند) عنایت کیا اور اُن کی بیبی کو اُن کے لئے بھلا چنگا کردیا ف۱ یہ لوگ (جن کا اُوپر مذکور ہوا)

فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا

نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو (ہمارے فضل کی) توقع اور (ہمارے عذاب کے) خوف سے پکارتے رہتے اور ہمارے آگے

خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا

عاجزی کیا کرتے تھے اور اُن بی بی (مریم) کو (بھی یاد کرو) جنھوں نے اپنی ناموس کی حفاظت کی تو ہم نے اُن میں

مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ

اپنی روح پھونک دی (اور اُن کو بے شوہر حمل رہ گیا) اور ہم نے اُن کو اور اُن کے بیٹے (عیسیٰ) کو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے (اپنی

هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

(مسلمانو! مذہب کے اعتبار سے) یہ لوگ تمہارے ہی گروہ کے ہیں (اور تم سب) ایک ہی گروہ (ہو) اور ہم ہی تمہارے پروردگار ہیں

فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا

تو ہماری ہی عبادت کرو اور لوگوں نے آپس میں (اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (لیکن آخر کار) سب ہماری ہی طرف

رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

لوٹ کر آنے والے ہیں (اُس وقت ہم اِن کے اختلافات کا فیصلہ کر دیں گے) تو جو شخص نیک کام کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي

تو اُس کی کوشش اکارت ہونے والی نہیں اور ہم اُس کے اعمال نیک سب لکھتے جاتے ہیں اور جس بستی کو ہم نے

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ

(لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا ہو ممکن نہیں کہ وہ لوگ (قیامت کو ہمارے حضور میں) لوٹ کر نہ آئیں ہاں اتنا توقف ضرور ہوگا کہ

ع ۶

ف۱ یعنی اُن میں جو بانجھ ہونے کا روگ تھا اُس کو اپنی قدرت سے دور کر دیا۔

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ﴿٩٦﴾

یاجوج ماجوج (سدذوالقرنین کی قید سے) کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوئے چلے آئیں

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ

اور (قیامت کا) وعدۂ برحق نزدیک آپہنچے تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں

الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا

(اور بول اُٹھیں) ہائے ہماری کمبختی ہم تو اس (دن) سے غفلت ہی میں رہے

بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

بلکہ (اصل بات تو یہ ہے کہ) ہم ہی قصوروار تھے (اُس دن حکم دیا جائے گا کہ اب) تم اور جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے (وہ سب)

حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ

دوزخ کا ایندھن ہوگے (اور تم سب) کو دوزخ میں جانا ہوگا اگر یہ (تمہارے معبود)

آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا ۖ وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا

(سچے) معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے اور (اب) تم سب کو اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہے اِن لوگوں کو دوزخ میں

زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ

چلانا لگی ہوگی اور وہ (اپنے چلانے کے غل میں) وہاں (کسی دوسرے کی بات بھی) نہ سن سکیں گے بیشک جن لوگوں کے لئے

لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا

ہماری طرف سے (اُن کی تقدیر میں) پہلے سے بھلائی لکھی جا چکی ہے وہ دوزخ سے دور (ہی دور) رکھے جائیں گے

يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ

اُس کی بھنک بھی تو ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں

خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ

ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور اُن کو (قیامت کا) بڑا بھاری خوف بھی (کسی طرح) پریشان نہیں کرے گا اور فرشتے اُن کو (ہاتھوں ہاتھ)

الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي

لیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی تو تمہارا دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یہ وہ دن ہوگا) جبکہ ہم

السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا

آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے ف۱ (اور جس طرح ہم نے اول بار مخلوقات کو پیدا کیا تھا اسی طرح

عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ

ہم (نے اپنی ذات) پر (لازم کر لیا ہے اور) ہم اس کو ضرور کر کے رہیں گے اور ہم زبور میں (پہلی) نصیحت کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں

الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ

کہ ہمارے نیک بندے زمین (کی سلطنت) کے وارث ہوں گے

هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

جو لوگ خدا کی عبادت کرنے والے ہیں بلاشبہ ان کے لئے اس میں (ایک بشارت) کا پہونچا دینا ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تم کو

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت (بنا کر بھیجا ہے) اور بس (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میری طرف تو اسی بات کی وحی آتی ہے کہ صرف خدا

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ

تو کیا تم اس کے (بندۂ فرماں بردار بنتے ہو (یا نہیں) پس اگر (لوگ) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ میں نے تم (سب) کو یکساں طور پر خبر دی ہے

وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (اس کا وقت) قریب آ لگا یا (ابھی) دور ہے وہ (اللہ)

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ

اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اس کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور میں نہیں جانتا

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ

شاید (خدا کو) اس مہلت سے تمہاری آزمائش (منظور) ہو اور (یہ غرض ہو کہ) ایک وقت خاص تک (تم کو دنیاوی) فائدے (پہنچتے رہیں)

ف۱ مسندی لوگ خطوط جمع کر کے ان کو جوڑ لیتے ہیں اور جوڑے پیچھے ان کو سٹھے کی طرح لپیٹ لیتے ہیں۔ اس سٹھے کو مکتوب کہتے ہیں اسی مکتوب کے لپیٹنے سے آسمان کے لپیٹنے کو تشبیہ دی گئی ہے اور خطوط کے علاوہ دوسرے کاغذات از قسم قبالہ وغیرہ بھی موڑ کر لپیٹ لئے جاتے ہیں بہر کیف مقصود لپیٹنا ہی ہے ۱۲

ف۲ یعنی وعدۂ زبور میں ایک طرح کی خوشخبری کا پہونچا دینا ہے کہ لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار رہیں اور سمجھیں کہ عبادت الٰہی اور نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے۔ بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو سلطنت اور حکومت دیتا ہے ۱۲

ع ۱۹

بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

حق حق فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار (خدائے) رحمٰن ہے جس سے ہم ان باتوں کے مقابلے میں جو تم لوگ بناتے ہو مدد مانگتے ہیں

سُوْرَةُ الْحَجِّ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ الٰى الاٰيَتَيْنِ وَالْاٰيَاتِ وَهٰذٰنِ خَصْمٰنِ اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ فبالمدینۃ ۱۴

فَبِدَءِ ثُمَّ الْمُنَافِقُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

لوگو! اپنے پروردگار (کے عذاب) سے ڈرو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ ایک

عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

بڑی (سخت) مصیبت ہوگی جس دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی ہر دودھ پلانے والی (مارے ڈر کے) اپنے دودھ پیتے (بچے) کو

اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ

بھول جائے گی اور جتنی حمل والیاں ہیں سب کے حمل گر پڑیں گے اور (مارے بدحواسی کے) لوگ متوالے دکھائی دیں گے

سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾

حالانکہ وہ متوالے نہیں بلکہ خدا کا عذاب بڑا سخت ہے (جس کے ڈر سے لوگ بدحواس ہو رہے ہوں گے)

النصف

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے (بوجھے) خدا (کے بارے) میں جھگڑتے اور

كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ

ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس کی نسبت (خدا کے ہاں) یہ (حکم) لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی رفاقت کرے گا

يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اُس کو گمراہ کرے گا اور دوزخ کے عذاب میں پہنچا کر رہے گا لوگو!

إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ

اگر تم کو پھر جی اُٹھنے میں کسی طرح کا شک ہو تو ہم نے تم کو (شروع میں) مٹی سے

ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَ

پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پوری اور ادھوری بوٹی سے

غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ

پیدا کیا ف تاکہ تم پر اپنی قدرت ظاہر کریں (تو تمہارا جلا اُٹھانا کیا مشکل ہے) اور (عورتوں کے) پیٹ میں ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں

أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم

(ایک) وقت مقرر تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم کو پرورش کرتے ہیں تاکہ تم (بڑے ہو کر) اپنی جوانی کو پہنچو

مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ

کوئی کوئی تو (عمر طبعی سے پہلے) مر جاتا ہے اور کوئی کوئی سب سے زیادہ نکمی عمر (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے کہ

مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا

(سب کچھ) جاننے سمجھنے (آخر میں سترا بہترا ہو کر) کچھ بھی سمجھ بوجھے خاک نہیں اور (اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے کہ بے حس و حرکت (پڑی ہے)

أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ

ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ لہلہانے اور اُبھرنے لگتی اور ہر طرح کی خوشنما روئیدگی

زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي

اُگاتی ہے (یہ سب تصرفات) اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ برحق ہے اور (نیز) اس کی کہ وہ

الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا

مردوں کو جلائے گا اور اس کی کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی کہ قیامت ضرور آنے والی ہے

رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

اس میں کسی طرح کا شک نہیں اور اس کی کہ جو لوگ قبروں میں (گڑے) ہیں (قیامت میں) اللہ ان کو (جلا) اُٹھائے گا اور لوگوں میں

ف یہ آدمی کی پیدائش کا سلسلہ ہے کہ مٹی سے انسان کی غذا پیدا ہوتی ہے وہ اس کو کھاتا اور اس سے خون وغیرہ چیزیں بنتیں ازانجملہ منی پھر مرد کی منی عورت کے رحم میں پڑتی اور اس میں آہستہ آہستہ گاڑھا پن آتا جاتا پہلے خون کا لوتھڑا سا بنتا پھر زیادہ گاڑھا ہو کر بوٹی سا ہو جاتا اس درجے میں پہنچ کر صورتوں کا اختلاف اور بچے بچے کا اختلاف ہوتا کوئی پوری مدت میں کوئی مدت سے پہلے کسی کی جسمانی بناوٹ کامل اور معمولی ہوتی ہے اور کسی کی ناقص اور غیر معمولی ۱۲

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾

کوئی کوئی ایسا بھی ہے جس کو نہ تو کسی طرح کا علم ہے اور نہ (اُس کے پاس) کسی طرح کی ہدایت ہے اور نہ کوئی کتاب ہے جو (اُس کو راہِ حق) دکھائے

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

(اور اس پر بھی) اینٹھا ہوا خدا (کے بارے) میں جھگڑتا ہے تاکہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے گمراہ کرے ایسے (نابکار) کی (سزا) دنیا میں (بھی) رسوائی ہے

وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا

اور قیامت کے دن (بھی) ہم اُس کو عذابِ دوزخ (کا مزا) چکھائیں گے (اور اُس سے کہیں گے کہ) یہ

قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ

(تمہارے اُن اعمالِ بد) کا بدلہ ہے جو تم نے پہلے (دنیا میں) اپنے ہاتھوں کئے تھے ورنہ خدا تو (اپنے) بندوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا اور

ع ۱۰ — ۸

النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت (تو) کرتا ہے (مگر) اُکھڑا اُکھڑا کہ اگر اُس کو کوئی فائدہ پونہچ گیا

اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ

تو اُس کی وجہ سے مطمئن ہوگیا اور اگر اُس پر کوئی مصیبت آپڑی تو جدھر سے آیا تھا اُلٹا اُدھر ہی کو لوٹ گیا

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

اس نے دنیا (بھی) کھوئی اور آخرت (بھی) صریح گھاٹا یہی (کہلاتا) ہے

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ

خدا کے سوا اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) بلاتا ہے جو نہ اُس کو نقصان ہی پونہچا سکتی ہیں اور نہ اُس کو نفع ہی پونہچا سکتی ہیں

هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ

پرلے درجے کی گمراہی یہی (کہلاتی) ہے۔ اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) بلاتا ہے جن کے فائدے سے اُن کا نقصان

نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

زیادہ قریب ہے ف۱ کچھ شک نہیں کہ ایسا کارساز بھی بُرا اور کچھ شک نہیں کہ ایسا رفیق بھی بُرا

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جھوٹے معبودوں کی عبادت سے فائدہ تو کبھی کچھ ہوتا نہیں کیونکہ اُن کو فائدہ پونہچانے کی قدرت نہیں رہا نقصان وہ دنیا میں نہ بھی ہوا ہو بھی تاہم مرنے کے ساتھ حقیقت معلوم ہوجائے گی ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے (کچھ شک نہیں کہ ان کو آخرت میں) اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے

الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿١٤﴾ مَن كَانَ يَظُنُّ

نہریں پڑی بہ رہی ہونگی بیشک اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے جو شخص (حالت مایوسی میں خدا کی نسبت ایسا) گمان (بد) رکھتا ہو

أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ

کہ خدا دنیا اور آخرت میں اُس کی مدد کرے ہی گا نہیں تو اُس کو چاہیئے

بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ

کہ اوپر کی طرف کو ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی لگائے اور) پھر (زمین سے اپنا) قطع (تعلق) کرے (اور لٹک مرے) پھر دیکھے کہ آیا

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ آيَاتٍ

اُس کی (اِس) تدبیر سے (اُس کی) وہ شکایت جس کی وجہ سے ناخوش تھا رفع ہوئی یا نہیں ف۱ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو اُتارا ہے کہ (اس میں)

بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

کھلی کھلی دلیلیں ہیں اور اس لئے (اُتارا ہے) کہ خدا جس کو چاہے (اس کے ذریعے سے) ہدایت دے جو لوگ ایمان لائے ہیں (یعنی مسلمان) اور

وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ

جو یہودی ہیں اور صابی ف۲ اور نصاریٰ اور مجوس (یعنی آتش پرست) اور

أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

مشرکین قیامت کے دن ان (سب) کے درمیان اللہ فیصلہ کر دے گا (اور) اللہ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي

(لوگوں کی) سب باتوں کو دیکھ رہا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے اِس بات پر نظر نہیں کی کہ جو (مخلوق)

السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ

آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوق) زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے

ف۱ پہلے سے بت پرستوں پر یہ اعتراض چلا آرہا ہے کہ یہ لوگ اپنی حاجت روائی کے لئے بتوں کو پکارتے ہیں اور وہ ان کو نفع و نقصان کچھ بھی نہیں پہونچا سکتے لیکن کوئی کٹ حجت آدمی ایسی بدگمانی خدا کی شان میں بھی کر سکتا ہے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے۔ اِس کا جواب خدا یوں دیتا ہے کہ بدگمان آدمی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے ارادے کو اپنے ارادے کا محکوم بنانا چاہتا ہے کہ جو وہ کہا کرے ہم کر دیا کریں لیکن یہ ہم کرنے والے نہیں اگرچہ معترض اپنے تئیں ہلاک ہی کیوں نہ کر ڈالے اگر ہم اپنے ارادے کو لوگوں کے ارادوں کا ماتحت کر دیں تو اِس کے یہ معنے ہیں کہ لوگوں کو شریک خدائی بنائیں یہ درخواست محال ہی باقی رہے بت وہ تو بُرا یا بھلا کچھ کر ہی نہیں سکتے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن کسی مصلحت اور اپنی مرضی سے لوگوں کی خواہش کے مطابق بعض کام نہیں کرتے۔ بت نہیں کرتے اِس واسطے کہ کر نہیں سکتے۔ ہم نہیں کرتے اِس واسطے کہ کرنا نہیں چاہتے اور کیوں نہیں کرنا چاہتے یہ ہماری خوشی تمھارا ہم پر کچھ زور نہیں ۱۲

ف۲ صابی کے نسبت کہ وہ کون لوگ تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے پہلے پارے کے آٹھویں رکوع کا حاشیہ دیکھو ۱۲

وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ

اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے (سب ہی تو) خدا کے آگے سرنگوں ہیں اور بہت سے آدمی بھی اور (آدمیوں میں) بہت سے (ایسے بھی) ہیں

حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ

جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا لازم) ہو چکا ہے اور جس کو خدا ذلیل کرے تو (پھر) کوئی اُس کو عزت دینے والا نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا

السجدة

خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے (دنیا میں) یہ دو (فریق) ہیں ایک دوسرے کے مخالف (اور) آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں

فِيْ رَبِّهِمْ ز فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

(ایک فریق خدا کو مانتا اور ایک نہیں مانتا) تو جو لوگ (خدا کو) نہیں مانتے اُن کے لئے آگ کے کپڑے قطع کرائے گئے ہیں

نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ

(اور وہ اُن کو پہنائے جائیں گے اور) اُن کے سروں پر سے کھولتا ہوا پانی اُنڈیلا جائے گا جس (کی گرمی) سے

مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہے (یعنی انتڑیاں وغیرہ) اور کھالیں (سب) گل جائیں گی اور اُن کے (مارنے کے) لئے لوہے کے گرز ہونگے (جن سے اُن کی کوبہ کاری کیجائے گی)

كُلَّمَآ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ق

(اور دوزخ کے اندر) گھٹے گھٹے جب جب (اُن کا جی گھبرائے گا اور) اُس سے نکلنا چاہیں گے تو اُسی میں پھر دھکیل دئے جائیں گے

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

ع ۹/۱۲

اور (اُن کو حکم دیا جائے گا کہ آگ میں) جلنے کے عذاب (کے مزے) پڑے چکھتے رہو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اُن کو اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں لیجا داخل کرے گا جن کے تلے

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ

نہریں پڑی بہ رہی ہونگی (اور) وہاں اُن کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوٓا إِلَى ٱلطَّيِّبِ مِنَ

اور وہاں اُن کا (معمولی) لباس ریشمی ہوگا اور (یہ سب آسائشیں اُن کو اس واسطے ملیں گی کہ دنیا میں) اُن کو عمدہ بات (یعنی کلمۂ طیب کے اعتقاد) کی

ٱلْقَوْلِ وَهُدُوٓا إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ

ہدایت دی گئی تھی اور اُن کو اسی خدا کا رستہ بتا دیا گیا تھا جو سزاوار حمد (وثنا) ہے جو لوگ

كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ

کفر کرتے اور لوگوں کو خدا کے رستے سے روکتے اور مسجد حرام (میں جانے) سے (مانع آتے)

ٱلَّذِى جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ فِيهِ

جس کو ہم نے یکساں (بلا امتیاز سب) آدمیوں کے لئے (معبد) قرار دیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں

وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

یا باہر کے۔ (ان روکنے والوں کو) اور (نیز) اُن کو جو مسجد حرام میں شرارت (کی راہ) سے کفر کرنا چاہیں ہم (آخرت میں) عذاب دردناک کا مزہ

عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ

چکھائیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانۂ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی

أَن لَّا تُشْرِكْ بِى شَيْـًٔا وَطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ

(اور حکم دیا) کہ ہمارے ساتھ کسی چیز کو شریک (خدائی) نہ کرنا اور ہمارے اس گھر کو طواف کرنے والوں

وَٱلْقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِى ٱلنَّاسِ

اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے صاف ستھرا رکھنا اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دو

بِٱلْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ

کہ لوگ تمہاری طرف (دوڑے) چلے آئیں گے (کچھ) پیادے اور (کچھ) ہر طرح کی دبلی سواریوں پر جو ہر

فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَٰفِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا ٱسْمَ ٱللَّهِ

راہ دور (و دراز) سے آتی ہوں گی (اور اس سفر سے اُن کا مقصود یہ ہوگا) کہ اپنے فائدوں (یعنی تجارت) کے لئے بھی وقت پر آموجود ہوں اور

فِيٓ أَيَّامٍ مَّعۡلُومَٰتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلۡأَنۡعَٰمِۖ
خدا نے جو مویشی چارپائے اُن کو دئیے ہیں (اُن خاص دنوں میں اُن کی قربانی کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں ف۱

فَكُلُواْ مِنۡهَا وَأَطۡعِمُواْ ٱلۡبَآئِسَ ٱلۡفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لۡيَقۡضُواْ تَفَثَهُمۡ وَ
تو (لوگو) قربانی (کے گوشت میں) سے آپ بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ پھر (لوگوں کو چاہئے کہ) (قربانی کے پیچھے احرام کے وقت کا) اپنا میل کچیل اتاریں

لۡيُوفُواْ نُذُورَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُواْ بِٱلۡبَيۡتِ ٱلۡعَتِيقِ ﴿٢٩﴾
اپنی منتیں پوری کریں اور (معبد) قدیم (یعنی خانۂ کعبہ) کا طواف (بھی) کریں

ذَٰلِكَۖ وَمَن يُعَظِّمۡ حُرُمَٰتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيۡرٞ لَّهُۥ عِندَ
(ایک بات تو) یہ (ہوئی) اور (اس کے علاوہ) جو شخص خدا کی (قرار دی ہوئی تمام) قابل ادب چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے پروردگار کے ہاں اس کے حق میں بہتر ہے

رَبِّهِۦۗ وَأُحِلَّتۡ لَكُمُ ٱلۡأَنۡعَٰمُ إِلَّا مَا يُتۡلَىٰ عَلَيۡكُمۡۖ
اور (مسلمانو!) اُن چیزوں کے سوا جو تم کو (قرآن سے) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (یعنی مردار اور خنزیر وغیرہ باقی) سب چارپائے تمہارے لئے حلال ہیں

فَٱجۡتَنِبُواْ ٱلرِّجۡسَ مِنَ ٱلۡأَوۡثَٰنِ وَٱجۡتَنِبُواْ قَوۡلَ ٱلزُّورِ ﴿٣٠﴾
اور (اصل دین تو یہ ہے کہ) بتوں (کی پرستش) کی گندگی سے بچتے رہو اور (نیز) جھوٹی بات کے کہنے سے بچتے رہو

حُنَفَآءَ لِلَّهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِينَ بِهِۦۚ وَمَن يُشۡرِكۡ
(بس) ایک اللہ کے (ہو رہو) اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو (کسی کو)

بِٱللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَتَخۡطَفُهُ ٱلطَّيۡرُ أَوۡ تَهۡوِي
خدا کا شریک بنائے تو (اُس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان پر سے گر پڑا پھر (یا تو) اُس کو (راہ میں سے) پرندے اُچک لیجائیں گے یا

بِهِ ٱلرِّيحُ فِي مَكَانٖ سَحِيقٖ ﴿٣١﴾ ذَٰلِكَۖ وَمَن
اُس کو ہوا کسی دور جگہ لے جا کر ڈال دے گی (ایک بات) یہ (ہوئی) اور (اس کے علاوہ) جو شخص

يُعَظِّمۡ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقۡوَى ٱلۡقُلُوبِ ﴿٣٢﴾
اُن چیزوں کا ادب ملحوظ رکھے جو خدا سے نامزد کی گئی ہیں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں (داخل) ہے

ف۱ خاص دنوں سے قربانی کے تین دن مراد ہیں ۱۲

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ ﴿۳۳﴾

اِن (چارپایوں) میں ایک وقتِ خاص تک تمہارے (لئے) فائدے ہیں پھر (جب تم نے اُن کو قربانی کے لئے نامزد کردیا تو) معبدِ قدیم (یعنی خانۂ کعبہ) کے پاس (جا کر)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم

اور ہر ایک اُمت کے لئے ہم نے قربانی قرار دی تھی تاکہ خدا نے جو اُن کو مویشی چارپائے دے رکھے ہیں

مِّنۢ بَهِيمَةِ ٱلْأَنْعَٰمِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَلَهُۥٓ أَسْلِمُوا۟ ۗ وَ

(قربانی کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں سو (لوگو!) تم سب کا خدا (وہی) خدائے واحد ہے تو اُسی کے فرماں بردار ہو اور

بَشِّرِ ٱلْمُخْبِتِينَ ﴿۳۴﴾ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ

(اے پیغمبر) اُن عاجزی کرنے والے بندوں کو (جنت کی) خوشخبری سُنا دو کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے اُن کے دل لرز اُٹھتے ہیں اور

ٱلصَّٰبِرِينَ عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَٱلْمُقِيمِى ٱلصَّلَوٰةِ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ

جو مصیبت اُن پر آپڑے اُس پر صبر کرتے اور نمازیں پڑھتے اور جو (مال) ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں)

يُنفِقُونَ ﴿۳۵﴾ وَٱلْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ ٱللَّهِ لَكُمْ

خرچ کرتے ہیں اور جہاں اور چیزیں خدا کے ساتھ نامزد کیجاتی ہیں ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اُونٹوں کو بھی (ویسا ہی قابلِ ادب) بنایا ہے اُن میں تمہارے لئے

فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۖ فَإِذَا

(چند در چند) فائدے ہیں (از انجملہ یہ کہ خدا کی راہ میں قربانی کئے جاتے ہیں) تو (قربانی کرتے وقت) اُن کو کھڑا رکھ کر اُن پر خدا کا نام لو پھر جب

وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا۟ مِنْهَا وَأَطْعِمُوا۟ ٱلْقَانِعَ وَ

وہ کسی پہلو پر گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو اُن میں سے (آپ بھی) کھاؤ اور قناعت پیشہ اور

ٱلْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۳۶﴾

گدائی پیشہ (محتاجوں) کو کھلاؤ ہم نے یوں اِن (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم (ہمارا) شکر کرو

لَن يَنَالَ ٱللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ

خدا تک نہ تو اِن کے گوشت ہی پہنچتے ہیں اور نہ اِن کے خون بلکہ اُس تک

ع ۸ / ۱۱

اُن کو حلال ہونا چاہیے

التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا

تمھاری پرہیزگاری پہنچتی ہے خدا نے ان کو یوں تمھارے بس میں کر دیا ہے کہ اس نے جو تم کو ہدایت کی ہے اس (احسان) کے بدلے میں اس کی بڑائیاں کرو

هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر) خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو خدا مسلمانوں (کے دشمنوں کو ان) سے ہٹاتا رہتا ہے

اٰمَنُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ

بیشک اللہ کسی دغاباز ناشکر کو پسند نہیں کرتا جن (مسلمانوں) سے (کافر) لڑتے ہیں (اب) ان کو بھی (لڑنے کی) اجازت ہے

ع ۵ / ۱۲

يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

اس واسطے کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے (یہ وہ مظلوم لوگ ہیں)

الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا

جو (بیچارے) صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا پروردگار اللہ ہی ہے ناحق (ناروا) اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے

اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (کے ہاتھ) سے نہ ہٹواتا رہے تو

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ

(نصاری کے) صومعے اور گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے

كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ

کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے ف۱ اور جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ (بھی) اس کی ضرور مدد کرے گا کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ زبردست

عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ

(اور سب پر) غالب ہے یہ لوگ (یعنی شروع شروع کے مسلمان ہیں تو مظلوم لیکن) اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں

أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ

تو (یہ لوگ اچھے ہی اچھے کام کریں گے یعنی) نمازیں پڑھیں گے اور زکوۃ دیں گے اور (لوگوں کو) اچھے کام کے لئے کہیں گے

ف۱ عیسائیوں میں جو لوگ راہب یعنی تارک دنیا ہوتے ہیں وہ پہاڑوں یا جنگلوں میں عبادت کے لئے رہتے ہیں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ کو صومعہ کہتے ہیں

وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِنْ

اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب چیزوں کا انجام کار تو خدا ہی کے اختیار میں ہے ف۱ اور (اے پیغمبر) اگر

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

(یہ کافر) تم کو جھٹلائیں تو ان سے پہلے نوح (کی اُمت) کے لوگ اور عاد

وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾ وَأَصْحَابُ

اور ثمود اور ابراہیم (کی اُمت) کے لوگ اور لوط (کی اُمت) کے لوگ اور مدین کے رہنے والے (سب ہی اپنے اپنے پیغمبروں کو)

مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ

جھٹلا چکے ہیں اور (نیز) موسیٰ جھٹلائے جا چکے ہیں تو ہم نے (چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخر کار)

أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾ فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ

اُن کو دھر پکڑا سو (تم نے دیکھا کہ) ہماری خفگی کیسی (بلا کی ناخوشی) تھی غرض کتنی بستیاں ہیں کہ

أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

اُن کو ہم نے ہلاک کر مارا اور وہ نافرمان تھیں پس اب وہ (ایسی اُجڑی پڑی ہیں کہ اُن کی دیواریں) اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں ف۲

وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ ﴿٤٥﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي

اور (کتنے) کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور (کتنے) پکے محل (ویران پڑے ہیں) کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں

الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ

(چلتے پھرتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے کہ اُن کے ذریعے سے (انجام کار کو) سمجھتے اور (ان کے) ایسے کان (ہوتے)

يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ

کہ اُن کے ذریعے سے (نصیحت کی بات) سنتے بات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ

تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَ

دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں اور

ف۱ اس آخر جملے میں اس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو مسلمانوں کے پاؤں جمانے منظور ہیں اور وہ اپنے اس ارادے کو پورا کر کے رہنے کا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۱۲

ف۲ مکان کے گرنے کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ کم زور ہو کر پہلے چھت گرتی ہے اور دیواریں کھلی رہ جاتی ہیں پھر آخر کار وہ بھی گر پڑتی ہیں ۱۲

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ

(اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی مچارہے ہیں اور خدا تو کبھی اپنا وعدہ خلاف کرنے کا نہیں

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

اور کچھ شک نہیں کہ تمھارے پروردگار کے ہاں تمھاری گنتی کے مطابق ہزار برس کے برابر (آخر فیصلے کا) ایک دن (ٹھہرا ہوا) ہے (یعنی روز قیامت)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ

اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے (چند روز) مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر (آخرکار) ہم نے اُن کو دھر پکڑا

وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ ۚ

اور (سب ہی کو) ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! بس تو تم کو کھلم کھلا (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (اس کے صلے میں) اُن کے لیے بخشش ہے

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ

اور عزت کی روزی اور جو لوگ ہماری آیتوں کے ساتھ

اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

ہرانی جتانی کرتے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی ایسا نبی

اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ

کہ اس کو یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اُنھوں نے اپنی طرف سے کسی بات کی تمنا کی شیطان نے

اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ

اُن کی تمنا میں وسوسہ ڈالا پھر آخرکار خدا نے وسوسۂ شیطانی کو دور

ع ۱۳

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا اور اللہ سب کے حال سے واقف (اور) حکمت والا ہے ف

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ

(یہ ایسے معاملات میں منظور خدا یہ رہا ہے) کہ اُس (وسوسے) کو جو شیطان نے ڈالا ہے اُن لوگوں کی آزمایش کا ذریعہ گردانے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ

جن کے دلوں میں (بدعقیدتی کا) مرض ہے اور اُن کے دل سخت ہیں اور

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ

کچھ شک نہیں کہ یہ ظالم (یعنی کافر) تو پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں اور (نیز ایسے معاملات میں خدا کو یہ منظور (رہا) ہے کہ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ

جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ وحی برحق ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوئی) ہے اور (یہ سمجھ کر) اس پر ایمان لائیں

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى

اور اُن کے دل خدا کے آگے گڑگڑانے لگیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں کچھ شک نہیں کہ خدا اُن کو

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

سیدھا رستہ دکھاتا رہتا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ

مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

شک ہی میں (پڑے) رہیں گے یہاں تک کہ قیامت بےجا یک اُن (کے سر) پر آ موجود ہو

اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ

یا (یوں کہو کہ) ایک بڑے منحوس دن کا عذاب اُن پر آ نازل ہو (کہ) حکومت

يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ

اُس دن خدا (ہی) کی ہوگی وہ لوگوں میں (اُن کے باہمی اختلافات کا) فیصلہ کرے گا تو جو لوگ

ف یہ اسلامی عقیدے کے متعلق ایک بڑی ضروری بات ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لوازم پیغمبری سمجھتے ہوں وہ غلطی پر ہیں پیغمبر اسی قدر علم غیب رکھ سکتے ہیں جو ان پر خدا کسی مصلحت سے ظاہر کرے ورنہ جس طرح اور لوگ ذہنی منصوبے بنایا کرتے ہیں بتقاضائے بشریت پیغمبر بھی بہت سی آرزوئیں کرتے رہتے ہیں اُن میں سے بعض پوری ہوتی ہیں اور بعض نہیں۔ اور اگر پیغمبر کی کوئی آرزو پوری نہیں ہوتی بعض لوگ اُن کی پیغمبری میں شبہہ کرنے لگتے ہیں حالانکہ اُن کی اپنی غلطی ہے کہ انھوں نے پیغمبری کے مفہوم کو ٹھیک نہیں سمجھا۔ ایسے اتفاقات ہمارے پیغمبر صاحب کو بھی پیش آئے وہ بھی ہم لوگوں کی طرح واقعات آیندہ کے جاننے کے لئے بیقرار رہتے تھے ناموں سے اور دوسرے واقعات سے فال نیک لیا کرتے تھے اور اکثر اصحاب سے پوچھا کرتے تھے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ اور خود بھی خواب دیکھا کرتے تھے جن کی تعبیریں دیا کرتے تھے تعبیر میں کبھی غلطی بھی ہو جاتی تھی سمجھا کچھ ہوا کچھ اس کی وجہ سے جن لوگوں کے عقیدے متزلزل ہوتے تھے وہ دیانت کی طرف سے شک کرنے لگتے مثلاً پیغمبر صاحب نے ہجرت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ چھوڑ کر ایسی بستی میں جا کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں آپ نے خیال کیا کہ عجب نہیں وہ بستی ہجر یا یمامہ ہو اور وہ نکلا مدینہ لیکن یہ پیغمبر صاحب کا ذاتی خیال تھا نہ وحی آسمانی۔ اگر اس کے خلاف واقع ہوا تو اس سے پیغمبری میں کیا خلل آ سکتا ہے یہ بڑا نازک تفرقہ ہے اور مسلمان عموماً اس میں بہک جاتے ہیں پیغمبر تو پیغمبر وہ جس کو اپنے نزدیک بزرگ سمجھ لیتے ہیں اُس کی نسبت بھی غیب دانی کا عقیدہ کر لیتے ہیں اس مطلب کو پیش نظر رکھ کر وما ارسلنا من قبلک سے لیکر آخر رکوع تک کی آیتوں کے مطالب کو منطبق کرو تو اچھی طرح سمجھ میں آ جائے کا پیغمبر کے ذاتی خیال کو جس کے خلاف واقع ہوا وسوسۂ شیطانی سے تعبیر کیا ہے اور وحی کو آیات الٰہی سے جب پیغمبر کا ذاتی خیال ٹھیک نہ اُترا اسی سے تو وحی کی اور مضبوطی ہوئی کیونکہ اُس کے خلاف نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ۱۲ ف

آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۵۶) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے وہ آرام و آسایش کے باغوں میں ہوں گے اور جو انکار کرتے

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۵۷)

اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی (وہ بدنصیب) ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں وطن چھوڑے پھر شہید ہو گئے یا (اپنی موت سے) مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (۵۸)

اللہ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا اور کچھ شک و شبہ نہیں کہ خدا ہی (دوسرے) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ

وہ اُن کو ایسی جگہ میں لے جا (کر) داخل کرے گا جس سے خوش ہو جائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ (سب کے حال سے) واقف

حَلِيْمٌ (۵۹) ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ

(اور) بردبار ہے یہ (تو اپنے وقت پر یوں ہی ہو کر رہے گا) اور جس شخص نے دشمن کو بھی اسی قدر ستایا جتنا کہ یہ شخص (اُس کے ہاتھوں سے) ستایا گیا تھا پھر

بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

(دشمن کی طرف سے) اُس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اس مظلوم کی خدا ضرور مدد کرے گا کچھ شک و شبہ نہیں کہ خدا معاف کرنے والا

غَفُوْرٌ (۶۰) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

بخشنے والا ہے یہ (مدد جو مظلوم کو دی جائے گی) اس وجہ سے ہے کہ اللہ (اپنی مرضی سے) رات کو

النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ

دن میں داخل کرتا رہتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور نیز اس وجہ سے کہ اللہ

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ (۶۱) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے (اور نیز) یہ (مدد جو مظلوم کو دی جائے گی) اس سبب سے ہے کہ اللہ ہی برحق (اور حق کا حامی) ہے اور

ع ۹ / ۱۴

بقیہ فائدہ صفحہ ۵۴۱

ف عقیم کے لفظی معنے ہیں بانجھ یعنی وہ عورت جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور محاورہ عرب میں اُس منحوس دن کو بھی عقیم بولتے ہیں جس میں خلاف مراد واقعات پیش آتے رہیں چنانچہ اسی خیال سے ہوئے لازم معنی منحوس کئے گئے ہیں ... اس میں روز بدر یا قحط سالی کی طرف اشارہ ہے۔

فائدہ متعلقہ صفحہ ہذا

ف مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو کافروں نے بڑی بڑی ایذائیں دیں مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکا صبر کرتے رہے جب ذرا جان آئی تو بعض مواقع پر انتقام بھی لیا۔ کافروں کو چاہیے تھا کہ حد انتقام تک آ گئے تو زیادتی نہ کرتے کیونکہ حد انتقام تک بدلہ تھا مگر کافروں نے پھر بھی مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور لگے زیادتیاں کرنے تو مسلمان مظلوم ہوئے اور خدا نے اُن کی امداد کا وعدہ فرمایا اس میں بشارت فتوحات کی ہے اور اُس کی وجہ بیان کی ہے رات اور دن کی مثال سے جو خدا رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا ہے اور اجرام فلکی پر اُس کی حکومت چلتی ہے اُس کی قدرت سے کیا کافروں کو مغلوب اور مسلمانوں کو غالب کرنا کیا چیز ہے رات سے اُن ملکوں کی طرف اشارہ ہے جن پر کفر کی تاریکی چھائی ہوئی ہے یعنی کافروں کے قبضے میں ... دن ... مسلمانوں ... کی حملہ ... اشارہ ہے

أَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ

جن (معبودوں) کو (یہ منکر) خدا کے سوا (اپنی حاجت براری کے لئے) پکارتے رہتے ہیں (وہ) سراسر لغو ہیں اور نیز اس سبب سے کہ اللہ ہی

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

عالیشان (اور سب سے) بڑا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے

مَاءً ز فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ط إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ

پھر (پانی برسے پیچھے) زمین سرسبز ہو جاتی ہے بیشک اللہ (بندوں کے حال پر) مہربان ہے

خَبِيرٌ ﴿٦٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط

(اور ان کی ضرورتوں سے) آگاہ ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦٤﴾ أَلَمْ تَرَ

اور کچھ شک و شبہہ نہیں کہ اللہ ہی (کی ذات) بے نیاز (اور) سزاوارِ حمد (وثنا) ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی

أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَ

کہ اللہ نے اُن (تمام) چیزوں کو جو زمین میں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دیا ہے اور

الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ط وَيُمْسِكُ

(خاص کر) کشتی کو جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور (وہی)

السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط

آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر اس کے حکم سے (تو ابھی دھڑام سے گر پڑے)

إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ

کچھ شک و شبہہ نہیں کہ اللہ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھتا (اور) مہربان ہے اور (لوگو!) وہی (قادر مطلق) ہے

الَّذِي أَحْيَاكُمْ ز ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ط إِنَّ

جس نے اول بار تم میں جان ڈالی پھر (وہی) تم کو مارتا ہے پھر (اسی طرح وہی دوبارہ) تم کو جِلائے گا (بھی) کچھ شک و شبہہ نہیں کہ

ع ٩ / ١٥

إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا

انسان بڑا ناشکرا ہے (اے پیغمبر) ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے (عبادت کے) طریقے قرار دئیے

هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ

کہ وہ اُن پر چلتے ہیں تو ان لوگوں کو چاہئے کہ اس طریقہ (اسلام) میں تم سے کسی طرح کا جھگڑا نہ کریں

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى

اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے چلے جاؤ کچھ شک و شبہہ نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

اور اگر (اس پر بھی) یہ لوگ تمہارے ساتھ جھگڑا کریں تو (ان سے) کہدو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے

تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بخوبی واقف ہے۔ اللہ تم میں (قیامت کے دن) جن باتوں میں تم باہم اختلاف کرتے رہے ہو

فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

اُن اختلافات کا فیصلہ کر دے گا (اے پیغمبر) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ

مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ

اس سے بخوبی واقف ہے (اس میں کچھ) شک نہیں کہ یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی موجود ہیں (اور اس میں بھی کچھ) شک نہیں کہ یہ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

(سب کچھ) اللہ کے لئے آسان ہے اور (کافر) خدا کے سوا اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ

جن کے لئے نہ تو خدا (ہی) نے کوئی سند اُتاری ہے اور نہ

لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾

اِن (ہی) کے پاس اس کی کوئی عقلی دلیل ہے اور (قیامت میں ایسے) بے انصافوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ

اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان) منکروں کے چہروں میں

الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ

ناخوشی (کے آثار صریح) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اُن پر

يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ

یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اس سے بھی بدتر چیز (ایک اور چیز) بتاؤں ؟

النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾

(لو سنو وہ) دوزخ (ہے) جس کا وعدہ خدا منکروں سے کرتا ہے اور (وہ) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اُس کو کان لگا کر سنو کہ

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا

خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم لوگ پکارتے ہو ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اُس کے (پیدا کرنے کے) لئے سب کے سب اکٹھے (ہی کیوں) ہو جائیں

لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ

اور اگر مکھی اُن سے کچھ چھین لے جائے تو اُس کو اُس سے چھڑا نہیں سکتے

مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا

(کیسے) بودے ہیں (بت) جو (مکھی کے) پیچھے پڑیں (اور اُس کو پکڑ نہ سکیں) اور (کیسی) بودی ہے (بیچاری مکھی) جس کا پیچھا کیا جائے (اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے) اُن لوگوں نے

اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ

خدا کی جیسی قدر جاننی چاہئے تھی جانی ہی نہیں (ورنہ) اللہ تو بڑا زبردست (سب پر) غالب ہے اللہ

يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ

فرشتوں میں سے (بعض کو اپنے احکام) پہنچانے کے لئے انتخاب فرما لیتا ہے اور (اسی طرح بعض کو) آدمیوں میں سے بھی

ع ۹ ۸ ۱۲

ف ا ہم سے طالب بتوں کو اور مطلوب مکھی کو بنایا ہے اور دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بت پرست طالب اور بت مطلوب مطلب دونوں طرح ٹھیک بیٹھتا ہے

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

کیونکہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کا حال) دیکھتا ہے — وہ ان کے اگلے اور ان کے پچھلے (سب) حالات جانتا ہے

وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر ہے — مسلمانو! (خدا کی جناب میں)

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

رکوع کرو — اور سجدے کرو — اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو — اور نیکی کرتے رہو

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ — السجدۃ

تاکہ تم (آخر کار) اپنی مراد کو پہنچو — اور — اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ

جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ

اس کی راہ میں کوشش کرنے کا حق ہے اسی نے تم کو (دنیا کے لوگوں میں سے) انتخاب فرمایا — اور دین (کے بارے) میں تم پر

مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ

کسی طرح کی سختی نہیں کی (تمہارے لئے وہی) دین (تجویز کیا جو) تمہارے باپ ابراہیم کا تھا اسی (خدا) نے (اگلی کتابوں میں) پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا

مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا

(یعنی فرماں بردار بندے) — اور اس (قرآن) میں (بھی) — تاکہ رسول تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا

اور تم (دوسرے) لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو — تو

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ

نمازیں پڑھو — اور زکوۃ دو — اور اللہ ہی کا سہارا پکڑو — وہی

مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

تمہارا کارساز ہے — تو (کیا ہی) اچھا کارساز ہے — اور (کیا ہی) اچھا مددگار ۱۶

ع ۱۰ / ۱۷

ف۱ گواہ ہونے سے مقصود ہے حجت کا تمام کرنا اور بعثت کے تمام کرنے سے غرض یہ ہے کہ جب تک حجت تمام کی جائے اس کو عذر کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے پس خدا نے پیغمبر آخر الزماں کے بھیجنے سے ہم مسلمانوں پر اپنی حجت تمام کر دی کہ وہ ایسا دین لے کر آئے آسان اور قریب الفہم اور مطابق فطرت کہ ہم کو اس دین کے قبول کرنے میں کوئی جائے عذر باقی نہیں۔ جس طرح پیغمبر کے بھیجنے سے خدا نے اپنی حجت ہم مسلمانوں پر تمام کی اسی طرح ہم مسلمانوں کے اسلام لانے سے دوسرے لوگوں پر خدا کی حجت تمام ہوئی کہ جیسے آدمی ہم ویسے آدمی وہ جیسے حواس ہمارے ویسے حواس ان کے جیسی عقل ہم کو دی گئی ویسی ہی عقل ان کو بھی دی گئی ہے تو کوئی سبب نہیں کہ ہم اسلام کو قبول کریں اور وہ نہ کریں ۱۲

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٍ اَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

۲۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲

ایمان والے مُراد کو پہنچ گئے وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ

فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى

دیا کرتے اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ

اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (اس میں) اُن پر کچھ الزام نہیں لیکن جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اس کے علاوہ کے طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کے

يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ

پابند ہیں یہی لوگ وارث ہیں (یعنی) جو بہشت بریں کے وارث ہونگے

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ

(اور) وُہ اس (بہشت) میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور ہم نے اِنسان کو

۱۸ عشر من الجزء

سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾

مٹی کے ست سے بنایا پھر ہم ہی نے اُس کو ایک حفاظت کی جگہ (یعنی رحم میں) نطفہ بنا کر رکھا

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

پھر ہم (ہی) نے نطفے کا لوتھڑا بنایا پھر ہم (ہی) نے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی پھر ہم (ہی) نے

الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۚ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا

بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم (ہی) نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر (آخر کار) ہم (ہی) نے اُس کو (گویا) بالکل دوسری ہی مخلوق کی صورت میں بنا کھڑا کیا

اٰخَرَ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

تو (سبحان اللہ) خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو (سب) بنانے والوں میں بہتر (بنانے والا) ہے ف۱ پھر اس کے بعد تم (سب) کو

لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ

مرنا ہے پھر قیامت کے دن تم (سب) اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے اور ہم ہی نے تمہارے اوپر

سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا

سات آسمان بنائے اور پیدا کرنے (کے ہنر) میں ہم کچھ اناڑی نہ تھے ف۲ اور ہم (ہی) نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر اُس کو زمین میں (جمع کرکے) ٹھہرائے رکھا اور ہم

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ

اُس (پانی) کے (اُڑا) لے جانے پر (بھی) قادر ہیں پھر اُس (پانی) کے ذریعے سے ہم نے تمہارے لئے

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً

کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنا کھڑے کئے کہ تمہارے لئے اُن میں بہت سے میوے (پیدا ہوتے) ہیں اور اُن ہی سے (بعض کو) تم کھاتے بھی ہو اور (ہم ہی نے

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ

زیتون کا وہ درخت پیدا کیا جو طور سینا میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے اور کھانے والوں کے لئے (گویا) روغن اور سالن

ف۱ یہ عام آدمیوں کی پیدائش کا مذکور ہے کہ اُس کی اصل نطفے سے ہے اور نطفہ ہی خلاصہ غذا اور غذا ہی مٹی کا خلاصہ جس سے حیوانات اور نباتات آدمی کے کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں مٹی سے لیکر پیدا ہونے تک جو تصرفات ہوتے ہیں اُن کو حقیقت میں آدمی سے ایسی مناسبت نہیں معلوم ہوتی کہ نطفہ ہونے کی حالت میں کوئی یہ بھی سمجھ سکتا کہ یہ خدا کی قدرت کا آدمی بن جائے گا دوسری صورت میں بنا کھڑا کرنے کے بھی معنے ہیں ۱۲

ف۲ قرآن میں لفظ طرائق ہے جس کا ترجمہ ہم نے آسمان کیا ہے اور بیشک طرائق سے مراد آسمان ہیں اگرچہ عربی میں آسمانوں کو طرائق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اوپر تلے تہوں اور پرتوں کی طرح واقع ہیں یا اس وجہ سے کہ فرشتوں اور ستاروں کے گزرگاہ ہیں ہم اپنی زبان میں کوئی ایسا لفظ نہیں پاتے جس سے وجہ تسمیہ بھی ظاہر ہو ۱۲

الربع

لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ

لئے ہوا اُگتا ہے ف۱ اور (لوگو) تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت (کا مقام) ہے کہ جو (الابلا) اُن کے پیٹوں میں (بھری) ہے اسی میں سے ہم تم کو

بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾

(دودھ) پلاتے ہیں اور (دودھ کے علاوہ) چارپایوں میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور اُن میں سے (بعض) کو تم کھاتے بھی ہو

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

اور اُن پر اور کشتیوں پر چڑھے چڑھے (بھی) پھرتے ہو اور البتہ ہم نے نوح کو

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا

اُن کی قوم (کے لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ بھائیو! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا

تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ

تم کو اُس سے ڈر نہیں لگتا۔ اِس پر اُن کی قوم کے سردار جو منکر تھے (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ (بھی)

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

بس تم ہی جیسا آدمی ہے (اور) تم سے برتر بننا چاہتا ہے اور اگر خدا کو (پیغمبر ہی بھیجنا) منظور ہوتا

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ

تو فرشتوں کو اُتارتا ہم نے تو ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں (ہوتی ہوئی) سُنی نہیں ہو نہ ہو

هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾

بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے سو ایک وقت (خاص) تک اس (کے انجام) کا انتظار کرو

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ

نوح نے (خدا سے) دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار جیسا انھوں نے مجھکو جھٹلایا ہے تو ہی میری مدد کر اس پر ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا

ہمارے زیر نظر اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آئے کو ہو

ع ۲۲

ف۱ یہ کوہ طور جو مشہور ہے اُن کا پورا نام طور سینا ہے ۱۲

وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

اور تنور (زمین سے پانی) اُبلنے لگے تو ناؤ میں ہر ایک (جاندار) میں سے (نر و مادہ) دو دو کا جوڑا بٹھا لو اور (اُن کے ساتھ) اپنے گھر والوں کو بھی

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

مگر اُن میں سے جن کی نسبت پہلے سے (غرق ہونے کا) حکم ہو چکا ہے (اُن کو نہیں) اور جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں اُن کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ

نہ کرنا (کیونکہ) ان کو (بہر حال) ڈوبنا ہے پھر جب تم اور تمہارے ہمراہی (سب اطمینان سے)

عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾

کشتی میں بیٹھ لو تو کہو کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو ان ظالم لوگوں سے نجات دی

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور (خدا کی جناب میں) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھ کو (زمین پر) برکت کا اُتارنا اُتاریو اور تو سب اُتارنے والوں میں بہتر اُتارنے والا ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا

کچھ شک نہیں کہ ان (واقعات) میں (ہماری قدرت کی بہت سی) نشانیاں ہیں اور ہم کو (لوگوں کا) امتحان لینا منظور تھا (سو لیا) پھر

مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا

اُن کے بعد ہم نے ایک اور اُمت (ثمود) پیدا کی اور اُنھیں میں سے (صالح کو) رسول (بنا کر) اُن میں بھیجا

مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣٢﴾

(اور اُنھوں نے اُن کو سمجھایا) کہ خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اُس سے) ڈرتے نہیں

ع ٢ ١٠

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

اور اُن کی قوم کے سردار جو (اُن کی رسالت سے) منکر تھے اور (روزِ) آخرت کے آنے کو (بھی) جھٹلاتے تھے

الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا

اور دنیا کی زندگی میں ہم نے اُن کو آسودگی (بھی) دی تھی (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ (صالح) بس

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿۳۳﴾

تم ہی جیسا آدمی ہے جو کھانا تم کھاتے ہو اُسی قسم کا کھانا یہ بھی کھاتا ہے اور جو پانی تم پیتے ہو اُسی قسم کا پانی یہ بھی پیتا ہے

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴿۳۴﴾ ۙ أَيَعِدُكُمْ

اور اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو اس صورت میں ضرور تم ہیں (عقل کا) گھاٹا ہے کیا (یہ پیغمبر) تم سے کہتا ہے

أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا أَنَّكُمْ مُّخْرَجُونَ ﴿۳۵﴾ ۙ

کہ جب تم مرجاؤ گے اور مر کر تمہاری مٹی اور ہڈیاں رہجائیں گی تو تم (دوبارہ زندہ کرکے زمین سے) نکالے جاؤ گے

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿۳۶﴾ ۙ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ

(یہ بات جو تم سے کہی جاتی ہے (بالکل عقل سے) دور (اور قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ پیدا ہونا کیسا) یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور بس کہ ہم

نَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿۳۷﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلُ

جیتے بھی ہیں اور ہم کو (پھر جی کر) اُٹھنا نہیں ہو نہ ہو یہ (صالح) ایک ایسا (دلیر) شخص ہے

افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۳۸﴾

جس نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو اس (کے کہے) کا یقین کرنے نہیں

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ

(لوگوں کا یہ انکار دیکھ کر صالح نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر (خدا نے) فرمایا (ذرا صبر کرو) عنقریب ہی

لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِينَ ﴿۴۰﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ

یہ لوگ (اپنے کیے سے ضرور) نادم ہونگے چنانچہ (ہمارے وعدہ برحق کے مطابق) اُن کو آوازِ سخت (کے عذاب) نے آ پکڑا ف۱

فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ

اور ہم نے اُن کو خس و خاشاک (کی طرح) پامال کردیا پس ظالم لوگوں پر (خدا کی) لعنت پھر

أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿۴۲﴾ ط مَا تَسْبِقُ

ان کے بعد ہم نے اور (بہت سی) اُمتیں پیدا کیں

ف۱ ایک معنے یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اُن کو آوازِ سخت نے آپکڑا اور یہ پکڑنا واجبی تھا اور وہ اُس کے مستحق تھے ۱۲

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٢﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

کوئی اُمت اپنے وقت (مقررہ) سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ (اُس سے) پیچھے رہ سکتی ہے   پھر ہم لگاتار اپنے پیغمبر بھیجتے رہے

تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ

جب جب کسی اُمت کا رسول اُن کے پاس آتا اُس کو جھٹلاتے تو ہم بھی ایک کے پیچھے ایک کو (ہلاک) کرتے گئے

بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٣﴾

اور (نیست و نابود کرکے) ہم نے اُن کے افسانے بنا دیئے   تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر (خدا کی) لعنت

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ

پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیل

مُبِينٍ ﴿٤٤﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا

ظاہر دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ (سب) شیخی میں آ گئے اور وہ تھے (بھی)

عَالِينَ ﴿٤٥﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا

سرکش لوگ (تو آپس میں) لگے کہنے کیا ہم اِن دو شخصوں پر کہ وہ بھی ہماری طرح کے بشر ہیں ایمان لے آئیں حالانکہ اُن کی قوم (کی قوم) ہماری

عَابِدُونَ ﴿٤٦﴾ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

خدمتگار ہے   غرض ان لوگوں نے (موسیٰ اور ہارون) دونوں کو جھٹلایا تو (انجام یہ ہوا کہ) ہلاک کر دیئے گئے   اور ہم نے

مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٤٨﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ

موسیٰ کو کتاب (تورات) اس غرض سے عنایت کی تھی کہ لوگ اُس سے ہدایت پائیں اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اُن کی والدہ (مریم) کو

آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٤٩﴾ يَا أَيُّهَا

(اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور اُن دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی (یعنی جہاں چشمے جاری تھے) پناہ دی ف   (ہم نے اپنے تمام پیغمبروں

الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

(گروہ) پیغمبران ستھری چیزیں کھاؤ   اور نیک عمل کرو   تم جیسے جیسے عمل کرتے ہو میں اُن (سب) سے

ع ۱۸ ۳ ۳

ف جس طرح کا واقعہ فرعون کے ساتھ حضرت موسیٰ کو پیش آیا تھا کہ اُن کے پیدا ہونے کی خبر پہلے سے فرعون کو مل گئی تھی اسی طرح کا اتفاق حضرت عیسیٰ کو بھی پیش آیا۔ اُن کے پیدا ہونے سے پہلے نجومیوں نے ہیرودیس حاکم وقت کو بتا دیا تھا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے۔ پس ہیرودیس کے خوف سے حضرت مریم کے چچازاد بھائی یوسف نجار ان ماں بیٹوں کو مصر کے علاقہ کے ایک گاؤں ربلہ میں جو کنارہ نیل پر آباد تھا لے آئے تھے حضرت عیسیٰ وہیں بڑے ہوئے ہیرودیس کے مرنے کے بعد یہ اپنے وطن کو واپس لئے اور اپنی پیغمبری کا اعلان کیا شاید اسی واقعہ کی طرف اس آیت میں مجملاً اشارہ ہوا

عَلِيمٌ ۝٥٠ وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ

واقف ہیں اور یہ تمہارا (خدائی) گروہ ہے (اور اصل دین کے اعتبار سے) ایک ہی گروہ (ہے) اور ہم (ہی) تم سب کے پروردگار ہیں

فَٱتَّقُونِ ۝٥١ فَتَقَطَّعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ

تو ہم (ہی) سے ڈرتے رہو پھر لوگوں نے آپس میں پھوٹ کر کے اپنا (اپنا) دین جُدا جُدا کر لیا (اب) ہر (دین) جس فرقے کے پاس ہے

بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝٥٢ فَذَرْهُمْ فِى غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝٥٣

(وہ) اُسی سے خوش ہے تو (اے پیغمبر) تم ایک وقت (خاص) تک ان (لوگوں) کو ان کی غفلت میں پڑا رہنے دو

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝٥٤ نُسَارِعُ

کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد سے ان کی مدد کئے چلے جاتے ہیں (اس کے یہ معنے ہیں کہ)

لَهُمْ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝٥٥ إِنَّ ٱلَّذِينَ هُم مِّنْ

ان کو فائدے پونہچانے میں ہم جلدی کر رہے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ اصل مطلب کو سمجھتے نہیں (کہ یہ بھی ایک آزمائش ہے) جو لوگ

خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝٥٦ وَٱلَّذِينَ هُم بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ

اپنے پروردگار کے خوف سے ترساں (و ہراساں) رہتے اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں کا

يُؤْمِنُونَ ۝٥٧ وَٱلَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝٥٨ وَٱلَّذِينَ يُؤْتُونَ

یقین رکھتے اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ دیتے بن پڑتا ہے (خدا کی راہ میں) دیتے

مَآ ءَاتَوا۟ وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَٰجِعُونَ ۝٥٩ أُو۟لَٰٓئِكَ

اور اس پر بھی ان کے دلوں کو اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ اُن کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے (دیکھئے یہ دینا دلانا وہاں مقبول بھی ہوتا ہے یا نہیں)

يُسَٰرِعُونَ فِى ٱلْخَيْرَٰتِ وَهُمْ لَهَا سَٰبِقُونَ ۝٦٠ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

نیک کاموں میں جلدی کرتے اور اُن کے لئے لپکتے ہیں ف۱ اور ہم کسی شخص کی

إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَٰبٌ يَنطِقُ بِٱلْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝٦١

طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے ہاں (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر ہے ف۲ جو (ہر ایک کا) ٹھیک ٹھیک حال بتاتا ہے اور (لوگ اس سے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کافر کفر و شرک کرتا ہے اور دنیا میں اس کو کامیابی بھی ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ کامیابی اُس کے کفر و شرک کا نتیجہ ہے اور کفر و شرک اچھی چیز ہے اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے وہ خوشی خوشی کفر و شرک کرتا چلا جاتا ہے خدا نے اُس کی غلط فہمی پر اُس کو متنبہ کر دیا کہ دنیاوی ناکامی اور کامیابی دوسری چیز ہے اور اس سے بندوں کے صبر و شکر کا امتحان کرنا منظور ہے پس کفر و شرک کو نیکی اور دنیاوی کامیابی کو اُس کا نتیجہ سمجھنا سرتا سر بے عقلی ہے ہاں جو لوگ کفر و شرک نہیں کرتے وہ البتہ نیکیوں کی طرف لپکتے ہیں نہ کافر و مشرک کہ کریں کفر و شرک اور سمجھیں کہ ہم نیکیوں کی طرف لپک رہے ہیں اور ہم کو دنیا میں اسی کا بدلہ مل رہا ہے۔ ف۲ اخیر پارے کی سورۂ تطفیف میں اس کی زیادہ صراحت ہے ۱۲

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ

لیکن (بڑی خرابی کی بات تو یہ ہے کہ) ان (لوگوں) کے دل ان (باتوں کی طرف) سے غفلت میں ہیں اور غفلت کے علاوہ ان کے (اور بھی بہت سے) اعمال (بد) ہیں

ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ﴿٦٢﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ

جن کے یہ مرتکب ہوتے رہتے ہیں (اور یہ ان اعمال سے باز آنے والے ہیں بھی نہیں) یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے خوش حال لوگوں کو (اپنے) عذاب میں دھر پکڑیں گے

إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ﴿٦٣﴾ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٤﴾

تو یہ فوراً بلبلا اُٹھیں گے (اس وقت ہم اُن سے کہیں گے کہ) اب مت بلبلاؤ تم کو ہمارے ہاں سے (کسی طرح کی) مدد ملنے والی نہیں

قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اکڑے ہوئے

تَنكِصُونَ ﴿٦٥﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٦﴾ أَفَلَمْ

اُن (آیتوں) کا مشغلہ بناتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے ہوئے اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے کیا ان لوگوں نے

يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٧﴾

(سرے سے ہمارے اس) ارشاد (یعنی قرآن) میں غور ہی نہیں کیا یا ان کے بدکنے کی یہ وجہ ہوئی کہ ان کے پاس ایک نئی بات آئی جو ان کے اگلے باپ دادوں کے

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٦٨﴾ أَمْ يَقُولُونَ

یا یہ لوگ اپنے رسول (کی راستبازی) سے واقف نہیں تھے اور (لاعلمی کی وجہ سے) یہ اُن (کی رسالت) سے منکر ہیں یا (اپنے رسول کی نسبت یہی تو) کہتے ہیں

بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٦٩﴾

کہ اس کو جنون ہے (ان میں سے کوئی سی بات بھی نہیں) بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لیکر آیا اور ان میں سے اکثر حق سے متنفر ہیں

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن

اور اگر حق ان کی خواہشوں کے مطابق ہوا کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا انتظام کبھی کا درہم برہم ہوگیا ہوتا ف

فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم

بلکہ (حقیقۃ الحال تو یہ ہے کہ) ہم نے ان کو ان ہی کے حالات لاکر سنائے اب یہ اپنے حالات (کے سننے) سے

ف بات یہ ہے کہ انسان کی خواہشیں ہیں غیر محدود اور چونکہ ہر فرد بشر کا یہی حال ہے اور سب کو مل کر بھی رہنا ہے۔ اگر خواہشوں کو محدود نہ کیا جائے اور لوگوں کو شریعت کا پابند نہ رکھا جائے تو ایک دن میں سب کے سب کٹ مریں ۱۲

مُعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَهُوَ

گریز کرتے ہیں ف۱ یا (اے پیغمبر) تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی دین (ان کی اجرتوں سے) کہیں بہتر ہے اور خدا

خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾

(سب) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے۔ اور (اے پیغمبر) تم تو ان کو سیدھے ہی رستے کی طرف بلاتے ہو

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾

الربع

اور جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہیں وہی (سیدھے) رستے سے ہٹے ہوئے ہیں

وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِنْ ضُرٍّ لَلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ

اور اگر ہم ان (کے حال) پر رحم فرمائیں اور جو تکلیفیں ان کو (ان کے کفر کی وجہ سے) پہنچتی رہتی ہیں ان کو دور بھی کر دیں تو (یہ ایسے بدنفس ہیں کہ) اپنی سرکشی پر

يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا

(اور راہ راست سے) بھٹکے بھٹکے (پھریں) اور ہم نے ان کو مبتلائے عذاب بھی کیا تاہم یہ لوگ

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا

اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور عاجزی کرنا تو ان کا شیوہ ہی نہیں یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر

عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ

ع ۴ ۲۷

عذاب سخت کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت فوراً آس توڑ بیٹھے ف۲ اور وہی (خدائے مہربان) ہے

الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ط

جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے

قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي

(مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي

اور (قیامت کے دن) تم سب کو اکٹھا کر کے اسی کے حضور میں لایا جائے گا اور وہی ہے جو جلاتا

ف۱ جس وقت پیغمبر صاحب مبعوث ہوئے اہل عرب کا طرز تمدن اس قدر خراب تھا کہ ان کو انسان کہنے میں بھی تامل ہوتا ہے پیغمبر صاحب نے ان کے عیوب ان پر ظاہر کر کے ان کی اصلاح کی قاعدے کی بات ہے کہ آدمی اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوتا اور حق بات سب ہی کو تلخ لگتی ہے۔ تو جو لوگ بہت خود پسند اور مغرور تھے ان کو الٹی ضد پیدا ہوتی اس آیت میں یہی الزام دیا گیا ہے ۱۲

ف۲ مقصود یہ ہے کہ کفار مکہ کو کسی حال میں رجوع الی اللہ نہیں ہوتا خدا نے انکار رسالت کی وجہ سے ان کو تکلیفیں بھی پہنچائیں بڑا سخت قحط پڑا۔ بدر کی لڑائی میں قوم کے سردار مارے گئے اور شکست فاش ہوئی چاہیے تھا کہ عذاب آیا تھا تو خدا کے آگے گڑگڑاتے سو بجائے اس کے جب ہی کے نہ تھے ہلکا سا عذاب جو ہوا تو اپنی ضد پر اڑے رہے جب زیادہ سختی ہوئی تو گڑگڑانا تو درکنار ناامیدی کی حالت طاری ہوئی اور آس توڑ بیٹھے غرض خدا کی طرف متوجہ نہ ہوئے ۱۲

وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ

اور مارتا ہے اور رات اور دن کا ردوبدل بھی اُسی کا (کام) ہے کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (ان کے پاس کوئی جواب معقول تو ہے نہیں بلکہ)

قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

جو بات اگلے (لوگ) کہتے چلے آئے ہیں ویسی ہی (بات) یہ بھی کہتے ہیں (یعنی) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور (مرے پیچھے) مٹی ہو جائیں گے

وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا

اور (صرف) ہڈیاں (باقی رہ جائیں گی) کیا ہم (دوبارہ زندہ کرکے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ ہم سے اور (ہم سے) پہلے ہمارے بڑوں سے

هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِمَنِ

اِس کا وعدہ ہوتا چلا آیا ہے ہونہ ہو یہ صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ

الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ

اگر تم (بڑے) بوجھ بجھکڑ ہو تو (بھلا اتنی بات تو) بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے یہ تمام کارخانہ کس کا ہے وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ کا

قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

(ان سے) کہو کہ پھر تم کیوں نہیں غور کرتے (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے اور (نیز)

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ

عرش عالیشان کا مالک کون ہے وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ (یہ سب کچھ) اللہ ہی کا ہے (اب تم ان سے) کہو کیا پھر تم کو (اس سے) ڈر نہیں لگتا؟ (اے پیغمبر ان

مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

کہ اگر تم (بڑے) بوجھ بجھکڑ ہو تو (بھلا اتنی بات تو) بتاؤ کہ کون (ایسا) قادرِ مطلق ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا اور اُس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾

وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ یہ سب صفتیں تو اللہ ہی کی ہیں (اب ان سے) کہو کہ پھر تم پر کیسی چِٹکی پڑ جاتی ہے

بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ

حق یہ ہے کہ سچی سچی بات ہم نے اُن کو پہنچا دی ہے اور یہ بیشک جھوٹے ہیں نہ تو اللہ نے

مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ

کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو (الگ لئے) لئے پھرتا

بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

اور (آپس میں لڑتے اور آخر کار) ایک دوسرے پر غالب آجاتا جیسی جیسی باتیں یہ (لوگ اللہ کی نسبت) بیان کرتے ہیں اللہ (کی ذات) ع

يَصِفُوْنَ ۝۹۱ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۹۲

اُن سے پاک ہے (وہ غائب اور حاضر سب کو جانتا ہے) اور وہ لوگوں کے شرک سے (بری اور) بالاتر ہے

ع ۵ ۱۵ ۵

ف۱ ان آیتوں میں پیغمبر صاحب کو کفار کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کی تعلیم ہے اگرچہ کفار پیغمبر صاحب کو جادوگر اور شاعر اور جھوٹا بھی کہتے تھے مگر پیغمبر صاحب کو یہی حکم تھا کہ تم گالی کے بدلے گالی نہ دو ورنہ شیطان اُن کو اور زیادہ بگاڑ دلوا دے گا ۲

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝۹۳ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ

(اے پیغمبر یہ) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جا رہا ہے اگر (شاید وہ عذاب) تو مجھ کو دکھائے تو اے میرے پروردگار

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۹۴ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ

اِن ظالم لوگوں میں کہیں مجھ کو شامل کر لینا اور (اے پیغمبر) ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا وعدہ ان کافروں سے کر رہے ہیں (تمہاری زندگی میں اُن پر

لَقٰدِرُوْنَ ۝۹۵ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَؕ

نازل کر کے اور) تم کو دکھائیں (اے پیغمبر اگر کوئی تمہارے ساتھ بدی کرے تو) بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ بہت ہی اچھا ہو

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝۹۶ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

(اور) جو کچھ یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں ہم اُس سے خوب واقف ہیں اور (یہ بھی) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار میں

هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝۹۷ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝۹۸

شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں ف۱

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝۹۹ لَعَلِّيْٓ

(یہ کفار یہ تو ماننے والے ہیں نہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہوگی تو دعائیں مانگنے لگا کہ اے میرے پروردگار آپ (ایک بار) مجھے پھر (دنیا میں) بھیج دیجئے تاکہ

اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّاؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَاؕ وَمِنْ

(دنیا) جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں (پھر جا کر) نیک عمل کروں (حاشا و) کلا یہ (ایک) ایسی (انہونی) بات ہے کہ گنہگار (ہر طرف سے) ناامید ہو کر اُس کی

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ

لوگوں کے (مرے) پیچھے (ایک عالم) برزخ ہے (جس میں اُن کو) اُس دن تک (رہنا ہوگا جب) کہ (دوبارہ زندہ کرکے) اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اُس دن

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ

نہ تو لوگوں میں رشتہ داریاں (باقی) رہیں گی اور نہ ایک دوسری کی بات پوچھیں گے پھر جن (کے نیک عملوں) کا پلہ بھاری

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَنْ خَفَّتْ

نکلے گا تو یہی لوگ بامراد ہونگے اور جن (کے عملوں) کا پلہ ہلکا

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ

ٹھہرے گا تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں آپ برباد کرلیا کہ

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٣﴾

ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ میں رہیں گے آتش (دوزخ کی لپیٹ) اُن کے مونہ کو جھلستی ہوگی اور وہ وہاں بُرے مونہ بنائے ہونگے

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٤﴾ قَالُوْا

(ہم اُن سے پوچھیں گے کہ) کیا (دنیا میں) ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر نہیں سُنائی جاتی تھیں (ضرور سُنائی جاتی تھیں) اور تم اُن کو (سُن سُن کر) جھٹلاتے تھے وہ کہیں گے

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٥﴾

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری کمبختی نے آدبایا اور ہم گمراہ لوگ تھے

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٦﴾ قَالَ اخْسَئُوْا

اے ہمارے پروردگار ہم کو کسی طرح اس (دوزخ) سے نکال پھر اگر ہم دوبارہ ایسا قصور کریں تو ہم بیشک قصوروار (خدا) فرمائے گا (ہمارے سامنے سے) دور ہو

فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٧﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ

(اور) اسی (جہنم) میں (رہو) اور ہم سے بات نہ کرو۔ ہمارے بندوں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہا کرتے تھے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٨﴾

کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

تو تم نے اُن کی ہنسی بنائی یہاں تک کہ (گویا) اُنھوں نے تم کو ہماری یاد (بھی) بھلا دی اور تم اُن سے

تَضْحَكُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ

تمسخر کرتے رہے آج ہم نے اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١٠﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١١﴾

(خاطر خواہ اپنی) مراد کو پہنچے (پھر خدا دوزخیوں سے) پوچھے گا کہ (بھلا) تم زمین پر کتنے برس رہے (ہوگے)

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٢﴾ قٰلَ

وہ کہیں گے (برس کیسے) ہم (بہت) رہے (ہونگے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (ٹھیک وقت تو یاد نہیں) جو (دن اور مہینے) گنتے رہے ہوں اُن سے

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٣﴾

کہ (بیشک تم روئے زمین پر) تھوڑی ہی دیر رہے (مگر) اے کاش تم (یہی بات) جیتے جی سمجھے ہوتے

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٤﴾

(لوگو!) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بیکار پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم کو ہماری طرف پھر لوٹ کر آنا نہیں

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

تو خدا جو بادشاہِ برحق ہے (بے فائدہ کام کرنے سے) بری اور بالاتر ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرشِ بزرگ کا مالک (ہے)

الْكَرِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ

اور جو شخص خدا کے سوا کسی اور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) بُلاتا ہے (اور) اُس کے پاس اس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (بھی) نہیں

فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٦﴾

تو بس اُس کے پروردگار ہی کے ہاں اُس کا حساب ہوگا (مگر معلوم ہے کہ) کافروں کو (کسی طرح) فلاح ہونے والی نہیں

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٧﴾

اور (اے پیغمبر) تم دعا کرو کہ اے میرے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

ع ٦ ٢٦ ٦

سُوْرَةُ النُّوْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْحَجِّ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

(یہ ایک) سورۃ ہے جس کو ہم نے اتارا اور یہ دستور العمل ہمارا ہی باندھا ہوا ہے اور ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کئے کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ۝١ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

(اُن کو) یاد رکھو (اور اُن پر عمل کرو) عورت اور مرد زنا کریں تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ

سو دُرّے مارو اور اگر تم اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہو تو اللہ کے حکم کی تعمیل میں تم کو اُن (کے حال) پر

كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ

(کسی طرح کا) ترس دامنگیر نہ ہو اور نیز اُن کے سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ

موجود رہے بدکار مرد تو اپنی رغبت سے جب نکاح کرے گا غالباً بدکار عورت یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرے گا اور بدکار عورت

لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى

(بھی) غالباً اپنا ہی جیسا ڈھونڈے گی اور اُس کو بدکار یا مشرک کے سوا اور کوئی نکاح میں نہیں لئے گا اور (دیندار) مسلمانوں کو تو ایسے تعلقات

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا

حرام ہیں اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ

چار گواہ نہ لا سکیں تو اُن کو اسّی دُرّے مارو اور

لَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾

(آئندہ) کبھی اُن کی گواہی قبول نہ کرو، اور یہ لوگ خود بدکار ہیں ف

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ

مگر جنھوں نے ایسا کئے پیچھے توبہ کی اور اپنی عادت درست کر لی تو اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ

بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیبیوں پر زنا کا عیب لگائیں اور بجز اپنے اُن کا

شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ

کوئی گواہ نہ ہو ایسے مدعیوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہی ہے کہ وہ چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے

إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ

کہ بلاشک وشبہہ (اپنے دعوے میں) سچا ہے اور پانچویں (دفعہ یوں کہے) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو

عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ

تو اُس پر اللہ کی لعنت اور (مرد کے حلف کئے پیچھے) عورت (کے سر پر) سے اِس طرح پر سزا ٹل جا سکتی ہے

أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾ وَ

کہ وہ چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سرتا سر جھوٹا ہے اور

الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾

پانچویں (بار) یوں (کہے) کہ اگر یہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا ہی کا غضب (پڑے)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اُس کا کرم ہے اور نیز یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور مصالح خانہ داری سے) واقف ہے (تو خانہ داریوں میں

ع ۷

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ

(مسلمانو!) جن لوگوں نے (ام المومنین عائشہ کی نسبت) طوفان اُٹھا کھڑا کیا تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اس طوفان کو

ف جرم تہمت ناحق کی ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لئے ایسا فرمادیا کہ وہی خود بدکار ہیں یعنی جیسے بدکاری جرم ہے ویسا ہی جرم ناحق کی تہمت بھی ہے۔ ناحق کی تہمت لگانے سے آدمی بھلمنساہت کے دائرے سے خارج اور بے آبرو ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اس کی گواہی بھی منظور نہیں ۱۲

شَرًّا لَّكُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ لِكُلِّ امۡرِیًٴ مِّنۡهُمۡ مَّا اكۡتَسَبَ

اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (کہ سچے مسلمان اور منافق پہچان پڑے) طوفان اُٹھانے والوں میں سے جتنا گناہ جس نے سمیٹا

مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَهٗ مِنۡهُمۡ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۱﴾

(اُس کی سزا) بھگتے گا اور جس نے اُن میں سے طوفان کا بڑا حصہ لیا (ویسی ہی) اس کو بڑی (سخت) سزا ہوگی

لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِهِمۡ

(مسلمانو!) جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے اپنے (مسلمان بھائیوں کے) حق میں

خَيۡرًا ۙ وَّقَالُوۡا هٰذَاۤ اِفۡكٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۲﴾ لَوۡلَا جَآءُوۡ عَلَيۡهِ بِاَرۡبَعَةِ

نیک گمان کیوں نہ کیا اور (سنتے کے ساتھ ہی) کیوں نہ بول اُٹھے کہ صریح بہتان ہے (جن لوگوں نے یہ طوفان اُٹھا کھڑا کیا) اپنے بیان کے ثبوت پر چار

شُهَدَآءَ ۚ فَاِذۡ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓـئِكَ عِنۡدَ

گواہ کیوں نہ لائے پھر جب گواہ نہ لا سکے تو خدا کے نزدیک (بس) یہی

اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ

جھوٹے ہیں اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں

رَحۡمَتُهٗ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمۡ فِىۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ

خدا کا فضل اور اُس کا کرم نہ ہوتا تو جیسا تم نے ایسی (نالائق) بات کا چرچا کیا تھا اس میں تم پر

فِيۡهِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۴﴾ اِذۡ تَلَقَّوۡنَهٗ بِاَلۡسِنَتِكُمۡ

کوئی بڑی آفت نازل ہوگئی ہوتی کہ تم لگے اپنی زبانوں سے اُس کی نقل در نقل کرنے

وَتَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِكُمۡ مَّا لَيۡسَ لَكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ وَّتَحۡسَبُوۡنَهٗ

اور اپنے مونہ سے ایسی بات بکنے جس کی تم کو مطلق خبر نہیں اور تم نے اُس کو

هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ

ایک ہلکی بات کر پایا حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی (سخت بات) ہے اور جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی (سنتے کے ساتھ)

قُلْتُمْ مَّا يَكُونُ لَنَآ أَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ

کیوں نہیں بول اُٹھے کہ ہم کو ایسی بات مونھ سے نکالنی زیبا نہیں حاشا و کلا یہ تو بڑا (بھاری) بہتان ہے ف

عَظِيمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ ٱللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِۦٓ أَبَدًا إِن كُنتُم

(مسلمانو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان رکھتے ہو تو پھر کبھی ایسا نہ کرنا

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٨﴾

اور اللہ (اپنے) احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا

جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُری باتوں کا چرچا ہو

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ

اُن کے لئے دنیا میں عذاب دردناک ہے اور آخرت میں (بھی) اور (ایسے لوگوں کو) اللہ (ہی) جانتا ہے

وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ

اور تم نہیں جانتے اور (مسلمانو!) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اُس کا کرم ہے

وَأَنَّ ٱللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

اور (نیز) یہ کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے (تو تم میں فسادِ عظیم برپا ہو گیا ہوتا) مسلمانو!

ع ١٠ ٩ — ٢

خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَإِنَّهُۥ

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور جو شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو شیطان

يَأْمُرُ بِٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ

(اُس کو) بے حیائی اور بُرے ہی کام (کرنے) کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کا کرم نہ ہوتا

مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يُزَكِّى

تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک (وصاف) نہ ہوتا لیکن اللہ

ف لفظ سُبْحَانَکَ اور سُبْحَانَ اللہ دونوں کے ایک معنے ہیں سبحان اللہ کے یہ معنے ہیں کہ اللہ پاک ہے اور سبحنک کے یہ معنے ہیں کہ (اے اللہ) تو پاک ہے سُبْحَان اللہ تعجب کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا عرب میں ویسا ہی ہمارے ہاں۔ فرق اتنا ہے کہ تعجب دو طرح ہوتا ہے ایک اچھی جگہ ایک بُری جگہ عرب دونوں جگہ سبحان اللہ بولتے ہیں ہم تعجب کے مقام پر اچھی جگہ سُبْحَان اللہ اور بُری جگہ حاشا و کلا۔ اسی خیال سے ہم نے سُبْحَانَکَ کا ترجمہ حاشا و کلا کر دیا ہے ۱۲

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ

جس کو چاہتا ہے پاک (وصاف) کرتا ہے اور اللہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم میں سے جو لوگ بزرگ (منش)

وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

اور صاحبِ مقدور ہیں قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ

(مدد خرچ) نہ دینے کی قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ چاہیئے کہ اُن کے قصور بخش دیں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ

اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

خدا تمہارے قصور معاف کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ

(اور وہ بیچاریاں ایسی باتوں سے محض) بیخبر (ہیں اور) ایمان رکھتی (ہیں) ایسے لوگ دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملعون ہیں اور (قیامت کے دن) اُن کو

عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

بڑا (سخت) عذاب ہوگا جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ

ان کے عملوں کی گواہی دیں گے (اور) اُس دن اللہ ان کو ان کا پورا اور ٹھیک بدلہ دے گا

الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ

اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا (اور) سچ کو (سچ کر) دکھانے والا ہے گندی عورتیں

لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ

گندے مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں

لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ

پاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے بہتان باندھنے والے جو بکتے پھرتے ہیں یہ اُن کی تہمتوں سے

مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

(بالکل) بری ہیں ان کے لئے (آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی ف مسلمانو!

آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا

اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں گھر والوں سے پوچھے

وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

اور ان کو سلام علیک کئے بدون نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ حکم) تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ (جب ایسا موقع ہو تو تم دھیان رکھو)

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ

پھر اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو ان میں نہ جاؤ

وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

اور اگر گھر میں کوئی ہو اور تم سے کہا جائے کہ (اس وقت موقع نہیں) لوٹ جاؤ تو (بے تامل) لوٹ آؤ یہ (لوٹ آنا) تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی

تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا

تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو ان میں جانے سے تم پر

غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

(کچھ) گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو تم چھپا کر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

اللہ (سب) جانتا ہے (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کی زیادہ صفائی ہے (لوگ) جو جو کچھ بھی کیا کرتے ہیں

بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

اللہ کو (سب) خبر ہے اور (اے پیغمبر) مسلمان عورتوں سے کہو کہ (وہ بھی)

---

۳ ع ۹

ف اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْاِفْكِ سے لے کر یہاں تک پورے دو رکوع اُس ناگفتہ بہ واقعے کی نسبت نازل ہوئے ہیں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حرم محترم کی نسبت پیش آیا کہ جناب رسول خدا جب کبھی سفر کو تشریف لیجاتے تو امہات المومنین یعنی اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈال لیا کرتے جن کے نام کا قرعہ نکلتا اُن بی بی کو اپنے ساتھ لیجاتے چنانچہ ہجرت کے پانچویں برس غزوۂ بنی مصطلق کے لئے جاتے ہوئے بی بی عائشہؓ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ پیغمبر صاحب کے ساتھ گئیں لوٹتیوں کو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا اور کچھ رات رہے سے چل کھڑے ہوئے بی بی عائشہ قضائے حاجت کے لئے پڑاؤ سے باہر چلی گئی تھیں وہاں اُن کا منکوں کا ہار جو چلتے وقت اپنی بہن اسما سے مستعار لائی تھیں ٹوٹ کر گر پڑا جگہ پر واپس آئیں تو خبر ہوئی ہار ڈھونڈنے پھر واپس گئیں ہاں ڈھونڈنے میں لگی دیر یہ لوٹ کر آنے نہیں پائیں کہ لشکر کوچ کر گیا۔ ساربان سمجھا کہ یہ اپنے کجاوے میں ہیں بند کا بند اونٹ پر لاد لیا یہ اس خیال سے کہ آخر کوئی نہ کوئی ڈھونڈنے آئے گا اپنی جگہ بیٹھ گئیں لشکر کے پیچھے ایک آدمی رہا کرتا ہے جو لوگوں کی گری پڑی چیز اٹھا لیتا ہے اتفاق سے وہ آدمی صفوان بن معطل تھا وہ جو آیا تو دور سے آدمی کی پرچھائیں دیکھ کر اُس نے آواز دی اور معلوم کیا کہ ام المومنین عائشہ ہیں اپنے اونٹ پر سے اتر پڑا اور ام المومنین عائشہ کو سوار کر لیا اور مہار ہاتھ میں لیکر آگے آگے ہو لیا۔ بات تو اتنی ہی تھی منافقوں کو گفت و شنود کا موقع ملا سب سے زیادہ عبداللہ ابن ابی منافق نے اس کا چرچا کیا اور بہت سے مسلمان بھی اُس آفت میں پھنسے پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا اور بی بی عائشہ سے کشیدہ رہنے لگے انھوں نے بھی سنا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا

مگر جو اس میں سے (چار و ناچار) کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر دوپٹوں کے بکل مارے رہیں اور

يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

(اپنی زینت (کے مقامات) کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر

أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر

أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ

یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی (یعنی اپنے میل جول کی) عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنے لونڈی غلاموں) پر

أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ

یا (گھر کے لگے ہوئے ایسے) خدمتیوں پر کہ مرد (تو) ہیں (مگر عورتوں سے کچھ) غرض (و مطلب) نہیں رکھتے (جیسے خواجہ سرا یا بڈھے پھوس) یا لڑکوں پر

الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ

جو عورتوں کی پردے کی بات سے آگاہ نہیں اور (چلنے میں)

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا

اپنے پاؤں ایسے زور سے نہ رکھیں کہ (لوگوں کو) ان کے اندرونی زیور کی خبر ہو اور

إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ

مسلمانو! تم سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم (آخر کار)

تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ

فلاح پاؤ اور اپنی رانڈوں کے نکاح کر دو اور

بقیہ صفحہ ۵۶۵ بیمار تو پہلے ہی سے تھیں اس رنج کے صدمے سے رہی سہی اور بھی نڈھال ہو گئیں اور میکے چلی گئیں آخر کار بی بی عائشہؓ کی براءت بڑے زور شور کے ساتھ نازل ہوئی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک بھانجا تھا مسطح اور وہ تھا مفلس مگر ہجرت کر کے مدینے میں آ رہا تھا اور جنگ بدر میں شریک ہوا تھا ابو بکرؓ خرچ بات سے اس کی مدد کیا کرتے تھے۔ اس بہتان کے چرچے میں وہ بھی شامت اعمال سے شریک ہو گیا تھا۔ ابو بکرؓ اپنی امداد سے دست کش ہو گئے نداست مسطح کی سفارش کی اور ابو بکرؓ نے بدستور اس کی امداد جاری کر دی ۱۲

مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ

اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی اُن کے جو نیکبخت ہوں اگر یہ لوگ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو

فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا

غنی کردے گا اور اللہ کشائش والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے اور جو لوگ

يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ

نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے اُن کو چاہیئے کہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ اُن کو اپنے فضل سے غنی کردے اور

يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ

تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی غلاموں) میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں تو تم اُن کے ساتھ مکاتبت کر لیا کرو بشرطیکہ تم

فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا

اُن میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور مال خدا میں سے جو اُس نے تم کو دے رکھا ہے اُن کو بھی دو ف اور

تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا

تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں اُن کو

عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ

دنیا کی زندگی کے عارضی فائدے کی غرض سے حرام کاری پر مجبور نہ کرو اور جو اُن کو مجبور کرے گا تو اللہ

إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ

اُن کے مجبور کئے گئے پیچھے بخشنے والا مہربان ہے اور (مسلمانو!) ہم نے (اس قرآن میں) تمہارے پاس

آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

کھلے کھلے احکام بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کے حالات

وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت (کی باتیں) اللہ (ہی کے نور سے) آسمان و زمین کی روشنی ہے

ع ۴ ۸ ۱۰

ف اصطلاح شرع میں مکاتبت کے یہ معنی ہیں کہ غلام اپنے مالک سے کہے کہ میں تم کو محنت مزدوری وغیرہ سے اتنا روپیہ کما دوں گا وہ رقم دے کر تم مجکو آزاد کر دینا اور مالک اس پر رضامند ہو جائے ازبسکہ غلامی ایک بڑا عذاب ہے اگر کوئی غلام اُس عذاب سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اُس کی آزادی میں بخل و مضایقہ نہ کریں بلکہ مکاتبت ٹھہرے پیچھے خود بھی سلوک کرتے رہیں یا اینا روپیہ دے کر اُس سے کمائی کرا لیں بشرطیکہ معلوم ہو کہ کمانے کا سلیقہ رکھتا ہے چھوڑا اور آوارہ ہ نفع نہیں ہے ۱۲

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ

اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے (اور) طاق میں ایک چراغ (رکھا) ہے اور چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہے

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

(اور) قندیل (اس قدر شفاف ہے کہ) گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے وہ چراغ زیتون کے ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ

کہ جو نہ پورب کے رخ واقع ہے اور نہ پچھم کے رخ اُس کا تیل (اس قدر صاف ہے کہ) اگر اُس کو آگ نہ بھی چھوئے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ (آپ سے آپ)

تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

جل اُٹھے گا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نورٌ علی نور (یعنی نور پر نور) اللہ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۳۵

اور اللہ لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ

(اور ہاں وہ چراغ خدا کے) ایسے گھروں (یعنی عبادت گاہوں) میں (روشن کیا جاتا ہے) جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ اُن کی عظمت کی جائے اور اُن میں خدا کا نام لیا

فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ ۳۶ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ

اُن (عبادت گاہوں) میں صبح و شام ایسے لوگ خدا (کے نام) کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں۔ جن کو

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر اور نماز کے پڑھنے

وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ڽ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ

اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرنے پاتی ف۱ (کیونکہ وہ لوگ) اُس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے خوف کے)

الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ ۳۷ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں (پھری کی پھری) رہ جائیں گی اور اسی خیال سے یہ لوگ عبادت میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ ان کو اُن کے عملوں کا بہتر سے بہتر بدلہ دے

ف۱ دنیا کا کوئی نور اللہ کے نور کو نہیں پا سکتا تاہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے دنیا ہی کا کوئی نور لینا ہوگا۔ سو جس نور سے خدا کے نور کو تشبیہ دی گئی ہے اُس میں عمدہ صفتیں جمع ہیں کہ چراغ ہے تو مطلق نور ہوا۔ پھر طاق میں رکھا ہے تاکہ روشنی منتشر نہ ہو پھر صرف چراغ نہیں بلکہ شیشے کی قندیل میں ہے اور شیشہ بھی نہایت شفاف ہے اور تیل جو اس چراغ میں جلتا ہے زیتون کا ہے کہ دنیا کے تمام تیلوں سے اُس کی روشنی صاف ہوتی ہے اور یوں بھی زیتون کا درخت بڑا مبارک درخت ہے کہ لوگوں کے اُس میں چند در چند فائدے ہیں اور زیتون بھی سایہ پرورد کہ باغ کے نہ پورب کی طرف واقع ہے نہ پچھم کی طرف بلکہ بیچ باغ میں ہے اور ہمہ وقت سائے میں رہتا ہے کہ ایسے درخت کا تیل خواہی نخواہی عمدہ سے عمدہ ہوگا پھر وہ چراغ بتخانے یا شراب خانے یا قمار خانے کا نہیں ہے بلکہ خانۂ خدا میں جل رہا ہے اور وہاں خدا پرست لوگ خلوص دل سے خدا کی عبادت میں مشغول ہیں اتنی صفتوں کا چراغ ہو تو کسی قدر اُس کو نور خدا سے دور کی مشابہت ہو سکتی ہے۔۱۲

عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ

اور اُن کو اپنے فضل سے کچھ اور بھی دے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے

حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ

اور جو لوگ منکر (اسلام) ہیں اُن کے اعمال (نرے دھوکے کی ٹٹی ہیں) جیسے چٹیل میدان میں چلکتا ہوا ریت

يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ

کہ پیاسا اُس کو (دور سے) پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اُس پاس آیا تو اُس کو کچھ بھی نہ پایا اور (پیاسا تڑپ تڑپ کر مر گیا اور دیکھا تو)

اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾

خدا کو اپنے پاس موجود پایا اور اُس نے اُس کا حساب پورا پورا چکا دیا اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن

یا (اُن کے اعمال کی مثال) بڑے گہرے دریا کے اندر گونی اندھیروں کی سی ہے کہ دریا کو ایک لہر نے ڈھانک رکھا ہو اور (لہر بھی ایک نہیں بلکہ) لہر پر لہر

فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ

اُس کے اُوپر بادل (غرض) اندھیرے ہیں ایک کے اُوپر ایک کہ (دریا کی تہ میں کوئی آدمی) اپنا ہاتھ نکالے

لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾

تو توقع نہیں کہ اُس کو دیکھ سکے اور جس کو اللہ ہی نور (یعنی ہدایت) نہ دے اُس کو (کسی طرف سے بھی) نور (کا سہارا) نہیں ف

ع ۵ ۶ ۱۱

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

(اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جتنے (فرشتے اور آدمی) آسمان و زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں

وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ

اور پرندے بھی جو پر پھیلائے اُڑتے پھرتے ہیں سب کو اپنی (اپنی) نماز اور اپنی (اپنی) تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اُس سے واقف ہے اور آسمان

ف جس طرح دنیا کے نوروں میں سے کوئی نور اس قسم کا نہیں ہو سکتا کہ اس کو خدا کے نور سے مشابہت دی جائے اسی طرح دنیا کی تاریکیوں میں سے کوئی تاریکی ایسی نہیں ہو سکتی کہ اس کو کفر کی تاریکی سے مشابہت دی جائے پھر بھی تشبیہ ایک بحر دریا کی تہ میں ایک آدمی ہے اور دریا میں طوفان برپا ہو کر کہ موجیں لہر پر لہر چلی آ رہی ہیں اور اوپر سے ابر غلیظ چھا رہا ہے سب باتوں کے جمع ہونے سے جو تاریکی قعر دریا میں ہوگی وہ کسی قدر کفر کی تاریکی سے مشابہت رکھ سکے گی ۱۲

وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ ہی بادل کو ہانکتا ہے پھر

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ

بادل (کے ٹکڑوں) کو آپس میں جوڑتا ہے پھر اُن کو تہ بتہ رکھتا ہے پھر (اے مخاطب) تو بادل کے بیچ میں سے مینہ کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہے

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ

اور آسمان میں جو اولوں کے پہاڑ (یعنی جمے ہوئے بادل) ہیں وہی اُن میں سے اولے برساتا ہے تو جس پر چاہتا ہے اولے برساتا

يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

اور جس سے چاہتا ہے اُن کو ہٹا دیتا ہے بادل کی بجلی کی چمک ہے کہ گویا

بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

آنکھوں (کے نور) کو اُچکے لیے چلی جاتی ہے اللہ رات اور دن کا ردوبدل کرتا رہتا ہے جو لوگ سوجھ رکھتے ہیں اُن کے لیے اس میں

لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

بڑی عبرت ہے اور اللہ ہی نے تمام (چلنے پھرنے والے) جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہے پھر اُن میں (بعض) وہ ہیں

يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى

جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو

اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ

چار پاؤں پر چلتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾

ہم ہی نے (یہ) آیتیں اُتاری ہیں جو (لوگوں کو ہماری قدرتیں) سمجھاتی ہیں اور اللہ ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى

اور (دو وہ لوگ) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور (نیز) رسول پر ایمان لے آئے اور (خدا رسول کا) حکم مانا پھر

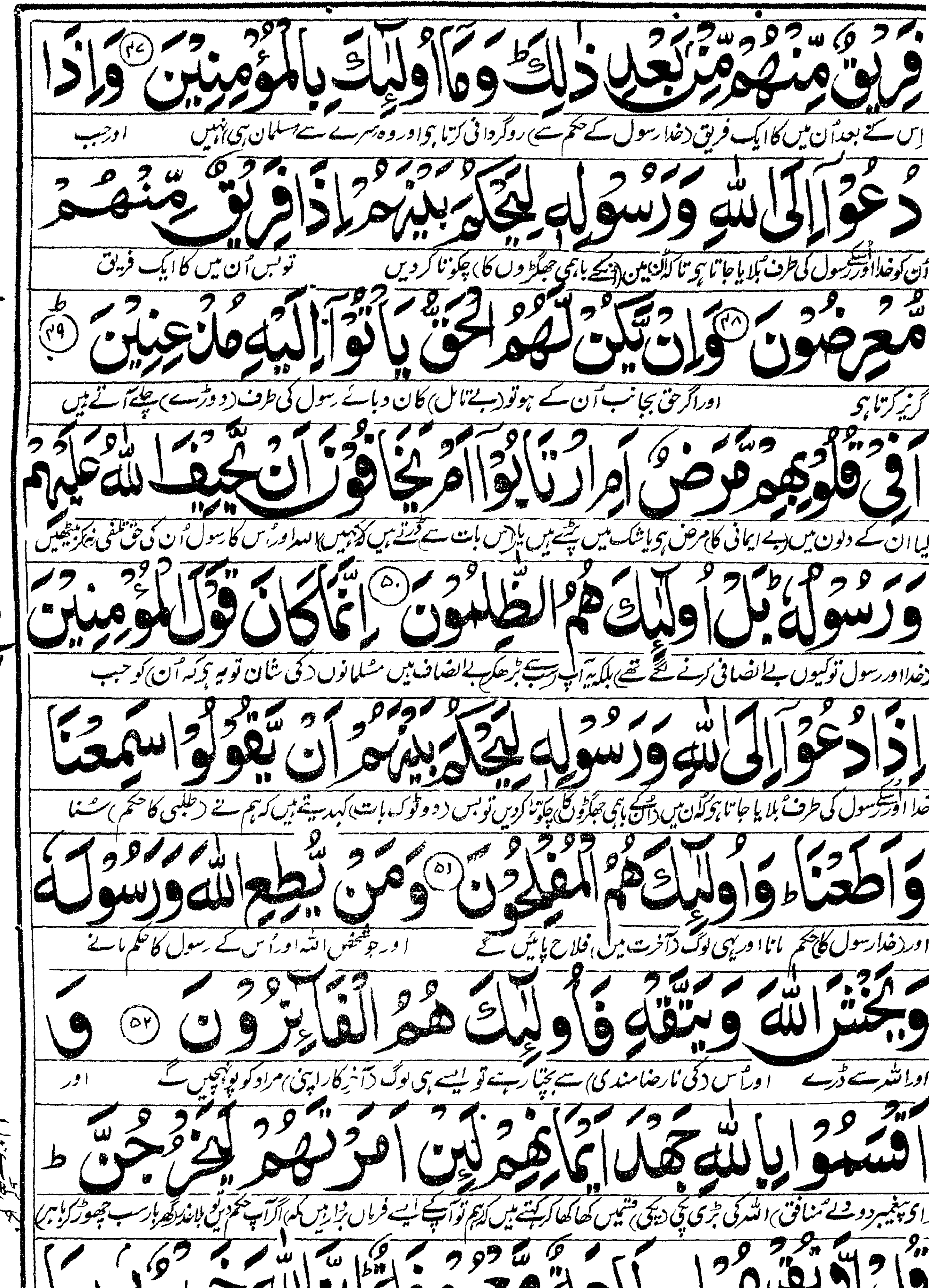

فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ (٤٧) وَإِذَا

اس کے بعد ان میں کا ایک فریق (خدا رسول کے حکم سے) روگردانی کرتا ہے اور وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں اور جب

دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم

ان کو خدا اور اسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان میں (ان کے باہمی جھگڑوں کا) چکوتا کر دیں تو بس ان میں کا ایک فریق

مُّعْرِضُونَ (٤٨) وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ (٤٩)

گریز کرتا ہے اور اگر حق بجانب ان کے ہو تو (بے تامل) کان دبائے رسول کی طرف (دوڑے) چلے آتے ہیں

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کیا ان کے دلوں میں (بے ایمانی کا) مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں یا (اس بات سے) ڈرتے ہیں کہ (کہیں) اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کر بیٹھیں

وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٥٠) إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ

(خدا اور رسول تو کیوں بے انصافی کرنے لگے تھے) بلکہ یہ آپ سب سے بڑھ کر بے انصاف ہیں مسلمانوں (کی شان) تو یہ ہے کہ ان کو جب

إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا

خدا اور اسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان میں (ان کے باہمی جھگڑوں کا) چکوتا کر دیں تو بس (دو ٹوک بات) کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے (طلبی کا حکم) سنا

وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٥١) وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اور (خدا رسول کا حکم) مانا اور یہی لوگ (آخرت میں) فلاح پائیں گے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے

وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ (٥٢) وَ

اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نارضامندی) سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ (آخر کار اپنی) مراد کو پہنچیں گے اور

أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ

(اے پیغمبر دو رخے منافق) اللہ کی بڑی پکی (پکی) قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ایسے فرمانبردار ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو بلا عذر گھر بار سب چھوڑ کر باہر

قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) فرمانبرداری (کی حقیقت) معلوم ہے ف اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی سب خبر ہے

ع ١٠ / ٦ / ١٢

ف ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قسمیں کھانے اور باتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے دستور کے مطابق فرمانبرداری تم سے بھی طلب کی جاتی ہے اور اس پر یہ حاشیے چڑھانا کہ "ہم تو آپ کے ایسے فرمانبردار ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو بلا عذر گھر بار چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوں" فضول دنیا سازی کی باتیں ہیں۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٣﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم (خدا رسول کے حکم سے) روگردانی کروگے تو

عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى

(تبلیغ رسالت کی) جو ذمہ داری رسول پر ہے اُس کے جوابدہ وہ ہیں اور (اطاعت کی) جو ذمہ داری تم پر ہے اُس کے جوابدہ تم ہو اور اگر رسول کے کہے پر چلوگے

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

رسول کے ذمے تو (حکم خدا) صاف طور پر پونہچا دینا ہے اور بس تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ

کہ (ایک نہ ایک دن) اُن کو ملک کی خلافت (یعنی سلطنت) ضرور عنایت کرے گا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو

مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دین کو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اُس کو ان کے لئے جما کر رہے گا

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا

اور خوف (وخطر) جو ان کو لاحق ہے اس کے بعد (عنقریب ہی) ان کو اس کے بدلے میں امن دے گا کہ (باطمینان) ہماری عبادت کیا کریں گے (اور

يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

کسی چیز کو ہمارا شریک نہ گردانینگے اور جو شخص ان (تمام احسانات) کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

نافرمان ہیں اور (مسلمانو!) نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ

رسول کے کہے پر چلو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اے پیغمبر) ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر ملک میں (کہیں کو بھاگ کر ہمیں)

فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

ہرا دیں گے (نہیں یہ خود ہاریں گے) اور (آخر کار) اِن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بیشک (وہ بہت ہی) برا ٹھکانا ہے

ع ٧
١٣

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ

مسلمانو! تمھارے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈی غلام) اور تم میں سے جو

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

(حد) بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں (تمھارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لیا کریں (ایک تو) نماز صبح سے پہلے

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ

اور (دوسرے) جب تم دوپہر کو (سونے کے لئے معمول کے مطابق) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشا کے بعد

الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

(یہ) تین وقت تمھارے پردے کے وقت ہیں ان (اوقات) کے سوا نہ تو بے اذن آنے دینے میں تم پر کچھ گناہ اور نہ (بے اذن چلے آنے میں) ان پر کچھ گناہ

جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کیونکہ وہ اکثر تمھارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں (اور) تم میں سے بعض کو (یعنی لونڈی غلاموں کو) بعض (یعنی تمھارے) پاس آنے جانے کی ضرورت

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

یوں اللہ (اپنے) احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ

اور جب تمھارے لڑکے (حد) بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان سے اگلے (یعنی ان سے بڑی عمر کے) گھروں میں آنے کے لئے اذن مانگا کرتے ہیں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

(اسی طرح) ان کو بھی اذن مانگنا چاہیئے یوں اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا

حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا

حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید (باقی) نہیں (رہی)

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ

اگر اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) اتار رکھا کریں تو اس میں ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ

مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
اُن کو (اپنا) بناؤ دکھانا منظور نہ ہو اور اگر اس کی بھی احتیاط رکھیں تو اُن کے حق میں بہتر ہے اور اللہ (سب کی) سنتا

عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي
(اور سب کچھ) جانتا ہے نہ تو اندھے (آدمی) کے لئے کچھ مضایقہ ہے اور نہ لنگڑے (آدمی) کے لئے کچھ مضایقہ ہے اور نہ

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ
بیمار کے لئے کچھ مضایقہ ہے اور نہ (عموماً) تم مسلمانوں کے لئے (اس میں کچھ مضایقہ ہے) کہ اپنے گھروں سے (کھانا) کھاؤ

اَوْ بُيُوْتِ اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ
یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ
یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے

اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ
یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں

اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
یا اپنے دوست کے گھر سے (کچھ) اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاؤ

اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ
یا الگ الگ تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے (لوگوں) کو سلام کر لیا کرو

تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
(سلام) ایک دعائے خیر (ہے جو تم مسلمانوں کو) خدا کی طرف سے (تعلیم کی گئی ہے) برکت والی عمدہ یوں

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو ف (سچے) مسلمان تو بس

ع ٨ ١٤

ف لوگوں میں ارتباط و اتحاد پیدا ہونے کا بڑا عمدہ ذریعہ کھانا ہے اور اس آیت کا مقصود اصلی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس ذریعے سے باہمی اتحاد کو بڑھائیں آپ بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ جہاں تک ہو سکتا ہے ایک دوسرے کے ہاں کھانے میں مضایقہ کرتے ہیں کہ کہیں لالچی اور بدنیت نہ سمجھے جائیں اور بعض لوگ مثلاً اندھے وغیرہ معذوری کی وجہ سے کنارہ کش رہتے ہیں کہ حقیر نہ سمجھے جائیں لیکن اگر یہ دستور زیادہ کثرت سے جاری ہو اگر میں نے تمہارے ہاں کھانا کھا لیا تم نے میرے ہاں کھا لیا تو کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں یکدلی اور اتفاق پیدا کرنے کی عمدہ تدبیر ہے اور ما ملکتم مفاتحہ کا ایک محمل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اکثر رشتہ داروں میں سے کوئی شخص کہیں مہمان چلا جاتا ہے تو قریب کے رشتہ دار کو جس پر اس کا اعتبار ہے گھر کی کنجیاں دے جاتا ہے اور معنی یہ ایک طرح کی اجازت ہے کہ تمہیں کوئی ضرورت ہو تو گھر سے لینا لیکن یہ کنجی رکھنے والے خود اپنی طبیعت سے اجنبیت برتتے ہیں ورنہ اگر صاحب خانہ کی غیبت میں ضرورت کی کوئی چیز لے لیں تو وہ آکر خوش ہو مگر دنیا میں نفسا نفسی پھیل گئی ہے نہ کوئی کسی کے ساتھ ایسی سخاوت کرنی چاہتا اور نہ معاوضے کے ڈر سے کوئی ایسی سخاوت سے فائدہ اٹھاتا مگر اسلامی اخوت کو ترقی دینے کی ایک تدبیر خدا نے بتا دی ہے ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ

وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب کسی ایسی بات کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہیں تو

يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لیں (مجلس سے اُٹھ کر) نہیں جاتے (اے پیغمبر) جو لوگ (ایسے مواقع پر) تم سے اجازت لیتے ہیں حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ

(سچے دل سے) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں تو جب یہ لوگ اپنے کسی (ضروری) کام کے لئے تم سے (جانے کی) اجازت طلب کیا کریں

فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

تو تم ان میں سے جس کو (مناسب سمجھ کر) چاہو (چلے جانے کی) اجازت دے دیا کرو اور خدا کی جناب میں اُن کے لئے مغفرت کی دعا بھی کرو بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم

مہربان ہے (مسلمانو!) جب پیغمبر (تم میں سے کسی کو) بلائیں تو اُن کے بلانے کو آپس میں معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم میں ایک کو ایک بلایا کرتا ہے

بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ

اللہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے چھپ کر (مجلسِ شوریٰ میں سے بے اجازت) سٹک جاتے ہیں تو

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ

جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو اس (بات) سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں اُن پر کوئی آفت (نہ آن پڑے) یا اُن پر کوئی اور عذاب

أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ

دردناک (نہ آ) نازل ہو۔ سنو جی! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ تم جس (روش) پر (چلتے) ہو خدا خوب جانتا ہے

عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

اور جس روز لوگ (قیامت میں) خدا کی طرف لوٹا کر لائے جائیں گے تو جیسے کچھ دنیا میں عمل کرتے رہے ہیں خدا اُن کو بتا دے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

۹ ع ۳ ۱۵

سورۃ الفرقان نزلت بمکۃ الا والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر الی رحیما فبالمدینۃ ثم الفاظ وھی

سبع وسبعون اٰيةً ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ①

خدا کی ذات بڑی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر قرآن اتارا ف۱ تاکہ تمام جہان کے (لوگوں کے) لئے ڈرانے والا ہو

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

وہی تو ہے کہ آسمان و زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور وہ کوئی فرزند بھی نہیں رکھتا اور نہ سلطنت میں (کبھی) کوئی اس کا

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ② وَاتَّخَذُوْا مِنْ

شریک رہا اور اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر ہر ایک چیز کے لئے ایک (مناسب) اندازہ ٹھہرا دیا ف۲ اور کافروں نے

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

خدا کے سوا (دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود دوسرے کے بنائے (اور پیدا کئے) ہوئے ہیں اور خود ان کا اپنا

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ③ وَقَالَ

برا بھلا بھی ان کے اختیار میں نہیں اور نہ مرنا اور نہ جینا اور نہ مر کر پیچھے جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ

کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جس کو اس شخص یعنی پیغمبر نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس گھڑت میں اس کی مدد کی

اٰخَرُوْنَ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ④ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ

(ایسی بات کہنے سے) یہ لوگ (بڑے ہی) ظلم اور (سراسر) جھوٹ کے مرتکب ہوئے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ⑤ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ

جن کو اس شخص نے (کسی سے) لکھوا لیا ہے اور وہی صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائے (اور یاد کرائے) جاتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اس کو (قرآن کو) اس (خدا) نے

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑥ وَقَالُوْا

آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ تم کو فوراً اس بہتان کی سزا نہیں دیتا) اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں

ف۱ اصل لفظ تو فرقان ہے اور اس سے مراد ہے قرآن۔ فرقان کے معنے ہیں فرق کرنے والا قرآن کو فرقان اس لئے کہا کہ اس نے حق کو باطل سے جدا کر دکھایا ۱۲

ف۲ مثلاً آدمی ہے کہ ایک وقت خاص تک ماں کے پیٹ میں رہتا پھر ایک وقت خاص تک دودھ سے پرورش پاتا ہے پھر اس کے دانت نکلتے اور وہ کھانا کھانے لگتا اور ایک حد تک اس کے جسم اور عقل کو ترقی ہوتی جاتی پھر تنزل شروع ہوتا پھر مر جاتا اسی طرح دنیا کی کل موجودات اور تمام واقعات کے لئے ایک اندازہ باندھ رکھا ہے کوئی چیز اس اندازے سے باہر نہیں جا سکتی ۱۲

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ

کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں (پھرتا) پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا

اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ

کہ اس کے ساتھ ہو کر (وہ بھی لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراتا یا اس پر کوئی خزانہ (غیب سے) برسا ہوتا یا (زیادہ نہیں تو) اس کے پاس

جَنَّةٌ يَّأْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸

(ایک) باغ (ہی) ہوتا کہ اس سے کھایا (پیا) کرتا اور یہ ظالم (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایسے آدمی کے پیچھے ہو لئے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

(اے پیغمبر) دیکھو تو سہی یہ لوگ تمہاری نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں جس کا ضروری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ آپ گمراہ ہو گئے اور (کسی طرح) راہ پر نہیں آسکتے

سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ

(خدا کے ہاں کسی چیز کی بھی کمی نہیں) وہ ایسا بابرکت ہے کہ چاہے تو (ایک باغ کیسا) اس سے بہتر (بہتیرے) باغ تمہارے لئے (موجود) کردے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا

جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں اور (باغوں کے علاوہ) تمہارے (رہنے کے) لئے محل (تیار) کردے اصلی بات یہ ہے کہ (یہ سب شرارتیں اس لئے ہیں کہ)

بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا

یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور جو لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھیں ان کے لئے ہم نے دوزخ تیار کر رکھی ہے جب

رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَاِذَآ

وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (دیکھتے ہی جوش مارے گی اور یہ دور ہی سے) اس کا جوش و خروش سنیں گے اور جب

اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳

دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت (ہی موت) پکاریں گے

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ

(فرشتے ان کے جلانے کو کہیں گے کہ) ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

ع ۱ ۹ ۱۲

ف قرآن میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ دوزخیوں کی کھالیں جل جل کر اور گل گل کر گر پڑیں گی اور پھر نئی کھال پیدا ہو گی۔ یہ بھی ایک طرح کی موت ہے تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ ایک موت اور ہلاک کو کیا پکارتے ہو اس سے تو تمہاری مصیبتوں کا خاتمہ نہیں ہوتا کیونکہ تم کو کئی دفعہ مرنا اور جینا اور عذاب بھگتنا ہے پکارنے ہو تو بہت سی موتوں کو پکارا

أَذٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً

کہ یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جس کا وعدہ پرہیزگاروں کے ساتھ کیا گیا ہے کہ وہ اُن (کی پرہیزگاری) کا صلہ ہوگا

وَّمَصِيرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا

اور (اُن کا) آخری ٹھکانا۔ جو چیز وہ چاہیں گے اُن کے لئے وہاں موجود ہوگی (اور وہ اُسی حال میں) ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اے پیغمبر) یہ ایک وعدہ

مَّسْئُولًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ

(اور وعدے کے ساتھ اُس سے) طلب کیا جا سکتا ہے اور جس دن خدا (تمام) کافروں کو اور اُن معبودوں کو جن کو (یہ لوگ) خدا کے سوا پوجتے ہیں اپنے

أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوا

کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ (آپ سے) آپ رستے سے بھٹک گئے (ان کے معبود) عرض کریں گے

سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ

کہ تو پاک (ذات) ہے (ہم تو خود بندے تھے) ہم کو بات کسی طرح زیبا ہی نہ تھی کہ تیرے سوا (اپنے لئے) دوسرے (دوسرے) کارساز بناتے (تو ہم ان کے کارساز

وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

بلکہ (بات یہ ہوئی کہ) تو نے اِن کو اور ان کے بڑوں کو آسودگیاں دیں یہاں تک کہ (تیری) یاد کو بھلا بیٹھے اور یہ (آپ ہی) ہلاک ہونے والے لوگ تھے (اس

كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم

تمہارے ان معبودوں نے تو تمہاری (ساری) باتوں میں تم کو جھٹلایا تو اب تم نہ تو (ہمارے عذاب کو اپنے اوپر سے) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور (لوگو!) اسی طرح جو

مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿۱۹﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ

تم میں سے (شریکِ خدا بنا کر) ظلم کرے گا ہم اُس کو (آخرت میں) بڑے (سخت) عذاب (کا مزا) چکھائیں گے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا

وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں (بھی) چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾

ایک کو ایک کے لئے آزمایش (کا ذریعہ) قرار دیا ہے۔ تو (مسلمانو) تم (اب بھی) کافروں کی ایذاؤں پر صبر کرو گے (یا نہیں) اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار (سب کے حال کو) دیکھ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو خدا نے پیغمبر بھیجے اور لوگوں کی حالتیں مختلف رکھیں کوئی ایمان لائے اور کوئی کافر ہوئے کوئی امیر ہیں کوئی غریب یہ سب امتحان ہیں پیغمبروں کا امتحان یہ ہے کہ اُمت کی نافرمانی پر صبر کر کے تبلیغ رسالت کے کام میں لگے رہیں۔ اُمت کا امتحان یہ کہ پیغمبر کے سمجھانے پر کاربند ہوں اور رسم و رواج اور بڑوں کی تقلید کی پروا نہ کریں امیروں کا امتحان ہے کہ غریبوں کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھیں اور اُن کی امداد کریں غریبوں کا امتحان یہ کہ اگر اُن کو نظرِ حقارت سے دیکھیں تو یہ تنگ دل نہ ہوں۔ بہرکیف دنیا امتحان کا گھر ہے ہر شخص کو اُس کی حالت میں آزمایا جاتا ہے۔ اور امتحان کے نتیجے عاقبت میں ظاہر ہوں گے ۱۲

ع ۲
۱۱
۱۷

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جو لوگ (عاقبت میں) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ (اس قسم کی باتیں بھی) کہا کرتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُترے

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں (تو یقین کریں) ان لوگوں نے اپنے دل میں اپنی بڑی وقعت لگا رکھی ہو

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

اور حد (انسانیت) سے بہت بڑھ گئے ہیں جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اُس دن (ان) گنہگاروں کو

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ

کوئی خوشی (نصیب) نہ ہوگی اور (فرشتوں کو دیکھکر) کہیں گے کہ دور دفان ف۱ اور (دنیا میں)

اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

جو یہ لوگ عمل کر گئے ہیں اب ہم اُن کے اعمال کی طرف متوجہ ہونگے اور اُن کو (اس طرح رائگاں) کر دینگے (جیسے) بکھری ہوئی دھول جنت والوں کا

يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ

اُس دن یہ حال ہوگا کہ اُن کا ٹھکانا بھی بہتر سے بہتر اور خوابگاہ بھی عمدہ سے عمدہ اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائیگا

بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ

(اور وہ بدلی اُس کے اندر سے نمودار ہوگی) اور (اُسی بدلی میں) فرشتے جوق جوق اُتارے جائیں گے اُس دن حقیقی سلطنت (خدائے) رحمن (ہی) کی

وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

اور وہ دن کافروں پر (بڑا) سخت ہوگا اور جس روز نافرمان آدمی مارے افسوس کے

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

اپنے ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا اے کاش میں بھی رسول کے ساتھ (دین کی) رستے لگ لیتا

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ

ہائے میری کمبختی کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا اُس نے تو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو خدا نے پیغمبر بھیجے اور لوگوں کی حالتیں مختلف رکھیں کوئی ایمان لائے کوئی کافر رہے کوئی امیر ہیں کوئی غریب یہ سب امتحان ہیں پیغمبروں کا امتحان یہ ہے کہ اُمت کی نافرمانی پر صبر کر کے تبلیغ رسالت کے کام میں لگے رہیں۔ اُمت کا امتحان یہ کہ پیغمبر کے سمجھانے پر کاربند ہوں اور رسم و رواج اور بڑوں کی تقلید کی پروا نکریں امیروں کا امتحان یہ کہ غریبوں کو نظر حقارت سے نہ دیکھیں اور اُن کی امداد کریں غریبوں کا امتحان یہ کہ امیر اگر ان کو نظر حقارت سے دیکھیں تو تنگدل نہ ہوں بہر کیف دنیا امتحان کا گھر ہے ہر شخص کو اُس کی حالت میں آزمایا جاتا ہے اور امتحان کے نتیجے عاقبت میں ظاہر ہوں گے ١٢

عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

نصیحت کے آئے پیچھے بھی مجھے اُس سے بہکا دیا اور شیطان (کا تو قاعدہ ہی کہ وقت پڑے پر) انسان کو

خَذُوْلًا ۝۲۹ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا

چھوڑ کر الگ جا ہوا اور (اُس وقت پیغمبر ف۱ (خدا کی جناب میں) عرض کریں گے کہ ای میرے پروردگار میری اُمت نے اِس

الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۳۰ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ

قرآن کو بکواس سمجھا اور (ای پیغمبر جس طرح تمھارے زمانے کے کافر تمھارے دشمن ہیں) اسی طرح ہم گنہگاروں کو ہر ایک نبی کا

الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا ۝۳۱ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

دشمن بناتے آئے ہیں اور (لوگوں کی) ہدایت دینے کو اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے کو تمھارا پروردگار بس ہے اور کافر

كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ

کہتے ہیں کہ اِس پیغمبر پر قرآن سارے کا سارا ایک ہی دفعہ کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم کہتے ہیں کہ جیسا وقتاً فوقتاً اُترا ہی) ایسا ہی (اُترنا چاہیے تھا)

لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا ۝۳۲ وَ لَا یَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ

(اور اس میں مصلحت یہ ہی کہ ہم وقتاً فوقتاً) اُس کے ذریعے سے تمھارے دل کو تسکین دیتے رہیں اور (اسی سبب سے) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اُتارا اور یہ لوگ (اعتراض کے)

اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ۝۳۳ ؕ اَلَّذِیْنَ

تمھارے پاس (جیسی کر) لائیں ہم قرار واقعی جواب اور عمدہ توجیہ تم کو بتا دیتے ہیں جو لوگ

یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓىِٕكَ شَرٌّ

(قیامت کے دن) اپنے مونہوں کے بل (گھسیٹ گھسیٹ کر) جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہی لوگ بد تر جگہ (یعنی دوزخ) میں ہونگے

مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝۳۴ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور (سب سے) زیادہ گمراہ ف۲ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عنایت کی

وَ جَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ۝۳۵ ۚ فَقُلْنَا

اور اُن کے بھائی ہارون کو (اُن کا) مددگار (بنا کر اُن) کے ساتھ کر دیا پھر ہم نے حکم دیا

ف۱ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

ف۲ گمراہ سے اس جگہ یہ مراد ہو کہ جانا چاہیے تھا جنت میں لیکن اپنی بدکرداری سے بھٹک کر جہنم میں آ پڑے ۱۲

مع عند المتقدمین ۱۲

ع ۱۴ ۳ / ۱

اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ط فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ط ﴿۳۶﴾

کہ دونوں بھائی اُن لوگوں کے پاس جاؤ جو ہماری (قدرت کی) نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (چنانچہ دونوں گئے اور سمجھایا اور انھوں نے نہ مانا) تو ہم نے اُن کا کھوج ہی کھو دیا

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ

اور قوم نوح نے بھی جب (ہمارے) رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو غرق کر دیا اور اُن کو لوگوں کے لئے

آيَةً ط وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَثَمُودَا وَ

نشان (عبرت) بنا دیا اور ہم نے نافرمان لوگوں کے لئے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے اور اسی طرح عاد اور ثمود اور

أَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

خندق والوں ف اور اُن کے بیچ بیچ میں اور بہت سی اُمتوں کو (ہم نے ہلاک کر مارا) اور سبھی کو تو ہم نے (اور لوگوں کی)

الْأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي

مثالیں دے دے کر سمجھایا تھا (مگر کسی نے نہ سمجھا) اور ہم نے سب کا ستیاناس کر دیا اور یہ (کفار مکہ) ضرور (قوم لوط کی) اُس بستی پر ہو کر گزرے ہیں

أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ط أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ج بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

جس پر بُرا پتھراؤ برسایا گیا تھا تو کیا انھوں نے اُس کو دیکھا نہ ہو گا مگر (بات یہ ہے کہ) ان لوگوں کو (مرے پیچھے دوبارہ) جی اُٹھنے کی توقع ہی نہیں

نُشُورًا ﴿۴۰﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ط أَهَٰذَا

اور اے پیغمبر جب جب یہ لوگ تم کو دیکھتے ہیں تمھاری ہنسی ہی بناتے ہیں (اور چھیڑنے کے طور پر کہتے ہیں) کہ کیا یہی (حضرت) ہیں

الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿۴۱﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا

جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم بتوں (کی پرستش) پر ثابت قدم نہ رہیں تو اس شخص نے ہم کو

عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ط وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ

ہمارے معبودوں سے منحرف کر ہی دیا تھا اور چند روز بعد (قیامت کے دن)

حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۴۲﴾ أَرَأَيْتَ

جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو جان لیں گے کہ (دونوں فریقوں میں) کون گمراہ تھا (اے پیغمبر) کیا تم نے

ف رس کے معنوں میں بہت اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کنواں تھا کوئی کہتا ہے گاؤں۔ کوئی کہتا ہے کن اور جب اس کے معنوں میں اختلاف ہے تو لامحالہ اصحاب الرس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون لوگ تھے کس نبی کی امت تھے کیونکر ہلاک ہوئے بعض مفسروں نے اس کے معنے خندق کے بھی لکھے ہیں۔ ہم نے یہی شق اختیار کر لی ہے کیونکہ عربی میں خندق کو اخدود بھی کہتے ہیں و اصحاب الاخدود کا بیان اخیر پارہ کی سورۂ بروج میں ہے وہ لوگ بت پرست تھے اور ایک خندق کھود کر اس میں آگ دہکا رکھی تھی جبرا لوگوں سے بت پرستی کراتے جو انکار کرتا اُس کو آگ کی خندق میں جھونک دیتے مولوی روم نے اپنی مثنوی میں اُس کی پر درد حکایت لکھی ہے اور اُس کا ماخذ حدیث ہے ۱۲

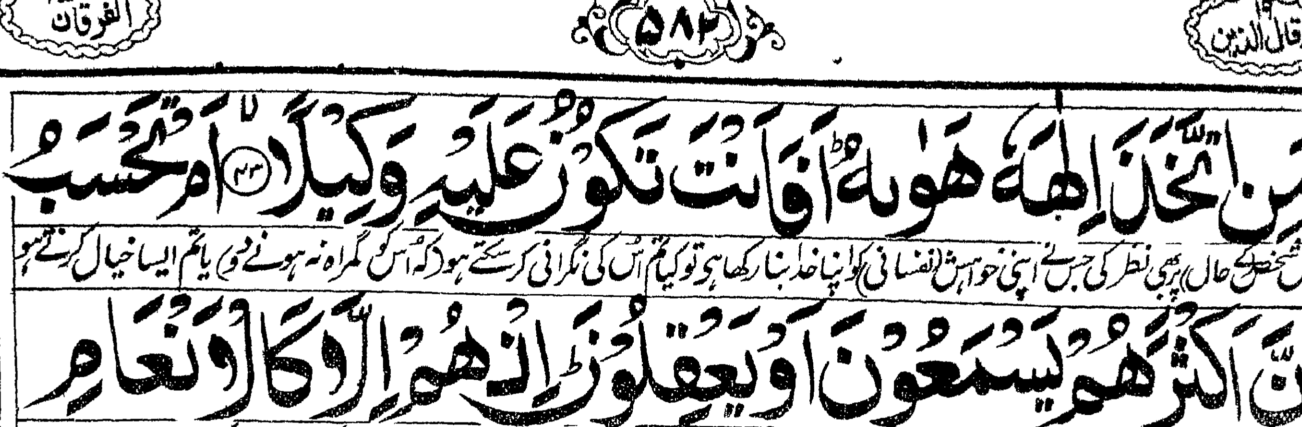

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ

اُس شخص کے حال پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو کیا تم اُس کی نگرانی کر سکتے ہو (کہ اُس کو گمراہ نہ ہونے دو) یا تم ایسا خیال کرتے ہو

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

کہ ان (کافروں) میں اکثر (بات کو) سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو بس چوپایوں کی طرح کے ہیں

بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ

بلکہ (اُن سے بھی) گئے گزرے ہیں (۱) کیا تم نے اپنے پروردگار کی (اس شان) پر نظر نہیں کی کہ وہ سائے کو کیونکر پھیلا رکھتا ہے

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾

اور اگر چاہتا تو اُس کو (ایک حالت پر) ٹھہرا ہوا کر دیتا (لیکن ہم اُس کو پھیلاتے رہتے ہیں) پھر ہم نے آفتاب کو اُس کا سبب (ظاہر) ٹھہرا دیا ہے

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

پھر ہم اُس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں ف اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تمہارے لئے رات کو

لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

پردہ پوش اور نیند کو (موجب) راحت بنایا اور دن کو (اس غرض سے) بنایا کہ لوگ چلیں پھریں اور وہی (قادر مطلق) ہے جو

الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾

اپنی رحمت (یعنی مینہ) کے آگے آگے ہواؤں کو (مینہ کی) خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے اور ہم ہی آسمان سے پانی اُتارتے ہیں پاک (صاف)

لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا

تاکہ اُس کے ذریعے سے ایک شہر (کی زمین) مردہ (یعنی پرتی) میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات یعنی بہت سے چارپایوں

وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۡ

اور آدمیوں کو اُس سے سیراب کریں اور ہم ہی نے لوگوں میں مختلف مقدار سے پانی کو تقسیم کیا تاکہ لوگ متنبہ ہوں

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

لیکن اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ بھی احسان نہ مانا اور اگر ہم چاہتے تو

ع ۱۰ / ۴

ف مطلب یہ ہے کہ جہاں زمین آسمان چاند سورج ستارے اور کیا اور کیا خدا کی ہستی اور اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح سایہ بھی خدا کی ہستی اور اُس کی قدرت پر دلالت کرتا ہے گو اُس کا سبب ظاہر آفتاب کا سامنے آنا ہے لیکن سب چیزوں اور سب واقعات کا سبب اصلی خدا ہے اگر وہ چاہتا تو سایہ کو ایک ایسی چیز بناتا جس کو آفتاب سے کچھ تعلق نہ ہوتا آفتاب طلوع کرتا اور دوپہر تک سر پر آ جاتا اور پھر ڈھلتا یہاں تک کہ غروب ہو جاتا اور سایہ ایک ہی حالت پر رہتا لیکن اب خدا نے سایہ کو ایسی چیز بنایا ہے جو آفتاب کی وجہ سے گھٹتی بڑھتی ہے پھر شام کے وقت سایہ بڑھتے بڑھتے آخر کو ناپید ہو جاتا ہے اور اسی جگہ ظلمت شب آتی ہے سایہ کے معدوم ہو جانے کو فرمایا اُسکو ہم اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں جیسا ایک مقام پر فرمایا ہے کہ جب لوگ سوتے ہیں تو ہم سب کی روحوں کو اپنی طرف بلا لیتے ہیں ۱۲

فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا

ہر بستی میں (ایک) ڈر سنانے والا (یعنی پیغمبر) اُٹھا کھڑا کرتے تو (ای پیغمبر تم) کافروں کا کہنا مانو (کہ ان کو دعوتِ اسلام میں کسی طرح کی کوتاہی کرنے) اور

كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

بڑے زور سے کرو اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے دو دریاؤں کو لا آپس میں ملایا ایک (کا پانی) میٹھا مزے دار

وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

اور ایک (کا) کھاری کڑوا اور دونوں میں ایک روک اور اٹل آڑ بنا دی

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَ

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے پانی (یعنی منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی اور کسی کا داماد بہو بنایا اور

كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا

(ای پیغمبر) تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے وہ اور کافر خدا کے سوا ان (جھوٹے معبودوں) کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو نفع پونہچا سکتے ہیں اور نہ

يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

اُن کو نقصان پونہچا سکتے ہیں اور کافر تو اپنے پروردگار (کی مخالفت) پر ہمہ وقت کمر بستہ ہے اور (ای پیغمبر) ہم نے تم کو صرف اس لیے بھیجا ہے

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا

کہ (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری سناؤ اور (بدوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ (ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہاں

مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَي الْحَيِّ

(میری مزدوری اگر ہے تو بس یہ ہے کہ) جو چاہے اپنے پروردگار تک پونہچنے کا رستہ اختیار کرلے اور (ای پیغمبر) اُس زندہ (خدا) پر بھروسہ رکھو

الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

جس کو موت نہیں اور اُس کی حمد (و ثنا) کے ساتھ اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اُس (خدا) کا

خَبِيْرَا ﴿۵۸﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

با خبر ہونا تجکو بس کرتا ہے ف۳ جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب کو

ف۱ سمندر دو طرح کے ہیں کوئی کھاری کوئی میٹھا اور ان میں خشکی یعنے زمین حائل ہے اور کہیں کہیں ایسا بھی ہے کہ میٹھا اور کھاری سمندر ایک ہی جگہ ملا ہوا ہے اور دونوں کا پانی اس طرح بہتا ہے کہ ایک سے ایک ملنے نہیں پاتا ۱۲

ف۲ آیت کے دو معنے ہوسکتے ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کوارپنے تک اپنے ماں باپ سے تعلق رکھتا ہے اور جس خاندان کا ہے اس کا بیٹا بیٹی ہوتا ہے یا سمجھا جاتا ہے پھر اس کا بیاہ ہوتا ہے اور دوسری جگہ اس کا تعلق شروع ہوتا جہاں وہ داماد یا بہو کہلاتا ہے پس دو حالتیں انسان پر طاری ہوتی ہیں۔ دوسرے معنے یہ ہوسکتے ہیں کہ لفظ نسب سے مرد اور لفظ صہر سے عورت مراد ہو اس طرح پر کہ شرع کی رو سے نسب مردوں سے لیا جاتا ہے عورتوں کو اس میں کچھ دخل نہیں تو اس صورت میں نسب کے معنے ہوئے صاحب نسب اور صہر کے معنے ہوئے وہ جو صاحب نسب نہیں یعنی عورت کیونکہ کچھ بھی ہو انسان کی ہر ایک حالت سے خدا کی قدرت ظاہر ہے کہ ایک نطفے میں اس سے اسقدر تصرفات کئے ۱۲

ع ۸

ف۳ یعنی وہ خود ان سے سمجھ لے گا ۱۲

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ

چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش (بریں) پر جا براجا (وہی خدائے) رحمٰن (ہی) تو اُس (کی شان) کو تو کسی باخبر ہی سے پوچھنا چاہیئے

خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ

(یہ کافر بے خبر کیا جانیں) اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ (خدائے) رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں رحمٰن کیا چیز ہے؟

أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ

کیا جس کے آگے تم ہمیں (سجدہ کرنے کو) کہو اُسی کو سجدہ کرنے لگیں اور رحمٰن کا نام سُن کر اُن کو اور زیادہ نفرت ہوتی ہے ف۱ خدا (کی ذات بڑی) بابرکت (ذات) ہے جس نے

فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾

آسمان میں برج بنائے اور (برجوں کے علاوہ) اُس میں (آفتاب کی جگمگاتی) مشعل اور نورانی چاند بنایا

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے رات اور دن کو بنایا (کہ) ایک کے بعد ایک آتے جاتے رہتے ہیں اور یہ سب کچھ) اُن لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے (بنایا) جو (نظام عالم میں)

أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ

یا (خدا کے احسانات کی) شکرگزاری کا ارادہ رکھتے ہیں اور (خدائے) رحمٰن کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر

هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَ

فروتنی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل اُن سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (اُن کو) سلام کریں (اور الگ ہو جائیں) اور

الَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ

جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کریں اور (دست بستہ) کھڑے رہیں (یعنی نماز پڑھیں) اور جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا

دعائیں مانگا کریں کہ اے ہمارے پروردگار عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ) دوزخ کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَ

(بڑی بھاری) مصیبت ہے (اور تھوڑی دیر ٹھہرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو وہ (دونوں حالتوں میں) بُری جگہ ہے اور

السجدۃ ۵ ع ۱۶ ۳

ف۱ وہ ایسے لکیر کے فقیر تھے کہ اللہ کو تو مانیں اور رحمٰن کے نام سے بدکیں۔ جب کوئی قوم برباد ہونے کو ہوتی ہے اُس کا یہی حال ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ

اور وہ کہ جب خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ اُن کا خرچ

ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

افراط وتفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ

اور نا حق (ناروا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

اور جو شرک اور گناہ) مذکورہ بالا کرے گا وہ (اپنے) گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اُس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

(شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل و خوار ہو کر) اسی حال میں ہمیشہ رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا

حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور

عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ

(اس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (ہاں خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا) اور (نیز وہ جو)

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً) بیہودہ مشغلوں کے پاس سے ہو کر گزریں تو وضعداری کے ساتھ گزر جائیں

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا

اور نیز وہ لوگ کہ جب اُن کو اُن کے پروردگار کی آیتیں سُنا سُنا کر نصیحت کی جائے تو اندھے اور بہرے ہو کر اُن پر نہ گریں

وَعُمْيَانًا ۝٧٣ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا

(ارادت مندانہ سنیں اور نصیحت پکڑیں) ف۱ اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو

مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ

ہماری بیبیوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما

اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۲

اِمَامًا ۝٧٤ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ

یہی لوگ ہیں جن کو اُن کے صبر کے بدلے (بہشت میں)

الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ

(رہنے کو) بالاخانے ملیں گے اور

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝٧٥ خٰلِدِيْنَ

وہاں دعا و سلام کے ساتھ اُن کا استقبال کیا جائے گا (سوا الگ) (اور یہ لوگ) بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

فِيْهَا ط حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝٧٦

(بہشت بھی کیا ہی اچھی جگہ ہے) تھوڑی دیر ٹھہرنے کے لئے ہو تو اور ہمیشہ رہنے کے لئے ہو تو

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ج

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم خدا کو نہ بلاؤ تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ

سو تم نے اُس کی آیتوں کو جھٹلایا پس اب تو

يَكُوْنُ لِزَامًا ۝٧٧

اُس کا وبال (تمہارے سر) پڑ کر رہے گا ف۳

ف۱ جب پیغمبر صاحب قرآن شریف پڑھ کر سناتے ہوتے تو کافر و منافق بھی تماشے کے طور پر ہجوم کرتے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے لیکن اُن کا یہ گرے پڑنا کچھ خضوع اور خشوع سے نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ اُن آیتوں کو نہ سمجھتے تھے اور نہ سمجھنے کا قصد کرتے تھے اُن کو چاہیے تھا کہ آیتوں کے مطالب میں غور کرتے اور اُن کو ارادت و عقیدت سے سنتے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ ہم سے جو نسل چلے وہ ہماری دیکھا دیکھی پرہیزگار ہو اور پرہیزگاری میں ہم اُن کے امام ہوں وہ ہمارے مقتدی یا نسل کی بھی تخصیص کیوں کر مطلب ہو کہ ہم کو ایسا نیک بنا کہ لوگ ہمارے اچھے نمونے دیکھکر پرہیزگاری اختیار کریں ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے بھیجنے اور کتابوں کے اتارنے سے خدا کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے بلکہ بندے مصیبت پڑنے پر اُس کو بلاتے ہیں تو وہ اُن کے حال پر شفقت فرماتا اور چاہتا ہے کہ دوزخ میں نہ پڑیں سو جو لوگ خدائی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں عذاب کے مستحق ہیں اور وہ اُن کے سر سے کسی طرح ٹل نہیں سکتا ۱۲

الربع ع ۶ ۷

سورة الشعراء نزلت بمكة الا قوله والشعراء يتبعهم

۲۶

الغاون فالمدنيت ثم النمل وهي مائتان وسبع وعشرون آية

بسم الله الرحمن الرحيم

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

طسٓمٓ ① تلك آيت الكتب المبين ②

طٰسم یہ (سورت بھی) اُسی کتاب (یعنی قرآن) کی چند آیتیں ہیں جس کا مطلب صاف (اور واضح) ہے

لعلك باخع نفسك الا يكونوا

(اے پیغمبر تم تو کچھ اس طرح تنگدل ہو رہے ہو کہ) شاید تم خودکشی کر بیٹھو کہ یہ لوگ

مؤمنين ③ ان نشأ ننزل عليهم

ایمان کیوں نہیں لاتے ہم چاہیں تو ان لوگوں پر

من السماء آية فظلت أعناقهم

آسمان سے ایک (زبردست) نشانی اُتاریں اور ان کی گردنیں

لها خاضعين ④ وما يأتيهم من

اُس کے آگے جھک کر رہ جائیں وا اور (ان لوگوں کا دستور ہے کہ) جب کبھی

ذكر من الرحمن محدث الا كانوا

(خدائے) رحمٰن کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت (کی نئی بات) آتی ہے تو

عنه معرضين ⑤ فقد كذبوا

اُس سے مُنہ پھیرے بدون نہیں رہتے سو (خیر) انھوں نے جھٹلایا تو ہے

الربع

وا نشانی سے مراد ہے عذاب یا معجزہ غرض کوئی ایسا واقعہ جو منکروں کو ایمان لانے پر مجبور کرے ۔

فَسَيَأْتِيهِمْ أَنۢبَٰٓؤُا۟ مَا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟

مگر عنقریب اُن کو اُس (عذاب) کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے کیا ان لوگوں نے زمین (میں ہماری قدرتوں) پر

إِلَى ٱلْأَرْضِ كَمْ أَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِى

نظر نہیں کی کہ ہم نے ہر ایک قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں کس کثرت سے اُس میں اُگائی ہیں بے شک

ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اس میں بھی خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے مگر (اس پر بھی) ان میں کے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار البتہ وہ

ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱئْتِ ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ

زبردست رحم والا ہے ف اور (اے پیغمبر) ایک وقت وہ بھی تھا کہ تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ان ظالم لوگوں

ع ۹ / ۵

ف زبردست ہے کہ چاہے تو کفر کی ابھی سزا دے اور رحم والا ہے کہ فوراً سزا نہیں دیتا

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ﴿١٢﴾

(یعنی) فرعون کی قوم کے پاس جاؤ کیا یہ لوگ (ہمارے غضب سے) نہیں ڈرتے موسیٰ نے عرض کیا اے میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں) مجھے جھٹلائیں (نہیں)

وَيَضِيقُ صَدْرِى وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِى فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَٰرُونَ ﴿١٣﴾

اور (بات کرنے میں) میرا دم رُکتا ہے اور میری زبان (اچھی طرح) نہیں چلتی تو ہارون کو کہلا بھیج (کہ وہ میرا ساتھ دیں)

وَلَهُمْ عَلَىَّ ذَنۢبٌ فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۖ فَٱذْهَبَا

اور میرے ذمے قبطیوں کا ایک تاوان بھی ہے (کہ میں نے ایک قبطی کو مار دیا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں اس کے بدلے میں) مجھ کو مار (نہ) ڈالیں فرمایا ہرگز نہیں (تم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا) تم دونوں بھائی

بِـَٔايَٰتِنَآ ۖ إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ ﴿١٥﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَآ

ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں (اور جو گفتگو تمہارے اُن کے درمیان ہو گی اُس کو) سنتے رہیں گے غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو

إِنَّا رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٧﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ﴿١٨﴾

کہ ہم تمام جہان کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں (اور) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کیجئے (چنانچہ موسیٰ و ہارون خدا کا حکم لیکر فرعون پاس گئے)

قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ

(تو فرعون نے) کہا (موسیٰ!) کیا ہم نے تم کو اپنے ہاں (رکھکر) بچہ سا نہیں پالا اور (تیری) اتنی عمر ہونے آئی تو

عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ

اپنی (اس) عمر میں سے برسوں ہمارے ہاں رہا اور تو نے ایک حرکت (اور بھی کی تھی) جو کی تھی (یعنی خونِ قبطی) اور تو

مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ

(بڑا ہی) ناشکرا ہے (موسیٰ نے) کہا اُن دنوں میں وہ (حرکت) کر بیٹھا اور میں

الضَّالِّينَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي

غلطی پر تھا پھر جب مجھکو تم سے ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا پھر (ایک عرصے کے بعد)

رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

میرے پروردگار نے مجھکو (پیغمبری کے) اختیارات عطا فرمائے اور پیغمبروں میں سے مجھکو بھی (ایک پیغمبر) بنایا اور یہ (بھی کوئی) احسان ہے

تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا

جس کی آپ مجھ پر منت رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا ف۱ فرعون نے پوچھا اور

رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

تمام جہان کا پروردگار کیا ہے (جس کی طرف سے تم نے اپنا آنا بیان کیا) موسیٰ نے کہا (وہی) آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب کا پروردگار

إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ

اگر تم لوگ یقین کرو۔ فرعون نے اپنے مصاحبوں سے جو اُس کے اردگرد (بیٹھے) تھے کہا کیا تم موسیٰ کی باتیں نہیں سنتے (موسیٰ نے) کہا

رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي

(وہی) تم لوگوں کا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار (فرعون نے پھر اپنے مصاحبوں سے خطاب کر کے کہا) یہ تمہارا رسول جو

أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا

تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باولا ہے موسیٰ نے کہا (وہی) پورب اور پچھم اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي

اُن دونوں میں ہے سب کا مالک اگر تم کچھ عقل رکھتے ہو ف۲ (آخر کار فرعون نے موسیٰ سے) کہا کہ اگر میرے سوا کسی اور کو تو نے خدا مانا

ف۱ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام پر پرورش کا احسان رکھا تو موسیٰ نے اُس کا جواب دیا کہ اگر خالص احسان ہوتا تو احسان تھا۔ مگر میری پرورش کی ایک خاص وجہ تھی کہ تم نے بنی اسرائیل کو قید کر رکھا تھا اُن میں جو لڑکا پیدا ہوتا مروا ڈالتے تھے میں اسی شورش میں پیدا ہوا اور میری والدہ نے تمہارے ڈر سے صندوق میں رکھکر دریائے نیل میں ڈال دیا صندوق تمہاری محل سرا میں پہنچا اور تمہاری بی بی کے دل میں خدا نے رحم ڈالا اور مجھکو نکلوا کر پرورش کرایا تو یہ ساری باتیں بنی اسرائیل کے تمہارے پنجۂ غضب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہوئیں نہ بنی اسرائیل تمہارے ہاں قید ہوتے اور نہ میں تمہارے ملک میں پیدا ہوتا اور نہ میری والدہ مجھکو دریا میں ڈالتیں اور نہ میں تمہارے محل تک پہنچتا اور نہ تمہارے ہاں میری پرورش ہوتی پس میری پرورش کی اصلی وجہ تمہارا ظلم ہے جو تم بنی اسرائیل پر کرتے تھے اور جب ظلم اصلی وجہ ہے تو ایسی پرورش کا کچھ احسان نہیں اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ احسانِ (پرورش) جو تم مجھ پر رکھتے ہو کیا اسی کے بدلے میں تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ۱۲

ف۲ فرعون موسیٰ سے خدا ہونے کی دلیل چاہتا تھا از قسم مشاہدہ اور ایسی دلیل خدا کے بارے میں نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اسواسطے کہ انسان ضعیف البنیان کو ایسے حواس نہیں مرے گئے جن کے ذریعے سے خدا انسان کے حواس کی گرفت میں آسکے پس موسیٰ [illegible] فرعون اور [illegible] دیا [illegible] عقلی گواہی سے قائل کرتے تھے یعنی مخلوقات سے خالق کے ہونے پر استدلال کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے تھے اِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ یعنی اگر تم کو عقل ہے اور عقلی شہادت تم کو یقین لانے کی ہے تو یہی مخلوقات خدا کے ہونے کی دلیل ہیں اور اگر سرے سے عقل ہی نہیں یا عقل اور شہادتِ عقلی کا یقین نہیں تو یہ دخل کٹ حجتی ہے ۱۲

اَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

تو میں تجکو قیدیوں میں (لیجا داخل) کرونگا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا اگر میں ایک کھلا ہوا معجزہ بھی آپ کو لا دکھاؤں تو بھی؟

قَالَ فَأْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

(فرعون نے) کہا اگر تو سچا ہے تو اُس کو لا دکھا) اس پر (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی کو ڈال دیا

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک صریح اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ نکالتے کے ساتھ سب دیکھنے والوں کی نظر میں بڑا چمک رہا تھا

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

فرعون نے اپنے درباریوں سے جو اُس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہا اس میں شک نہیں کہ یہ تو کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ

تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو اب تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو (درباریوں نے) عرض کیا حضور! موسیٰ اور اُس کے بھائی (کے معاملے) کو (چند روز) ملتوی رکھیں اور

فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

شہروں میں (جادوگروں کے) جمع کرنے کو ہرکارے روانہ فرمائیں کہ وہ تمام بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو پکڑ لا حاضر کریں ف۱ غرض (دن مقرر ہوا) اور اُس

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ

روز مقرر کے وعدے پر جادوگر جمع کئے گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ (اب تک تو خیر تم لوگ الگ تھلگ رہے ہو اب ایسے موقع پر بھی) تم کو

مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ

جمع ہوگے یا نہیں؟ اگر جادوگر (یعنی موسیٰ اور اُس کے ساتھی) ہی غالب رہے تو شاید ہم اُن ہی کا دین

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

اختیار کر لیں ف۲ تو جب جادوگر (ملک کے اطراف و جوانب سے) آحاضر ہوئے تو اُنھوں نے فرعون سے کہا

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ

کہ بھلا ہم ہی غالب رہے تو ہم کو (سرکار سے) کچھ انعام بھی ملے گا (فرعون نے) کہا ہاں (ضرور)

ع ۲

ف۱ الحشرین کے لفظی معنے ہیں اکٹھا کرنے والے اور مراد وہ لوگ جو شہروں میں جائیں اور جادوگروں کو سمیٹ کر لے آئیں ہم نے ہرکارے ترجمہ کر دیا ہے مگر اُس کے ساتھ جادوگروں کے جمع کرنے کو اور بڑھا دیا ہے

ف۲ فرعون کو حضرت موسیٰ کی نسبت شروع سے جادوگر ہونے کا یقین تھا اور ساتھ ہی یہ بھی یقین تھا کہ اپنے جادوگروں سے اُن کو ہرا دیگا تو اُس نے یہ منادی ہنسی کے طور پر کرائی اُس کا اصل مقصود لوگوں کو جمع کرنا تھا اور بس تو اس صورت میں جادوگروں سے مراد موسیٰ اور ہارون اور اُس کے ساتھی بنی اسرائیل ہوئے یا جادوگروں سے مراد وہ جادوگر ہیں جن کو فرعون نے جمع کیا تھا تو منادی کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہمارے جادوگر غالب ہوئے تو ہم اُنھیں کا دین اختیار کر لینگے مگر فرعون کا یہ کہنا بھی ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اُس کے جادوگر پیغمبری کے دعویدار نہ تھے اور نہ اپنے دین کی دعوت کرتے تھے بلکہ فرعون کی رعایا میں سے مبتذل لوگ سمجھے جاتے تھے ۱۲

وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

اور (انعام کا کیا مذکور ہے) غالب بننے کی صورت میں تو تم (بارگاہِ شاہی کے) مقرب بنا لئے جاؤ گے۔ موسیٰ نے (جادوگروں سے) کہا جو کچھ تم کو

مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

ڈالنا منظور ہو (میدان میں) ڈال چلو۔ اس پر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور بولے کہ فرعون کے اقبال سے

اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ

ہم ہی غالب رہیں گے اِس پر موسیٰ نے اپنا عصا (میدان میں) ڈالا تو بس وہ

تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْۤا

اُن (شعبدوں) کو جو جادوگر بنا کر لائے تھے ایک دم سے لگا نگلنے یہ دیکھکر جادوگر (ایسے متاثر ہوئے کہ) سجدے میں گر پڑے (اور لگے کہنے

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

کہ ہم تمام جہان کے پروردگار پر کہ (وہی) موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے (فرعون نے) کہا کیا

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ

اِس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے۔ ہو نہ ہو موسیٰ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو (خیر)

تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا ہم تمہارے ہاتھ اور پاؤں اُلٹے (سیدھے) کاٹیں اور

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

تم سب کو سولی دیں تو بھی۔ وہ بولے کچھ حرج کی بات نہیں ہم کو (تو بہر حال) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ ؑ

(اور) ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے گا اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے

ع ۳ ۱۸ ۷

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے نکلو (کیونکہ) تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ اِس پر

فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ

فرعون نے (لشکر جمع کرنے کے لئے) شہروں میں ہرکارے دوڑائے کہ بنی اسرائیل تھوڑی سی جماعت ہیں

وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ

اور انھوں نے ہم کو سخت ناراض کیا ہے اور (اگرچہ) ہماری جماعت (کثیر ہے مگر) ہمارا شیوہ احتیاط ہے (اس لئے تم کو مدد کے لئے بلاتے ہیں) غرض ہم نے

مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنٰهَا

فرعون کے لوگوں کو باغوں (سے) اور چشموں (سے) اور خزانوں (سے) اور عزت کی جگہ سے نکال باہر کیا اور (انجام کار) بنی اسرائیل کو

بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

اُن چیزوں کا وارث بنایا ف۱ تو فرعون کے لوگوں نے دن نکلتے نکلتے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا پھر جب دونوں جماعتیں (ایسی قریب ہوئیں کہ)

أَصْحٰبُ مُوْسٰىٓ إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

موسیٰ کے لوگ لگے کہنے کہ اب تو دشمن نے ہم کو آلیا (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں دیکھو میرے ساتھ میرا پروردگار ہے (اور) کوئی دم میں وہ مجکو (مخلصی کا) رستہ دکھائیگا

فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰىٓ أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ

پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر دے مارو چنانچہ (موسیٰ نے لاٹھی دے ماری اور) دریا پھٹ (کر ٹکڑے ٹکڑے ہو) گیا اور

كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَأَنْجَيْنَا

ہر ایک ٹکڑا گویا ایک بڑا اونچا پہاڑ تھا اور اسی موقع کے قریب ہم دوسرے لوگوں (یعنی فرعون والوں) کو بھی لوا لائے اور ہم نے

مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ أَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِيْ

موسیٰ اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے سب کو بچالیا پھر دوسروں (یعنی فرعون والوں) کو غرق کر دیا اس (واقعے) میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

ایک بڑی عبرت ہے اور فرعون کے لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمھارا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو ابراہیم کا حال پڑھکر سناؤ کہ جب انھوں نے

ع ۱۷ / ۸ — وقف لازم

ف۱ ایسا ہی (ہوا) اور ایسا ہی ہونا تھا ہے ۱۲ م

ف۱ فرعون کے غرق ہوئے پیچھے فوراً تو بنی اسرائیل ملک مصر پر مسلط ہوئے نہیں مگر ہاں ایک زمانۂ دراز کے بعد ایسے انقلاب واقع ہوئے کہ ملک مصر بھی بنی اسرائیل کی سلطنت میں شامل ہو گیا

ف۲ زبردست ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا۔ رحم والا ہے کہ اس زمانے کے کافروں کو فوراً سزا نہیں دیتا غرض قدرت اور درگزر دونوں صفتیں رکھتا ہے اور مناسب موقع پر دونوں صفتوں کو ظاہر فرماتا ہے ۱۲

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا

اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کو پوجتے ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی

عٰكِفِينَ ﴿٧٢﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٣﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ

سیوا کرتے رہتے ہیں (ابراہیم نے) پوچھا کہ بھلا جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری (کچھ) سنتے ہیں یا تم کو فائدہ

أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٥﴾

یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا یہ تو نہیں مگر ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا

قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٦﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٧﴾

(اس پر ابراہیم نے) کہا کہ کچھ خبر بھی ہے جن چیزوں کو تم اور تمہارے اگلے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہو

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٨﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٩﴾

یہ تو میرے (ایمان کے) دشمن ہیں ہاں (میرا سچا دوست تو) پروردگار عالم (ہے) جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی (دنیا و دین کی مشکلات میں) میری رہنمائی کرتا ہے

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٨٠﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨١﴾

اور جو مجھ کو (کھانا) کھلاتا اور (جو) مجھ کو (پانی) پلاتا ہے اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے

وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨٢﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيٓـَٔتِي

اور جو مجھ کو مارے گا (اور اس کے پیچھے) پھر (وہی) مجھ کو جلائے گا اور جو (بخشنے والا مہربان ہے اور) اس سے مجھ کو توقع ہے کہ روز جزا کو میرے قصور

يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٣﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ﴿٨٤﴾

معاف کرے گا ۔ اے میرے پروردگار مجھ کو (دین کی) سمجھ عنایت فرما اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں لیجا شامل کر

وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَاجْعَلْنِي مِن

اور آئندہ والی نسلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ ۔ اور

وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٦﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ

آرامگاہ جنت کے وارثوں میں سے مجھ کو بھی ایک وارث بنا اور میرے باپ کو بخش کہ وہ

الضَّآلِّينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٨﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ

گمراہوں میں سے ہیں اور جب لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو جس دن نہ مال ہی کام آئیگا

وَلَا بَنُونَ ﴿٨٩﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٩٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

اور نہ بیٹے (ہی کام آئیں گے) مگر (ہاں اُسی کی نجات ہوگی) جو پاک دل لیکر خدا کے حضور میں حاضر ہوگا اور جنت

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩١﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩٢﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ

پرہیزگاروں کے قریب لائی جائیگی اور دوزخ نکال کر گمراہوں کے سامنے کردی جائے گی اور اُن سے کہا جائے گا کہ خدا کے سوا جن کو تم

تَعْبُدُونَ ﴿٩٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٤﴾

پوجتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کرسکتے ہیں یا تمہاری طرف سے کچھ انتقام لے سکتے ہیں

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٥﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا

پھر وہ معبود اور گمراہ لوگ (جو اُن کی پرستش کرتے تھے) اور شیطان کے لشکر سب کے سب اوندھے مونہ دوزخ میں ڈھکیل دئے جائیں گے (اور گمراہ اور ان کے معبود

وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٧﴾ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٨﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم

وہاں آپس میں جھگڑنے لگیں گے (اور جھگڑتے وقت گمراہ لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے کہ بخدا ہم تو صریح گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو

بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿١٠٠﴾ فَمَا لَنَا

پروردگار عالم کے برابر سمجھتے تھے اور ہم کو تو بس (ان دوسرے) گنہگاروں نے گمراہ کیا تو (اب) نہ تو کوئی ہماری

مِن شَافِعِينَ ﴿١٠١﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠٢﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً

سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل سوز دوست پس (اے) کاش ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹ کے جانا ہو

فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

تو ہم ایمان لانے والوں میں (شامل ہوکر) رہیں بیشک (ابراہیم کے) اس (قصے) میں (بھی) ایک بڑی عبرت ہے اور

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٥﴾

ابراہیم کی اُمت میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور اے پیغمبر کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار زبردست (اور) رحم والا ہے

ع ۵ ۹

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

(اسی طرح) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱ | کہ اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا

تَتَّقُونَ ﴿١٠٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٩﴾

تم لوگ خدا سے نہیں ڈرتے میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ف۲ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١١٠﴾

اور میں اس سمجھانے پر تم سے کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١١﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١٢﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو وہ کہنے لگے کیا ہم تمہاری بات کو تسلیم کرلیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ادنیٰ درجے کے لوگ (مزدور وغیرہ مال کے لالچ کے) تمہارے

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٣﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي

نوح نے کہا کہ جو (پیشہ) یہ لوگ کرتے رہے ہوں مجھکو اس کے دریافت کرنے سے کیا مطلب (رہا ان کے کردار) کا حساب تو بس میرے پروردگار

لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٤﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٥﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ

(اے کاش تم کو) اتنی سمجھ ہو اور میں تو مسلمانوں کو اپنے ہاں سے دھکے دینے والا ہوں نہیں میں تو لوگوں کو صاف طور پر (عذاب خدا سے)

مُبِينٌ ﴿١١٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٧﴾

ڈرانے والا ہوں اور بس وہ بولے نوح! اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٨﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

(آخر کار) نوح نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا تو اب مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کردے

فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٩﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ

(یعنی ان پر عذاب نازل کر) اور مجھ کو اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں اُن کو بچالے چنانچہ ہم نے نوح کو اور اُن لوگوں کو جو

مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٢٠﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ

(کھچا کھچ) بھری ہوئی کشتی میں اُن کے ساتھ تھے (عذاب طوفان سے) بچا لیا پھر اس کے بعد ہم نے

ف۱ پیغمبروں کے جھٹلانے کے یہ معنے کہ ایک نوح کو کیا جھٹلایا سارے پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ سب پیغمبر خدا کے بھیجے ہوئے اور سب برحق اور سب کا ایک دین ہے شریعت میں البتہ مختلف ہیں ۱۲

ف۲ چونکہ رسول کو ایک طرف خدا سے تعلق ہوتا ہے اور دوسری طرف اُمت سے تو کبھی اُس کو خدا کا رسول کہتے ہیں کیونکہ خدا نے اُس کو بھیجا ہے اور کبھی اُمت کا رسول کہتے ہیں کیونکہ اُمت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ امانت دار کے بھی دو پہلو ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خدا نے وحی پر رسول کا اعتبار کیا کہ یہ جیسے کا تیسا حکم بندوں کو پہنچا دینگے یا یہ کہ وہ لوگوں میں معتبر سمجھے جاتے تھے کہ جھوٹ نہیں بولتے اس سورت میں جہاں جہاں لکم رسول امین کا لفظ واقع ہوا ہے وہاں یہی سمجھ مراد ہیں ۱۲

النصف

الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

باقی لوگوں کو غرق کر دیا بیشک اِس (واقعے) میں بھی البتہ (ایک عبرت ہے) اور نوح کی اُمت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۳﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح قوم) عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۶﴾

کہ اُن کے بھائی ہود نے اُن سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۷﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اُجرت تو نہیں مانگتا

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

میری اُجرت تو بس پروردگارِ عالم پر ہے کیا تم ہر اُونچی جگہ پر بے ضرورت یادگاریں

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

بناتے ہو اور (بڑی بڑی صنعت کی) عمارتیں بناتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے ف۱

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو (اس کو بڑی) سختی سے پکڑتے ہو تو خدا سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۲﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

میرا کہا مانو اور اُس (کے غضب) سے ڈرو جس نے تمہاری اُن چیزوں سے امداد کی جو تم کو (خوب) معلوم ہیں

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۵﴾ اِنِّىْۤ اَخَافُ

(یعنی) چارپایوں اور بیٹوں اور باغات اور چشموں سے تمہاری امداد کی۔ مجھکو (تمہاری بدکرداری کی وجہ سے)

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۶﴾ قَالُوْا سَوَاۤءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ

تمہاری نسبت ایک روز سخت کے عذاب کا (بڑا) اندیشہ ہے وہ بولے تم ہم کو نصیحت کرو

ع ۶ ۱۸ ۱۰

ف۱ قوم عاد کو سنگ تراشی میں بڑی دستگاہ تھی اور وہ بت سے زیادہ اس ہنر سے کام لیتے تھے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے اور طرح طرح کی یادگاریں کھڑی کرتے جیسا کہ اب ہمارے وقتوں میں بھی ہر ایک نامور لوگوں کے بت بڑے بڑے شہروں میں نظرگاہِ عام پر کھڑے کئے جاتے ہیں اور اُس سے مقصود اُن لوگوں کی یادگار باقی رکھنا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک فعل عبث ہے ایسی تدبیروں سے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کا فتویٰ ٹل نہیں سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں روپے کی لاگت کے گنبد اور مزار اور قلعے اور کیا کیا موجود ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ کس کے بنوائے ہوئے ہیں اور کس زمانے کے ہیں اور اس کی ایک عمدہ مثال اہرام مصر ہیں کہ روئے زمین پر ان جیسی عمدہ اور مستحکم عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجودیکہ اُن پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے لیکن اصل بانی کا حال کچھ تحقیق نہیں ہو سکتا۔ غرض سدا رہے نام اللہ کا۔ یہ تو ایک پندارانہ خیال ہے اور آدمی کی بیہودہ ہوس کی کچھ انتہا نہیں ۱۲

أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۷﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۸﴾

یا نہ کرو ہم کو (تو سب) برابر ہے یہ (عذاب کا ڈراوا جو تم ہم کو دیتے ہو) بس اگلے لوگوں کی ایک (معمولی) عادت ہے

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۱۳۹﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور ہم پر کوئی آفت نہیں آنے کی غرض قوم عاد نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو ہلاک کر ڈالا۔ اِس (واقعے) میں (بھی)

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۴۰﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

(ایک بڑی) عبرت ہے اور ہود کی قوم میں اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست

الرَّحِيمُ ﴿۱۴۱﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۴۲﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ

(اور) رحم والا ہے (اسی طرح قوم) ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا کہ اُن کے بھائی صالح نے اُن سے کہا

صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۴۳﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۴۴﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو اللہ سے ڈرو

وَأَطِيعُونِ ﴿۱۴۵﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

اور میرا کہا مانو اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس

عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۶﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿۱۴۷﴾ فِي جَنَّاتٍ

پروردگارِ عالم پر ہے کیا (تم خیال کرتے ہو کہ) جو چیزیں یہاں (دنیا میں) ہیں یعنی باغات

وَعُيُونٍ ﴿۱۴۸﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿۱۴۹﴾ وَتَنْحِتُونَ

اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گیلیں (مارے بوجھ کے) ٹوٹی پڑتی ہیں تم ان ہی میں بے کھٹکے (ہمیشہ کے لئے) چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِينَ ﴿۱۵۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تُطِيعُوا

(گویا دنیا میں ہمیشہ رہوگے اس خیال سے) خوش ہو ہو کر پہاڑوں سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور

أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۵۲﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ

(حد عبودیت سے) بڑھ جانے والوں کے کہے میں نہ آجانا جو ملک میں فساد ڈالتے ہیں اور (خرابیوں کی)

أَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٣﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٤﴾ مَا أَنتَ إِلَّا

اصلاح نہیں کرتے — وہ بولے کہ تم پر تو بس کسی نے جادو کر دیا ہے — تم بھی

بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٥﴾ قَالَ هَٰذِهِ

ہم ہی جیسے آدمی ہو اور بس — پس اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ لا دکھاؤ — (صالح نے) کہا یہ

نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٦﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا

اونٹنی (معجزہ ہے) پانی پینے کی (ایک دن کی) باری اس کی اور ایک روز مقرر کے پینے کی باری تمھاری — اور اس کو

بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٧﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا

کسی طرح کا گزند نہ پوہنچانا ورنہ ایک روز سخت کا عذاب تم کو آ لے گا — اس پر بھی لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر

نَادِمِينَ ﴿١٥٨﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ

(بہت ہی) پشیمان ہوئے (مگر اس وقت کی پشیمانی بے سود تھی) آخر کار ان کو عذاب نے آ لیا (اس واقعہ) میں بھی ایک بڑی عبرت ہے اور

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ كَذَّبَتْ

صالح کی قوم کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح)

ع ١٩ / ١٢

قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦٢﴾

قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا — کہ ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٤﴾ وَمَا

میں تمھارا امانت دار پیغمبر ہوں — تو اللہ سے ڈرو — اور میرا کہا مانو — اور

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾

میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں — میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٦﴾ وَتَذَرُونَ مَا

کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں پر گرے پڑتے — اور تمھارے پروردگار نے جو

خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ط بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عٰدُونَ ﴿۱۶۷﴾ قَالُوا

تمھارے لئے بیبیاں پیدا کر دی ہیں اُن سے کنارہ کشی کرتے ہو بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو حد (فطرت) سے باہر نکل گئے ہو وہ بولے

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يٰلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۸﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم

لوط! اگر تم (اپنی ان باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو بے تامل تم کو نکال باہر کر دیا جائے گا (لوط نے) کہا میں تو تمھارے (اس) کام سے

مِّنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۹﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷۰﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

(سخت) بیزار ہوں (اور ساتھ ہی خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان (ناپاک) کاموں (کے وبال) سے جو یہ لوگ

أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغٰبِرِينَ ﴿۱۷۲﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۳﴾

اُس کے گھر والوں کو سب کو نجات دی مگر (لوط کی) بڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں (مل کر مبتلائے عذاب ہوئی) پھر ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر مارا

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ج فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۴﴾ إِنَّ فِي

اور اُن پر پتھراؤ برسایا سو (کیا ہی) بُرا پتھراؤ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو (ہمارے عذاب سے) ڈرایا گیا تھا اور انھوں نے نہیں مانا بلاشبہ

ذٰلِكَ لَآيَةً ط وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۷۵﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

اِس (واقعہ) میں (بھی) ایک (بڑی) عبرت ہے اور (قوم لوط) کے اکثر لوگ تو ایمان لانے والے تھے ہی نہیں اور (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۶﴾ كَذَّبَ أَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۷﴾

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح) بَن کے رہنے والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۸﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۹﴾

کہ شعیب نے اُن سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے میں تمھارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۸۰﴾ وَمَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اِس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں

أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۸۱﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ

میری اُجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے (کوئی چیز) لوگوں کو ناپ کر دیا کرو تو پیمانہ پورا بھر کر دیا کرو

ع ۱۰ / ۹ / ۱۲

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨٢﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٣﴾

اور (لوگوں کو) نقصان پہنچانے والے نہ ہو اور (تولا کرو تو) ترازو (کی ڈنڈی) سیدھی رکھکر تولا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٤﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کمی سے نہ دیا کرو اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرو

وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٥﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ

اور اس (خدا) سے ڈرتے رہو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ بولے تم پر تو بس

مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٦﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ

کسی نے جادو کر دیا ہے اور تم تو ہماری طرح کے بس ایک بشر ہو اور ہم تم کو

الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٧﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٨﴾

جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ڈھیم برساؤ

قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٩﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ

(شعیبؑ نے) کہا جو کچھ تم کر رہے ہو میرا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے (اور وہ تم کو ضرور سزا دیکر رہیگا) غرض کہ ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو ان کو

يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٩٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

واقعۂ سائبان کے عذاب نے آ لیا ف اس میں شک نہیں کہ واقعۂ سائبان بھی بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا بیشک اس واقعہ میں (بھی)

لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

البتہ (بڑی) عبرت ہے اور شعیب کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩٢﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٣﴾ نَزَلَ بِهِ

زبردست (اور) رحم والا ہے اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اس کو

الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٤﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٥﴾

جبریل امین نے (ہمارے حکم سے) سلیس عربی زبان میں تمہارے دل پر القا کیا ہے تاکہ اور پیغمبروں کی طرح تم بھی لوگوں کو عذاب الٰہی سے

ف یعنی سائبان کی طرح بادل آیا اس میں سے بجلی [illegible] سب ہلاک ہوگئے ۱۲

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٦﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٧﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ

نور اور اس میں شک نہیں کہ یہ (یعنی اس کی پیشین گوئی) اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (موجود) ہے کیا لوگوں کے لئے یہ

آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٨﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ

(اس کی صداقت کی) دلیل نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے عالم اس (کی پیشین گوئی) سے واقف ہیں اور اگر ہم قرآن کو

الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٩﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٠٠﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ

کسی اوپری زبان والے پر (اسی کی زبان میں) اتارتے اور وہ اسے (اہل عرب) کو پڑھکر سناتا تو یہ لوگ کبھی بھی اس پر ایمان نہ لاتے اسی طرح

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠١﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠٢﴾

گنہگاروں کے دلوں میں جما رکھا ہے کہ جب تک عذاب دردناک نہ دیکھ لیں اس پر ایمان نہ لائیں گے ف

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٣﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٤﴾

کہ (عذاب) ان کے یکایک سامنے آموجود ہو اور ان کو (اس کے آنے کی مطلق) خبر نہ ہو تو چلا اٹھیں کہ بھلا (اب بھی) ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٥﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٦﴾ ثُمَّ

کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں تو (اے پیغمبر) ذرا دیکھو تو سہی کہ اگر ہم چند برس ان کو (دنیاوی) فائدے اٹھانے دیں پھر

جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٨﴾

جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ان کے روبرو آموجود ہو تو وہ جو انھوں نے (دنیاوی) فائدے اٹھائے اس حالت میں ان کے کیا کام آسکتے ہیں

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٩﴾ قف ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢١٠﴾

ع ٩

اور ہم نے کسی گانوں کو بے اس کے ہلاک نہیں کیا کہ آگاہ کرنے کو ان کے پاس ڈر سنانے والے (پیغمبر آئے اور انھوں نے نہ مانا) اور ہم ظالم نہیں ہیں

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١١﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١٢﴾

اور اس قرآن کو (جیسا یہ لوگ خیال کرتے ہیں) شیطان لیکر نہیں اترے اور نہ یہ کام ان کے کرنے کا ہے اور نہ وہ (اس کو) کر سکتے ہیں

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٣﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ

(بلکہ) وہ تو (وحی آسمانی کے) سننے سے بھی دور رکھے گئے ہیں تو (اے پیغمبر) تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنا ورنہ

ف مطلب یہ ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا جس کو اہل عرب بخوبی سمجھتے ہیں اور اس کی عبارت ایسی عمدہ ہے کہ کوئی شخص کیسا ہی فصیح کیوں نہ ہو ایسی عمدہ عبارت نہیں بنا سکتا اور اس کے علاوہ علمائے بنی اسرائیل اپنی کتابوں میں اس کی پیشین گوئی بھی دیکھتے ہیں باایں ہمہ کفار نے قرآن کو نہ مانا تو اگر قرآن فرض کرو کسی اور زبان میں ہوتا اور وہ ان کو پڑھکر سناتا تو اس صورت میں بھی یہ لوگ عذر کرتے کہ ہم تو سمجھتے ہی نہیں تو یہ لوگ کیسے ضدی ہیں کہ قرآن انکی زبان میں ہے تو نہیں مانتے اور اوپری زبان میں ہوتا تو بھی نہ مانتے پس ہو نہ ہو یہ منتظر عذاب ہیں کہ وہ ان کو زبردستی منوائے گا غرض طبیعتیں ہی کج ہیں تو حق بات کسی زبان میں ہو تسلیم نہیں کر سکتیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے ۱۲

عشر المتقدمة ۱۱

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ

(اور مشرکوں کی طرح) تم بھی مبتلائے عذاب ہو جاؤ گے اور (خاص کر) اپنے قریب کے رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

جو مسلمان تمہارے پیچھے ہوئے ہیں اُن سے متواضع پیش آؤ ف۱ پس اگر لوگ تمہارا کہنا نہ مانیں تو (اُن سے صاف) کہدو

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِیْ

کہ میں تمہارے افعال سے بری (الذمہ) ہوں اور (اے پیغمبر خدائے) زبردست مہربان پر بھروسہ رکھو کہ

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

جب تم نماز (تہجد) میں کھڑے ہوتے ہو وہ تمہارے کھڑے ہونے کو اور نمازیوں (کی جماعت) میں تمہارے پھرنے کو (بھی) دیکھتا ہے بیشک وہی سب کی سنتا

الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى

(اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو) میں تمہیں بتاؤں کس پر شیطان اُترا کرتے ہیں (ہاں تو) اُترا کرتے ہیں

كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ

ہر جھوٹے بدکردار پر کہ شیطان سُنی سُنائی بات (اُن پر) القا کر دیتے ہیں اور اُن میں کے بہتیرے تو نرے جھوٹے ہی ہوتے ہیں ف۲ اور (پیغمبر شاعر بھی نہیں کیونکہ) شاعر

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾

(خود گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہیں اور) اُن کی پیروی بھی گمراہ (ہی) کرتے ہیں (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ یہ (شاعر لوگ خیالی باتوں کے)

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اور ایسی ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو خود نہیں کرتے ف۳ مگر (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا

نیک عمل (بھی) کئے اور (اپنے شعار میں) کثرت سے خدا کا ذکر کیا اور (کسی کی ہجو بھی کی تو) پہلے خود اُن پر ظلم ہو لیا اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا (تو ایسی شاعری کا مضایقہ نہیں)

ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

اور جنہوں نے (لوگوں پر) ظلم کئے ہیں (مثلاً ناحق کسی کی ہجو کی ہے) اُن کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ اُن کو لوٹ کر جانا ہے

ع ۱۱ ۲۶ ۱۵

ف۱ اخفض جناحک کے لفظی معنی ہیں اپنا بازو یا پہلو جھکاؤ مگر محاورے کے لحاظ سے ترجمے میں لازم معنی لے لئے ہیں اور تواضع کے لغوی معنی بھی جھکنے کے ہیں ۱۲

ف۲ مشرکین پیغمبر خدا کی نسبت یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ شخص کاہن یعنی عامل ہے کہ شیاطین اس کے تابع ہیں اور وہ اس کو غیب کی خبریں بتا جاتے ہیں تو خدا نے اس تہمت کا جواب دیا کہ شیاطین تو جھوٹوں اور بدکاروں کے پاس آیا کرتے ہیں انہوں نے آسمان سے کوئی بات سن پائی تو اس میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر ان کے کان میں کہدی غرض ایسے لوگ جھوٹے اور بدکردار ہوتے ہیں برخلاف پیغمبر کے کہ ان کا کوئی قول خلاف واقع نہیں اور بدکرداری ان کے پاس پھٹکتی نہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

ف۳ ان آیتوں سے ثابت ہے کہ ایشیائی شاعری کا رنگ پیغمبر صاحب کے وقت میں بھی بگڑا ہوا تھا الا ما شاء اللہ ورنہ جھوٹ اور مبالغے اور فحش کے سوا اور کوئی بات ہی دیکھنے میں نہیں آتی سو پیغمبر اور قرآن کو ان بیہودہ خیالات سے کیا مناسبت اس میں نصیحت کی باتیں ہیں اخلاق کی تعلیم ہے خدا پرستی کی تاکید ہے کجا شاعرانہ خیالات اور کجا قرآن زمین و آسمان کا فرق۔ پورب پچھم کا تفاوت ۱۲

سُورَةُ النَّمْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ بعد الْقَصَصِ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَتِسْعُونَ آيَةً

٢٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

طٰسٓ ۚ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طٰسٓ یہ (سورت) قرآن یعنی اُس کتاب کی چند آیتیں ہیں جو عام فہم ہے (اور عام فہم ہونے کے علاوہ)

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ایمان والوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری (بھی) ہے جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور وہ روز آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں جو لوگ روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ

ہم نے اُن کے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے ہیں تو یہ لوگ بھٹکے بھٹکے پھرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو بُری طرح کا

الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

عذاب ہونا ہے اور یہی لوگ ہیں جو آخرت میں (سب سے) زیادہ نقصان میں رہیں گے اور (اے پیغمبر) تم کو تو قرآن

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

(خدائے) دانا (اور) باخبر کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے (تو اُن لوگوں کو وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھ کو آگ سی دکھائی دی ہے

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٨﴾

ذرا ٹھہرو تو میں وہاں سے تمہارے پاس (رستے کی) کچھ خبر لاؤں یا (ہو سکے تو) ایک سلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لے آؤں تاکہ تم تاپو

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا

پھر جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو اُن کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ (ذات) جو آگ میں (جلوہ فرما) ہے اور (مبارک ہیں) وہ جو اس (آگ) کے ارد گرد ہیں

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٠﴾

اور اللہ رب العلمین پاک (ذات) ہے موسیٰ! یہ تو ہم اللہ ہیں زبردست حکمت والے

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ

اور (ہاں) اپنی لاٹھی (نیچے) ڈال دو تو جب (موسیٰ نے) دیکھا کہ لاٹھی (اس طرح پر) ہل رہی ہے کہ گویا وہ (زندہ) سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور

يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۟ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١١﴾ اِلَّا مَنْ

پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (ہم نے فرمایا) موسیٰ! ڈرو نہیں ہمارے حضور میں (پہنچ کر) پیغمبر (مطمئن ہو جاتے ہیں) ڈرا نہیں کرتے مگر (ہاں) جس سے

ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ وَاَدْخِلْ

کوئی قصور سرزد ہو جائے پھر اُس قصور کے بعد اُس کے بدلے نیکی کرنے لگے تو ہم بخشنے والے مہربان ہیں ف۱ اور

يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۟ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں رکھ لو (اور پھر نکالو تو وہ (بھلا چنگا) بے روگ سفید نکلے گا (یہ دو معجزے اُن) نو معجزوں میں (سے ہیں) جن کے ساتھ تم کو

فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا

فرعون اور اُس کی قوم کی طرف (بھیجا ہے کیونکہ) وہ نافرمان لوگ ہیں ف۲ تو جب اُن کے پاس ہمارے معجزے آئے

مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٤﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ

آنکھیں کھول دینے والے تو لگے کہنے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور باوجودیکہ اُن کے دل اُن (معجزوں) کا یقین کر چکے تھے (مگر) اُنھوں نے

ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ

ہیکڑی اور شیخی کے مارے اُن کو نہ مانا تو (اے پیغمبر) دیکھو مفسدوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا اور

اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى

ہم نے داؤد اور سلیمان کو (دین و دنیا کا) علم عنایت کیا اور وہ دونوں (خوش ہو کر) لگے کہنے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی ہے اور سلیمان داؤد کے جانشین ہوئے اور کہا

ع ١٤ / ١٦

ف۱ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہیں یعنی ان سے کوئی شبہ گناہ عمداً سرزد نہیں ہوتا لیکن تبقاضائے بشریت از قبیل صغیرہ ان سے لغزشیں ہوئی ہیں غلط فہمیاں ہوئی ہیں از انجملہ خود موسیٰ علیہ السلام نے غلطی سے ایک قبطی کو مار ڈالا اور مارا مکا اور وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اس غلطی پر بڑا افسوس کیا اور خدا کی جناب میں توبہ استغفار کی اس پر خدا نے اُن کا وہ قصور معاف فرمایا۔ شاید اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہو ١٢

ف۲ ید بیضا اور عصا کے علاوہ سات معجزے نویں پارے کے چھٹے رکوع میں مذکور ہیں ١٢

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۗ اِنَّ

کہ لوگو ہم کو (خدا کی طرف سے) پرندوں (تک) کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر طرح کے ساز و سامان عنایت ہوئے ہیں بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

یہ خدا کا صریح فضل ہے اور سلیمان کے (جتنے لشکر جنات اور آدمیوں اور پرندوں کے (تھے) اُن کے (ملاحظے کے) لئے

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۸﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ

جمع کئے گئے تو وہ مثل اُن کے روبرو کھڑے کئے جاتے تھے (غرض اس ترتیب سے لشکر ایک طرف کو روانہ ہوا) یہاں تک کہ جب (ایک) چیونٹیوں کے میدان

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ

تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو! (اپنے) اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ

سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

سلیمان اور اُس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور اُن کو (اس کی) خبر بھی نہ ہو چیونٹی کی (اس) بات سے سلیمان ہنسے اور مسکرائے ف

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْۤ اَنْعَمْتَ

اور لگے کہنے کہ اے پروردگار مجکو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تو نے

عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ

مجھپر اور میرے والدین پر کئے ہیں ان احسانات کا شکر ادا کروں اور (زندگی بھر) ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند فرمائے اور (آخرکار) تو مجکو اپنے

فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَاۤ اَرَى

اپنے نیک بندوں میں پیجا داخل کر اور سلیمان نے پرندوں کی موجودات لی تو کہا کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا

الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۱﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

(کیا پرندوں کی کثرت کی وجہ سے مجکو نہیں دکھائی دیتا) یا (واقع میں) غیر حاضر ہے میں اُس کو ضرور سخت سزا دوں گا یا

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

اُسے حلال ہی کر ڈالونگا یا وہ میرے حضور میں (اپنی غیر حاضری کی) کوئی وجہ پیش کرے (جس سے) ظاہر (ہو کہ وہ بے قصور ہے) پھر تھوڑی ہی دیر بعد ہدہد آ حاضر ہوا

ف چونکہ سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا اور اُس کے اس چھوٹے سے مُنھ سے پر اُس کی احتیاط کو دیکھا اس سے خوش ہوئے اور خدا کا شکر کیا ۱۲

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٣﴾

اور لگا کہنے کہ مجھکو ایک ایسا حال معلوم ہوا ہے جو (اب تک) حضور کو معلوم نہیں ہوا اور میں حضور میں (شہر) سبا کی ایک تحقیقی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا

میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ وہاں کے لوگوں کی ملکہ ہے اور اُن پر حکمرانی کر رہی ہے اور ہر طرح کے ساز و سامان (سلطنت) اُس کو میسر ہیں اور اس کے ہاں

عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٤﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ

ایک بہت (بڑا) تخت (بھی) ہے۔ میں نے ملکہ اور اس کے لوگوں کو دیکھا کہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

اور شیطان نے اُن کے اعمال کو اُنھیں عمدہ کر دکھایا ہے اور اُن کو راہ (راست) سے روک دیا ہے

فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی

تو ان کو اتنی بات بھی نہیں سوجھ پڑتی کہ خدا ہی کے آگے (کیوں) نہ سجدہ کریں جو آسمان و زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

ظاہر کرتا ہے اور جو کام تم لوگ چھپا کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو سب سے واقف ہے اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ)

اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٧﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) وہی عرش بریں (کے تخت) کا مالک ہے (سلیمان نے) کہا (اچھا) ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ

جھوٹا ہے ہماری یہ تحریر لیکر جا اور اس کو اُن کی طرف ڈال دے پھر اُن سے (الگ) ہٹ جا

عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ

پھر دیکھتا رہ کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں (غرض ہدہد نے سلیمان کا فرمان ملکہ کو پہنچا دیا) وہ اُسے دیکھکر بولی کہ اے اہل دربار

كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٣٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣١﴾

(یہ) ایک فرمان (نامہ) جب الاحترام ہماری طرف ڈالا گیا ہے وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور (مضمون) یہ ہے کہ اُس کی عبارت اس طرح پر ہے کہ سب سے پہلے اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي

(اور بسم اللہ کے بعد) یہ کہ ہم سے سرکشی نہ کرو اور فرمان بردار بن کر ہمارے حضور میں آ حاضر ہو (سبا کی ملکہ سلیمان کا فرمان سنانے کے بعد) بولی کہ ای اہل دربار

أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٣﴾ قَالُوا نَحْنُ

ہمارے (اس) معاملے میں ہم سے اپنی رائے بیان کرو (ہمارا ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ) تاوقتیکہ تم ہمارے حضور میں موجود نہ ہو ہم کسی امر میں قطعی حکم نہیں دیا کرتے (درباریوں نے

أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي

(بڑے) طاقتور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آیندہ) سرکار کو اختیار ہے جیسا حضور حکم دیں اُس (کے نیک و بد) کو

مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٤﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

(اچھی طرح) دیکھ لیں (وہ) بولی بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کرکے اُس) میں داخل ہوا کرتے ہیں تو (اُن کا دستور ہے کہ)

وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِنِّي

اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور (واقع میں) ایسا ہی کیا کرتے ہیں اور ہم

مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٦﴾ فَلَمَّا

(ایلچیوں کے ہاتھ) اُن کی طرف تحفے (تحائف) بھیجکر دیکھتے ہیں کہ ایلچی کیا (جواب) لیکر آتے ہیں پھر جب

جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا

(ایلچیوں کا سرگروہ) سلیمان کے حضور میں (تحفے تحائف لیکر) حاضر ہوا تو (سلیمان نے) کہا کیا تم لوگ مال سے ہماری امداد کرنی چاہتے ہو سو جو کچھ ہم کو

آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٧﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم

تم کو دے رکھا ہے کہیں بہتر ہے سو کچھ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو گے (تو ای سرگروہ ایلچیان جنھوں نے تجھ کو بھیجا ہے اُن ہی) کے پاس (پھر) لوٹ جا

بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٨﴾

لشکر لیکر اُن پر چڑھائی کریں گے جن کا اُن سے مقابلہ نہو سکے گا اور ہم اُن کو وہاں سے ذلیل خوار (کر کے) نکال باہر کریں تو سہی

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٩﴾

(اتنے میں سلیمان نے) کہا ای اہل دربار کوئی تم میں ایسا بھی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ مطیع ہو کر ہمارے حضور میں حاضر ہوں ملکہ کے تخت کو ہمارے پاس لا حاضر کرے

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ

(اس پر) جنات کی قسم میں سے ایک دیو بول اٹھا کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے (پہلے میں تخت کو حضور میں حاضر کروں گا

وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ

اور میں اس مہم کے سر کرنے کی طاقت (بھی) رکھتا ہوں اور امانت دار (بھی) ہوں (ایک شخص جس کو کتابی علم تھا بولا

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا

کہ آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے (پہلے میں تخت کو آپ کے حضور میں لا حاضر کرتا ہوں ف۱ تو جب (سلیمان نے تخت کو اپنے پاس موجود

عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ

پایا تو بول اٹھے کہ یہ بھی میرے پروردگار کا احسان ہے تاکہ مجھ کو آزمائے کہ میں (اس کا) شکر کرتا ہوں ف۲ (یا اس کی) ناشکری کرتا ہوں

وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿۴۰﴾

اور کوئی خدا کا شکر کرتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے شکر کرتا ہے اور کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار (اس کے شکر سے) بے نیاز (اور بڑا) سخی ہے ف۳

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا

(سلیمان نے) حکم دیا کہ ملکہ (کی عقل آزمائی) کے لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو تاکہ ہم دیکھیں کہ (آخر کار ایمان کے سیدھے) رستے پر آتی ہے یا ان ہی لوگوں میں رہتی ہے جو

يَهْتَدُونَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ

کسی طرح راہ پر نہیں آتے ف۴ پھر جب (بلقیس سلیمان کے حضور میں) حاضر ہوئی تو (اس سے) پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے؟ بولی یہ گویا (عین بعین)

هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا

وہی ہے اور ہم کو تو اس (واقعہ) سے پہلے (آپ کا برگزیدۂ خدا ہونا) معلوم ہو گیا تھا اور ہم تب ہی آپ کو مان گئے تھے اور (واقع میں) وہ جو

كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿۴۳﴾

خدا کے سوا (آفتاب کو) پوجتی تھی اسی بنے (ابتک اس کو (سلیمان کے پاس آنے سے) روکے بھی رکھا کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَ

(پھر) اس سے کہا گیا کہ آپ محل میں تشریف لے چلئے تو جب اس نے محل (میں شیشے کے فرش) کو دیکھا تو اس کو پانی سمجھی اور

ف۱ مفسرین نے کتاب سے کتب ...ہی یا لوح محفوظ مراد لی ہے اور ...س میں اختلاف ہے کہ وہ کون ...شخص تھا بعض نے کہا ہے کہ ...سلیمان علیہ السلام کا وزیر ...صف تھا اور اسکو اسم اعظم کا ...مل معلوم تھا جس کی برکت ...سے اس نے یہ کرامت کر دکھائی ۱۲

ف۲ کہ سب سے شکر گزاری بھی ...یتا ہے ۱۲

ف۳ یعنی اگر وہ پہچان لیگی ...اتنا معلوم ہو جائے گا کہ کچھ ...ل رکھتی ہے جس سے اس کے ...دبراہ ہونے کی امید کیجا سکتی ہے ۱۲

ف۵ اس جگہ محاورے کے لحاظ سے ہم لفظوں سے الگ ہو گئے ورنہ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ آپ کے اپنی اس جگہ سے اٹھنے سے پہلے پہلے" ۱۲

كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ

(وہاں سے گزرنے کے لئے اِس طرح سے پائنچے اٹھالئے کہ) اپنی دونوں پنڈلیاں کھولدیں (سلیمان نے) کہا یہ (شیش) محل ہے جس (کے فرش) میں (بھی)

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ

(تب اُس کو اپنی غلطی اور بے سامانی پر تنبہ ہوا اور) لگی (خدا کی بارگاہ میں) عرض کرنے کہ اے میرے پروردگار (میں جو اتنے دنوں آفتاب پرستی کرتی رہی)

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

رب العالمین پر ایمان لائی ہوں۔ اور ہم ہی نے (قوم) ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ يَا قَوْمِ

کہ (لوگو!) خدا کی عبادت کرو تو صالح کے آتے ہی وہ لوگ (مومن اور منکر) دو فریق ہوگئے (اور) لگے آپس میں جھگڑنے صالح نے کہا کہ بھائیو!

لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ

بھلائی سے پہلے برائی کے لیے کیوں جلدی مچاتے ہو ف۱ اللہ کی جناب میں (توبہ اور) استغفار کیوں نہیں کرتے

اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ

کہ شاید تم پر رحم کیا جائے وہ بولے (صالح!) ہم نے تو تجکو اور اُن لوگوں کو جو تیرے ساتھ ہیں بڑا ہی منحوس پایا (صالح نے) کہا

طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٥٠﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ

تمھاری نحوست (سب) خدا کی طرف سے ہے (اور اس میں ہم کو دخل نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم کچھ اس طرح کے (ڈھل مل یقین) لوگ ہو (کہ آسانی سے

تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا

نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے اور (کسی طرح بھی) صلاح کے درپے نہ ہوتے ف۲ اُنھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ (آؤ جی) آپس میں خدا کی قسم کھاؤ

بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ

کہ ہم ضرور صالح اور اُس کے گھر والوں کو راتوں رات جا ماریں گے پھر (ہم سے پوچھنے کی نوبت آئی گی تو) ہم اُس کے وارث سے کہدینگے کہ صالح کے گھر والوں کے

أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا

ہم تو موجود (ہی) نہ تھے اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں غرض وہ ایک داؤ چلے اور ہم بھی ایک داؤ چلے اور (ہمارے داؤ کی) اُن کو

ع ۱۳ ۱۸

ف۱ بھلائی سے پہلے بُرائی کے لئے جلدی مچانے کے معنے یہ ہیں کہ صالح علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح مومنوں کو خوشخبری دیتے تھے اور منکروں کو عذاب سے ڈراتے تھے تو لوگوں کو چاہیئے تھا کہ ایمان لا کر اجر و ثواب کے منتظر رہیں نہ کہ انکار کر کے خواہ مخواہ کی موت کو بلائیں ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے دنگئی اور بدمعاش لوگ تھے اور لوگوں کو ستایا کرتے تھے اور بھلائی کا کوئی کام اُن سے نہیں ہوتا تھا ۱۲

يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَ

خبر بھی نہ ہوئی ف تو (اے پیغمبر) دیکھو تو اُن کے داؤ کا کیسا (خراب) انجام ہوا کہ ہم نے اُن کو اور

قَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٤﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي

اُن کی قوم کو سبھی کو تو ہلاک کر مارا اب اُن کے گھر ہیں کہ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے (اُن پر عذاب آیا اور وہ گھر) خالی پڑے (بھائیں بھائیں کر رہے) ہیں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا

اس واقعہ میں اُن لوگوں کے لئے جو جانتے (اور سمجھتے) ہیں (بڑی) عبرت ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہتے تھے اُن کو ہم نے بچا لیا

يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ أَتَأْتُونَ الْفٰحِشَةَ وَأَنْتُمْ

اور (اے پیغمبر) لوط (کا واقعہ بھی لوگوں کو) یاد دلاؤ کہ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بیحیائی کے کام کے مرتکب ہوتے ہو اور (غضب یہ کہ)

تُبْصِرُونَ ﴿٥٧﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَآءِ ط

ایک دوسرے کو) دیکھتے (بھی جاتے) ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی (کے ارادے) سے لڑکوں پر گرے پڑتے ہو

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٨﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ إِلَّآ أَنْ قَالُوٓا

بات یہ ہے کہ تم (بڑے) بے سمجھ لوگ ہو تو لوط کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لگے کہنے

أَخْرِجُوٓا اٰلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٩﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ

کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو (کیونکہ) یہ لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں تو ہم نے لوط کو

وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ ز قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٦٠﴾ وَأَمْطَرْنَا

اور اُس کے خاندان کے لوگوں کو (عذاب سے) بچا لیا مگر اُس کی بی بی جس کی تقدیر میں ہم لکھ چکے تھے کہ وہ بھی پیچھے رہنے والوں میں ہو گی اور (لوط کے پیچھے جو لوگ

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٦١﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ

اُن پر ہم نے پتھراؤ برسایا تو کیا ہی (بُرا) پتھراؤ اُن لوگوں پر برسا جو (ہمارے عذاب سے) ڈرائے جا چکے تھے (اے پیغمبر) کہو کہ (نافرمانوں کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر ہے اور

سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى ۗ آٰللّٰهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٢﴾

اُن بندگانِ خدا کو سلام ہے جن کو اُس نے برگزیدہ کیا۔ بھلا (قدرت و قدردانی کے اعتبار سے) اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جن کو یہ لوگ شریک (خدائی) ٹھہراتے ہیں

ع ۴ ۱۴ ۱۹

ف اُن کا داؤ تو یہ تھا کہ صالح علیہ السلام کو راتوں رات چپکے سے مار کر بھاگ جائیں اور کسی کو خبر نہ ہو اور تحقیقات کی نوبت پہنچے تو مکر جائیں اور جرم ثابت نہ ہونے دیں اور خدائی داؤ یہ کہ اپنا منصوبہ عمل میں بھی نہ لانے پائے کہ خدا نے رستے ہی میں ہلاک کر دیا اور اہل مکہ نے ہمارے پیغمبر کے ساتھ بھی ایسا ہی ارادہ بد کیا تھا مگر خدا نے اُن کی کوئی تدبیر چلنے نہ دی اور آخر کار اُن کو پینے کے دینے پڑے ۱۲

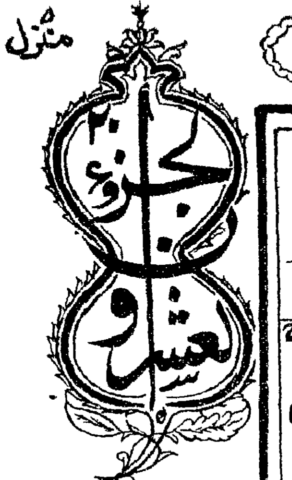

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ

بھلا آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لئے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ

پانی (کس نے) برسایا (ہم ہی نے برسایا) پھر پانی کے ذریعے سے ہم نے خوشنما باغ اگائے

مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ أَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ

تمہارے بس کی تو بات نہ تھی کہ تم ان کے درختوں کو اگا سکو کیا خدا کے ساتھ (کوئی اور معبود بھی) ہے (نہیں) مگر یہی

قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ط أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ

(بے سمجھ) لوگ ہیں کہ (ناحق) کجروی کرتے ہیں ف بھلا کس نے زمین کو (آدمیوں اور جانوروں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور

خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ

اُس کے بیچ بیچ میں ندی نالے بنائے اور اُس کے (ایک وضع خاص پر رکھنے کے) لئے اٹل پہاڑ بنائے اور (میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں

حَاجِزًا ۗ أَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ ط أَمَّنْ يُّجِيْبُ

حدِ فاصل رکھی (کہ ایک دوسرے سے مل نہ جائیں) کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور معبود بھی) ہے (نہیں) مگر ان میں اکثر لوگ (اتنی موٹی بات بھی) نہیں جانتے

الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

جب کوئی شخص (بے قرار ہو کر) اس سے فریاد کرے اور وہ اس بے قرار کی فریاد کو پہنچے اور (اس کی) مصیبت کو ٹال دے اور کون ہے جو (زمین میں تم کو اپنا)

الْأَرْضِ ۗ أَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ ط أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ

نائب بناتا ہے کہ تم اس میں مالکانہ تصرف کرتے ہو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر تم لوگ غور و فکر کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ

خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) کے آگے آگے ہواؤں کو بارش کی خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے

رَحْمَتِهٖ ۗ أَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ ط أَمَّنْ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہیں اللہ (کی شان) اس سے بالاتر ہے بھلا کون ہے

ف اِس آیت میں اور اس کے مابعد کی آیتوں میں خدا کو بت پرستوں اور مشرکوں کے مقابلے میں یہ بات ثابت کرنی منظور ہے کہ ہماری ذات پاک کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں استدلال کا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ خدا اپنی چند قدرتیں یاد دلا کر پوچھتا ہے کہ یہ بڑے بڑے کام کس نے کئے چونکہ تمام آدمیوں کے دل کی بناوٹ اِس طرح واقع ہوئی ہے کہ وہ چار و ناچار تسلیم کرتا ہے کہ بیشک یہ کام خدا کے ہیں اور کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتے چنانچہ کئی جگہ یہ مضمون صاف صاف لفظوں میں ہے مثلاً سورۂ عنکبوت میں ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ تو پہلے بتقاضائے فطرتِ انسانی یہ بات تسلیم کرا لے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ کام خدا ہی نے کئے ہیں اور کسی اور سے نہیں ہو سکتے دلیل کو اس طرح پر پورا کیا ہے کہ جس نے یہ کام کئے ہوں وہی قابلِ عبادت ہے نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے سوا کوئی اور قابلِ عبادت نہیں اِس پر بھی جو لوگ شرک و بت پرستی کرتے ہیں راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں ١٢

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اسی طرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ف۱ اور کون ہے (ای حریم) تم کو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے

ءَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦٧﴾ قُلْ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (ای پیغمبران لوگوں سے) کہو اگر (دعوی شرک میں) سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ

کہ جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہے ان میں سے غیب کی بات) کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ لوگوں کو یہ معلوم ہے

أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٨﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي

کہ کب (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے بات یہ ہے کہ (آخرت کے بارے میں ان لوگوں کے علم کا بھی خاتمہ ہی ہو گیا ہے (بلکہ) یہ (نوبت) ہے

شَكٍّ مِنْهَا ۖ بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ﴿٦٩﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اس کے بارے میں ان کو شک ہے (جان بوجھ کر) اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں ف۲ اور جو لوگ منکر ہیں وہ (تعجب کی راہ سے) کہتے ہیں

أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿٧٠﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا

کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے (گل سڑ کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (زمین سے) نکالے جائیں گے پہلے سے بھی ہمارے

هٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾

اور ہمارے باپ دادوں کے ساتھ ایسے وعدے ہوتے چلے آئے ہیں ہو نہ ہو یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

(ای پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ گنہگاروں کا کیسا

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ

(خراب) انجام ہوا اور (ای پیغمبر تم) ان (لوگوں کے حال) پر کچھ افسوس نہ کرو اور

فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

جیسی جیسی تدبیریں (تمہارے خلاف میں) کر رہے ہیں ان سے تنگدل نہ ہوا اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ

ع ۵ ۸

ف۱ اسی طرح کی آیت سورۂ عنکبوت کے دوسرے رکوع میں بھی آتی ہے اس کا حاشیہ دیکھو ۱۲

ف۲ قیامت کے متعلق دو چیزیں ہیں ایک مطلق قیامت کا ہونا دوسرے اس کا وقت سو وقت کی نسبت خدا نے فرمایا کہ ہم نے کسی بندے کو یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں بتایا کہ قیامت کب آئے گی یعنی قیامت کا وقت وقتل غیب ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مطلق قیامت کا ہونا اگرچہ یقینی بات ہے اور اس کے دلائل جابجا قرآن میں مذکور ہیں مگر چونکہ ابھی تک نہیں آئی اور معلوم نہیں کہ کب آئے گی اس سے بہت لوگ قیامت کا انکار کرنے لگتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تین حالتیں ہوتی ہیں بعض کو پورا یقین ہے کہ قیامت نہیں آئے گی مگر ان کا یہ یقین غلط اور بے اصل ہے دوسرا درجہ شک کا ہے کہ خبر نہیں آئے بھی یا نہ بھی آئے تیسرا درجہ یہ ہے کہ قیامت کے آنے کا تو یقین ہے مگر آدمی آبا و اجداد کی تقلید اور ہٹ دھرمی سے اس کا انکار کرتا ہے یہی تین حالتیں ہیں جن کا ان آیتوں میں مذکور ہے ۱۲

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

اگر تم سچے ہو تو بھلا یہ (عذاب دنیا کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا (ای پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ عجب نہیں جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو

بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

اُس میں سے کچھ تمھارے پاس آلگا ہو اور (ای پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تمھارا پروردگار لوگوں پر اپنا بڑا فضل رکھتا ہی (کہ جلدی عذاب نہیں کرتا)

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

مگر اکثر لوگ (اُس کا) شکر نہیں کرتے اور اُس میں (بھی) شک نہیں کہ

لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمَا مِنْ

جیسی جیسی باتیں لوگوں کے دلوں میں مخفی ہیں اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمھارے پروردگار کو سب معلوم ہیں اور

غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٨﴾ اِنَّ هٰذَا

آسمان و زمین میں ایسی کوئی مخفی بات نہیں جو کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں نہ (لکھی) ہو ف۱ بیشک یہ

الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

قرآن بنی اسرائیل کی اکثر باتوں (کی حقیقت واقعی) کو جن میں اختلاف کرتے ہیں اُن پر ظاہر کرتا ہی

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّ

اور بیشک وہ ایمان والوں کے حق میں سرتاپا ہدایت اور رحمت ہی (ای پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ فَتَوَكَّلْ

تمھارا پروردگار (قرآن کو نازل کرکے) اپنے حکم سے اُنکے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ فرماتا ہی اور وہ زبردست (اور سب کچھ) جانتا ہی تو (ای پیغمبر تم)

عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٨٢﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

اللہ ہی پر بھروسہ رکھو کچھ شک نہیں کہ تم صریح حق پر ہو بیشک تم مُردوں کو (اپنی باتیں) نہیں سُنا سکتے اور نہ

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْيِ

بہروں کو آواز سُنا سکتے ہو خاص کر ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو اُن کی گمراہی سے (روک کر)

ف۱ کتاب مُبین اُن مشکل الفاظ میں سے ہی جن کا ترجمہ جیسا کہ ہونا چاہیے مختصر اور مطلب خیز اور بامحاورہ بن نہیں پڑتا کتاب مبین سے مراد یہ ہی کہ اُس میں تمام واقعات جزو کل صاف صاف مندرج ہیں ہم نے بمجبوری واضح ترجمہ کیا ہی اگرچہ ذہن منتقل ہوتا ہی کہ موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی ہی اور یہ لفظ قرآن میں بیسوں جگہ آیا ہی اس جگہ تو مبین لوح محفوظ کی صفت ہی اور جو مراد ہم نے اوپر لکھی ہی وہی اسکے مناسب ہی اور دوسرے مقامات میں مبین قرآن کی صفت بھی آئی ہی وہاں ہم نے اُس کے یہ معنے کیے ہیں کہ جس کے مطالب عام فہم اور واضح ہیں ۱۲

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٣﴾

راہ دکھا سکتے ہو[1] تم تو بس اُن ہی کو اپنی باتیں سُنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں تو وہ مان بھی جاتے ہیں

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَاۗبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ

اور جب (خدا کا) وعدہ (قیامت) ان لوگوں پر پورا (ہونے کو) ہوگا تو ہم زمین سے اِن کے لئے ایک جانور نکال کھڑا کریں گے

تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَيَوْمَ

کہ وہ ان سے بولے گا کہ فلاں فلاں آدمی ہماری باتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے [2] اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو اُس دن کی مصیبت یاد دلاؤ) جبکہ

نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٦﴾

ہم ہر ایک اُمت میں سے اُس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر اُن کی مثلیں بنائی جائیں گی

حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا

یہاں تک کہ جب (وہ) خدا کے روبرو حاضر ہونگے تو (خدا اُن سے) پوچھے گا کہ باوجودیکہ تم نے ہماری آیتوں کو اچھی طرح سمجھا بھی نہ تھا کیا تم نے اُن کو (بے سمجھے) جھٹلایا یا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ

(یہ نہیں کیا تو اور) کیا کرتے رہے۔ اور چونکہ یہ لوگ (دنیا کی زندگی میں) سرکشی کرتے رہے (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وعدہ (عذاب) اُن پر پورا ہوا اور یہ لوگ

لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا

بات بھی نہ کر سکیں گے کیا اِن لوگوں نے اِس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے رات کو (اس غرض سے تاریک) بنایا ہے کہ اُس میں آرام کریں

فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾

اور دن کو روشن (کہ اُس میں چیزوں کو دیکھیں بھالیں) کچھ شک نہیں کہ (روز و شب کی) اس (اختلاف حالت) میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (قدرت خدا کی)

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو (فرشتے) آسمان میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب ہی تو (اُس کی آواز سن کر) گھبرا جائیں گے

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ

مگر جس کو خدا چاہے (وہ اطمینان سے رہے گا) اور سارے (کے سارے) اُس کے حضور میں دبے جھکے حاضر ہونگے

ع ١٦ / ٦ / ٢

[1] ...مردوں اور بہروں اور ...ھوں سے مراد ... کفار ہیں ...س طرح مردے اور بہرے ...نہیں سُن سکتے اسی طرح یہ ...افر بھی حق بات کو نہیں سنتے ...ور جس طرح اندھوں کو کچھ ...کھائی نہیں دیتا اسی طرح ...ہ حق ان کفار کو بھی نہیں ...وجھتی۔ غرض یہ لوگ راہ حق پر ...نے والے نہیں ١٢

[2] ...آثار قیامت میں ایک یہ بھی ...ہے کہ مکے کے صفا پہاڑ سے ...ایک جانور نکلے گا اور سلیمان ...کی مہر اور موسیٰ کا عصا اُس ...کے پاس ہوگا اور وہ ایک نشان ...خاص سے مسلمانوں اور ...کافروں کو جدا کر دے گا کہ الگ ...پہچان پڑیں گے ١٢

دٰخِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ

اور (اے مخاطب) تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ (اپنی جگہ) پر جمے ہوئے ہیں (اور ہل نہیں سکتے) مگر یہ (قیامت کے دن)

مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

بادل کی طرح اُڑے اُڑے پھریں گے (یہ بھی) اللہ کی کاری گری (ہے) جس نے ہر چیز کو ٹھیک طور پر بنایا ہے بیشک جو کچھ بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ

وہ اُس سے باخبر ہے جو شخص عمل نیک لیکر حاضر ہوگا تو اُس کو اُس سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور ایسے لوگ

فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ

اُس دن خوف (و خطر) سے (بھی) امن میں ہوں گے اور جو بُرے عمل لے کر آئیں گے تو وہ اوندھے مُونہ دوزخ میں دھکیل دئے جائیں گے

فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ

(اور اُن سے سرزنش کے طور پر کہا جائیگا کہ یہ تو) تم کو اُن ہی عملوں کی سزا دی جا رہی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے کہو کہ) مجکو تو

اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ

کہ اس شہر (مکہ) کے مالک (حقیقی) کی عبادت کروں جس نے اِس کو عزت دی ہے وف اور سب کچھ اُسی کا ہے اور (نیز) مجکو یہ حکم ملا ہے

اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ

کہ اُس کے فرماں برداروں میں رہوں اور یہ کہ (لوگوں کو) قرآن پڑھ کر سناؤں تو جو

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ

راہ پر آگیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو تم کہدو کہ

اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ

(جہاں خدا نے اور ڈرانے والے پیغمبر بھیجے ہیں میں بھی اُن) ڈرانے والوں میں سے (ایک ڈرانے والا) ہوں اور بس وٓ اور کہو کہ خدا کا شکر ہے وہ عنقریب تم کو

اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

اپنی نشانیاں دکھائےگا اور (اُس وقت) تم اُن کو پہچان لوگے وٓ اور جیسے جیسے کام تم (بُرے بھلے سب) لوگ کر رہے ہو (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار اُن سے غافل نہیں

ع ۱۱ ۳

ف۱ عزت دینے سے مراد یہ ہے کہ اُس میں خونریزی اور فساد کرنے کی سخت مناہی ہے اور جو اُس میں پناہ لے اُسکو پکڑ نہیں یہاں تک کہ حرم کا تنکا تک توڑنا منع ہے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے رہے پیغمبر اُن کا کام صرف لوگوں کو ڈرا دینا ہے وہ کسی کی گمراہی کے جوابدہ نہیں ۱۲

ف۳ پیغمبر صاحب مخالفوں کو دنیا کے عذاب سے بھی ڈراتے تھے کہ تم لوگ مسلمانوں کے مقابلے میں مغلوب ہوگے لڑائیوں میں مارے جاؤگے ملک میں قحط پڑیں گے چنانچہ اِس آیت میں اِن ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے کہ تم لوگ میرے کہنے کا یقین تو نہیں کرتے مگر جب کوئی عذاب آ نازل ہوگا اُس وقت پہچانو گے کہ ہاں اسی عذاب سے میں تم کو ڈراتا تھا ۱۲

سورۃ القصص نزلت بمکۃ الا ان الذی فرض آیۃ فالجحفۃ والا الذین اتینٰہم الکتب الی لا نبتغی الجاہلین ثم بنی اسرائیل وھی تسع وثمانون آیۃ ۹۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

طسٓمٓ ۝۱ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی

طسم یہ (سورت بھی) کتاب (یعنی قرآن) کی (چند) آیتیں ہیں جس کے مطالب کھلے ہوئے (اور عام فہم) ہیں (اے پیغمبر) ہم ان لوگوں کے (فائدے کے) لئے جو یقین کرتے ہیں

وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ

موسیٰ اور فرعون کے بعض حالات تم کو ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں کہ فرعون ملک (مصر) میں (بہت) بڑھ چڑھ رہا تھا

وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ

اور اس نے وہاں کے لوگوں کے الگ الگ گروہ قرار دیئے تھے ان میں سے ایک گروہ (یعنی بنی اسرائیل) کو (اسقدر) کمزور کر رکھا تھا کہ

اَبْنَآءَهُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۴ وَنُرِیْدُ

ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور ان کی عورات (یعنی بیٹیوں) کو زندہ رکھتا اس میں شک نہیں کہ وہ بھی مفسدوں میں سے (ایک مفسد) تھا اور ہمارا ارادہ تھا

اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً

کہ جو لوگ (اس کے) ملک میں کمزور کر دیئے گئے تھے ان پر احسان کریں اور ان (ہی) کو سردار بنائیں

وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ ۝۵ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ

اور ان (ہی) کو (سلطنت کا) وارث ٹھہرائیں اور ان ہی کو ملک میں جمائیں اور فرعون

وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ۝۶ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى

اور ہامان اور ان کے لشکر کو (بنی) اسرائیل کی طرف سے جس بات کا خطرہ تھا وہی (بنی اسرائیل کے) ہاتھ سے ان کے آگے لائیں اور ہم نے (اس کی یہ تدبیر کی کہ

ف۱ خطرہ یہ تھا کہ فرعون کو نجومیوں نے بتا دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ بنی اسرائیل کو تمہاری حکومت سے آزاد کر کے تمہاری حکومت کو تہ و بالا کر دے گا فرعون نے اس کی روک اس طرح پر کی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مروا ڈالتا لیکن خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے اسی سورش میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آخر کار فرعون کی سلطنت کو زیر و زبر کر دیا ۱۲

أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا

موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی بھیجی کہ ان کو دودھ پلاؤ پھر جب ان کی نسبت تم کو کسی طرح کا خوف ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا اور

تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ

(کچھ) خوف نہ کرنا اور نہ رنج کرنا (کیونکہ) ہم ان کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور (آخرکار) ان کو پیغمبر (ایک پیغمبر) بنا دیں گے

الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا

بنا دیں گے (چنانچہ موسیٰ کی والدہ نے ان کو دریا میں ڈال دیا) تو فرعون کے لوگوں نے انھیں (بہتے کو) اٹھا لیا کہ (آخرکار یہی موسیٰ) ان کے دشمن اور (ان کے لیے موجب) غم

إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ

کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے سپاہیوں نے (اپنے حق میں بڑی) غلطی کی ف۱ اور فرعون کی عورت (اپنے شوہر) نے کہا

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا

کہ یہ میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (تو تم لوگ) اس کو مارو نہیں عجب نہیں کہ ہم کو (کوئی) فائدہ پہنچائے

أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ

یا ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں اور ان لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی ف۲ اور (ادھر) موسیٰ کی والدہ کا دل

فَارِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا

بیقرار ہو گیا اور اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کئے رہتے (اور ان کو اس بات کی توفیق نہ دیتے کہ ہمارے وعدے کا یقین کئے بیٹھی رہیں) تو قریب تھا کہ

لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ

موسیٰ (کے حال) کو (سب پر) ظاہر کر دیں ف۳ اور (صندوق کو دریا میں ڈالتے وقت موسیٰ کی والدہ نے) موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اس کو

عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

(دور ہی) دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو اس کی مطلق خبر نہ ہوئی اور (یہاں) ہم نے موسیٰ پر پہلے ہی سے اناؤں کے دودھ بند کر رکھے تھے (کہ وہ

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ

اس پر موسیٰ کی بہن نے فرعون کے لوگوں سے کہا کہ کہو تو میں تم کو ایک گھر والے کا پتہ بتاؤں کہ وہ تمہارے لیے اس (بچے) کی پرورش (بھی) کریں

ف۱ آیت کے دو محمل ہو سکتے ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے کہ خدا نے فرعون کی قوم کو اندھا کر دیا اور احمقوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلھاڑی ری اور دشمن کو بغل میں پالا دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ لا ریب کہ فرعون اور ہامان اور ان کے اعوان و انصار نافرمان و گنہگار لوگ تھے خدا نے ان کی ہلاکت کا سامان انھیں کے ہاتھوں مہیا کرا دیا ۱۲

ف۲ یعنی کچھ معلوم نہ تھا کہ یہی لڑکا جس سے فائدے کی توقع رکھتے ہیں ان کی بربادی کا موجب ہوگا ۱۲

ف۳ یعنی گھبرا کر بول اٹھیں ۱۲

لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ

اُس کی خیر خواہانہ پرداخت کریں گے غرض ہم نے موسیٰ کو پھر اُن کی والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں

أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ اس کا یقین نہیں کرتے اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے

الربع ع ۱۳

وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾

اور پورے (توانا) ہوگئے ہم نے اُن کو فہم سلیم اور دانش عطا فرمائی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ

اور (اتفاق سے) ایک دن موسیٰ ایسے وقت شہر میں آئے کہ لوگ (دوپہر کو) بے خبر (گھروں میں پڑے سوتے) تھے تو موسیٰ کیا دیکھتے ہیں کہ دو آدمی

يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي

آپس میں لڑ رہے ہیں ایک تو اُن کی قوم (یعنی بنی اسرائیل میں) کا ہے اور ایک اُن کے دشمنوں (یعنی فرعونیوں) میں کا تو جو موسیٰ کی قوم کا تھا اس نے

مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ

دوسرے شخص کے مقابلے میں جو اُن کے دشمنوں میں کا تھا موسیٰ سے مدد مانگی تو موسیٰ نے اُس (دشمن) کو مکا مارا اور وہیں اُس کا کام تمام کردیا

قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ قَالَ

(پھر) لگے کہنے کہ یہ تو ایک شیطانی حرکت (سرزد) ہوئی ہے کچھ شک نہیں کہ شیطان (آدمی کا) دشمن اور اُس کو کھلا گمراہ کرنے والا ہے موسیٰ (اُس وقت) دعا

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

کہ اے میرے پروردگار (یہ تو) میں نے اپنے آپ پر (بڑا ہی) ستم کیا تو میرا گناہ معاف فرما چنانچہ خدا نے اُن کا گناہ بخشدیا (اور) وہ بڑا بخشنے والا

الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا

مہربان ہے (پھر) موسیٰ نے کہا کہ اے میرے پروردگار جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی آئندہ کبھی شریر آدمیوں کا مددگار نہیں بنوں گا

لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا

غرض (رات خیریت سے گزری اگلے دن) صبح کو ڈرتے ڈرتے شہر میں گئے کہ دیکھیے (کیا ہوتا ہے) اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ

الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ

وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی (آج پھر) ان کو پکار رہا ہے (اُس کا پکارنا سُن کر) موسیٰ نے اُس سے کہا

إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي

کہ اس میں شک نہیں کہ تُو تو صریح بدراہ (آدمی) ہے (کہ ہر) دن لوگوں سے لڑا کرتا ہے) پھر جب موسیٰ نے اُس شخص (یعنی قبطی) کو جو

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ

اُن کا اور اُس فریاد کرنے والے (دونوں) کا دشمن تھا پکڑنا چاہا تو (اسرائیلی کو شبہہ ہوا کہ مجھکو پکڑنا چاہتے ہیں اور وہ) چلا اُٹھا کہ موسیٰ! جس طرح تُو نے

نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ

کل ایک شخص کو مار ڈالا کیا اسی طرح آج مجھکو بھی مار ڈالنا چاہتا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ) بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک میں ظلم و زور کرتا پھرے

وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى

اور بھلا آدمی بن کر نہیں رہنا چاہتا اور شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص

الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ

دوڑتا ہوا آیا (اور) اُس نے خبر دی کہ موسیٰ! (شہر کے) بڑے بڑے آدمی تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں تاکہ تم کو قتل کر دیں

فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا

تو تم شہر سے نکل جاؤ میں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں چنانچہ موسیٰ) شہر سے نکل بھاگے (اور

يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا

ڈرتے جاتے تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے (اور موسیٰ نے شہر سے نکلتے وقت) دعا بھی کی کہ اے میرے پروردگار مجھکو ان ظالم لوگوں سے نجات دے اور جب

تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي

مدین کی طرف رُخ کیا (اور وہاں کا رستہ معلوم نہ تھا) تو (آپ ہی آپ) کہا کہ مجھکو اپنے پروردگار سے اُمید ہے کہ وہ مجھے

سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ

سیدھا رستہ دکھائے گا اور جب شہر مدین کے کنوئیں پر (جو شہر کے باہر تھا) پہنچے تو دیکھا کہ کنوئیں پر

ع ۸
۲
۵

أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ

لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہے (اور وہ اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور (یہ بھی) دیکھا کہ اُن سے الگ کو دو عورتیں

تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ

(اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے (اُن سے) پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے؟ وہ بولیں جب تک (دوسرے) چرواہے (اپنے جانوروں کو پانی پلا کر) ہٹا نہ لیجائیں ہم (اپنی بکریوں کو)

وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ

اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں یہ سنکر موسیٰ نے اُن کے لئے (پانی کھینچ کر) اُن کی بکریوں کو پلا دیا پھر (واپس) ہٹ کر (ایک جگہ) سائے میں جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے میرے

إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي

تو (اپنے خوان کرم سے اس وقت) جو نعمت بھی بھیجے میں اُس کا (سخت) حاجتمند ہوں اتنے میں اُن دو عورتوں میں سے ایک (کو دیکھتے ہیں کہ) اُن کی طرف

عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ

شرماتی لجاتی آرہی ہے اُس نے (آکر موسیٰ سے) کہا کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں کہ جو آپ نے ہماری خاطر (ہماری بکریوں کو) پانی پلا دیا تھا اس کی اجرت دیں

لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ

توجب موسیٰ اُن (بزرگ) کے پاس پہنچے اور اُن سے اپنا حال بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ اب کسی طرح کا اندیشہ نہ کرو تم

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ

ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو اُن دونوں عورتوں میں سے ایک نے (جو اپنے باپ سے) کہا کہ اباجان ان کو نوکر رکھ لیجیے کیونکہ

مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ

بہتر سے بہتر آدمی جو آپ نوکر رکھنا چاہیں وہ ہے جو توانا اور امانتدار ہو (اور اس شخص میں یہ دونوں صفتیں پائی جاتی ہیں) انہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ

إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ

اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو اس (مہر) پر تمہارے نکاح میں دے دوں کہ تم آٹھ برس میری نوکری کرو اور اگر تم

عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي

دس برس پورے کر دو تو تمہارا احسان ہے اور میں تم پر (زیادہ محنت) مشقت ڈالنی منظور نہیں (اور) تم مجھ کو

إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ

انشاء اللہ بھلا آدمی پاؤگے (موسی نے) کہا بس تو یہ بات میرے اور آپکے درمیان (طے) ہوچکی

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ

(مجکو اختیار ہے) دونوں مدتوں میں سے جونسی مدت چاہوں پوری کردوں مجھ پر کسی طرح کا جبر نہیں اور (یہ جو میرے اور آپکے درمیان میں قول و قرار ہوا ہے اللہ

وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ

اُس کا گواہ ہے پھر جب موسی نے (اپنی) مدت (ملازمت) پوری کی اور اپنی بی بی کو لے کر روانہ ہوئے تو

جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي

(کوہ) طور کی طرف سے اِن کو ایک آگ سی دکھائی دی موسی نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ (اسی جگہ) ٹھہرو مجکو ایک آگ سی دکھائی دی ہے (اور میں وہاں جاتا ہوں) شاید

آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾

وہاں سے تمہارے پاس (رستے کی) کچھ خبر (لے آؤں) یا (ہوسکے تو) آگ کی ایک چنگاری لیتا آؤں تاکہ تم لوگ تاپو

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ

پھر جب موسی آگ پاس پہونچے تو (اُس) مبارک جگہ میں میدان کے داہنے کنارے

مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٠﴾

(ایک) درخت (تھا اُس) میں سے اُنکو آواز آئی کہ موسی! (یہ تو) ہم اللہ ہیں سارے جہان کے پروردگار

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ

اور (ساتھ ہی) یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈالدو تو جب موسی نے لاٹھی کو ڈالا اور اُس کو اس طرح چلتے ہوئے دیکھا کہ گویا وہ (زندہ) سانپ ہے

مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ

بھاگے اور پیچھے کو مڑ کر بھی نہ دیکھا (ہم نے فرمایا) موسی! آگے آؤ اور (کسی بات کا) خوف نہ کرو

إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ

تم (ہر طرح سے) امن میں ہو اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر رکھو

تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

(اور پھر نکالو تو وہ) بغیر کسی روگ کے (چنگا بھلا) سفید نکلے گا اور رفع خوف کے لئے اپنے بازو اپنی طرف کو سکیڑ لو

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ ؕ

غرض (عصا اور ید بیضا) یہ دونوں معجزے عطیہ ربانی ہیں (جو تمہاری معرفت) فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف (بھیجے جاتے ہیں)

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

کیونکہ وہ (بڑے نافرمان لوگ ہیں) موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے اُن میں سے ایک آدمی (قبطی) کا خون کر دیا ہے

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا

تو مجھے اندیشہ ہے کہ (کہیں) مجکو (اُس کے عوض میں پکڑ کر) مار (نہ) دیں اور میرے بھائی ہارون اُن کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے

فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾

تو اُن کو میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ میری تصدیق کریں (کیونکہ) مجکو اندیشہ ہے کہ (فرعون کے لوگ) مجکو جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

فرمایا اچھا ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ دیں گے کہ

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾

فرعون کے لوگ تم تک پہونچ بھی نہ سکیں گے (تو بے تامل) ہمارے معجزے لیکر جاؤ (کہ) تم دونوں اور جو تم دونوں کی پیروی کرے (سب) غالب ہونگے

ع ١١

عندالمتاخرین ١٠

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

تو جب موسیٰ ہمارے کھلے ہوئے معجزے لیکر اُن کے پاس آئے وہ لگے کہنے کہ یہ (معجزے تو)

سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾

(ایک قسم کا) جادو ہیں (اور اس کو ناحق) خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادوں میں ایسی باتیں سنیں نہیں

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ

اور موسیٰ نے کہا کہ جو شخص خدا کی طرف سے (دین حق) لیکر آیا ہے اور آخر کار جس کا انجام بخیر ہونا ہے

وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَ

میرے پروردگار کو (اس کا حال) خوب معلوم ہے یہ بات تحقیق ہے کہ جو لوگ برسر ناحق ہیں ان کو (کبھی) فلاح ہونی نہیں اور فرعون نے کہا

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

اے اہل دربار مجکو تو اپنے سوا تمہارا کوئی خدا معلوم نہیں (اور موسیٰ ایک خدا کا نشان دیتا ہے اور اپنے وزیر کی طرف خطاب کرکے کہا

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ

مٹی (کی اینٹوں) کو آگ لگا (یعنی آوے پکوا) اور (ان سے) ہمارے لئے ایک (پکا) محل چنو تاکہ ہم اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو جھانک دیکھیں

مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

اور ہم تو (اس دعوے میں) موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور فرعون اور

جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

اس کے لشکر (یعنی) ناحق (خوامخواہ) ملک میں بہت سر اٹھایا اور انہوں نے ایسا سمجھا کہ وہ ہماری طرف لوٹا کر نہیں لائے جائیں گے

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

تو ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو دھر پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا تو (اے پیغمبر) دیکھو (تو سہی)

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً

ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا اور ہم نے ان کو (دنیا میں) سردار (تو) کیا تھا مگر ایسے برے سردار

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۲﴾

کہ (جب تک رہے) لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن (سزا ری جیسی) ان کو کسی طرف سے مدد تک تو ملنے (ہی) کی نہیں

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ

اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے پھٹکار لگا دی اور قیامت کے دن تو انکا

مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

برا حال ہونا ہے اور اگلی امتوں کے ہلاک کئے پیچھے ہم نے موسیٰ کو (ایسی عمدہ) کتاب

مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى

(یعنی تورات) عنایت کی جس سے لوگوں کی آنکھیں کھلتی تھیں اور (اُن کے لئے) ہدایت

وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝۴۴ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا

اور رحمت تھی (اور اس غرض سے (دی گئی تھی) کہ لوگ نصیحت پکڑیں اور (اے پیغمبر) جس وقت ہم نے موسیٰ کو (رسالت کے) اختیارات دیئے تو تم (طور کی) مغربی جانب

إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝۴۵ وَلَٰكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا

(جہاں موسیٰ کو رسالت ملی تھی) موجود نہ تھے اور نہ تم (اس واقعہ کے) شاہد دیکھنے والوں میں تھے لیکن بات یہ ہے کہ ہم نے بہت سی اُمتیں نکال کھڑی کیں

فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو

اور اُن پر بہت سے قرن گزر گئے ف۱ اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہے کہ تم

عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝۴۶ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ

اُن کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے (اور یوں تم کو اُس وقت کے حالات معلوم کرنے کا موقع ملا ہو) بلکہ ہم ہی تو پیغمبر بنا کر بھیجنا منظور تھا ف۲ اور نہ تم اس وقت

إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِنْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ

کہ ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی طور کے (کسی) طرف موجود تھے (کہ تم نے وہ واقعات چشم دید دیکھے ہوں) بلکہ (یہ تمہارے پروردگار کی (ایک) مہربانی ہے ف۳

مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝۴۷ وَلَوْلَا أَنْ

تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا عجب نہیں (تمہارے ڈرانے سے) یہ لوگ نصیحت پکڑیں اور (ہم نے) یہ قرآن صرف اتمام حجت کے لئے اتارا ہے کہ ایسا

تُصِيبَهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا

اُن کے اپنے ہی کرتوتوں کے بدلے میں ان پر کوئی مصیبت آنازل ہو تو (اُس وقت) کہنے لگیں

رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ

کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا (اور پیغمبر بھیجتا) تو ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝۴۸ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

ایمان والوں میں ہوتے پھر جب ہماری طرف سے (دینِ) حق اُن کے پاس پہنچا تو لگے کہنے

ف۱ بات کے سلسلے کے لئے کچھ محذوف ماننا ضروری ہے اور وہ سیاق سباق سے سمجھا جاتا ہے پوری بات یوں ہے کہ اے پیغمبر تم نے تو موسیٰ کو پیغمبری ملتے دیکھا نہیں اور ہم نے موسیٰ کے بعد بہت سی اُمتیں پیدا کیں اور موسیٰ کے زمانے کو ایک مدت دراز گزر گئی اور لوگ اس کے محتاج تھے کہ اُن کی طرف کوئی پیغمبر آئے اور ان کو راہ راست دکھائے چنانچہ ہم نے تم کو پیغمبر بنایا اور جو باتیں تم کو معلوم نہ تھیں وحی کے ذریعے سے تم کو بتائیں اور یہ تمہارے پیغمبر ہونے کی ایک دلیل ہے کہ موسیٰ کو نہیں دیکھا اور نہ کتابوں میں اُن کے حالات پڑھے اور پھر اس تفصیل سے اُن کے وقت کی باتیں لوگوں کو سناتے سکھاتے ہو ۱۲

ف۲ اس لئے ہم نے تم کو وحی کے ذریعے سے پہلے حالات معلوم کرا دیئے ۱۲

ف۳ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے ترجمے میں محذوفات اور مقدرات کو نہیں کھولا ورنہ مطلب خیز ترجمہ یوں ہونا چاہئے تھا کہ اور تم طور کے (کسی) طرف موجود نہ تھے (کہ تم نے وہ واقعات چشم دید دیکھے ہوں) بلکہ (یہ تمام حالات تم کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوئے ہیں اور یہ تم پر اور تمام لوگوں پر تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے کہ اس نے تم کو پیغمبر بنا کر بھیجا) تاکہ تم اِن (عرب کے) لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ۱۲

لَوْلَآ أُوتِيَ مِثْلَ مَآ أُوتِيَ مُوسٰىؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ أُوتِيَ مُوسٰى

کہ جیسے (معجزے) موسیٰ کو ملے تھے ایسے ہی اس (پیغمبر) کو کیوں نہیں ملے کیا جو (معجزے) پہلے موسیٰ کو ملے تھے یہ لوگ اُن کے منکر نہیں ہیں

مِنْ قَبْلُۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

ان کی کہن تو یہ ہے کہ (موسیٰ اور یہ پیغمبر) دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار ف اور (نیز کھلے طور سے) کہتے ہیں کہ ہم (ان دونوں میں سے

فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ

کہ اگر (قرآن اور تورات دونوں کتابیں جھوٹی ہیں اور) تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو خدا کے ہاں سے کوئی (اور) کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو

صٰدِقِيْنَ ﴿۵۰﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ

میں اُس کی پیروی کرنے کو (موجود ہوں) تو اگر یہ لوگ تمہارے کہنے کے مطابق نہ کر دکھائیں تو جان لو کہ (حق کی نہیں) صرف

اَهْوَآءَهُمْؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى

اپنی (نفسانی) خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اُس سے بڑھکر گمراہ کون کہ خدا کی طرف سے تو اُس کے پاس ہدایت ہو (وہ) نہیں (اور وہ) اپنی (نفسانی) خواہش کی

مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا

بیشک اللہ خود سر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (اور تورات اور قرآن دونوں کتابیں ہماری اُتاری ہوئی ہیں) اور ہم برابر

لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَؕ ﴿۵۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

لوگوں پر (اپنے) احکام بھیجتے رہے ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں — جن لوگوں کو قرآن سے پہلے ہم نے کتاب عنایت کی

مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

(اور وہ سمجھدار اور حق پسند بھی ہیں) وہ تو اس پر ایمان لے آتے ہیں ف۲ اور جب اِن کو قرآن سنایا جاتا ہے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ

تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم کو تو اس کا یقین آگیا کچھ شک نہیں کہ یہ حق ہے (اور) ہمارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے حقیقت میں ہم تو اس (کے اُترنے) سے پہلے (بھی)

مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ

(اُس کو) مانتے تھے — یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں — دوہرا اجر دیا جائے گا

کسی کو بھی نہیں مانتے [illegible]

ف۱ مددگار سے اُن کی مراد یہ تھی کہ دونوں کی کتب ایک ہی طرح کے ہیں تو گویا ایک دوسرے کی تائید کر رہے ہیں ۱۲

ف۲ سمجھدار اور حق پسند ہونے کی شرط جو ہم نے لگائی ہے تو ہم نے چھٹے پارے کی سورۂ نسا کی آیت لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ الآیہ سے لی ہے اور قرآن کا قاعدہ ہے کہ اُس میں ایک مطلب بار بار مختلف مقامات میں مختلف پیرایوں سے بیان کیا گیا ہے اور اسی لئے یہ بات ٹھہر گئی ہے اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا کہ قرآن کا ایک مقام دوسرے مقام کی تفسیر ہے ۱۲

ع ۵ / ۸

بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

(کہ ادھر تورات پر ایمان لائے اُدھر قرآن پر اور متحمل) ایسے ہیں کہ نیکی سے بدی کا دفعیہ کرتے ہیں اور جو ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے

يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا

(راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور جب (کسی سے) لغو بات سنتے ہیں تو اُس سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں اور (ایسے لوگوں سے) کہدیتے ہیں کہ ہمارے عمل

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

ہم کو اور تمہارے عمل تم کو (ہم تم کو) سلام کرتے ہیں (دور ہی سے) ہم جاہلوں کے لاگو نہیں

إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج

(اے پیغمبر اپنی خواہش کے مطابق) تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْا إِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ

اور وہی راہ پر آنے والوں (کے حال) سے خوب واقف ہے اور (اے پیغمبر بعض اہل مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں

نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ط أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

تو ہم اپنی جگہ سے اُچک لئے جائیں ف۱ (لیکن) کیا ہم نے اُن کو حرم میں جہاں ہر طرح کا امن (و اطمینان) ہے جگہ نہیں دی

يُّجْبٰى إِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

کہ ہر قسم کے پھل یہاں کھچے چلے آتے ہیں (گھر بیٹھے ان کا) رزق (ان کو) ہمارے ہاں سے (پہنچتا ہے)

لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

لیکن ان میں اکثر (اس نعمت کی قدر) نہیں جانتے اور ہم نے بہت سی

مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ج فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ

بستیاں ہلاک کر ماریں جو اپنی (افراط) معاش (کی حالت) میں (کھا کھا کر) اِترگئے تھے تو (اب) یہ اُن (ہی) کے گھر ہیں

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا ط وَكُنَّا نَحْنُ

جو اُن کے (ہلاک ہوئے) پیچھے آباد ہی نہیں ہوئے مگر شاذ ونادر اور (آخر کار اُن کے مال ومتاع کے) ہم ہی

ف۱ یعنی جو مسلمانوں کے مخالف ہیں وہ ہم کو پکڑ کر کسی طرف کو لیجائیں اور وہاں لیجا کر خدا جانے مار ڈالیں یا غلام بنا کر رکھیں یا کسی کے ہاتھ فروخت کر دیں ۱۲

الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ

وارث ہوئے اور (اے پیغمبر) جب تک تمھارا پروردگار کسی قصبے میں پیغمبر نہ بھیج لے

اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا

اور وہ اُن کو ہماری آیتیں پڑھکر سنا دے اُس (کی شان انصاف) سے بعید ہے کہ (بے اتمام حجت) بستیوں کو ہلاک کردیا کرے اور ہم بستیوں کو ہلاک تب ہی کرتے ہیں

وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ

جبکہ وہاں کے لوگ نافرمانی اختیار کر لیتے ہیں اور (لوگو!) جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں

الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾

اور یہیں کی زیب و زینت ہے اور جو (اجر و ثواب) اللہ کے ہاں ہے وہ (اس سے) کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے (بہشت دینے کا) اچھا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ (آخرت میں) اُس کو پانے والا ہے کیا یہ شخص اُس کی طرح (گیا گزرا) ہو سکتا ہے جس کو

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ

دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے پہنچائے پھر قیامت کے دن وہ اُن لوگوں میں ہو گا

الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦٢﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

جو (جواب دہی کے لئے خدا کے روبرو) حاضر کئے جائیں گے اور جس دن خدا کافروں کو بُلا کر پوچھے گا کہ

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

جن لوگوں کو تم (ہمارے شریک) سمجھتے تھے (وہ) ہمارے شریک کہاں ہیں (چنانچہ وہ شریک بھی حاضر کئے جائیں گے تو یہ) شرکا جو فرمودہ خدا کے مستوجب ٹھہر چکے ہیں ف۲ بول اُٹھیں گے

الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ

کہ اے ہمارے پروردگار (بیشک) یہ وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا (مگر جس طرح ہم خود بہکے تھے

كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا

اسی طرح ہم نے ان کو بھی بہکایا ف۳ ہم تیرے حضور میں ان سے دست برداری کرتے ہیں یہ لوگ ہم کو نہیں

رکوع ۱۰ ع ۶ ۹

ف۱ اُمّہا یعنی ام القریٰ کا لفظی ترجمہ ہے دیہات کی ما اور مراد ہے جو دیہات سے آبادی میں زیادہ ہوتا ہے گانوگانو پیغمبر نہیں آیا کرتے بلکہ خدا کسی بڑی بستی کو منتخب فرما لیتا ہے اور وہاں کے لوگوں کو وقت کا پیغمبر تعلیم کرتا ہے اور رفتہ رفتہ اُس کی تعلیم چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رواج پا جاتی ہے جیسا کہ جزیرۂ عرب میں ہمارے پیغمبر صاحب کو خدا نے مکے میں معبوث کیا اور پھر اسلام نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا میں پھیل گیا و الحمد للہ علی ذلک قصبے کو ام القریٰ کہنا ایک طرح کا استعارہ ہے کہ گویا قصبہ ماں ہے اور چھوٹی چھوٹی بستیاں اُس کے بچے اکثر یوں ہی ہوتا ہے کہ جب قصبے میں گنجایش باقی نہیں رہتی تو لوگ چھوٹے چھوٹے گانوں گرد نواح میں بسا لیتے ہیں تو یہ گانو بچے ہوئے جو قصبے کی ماں سے پیدا ہوئے اسی طرح اُم الالسنہ وہ زبان کہلاتی ہے جس سے دوسری زبانیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے عربی کہ اُس سے اُردو فارسی وغیرہ بہت سی زبانیں نکلی ہیں فن طب میں کھانسی کو اُم الامراض کہتے ہیں کہ اُس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۱۲

ف۲ فرمودۂ خدا کے مستوجب ٹھہرے کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے فرما دیا ہے کہ ہم دوزخ کو گنہگاروں سے بھر کر رہیں گے وہ وعدہ ان کے حق میں پورا ہو گا اور یہ عذاب کے مستوجب ٹھہرائے جائیں گے ۱۲

ف۳ یعنی ہم نے اُن پر کچھ زبردستی نہیں کی ۱۲

يَعْبُدُونَ ﴿٦٤﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا

پوجتے تھے [۱] اور پھر مشرکین سے کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو (اپنی مدد کے لیے) بلاؤ چنانچہ یہ لوگ اُن کو بلائیں گے تو وہ اِن کو جواب تک بھی نہ دیں گے

لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٥﴾ وَيَوْمَ

اور مشرکین اپنی آنکھوں) عذاب کو دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہِ راست پر ہوتے (تو اس روزِ بد کو نہ پہنچتے) اور جس دن

يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٦﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

خدا کافروں کو بُلا کر پوچھے گا کہ پیغمبروں نے تم کو سمجھایا تو اُن کو تم نے کیا جواب دیا تو اُس دن اُن کو

الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٧﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ

کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی اور ایک دوسرے سے پوچھ گچھ بھی نہ کر سکیں گے تو جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا

وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ

اور نیک عمل بھی کیے تو اُمید ہے کہ (آخرت میں) ایسا شخص فلاح پانے والوں میں ہو اور (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ

جیسے لوگ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (اُن میں سے جس کو چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے۔ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٩﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اُس سے پاک اور (اُس کی شان اُس سے بہت) بلند ہے [۲] اور (اے پیغمبر) جو

مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٠﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا

(خیالات) یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تمھارا پروردگار اُن کو (خوب) جانتا ہے اور وہی اللہ ہے کہ

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ

اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت (دونوں) میں اُسی کی تعریف ہے اور اُسی کی

الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ

حکومت ہے اور اُسی کی طرف تم لوگوں کو لوٹ کر جانا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر

---

[۱] شرکا سے کہیں تو بت مراد ہیں کہیں فرشتے کہیں پیغمبر کہیں رؤسا ر قوم کہیں شیاطین کیونکہ جس کو خیال کیا کہ وہ خدائی کا کوئی اختیار بھی رکھتا ہے وہی شریک خدا ٹھہرا اسی طرح جس بات کو سند کے نہ ملنے پر روز رکھا اُس کو بھی ایک طرح شریک خدا کہا جا سکتا ہے یہاں شرکا سے شیاطین مراد ہیں اور یہ بیان تیرھویں پارے کی سورہ ابراہیم کے اُس جھگڑے سے ملتا ہوا ہے جو آخرت میں دوزخیوں اور شیطان کے درمیان ہوگا الغرض شیاطین صاف کہدیں گے کہ یہ از خود ہمارے تابع ہوئے اور انھوں نے حقیقت میں اپنی خواہش کی پیروی کی نہ ہماری۔ ہمارے مجرد بہکانے پر اپنی خوشی سے ہمارے تابع ہوئے تو حقیقت میں انھوں نے اپنی خواہش کی پرستش کی نہ ہماری ۱۲

[۲] کفار مکہ پیغمبر صاحب پر ایک اعتراض یہ بھی کرتے تھے کہ تمول اور جتھے کے اعتبار سے دوسرے لوگ رسالت کے آپ سے زیادہ اہل ہیں یہ اُس کا جواب ہے کہ خدا نے یہ انتخاب اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور اس میں دخل دینا ایک طرح کا شرک ہے ۱۲

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

اللہ روز قیامت تک ہمیشہ تم پر رات کئے رہے تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے

يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧٢﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ

جو تمہارے لئے (دن کا) نور لے آئے کیا تم (ایسی معقول بات بھی) نہیں سنتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

روز قیامت تک ہمیشہ تم پر دن کئے رہے تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے

يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ

جو تمہارے لئے رات کو لاموجود کرے کہ تم اس میں آرام پاؤ کیا تم لوگ (خدا کی ایسی صریح نعمت کو بھی) نہیں سمجھتے اور اسی نے اپنی رحمت سے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا ہے تاکہ تم رات میں آرام کرو اور تاکہ (دن میں) اس کے فضل (یعنی اپنی روزی) کی جستجو میں رہو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

اور تاکہ تم (اس کا) شکر کرو اور جس دن (خدا) مشرکوں کو بلا کر پوچھے گا کہ جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھتے تھے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

(اب) وہ ہمارے شریک کہاں ہیں (چنانچہ وہ شریک حاضر کئے جائیں گے) اور ہر ایک امت میں سے ہم ایک گواہ (یعنی پیغمبر) کو الگ کریں گے

فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ

پھر ہم (امت کے لوگوں سے) کہیں گے کہ اپنی (برات کی) دلیل پیش کرو اس وقت ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ حق بجانب خدا ہے اور

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ

(دنیا میں) جیسی جیسی جھوٹی باتیں دل سے بنایا کرتے تھے (اس دن سب) ان سے گئی گزری ہو جائیں گی (شرک کہ وہ بھی

ع ١٥ ١٠

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ

موسیٰ کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) میں سے تھا پھر وہ ان پر ظلم کرنے لگا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ

إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوأُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ

کئی زور آور مرد اُس کی کنجیاں بمشکل اُٹھاتے ایک بار اُس کی قوم (کے لوگوں) نے اُس سے کہا کہ

لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٧﴾ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ

اترا مت (کیونکہ) اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور (یہ) جو (ساز و سامانِ دنیا) تجکو خدا نے دے رکھا ہے اُس میں (سے کچھ)

الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا

آخرت کے گھر کا بھی فکر کرتا رہ اور دنیا سے جو تیرا حصہ ہے اُس کو فراموش نہ کر ف۱ اور جس طرح

أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ

اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی (اوروں کے ساتھ) احسان کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو (کیونکہ) اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي

مفسدوں کو پسند نہیں کرتا (قارون) بولا یہ (مال اور دولت) تو مجکو اپنی لیاقت سے حاصل ہوا ہے

أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ

کیا قارون نے یہ خیال نہ کیا کہ اس سے پہلے خدا (پچھلی) امتوں میں سے ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو (نوکروں چاکروں کا)

أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٩﴾

اُس سے کہیں زیادہ بل بوتا رکھتے تھے اور اُن کے پاس جمع (پونجی) بھی (اس سے) بہت زیادہ تھی اور گنہگاروں سے (سزا دینے کے لئے قائل معقول کرنے کے طور پر) اُن کے گناہ کی

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ

غرض (ایک دن) قارون اپنے ترک سے اپنی قوم کے لوگوں پر نکلا تو جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے (اُس کو دیکھ کر) لگے کہنے

الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ

کہ جیسا کچھ ساز و سامان قارون کو ملا ہے کاش ہمارے پاس بھی ہوتا اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا صاحب نصیب ہے

عَظِيمٍ ﴿٨٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ

اور جن لوگوں کو (خدا کے ہاں سے) علم کی دولت دی گئی تھی ف۳ (ان لوگوں سے) بولے کہ تمھارا ناس جائے

ف۱
دنیاوی حصے کو فراموش نہ کرنے کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ دنیاوی ساز و سامان سب چھوڑ جانے کے لئے ہے اس سے صاحبِ مال کا حصہ یہی ہے جو اپنے ساتھ زادِ آخرت بنا کر لیجائے تو مطلب یہ ہے کہ زادِ آخرت جمع کرتا رہ دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ خدا نے دیا تو نرا زاہد بھی نہ بن کہا بھی اور کھلا بھی کسی کے مال میں اگر دوسروں کا حق ہے تو خود اُس کا حق کیوں نہ ہو اس کو بھی بقدر ضرورت متمتع ہونا چاہیے مگر قارون جیسے بخیل اور ممسک کے حق میں پچھلے معنے زیادہ چسپان ہیں ۱۲

ف۲
مطلب معلوم ہوتا ہے کہ قارون دنیا میں مال و دولت کو اپنی لیاقت کیطرف منسوب کرتا تھا اور اسی سبب سے خدا کا احسان نہیں مانتا تھا اور جو اس کو خدا کی شکر گزاری کے لئے سمجھاتا تھا اس سے کٹ حجتی کے ساتھ پیش آتا تھا تو خدا نے فرمادیا کہ خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں جاتیں اور نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہی معنے ہیں اسکے کہ گنہگاروں سے اُن کے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا ۱۲

ف۳ ترجمے کی عمدگی کے لئے مناسب مقام سمجھکر ہم نے دولت کا لفظ اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ۱۲

ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

جو شخص ایمان لایا اور اُس نے نیک عمل (بھی) کئے اُس کو جو ثواب خدا (کے ہاں) سے ملے گا وہ قارون کے مال و دولت سے کہیں بہتر ہے مگر

الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨١﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ

صبر کرنے والوں کے سوا وہ (ثواب) ہر ایک کو نہیں ملا کرتا۔ پھر ہم نے قارون کو اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور

مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

خدا کے سوا (۱) کوئی جماعت اُس کی مدد کو نہ (کھڑی) ہوئی اور نہ (آپ کسی تدبیر سے)

الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ

بچ سکا اور جو لوگ کل (شام) اُس کی جگہ (ہونے) کی تمنا کرتے تھے وہ (آج) صبح کو

يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

لگے کہنے ارے غضب! یہ تو اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے ف۱ اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو (قارون کی طرح) ہم کو بھی دھنسا دیتا۔ ارے غضب! بات تو یہ ہے کہ ناشکروں کو

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ

کبھی فلاح ہوتی نہیں (دنیا کی نعمتیں تو ہر کس و ناکس کو مل جاتی ہیں مگر) یہ آخرت کا گھر جس (کی نعمتوں) کو ہم نے اُن لوگوں کے لئے خاص کر رکھا ہے جو

عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٤﴾ مَنْ جَآءَ

دنیا میں کسی طرح کی شیخی نہیں کرنی چاہتے اور نہ فساد (کے خواہاں ہیں) اور انجام (بخیر تو) پرہیزگاروں (ہی) کا ہے جو شخص

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

عمل نیک لے کر حاضر ہوگا اُس کو اُس سے بہتر (بدلہ ملے گا) اور جو بُرے عمل لیکر حاضر ہوگا تو

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ الَّذِيْ

جن لوگوں نے بُرے عمل کئے ہیں اُن کو بس ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسا وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں (اے پیغمبر) وہ خدا جس نے

ع ۸ ۱۱

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ روزی کی تنگی اور فراخی آدمی کے کرنے سے نہیں ہوتی بلکہ خدا کے کرنے سے ہوتی ہے اور اگر آدمی اپنے اختیار اور اپنی تدبیر سے اپنی روزی بڑھا لیا کرتا جیسا کہ قارون کہا کرتا تھا تو آج کو وہ اپنی تدبیر سے زمین میں دھنسنے سے بھی بچ جاتا۔ رہا لفظ ارے غضب! یہ ہمارے محاورۂ اُردو کے مطابق ایسے محل پر بولا جاتا ہے کہ ایک آدمی کو دفعۃً اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ ارے غضب! میں کچھ اور ہی سمجھا تھا اور بات کچھ اور نکلی۔ قارون کی ظاہری کامیابی لوگوں کو ضرور دھوکہ میں ڈالتی ہوگی لیکن لوگوں نے جب اُس کا انجام دیکھا تو اُن کو اپنی غلطی پر افسوس ہوا ۱۲

فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ

(احکام) قرآن (کی تعمیل) کو تم پر فرض کیا ہے وہ ضرور تم کو (اصل) ٹھکانے سے لگانے کا ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار کو خوب معلوم ہے کہ کون

جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۶﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا

(اس کی طرف سے) دین حق لیکر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں (پڑا) ہے اور (اے پیغمبر) تم کو تو (ہرگز) توقع نہ تھی

اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

کہ (خدا کی طرف سے) تم پر کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی تم پر (بڑی) مہربانی ہوئی کہ قرآن نازل فرمایا تو تم (بے لاگ لپیٹ سناؤ اور ہرگز

ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ

کافروں کی طرفداری نہ کرنا اور ایسا نہ ہو کہ جب احکام الٰہی تم پر نازل ہو چکے اُس کے بعد یہ لوگ تم کو اُن (کی تعمیل) سے روکیں

اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۸﴾

(بلکہ صبر و استقلال کے ساتھ اپنا فرض رسالت ادا کئے جاؤ) اور اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلائے چلے جاؤ اور خبردار مشرکوں میں ہرگز (شامل) نہ ہونا

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ

اور نہ (کبھی) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارنا (کیونکہ) اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اُس کی ذات کے سوا سب چیزیں فنا

اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۹﴾

ہونے والی ہیں اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ التَّطْفِيْفِ وَهِيَ اِحْدٰى وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا

الم کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ زبان سے اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے

ف مفسرین نے اس آیت کے معنوں میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی فتح مکہ کی ہے کہ اے پیغمبر تم کو کافروں کے زور ظلم سے مجبوری ہجرت کرنی پڑی لیکن ایک دن تم اس شہر کی طرف جو مرجع انام ہے اس کے فتح کرنے کے لیے واپس آؤ گے اور بعض کہتے ہیں کہ معاد سے عاقبت مراد ہے یعنی وہ عاقبت محمود جو پیغمبر صاحب کے ساتھ موعود ہے ہم نے یہ اختلاف دیکھ کر عام معنے اختیار کرلے ہیں جو دونوں کے ساتھ لگ سکتے ہیں ۱۲

وقف لازم ۹ — ع ۹ — ۱۲

آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ ہم ایمان لے آئے اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا اور ہم نے تو اُن لوگوں کو بھی آزمایا تھا جو اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں

فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾ أَمْ

تو خدا اُن لوگوں کو ضرور معلوم کرکے رہے گا جو (اظہار ایمان میں) سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کرکے رہے گا ف۱ کیا

حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا

جو لوگ بُرے عمل کرتے ہیں اُنھوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے (ایسا سمجھتے ہیں تو) یہ لوگ کیا ہی بُری

يَحْكُمُونَ ﴿٤﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ

تجویزیں کرتے ہیں جس کو اللہ کے ملنے کی اُمید ہو تو (اُس وقت کے لئے تیاری کرے کیونکہ) جو وقت خدا نے ٹھہرا دیا ہے وہ ضرور آنے والا ہے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٥﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ

اور وہ (سب کی) سُنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور جو (خدا کے لئے) محنت اُٹھاتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلے کے لئے محنت اُٹھاتا ہے

لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا

(ورنہ) خدا تو (دنیا) جہان کے سب لوگوں سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ہم ضرور اُن کے گناہ اُن سے دور کر دیں گے اور (دنیا میں) جو (یہ لوگ) نیک عمل کرتے رہے ہیں ان کو

الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ

ان کا بہتر سے بہتر بدلہ دیں گے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا

وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ

اور (یہ بھی سمجھا دیا کہ) اگر ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو کسی کو ہمارا شریک ٹھہرائے جس (کے خدا ہونے) کی تیرے پاس کوئی معقول دلیل ہی نہیں تو (اس بات میں)

إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اُس وقت) اُس کا بُرا بھلا تم کو بتا دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

ف۱ خدا ہر چیز کے متعلق دونوں طرح کا علم رکھتا ہے ہونے سے پہلے اور ہونے کے بعد یہاں اس دوسری قسم کا علم مراد ہے ۱۲

الثلث

الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

(قیامت میں) ہم ضرور اُن کو نیک بندوں میں (لیجا) داخل کریں گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

(مونہہ سے تو) کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اُن کو (راہِ) خدا میں کسی طرح کی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو لوگوں کی ایذا دہی کو

كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا

عذاب خدا کی طرح (ایک ناقابل برداشت مصیبت) بنالیتے ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تمھارے پروردگار کی مدد آپہنچے (اور مسلمانوں کی فتح ہو) تو یہی لوگ (مسلمانوں سے) کہنے

كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠

ہم بھی تو تمھارے ہی ساتھ تھے ۔ بھلا جو کچھ تمام لوگوں کے دلوں میں ہے کیا خدا اُس سے بخوبی واقف نہیں

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَ

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ اُن کو ضرور معلوم کرکے رہے گا اور منافقوں کو بھی ضرور معلوم کرکے رہے گا ف اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ

کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے طریق پر چلو اور (قیامت کو) تمھارے گناہوں کا بوجھ ہم اُٹھالیں گے

خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢

حالانکہ یہ لوگ ذرا سا بھی تو اُن کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے والے نہیں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔــلُنَّ يَوْمَ

مگر ہاں (قیامت کے دن) اپنے (گناہوں کے) بوجھ (بھی) اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی (یعنی اُن لوگوں کے بھی جن کو انھوں نے بہکایا تھا) اور

الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا

جیسی جیسی افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور اُن کی بازپرس ہونی ہے اور ہم نے نوح کو

ع ۱ ۱۳ ۱۲

اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ

اُن کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تو وہ پچاس برس کم ہزار برس اُن (لوگوں) میں رہے

ف معلوم کرنے کا مطلب صفحہ گذشتہ کے حاشیے میں دیکھو ۱۲

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ (۱۴) فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ

پھر (آخرکار) اُن کو طوفان نے آ لیا اور وہ (بدستور) نافرمانیاں کر رہے تھے تو ہم نے نوح کو اور جو (نوح کے ساتھ) کشتی میں تھے اُن کو

السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱۵) وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ

(عذابِ طوفان سے) نجات دی اور ہم نے اس (واقعہ) کو تمام جہان کے لئے عبرت بنا دیا اور (ای پیغمبر) ابراہیم (کے حالات ان لوگوں سے بیان کرو) جب انہوں نے

لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اگر تم عقل رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے

تَعْلَمُوْنَ (۱۶) اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ

(مگر) تم تو خدا کے سوا بس بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی جھوٹی باتیں (دل سے) بناتے ہو

اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ

خدا کے سوا جن (معبودوں) کی تم پرستش کرتے ہو تمہیں روزی دینے کا تو (ذرا سا بھی)

لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ

اختیار نہیں رکھتے تو روزی بھی خدا ہی سے مانگو اور اُسی کی عبادت کرو

وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (۱۷) وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ

اور اُسی (کی نعمتوں) کا شکر بجا لاؤ (کیونکہ) تم کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تم (مجھ کو) جھوٹا سمجھو تو

كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

تم سے پہلے بھی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمے تو (حکم خدا کا) صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس

الْمُبِيْنُ (۱۸) اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ خدا کس طرح مخلوقات کو اول بار پیدا کر کے پھر

يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (۱۹) قُلْ سِيْرُوْا فِي

اسی طرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ اللہ کے نزدیک ایک سہل سی بات ہے ف (اور ہم نے ابراہیم سے یہ بھی ارشاد کیا کہ ان لوگوں کو) سمجھاؤ کہ تم زمین پر چلو پھرو

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ پیدائش کا سلسلہ بند نہیں ہر سال بہار آتی ہے ہر سال خزاں ہوتی ہے اور جیسا پیدائش کا سلسلہ نباتات میں جاری ہے ویسا ہی حیوانات میں اور باوجودیکہ ہم آدمیوں اور جانوروں اور نباتات کو متواتر پیدا ہوتے دیکھتے رہتے ہیں اس پر بھی ہم پیدائش کے راز سے آگاہ نہیں اسی طرح کی پیدائش قیامت میں بھی ہو تو ہم کو اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول نہیں ہو سکتی اور ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا کس طرح مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے بس اس پر کلام تمام ہو گیا اور آگے دوسری بات شروع ہوئی کہ جس طرح خدا اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی (قیامت میں) اس کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا ۱۲

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ

اور دیکھو کہ خدا نے کس طرح پراول بار مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح) وہی اللہ (لوگوں کو قیامت کے دن) آخری اٹھانا

الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ

(بھی) اٹھائے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا

اور تم (سب) اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے اور تم نہ تو زمین میں (چھپ کر خدا کو) ہرا سکتے ہو اور نہ

فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَ

آسمان میں (اُڑ کر) اور خدا کے سوا نہ تو کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ (کوئی) مددگار اور

ع ۲ / ۱۴

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

جو لوگ خدا کی آیتوں کو اور (قیامت کے دن) اُس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہیں مانتے تو یہی لوگ ہماری رحمت سے ناامید ہو بیٹھے ہیں

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

اور یہی ہیں جن کو (آخرت میں) عذاب دردناک ہونا ہے پس ابراہیم کی قوم کے پاس (اُن کی باتوں کا) اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہ تھا

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ

کہ (آپس میں) لگے کہنے کہ اس کو مار ڈالو یا اس کو جلا دو چنانچہ (اُن کو آگ میں پھینک دیا مگر) خدا نے اُن کو

اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾

آگ سے نجات دی بیشک اس واقعہ میں بھی اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ

اور (ابراہیم نے اپنی قوم کے لوگوں سے یہ بھی) کہا (تھا) کہ تم جو خدا کے سوا بتوں کو مانتے ہو تو صرف

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

زندگی دنیا کی باہمی دوستی محبت کے لحاظ سے (مانتے ہو) پھر قیامت کے دن تو (تمہارا یہ حال ہونا ہے کہ)

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

تم میں سے ایک کو ایک منکر ہے گا اور ایک کو ایک لعنت کرے گا اور دوزخ تم سب کا (آخری) ٹھکانا ہوگا اور

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

(ان بتوں میں سے) کوئی بھی تمہارے مددگار نہیں ہوں گے اس پر صرف لوط ابراہیم پر ایمان لائے اور ابراہیم نے کہا کہ میں تو وطن چھوڑ کر

وقف لازم

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اپنے پروردگار کی طرف (جہاں کہیں اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا بیشک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور ہم نے ابراہیم کو (بیٹا) اسحٰق اور (پوتا) یعقوب عنایت فرمایا

وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ

اور اُن کی نسل میں پیغمبری اور (نزول) کتاب کو (جاری) رکھا اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں (بھی) اُن کا اجر دیدیا

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

اور آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ (ہمارے) نیک بندوں میں ہوں گے اور (ای پیغمبر ان لوگوں کو) لوط کا حال بھی سناؤ کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

کہ تم (ایسی) بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان کے لوگوں میں سے

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کسی نے نہیں کیا کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) لڑکوں پر گرتے

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ ٢٩ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

اور (مسافروں کی) راہ مارتے ف۱ اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہو

الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

تو لوط کی قوم کے پاس اس کے سوا (کچھ) جواب ہی نہ تھا کہ لگے کہنے

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٠﴾

اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب خدا لا نازل کر

ف۱ بعض مفسرین نے تقطعون کے یہ معنے بھی بیان کئے ہیں کہ تو الد و تناسل کی راہ مارتے ہو تو اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل کا جرم ایک ہی ٹھہرا اور جو معنے رہزنی کے ہم نے اختیار کئے ہیں وہ جرم جداگانہ ہے اور تفسیروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ بیحیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے ۱۲

ع ۳ ۸ ۱۵

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿۳۱﴾

(ان لوط نے خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار (ان) مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کے پیدا ہونے کی) خوشخبری لیکر آئے تو انھوں نے (ابراہیم سے) کہا

إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا

کہ ہم (عنقریب لوط کی) اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں (کیونکہ اس بستی) کے لوگ

كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ

(بڑے ہی) شریر ہیں (اس پر ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں تو لوط (بھی) ہیں وہ بولے کہ

أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ

جو لوگ اس (بستی) میں ہیں ہم سب (کے حال) سے اچھی طرح واقف ہیں لوط کو اور ان کے (سب) گھر والوں کو (بستی میں سے نکال لیجا کر) ہم ضرور بچالیں گے مگر (ایک لوط کی بی بی کہ (البتہ)

مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ

پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو (لوط) ان (کے آنے) سے ناخوش ہوئے

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ

اور ان کی وجہ سے (اپنے دل میں) بہت بھچے اور فرشتوں نے کہا کہ آپ کسی طرح کا خوف نہ کریں اور نہ آزردہ خاطر ہوں

إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۳۴﴾

ہم (عذاب کے فرشتے ہیں مگر) آپ کو اور آپ کے اہل (وعیال) کو بچالیں گے مگر آپ کی بی بی کہ وہ تو پیچھے رہنے والوں میں ہوگی

إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ

اس بستی کے لوگ جیسی جیسی بدکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی سزا میں ہم ان پر ایک

السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا

آسمانی آفت نازل کرنے والے ہیں (چنانچہ فرشتوں نے ان بستیوں کو الٹ دیا) اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں

آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٦﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ

اُس (اُلٹی ہوئی بستی) کو (ایک) صریح عبرت بنا چھوڑا اور ہم نے مدین کے رہنے والوں کی طرف اُن کے بھائی

شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ

شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو اُنھوں نے (اُن سے جا کر) کہا کہ بھائیو! خدا کی عبادت کرو اور روزِ آخرت کا خطر رکھو

الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٣٧﴾ فَكَذَّبُوهُ

اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو اُنھوں نے شعیب کو جھٹلایا

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٣٨﴾

پس بھونچال نے اُن کو آلیا اور اپنے گھروں میں بیٹھے (کے بیٹھے) رہ گئے

وَعَادًا وَثَمُودَا وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ

اور (ہم نے قوم) عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کیا) اور (اے اہل مکہ ملک شام کو آتے جاتے) تم کو اُن کے (اُجڑے ہوئے گھر (بھی) دکھائی دیتے ہیں اور

لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا

شیطان نے اُنھیں اُن کے عملوں کو اچھا کر دکھایا تھا اور (اسی تدبیر سے) اُن کو راہ (راست کے اختیار کرنے) سے روکا بھی تھا اور (وہ شامتِ اعمال سے شیطان

مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٩﴾ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ

(بڑی) سوجھ بوجھ کے لوگ تھے اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کیا)

وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا

اور (باوجودیکہ) موسیٰ اُن کے پاس کھلے کھلے معجزے لیکر (بھی) آئے (مگر) تاہم وہ

فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ﴿٤٠﴾ فَكُلًّا أَخَذْنَا

ملک میں اکڑے (اکڑے) پھرے اور (ہم سے) بھاگ کر نہ جا سکے تو ہم نے ہر ایک (نافرمان) کو

بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم

اُس کے گناہ کی سزا میں دھر پکڑا چنانچہ اُن میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھراؤ برسایا (جیسے قوم عاد) اور بعض اُن میں سے

مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ

وہ تھے جن کو بڑے زور کی آواز نے آ دبایا (جیسے ثمود) اور اُن میں سے بعض وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (جیسے قارون)

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

اور بعض اُن میں سے وہ تھے جن کو ڈبو دیا (جیسے فرعون ہامان) اور خدا تو ان پر کیوں ظلم کرنے لگا تھا مگر

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ

وہی لوگ آپ اپنے اُوپر ظلم کیا کرتے تھے جن لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ

اُن کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ اُس نے بھی اپنے زعم میں ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں

اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

کہ گھروں میں بودے سے بودا مکڑی کا گھر ای کاش یہ لوگ (اتنی بات) سمجھتے

وقف لازم

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

(جن) جن چیزوں کو خدا کے سوا (یہ لوگ) پکارتے ہیں کچھ شک نہیں کہ خدا اُن (سب کی حقیقت) سے

شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۳﴾ وَتِلْكَ

واقف ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور ہم یہ

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ

(چند) مثالیں لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے بیان فرماتے ہیں اور سمجھدار ہی ان کو

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

سمجھتے ہیں خدا نے آسمان و زمین کو (کسی غرض و) مصلحت سے پیدا کیا ہے

بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۵﴾

ع ۴ ۱۴ ۱٦

ایمان لانے والوں کے لئے تو اسی میں (قدرتِ خدا کی بڑی) نشانی (موجود) ہے

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ

(اے پیغمبر یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اُس کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھتے رہو کچھ شک نہیں کہ

الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ

نماز بے حیائی (کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی رہتی ہے اور یادِ خدا البتہ

اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ

بڑی (چیز) ہے اور جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ جانتا ہے اور (مسلمانو) اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کیا کرو

الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ وَقُوْلُوْٓا

مگر ایسی طرح پر کہ وہ نہایت ہی عمدہ (اور شائستہ) ہو ہاں جو لوگ اُن میں زیادتی کریں (تو اُن کو جواب کی ترکی دینے کا مضایقہ نہیں) اور ان لوگوں سے کہو

اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ

کہ جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اور (جو کتابیں) تم پر نازل ہوئیں ہم تو سب ہی کو مانتے ہیں اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے

وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ

اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں اور (اے پیغمبر جس طرح ہم نے اگلے پیغمبروں پر کتابیں اُتاری تھیں) اسی طرح ہم نے تم پر کتاب اُتاری تو جن کو

اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ۚ وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ ؕ

ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی ہے (یعنی اہل کتاب اور حق پسند بھی ہیں) وہ تو بے تامل اس (قرآن) پر ایمان لے آتے ہیں اور ان (مشرکین

وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا کُنْتَ

اور (جو نرے) ہٹ دھرم ہیں (وہی) ہماری آیتوں کو نہیں مانتے اور (اے پیغمبر)

تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِہٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّہٗ بِیَمِیْنِکَ

قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے (پڑھاتے) تھے اور نہ تم کو اپنے ہاتھ سے لکھنا ہی آتا تھا

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

کہ ایسا ہوتا تو یہ بے دین خواہی نخواہی شبہہ کرتے ف۱ مگر

ف۱ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب پڑھے لکھے تو تھے نہیں اِس میں بھی خدا نے یہ مصلحت رکھی تھی کہ اگر پیغمبر صاحب پڑھے لکھے ہوتے تو منکر ضرور شبہہ کرتے کہ یہ باتیں جو یہ شخص سمجھاتا ہے اس کی دیکھی بھالی ہوئی ہیں اگلی کتابوں میں سے چن چنا کر ایک قرآن بنا لیا۔ مگر پیغمبر صاحب کے اُمّی ہونے کی وجہ سے یہ شبہہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس پر بھی جو انکار کریں اُن کی نری ہٹ دھرمی ہے ۱۲

فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا

جن لوگوں کو عقل دی گئی ہے اُن کے عقیدے میں تو یہ (قرآن ایسی کھلی کھلی) آیتیں ہیں (کہ کوئی منصف اُن سے انکار نہیں کر سکتا) اور ہم

الظَّالِمُونَ ﴿۵۰﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ

بے انصاف ہیں وہی ہماری آیتوں کو نہیں مانتے اور (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر اس کے پروردگار (کی طرف) سے معجزے کیوں نہیں اترے

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۵۱﴾ أَوَلَمْ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ معجزے تو خدا ہی کے پاس (یعنی اُسی کے اختیار میں) ہیں اور میں تو صاف طور پر ڈر سنانے والا ہوں اور بس (اے پیغمبر) کیا

يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

ان لوگوں کے لئے یہ معجزہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر قرآن اُتارا جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ جو لوگ ایمان لانے والے ہیں

لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

ع ۵ / ۷ / ۱

اُن کے لئے تو اس میں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (مہربانی کے علاوہ) نصیحت ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے اور تمہارے درمیان

شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اللہ گواہ بس ہے (کہ) وہ آسمان و زمین کی سب چیزوں کو جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے

بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۵۳﴾

اور اللہ سے پھرے ہوئے ہیں یہی تو (قیامت کے دن بڑے) گھاٹے میں رہیں گے

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى

اور (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں اور اگر (خدا کے نزدیک عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا

لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا

تو اُن پر (کبھی کا) عذاب آ چکا ہوتا اور وہ (ایک نہ ایک دن) دفعتہً ان پر آ گر رہے گا اور ان کو

يَشْعُرُونَ ﴿۵۴﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ

خبر بھی نہ ہوگی (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ

جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌۢ بِالْكٰفِرِينَ ۝٥٥ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

دوزخ کافروں کا احاطہ کیے ہوئے ہے (کوئی اس سے نہیں بچے گا) جبکہ عذاب ان کے (سر کے) اوپر سے

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ

اور ان کے پاؤں کے تلے سے ان کو ڈھانکے ہوگا اور خدا ان سے فرمائیگا کہ جیسے جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو

تَعْمَلُونَ ۝٥٦ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ

(اب) ان کا مزہ چکھو ہمارے بندو! جو ایمان لائے ہو ہماری زمین فراخ ہے

فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝٥٧ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا

تو (جہاں رہ کر تم سے بن پڑے) ہماری ہی عبادت کرو ہر جاندار (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر (تم سب) ہماری طرف

تُرْجَعُونَ ۝٥٨ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

لوٹا کر لائے جاؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کو ہم

مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ط

بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی (اور وہ) ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ۝٥٩ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى

(نیک) عمل کرنے والے جنھوں نے (دنیا میں) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے رہے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝٦٠ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ

ان کا بھی کیا ہی اچھا اجر ہے اور کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے اوپر) لادے نہیں پھرتے

رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ

اللہ ہی ان کو روزی پہنچاتا ہے اور تم کو (بھی) اور وہ (سب کی) سنتا

الْعَلِيمُ ۝٦١ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

(سب کچھ) جانتا ہے ف اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ (بھلا) کس نے آسمان

ف ابتدائے اسلام میں عرب کے مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ ابھی اسلام اچھی طرح پھیلا نہ تھا اور یہ لوگ جا بجا کفار کے نرغے میں تھے اور وہ ان کو خدائے واحد کی عبادت کرنے سے مانع ہوتے تھے چنانچہ پیغمبر صاحب اور بعض مسلمان تو ہجرت کر کے مدینے میں جا رہے اور بعض مسلمان تعلقات معاش کی وجہ سے بدستور کفار کے نرغے میں رہے ان کو خدا نے حکم دیا کہ معاش کی کیا طمع کرتے ہو خدا کفیل رزق ہے کفار کے نرغے میں سے نکل جاؤ۔ ملک خدا تنگ نیست ٭ پائے مرا لنگ نیست ١٢

وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى

اور زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو (اپنے) بس میں کر رکھا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے پھر (با این ہمہ) یہ لوگ کدھر

يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ

بہکے چلے جا رہے ہیں اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہی ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم ان سے پوچھو کہ کون

مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ

آسمان سے پانی برساتا پھر اس پانی کے ذریعے سے زمین کو اس کے مرے (یعنی پرتی پڑے) پیچھے جلا اٹھاتا ہے تو ضرور یہی جواب دینگے

اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَمَا هٰذِهِ

کہ اللہ (اے پیغمبر) تم کہو الحمد للہ ف لیکن ان میں کے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے اور یہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ

دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل ہے اور دار آخرت (کی زندگی) وہی

الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٥﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي

(اصل) زندگی ہے۔ (اے) کاش یہ لوگ (اتنی بات) سمجھتے پھر جب (یہ لوگ) کشتی میں سوار ہوتے ہیں

الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴿٦٦﴾ فَلَمَّا

تو بڑے خلوص سے اسی کی بندگی کا اظہار کرکے اس کو پکارتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

(خدا) ان کو (دریا سے) نجات دیکر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو نجات پاتے ہی وہ شرک کرنے لگتے ہیں کہ جو نعمتیں ہم نے ان کو عطا فرمائی ہیں

اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

ان کی ناشکری کریں اور تاکہ (چند روز دنیا میں) رس بس لیں تو خیر آگے چل کر (قیامت میں) وہ اپنی ناشکری کا انجام معلوم کر لیں گے کیا کفار مکہ نے اس بات پر نظر نہیں کی

ع ۶ / ۱۲ / ۲

وقف لازم

ف یعنی شکر ہے کہ تمہارا نور فطرت بجھ نہیں گیا۔ اس ماند پڑ گیا ہے اور اس کو اکسایا جائے تو پھر چمکنے کو موجود ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ عقل کو کام میں نہیں لاتے اور اس نور کو نہیں اکساتے ہیں

أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ

کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن کی جگہ بنا رکھا ہے اور لوگ ہیں کہ اِن کے آس پاس سے پکڑے چلے جا رہے ہیں

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ

تو کیا یہ لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں ف۱ اور اُس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا

بڑھکر ظالم کون؟ جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اُس کو پہنچے وہ اُس کو جھٹلائے

جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

کیا ایسے منکروں کا (آخری) ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ اور جن لوگوں نے ہمارے کام میں کوششیں کیں

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

ہم بھی اُن کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے ف۲ اور کچھ شک نہیں کہ اللہ اُن (لوگوں) کا ساتھی ہے جو (خلوص دل سے) نیک عمل کرتے ہیں

ع ۶ / ۷ / ۳

سورۃ الروم مکیۃ [illegible] | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | [illegible]

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الم ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن

الم۔ اُس ملک میں جو (جزیرہ عرب سے) قریب ہی رومی (نصاریٰ) مغلوب ہو گئے ہیں لیکن یہ لوگ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ

اپنے مغلوب ہونے کے پیچھے عنقریب چند سال میں غالب آ جائیں گے

الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ

(اس سے) پہلے بھی (فتح و شکست کا) اختیار اللہ ہی کو تھا اور (اس واقعے کے) بعد بھی (اُسی کو اختیار ہے) اور اُس دن (جبکہ رومی غالب ہوں گے)

الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ

مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست

ف۱ جب سے خانہ کعبہ بنا ہے اُس کا ادب ہمیشہ ہوا کیا ہے اسلام سے پہلے بھی لوگ بے روک ٹوک کعبے کی زیارت کو آتے اور باوجودیکہ تمام جزیرۂ عرب میں بدعملی مار کٹائی لوٹ کھسوٹ ہوا کرتی تھی خانہ کعبہ کی وجہ سے کوئی شخص شہر مکہ کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور مکے کے باہر لوگوں کو اپنے گھروں میں بھی امن نہ تھا جس کو چاہا موقع پا کر پکڑ لے گئے غلام بنا کر رکھا یا بیچ ڈالا ۱۲

ف۲ اپنے رستے سے مراد ہے اپنی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے طریقے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم اُن کو اعمال نیک کی توفیق دیں گے ۱۲

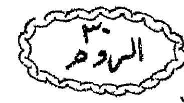

الرَّحِيمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

(اور) رحم والا ہے (یہ) اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

نہیں سمجھتے (یہ لوگ بس) زندگی دنیا کے ظاہر (حال) کو سمجھتے ہیں

وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

اور آخرت سے تو یہ لوگ بالکل ہی بے خبر ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو اور اُن چیزوں کو جو اِن دونوں کے درمیان ہیں حکمت مصلحت ہی سے

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ

اور (ایک) وقت مقرر کے لئے پیدا کیا ہے اور بہتیرے آدمی تو (قیامت کے دن)

رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اپنے پروردگار سے ملنے کو سرے سے مانتے ہی نہیں کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

اور اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کہ جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا (بُرا) انجام ہوا

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ

وہ لوگ اِن سے قوت میں بھی کہیں بڑھکر تھے اور اُنھوں نے زمینیں بھی جوتیں۔ اور زمین کو جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے

اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ

اُس سے بہت زیادہ اُن لوگوں نے آباد کیا تھا اور ان پاس (بھی) اِن کے پیغمبر معجزے لیکر آئے تھے (مگر اُنھوں نے نہ مانا اور اپنے کیے کی سزا پائی)

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

تو خدا (تو ایسا بے انصاف) نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرے مگر وہ لوگ (کفر و شرک کرکے) آپ ہی اپنے اوپر

پیغمبر صلعم کے وقت میں مملکت
...نار وم کے قبضے میں
...فارس پر آتش پرست
تھے دونوں میں لڑائی
...الرچہ یہ لڑائی عراق
...وئی تھی جو عرب سے
...اور اُس کی سرحد پر واقع
...عرب کو اُس جنگ سے
...ق نہ تھا مگر تاہم مسلمان
...تے تھے کہ رومیوں کا
...کیونکہ وہ اہل کتاب
...مشرکین عرب اہل
...خیر مناتے تھے کیونکہ
...یک طرح کے بت پرست
...ان سے اہل فارس
...حق تو مشرکین
...ش ہوئے اور مسلمانوں
...اور زے کئے اِن
...ب خدا نے پہلے سے
...اس وقت رومی
...ہوگئے ہیں مگر وہ چند
...اہل فارس پر فتح
...چنانچہ ایسا ہی ہوا
...نہ تاریخی پیشین گوئی
...ست معجزہ ہے۔ دو
...ت سلطنتوں کے بارے
...ل پہلے ایک قطعی
...رق کے ساتھ کر دینا
...کا کام نہیں ور یہ جو
...کے آخر میں فرمایا کہ اکثر
...سمجھتے اس کا مطلب
...یا عالم اسباب ہے ان
...ظاہر کے دھوکے
...سبب اصلی یعنی خدا
...قل ہو جاتے ہیں حالانکہ
...بڑے بڑے واقعے کا اصلی سبب خدا کا ارادہ ہوتا ہے لوگ غلط فہمی سے اُس کو دوسرے اسباب کی طرف منسوب کرتے اور اُنھیں پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں ۱۲

يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ

ظلم کیا کرتے تھے — پھر جن لوگوں نے برا کیا — اُن کا انجام بھی بُرا ہی ہوا — کیونکہ

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ

اُنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا — اور اُن کی ہنسی اڑایا کیے — اللہ ہی مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

پھر وہی (اسی طرح کی) مخلوق کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ف۱ پھر تم سب اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ

گنہگار ناامید ہو کر رہ جائیں گے اور (جن کو یہ لوگ شریک خدائی بناتے ہیں) اُن کے (اُن) شریکوں میں سے کوئی اُن کا سفارشی نہ ہوگا

وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

اور (اس وقت یہ لوگ بھی) اپنے شریکوں سے پھر بیٹھیں گے — اور جس دن — قیامت برپا ہوگی

يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اُس دن (مومن اور کافر) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے — پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا

وہ تو باغ (بہشت) میں ہونگے اور اُن کی خاطرداریاں ہو رہی ہونگی — اور جن لوگوں نے کفر کیا — اور

بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾

ہماری آیتوں اور روز آخرت کے پیش آنے کو جھٹلاتے رہے — تو یہ لوگ عذاب میں — پکڑے ہوئے ہونگے — اور

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ

پس جس وقت تم لوگوں کو شام ہو — اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرو — اور

الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ

آسمان و زمین میں وہی اللہ تعریف کے لائق ہے — اور (نیز) تیسرے پہر اور جب

ع ۱۰ / ۱

ف۱ سورہ عنکبوت کے دوسرے رکوع میں اسی طرح کی آیت گزر چکی ہے وہاں کا حاشیہ دیکھو

ف۲ تسبیح و تقدیس سے یا مطلق ذکر الٰہی مراد ہے یا پانچوں نمازیں کیونکہ نمازیں بھی خدا کی تسبیح و تقدیس کی جاتی ہے اور پانچوں وقتوں کی تخصیص بھی اسی معنے کی مؤید ہے ۱۲

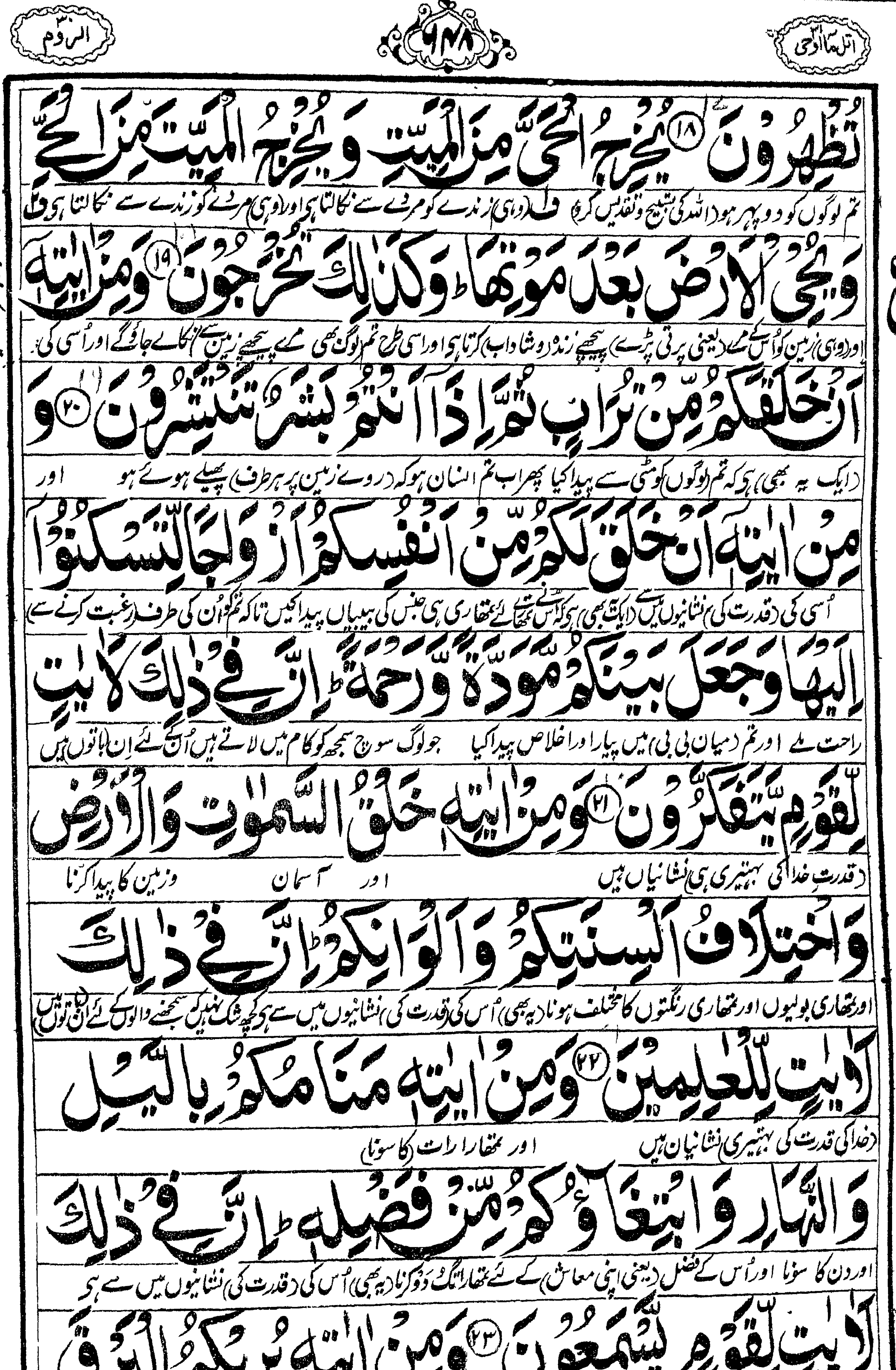

تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو) ف (وہی) زندے کو مُردے سے نکالتا ہی اور (وہی) مُردے کو زندے سے نکالتا ہی ف

وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ

اور (وہی) زمین کو اُس کے مرے (یعنی پرتی پڑے) پیچھے زندہ (شاداب) کرتا ہی اور اسی طرح تم لوگ بھی مرے پیچھے زمین سے نکالے جاؤ گے اور اُسی کی

أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَ

(ایک یہ بھی) ہی کہ تم (لوگوں) کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کہ (روئے زمین پر ہر طرف) پھیلے ہوئے ہو اور

مِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا

اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہی کہ اُس نے تمھارے لئے تمھاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم کو اُن کی طرف رغبت کرنے سے

إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

راحت ملے اور تم (میاں بی بی) میں پیار اور اخلاص پیدا کیا جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں اُن کے لئے اِن (باتوں) میں

لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

(قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیاں ہیں اور آسمان وزمین کا پیدا کرنا

وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور تمھاری بولیوں اور تمھاری رنگتوں کا مختلف ہونا (یہ بھی) اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہی کچھ شک نہیں سمجھنے والوں کے لئے اِن (باتوں) میں

لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ

(خدا کی قدرت کی بہتیری نشانیاں ہیں اور تمھارا رات کا سونا

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور دن کا سونا اور اُس کے فضل (یعنی اپنی معاش) کے لئے تمھارا تگ و دو کرنا (یہ بھی) اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہی

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ

جو لوگ (گوش دل سے) سنتے ہیں اُن کے لئے ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیاں ہیں اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہی کہ تم کو

ف تسبیح و تقدیس سے یا تو مطلق ذکرِ الٰہی مراد ہی یا پانچوں نمازیں کیونکہ نمازیں بھی خدا کی تسبیح و تقدیس کیجاتی ہی اور پانچ وقتوں کی تخصیص بھی اسی معنے کی مؤید ہی ۱۲

ف مُردے سے زندے اور زندے سے مُردے نکالنے کی بہت سی مثالیں ہوسکتی ہیں مثلاً انڈا کہ جاندار مرغی سے نکلتا اور خود بیجان ہوتا پھر اُس بے جان سے جاندار پیدا ہوتا ہی ۱۲

ع ۲ / ۵

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ

ڈرنے اور اُمید کرنے کے لئے بجلیاں دکھاتا ف۱ اور آسمان سے پانی برساتا اور اُس (پانی) کے ذریعے سے زمین کو

مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

اُس کے مرے (یعنی پرتی پڑے) پیچھے جلا اٹھاتا ہے جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لئے ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ

(ایک یہ بھی) ہے کہ آسمان اور زمین اُسی کے حکم سے قائم ہیں (اور تم ایک وقت خاص تک زندگی کرکے زمین میں گاڑے جاتے ہو) پھر (قیامت کے دن)

مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

تو بس آواز کے سنتے ہی تم (سب کے سب) نکل پڑو گے اور جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں

وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

اور (جو لوگ) زمین میں ہیں (سب) اُسی کے ہیں (اور سب) اُسی کے (حکم کے) تابع ہیں اور وہی (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا پھر

يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى

(اسی طرح قیامت کے دن) اُن کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اُس کے لئے بہت ہی آسان ہے اور آسمان و زمین میں

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ ضَرَبَ

اُسی کی شان (سب سے) بالا تر ہے اور وہ زبردست (اور حکمت والا ہے) وہ

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ

تمہارے (سمجھنے کے) لئے تم ہی میں کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ جن (غلاموں) کے تم مالک ہو ان میں سے

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ

اُس (روزی) میں جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے کوئی (اور بھی) تمہارے شریک ہیں اور تم (اور وہ) اُس (روزی) میں

سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

برابر کا حق رکھتے (اور تم اُن کی) (ویسی ہی) پروا کرتے ہو جیسی تم اپنی پروا کرتے ہو ف۲ جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لئے ہم

جب وہ تم کو ایک آواز سے زمین میں سے بلائے گا

ف۱ بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے کیونکہ جہاں گرتی ہے اُس کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور اُمید کی چیز بھی ہے کہ جو کوندے گی باران رحمت برسے گا ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ جب تم لوگ اپنے غلاموں کو اپنی برابری نہیں دیتے حالانکہ وہ تمہاری اپنی ہی بات کے کونڈے ہیں کہ تم نے اُن کو مول لیا ہے اس پر بھی نہ تم اپنی جیسی خوراک دیتے ہو نہ اپنی جیسی اُن کی پرداخت کرتے غرض کسی طرح پر تم اُن کو اپنی برابری کے درجے میں نہیں لیتے تو خدا اپنی مخلوقات کو اپنا شریک کیوں پسند کرنے لگا جو اُس کے مقابلے میں غلاموں سے بھی گئے گزرے ہیں ۱۲

الربع ٣ ع ٨

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

(اسی) آیتوں کو اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں مگر جو لوگ (شریک خدا بنا کر) ظلم کرتے ہیں وہ بے جانے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

چلتے ہیں تو جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور (خدا کے مقابلے میں) ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ

تو (اے پیغمبر) تم ایک خدا کے ہو کر اس کے دین کی طرف اپنا رخ کئے رہو خدا کی (بنائی ہوئی) سرشت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو

عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پیدا کیا ہے خدا کی (بنائی ہوئی) بناوٹ میں رد و بدل نہیں ہو سکتا یہی دین کا سیدھا (رستہ) ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

نہیں سمجھتے (لوگو) اُسی (ایک خدا) کی طرف رجوع ہو کر (اس دین پر جمے رہو) اور اُسی (ایک خدا) کا ڈر مانو اور

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ

نماز پڑھتے رہو اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا جنھوں نے

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

اپنے (اصلی) دین میں تفرقہ ڈالا اور (فرقے فرقے) ہو گئے جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے سب اُسی میں

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

مگن ہیں اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

پھر جب وہ اُن کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھا دیتا ہے تو بس اُن میں سے کچھ لوگ

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ وقفہ

اپنے پروردگار کے شریک بنانے لگتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے اُن کو دی ہیں اُن کی ناشکری کریں تو (لوگو) دنیا کے چند روزہ فائدے اٹھا لو

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ

آگے چل کر تم (اپنے کئے کی حقیقت) معلوم کر لو گے کیا ہم نے اِن لوگوں پر کوئی سند اُتاری ہے کہ جیسے یہ لوگ خدا کے ساتھ

بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا

شرک کرتے ہیں وہ (سند ان کو شرک کرنا) بتاتی ہے۔ اور جب ہم لوگوں کو (اپنی رحمت (کا ذائقہ) چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتے ہیں

وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾

اور اگر اُن کے اعمال کے بدلے میں جو اُنھوں نے اپنے ہاتھوں (زادِ آخرت بنا کر اپنے آگے) آگے بھیجے ہیں اِن پر (کسی قسم کا) وبال آجائے تو بس وہ اُس سے توڑ بیٹھتے ہیں

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ

کیا لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے اِس میں (بھی قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں تو (اے پیغمبر) رشتہ دار کو اُس کا حق دیتے رہو

وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ

اور محتاج اور مسافر کو (اُن کا حق) جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں یہ اُن کے حق میں

وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ

بہتر ہے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور (یہ) جو تم سود دیتے ہو تاکہ

فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم

لوگوں کے مال میں بڑھوتری ہو تو وہ (سود) خدا کے ہاں پھلتا پھولتا نہیں (یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی) اور (وہ) جو تم

مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

(محض) خدا کی رضاجوئی کے ارادے سے زکوٰۃ دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی (اپنے دیئے کو خدا کے ہاں)

الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ

بڑھا رہے ہیں ف۱ (لوگو!) اللہ وہ (قادرِ مطلق) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو روزی دی پھر

ف۱ اس آیت کے مطلب کے کئی پیرائے ہو سکتے ہیں ایک تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور بظاہر الفاظ سے جلد کی سمجھ میں بھی آتا ہے اور ایک پیرایہ مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ زکوٰۃ جو خالصۃً لوجہ اللہ دی جاوے ایسے دینے کا ثواب ہے اور اُس کا اجر خدا کے ہاں دو چند سہ چند چہار چند وغیرہ ہوتا رہتا ہے گویا وہ ایک درخت ہے جو بڑھتا اور پھولتا پھلتا رہتا ہے لیکن جب دینے میں کسی ذاتی غرض کا شائبہ ہو تو ایسے دیئے کا ثواب نہیں جیسے بھاجی اور نیوتا یا رشتہ داروں کو اُن کی اصلی حاجت سے زیادہ محتاجوں کا حق مار کر دینا۔ بسا اوقات اس طرح کا دینا اس توقع سے ہوتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے وہ اپنے پاس سے کچھ بڑھا کر وقت پر واپس کرے گا۔ اسی اعتبار سے قرآن میں اس کو ربا سے تعبیر کیا ورنہ حقیقت میں وہ ربا نہیں ہے ۱۲

يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ

(وہی تم کو مارتا ہے پھر (وہی) تم کو جلائے گا بھلا تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ہے جو ان کاموں میں سے

شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ

کچھ بھی کر سکے۔ جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہیں خدا (کی ذات) اس سے پاک و بالاتر ہے خود لوگوں ہی کے کرتوتوں سے (کیا) خشکی (میں)

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا

اور کیا تری میں (یعنی جگہ جگہ طرح طرح کی) خرابیاں ظاہر ہو چکی ہیں (اور اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے) کہ لوگ جیسے جیسے عمل کر رہے ہیں خدا ان کے بعض اعمال کا مزا ان کو چکھائے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا

تاکہ وہ (ایسی حرکات سے) باز آئیں (اے پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ

کہ جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا (برا) انجام ہوا

أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ

ان میں کے اکثر مشرک ہی تھے تو (اے پیغمبر) اس سے پہلے کہ خدا کی طرف سے وہ دن آموجود ہو جو

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ

(کسی کے ٹالے) نہیں ٹل سکتا دین (کے) سیدھے (رستے) پر (استقلال کے ساتھ) اپنا رخ کئے رہو اس دن

يَصَّدَّعُونَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ

(مومن اور کافر ایک دوسرے سے) جدا ہو جائیں گے جو کفر کرتا ہے تو اسی پر اس کے کفر کا وبال پڑے گا اور جو نیک عمل کرتا ہے

صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

تو یہ لوگ اپنے ہی لئے (آخرت کا) سامان کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

اور نیک عمل کئے ان کو قیامت کے دن اللہ اپنے فضل سے (ان کے کئے کا) عوض دے کچھ شک نہیں کہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا

ع ۱۳ / ۴

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ

اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو (اس غرض سے) بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو بارش کی) خوشخبری پہنچائیں

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اپنی رحمت (کی لذت) چکھائے اور تاکہ اُس کے حکم سے (دریاؤں میں) کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کا فضل (یعنی اپنی معاش) تلاش کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى

تاکہ تم (اُس کا) احسان مانو اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے اور پیغمبر (بھی) اُن کی قوموں کی طرف بھیجے

قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ

تو وہ پیغمبر معجزے لے کر اُن کے پاس آئے (مگر انھوں نے جھٹلایا) تو جو لوگ (جھٹلانے کے جرم کے) مرتکب ہوئے اُن سے ہم نے (جھٹلانے کا) بدلہ بھی لیا

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ

اور ایمان والوں کو مدد دینا ہم پر لازم تھا اللہ (ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ

تو وہ ہوائیں بادلوں کو (اُن کی جگہ سے) اُبھارتی ہیں پھر (خدا) جس طرح چاہتا ہے (کبھی) بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلاتا

يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ

اور (کبھی) اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ بادل کے بیچ میں سے مینہ نکلا چلا آتا ہے

خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا

پھر جب خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُس (مینہ) کو برسا دیتا ہے تو بس

هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ

وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں باوجودیکہ باران (رحمت) کے نازل ہونے سے پہلے یہ لوگ

عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

(بارش کی طرف سے) شروع ہی سے نا اُمید بیٹھے تھے ؎ تو (اے مخاطب باران) رحمت الٰہی کے آثار کی طرف نظر کر

ف بادل کی اصل یہ ہے کہ وہ ایک طرح کی بھاپ ہے جو آفتاب کی گرمی کی وجہ سے ہر ایک گیلی اور سیلی چیز اور خصوصاً سمندر سے پیدا ہوتی ہے پھر حسب الحکم خدا اِن بخارات کو ہوائیں اُڑائے اُڑائے پھرتی ہیں اور بخارات اوپر جا کر منجمد ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر اُن سے کڑک اور بجلی پیدا ہوتی ہے اور اوپر کی سردی پا کر وہ بھاپ پانی ہو کر برستی ہے شروع سے اخیر تک یہ تمام تصرفات خدا ہی کے حکم سے ہوتے ہیں۔

كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ ۚ وَهُوَ

کہ خدا زمین کو اس کے مرے (یعنی پرتی پڑے) پیچھے کیونکر جلا اٹھاتا ہے کچھ شک نہیں کہ یہی (خدا قیامت کے دن) مردوں کا (بھی) جلانے والا ہے اور وہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا

ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم (ایسی) ہوا چلادیں (کہ وہ رطوبت کو خشک کردے) اور یہ لوگ کھیتی کو پیلا (پڑا ہوا) دیکھیں

لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ﴿٥١﴾ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ

تو کھیتی کے پیلے پڑے پیچھے ضرور کفر کرنے لگیں تو (اے پیغمبر) تم نہ تو مردوں کو سنا سکتے ہو اور نہ

الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن

بہروں ہی کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہو خاص کر اس وقت کہ بہرے پیٹھ پھیر کر (تم سے دور) بھاگیں اور نہ اندھوں کو تم

ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم

الٹے رستے سے سیدھے رستے پر لا سکتے ہو تم تو بس انھیں لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں تو یہ لوگ

مُّسْلِمُونَ ﴿٥٣﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ

(تمھارا کہنا) مان (بھی) لیتے ہیں اللہ (ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کو کمزور حالت سے (جو ماں کے پیٹ میں ہوتی ہے) بنا کھڑا کیا پھر

ع ۵ ۱۲ ۸

جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ

(طفلی کی) کمزوری کے بعد (جوانی کی) توانائی دی پھر توانائی کے بعد

ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ﴿٥٤﴾

کمزوری اور پیری (کی حالت) کردی (وہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہی (انسان کی سب حالتوں سے) واقف (اور) قدرت والا ہے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ ۙ مَا لَبِثُوا

اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں)

غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ

ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہے ف اور

ف دنیا یا کہ گھڑی سے زیادہ نہ ٹھہرے کے دو محمل ہو سکتے ہیں ایک یہ آخرت کی ہمیشہ کی ہستی کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو قلیل سمجھیں گے حالانکہ جیتے جی ان کو یہ خیال نہیں آیا۔ دنیا کی ہستی پر غرہ ہو کر غفلت میں پڑے رہے یا یہ کہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھہرنے کو بطور عذر کے پیش کریں گے کہ ہم کو مہلت کب ملی چنانچہ اسی طرح کے مضمون کی چند آیتیں سورۂ فاطر میں بھی ہیں۔ بہرکیف کوئی سا پیرایہ بھی ہو وہ رخی کسی صورت میں بھی الزام سے بری نہیں ہوسکتے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى

جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ (ان کو) جواب دیں گے کہ (نہیں) تم تو (جیساکہ) کتاب اللہ میں (ہے)

يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾

روز قیامت تک ٹھہرے اور آج یہ روز قیامت ہی ہے مگر تم کو (اس کا) یقین (ہی) نہ تھا

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

تو اس دن نہ تو نافرمانوں کو عذر خواہی کچھ فائدہ بخشے گی اور نہ ان کو (خدا کے) راضی کر لینے کا موقع دیا جائے گا ف۱

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کردی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (لوگوں) کو

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ

کوئی سا معجزہ بھی لا دکھاؤ تو جو منکر ہیں یہی کہیں گے کہ تم (مسلمان) نرے فریبیے ہو جو لوگ

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ

سمجھ نہیں رکھتے ان کے دلوں پر اللہ اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے تو (اے پیغمبر) تم صبر کئے (بیٹھے) رہو

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور ایسا نہ ہو کہ جو لوگ تمہارے کہنے کا یقین نہیں کرتے (بھرے دے کر) تم کو چھچھورا بنا دیں ف۲

ع

سورۃ لقمٰن نزلت بمکۃ الا ولو انما فی الارض من شجرۃ اقلام الاٰیتین فبالمدینۃ وھی اربع وثلثون اٰیۃ

ر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً

الٓمٓ یہ (اُسی) کتاب کی آیتیں ہیں جس میں حکمت (و دانش) کی باتیں ہیں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کافر دنیا میں حیلے کیا کرتے تھے اسی طرح قیامت میں بھی یہ غلط عذر کریں گے کہ ہم کو عمل کرنے کے لئے دنیا میں کافی مہلت نہیں ملی ہم دنیا میں بہت رہے ہونگے تو ایک گھڑی تو اس ایک گھڑی میں ہم کیا کر سکتے تھے ان کو اہل ایمان کہیں گے کہ یہ تم غلط کہتے ہو کتاب اللہ کی رو سے تم کو روز قیامت تک کی مہلت ملنی تھی سو عمل اور عمل کے لئے کافی تھی چنانچہ ایک دوسرے مقام میں اس کی زیادہ صراحت ہے اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر یعنی کیا ہم نے تم کو اتنی عمریں نہیں دی تھیں کہ اگر مہلت میں جس کو سوچنا سمجھنا منظور ہوتا اچھی خاصی طرح سوچ سمجھ لیتا اور اس کے علاوہ تمہارے پاس ڈر سنانے والے پیغمبر بھی آئے ۱۲

ف۲ یعنی کافر لوگ چڑھاوے چڑھاوے دیکر تم کو جادۂ استقامت سے منحرف نہ کردیں کہ ان کو عذاب کے لئے جلدی مچا

لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝٣ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

نیکوکار جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں اُن کے لئے (یہ آیتیں موجب) ہدایت و رحمت ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

اور یہی لوگ (آخرکار) فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی (نالائق) ہے جو واہیات (خرافات)

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ

قصے (کہانیاں) مول لیتا ہے تاکہ (لوگوں کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بھٹکائے اور آیاتِ الٰہی کی ہنسی بنائے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٦ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى

ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کی سزا ہوگی اور جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اکڑتا ہوا

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

مونہہ پھیر کر چل دیتا ہے جیسے اُس نے ہماری آیتوں کو سنا ہی نہیں گویا اُس کے دونوں کانوں میں ٹینٹ ہیں تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ

عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اُن کے (رہنے کے) لئے نعمت کے باغ

النَّعِيْمِ ۝٨ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

(بہشت تیار) ہیں کہ (وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) خدا کا پکا وعدہ (ہے) اور وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى

(اور) حکمت والا ہے اُسی نے آسمانوں کو (جیسا کہ تم اُن کو دیکھتے ہو) بغیر ستونوں کے بنا کھڑا کیا ہے اور (اُسی نے)

فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا

زمین میں (بھاری بوجھل پہاڑوں کے) لنگر ڈالے کہ (کہیں تمھیں کسی طرف کو لیکر) جھک نہ پڑے اور اُس میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ

ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم (ہی) نے آسمان سے پانی برسایا پھر (اُس پانی کے ذریعے سے) زمین میں

كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ

ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اُگائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ) یہ تو خدا کی (پیدا کی ہوئی) پیدایش ہے تو اب تم لوگ مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو (معبود تم لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

بنا رکھے) ہیں اُنھوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے۔ بات (یہ) ہے کہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور ہم نے

لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

لقمان کو دانائی عنایت فرمائی (اور ارشاد کیا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ

اپنے ہی (بھلے کے) لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ بے نیاز (اور) ہر حال میں سزاوار حمد (وثنا) ہے اور ایک وقت (وہ بھی تھا کہ)

وقف النبی صلعم

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت اُس سے کہا کہ بیٹا! کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا اِس میں شک نہیں

الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ

کہ شرک بڑے ہی ظلم کی بات ہے اور ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے حق میں تاکید کی (کہ ہر حال میں اُن کا ادب ملحوظ رکھے)

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ

کہ اُس کی ماں نے جھٹکے پر جھٹکے اُٹھا کر اُس کو پیٹ میں رکھا اور (پیٹ میں رکھنے کے علاوہ کہیں) دو برس میں (جا کر) اُس کا دودھ چھوٹتا ہے

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ

(اسی لحاظ سے ہم نے انسان کو حکم دیا کہ ہمارا بھی شکرگزار رہ اور اپنے والدین کا بھی آخرکار ہماری ہی طرف (تم سب کو) لوٹ کر آنا ہے اور اگر

جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

تیرے ماں باپ تجھ کو اس (بات) پر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھ (کسی کو) شریک (خدائی) بنائے جس کی تیرے پاس

عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ

کوئی دلیل ہی نہیں تو (اس میں) اُن کا کہا نہ ماننا (مگر) ہاں دنیا میں سعادتمندانہ اُن کی رفاقت کرا اور اُن لوگوں کے طریق پر چل

مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

جو (ہر ایک بات میں) ہماری طرف رجوع لاتے ہیں پھر (آخر کار) تم (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو (جیسے) جیسے عمل تم کرتے رہے (اُس وقت) اُن کا بُرا

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ

بیٹا! اگر رائی کے دانے کے قدر بھی کوئی عمل ہو اور (پھر فرض کرو کہ) وہ کسی پتھر کے اندر (لکھا ہو)

أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ

یا آسمانوں میں (ہو) یا زمین میں ہو تو اُس کو بھی (حساب لیتے وقت) خدا لا حاضر کرے گا کچھ شک نہیں اللہ (بڑا) باریک بیں

خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ

اور باخبر ہے بیٹا! نماز پڑھا کر اور (لوگوں میں) اچھے کاموں کے کرنے کی نصیحت کیا کر اور

الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جیسی پڑے جھیل بیشک یہ (بڑی) ہمت کے

الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي

کام ہیں اور لوگوں سے بے رُخی نہ کر اور زمین پر

الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اِترا کر نہ چل (کیونکہ) اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ

اور اپنی رفتار میں میانہ روی (اختیار کر) اور (کسی سے بات کرے تو) ہولے سے بول (کیونکہ)

أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

آوازوں میں بُری سے بُری (آواز) گدھوں کی آواز ہے کیا تم (لوگوں) نے اِس بات پر نظر نہیں کی کہ

ع ۲ / ۱۱

سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے (ایک اعتبار سے) تمھارا مطیع فرمان کر رکھا ہے ف ١ اور تم پر اپنی

ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ

ظاہری و باطنی (سب طرح کی) نعمتیں پوری کی ہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ تو ان کو

عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا

کچھ ذاتی علم ہے اور نہ (سیدھی راہ) پر ہیں اور نہ (ان کے پاس کوئی کتاب ہے جس سے نور (ہدایت) حاصل ہو اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ (قرآن) جو

أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ

خدا نے اتارا ہے اس پر چلو تو جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی (طریق) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا بھلا اگر

كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ

شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی (ان ہی کے طریقے کی پیروی کریں گے) اور جو شخص

وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کرے ف ٢ اور وہ نیکوکار (بھی) ہو تو بس اس نے مضبوط رسی تھام لی

الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ

اور آخر کار تمام معاملات خدا ہی کے حضور میں پیش ہونے ہیں اور (اے پیغمبر) جو شخص کفر کرتا ہے تو اس کے کفر کی وجہ سے تم کو آزردہ خاطر نہ ہونا چاہیے

كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

ان (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ یہ (دنیا میں) کرتے رہے (اس وقت ان کا برا بھلا) ہم ان کو بتا دیں گے اللہ تو

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ

(لوگوں کے) دلی خیالات تک سے واقف ہے ہم ان کو تھوڑے (دن دنیاوی) فائدے پہنچاتے رہیں گے پھر ان کو

إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

عذاب سخت کی طرف کھینچ بلائیں گے ۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا

ف ١ زمین و آسمان میں بہت سی چیزیں ہیں جو انسان کے بس کی نہیں۔ اپنے وقت پر دن ہوتا ہے اور اپنے وقت پر رات۔ اپنے وقت پر چاند سورج اور ستارے نکلتے اور اپنے وقت پر غروب ہوتے ہیں اپنے وقت پر اناج اگتا ہے اور اپنے وقت پر پکتا ہے اور ان میں سے کسی بات میں انسان کو کچھ دخل نہیں مگر ہاں انسان تمام واقعات سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا کام نکالتا ہے اسی اعتبار سے ان کو انسان کا مطیع فرمایا ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ف ٢ آیت میں لفظ وجہ واقع ہے جس کے معنے مونہ کے ہیں۔ فرماں برداری کے ظاہر کرنے کے لئے عرب کے محاورے میں مونہ کا جھکا دینا بولتے ہیں اور ہمارے ہاں سر کا جھکا دینا ١٢

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ خدا نے (اس پر تم ان سے) کہو کہ الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر تو نہیں جانتے ف۱

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے بیشک اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (وثنا) ہے اور

مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر (ان سب کے) قلم ہوں اور سمندر (کی سیاہی) اور وہ بھی اس طرح پر کہ اس کے (ہو چکے) پیچھے (ویسے ہی) سات

أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

سمندر (اور) اس کی مدد کریں (غرض ان تمام قلموں اور ان ساری سیاہیوں سے خدا کی باتیں لکھی جائیں تو بھی خدا کی باتیں تمام نہ ہوں ف۲ بیشک اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ

(لوگو) تم سب کا پیدا کرنا اور (مرے پیچھے) تمہارا اٹھا کھڑا کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص (کا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا) بیشک اللہ

سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

(سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) رات (کے ایک جز) کو دن میں داخل کر دیتا ہے

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اور (وہی) دن (کے ایک جز) کو رات میں داخل کرتا ہے اور (اسی نے) سورج اور چاند کو (ایک اعتبار سے تمہارا) مطیع کر رکھا ہے

كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾

ہر ایک وقت مقرر تک (اسی طرح) چلتا رہے گا اور (اے مخاطب کیا تو نے) اس بات پر (بھی نظر نہیں کی) کہ جو کچھ (بھی تم لوگ) کر رہے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

یہ (سب تصرفات) اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ ہی (قادر) برحق ہے اور اس کے سوا جن (معبودوں) کو (لوگ) پکارتے ہیں

الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ

(سب) بے اصل ہیں اور اس کی کہ اللہ ہی (سب پر) بالا (اور) بڑی شان والا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی

ع ۳ / ۱۲

ف۱ یعنی ایسا جاننا نہیں جانتے کہ جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھائیں اور کسی کو شریک خدائی نہ ٹھہرائیں

ف۲ باتوں سے مراد ہے اس کی قدرت اس کی عظمت اس کی شان اس کی حمد وثنا ۱۲

أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ

کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے (اور اُس نے پانی اور لکڑی میں خاصیتیں اِس لئے رکھی ہیں) کہ اپنی (قدرت کی) بعض

آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (۳۱) وَإِذَا

نشانیاں تم لوگوں کو دکھائے کچھ شک نہیں کہ کشتی کے چلنے میں (بھی) ہر ایک صبر کرنے والے شکر گزار بندے کے لئے (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں ف

غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ

دریا کی موجیں (بلند ہو کر) سوارانِ کشتی پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ خلوص دل سے اُسی کی بندگی کا اظہار کرکے اُس کو پکارنے لگتے ہیں

إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ (۳۲)

خشکی میں پہنچا دیتا ہے تو اُن میں سے بعض تو حد اعتدال پر قائم رہتے (یعنی خدا کو یاد رکھتے) ہیں (اور بہت سے خدا کو بھلا دیتے ہیں) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ

لوگو! اپنے پروردگار کا خوف رکھو اور اُس دن سے ڈرو کہ نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آسکے

وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا

اور نہ کوئی بیٹا کچھ اپنے باپ کے کام آسکے خدا کا وعدہ (روزِ قیامت کا) برحق ہے تو (لوگو!)

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ (۳۳) إِنَّ اللَّهَ

دنیا کی زندگی کے دھوکے میں نہ آجانا اور نہ خدا (کے بارے) میں (اُس) فریبی (شیطان) کا دھوکا کھانا بیشک اللہ ہی ہے

عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي

جس کو قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (ایک وقت مقرر پر جس کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا) مینہ برساتا اور (نر و مادہ) جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ میں ہے

الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا

(وہی) اُس کو جانتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ (وہ خود) کل کیا کرے گا اور

تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۳۴)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ (سب باتوں کا) جاننے والا (اور) باخبر ہے

ع ۴ / ۴ / ۱۳

ف صابر و شاکر سے یہ مراد ہے کہ کشتی کی ایذاؤں پر صبر کرتے کہ اُس میں مبتلی ہوتی طوفان آتے کبھی خود کشتی کے کیل پرزے بگڑ جاتے ہیں۔ غرض ان تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں اور جب منزل مقصود کو خیر و عافیت سے پہنچ جاتے ہیں تو خدا کا شکر کرتے ہیں ۱۲

سورة السجدة نزلت بمكة الا ثلث ايات في قوله افمن كان مؤمنا الخ وهي ثلثون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الٓمّٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② اَمْ يَقُوْلُوْنَ

الم ای پیغمبر اس میں کچھ (بھی) شک نہیں کہ قرآن (جو تم پر نازل ہوتا ہے) پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوتا ہے ف۱ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

(کتاب کو) اس شخص نے (یعنی پیغمبر نے) اپنے دل سے بنا لیا ہے (سو ای پیغمبر ان کا یہ کہنا سراسر غلط ہے) بلکہ یہ سچی (کتاب ہے اور) تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ③ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا (عذاب خدا سے) ڈراؤ عجب نہیں کہ یہ لوگ راہ پر آجائیں اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمان و زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور ان چیزوں کو پیدا کیا جو آسمان و زمین کے بیچ میں ہیں پھر عرش (بریں) پر جا براجا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④

اس کے سوا تم لوگوں کا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی سفارشی کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سوچتے

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ

آسمان سے لیکر زمین تک (وہی ہر ایک) امر کا انتظام کرتا ہے پھر تم لوگوں کی (دنیاوی) گنتی کے (مطابق)

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤

ہزار برس کی مدت کا ایک دن ہوگا اس دن تمام انتظام (کا نتیجہ) اس کے حضور (عالی میں گزرے گا ف۲

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑥

یہی (تو خدا) ہے چھپی اور کھلی (سب) باتوں کا جاننے والا زبردست مہربان

ف۱ یہ عبارت ہماری سمجھ میں اس طرز سے ملتی ہوئی ہے جو دنیا کے حاکموں کے پروانوں میں دیکھا جاتا ہے کہ پروانے کی پیشانی پر حکم یا اجلاس فلاں لکھا ہوتا ہے دیہ سورت بھی حاکم حقیقی کا فرمان یا پروانہ ہے اور اس کے عنوان پر لکھا گیا ہے کہ منجانب رب العالمین یعنی اس کے حکم سے یہ فرمان صادر ہوا واللہ اعلم ۱۲

ف۲ ہم نے تو دنیا کی باتوں پر قیاس کرکے یہ مطلب سمجھا ہے کہ آسمان سے لیکر زمین تک سارے جہان کی کل باتوں کا انتظام خدا کر رہا ہے پھر قیامت کے دن یہ سارا کارخانہ اٹھا دیا جائے گا اور جب تک یہ کارخانہ قائم رہا اور جو جو کچھ واقع ہوا اور جو جو کچھ پیش آیا سب کا آخر نتیجہ خدا کے روبرو پیش ہوگا از انجملہ لوگوں کے اعمال اس پیشی میں تمثیلاً یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے خدا کسی پر اونچی جگہ بیٹھا ہوا اجلاس کر رہا ہے اور کارکنان قضا و قدر انتظام دنیا کی تمام کیفیت اس کے حضور میں گزران رہے ہیں۔ ہم نے اس میں لفظ عروج کو بھی کسی قدر نباہا ہے جس کے معنے چڑھنے کے ہیں ۱۲

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ

اُس نے جو چیز بنائی خوب ہی بنائی اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا

طِیْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ

پھر نچوڑ (یعنی منی) سے جو ایک حقیر پانی ہے اُس کی نسل چلائی پھر اُس (کے پتلے) کو درست کیا

وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ

اور اُس میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تمہارے (سننے کے لئے) کان اور (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دل بنائے

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ

(اس پر بھی) تم (اُس کا) بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو اور کہنے لگے کہ جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم

خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ

پھر نئے جنم میں آئیں گے (ان لوگوں کو نہ صرف دوبارہ پیدا ہونے سے انکار ہے) بلکہ یہ (سرے سے) اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے منکر ہیں (اے پیغمبر) ان

یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

کہ ملک الموت جو تم پر تعینات ہے (وہی) تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا

لوٹا کر لائے جاتے ہو اور (اے پیغمبر) کاش وہ وقت تمہارے پیش نظر ہو کہ مجرم اپنے پروردگار کے روبرو

رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

سر جھکائے کھڑے ہیں (اور عرض کر رہے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار (اب) ہماری آنکھیں اور ہمارے کان کھلے

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا

تو ہم کو (ایک بار پھر دنیا میں) بھیج کہ ہم نیک عمل کریں (اور اب) ہم کو (عاقبت کا) پورا پورا یقین ہو (خدا فرمائے گا) ہم چاہتے

لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ

تو (دنیا ہی میں) ہر شخص کو (ایسی) سوجھ عنایت کرتے (کہ وہ سیدھے رستے پر آجاتا) مگر ہماری (وہ) بات (جو ہم روز ازل میں فرما چکے تھے) پوری ہونی تھی

أَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾ فَذُوقُوا بِمَا

کہ جنات اور آدمی (ان ہی) سب سے ہم دوزخ کو بھر کر رہیں گے تو (گنہگارو) اب جیسے تم اپنے

نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۖ إِنَّا نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ

اس دن کے پیش آنے کو بھولے رہے (آج) اس کا مزہ چکھو کہ ہم نے بھی تم کو (دیدہ و دانستہ) بھلا دیا اور جیسے جیسے تم عمل کرتے رہے ہو

الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا

اُس کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب (کے مزے) چکھو ہماری آیتوں پر تو بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں

خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿۱۵﴾ السجدة

سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) کے ساتھ تسبیح (وتقدیس) کرنے لگتے ہیں اور وہ (کسی طرح کا) تکبر نہیں کرتے

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

(رات کے وقت) اُن کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے (اور عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) اُمید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ

اور جو (کچھ مال) ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ ان کے

لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾

(نیک) عملوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک اُن کے لئے پردۂ غیب میں موجود ہے

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ﴿۱۸﴾ نصف

تو کیا ایمان لانے والا اُس کے برابر ہو جائے گا جو نافرمانی کرتا ہے (دونوں فریق ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ

تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اُن کے لئے رہنے کو باغ ہونگے

الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

(یہ) مہمان داری اُن کے (نیک) عملوں کا بدلہ (ہے) جو (دنیا میں) کرتے رہے اور جو لوگ

فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا

نافرمانی کرتے رہے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جب جب اُس سے نکلنا چاہیں گے اُسی میں لوٹا دیئے جائیں گے

وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور اُن سے کہا جائے گا کہ جس عذاب دوزخ کو تم جھٹلاتے رہے اب اُسی کے مزے چکھو

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

اور (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہم اُن کو (ایک ایسے) عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے جو (اسی دنیا میں ان پر عنقریب (نازل) ہوگا

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا

(ہماری طرف) رجوع کریں اور اُس سے بڑھکر ظالم کون کہ اُس کو اُس کے پروردگار کی قدرتیں یاد دلائی جائیں اور وہ اُن سے مونہ پھیرے بے شک ہم

مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ

گنہگاروں سے بدلہ لے کر رہیں گے اور ہم ہی نے موسی کو بھی کتاب (آسمانی یعنی تورات) دی تھی تو (اے پیغمبر) تم بھی

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا

خدا کی طرف سے کتاب آسمانی یعنی قرآن کے ملنے کے شک میں نہ رہو اور ہم نے اُس (تورات) کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور ہم نے

مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

بنی اسرائیل میں سے (دین کے) پیشوا بنائے تھے کہ ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کیا کرتے تھے (اور یہ منصب امامت اُن کو اُس وقت ملا

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

(اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ بنی اسرائیل جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن اُن میں

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

اُن اختلافات کا فیصلہ کر دے گا (اے پیغمبر کیا (تمہارے وقت کے) لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر ماریں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ

(اور یہ لوگ اُن ہی کے گھروں میں چلتے پھرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس انقلاب میں (لوگوں کے لئے بڑی) عبرتیں ہیں

ف ۱ یہاں ایک نکتہ ہے اور وہ قرآن کی بلاغت پر دلالت کرتا ہے کہ عذاب دو طرح کے ہیں ایک دنیا کا اور ایک آخرت کا۔ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں ادنی درجے کا ہے مگر آخرت کی نسبت جلد ہونے والا ہے برخلاف اس کے آخرت کا عذاب بڑا سخت ہے مگر دنیا کے عذاب کی نسبت کسی قدر دیرطلب اور یہ آیت تخویف کی ہے اور بول چال میں مقابلہ ادنی یعنی اقرب کا ابعد کے ساتھ ہوتا ہے اور اکبر یعنی اعظم کا اہون یا اصغر کے ساتھ لیکن تخویف کا مطلب پورا پورا تب ہی حاصل ہو کہ دونوں باتوں کا لحاظ رہے۔ چنانچہ آیت میں دنیا کے عذاب کو اقرب فرمایا اور آخرت کے عذاب کو اکبر اگر دنیا کے عذاب کو اہون یا آخرت کے عذاب کو ابعد فرماتے تو تخویف کا مطلب جیسا کہ چاہیے حاصل نہ ہوتا پس دونوں عذابوں کی دو دو صفتوں میں سے جو زیادہ تر موجب تخویف تھی وہ اختیار کرلی ۱۲

ف ۲ پیغمبر صاحب اور موسیٰ علیہما السلام کے اکثر حالات بہت ملتے جلتے ہیں اور اسی لئے قرآن میں بار بار حضرت موسیٰ کا مذکور ہے۔ اس جگہ بھی خدا پیغمبر صاحب سے ارشاد فرماتا ہے کہ جس طرح موسیٰ کو تورات ملی اسی طرح تم کو قرآن ملا جس طرح بنی اسرائیل کو تورات سے ہدایت ہوئی اسی طرح تمہاری اُمت کو قرآن سے ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں بہت سے نبی ہوئے اور وہ شریعت موسوی کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہے اسی طرح تمہارے خلفا اور تمہاری امت کے علما اس قرآن کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہیں گے ۱۲

ع ۲ / ۱۱

أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ

تو کیا یہ لوگ سنتے (سمجھتے) نہیں۔ اور کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم اُفتادہ زمین کی طرف پانی (کے بادلوں) کو ہانک دیتے ہیں۔

فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا

پھر پانی کے ذریعے سے کھیتی کو نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور یہ آپ بھی تو کیا

يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ

(یہ لوگ اس نمونۂ قدرت کو) نہیں دیکھتے اور کہتے ہیں کہ (مسلمانو) اگر تم سچے ہو تو (قیامت کا) یہ فیصلہ (جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو) کب ہوگا

صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ

(ہم دیکھیں تو ایمان لائیں) اے پیغمبر ان کو جواب دو کہ جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے رہے فیصلے کے دن اُن کا ایمان لانا اُن کو کچھ بھی کام نہ آئے گا

وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

اور نہ اُن کو مہلت ہی ملے گی (تو اے پیغمبر) ان کی (باتوں کی) کچھ پروا نہ کرو اور دیکھو تم بھی (کیا ہوتا ہے آخر) یہ بھی تو دیکھ ہی رہے ہیں

ع ٣ ٨ ١٦

سورة الاحزاب مدنية ٩٠ ‏— بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ركوعاتها ٩ آياتها ٧٣

سورة ٣٣

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ

اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں (کے ڈر) کے کہنے میں نہ آجانا

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ

بیشک اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور تمہارے پروردگار (کی طرف) سے جو کچھ تم پر وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلے جاؤ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٢﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ

کچھ شک نہیں کہ تم لوگ جیسے جیسے عمل کرتے ہو اللہ کو اُس کی سب خبر ہے اور (اے پیغمبر) اللہ پر بھروسہ رکھو اور

بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٣﴾ مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا

اللہ کارساز بس ہے اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ

جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ

تم لوگوں کی بی بیوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو تمھاری ماں بنایا اور نہ تمھارے لے پالکوں کو

أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ

تمھارے بیٹے بنایا یہ تمھارے اپنے مونھ کی کہن ہے اور اللہ تو حق بات فرماتا اور وہی

يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿۴﴾ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ

(لوگوں کو سیدھا) رستہ دکھاتا ہے ولے پالکوں کو اُن کے (حقیقی) باپوں کے نام سے بُلایا کرو یہی بات اللہ کے نزدیک زیادہ تر قرین انصاف ہے

فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ

پس اگر تم کو اُن کے باپ معلوم نہ ہوں تو تمھارے دینی بھائی اور (نیز) تمھارے (دینی) دوست ہیں (تو ان ہی کے مناسب حال لفظوں سے

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ

اور تم سے اس میں بھول چوک ہو جائے تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں مگر ہاں دل سے ارادہ کرکے عمداً ایسا کرو (تو البتہ گناہ کی بات ہے)

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۵﴾ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پیغمبر مسلمانوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں

أَنْفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ

(اور وہ مسلمانوں کے باپ کی جگہ ہیں) اور پیغمبر کی بیبیاں (ادب اور تعظیم میں) اُن کی مائیں ہیں ف۳ اور رشتہ دار

بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا

کتاب اللہ کی رو سے تمام مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھکر ایک کے حقدار ایک ہیں مگر یہ کہ تم

إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿۶﴾

اپنے دوستوں سے کچھ ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو وہ بات دوسری ہے) یہی حکم کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے ف۴

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے (تمام) پیغمبروں سے (تبلیغ رسالت کا) عہد لیا اور (خاصکر) تم سے اور نوح اور

ف۱ اسلام سے پہلے عرب میں ایک طرح کی طلاق کا رواج تھا جس کو ظہار کہتے تھے تو جس قسم کے الفاظ سے وہ واقع ہوتی تھی کہ مرد نے عورت سے کہدیا کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اتنا کہدینے سے عورت مرد سے چھوٹ جاتی تھی اب بھی لوگوں سے اس قسم کی نادانیاں سرزد ہوتی ہیں مگر اسلام نے اس کو طلاق نہیں مانا بلکہ اس کا ایک کفارہ ٹھہرا دیا ہے جس کی صراحت اٹھائیسویں پارے کی پہلی سورت سورہ مجادلہ میں ہے۔ دوسری رسم بدلے پالک کی تھی اور اب بھی ہے کہ متبنٰی کو تمام باتوں میں اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا ہے خدا تعالیٰ نے ان دونوں رسموں کو یہ فرما کر اٹھا دیا کہ کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں ہوتے یعنی آدمی کی طرز خاص کا میلان طبیعت دو طرف نہیں ہو سکتا تو جب میلان آدمی کا اپنی ماں کی طرف ہے اس قسم کا میلان بی بی کی طرف نہیں ہو سکتا تو اگر آدمی بی بی کو کہدے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اس کہنے سے بی بی ماں کی جگہ نہیں ہو جاتی ماں ماں ہی کی جگہ ہے اور بی بی بی بی ہی کی جگہ اسی طرح غیر فرزند کو بیٹا بنا لینے سے وہ اصلی بیٹا نہیں ہو جاتا پس اس قسم کی باتیں خدا کے نزدیک معتبر نہیں ہم نے اپنی کتاب مصباح کے لوح کے صفحہ پر اس آیت کا حاصل ترجمہ یوں نظم کر دیا ہے ـــ ہم معتقد دعویٰ باطل نہیں ہے سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

ف۳ مطلب یہ ہے ہر شخص اپنی جان کا پاس کرتا ہے لیکن پیغمبر کے حکم کا پاس اُس سے بھی زیادہ کرنا چاہیے ۱۲ ف۳ جو لوگ پیغمبر کی ازواج کی تعظیم نہیں کرتے اس آیت سے اُن پر بڑی بھاری عائد ہوتی ہے ۱۲ ف۴ سورہ انفال کی آخری آیت کے متعلق جو فائدہ لکھا ہے اُس کو یہاں دیکھ لینا چاہیے ۱۲

إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا

ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور اُن سے عہد (بھی) لیا (تو)

غَلِيظًا ۝٧ لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ

پکا کہ آخرکار (قیامت کے دن خدا) سچوں (یعنی پیغمبروں) سے اُن کی سچ (یعنی تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور اُس نے ماننے والوں کے لئے اجر اور نہ ماننے والوں کے لئے

عَذَابًا أَلِيمًا ۝٨ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ

عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے مسلمانو! خدا کے اُس احسان کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کیا تھا جب کہ

جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ

تم پر لشکر (کے لشکر) آچڑھے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (آندھی کے علاوہ، فرشتوں کی) فوج جو تم کو دکھائی نہیں دیتی تھی

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝٩ إِذْ جَآءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ

اور (اُس وقت جنگ کی) جو (تدبیریں) تم لوگ کر رہے تھے ف۱ اللہ (اُن کو بھی) دیکھ رہا تھا جس وقت کہ (دشمن تم) پر تمہارے اُوپر کی طرف سے بھی اُتر آئے اور

أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ

تمہارے نیچے کی طرف سے بھی (چلے) اور (مارے خوف کے تمہاری) آنکھیں پھری (کی پھری) رہ گئیں تھیں اور کلیجے

الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللّٰهِ الظُّنُونَا ۝١٠ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ

مُونہوں کو آگئے تھے ف۲ اور خدا کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے اِس موقع پر مسلمانوں کے (استقلال) کی آزمایش کی گئی

وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝١١ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ

اور خوب ہی جھڑ جھڑائے گئے اور جب کہ منافق

وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ

اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کے) روگ تھے (بے اختیار) بول اُٹھے کہ خدا اور اُس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا

رَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝١٢ وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِنْهُمْ

بس نرا دھوکا ہی دھوکا تھا اور جب اُن میں سے ایک گروہ

ع ۸ / ۱۷ / ۱

ف۱ یعنی مقابلۂ کفار کے متعلق جو تدبیریں تم کر رہے تھے جیسے خندق کا کھودنا وغیرہ ۱۲

ف۲ قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں تک پہونچ گئے تھے ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے لفظوں کو چھوڑ دیا ہے ۱۲

يَاأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ

کہ مدینے کے لوگو! تم سے (اس جگہ دشمن کے مقابلے میں) نہیں ٹھہرا جائے گا تو (بہتر ہے کہ) لوٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے

النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ إِنْ

(اور) کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں (بلکہ)

يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ

اُن کا ارادہ تو صرف بھاگنے ہی کا ہے اور اگر (ایسے ہی لشکر) مدینے کی اطراف (وجوانب) سے ان پر آگھسیں اور

سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ

ان سے فساد (برپا کرنے) کو کہا جائے تو بے تامل فساد برپا کر دیں اور اپنے گھروں میں کچھ یوں ہی سا توقف کریں (تو کریں) ف۱ حالانکہ

كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ

(یہی لوگ اس سے) پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ (دشمن کے مقابلے میں) پیٹھ نہ پھیریں گے

وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ

اور (ان لوگوں نے) جو خدا سے (ساتھ) عہد کیا تھا اُس کی (تو ان سے) باز پرس ہو کر رہے گی۔ (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہو

الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا

اگر تم موت یا قتل (کے خوف) سے بھاگتے ہو تو (یہ) بھاگنا تم کو ہرگز (کچھ بھی) فائدہ نہیں دے گا اور اگر بھاگ کر بچ بھی گئے

لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم

تو بس یہی نہ کہ (دنیا میں) چند روز (اور) رس بس لو گے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنی چاہے تو کون ایسا ہے

مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ

اُس (کی پکڑ) سے بچا سکے یا تم پر (اپنا) فضل کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہے)

وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾

اور خدا کے سوا نہ تو (کسی کو) اپنا حامی ہی پائیں گے اور نہ (کسی کو اپنا) مددگار (ہی پائیں گے)

مع ۱۰ عند المتقدمین

ف۱ غرض یہ ہے کہ یہ منافق جو اپنے گھروں کے غیر محفوظ ہونے کے حیلے کرتے ہیں ان کا اصل مطلب مسلمانوں کے ساتھ سے بھاگ جانا ہے ورنہ اصل میں نہ تو ان کے گھر غیر محفوظ ہیں اور نہ ان کو ان کی حفاظت مقصود ہے کیونکہ اگر دشمن مدینے میں گھس آئیں تو یہ لوگ دوسروں کو لوٹنے کا موقع پائیں اور شہر میں فساد کرتے پھریں اور اپنے گھر کے پاس جا کر پھٹکیں بھی تو نہیں ۱۲

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ

(مسلمانو!) خدا تم میں سے اُن (منافقوں) کو خوب جانتا ہی جو (دوسروں کو لڑائی میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (لڑائی سے الگ ہوکر) ہمارے پاس چلے آؤ

وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ

اور (وہ) خود بھی ازبسکہ تمہارے ساتھ بخیل رکھتے ہیں جنگ میں حاضر نہیں ہوتے مگر (چھدّا سا اُتارنے کو) تھوڑی دیر (کے لئے) تو (اے پیغمبر) جب (کوئی) خوف (کا موقع) پیش آتا ہی

رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ

تو اُن کو دیکھتے ہو کہ (مایوسانہ) تم کو دیکھتے ہیں اُن کی آنکھیں (ہیں کہ چاروں طرف) گھومی چلی جاتی ہیں جیسے کسی پر (سکرات) موت کی بیہوشی

مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ

(طاری) ہو — پھر جب خوف دُور ہو جاتا (اور مسلمانوں کی فتح ہو جاتی) ہی تو مال (غنیمت) پر گرے پڑتے (اور)

حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ

دلخراش باتیں کرکرکے تم پر طعنے مارتے ہیں ف۱ یہ لوگ (شروع سے) ایمان لائے ہی نہیں تو اللہ ان کے عمل (جو کچھ بھی کئے تھے)

اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ

اکارت کردیئے اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان سی بات ہی (باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اُٹھا کر چل بھی دیئے ہیں مگر) یہ ابھی تک یہی خیال کر رہے ہیں

الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا

کہ (یہ) لشکر (ابھی) نہیں گئے — اور اگر (دشمنوں کے) لشکر (پھر آ) موجود ہوں تو چاہیں

لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ

کہ (کاش) دیہات میں (کسی طرف کو نکل جائیں) (اور دور بیٹھے) تمہارے حالات دریافت کرتے رہیں

اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

اور اگر (کسی مجبوری سے) ان کو تم میں رہنا پڑے تو (دشمنوں سے) نہ لڑیں مگر (چھدّا سا اُتارنے کو) تھوڑی دیر (کے لئے)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

(مسلمانو!) تمہارے لئے (اور خاص کر اُن لوگوں کے لئے

ع ۲ — ۱۲ — ۱۸

ف۱ مطلب یہ ہی کہ جب تک لڑائی رہی مارے نفاق اور بزدلی کے بھاگوں بھاگوں کرتے رہے مسلمانوں کی فتح ہوئی تو مال غنیمت سے حصے لینے کے لئے جلی کٹی باتیں بنانے لگے کہ تم نے ایسا کونسا کارِ نمایاں کیا ہی جو ہم نے نہیں کیا۔ ہم نہ ہوتے تو تم فتح ہی تو پاسے جاتے تھے ۱۲

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا

جو اللہ اور روز آخرت (کے عذاب) سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تھے (پیروی کرنے کو) رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب

رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

سچے مسلمانوں نے (دشمنوں کے) گروہوں کو دیکھا تو بول اٹھے کہ یہ وہی (موقع) ہے جو خدا اور اُس کے رسول نے ہمیں پہلے سے بتا رکھا تھا

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾

اور اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اُس (موقع کے پیش آنے) سے لوگوں کا ایمان اور شیوہ فرماں برداری اور بھی زیادہ ہوگیا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ

(ان ہی) مسلمانوں میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھ جو اُنھوں نے (جان نثاری کا) عہد کیا تھا اُس میں سچے اُترے

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَمَا بَدَّلُوْا

سو (بعض تو) ان میں سے ایسے ہیں جنھوں نے اپنی منت پوری کر گئے (یعنی شہید ہوئے) اور بعض ان میں ایسے ہیں جو (شہادت کے) منتظر ہیں اور اُنھوں نے (اپنی بات میں)

تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ

ذرا بھی تو رد و بدل نہیں کیا (الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی) کہ خدا سچے مسلمانوں کو اُن کے سچ کا عوض دے اور

الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ ۚ

منافقوں کو چاہے سزا دے یا (چاہے) اُن (کو توبہ کی توفیق دے اور وہ توبہ کریں اور خدا اُن) کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَ

اور خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو (مدینے سے) ہٹا دیا (اور وہ) اپنے غصے میں بھرے ہوئے ہٹ گئے۔ اور ان کو (اس مہم سے) کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا اور

كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾ ۚ

خدا نے (اپنی مدد سے) مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست (اور) غالب ہے

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اور اہل کتاب میں سے جو لوگ (یعنی یہودی) مشرکین کے مددگار ہوئے تھے خدا اُن کو

مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ

اُن کی گڑھیوں سے نیچے اُتار لایا اور اُن کے دلوں میں (تمہاری ایسی) دھاک بٹھا دی کہ تم (بے دھڑک) لگے بعض کو قتل کرنے

وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

اور بعض کو قید کرنے اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مالوں کا

وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

اور نیز اُس زمین (خیبر) کا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا تم ہی کو مالک کر دیا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ

اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کے ساز و سامان کی

الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ

طلبگار ہو تو آؤ میں تمھیں (کچھ) دے دلا کر خوش اسلوبی سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

رخصت کر دوں اور اگر تم خدا اور اُس کے رسول

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ

اور عاقبت کے گھر کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکو کار ہیں اُن کے لئے خدا نے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ

بڑے بڑے اجر تیار کر رکھے ہیں پیغمبر کی بیبیو! تم میں سے جو کوئی کسی

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ

کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی اُس کو دوہری سزا

ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

دیجائے گی اور اللہ کے نزدیک یہ (ایک) سہل سی بات ہے

ع ۷ ۱۹

ف جس لڑائی کا پچھلی آیتوں میں ذکر ہے جنگ احزاب اور جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے احزاب کے لفظی معنے ہیں گروہ چونکہ اس لڑائی میں مدینہ کے آس پاس کے مشرک اور یہودی اور دیہاتی سب ملکر مدینے پر چڑھ آئے تھے اس سے یہ لڑائی جنگ احزاب کہلائی اس لڑائی میں مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لیئے مدینے کے گرداگرد خندق کھود لی تھی جس سے اس کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں۔ ہجرت کے بعد خاص مدینے میں مسلمانوں کی عملداری ہو گئی تھی لیکن قبیلہ بنی نضیر کے یہودی بھی مدینے میں بستے تھے اور وہ مسلمانوں کو چین سے نہیں رہنے دیتے تھے آخر بتقضائے مصلحت انتظامی پیغمبر صاحب نے ان یہودیوں کو مدینے سے نکلوا دیا۔ انھوں نے اطراف مدینہ میں فساد کی آگ لگا دی اور بارہ ہزار آدمیوں نے مدینہ کو آگھیرا اور یہاں اُس وقت مسلمان صرف تین ہزار تھے اُن میں بھی اکثر بے سامان اور بعض ڈودلے یعنی منافق ایک مہینے کے قریب دشمن مدینے کو گھیرے پڑے رہے اور دور دور سے کچھ لڑائی بھی ہوتی رہی آخر خدا کی قدرت سے ایک آندھی چلی اور جو لوگ مدینے کا محاصرہ کئے پڑے تھے اُن میں لبلبلی سی مچ گئی ڈیروں کی طنابیں اُکھڑ گئیں گھوڑوں کی اگاڑیاں پچھاڑیاں ٹوٹ گئیں آخر کار یہ لوگ محاصرہ اُٹھا اپنا سا منہ لیکر چلے گئے یہ واقعہ ہجرت کے چوتھے برس کا ہے۔ مدینے کے باہر یہود۔ قریظہ اگر قبیلہ بستا تھا بنی قریظہ اور باوجودیکہ اُن سے اور مسلمانوں سے صلح تھی

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا

اور تم میں سے جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرماں برداری اور نیک عمل کرے گی اُس کو ہم

أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا (۳۱) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ

اُس کا اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور ہم نے (آخرت میں) اُس کے لئے عزت کی روزی (بھی) تیار کر رکھی ہے پیغمبر کی بیبیو!

لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

تم کچھ عام عورتوں کی طرح تو ہو نہیں۔ پس اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہو تو دبی زبان سے (کسی کے ساتھ) بات نہ کیا کرو

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (۳۲) وَّقَرْنَ فِيْ

(کہ ایسا کروگی) تو جس کے دل میں (کسی طرح کا) کھوٹ ہے وہ (خدا جانے تم سے (کس طرح کی) توقعات پیدا کرے گا بس بات بھی کرو تو بے لاگ لپیٹ) جیسا

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَ

اپنے گھروں میں جمی (بیٹھی) رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کے (سے) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو اور

أَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَ

نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرماں داری کرو

رَسُوْلَهٗ ۚ إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

(اے پیغمبر کے) گھر والو خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی کو دور کرے

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۳۳) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى

اور تم کو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا

تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور دانائی کی باتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اُن کو یاد رکھو کیونکہ اللہ (سب کا) رازداں

خَبِيْرًا (۳۴) إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

(اور سب کے حال سے) واقف ہے بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مگر وہ لوگ بھی اس گنوز دل پر آملے تھے محاصرے کا اٹھنا تھا کہ مسلمانوں نے بنی قریظہ کو جا گھیرا کوئی تین ہفتے تک گھرے رہے آخر گھبرا کر پیام دیا کہ سعد بن معاذ ہمارے حق میں جو کچھ تجویز کریں ہم کو منظور ہے چنانچہ سعد بن معاذ نے یہ فیصلہ کیا کہ لڑنے والے قتل کر دئے جائیں اور باقی قید۔ اس کے دو برس بعد علاقۂ خیبر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا وہاں ایک لڑائی ہوئی مگر یہود تاب مقابلہ لا کر خواہاں امن ہوئے اور صلح ہو گئی زمین مسلمانوں کی ملکیت قرار پائی۔ مگر یہود بدستور گھروں میں آباد اور زمین کی کاشتکاری کرتے رہے لیکن یہ لوگ نہ آپ کبھی چین سے بیٹھے اور نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیا آخر حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں بنی قریظہ کو نکال باہر کیا اور وہ لوگ ملک شام میں جا آباد ہوئے۔

۴ ع ۱

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ

اور ایمان والی عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست گو مرد اور راست گو عورتیں

وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ

اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد

وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ

اور یاد کرنے والی عورتیں ان (سب) کے لئے اللہ نے (ان کے کئے کا صلہ یعنی) گناہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور (معافی کے علاوہ) بڑے اجر اور

لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو شایاں نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ان کے بارے میں) کوئی بات ٹھہرا دیں تو (اپنی رائے کو دخل دیں)

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

اس بات میں ان کا اپنا اختیار (باقی) ہے جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

صریح گمراہی میں پڑ چکا اور (اے پیغمبر) اس بات کو یاد کرو کہ تم اس شخص کو سمجھاتے تھے (یعنی زید بن حارثہ کو) جس پر اللہ نے (اپنا) احسان کیا (کہ اس کو اسلام کی توفیق دی)

وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

اور تم بھی اس پر احسان کرتے رہے ف١ کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر (اور اس کو چھوڑ نہیں)

وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ

اور تم اس (بات) کو اپنے دل میں چھپاتے تھے ف٢ جس کو (آخر کار) اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم (اس معاملے میں) لوگوں سے ڈرتے تھے اور

ف١ یعنی پالا پوسا بچہ غلامی سے آزاد کیا اور اپنی پھوپھی زاد بہن زینب اس سے بیاہ دی

ف٢ یعنی زید چھوڑ دے گا تو میں زینب سے نکاح پڑھا دونگا

اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

خدا اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے ڈرو۔ پھر جب زید اُس (عورت) سے بےتعلقی کر چکا (یعنی طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی)

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ

تو ہم نے تمہارے ساتھ اُس (عورت) کا نکاح کر دیا تاکہ (عام) مسلمانوں کے لئے پالک جب اپنی بیبیوں سے بےتعلق ہو جائیں تو مسلمانوں کے لئے

اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

اُن (عورتوں) سے نکاح کرلینے میں (کسی طرح کی) تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے

مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ

اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھہرا دی ہو اُس کے کرنے میں پیغمبر کے لئے کچھ مضائقہ (کی بات) نہیں جو (پیغمبر) پہلے ہو چکے ہیں اُن میں بھی (یہی) عادت الٰہی (رہی ہے)

فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾

(کہ اُن پر خدا نے نکاح کے بارے میں تنگی نہیں کی) اور خدا کے (جتنے) کام (ہیں ایک) امر مقرر (ہیں) جو روز ازل سے ٹھہرے ہوئے ہیں

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ

وہ اگلے پیغمبر (اس صفت کے تھے کہ) خدا کے پیغام (لوگوں کو) پہنچاتے اور خوف خدا رکھتے تھے اور

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (تو اے پیغمبر تم کیوں ڈرو) اور حساب (اعمال) کے لئے اللہ بس ہے (وہ سب سے سمجھ لیگا۔ لوگو!) محمد

اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں (تو زید کے کیوں ہوں) وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور (خطوں کی مہر کی طرح)

النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا

(سب) پیغمبروں کے آخر میں ہیں اور اللہ تمام چیزوں (کے حال) سے واقف ہے **ف**

الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ

مسلمانو! کثرت سے اللہ کو یاد کرو اور صبح و شام اُس کی تسبیح (و تقدیس)

ف یہ واقعہ پیغمبر صاحب کی زندگی کے بڑے واقعات میں سے ہے بات یہ ہے کہ زینب بنت جحش پیغمبر صاحب کی پھوپھی زاد بہن تھیں اُن کی والدہ کا نام اُمیمہ اور وہ بیٹی تھیں پیغمبر صاحب کے جدِ بزرگوار عبدالمطلب کی۔ یہ تو زینب کا حال ہوا دوسری طرف زید بن حارثہ تھے شریف زادے مگر بچپن میں اُن کو لوگ پکڑ کرلے گئے تھے اور اُس وقت دستور تھا اور اب بھی ہے کہ بچوں کو زبردستی پکڑ کر لیجاتے اور غلام بنا لیتے ابھی جوان نہیں ہوئے تھے کہ زید غلامی کی حالت میں مکے آکر فروخت ہوئے پیغمبر صاحب نے ان کو خرید لیا اور آزاد کر کے اپنے پاس رکھا اُس ٹرھنے بڑھنے پیغمبر صاحب نے اِن کو اپنا متبنٰی کر لیا اُس وقت تک متبنی کے بارے میں کوئی حکم خدا کی طرف سے صادر نہیں ہوا تھا اور متبنی بیٹوں کے ساتھ ہر طرح پر صلبی بیٹوں کی سی مدارات کی جاتی تھی اور اب تک بھی ہندوستان کے مسلمانوں کا قریب قریب یہی حال ہے۔ زید پیغمبر صاحب کو بھی یہاں تک عزیز تھے کہ آپ نے زینب کے ساتھ اُنکا نکاح کر دیا اور زینب اُس وقت بھی اس نکاح سے ناخوش سی تھیں کیونکہ زید اگرچہ پیغمبر صاحب کے متبنی کہلاتے تھے مگر تھے تو غلام آزاد اور اس کے علاوہ شاید صورت کے اعتبار سے بھی زید زینب کی جوڑ نہ تھے بہرحال میاں بی بی میں موافقت نہ آئی۔ یہاں تک کہ زید زینب کے چھوڑنے پر آمادہ ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کو بہتیرا سمجھایا لیکن جب طبیعتوں میں ناموافقت ہوتی ہے تو میاں بی بی کے تعلق میں لطف باقی نہیں رہتا آخر زید نے زینب کو طلاق دے ہی دی اب پیغمبر صاحب کو کئی مشکلیں پیش آئیں سب سے پہلے زینب کی دلجوئی کہ اُن کو پیغمبر صاحب نے زید سے بیاہ دیا تھا اور وہ نکاح اُن کو ناگوار تھا اب اس پر طلاق کا دیا جانا یہ دوسری ناگواری اور اسی کے مقارن خدا کو منظور ہوا کہ متبنٰی کی رسم بد بھی موقوف کیجائے نہ یہ کہ لوگ لے پالک بنائیں بلکہ لے پالک کو صلبی بیٹے کی طرح نہ سمجھیں اور نہ صلبی بیٹے کے سے اُس کے حقوق تسلیم کئے جائیں اور جب ایک شخص دنیا میں کوئی اصلاح کرنی چاہتا ہے تو سب سے عمدہ تدبیر اُس اصلاح کے جاری کرنے کی یہ ہے کہ خود اُس پر عمل کر کے اپنا نمونہ لوگوں کو دکھائے اب یہ موقع تھا کہ پیغمبر صاحب زینب سے خود نکاح کرلیں مگر معلوم تھا کہ متبنی رکھ دیا ہے سے نکاح کرنا صلبی بیٹے کی بی بی سے نکاح کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اگر پیغمبر صاحب زینب سے نکاح نہ کرتے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

ع ۵ / ۶ / ۲

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ

کرتے رہو — وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے — اور اُس کے فرشتے (بھی) ف۱

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

تاکہ خدا تم کو کفر کی تاریکیوں سے نکالکر (ایمان کی) روشنی میں لیجائے — اور خدا ایمان والوں (کے حال) پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا

جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے (اُس کا) سلام اُن کی سلامی ہوگی ف۲ اور خدا نے اُن کے لئے (اپنے ہاں) بڑی عزت کا اجر تیار کر رکھا ہے اے

النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا

پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور (نیکوں کو) خوشنودی خدا کی خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو اُس کے غضب سے) ڈرانے والا اور

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ

اللہ کے حکم سے اُس کی طرف (لوگوں کو) بلانے والا اور (ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے ف۳ اور ایمان والوں کو اس بات کی خوشخبری سنادو کہ

مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَ

اللہ کا اُن پر بڑا فضل ہے — اور (اے پیغمبر) کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانو — اور

دَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا

اُن کی ایذا دہی کی کچھ پروا نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو — اور خدا کارساز بس ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں کو (اپنے) نکاح میں لاؤ — پھر اُن کو

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو — تو عدت (میں بٹھانے) کا تم کو اُن پر کوئی حق نہیں

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

کہ لگو عدت کی اُن سے گنتی پوری کرانے — تو (ایسی صورت میں) اُن کو کچھ دے دلا کر خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کردو

بقیہ صفحہ ۶۷۵ تو زینب کی دلجوئی نہیں ہوسکتی تھی اور نہ متبنّٰی کی رسم کی اصلاح ہوسکتی تھی لوگ یہ حجت کرتے کہ خود پیغمبر صاحب کو ایسا موقع ملا اور جو دوسروں سے کرانا چاہتے تھے آپ نہ کیا اور نکاح کرنے میں یہ قباحت تھی کہ رسم مروجہ کے مطابق نہایت مکروہ الزام پیغمبر صاحب کے ذمے عائد ہوتا تھا بیشک پیغمبر صاحب بتقاضائے بشری اس موقع پر بہت ہی متردد ہوئے ہونگے مگر آخرکار اصلاح کا پہلو غالب رہا اور آپ نے خود زینب سے نکاح کرلیا اور کرنا چاہتا تھا اور اصلاح کے واسطے پیغمبر صاحب نے خود اپنا نمونہ دکھایا تاکہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے متبنّٰی کے معاملے میں ذرا نہ ہچکچائے اور متبنّٰی کو صلبی بیٹا نہ سمجھے ۱۲

(فوائد متعلقہ صفحہ ہذا)

ف۱ بندوں پر خدا کے درود بھیجنے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اُن پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتوں کے درود بھیجنے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اُن کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اردو کے محاورے میں مطلقاً درود بھیجنے کے معنے ہیں۔ تعریف تحسین۔ اظہارِ مسرت ۱۲

ف۲ یہی مضمون سورہ یٰسین میں ان لفظوں سے ہے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور یہ اس کی بندہ نوازیاں ہیں کہ ایمان والوں کو اس سے بڑھکر کوئی خوشخبری اور نعمت ہو نہیں سکتی سلامی وہ تعظیم اور استقبال ہے جو بادشاہوں میں اور نیز بڑے اعلیٰ درجے کے عہدداروں میں ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ مومنوں کو بھی ایسی تعظیم سے لیا جائے گا کہ خدا اُن کو خود سلام کرے گا اور یہی اُن کی سلامی ہوگی ۱۲

ف۳ پیغمبر صاحب کو گواہ فرمایا اس کے بہت سے پیرائے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ وہ خدا کی ہستی اور اُس کی وحدانیت اور کمالِ قدرت وغیرہ کے گواہ ہیں دوسرے جنت اور دوزخ اور واقعات بعد مرگ کے گواہ ہیں اور خدا کے بتانے سے گویا چشم دید حالات بیان کرتے ہیں تیسرے یہ کہ قیامت میں اپنی اُمت کی گواہی دیں گے کہ فلاں فلاں نے مانا اور ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور فلاں فلاں نے نافرمانی کی ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ

اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیبیاں حلال کر دی ہیں جن کے تم نے مہر دیئے ہیں

وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ

اور تمہارے ہاتھ کا مال یعنی لونڈیاں جو خدا نے تم کو (دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت) دلوا دی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور

عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ

تمہاری پھوپیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ

اور کوئی سی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو دیدے (یعنی بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر (بھی)

يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا

اس کو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خاص تمہارے ہی لئے ہے (سب) عام مسلمانوں کے لئے نہیں ہم نے

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا

عام مسلمانوں پر اُن کی بیبیوں اور اُن کے ہاتھ کے مال یعنی لونڈیوں کا حق (مہر) ٹھہرا دیا ہے ہم کو معلوم ہے (وہ اُن کو دینا ہوگا اور تمہارے ساتھ خاص رعایت اس لئے کی گئی ہے)

يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝50 تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ

(بیبیوں کے بارے میں تم پر کسی طرح کی) تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پھر دوسری رعایت یہ ہے کہ) اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہو

مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

(اور جتنے دن چاہو) اپنے سے الگ رکھو اور جس کو چاہو (اور جب تک چاہو) اپنے پاس رکھو اور جن کو تم نے (ایک وقت خاص تک) الگ کر دیا تھا اُن میں سے کسی کو پھر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ

تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (یہ اختیار تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ) اس سے غالباً تمہاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور

لَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو کچھ بھی تم اُن کو دو گے اُسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی اور

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ

جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا اور تحمل والا ہے ف۱ (اے پیغمبر) اس وقت کے بعد

النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

(دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کو بدل کر دوسری بیبیاں کر لو گو

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اُن کا حسن (صورت) تم کو (کتنا ہی) اچھا (کیوں نہ) لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں کا مضایقہ نہیں) اور اللہ ہر چیز کا

رَقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

نگران (حال) ہے مسلمانو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر

أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا

یہ کہ تم کو کھانے کے لئے (آنے کی) اجازت دیجائے (تو اس صورت میں بھی ایسا وقت تاک کر جاؤ) کہ تم کو کھانے کے تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے مگر جب

دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

تم کو بلایا جائے تو (عین وقت پر) جاؤ اور جب کھا چکو تو آپ آپ کو چلدو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَ

اِس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی تھی اور وہ تمھارا لحاظ کراتے تھے اور

اللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا

اللہ تو حق (بات) کے کہنے میں کسی کا کچھ لحاظ کرتا نہیں اور جب پیغمبر کی بیبیوں سے تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو

فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ

تو پردے کے باہر (کھڑے رہ کر) اُن سے مانگو اِس سے تمھارے دل (اُن کی طرف سے) خوب پاک (صاف) رہیں گے

وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ

اور (اسی طرح) اُن کے دل (بھی) اور تم کو کسی طرح شایاں نہیں کہ رسولِ خدا کو ایذا دو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ تم کو بیبیوں کے بارے میں اختیار دینے سے تمھاری بیبیاں سمجھ لینگی کہ دوسروں کی بیبیوں کی طرح پیغمبر صاحب پر ہمارے کچھ حقوق نہیں ہیں۔ اِس پر بھی پیغمبر صاحب جتنا جس کے ساتھ التفات رکھیں اُنکی ذاتی مہربانی ہے ہمارا کچھ دعوی نہیں اور دعوی نہیں تو شکایت کیوں ہو پیغمبر صاحب کو جو خدا نے یہ اختیار دیا اُس کی وجہ یہ ہوئی کہ پیغمبر صاحب کی بیبیاں فقر وفاقہ پر قانع نہ رہکر اُن کو دق کرنے لگی تھیں اور نیز خدا پیغمبر صاحب کی منصف مزاجی کو جانتا تھا غیر قوموں کے لوگ پیغمبر صاحب کی اُن کی خانہ داری کے معاملات میں بہت منہ آتے ہیں حالانکہ انصاف سے دیکھا جائے تو کوئی بات بھی اعتراض کی نہیں اگر پیغمبر کی خانہ داری قابل اعتراض ہوتی تو اُن کی پیغمبری چل ہی نہیں سکتی تھی لیکن اُسی خانہ داری کے ساتھ پیغمبری چلی۔ اُس وقت کے لوگوں نے پیغمبر صاحب کو اعلی درجہ کا مقدس تسلیم کیا اسی ایک بات میں اُن تمام اشتباہات کا جواب ہے جو پیغمبر صاحب کی خانہ داری پر ضد اور تعصب سے وارد کئے جاتے ہیں۔ اہل عرب کے حالات جہانتک تاریخوں اور اُس وقت کے اشعار وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ سپاہی منش اور بڑے غیور تھے اور اگر پیغمبر صاحب کا طرز خانہ داری قابل اعتراض ہوتا تو ابو بکر اور عمر جیسے غیور اپنی بیٹیاں پیغمبر صاحب کے حوالے کرنے والے نہیں تھے۔ پیغمبر صاحب نے خانہ داری کے اکثر تعلقات ایسے وقت شروع کئے جب کہ اُن کی عمر پچاس سے متجاوز ہو چکی تھی اور اُن کا پہلا تعلق ہوا خدیجۃ الکبری سے جو بیوہ اور پیغمبر صاحب سے پندرہ برس بڑی تھیں اُنکی وفات کے بعد سودہ سے کہ وہ عمر کے اعتبار سے اُن سے بھی گئی گزری تھیں اُنہی تعلقات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں کس قسم کی غرضیں مضمر تھیں بعض کے پیغمبر صاحب پر حقوق تھے اور اُن کا بہترین معاوضہ اس کے سوا نہیں ہو سکتا تھا کہ پیغمبر صاحب اُن کو اپنے نکاح میں لیں

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

۶ ع ۱۲ ۳

وَلَآ أَن تَنكِحُوٓا أَزْوَاجَهُ مِنۢ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ

اور نہ یہ (بات شایاں ہے) کہ اُن کے بعد کبھی اُن کی بیبیوں سے نکاح کرو خدا کے نزدیک یہ

عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ

بڑی (بیجا) بات ہے تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ اللہ (کو) تو (دونوں باتیں برابر ہیں کیونکہ وہ)

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا

سب چیزوں سے واقف ہے پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ نہیں اور نہ

أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ

اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے

أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ

اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کے (سامنے ہونے) میں اُن پر کچھ گناہ ہے (اے پیغمبر کی بیبیو غیروں کے سامنے ہونے میں)

اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

اللہ سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز پر شاہد (حال) ہے اللہ اور اُس کے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

پیغمبر پر درود بھیجتے (رہتے) ہیں (تو) مسلمانو! (تم بھی) پیغمبر پر درود

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ

اور سلام بھیجتے رہو ف۱ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کو (کسی طرح کی) ایذا دیتے ہیں اُن پر

اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَ

دنیا اور آخرت (دونوں میں) خدا کی پھٹکار ہے اور خدا نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور

الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا

جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بے اس کے کہ اُنھوں نے کوئی قصور کیا ہو (ناحق کی تہمت لگا کر) ایذا دیتے ہیں

منزل ۵

بقیہ صفحہ ۴۷۸

بعض کی نسبت مروت متقاضی تھی اور بعض کی نسبت اسلامی اغراض مثلاً تالیف قلوب اور بعض عورتیں پیغمبر کا شوہر بننا فخر و نجات کا موجب سمجھتی تھیں۔ بغرض فرداً فرداً ایک ایک ام المومنین کے حال پر نظر کیجائے اور خود پیغمبر صاحب کی عمر اور آن کی شب بیداری اور عبادت شاقہ اور مشاغل تبلیغ رسالت و جہاد وغیرہ پر نظر کیجائے تو بے تخلیا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پیغمبر صاحب کے تعلقات خانہ داری خواہش نفسانی کی وجہ سے نہ تھے۔ اسی طرح پیغمبر صاحب کی خانہ داری عام خانہ داریوں کی طرح نہ تھی اور نہ ہوسکتی تھی۔ اس پر بھی باوجودیکہ پیغمبر صاحب کو دوسرے لوگوں کی طرح خدا نے بیبیوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا تاہم پیغمبر صاحب نے از خود اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا۔ اور اُس کو تادم مرگ اِس عمدگی اور خوبی سے نباہا کہ دوسرا کر نہیں سکتا ۱۲

ف۱ پیغمبر پر درود بھیجنے کے معنے پچھلے رکوع کے فائدے میں دیکھو ۱۲

اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبينا ﴿٥٨﴾ يايها النبي قل

تو وہ جھوٹ طوفان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں — اے پیغمبر

لازواجك وبنتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن

اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو کہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ

من جلابيبهن ذلك ادنى ان يعرفن فلا يؤذين وكان

نکال لیا کریں اس سے غالباً یہ (الگ) پہچان پڑیں گی (کہ نیکبخت ہیں) اور کوئی چھیڑے گا نہیں اور

الله غفورا رحيما ﴿٥٩﴾ لئن لم ينته المنفقون والذين في قلوبهم

اللہ بخشنے والا مہربان ہے — منافق — اور وہ لوگ جن کی نیتیں بد ہیں

مرض والمرجفون في المدينة لنغرينك بهم ثم لا يجاورونك

اور جو لوگ مدینے میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں پھیلایا کرتے ہیں اگر (اپنی حرکات سے) باز نہ آئیں گے تو (اے پیغمبر) ہم تم ہی کو (ایک نہ ایک دن) ان پر اکسا دیں گے پھر وہ لوگ

فيها الا قليلا ﴿٦٠﴾ ملعونين اينما ثقفوا اخذوا

مدینے میں تمہارے پڑوس میں ٹھہرنے پائیں گے نہیں مگر چند روز (عارضی طور پر پھر) ان کا یہ حال ہوگا کہ ہر طرف سے پھٹکارے ہوئے جہاں ملے پکڑے

وقتلوا تقتيلا ﴿٦١﴾ سنة الله في الذين خلوا من قبل

اور مار کے ٹکڑے اڑا دیئے — جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان میں بھی خدا کا یہی دستور رہا ہے

ولن تجد لسنة الله تبديلا ﴿٦٢﴾ يسئلك الناس عن

اور (اے پیغمبر) تم خدا کے دستور میں ہرگز (کسی طرح کا) ردوبدل نہ پاؤ گے — (اے پیغمبر) لوگ تم سے

الساعة ط قل انما علمها عند الله ط وما يدريك

قیامت کا حال دریافت کرتے ہیں تم (ان سے) کہو کہ قیامت کی خبر تو بس خدا ہی کے پاس ہے اور (اے پیغمبر) تم کیا جانو

لعل الساعة تكون قريبا ﴿٦٣﴾ ان الله لعن الكفرين

شاید قیامت قریب ہی آ لگی ہو — بیشک اللہ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے

وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا

اور اُن کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے اُس میں سدا کو (اور ہمیشہ) رہیں گے (اور) کسی کو اپنا حمایتی (نہ) پائیں گے

وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا

اور نہ مددگار (یہ وہ دن ہوگا) جبکہ اُن کے مُونھ (سیخ کے کباب کی طرح دوزخ کی) آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (اور افسوس کے طور پر) کہیں گے کہ اے کاش

أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا

ہم نے (دنیا میں) اللہ کا کہا مانا ہوتا اور (اے کاش) ہم نے رسول کا کہا مانا ہوتا اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں

وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ

اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا اور اُنھوں نے (ہی) ہم کو گمراہ (بھی) کیا تو اے ہمارے پروردگار اُن کو دوہرا

الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

عذاب دے اور اُن پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر مسلمانو! اُن لوگوں جیسے نہ بنو

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ

جنھوں نے موسیٰ کو (ناحق ناروا تہمت کرکے) ایذا دی تو اللہ نے (اُن کی تہمتوں سے) موسیٰ کی براءت ثابت کی اور اللہ کے نزدیک

وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا

(موسیٰ بڑے) آبرودار (پیغمبر) تھے ف۱ مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو)

قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

(راہ کی اور) سیدھی (پس جو ایسا کروگے) تو (خدا) تم کو اعمال صالحہ کی توفیق دے گا اور تمھارے

ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

گناہ (بھی) بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانا ۔ اُس نے بڑی کامیابی

عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

حاصل کی ہم نے ذمہ داری کو (جو اس وقت انسان پر ہے) آسمانوں (پر) اور زمین

ع ۸ ۱۰ ۵

ف۱ مفسرین نے اس آیت کے متعلق مختلف حکایتیں لکھی ہیں ازانجملہ یہ کہ قارون کو حضرت موسیٰ سے سخت عداوت تھی اُس نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کے لئے ایک فاحشہ عورت کو لالچ دے کر آمادہ کیا کہ حضرت موسیٰ کو متہم کرے جب لوگ جمع ہوئے تو اس پر موسیٰ کی پاکدامنی اور نیکوکاری کی ہیبت ایسی غالب آئی کہ اُس نے موسیٰ کو متہم کرنے کے عوض قارون کا سارا راز فاش کر دیا۔ اس قصے کی طرف اس مقام پر اس غرض سے اشارہ کیا گیا کہ لوگوں نے حضرت کے نکاح کے بارے میں کچھ بیہودہ گفت وشنید کی ہوگی۔ مسلمانوں کو اس سے روک دیا گیا ۱۲

وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ

اور پہاڑوں پر پیش کیا (اور یہ بوجھ اُن پر لادنا چاہا) تو اُنھوں نے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور آدمی نے (اپنے) ذمہ لے لیا

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَ

اس میں شک نہیں کہ وہ (اپنے حق میں) بڑا ہی ظالم (تھا اور ظالم ہونے کے علاوہ) بڑا ہی نادان (بھی) تھا (اور اُٹھا یا) تو اُس کا ضروری انجام یہ ہونا ہی تھا کہ اللہ منافق

الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (اُن کے کیے کی) سزا دے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اپنی مہر کرے اور اللہ

غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٣﴾

سُوْرَةُ سَبَإٍ مَّكِّيَّةٌ

بخشنے والا مہربان ہے ۷۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

(دنیا میں بھی) تمام تعریف اُسی اللہ ہی کو (سزاوار) ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ

زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے اور آخرت میں بھی اُسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا (اور)

الْخَبِيرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

باخبر ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا (مثلاً بیج) اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے (مثلاً نباتات)

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ

اور جو کچھ آسمان سے اُترتا (مثلاً پانی) اور جو اُس میں چڑھکر جاتا ہے (مثلاً لوگوں کی دعائیں) وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور وہی مہربان

الْغَفُورُ ﴿٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ

(اور) بخشنے والا ہے اور منکر کہتے ہیں کہ ہم کو تو قیامت (پیش) آنی نہیں

ع ۵ / ۶ / ۹

ف اس آیت میں نہایت عمدہ تمثیل کے طور پر انسان کو اُس کے فرائضِ انسانی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ مخلوقات میں انسان کی ایک خاص حالت ہے کہ اُس کو عقل دی گئی ہے اور اُس کی طبیعت میں مختلف تقاضے ہیں وہ دنیا میں اکیلا زندگی بسر نہیں کرسکتا ناچار اُس کو اپنے ابنائے جنس میں رہنا پڑتا ہے اور وہ بھی اسی کی سی طبیعتیں رکھتے ہیں اور خواہی نخواہی لوگوں کی اغراض میں کشمکش واقع ہوتی ہے جس کثرت سے انسان کے تعلقات ہیں اُسی کثرت سے اُس کی ذمہ داریاں بھی ہیں اُس پر حقوق ہیں خدا کے۔ والدین کے۔ رشتہ داروں کے۔ اولاد کے میاں بی بی کے۔ ہمسائے کے قوم کے۔ حاکم وقت کے۔ اہلِ معاملہ کے۔ اور اگر ان تمام حقوق پر نظر کیجئے تو واقع میں انسان بڑے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے اور چونکہ اُس کو عقل دی گئی ہے اور وہ اپنے دل میں سمجھتا ہے کہ اُس کو ہر ایک حقدار کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے اور اُس کو نیکی و بدی دونوں کے کرنے کی قدرت ہے اس وجہ سے کہا جاسکتا ہے کہ انسان نے یہ حالت اپنی خوشی سے اختیار کی ہے انسان کے سوا جتنی مخلوقات ہے اُن کی دوسری حالت ہے اُن کی طبیعتوں میں مختلف تقاضے نہیں اور نہ وہ فاعل مختار ہیں اور اسی وجہ سے اُن پر کسی طرح کی ذمہ داری نہیں اور اس اعتبار سے انسان کے مقابلے میں دوسری مخلوقات بڑی آرام میں ہے۔

قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو ہاں ہاں مجکو اپنے (اُسی) پروردگار کی قسم ہے جو عالم الغیب ہے (اور) ذرہ بھر (چیز بھی)

ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ

آسمان و زمین میں اُس سے پوشیدہ نہیں اور ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جتنی چیزیں ہیں

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سب (اُس کے ہاں) کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں (صاف صاف لکھی ہوئی موجود) ہیں (غرض مجکو اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ) قیامت ضرور

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

خدا اُن کو (اُن کے کئے کا) بدلہ دے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (آخرت میں گناہوں کی) مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے اور جو لوگ

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ

توڑ میں کوشش کرتے رہے یہی ہیں جن کو (قیامت میں) عذاب دردناک کی سزا (ہونی) ہے اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

(کتب آسمانی کا) علم دیا گیا ہے (اور وہ منصف مزاج بھی ہیں وہ تو) اِس (قرآن) کو جو تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے ایسا ہی

الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٦﴾ وَ

برحق ہے اور اُس (خدا) کا راستہ دکھاتا ہے جو غالب اور سزاوار حمد (وثنا) ہے اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

جو لوگ منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے) تمھاری ہنسی اُڑانے کے لئے کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تم کو ایسا آدمی بتائیں جو تم کو (اس عجیب بات کی) خبر دے گا

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٧﴾

کہ جب تم (مرے پیچھے) سڑ تا پار یزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو (ایک بار) ضرور تم کو نئے جنم میں آنا ہوگا

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ

کیا اِس شخص نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اِس کو کسی طرح کا جنون ہے (سو نہ تو بہتان باندھا ہے اور نہ جنون ہے) بلکہ جو لوگ

أَوَيُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ⑧ أَفَلَمْ يَرَوْا

آخرت کا یقین نہیں رکھتے (کمبختی کی) مصیبت اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں تو کیا ان لوگوں نے

إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَشَأْ

آسمان اور زمین کی طرف جو (ان کو) انکے آگے اور ان کے پیچھے (یعنی سب طرف سے گھیرے ہوئے) ہیں نظر نہیں کی کہ ہم چاہیں

نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ

تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ⑨ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا

ہر ایک بندہ جو (خدا کی طرف) رجوع رکھتا ہے اُس کے لئے تو اس میں (بڑی) عبرت ہے اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے (کئی قسم کی)

فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ⑩

برتری دی تھی (چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ) پہاڑو! ان کے ساتھ (تسبیح و تلاوت میں) داؤد کے ساتھ انکی جوابی آواز دو اور ایسا ہی حکم پرندوں کو بھی دیا اور (اس کے علاوہ) داؤد کے لئے ہم نے

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ

کہ (اس کی اچھی پوری) پوری زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ (مناسب) کا خیال رکھو اور (داؤد کے خاندان کے لوگو! ان نعمتوں کے شکر میں) نیک عمل کرو

إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا

(اور) جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو ہم دیکھ رہے ہیں اور (اسی طرح) ہوا کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا کہ اُس کی صبح کی منزل

شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ

ایک مہینے بھر کی (راہ) ہوتی اور (اسی طرح) اُس کی شام کی منزل مہینے بھر کی (راہ) ہوتی اور ہم نے اُن کیلئے تانبے (کو پگھلا کر اُس) کا ایک چشمہ بہا دیا تھا اور

الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ

جنّات کو سلیمان کے بس میں کر دیا تھا اور (ان) میں سے ایسے بھی تھے جو اُن کے پروردگار کے حکم سے اُن کے ہاتھ تلے (طرح طرح کے) کام کرتے تھے اور (ہم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ) ان میں سے جو کوئی

عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ⑫ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ

ہمارے حکم سے انحراف کرے گا ہم اُس کو (آخرت میں) عذاب دوزخ کا مزہ چکھائیں گے (تو) سلیمان کو جو کچھ (بنوانا) منظور ہوتا (یہ جنات) اُن کے لئے بناتے

ع ٩ / ٧

۱ حضرت داؤد بڑے
خوش آواز تھے اور اپنے سوز
و گداز سے یاد الٰہی کرتے تو
پہاڑ گونج اُٹھتے اور پرندوں پر
وجد کی حالت طاری ہوتی
آدمیوں کا تو کیا مذکور ہے
ترجمے میں جو لفظ جوابی واقع
ہوا ہے اُس کا مطلب یہ ہے
جس طرح داؤد تسبیح اور تلاوت
کرتے ہیں اُسی طرح تم بھی کرو ۱۲

مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ

(جیسے مسجد بیت المقدس کی بڑی) اونچی شاندار عمارتیں اور (ڈھلی ہوئی) مورتیں ف۱ اور (ایسے بڑے بڑے) لگن جیسے حوض اور (بڑی بھاری بھاری) دیگیں

رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾

جو ایک ہی جگہ جمی رہیں (اور ہم نے داؤد کی نسل کو حکم دیا کہ) اے نسل داؤد (ان نعمتوں کے بدلے میں) ہمارا شکر کرتے رہو اور ہمارے بندوں میں بہت ہی تھوڑے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ

پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو کسی چیز نے اُن کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر گھن کے کیڑے نے

تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا یعنی جب (عصا جس کے سہارے سے سلیمان مرے پیچھے کھڑے تھے کھوکھلی ہوگئی اور سلیمان گر پڑے تب جنات نے جانا کہ اگر وہ

الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ

غیب جانتے ہوتے تو (اس) ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے ف۲ سبا (کے لوگوں) کے لئے

فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا

اُن کے (اپنے ہی) گھروں میں (قدرتِ خدا کی) البتہ ایک (بڑی) نشانی (موجود) تھی (سرزمین کیا تھی کہ بیچ میں سے گزر جانے والے کے لئے) داہنے ہاتھ اور

مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ

اپنے پروردگار کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور اُس کا شکر کرو (دنیا میں رہنے کو) ایسا عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ) بخشنے والا پروردگار

غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

(اس پر بھی) انھوں نے (ہمارے حکم کی) کچھ پروا نہ کی تو ہم نے بھی بانده توڑ کر اُن پر بڑے زور کا سیلاب بھیج دیا (اور اُس نے تمام علاقے کا ناس مار دیا)

وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ

اور (سیلاب کے آئے پیچھے) ہم نے اُن کے دو باغوں کے بدلے میں دو باغ (تو دئے مگر ایسے کہ) اُن کے پھل بدمزہ تھے اور اُن میں (کچھ) جھاؤ تھا

وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا

اور قدرِ قلیل بیری ۔ یہ ہم نے اُن کو اُن کی ناشکری کا

ف۱ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ پیغمبروں اور فرشتوں اور جانوروں کی خیالی و اصلی مورتیں بناتے تھے اور اُن کی شریعت میں جائز تھا۔ شریعت اسلام نے بت پرستی کی بیخ کنی کے لئے تصویر اور مورت کا بنانا مطلق منع کر دیا ۱۲

ف۲ بیت المقدس کی تعمیر شروع تو حضرت داؤد نے کی تھی مگر یوں ہی سا بننے پایا تھا کہ اُن کا انتقال ہو گیا اور وہ خدمت خدا کی طرف سے سلیمان علیہ السلام کے سپرد ہوئی۔ انھوں نے اس کو ایسی شان و شوکت کا بنوایا کہ روئے زمین پر ویسی عمارت نہ کبھی بنی تھی اور نہ کبھی بنے گی لاکھوں کاریگر اُس میں کام کرتے تھے اور ان میں جنات بھی تھے ابھی عمارت کی تکمیل میں کچھ کسر باقی تھی کہ سلیمان علیہ السلام کی مدتِ حیات پوری ہو گئی اور معلوم تھا کہ سلیمان کے انتقال کر جانے سے بیت المقدس کی تعمیر میں ضرور فتور پڑے گا تو سلیمان نے عصا کے سہارے سے کھڑے کھڑے انتقال فرمایا مدتوں تک جنات سمجھا کئے کہ زندہ کھڑے ہیں بدستور سب کام ہوتے رہے یہانتک کہ جس لکڑی کے سہارے سے کھڑے تھے گھنتے گھنتے کمزور ہو گئی ٹوٹی تو لاش دھڑام سے گر پڑی ۱۲

كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ⑰ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى

بدلہ دیا اور ہم ناشکروں ہی کو (ایسے) بدلے دیا کرتے ہیں ف۱ اور ہم نے اہل سبا کی بستیوں اور (ملک شام کے) اُن دیہات کے درمیان

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا

جن کی پیداوار میں ہم نے برکت دے رکھی تھی (اور بہت سے) گاؤں (آباد) کر رکھے تھے جو (پاس پاس) دکھائی دیتے تھے اور اُن (گاؤں) میں (مسافروں کے) چلنے کی

فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ⑱ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

بے کھٹکے اِن میں راتوں اور دنوں چلو (پھر) تو وہ لگے کہنے اے ہمارے پروردگار (ایسے پاس پاس کے دیہات میں چلنے سے سفر کا مزہ نہیں آتا تو) ہماری منزلوں کو

وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ

غرض ان لوگوں نے (نعمت کی ناقدری کر کے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا پھر (تو) ہم نے (بھی) ان کو ایسا مٹایا کہ اُن کے افسانے بنا دیئے اور ہم نے ان کی دھجیاں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲ وَلَقَدْ

جتنے (بندے) صبر (و) شکر کرنے والے ہیں اُن کے لئے (سبا کے) اس (واقعے) میں (بڑی بڑی) عبرتیں ہیں اور

صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا

شیطان نے (جو) ان (لوگوں) کے بارے میں اپنی رائے لگائی تھی کہ یہ میرا ساتھ دیں گے حقیقت میں (اُس نے وہ اپنی رائے) سچ کر دکھائی کہ یہ لوگ اُسی کے پیچھے ہو لئے مگر

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑳ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

ایمان والوں کا ایک گروہ (کہ وہ اُس کے بہکائے میں نہ آیا) اور شیطان کا اُن پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا

مگر (ہم نے اُس کا ایک حیلہ بنا دیا تھا اور) مقصود اصلی یہ تھا کہ جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ہم اُن کو اُن لوگوں سے (الگ) معلوم کر لیں جو اُس کی طرف سے

فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ㉑ قُلِ

شک میں ہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار ہر (ایک چیز) کا نگران (حال) ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

ع ۲ ۱۳ ۸

ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ

کہ خدا کے سوا جن (فرشتوں) کو تم (ایک طرح پر خدائی میں کچھ دخیل) سمجھتے ہو اُن کو بلاؤ (اور تحقیق کرو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ) نہ تو

ف۱ سبا عرب میں ملکِ یمن کا ایک شہر تھا بڑا شاداب اُنھوں نے باندھ ڈال کر برسات کے پانی کو روک رکھا تھا جیسے حیدرآباد کے ملکِ تلنگانہ میں بڑی کثرت سے اس کا رواج ہے کہ برسات کے پانی کو ضائع ہونے نہیں دیتے اور اُس کو روک کر آبپاشی کے کام میں لاتے ہیں بہرکیف سبا والوں نے یہی طرز اختیار کیا تھا پھر اُن کی شامت آئی تو خدا کو بھول گئے کسی سبب سے باندھ ٹوٹ کر تمام زمین پر پانی پھیل گیا اور زمین از کار رفتہ ہو گئی ۱۲

ف۲ یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح پر بھی واقع ہوئے تھے کہ جیسے جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ ہوتے ہیں ۱۲

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ

آسمانوں ہی میں ذرہ بھر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ آسمان وزمین (کے بنانے) میں ان کا کچھ

شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ

ساجھا اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار اور خدا کے ہاں (ان میں سے کسی کی) سفارش (بھی کسی کے) کچھ کام نہیں آتی

إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ

مگر (ہاں) اُس کے (کام آئے گی) جس کی نسبت (خدا سفارش کی) اجازت دے (ان فرشتوں کا حال تو یہ ہے کہ) جب کوئی حکم خدا کے ہاں سے نازل ہوتا ہے تو اسے

رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ

تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا (اس پر جو زیادہ مقرب ہیں) کہتے ہیں کہ جو حکم دینا چاہئے تھا دیا اور وہ عالیشان (اور سب سے) بڑا ہے (ای پیغمبران

مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۙ

کہ بھلا تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے (یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو کہ اللہ

وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٤﴾

اور ہم (ہوں) یا تم (ہو ایک نہ ایک فریق تو) ضرور راہِ راست پر ہے اور (دوسرا) کھلی ہوئی گمراہی میں ف

قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾

(ای پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ نہ تو ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس ہونی ہے اور نہ تمہارے عملوں کی ہم سے باز پرس ہونی ہے

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

(اور ان سے یہ بھی) کہہ دو کہ ہمارا پروردگار (قیامت کے دن) ہم (دونوں فریق) کو (ایک جگہ) جمع کرے گا پھر ہم میں (تم میں) انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے گا اور وہ

الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ

(اور سب کے حال سے) واقف ہے (ای پیغمبران لوگوں سے) کہو جن کو تم شریک (خدائی) بنا کر خدا کے ساتھ ملاتے ہو (ذرا ایک نظر) انہیں مجھے بھی تو دکھاؤ

شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

بس بس! (کوئی اُس کا شریک نہیں) بلکہ وہی (ایک) اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

ف مطلب یہ ہے کہ ہم تم کو ایک معقول بات سمجھاتے ہیں اور تم سے اس کا کچھ جواب دیتے نہیں بن پڑتا پھر اب تم ہی سمجھ لو کہ ہم میں اور تم میں کون فریق راہ راست پر ہے اور کون گمراہ ہے۔ اور دونوں تو برسرِ حق ہو نہیں سکتے۔ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ ہٹ دھرمی ہو جاتے ہیں اور بات کو ٹال دیتے ہیں طبیعت کی یہ اُفتاد اچھی نہیں جب آدمی قائل ہو گیا تو اس کو قطعی فیصلہ کر لینا چاہئے ورثانے سے تو کوئی بات طے نہیں ہوتی

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف بشیر بنا کر بھیجا ہے کہ (اُن کو ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی) خوشخبری سنا دو اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈرا دو مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ

اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور (جو لوگ منکر ہیں مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ تمہارے ساتھ جس دن کا وعدہ ہے تم نہ

عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اُس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے ف۱ اور کفار (مکہ) کہتے ہیں

ع ٩

لَن نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَوْ تَرٰى

کہ ہم اس قرآن کو کبھی بھی نہ مانیں اور نہ اس سے پہلی (کتابوں) کو (مانیں) اور (اے پیغمبر) کاش تم دیکھو

إِذِ الظّٰلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ

جب یہ ظالم اپنے پروردگار کے حضور میں (جوابدہی کے لئے) کھڑے کئے جائیں گے (اور) ایک کی بات ایک رد کر رہا ہوگا

الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کہ کمزور (یعنی ادنیٰ درجے کے لوگ) بڑے لوگوں سے کہیں گے

لَوْلَآ أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے (اس پر) بڑے لوگ

لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوٓا أَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ

کمزوروں سے کہیں گے کہ جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تو کیا ہم نے تم کو (زبردستی) اس (پر عمل کرنے) سے روکا

إِذْ جَآءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

(ایسی بات تو ہوئی نہیں) بلکہ تم خود خطاوار تھے اور کمزور لوگ

ف۱ ظاہر میں تو وہ لوگ قیامت کا وقت پوچھتے تھے اور مقصود اُن کا یہ تھا کہ قیامت نہیں ہوگی تو جواب میں خدا نے وقت تو نہیں بتایا مگر ان کے اصلی مقصود یعنے انکار کی اس طرح پر تردید کردی کہ وقت کا بتانا تو منظور نہیں مگر قیامت اپنے وقت پر ضرور آکر رہے گی۔

اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ

بڑے لوگوں سے کہیں گے (کہ زبردستی تو نہیں) مگر (ہاں تمہاری) رات دن کی تدبیروں نے (روکا) کہ برابر

تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا

ہم سے خدا کو نہ ماننے اور اُس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو کہتے رہتے اور جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے

النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ

تو اظہار ندامت کریں گے ف اور جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے رہے ہم اُن کی گردنوں میں

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا

طوق ڈلوا دیں گے جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے اُن ہی کا تو ان کو بدلہ مل رہا ہے اور

أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ

ہم نے کسی بستی میں کوئی (رسول عذاب خدا سے) ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگوں نے (انذار کرنے والے پیغمبروں سے) کہا کہ جو (احکام) دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم تو

بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا

اُن کو مانتے نہیں اور (اسی طرح یہ کفار مکہ بھی مسلمانوں سے) کہنے لگے کہ ہم مال اور اولاد (تم سے) زیادہ رکھتے ہیں اور (آخرت میں بھی)

نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ہم کو عذاب نہیں ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے مگر اکثر لوگ (تقسیم رزق کی مصلحتوں سے) واقف نہیں

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ

اور (لوگو!) تمہارے مال اور تمہاری اولاد (ہمارے ہاں کچھ ایسی (وقعت نہیں (رکھتے) کہ تم کو

عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ

ہمارا مقرب بنا دیں مگر جو ایمان لایا اور اُس نے نیک عمل (بھی) کیے (آخرت میں) ایسے لوگوں کے لئے

ف صفحہ ۳۳۴۳ کا دوسرا فائدہ ملاحظہ کرو ۱۳

ع ۴ ۱۰

لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾

ان کے عمل کا دوہرا عوض ہے اور وہ (بہشت کے) بالاخانوں میں اطمینان سے (بیٹھے) ہونگے

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے توڑ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

حاضر کیے جائیں گے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ

اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ کچھ بھی (راہ خدا میں) خرچ کرو گے وہ اس کا عوض دے گا

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ

اور وہ سب روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے اور (اس دن کو پیش نظر رکھو) جبکہ خدا سب لوگوں کو جمع کرے گا

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا یہ (آدم زاد) تمہاری ہی پرستش کیا کرتے تھے (اور تم اس سے رضامند تھے) وہ عرض کریں گے کہ (خدایا) تو پاک ہے

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ہم کو تجھ سے سروکار ہے نہ ان سے (ہماری نہیں) بلکہ (یہ لوگ حقیقت میں) شیاطین کی پرستش کرتے تھے (کہ ان کے بہکائے میں آگئے تھے) ان میں اکثر

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

انہیں کے معتقد تھے تو (اس پر خدا فرمائے گا کہ) آج تم میں سے نہ تو کوئی کسی کو

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

نفع ہی پہنچانے پر قادر ہے اور نہ نقصان پہنچانے پر اور ہم سرکش لوگوں سے کہیں گے کہ

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا

عذاب دوزخ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ

ان کفار کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ یہ (شخص جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے) بس (ہم ہی جیسا) آدمی ہے

يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ

کہ جن معبودوں کی تمہارے باپ (دادے) پرستش کرتے تھے تم کو ان (کی پرستش) سے روک دے اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ تو بس (نرا) جھوٹ ہے

مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ

(اور اس کا اپنا) بنایا ہوا اور جو لوگ منکر ہیں جب ان کے پاس حق بات آئی تو وہ اس کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۴﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ

بس صریح جادو ہے اور (اے پیغمبر باوجودیکہ) ہم نے ان کو (آسمانی) کتابیں نہیں دیں کہ ان کو پڑھتے (پڑھاتے) ہوں اور نہ

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۵﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

تم سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا (اس پر بھی قرآن اور پیغمبر کی قدر نہ کی) اور ان سے اگلے لوگوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا

قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ

اور جو کچھ ہم نے ان لوگوں کو دے رکھا تھا یہ لوگ (تو ابھی) اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے غرض اگلے لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۶﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ

تو (اے پیغمبر تم نے دیکھ لیا ہو گا کہ) ہماری ناخوشی (ان کے حق میں) کیسی (زبون) ہوئی (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ میں نصیحت کے طور پر تم سے

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۟ مَا

کہ خدا کے لیے دو دو مل کر یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر سوچو (تو تم کو معلوم ہو جائے گا) کہ

بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ

تمہارے رفیق کو (کسی طرح کا بھی) جنون نہیں ہے بلکہ (تم پر ایک) عذاب سخت (نازل ہونے والا ہے اور اس) کے آگے آگے یہ تم کو

يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۷﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ

ڈراتا ہے اور بس (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں نے تم سے (تبلیغ رسالت پر) کچھ مزدوری طلب کی ہو

فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾

تو وہ تم ہی کو (مبارک رہے) میری مزدوری تو بس اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز کا شاہد (حال) ہے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار (غلط بات کے مٹانے کو حق کے حربے چلا رہا ہے) (اور وہ) غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا

(دینِ) حق آ پہنچا اور دینِ غلط سے نہ تو ابھی کچھ (کشود کار) ہوتا ہے اور نہ آئندہ ہوگا وا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں بر سر غلط ہوں تو

أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ

میری غلطی کا وبال میرے ہی اوپر ہے اور اگر راہِ راست پر ہوں تو (یہ) اُس قرآن کی برکت سے ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی کے ذریعے سے نازل فرماتا ہے

رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا

بیشک وہ (ہر ایک کی فریاد) سننے والا (اور ہر ایک فریاد کرنے والے سے) نزدیک ہے اور (اے پیغمبر) کاش (وہ حالت) تمہارے پیش نظر ہو جب کہ یہ لوگ (قیامت میں) گھبرائے گھبرائے

فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا

اور (کسی طرف کو) بھاگ کر نہ جا سکیں گے اور پاس کے پاس سے پکڑ لیے جائیں گے اور (بے اختیار) بول اٹھیں گے

آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

کہ اب ہم رسول پر ایمان لائے اور (اتنے) پلّے پرے سے (ایمان) کیسے ان کے ہاتھ آ سکتا ہے وٓ

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن

اور (ان کا حال یہ ہے کہ) پہلے اُس سے انکار کرتے تھے اور بے دیکھے بھالے دور ہی سے (ڈھکل کے) تکّے چلاتے رہے

مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا

اور (اب) ان میں اور ان کی توقعات میں ایک روک کر دی جائے گی کہ ایسا ہی

فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

(سلوک) اُن لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو ان کے ہم جنس تھے (اور) ان سے پہلے (کفر کر چکے تھے) وہ (بھی انھیں کی طرح) شک (و) شبہ میں (پڑے) تھے

ع ۹ ۱۲

وا مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ عربی کا ایک محاورہ ہے اور جن معنوں میں بولا جاتا ہے وہ ہم نے ترجمے میں اختیار کر لیے ہیں ۱۲

وٓ مطلب یہ ہے کہ ان کو دنیا میں ایمان لانا چاہیے تھا اب آخرت میں ایمان کہاں دھرا ہے کہ اُس کو لپک لیں ۱۲

سورة الفاطر نزلت بمكة ثم ربيه وهي خمس او ست واربعون اية

بسم الله الرحمن الرحيم ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الحمد لله فاطر السموت والارض جاعل الملئكة رسلا

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے (محض عدم سے) آسمان و زمین بنا نکالے (اور) اسی نے فرشتوں کو (اپنا) قاصد بنایا

اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ط

جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں (اپنی مخلوقات کی) بناوٹ میں جو چیز چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے

ان الله على كل شيء قدير ۝١ ما يفتح الله للناس من رحمة

بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ (اپنی) رحمت (کا لنگر) جو لوگوں کے لئے کھولے

فلا ممسك لها ج وما يمسك فلا مرسل له من بعده ط

تو کوئی اس کا بند کرنے والا نہیں اور بند کرے تو اس کے (بند کئے) پیچھے کوئی اس کا جاری کرنے والا نہیں

وهو العزيز الحكيم ۝٢ يايها الناس اذكروا نعمت الله

اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو

عليكم ط هل من خالق غير الله يرزقكم من السماء

بھلا اللہ کے سوا کوئی (اور بھی) پیدا کرنے والا ہے جو آسمان و زمین سے تم کو روزی دے

والارض ط لا اله الا هو فانى تؤفكون ۝٣ وان

(تو) اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم (لوگ) کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور (اے پیغمبر) اگر

يكذبوك فقد كذبت رسل من قبلك ط والى الله

(یہ لوگ) تم کو جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر کار) ساری باتیں اللہ ہی کے حضور میں

تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

پیش کی جائیں گی   لوگو! اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے تو ایسا نہ ہو دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں ڈالے رہے

الدُّنْيَا وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ

اور ایسا نہ ہو کہ (شیطان) دغاباز خدا کے بارے میں تم کو دھوکا دے   کچھ شک نہیں کہ شیطان تمہارا

عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ

(جانی) دشمن ہے تو تم بھی اُس کو اپنا دشمن ہی سمجھے رہو وہ تو اپنے لوگوں کو (اپنی طرف) صرف اس غرض سے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (آخر کار)

اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط

دوزخیوں میں (جا شامل) ہوں   جو لوگ   منکر ہیں اُن کو سخت   سزا ہوتی ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

اور جو لوگ ایمان لائے   اور نیک عمل کئے   اُن کے لئے (گناہوں کی) بخشش اور (نیک عملوں کا)

كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ

بڑا اجر ہے تو کیا وہ شخص جس کو اس کا برا عمل اچھا (کرکے) دکھایا جائے اور وہ اس کو اچھا سمجھنے لگے (تو کیا وہ) نیک کردار کے برابر ہو سکتا ہے؟ بیشک

ع ۱
۱۳

اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ صلے فَلَا تَذْهَبْ

اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے   اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں (کے حال) پر

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾

افسوس کر کے کہیں تمہاری جان نہ جاتی رہے (تم صبر کئے بیٹھے رہو۔ کیونکہ) جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُن (سب) سے واقف ہے

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ

اور اللہ (ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جو ہوائیں چلاتا ہے   پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں   پھر بادل کو ہم

اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط

ایسے شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں جو خشکی کی وجہ سے مرا (یعنی بے رونق) پڑا ہے۔ پھر ہم مینہ کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے پیچھے زندہ کر دیتے ہیں

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝٩ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ

اسی طرح (لوگوں کو بھی قیامت میں جی) اُٹھنا ہوگا — جو عزت کا خواہاں ہو تو عزت ساری خدا کی ہے

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ

(اچھی) اچھی باتیں اُسی کی جناب تک پونہچتی ہیں اور (وہی) نیک عمل (کرنے والوں کے درجوں) کو بلند کرتا ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ

يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ

(تمھاری ایذا دہی کے لئے بُری) بُری تدبیریں کرتے رہتے ہیں اُن کو سخت سزا ہونی ہے اور اُن کی (سب) تدبیریں

هُوَ يَبُوْرُ ۝١٠ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ

وہی (آخر کار) ملیامیٹ ہوجائیں گی ف اور (لوگو!) اللہ ہی نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر (مرد عورت بناکر) تم کو

اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ

جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو پیٹ رہتا ہے اور نہ (وہ بچہ) جنتی ہے — مگر (یہ سب) خدا ہی کے علم (اور اجازت) سے (ہوتا ہے)

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ

اور (نہ) کسی شخص کی عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝١١ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ

(اور کچھ شک نہیں کہ یہ (سب) اللہ کے نزدیک (ایک) سہل سی بات ہے اور (سمندر) دو (قسم کے ہوتے ہیں اور وہ دونوں) سمندر ایک طرح کے نہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ

ایک (ایسا ہے کہ اُس کا پانی میٹھا خوش ذائقہ خوش گوار ہے — اور ایک (ایسا ہے کہ اُس کا پانی) کھاری

اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ

کڑوا ہے اور (باوجود اس اختلاف کے) تم دونوں (قسم کے دریاؤں میں) سے (مچھلیاں شکار کرکے اُن کا) تروتازہ گوشت کھاتے اور

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

زیور (یعنی موتی) نکالتے جن کو پہنتے ہو اور (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو میٹھا ہو یا کھاری) پھاڑتی چلی جارہی ہیں

ف اس میں غلبہ اسلام کی بشارت اور صریح پیشینگوئی ہے

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

تاکہ تم (لوگ) خدا کا فضل (یعنی تجارت کے فائدے) ڈھونڈو اور تاکہ تم (اس کا) احسان مانو ف۱ وہ رات (کے ایک جز) کو

النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن (کے ایک جز) کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اپنا) مطیع (فرمان) کر رکھا ہے

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ

کہ دونوں (اسی طرح اپنے) بندھے ہوئے وقتوں میں چل رہے ہیں (لوگو) یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے اور

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

اس کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ذرا سا بھی تو اختیار نہیں رکھتے ف۲ تم ان کو (کتنا ہی) بلاؤ

لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ

(اول) تو وہ تمہارے بلانے کو سنیں گے نہیں اور (بالفرض) سنیں بھی تو تمہاری فریاد رسی نہ کر سکیں

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ

اور (تم جو ان کو شریک خدائی بنا رہے ہو) قیامت کے دن یہی تمہارے شرک سے منکر بیٹھیں گے اور (اے مخاطب خدا جو ہر چیز کی حقیقت سے

خَبِيْرٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ

واقف ہے ان شریکوں کی بے حقیقتی اس) جیسا تم کو کوئی بتانے کا نہیں ف۳ لوگو! تم (ہمہ وقت) خدا کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ

(جو ہے تو) وہی بے نیاز ہے اور ساری خوبیاں رکھتا ہے۔ وہ چاہے تو تم (سب) کو (زمین کے پردے پر سے) اٹھا لیجائے اور

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ وَلَا تَزِرُ

نئی خلقت لا بسائے اور یہ (بات) اللہ پر (کچھ بھی) دشوار نہیں اور (قیامت کے دن) کوئی شخص

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا

کسی دوسرے کا بار گناہ اپنے اوپر نہیں لیگا۔ اور اگر کسی پر گناہوں کا بڑا بھاری بوجھ ہو اور وہ اپنا بوجھ بٹانے کے لئے (کسی کو) بلائے

ع ۲ / ۱۴

ف۱ میٹھے اور کھاری سمندر کی مثال میں اسلام اور کفر کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام مرغوب طبائع ہے اس کو دل قبول کرتا ہے اور کفر سے طبیعت متنفر ہوتی ہے اور پھر جو دونوں سمندروں کی یکساں حالت بیان کر دی ہے اس سے قدرت الٰہی کا ظاہر کرنا مقصود ہے ۱۲

ف۲ قطمیر اس جھلی کو کہتے ہیں جو چھوہارے کی گٹھلی پر ہوتی ہے وہ اکثر گودے میں مل کر ایک ذات ہو جاتی ہے اور بعض چھوہاروں میں گٹھلی کے گڑھے میں نمایاں بھی ہوتی ہے اور اسی قابل ہوتی ہے کہ سب حقیقت چیزوں کے لئے محاورہ عرب میں بولا جاتا ہے کہ قطمیر جتنا بھی تو نہیں جیسے ہمارے ہاں آٹے دیر کی سفیدی آتی ہے ہم نے لفظ قطمیر کا ترجمہ ذرا سا کر دیا ہے جو اصل مقصود تھا ۱۲

ف۳ لا ینبئک مثل خبیر عربی کی ایک مثل ہے جس کو ایسے محل میں استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے کوئی بات کہی اور آخر میں یہ مثل کہدی جس سے اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مجھ سے بہتر اور کوئی کیا جانے گا کہ میں اس کا بڑا واقف کار ہوں تو آن کے اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے یہ مثل اپنے حق میں فرمائی ہے اسی لئے ہم نے خط کشیدہ لفظوں میں کچھ عبارت بڑھا کر اس مدعا کو ظاہر کر دیا ہے ۱۲

(س)

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ

تو اُس کا ذرا سا بوجھ بھی نہیں ہٹایا جائے گا اگرچہ جس کو اس نے بلایا ہے اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (اے پیغمبر) تم تو بس اُن ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ

جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور نماز پڑھتے ہیں اور جو شخص سدھرتا ہے

فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي

تو اپنے ہی فائدے کے لئے سدھرتا ہے اور آخر کار سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا

اندھا اور سوانکھا برابر نہیں (ہو سکتے) اور نہ تاریکی اور روشنی اور نہ چھاؤں اور

الْحَرُورُ ﴿٢٠﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ

دھوپ اور نہ زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے بات کے سننے (ماننے) کی

مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢١﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٢﴾

توفیق دیتا ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ قبروں میں (مدفون) ہیں تم اُن کو (اپنی باتیں) سنا نہیں سکتے (اور ان کافروں کو بھی مردے ہی سمجھو) تم تو (عذاب خدا سے) ڈرانے والے ہو

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ

فی الواقع ہم ہی نے تم کو (خوشنودی خدا کی) خوشخبری سنانے والا اور (عذاب خدا سے) ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ

کہ اُس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو اور اگر (یہ کفار) تم کو جھٹلائیں تو

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی (اپنے وقت میں اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں (باوجودیکہ) اُن کے پیغمبر اُن کے پاس معجزے

وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٤﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور صحیفے اور ایسی کتابیں لے کر آئے جن میں نور (ہدایت) تھا (مگر اس پر بھی جھٹلایا کیے) پھر (تو) ہم نے منکروں کو دھر پکڑا

ع ۳ / ۱۲ / ۱۵

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۲۵﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا

تو (ای پیغمبر تم نے دیکھ لیا ہوگا کہ) ہماری ناخوشی (اُن کے حق میں) کیسی (زبوں) ہوئی (ای مخاطب) کیا تُو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ ہی نے آسمان سے

بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ

اُس (پانی) کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور اسی طرح پہاڑوں میں مختلف رنگتوں کے کچھ طبقے ہیں (بعض) سفید

مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿۲۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ

اور (بعض) لال اور (بعض) کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں

وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ

اور چارپایوں کی رنگتیں بھی کئی کئی طرح کی ہیں خدا سے تو اُس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا کے آثار قدرت کا)

الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ

علم رکھتے ہیں بیشک اللہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا

اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے چھپا کر

وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿۲۸﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

اور کھلے طور پر (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں بیشک وہ ایسے بیوپار کی آس لگائے بیٹھے ہیں جس میں کبھی گھاٹا ہوہی نہیں سکتا کیونکہ خدا اُن کو

أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ

اُن کے اجر پورے پورے بھر دے گا اور اپنے فضل سے اُن کو زیادہ بھی دے گا (کیونکہ) وہ (بڑا) بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿۲۹﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ

(اور بڑا) قدردان ہے اور (اے پیغمبر) یہ کتاب جو ہم نے وحی کے ذریعے سے تم پر نازل کی ہے

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ

(بالکل) ٹھیک ہے (اور) جو (کتابیں) اس سے پہلے کی ہیں اُن کی تصدیق بھی کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں (کے حال) سے

لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ

خبردار (اور اُن کے اعمال کو) دیکھ رہا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو (اس کتاب کا) وارث ٹھہرایا جن کو ہم نے (اہل سمجھکر) اُس کی خدمت

عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ

پھر اُن میں سے (بعض تو اُس پر عمل نہ کرکے) اپنی جانوں پر ستم کر رہے ہیں اور (بعض) اُن میں سے بیچ کی چال چلتے جاتے ہیں اور (بعض)

سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣١﴾

خدا کے حکم سے نیکیوں میں (اَوروں سے) آگے بڑھے ہوئے ہیں یہی تو (خدا کا) بڑا فضل ہے

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ

(اور اُس کا صلہ ہے) ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) باغ کہ یہ لوگ رہنے کے لئے اُن میں داخل ہونگے (اور) وہاں اُن کو سونے کے کنگن

وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٢﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ

اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں اُن کا (معمولی) لباس ریشمی ہوگا اور (یہ لوگ نعمتیں پاکر) کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے

لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ

جس نے (ہر طرح کا) رنج (و غم) ہم سے دور کر دیا بیشک ہمارا پروردگار (بڑا) بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿٣٣﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ

(اور ایسا بڑا) قدردان ہے کہ اُس نے ہم کو اپنے فضل سے ٹھہرنے کے (لیے ایسے عمدہ) گھر میں لا اُتارا

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٤﴾

کہ یہاں ہم کو نہ تو (کسی طرح کی) تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہاں ہم کو کسی طرح کا تکان لاحق (حال) ہوتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى

اور جو لوگ منکر ہیں اُن کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ تو اُن کو قضا آتی ہے

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا

کہ مر جائیں اور نہ (کچھ) دوزخ کا عذاب ہی اُن سے ہلکا کیا جاتا ہے

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۵﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَا

ہم ہر ایک ناشکر کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلاتے ہونگے کہ اے ہمارے پروردگار

اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ

ہم کو (یہاں سے) نکال (کر پھر دنیا میں لے چل) کہ ہم جیسے عمل کرتے رہے تھے ویسے نہیں (بلکہ) نیک عمل کریں گے (ہم ان کو جواب دینگے کہ) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں

مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا

کہ جس کو سوچنا (منظور) ہوتا وہ اتنی عمر میں (اچھی خاصی طرح) سوچ سمجھ لیتا اور (اس کے علاوہ) تمہارے پاس (ہماری نافرمانی سے) ڈرانے والا (رسول بھی) پہنچا تو اب

فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ

کہ نافرمان لوگوں کا (یہاں) کوئی مددگار نہیں بیشک اللہ آسمانوں (کی)

وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۷﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے بیشک وہ (لوگوں کے) دلی خیالات تک سے بھی واقف ہے وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَلَا يَزِيْدُ

زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا پھر (اس پر بھی) جو کفر کرتا ہے اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں

الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيْدُ

ان کے کفر کی وجہ سے خدا کے ہاں (ان سے) ناراضمندی ہی بڑھتی چلی جاتی ہے اور

الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ

کفر کی وجہ سے کافروں کا گھاٹا ہی ہوتا چلا جارہا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تمہیں اپنے (ان) شریکوں (کے حال) کی بھی کچھ خبر ہے

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

جن کو تم خدا کے سوا (پڑے) بلایا کرتے ہو (ذرا) ایک نظر مجکو بھی تو دکھاؤ انھوں نے کونسی

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ

زمین بنائی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا ہے

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ

یا ہم نے اِن مشرکوں کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اُس کی سند رکھتے ہیں (ان میں سے کوئی سی بات بھی نہیں) بلکہ (یہ) ظالم جو

بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ

ایک دوسرے سے وعدہ کرتے ہیں بس (نری) دھوکے (کی ٹٹیاں) ہیں ف۱ بیشک اللہ آسمانوں کو اور (نیز) زمین کو تھامے ہوئے ہے

وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ

کہ (کہیں اپنی جگہ سے) ٹل نہ جائیں اور (بالفرض) ٹل جائیں تو پھر اُس کے سوا

أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٠﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ

کوئی بھی (ایسا) نہیں جو اُن کو تھام سکے بیشک اللہ (بڑا) تحمل والا (اور بندوں کے گناہوں کا) بخشنے والا ہے اور (یہ منکر تو) اللہ کی

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ

بڑی بڑی پکی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اُن کے پاس خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا آئے گا تو کوئی سی اُمت بھی ہو وہ ضرور

مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ

ہر ایک اُمت سے زیادہ روبراہ ہونگے پھر جب ڈرانے والا اُن کے پاس آپونہچا تو اُس کے آنے سے ان کی

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ

نفرت کو (اُلٹی) ترقی ہوئی کہ لگے ملک میں سرکشی اور بُری (بُری) تدبیریں کرنے ف۲

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ

اور بُری تدبیر (اُلٹی) بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو ہو نہ ہو (یہ لوگ) اُسی برتاؤ کے منتظر ہیں

إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ

جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے تو (اے پیغمبر) تم خدا کے قاعدے کو ہرگز بدلتا ہوا نہ پاؤ گے

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٢﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي

اور نہ خدا کے قاعدے کو کبھی ٹلتا ہوا پاؤ گے کیا (یہ لوگ)

ف۱ وعدوں سے مراد وہ اُمیدیں ہیں جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی نسبت مشرکین ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہیں مگر واقع میں یہ سب شیطانی دھوکے ہیں اس واسطے کہ جن کو شریک خدائی ٹھہرایا جاتا ہے وہ بے اختیار محض ہیں ۱۲

ف۲ مشرکین عرب کے پاس کوئی پیغمبر تو آیا نہ تھا تو دوسری امتوں کی نافرمانیاں سن کر کہا کرتے تھے کہ ہمارے پاس پیغمبر آئے تو ہم اُس کی سب سے زیادہ فرماں برداری کریں لیکن جب واقع میں اُن کے پاس پیغمبر آخر الزماں آئے تو جو دوسری اُمتوں نے کیا تھا انھوں نے بھی کیا یعنی سرکشی کی اور رسول کی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھا ۱۲

الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا

وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ

حالانکہ بل بوتے میں (وہ لوگ) اِن سے کہیں بڑھ کر تھے اور اللہ (کچھ گیا گزرا) نہیں ہے کہ

فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿۴۴﴾

آسمان و زمین میں اُس کو کوئی چیز (بھی) عاجز کر سکے بیشک وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) بڑی قدرت والا ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا

اور اگر خدا لوگوں کو اُن کی بداعمالیوں کی پاداش میں پکڑتا تو روئے زمین پر

مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ

کسی جان دار کو (باقی) نہ چھوڑتا مگر (وہ) ایک وقت مقرر (یعنی قیامت) تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے پھر جب

أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿۴۵﴾

اُن کا (وہ) وقت آپہونچے گا تو اللہ اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (جیسا جس کا عمل ہوگا ویسا اُس کو بدلہ دے گا)

ع ۵ ۸ ۱۷

سُورَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا الْآيَةَ وَنَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ الْفُرْقَانِ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُونَ آيَةً

۳۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿۲﴾ إِنَّكَ لَمِنَ

یٰسٓ قرآن کی قسم جس میں (سرتا سر) دانائی کی باتیں ہیں کہ (اے محمد) کچھ شک نہیں کہ منجملہ

الْمُرْسَلِينَ ﴿۳﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۴﴾ تَنزِيلَ

(اور) پیغمبروں کے تم بھی (پیغمبر) ہو (اور) دین کے سیدھے رستے پر (ہو) (یہ قرآن خدائے

الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿٦﴾

زبردست (اور) مہربان نے اُتارا ہے تاکہ تم ایسے لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر کی معرفت عذاب خدا سے) نہیں ڈرائے گئے اور (اسی سبب) وہ (دین سے) غافل ہیں ف۱

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا

ان میں سے اکثر پر تو فرمودہ (خدا) پورا ہو چکا ہے ف۲ تو یہ کسی طرح ماننے والے نہیں ہم نے

فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَ

ان کی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈال دیے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں تو ان کے سر (ایسے) الل کر رہ گئے ہیں (کہ ان کو رستہ دکھائی ہی نہیں دیتا) اور

جَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

ہم نے ایک دیوار (تو) ان کے آگے بنائی اور ایک دیوار ان کے پیچھے

فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ

اور اوپر سے ان کو ڈھانک دیا تو یہ دیکھ ہی نہیں سکتے ف۳ اور (اے پیغمبر) ان کے لیے یکساں ہے کہ تم ان کو ڈراؤ

أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

یا نہ ڈراؤ یہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں تم تو بس اسی کو ڈرا سکتے ہو جو سمجھائے پر چلے

وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ

اور بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرے تو اس کو (گناہوں کی) معافی اور (نیک اعمال کے بدلے میں) عزت کے اجر کی خوشخبری سنا دو

كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَ

بیشک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو عمل زادِ آخرت بنا کر لوگ اپنے آگے آگے بھیجتے ہیں اور

آثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾

جو آثار ان کے (مرے) پیچھے دنیا میں باقی رہ جاتے ہیں ہم (سب کو) لکھ رہے ہیں اور ہم نے تو سب ہی چیزوں کو کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں قلمبند کر رکھا ہے ف۴

ع ١ ١٢ ١٨

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا

اور (اے پیغمبر) ان (لوگوں) سے مثال کے طور پر ایک گاؤں والوں کا حال بیان کرو کہ ان کے پاس

ف۱ کفار کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد تھے اُن کی طرف حضرت اسمٰعیل کے بعد پیغمبر صاحب تک کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ خدا کے علم میں عذاب کے مستحق ٹھہر چکے ہیں ۱۲

ف۳ راہِ حق کے نہ سوجھنے کی یہ مثالیں بیان فرمائیں کہ گردن میں طوق پھنسا ہوا اور سر الل کر رہ جائے تو رستہ سوجھے کیا خاک علیٰ ہذا القیاس آگے دیوار پیچھے دیوار اوپر سے مثلاً پٹی ہوئی چھت تو کیا سوجھ پڑے۔ غرض کفار شیخی اور ناحق کی ضد وغیرہ خیالات میں گھرے ہوئے ہیں ان کو ایمان کا رستہ دکھائی نہیں دیتا ۱۲ وقف غفران

ف۴ لغت میں امام کے معنے پیشوا اور شارع عام کے ہیں اور وقف کا ذکر لوح محفوظ پر دونوں باتیں صادق آتی ہیں کہ تمام وقوعات گذشتہ اور آئندہ اُسی کے مطابق واقع ہوئے اور ہوں گے گویا تمام دنیا و مافیہا کے واسطے ... اس لئے فرمایا کہ اس میں سب باتیں صفائی کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں ۱۲

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

پیغمبر آئے بایں طور کہ (پہلے تو) ہم نے اُن کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو اُنھوں نے اُن دونوں کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

اس پر ہم نے تیسرے (پیغمبر) سے (اُن کی اور) مدد کی تو ان (تینوں) نے (ملکر اُن سے) کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لگے کہنے کہ تم تو

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

بس ہماری ہی طرح کے آدمی ہو اور (خدائے) رحمٰن نے تو کوئی چیز (از قسم کتاب وغیرہ کبھی) اُتاری نہیں تم تو نرا

تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا

جھوٹ بولتے ہو (پیغمبروں نے) کہا ہمارا پروردگار علیم ہے کہ ہم بیشک اُسی کے بھیجے ہوئے تمہارے پاس آئے ہیں اور

عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ

ہمارا کام تو (حکم خدا کو) صاف صاف پہونچا دینا ہے اور بس۔ وہ لگے کہنے کہ ہم نے تو تم کو (بڑا ہی) منحوس پایا (کہ تمہارے آتے ہی مبتلائے قحط وغیرہ ہوگئے) اگر

لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

تم (اپنے وعظ و نصیحت سے) باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر دیں گے اور ضرور تم کو ہم سے (بڑی) سخت تکلیف پہونچے گی

اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ

(پیغمبروں نے) کہا کہ (یہ تو) تمہاری (ہی) شامت (اعمال ہے) کہیں بھی ہو تمہارے ساتھ ہے کیا (اس سے کہ) تم کو سمجھایا گیا تم لگے الٹا ہم ناحق کا الزام دینے نہیں

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ

(اِس قسم کے) لوگ ہو جو (حد عبودیت سے) بڑھ گئے ہو اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی

يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

دوڑتا ہوا آیا (اور آکر) لگا کہنے کہ بھائیو! (اِن) پیغمبروں کے کہے پر چلو

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

(ضرور) ایسے لوگوں کے کہے پر چلو کہ تم سے (کچھ) مزدوری (بھی) طلب نہیں کرتے اور خود راہِ راست پر بھی ہیں

الجزء الثالث والعشرون ۲۳

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا (جنون) ہوا کہ جس نے مجھکو پیدا کیا ہو اُسی کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم (سب) کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا

کیا اُس کے سوا (دوسروں کو) معبود مان لوں اگر (خدائے) رحمن مجھکو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو

تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيۡۤ اِذًا

اُن کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ یہ مجھکو (اُس مصیبت سے) چھڑا سکیں (اگر ایسا کروں

لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ ادۡخُلِ

تو بس میں صریح گمراہی میں جا پڑا میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری (اس نصیحت کی) باتوں کو سنو (اور پلے باندھو۔ تاہم لوگوں پر کچھ اثر

الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَ

جنت میں جا داخل ہو (اور وہ اب بھی قوم کی خیرخواہی کی فکر میں تھا کہ) لگا عرض کرنے کہ یہ جو میرے پروردگار نے مجھکو بخشدیا اور

جَعَلَنِيۡ مِنَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ

اپنے عزت والے ہوؤں میں مجھکو (لا شامل) کیا (اے) کاش میری قوم کے لوگوں کو یہ حال معلوم ہو (اور میری طرح وہ بھی ایمان لائیں اور خدا سے ڈریں) اور ہم نے

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾

اُس کے (مرے) پیچھے اُس کی قوم (کے لوگوں) پر آسمان سے (فرشتوں کا) کوئی لشکر نہ اُتارا اور ہم (کو لشکر کے) اُتارنے کی ضرورت بھی نہ تھی

اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾

وہ تو بس ایک آواز سخت تھی کہ کر دی گئی اور وہ اُسی دم (آگ کی طرح) بجھ کر رہ گئے

يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا

بندوں (کے حال) پر بھی بڑا ہی افسوس ہے کبھی اِن کے پاس کوئی رسول نہیں آیا

بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ

جس کی انھوں نے ہنسی نہ اُڑائی ہو کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ان سے پہلے ہم نے

نہ ہوا (بلکہ) اس کی قوم نے اس کو شہید کر ڈالا تو (خدا کی طرف سے) اُسکو ارشاد ہوا کہ

وقف غفران

الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا

کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا (اور جن کو ہلاک کر مارا) پھر وہ اُن کی طرف لوٹ کر نہیں آتے ہاں جتنے ہیں سب ہمارے حضور میں

مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا

حاضر رکھے گئے ہیں ف اور انکے (سمجھنے کے) لئے ہماری (قدرت کی) ایک نشانی مری ہوئی (یعنی پرتی پڑی ہوئی) زمین ہے کہ ہم نے اُس کو (پانی برسا کر) جِلا اٹھایا

ع ۲
ا

حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ

اناج نکالا کہ اُسی میں سے (یہ لوگ بھی اپنی قسمت کا) کھاتے ہیں اور زمین میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے

وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ

اور اُن میں (پانی کے) چشمے بہائے تاکہ باغ کے پھلوں میں سے (یہ لوگ بھی اپنی قسمت کا) کھائیں اور (معلوم ہے کہ یہ پھل)

أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ

اُن کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے نہیں تو کیا یہ لوگ اس نعمت کا شکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ (ذات) جس نے

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ

زمین کی روئیدگی کی قسم میں سے اور خود ان کی اپنی (یعنی انسان کی) قسم میں سے اور اُن مخلوقات کی قسم میں سے جن کو یہ نہیں جانتے

وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

ہر طرح کی چیزیں پیدا کی ہیں اور ان کے (سمجھنے کے) لئے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے کہ ہم اُس میں سے دن کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں

فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۚ

تو بس یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور آفتاب (ہے کہ) اپنے ایک ٹھکانے کی طرف کو چلا جارہا ہے

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ

یہ اندازہ خدا کا (باندھا ہوا) ہے جو زبردست (اور ہر چیز سے) آگاہ ہے اور چاند (ہے کہ) اُس کے لئے ہم نے

مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ

منزلیں ٹھہرادیں یہانتک کہ (آخر ماہ میں گھٹتے گھٹتے) پھر (ایسا ٹیڑھا اور پتلا) رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی۔ نہ تو آفتاب ہی سے

ف یہ سارا ... ایک گاؤں کے حالات ہیں جو ... کے نام کی صراحت قرآن میں نہیں اور نہ اُن تین پیغمبروں کے نام بیان فرمائے ہیں جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے اور نہ اُس شخص کا نام ہے جو شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا تھا اور نہ اُس کی شہادت کا مذکور ہے لیکن باوجود اس کے قصے کے بیان کرنے سے جو مقصود ہے وہ بخوبی حاصل ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ناموں کی تعیین سے کیا غرض متعلق ہوسکتی ہے لیکن پہلے بھی کچھ لوگ ہوئے ہیں اور اب تو زیادہ کثرت سے ہیں جو اصلی غرض کو نظر انداز کرکے تاریخی باتوں کی تحقیق کے پیچھے پڑ جاتے ہیں پرانے وقتوں کی باتیں اور وہ بھی مجمل اور مختصر تاریخوں کا کچھ اعتبار نہیں پہلی آسمانی کتابیں محفوظ نہیں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ کونسا گاؤں تھا مگر مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ گاؤں انطاکیہ تھا اور تین رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے اور وہ شخص جو شہر کے پرلے سرے سے دوڑا ہوا آیا تھا حبیب نام تھا ذات کا بڑھئی اور کوڑھی بھی تھا حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے اُس کو کرامت سے چنگا کردیا وہ حواریوں کی تائید اور تصدیق کرنے لگا تو انطاکیہ کے لوگوں نے اُس کو مار ڈالا انطاکیہ والوں پر پہلے قحط پڑا اور پھر بجلی گری گاؤں مسمار ہوگیا۔ یہ ہیں وہ باتیں جو تفسیروں سے معلوم ہوتی ہیں واللہ اعلم عند اللہ تعالیٰ ہم اس مقام پر ترجمے کے پڑھنے والوں کو یہ بات سمجھانی چاہتے ہیں کہ قرآن کو مؤرخانہ کاوش کے ساتھ دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اس سے اصل مطلب فوت ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں عقیدہ بھی متزلزل ہوجاتا ہے اور طبیعت کی یہ اُفتاد از روئے مذہب بہت ہی بُری اُفتاد ہے۔ سو ہر ایک مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے ۱۲

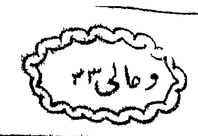

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ

بن پڑتا ہے کہ وہ چاند کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے

وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ

اور (کیا چاند اور کیا سورج) سب (اپنے اپنے) مدار (یعنی گھیرے) میں (ڈٹے) تیر رہے ہیں اور ان کے (سمجھنے کے لئے) (ہماری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

بھری ہوئی کشتیوں میں بٹھائے پھرتے ہیں اور کشتی کی طرح کی ہم نے ان کے لئے اور چیزیں (از قسم ڈونگی وغیرہ بھی) پیدا کی ہیں جن (پر دریاؤں میں) سوار ہوتے ہیں

وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور ہم چاہیں تو ان کو ڈبو دیں پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ بیڑ ڈوبنے سے مخلصی پائیں

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ

مگر یہ ہماری مہربانی ہے اور ایک وقت خاص تک ان کو دنیاوی فائدے پہنچانے منظور ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (آفتیں تم کو

اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ

تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہیں ان سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو وہ اس کی مطلق پروا نہیں کرتے ف اور

مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾

ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی سی نشانی بھی ان کے پاس آئے تو یہ اس سے منہ موڑے بدون نہیں رہتے

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو تم کو رزق دے رکھا ہے اس میں سے کچھ اس کے رستے میں (غربا پر بھی) خرچ کرو تو

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ

کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو خدا چاہے تو آپ بہتیرا کچھ کھلا سکتا ہے (جیسا تمہارا عقیدہ ہے پھر جب تم خدا کی مرضی کے خلاف ان

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

بس تم صریح گمراہی میں (پڑے) ہو اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ

ف انسان کی زندگی پر ہزاروں طرح کی آفتیں ہیں بہت طرح کی بیماریاں خود جسم سے پیدا ہوتی ہیں اور بہت طرح کی آفتیں اس پر باہر سے آسکتی ہیں آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت خدا کے غضب سے ڈرتا اور پناہ مانگتا رہے۔ دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ جو (عذاب) تم سے پہلے (اور) امتوں پر ہو چکے ہیں اور جو تمہارے بعد آیندہ ہونے والے ہیں ان سے ڈرتے رہو ۱۲

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

(قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا (بس) یہ اسی کے منتظر ہیں کہ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے معمولی طور پر جھگڑ رہے ہوں اور ایک زور کی آواز (صور)

تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ

ان کو ایک دم سے آن پکڑے پھر نہ تو وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ

اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

اپنے بال بچوں میں لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر) صور پھونکا جائے گا تو ایک دم (سب کے سب) قبروں سے

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜٚ هٰذَا

نکل نکل اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہونگے اور حیران ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ ہائے ہماری کمبختی (ہم تو پڑے سوتے تھے) کس نے ہم کو ہماری خوابگاہ سے

مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً

وہ (قیامت) ہے جس کا وعدہ (خدائے) رحمٰن نے کر رکھا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے (الغرض قیامت بس ایک زور کی آواز (صور) ہوگی

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ

تو ایک دم سے سب لوگ ہمارے حضور میں لا حاضر کئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر

نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ

ذرا سا بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگ اسی کا بدلہ پاؤ گے جو (دنیا میں) کرتے رہے بیشک

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ

جنتی لوگ اس دن مزے سے (اپنے جی بہلا رہے ہونگے) وہ اور

اَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا

ان کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے بہشت میں ان کے لئے

فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ

میوے (موجود) ہونگے اور جو طلب کریں ان کے لئے (حاضر) پروردگار مہربان اپنی طرف سے سلام

ع ۳ ۱۸

وقف لازم

وقف غفران

رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ

کہلا بھیجے گا — اور ہم گنہگاروں کو حکم دیں گے کہ گنہگارو! آج (ان جنتیوں سے) الگ رہو

أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ

اے اولادِ آدم کیا ہم نے تم پر تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا

إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ

کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ ہماری ہی عبادت کرنا کہ یہی (دین کا) سیدھا

مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا

رستہ ہے اور (باایں ہمہ) اس نے تم میں سے اکثر لوگوں کو گمراہ کر دیا کیا تم

تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا

عقل نہیں رکھتے تھے (تو اب) یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب

الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ

اپنے کفر (و انکار) کے بدلے اس میں داخل ہو آج ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے

وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

اور جیسے کرتوت یہ لوگ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور ان کے پاؤں (بھی) گواہی دیں گے

يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ

اور ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں ف

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

(اور) پھر یہ رستے کی طرف دوڑیں تو کہاں سے دیکھ پائیں اور اگر ہم چاہیں

لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا

تو یہ جہاں ہیں وہیں ان کو مسخ کر (کے مثلاً پتھر یا اپاہج بنا) دیں پھر نہ تو آگے ہی جاتے بن پڑے

وقف غفران

ف جھاڑو پھیرنا اردو کا محاورہ ہے جس کے معنے میٹ دینے کے ہیں ۱۲

وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝۶۷ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي

اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے ۔ اور جس کی ہم عمر زیادہ کرتے ہیں بناوٹ میں اُس کو اُلٹا گھٹاتے چلے جاتے ہیں ف۱

الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۸ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

کیا یہ لوگ (اتنی بات) نہیں سمجھتے ۔ اور ہم نے اِن پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ

اور شاعری ان (کی شان) کے لائق بھی نہیں ۔ یہ (کتاب) تو بس (نری) نصیحت ہے اور پڑھنے کے لائق ف۲

مُّبِيْنٌ ۝۶۹ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ

(اور) عام فہم ہے ۔ (اور اس کے نازل کرنے سے مقصود یہ ہے) کہ جو زندہ (دل) ہوں اُن کو (عذابِ خدا سے) ڈرائے اور

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

منکروں پر حجت (الٰہی) قائم ہو ۔ کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے اِن کے لئے چارپائے پیدا کیے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝۷۱

کہ وہ بھی ہمارے (ہی) ہاتھ کے بنے ہوئے ہیں ف۳ اور (اب) یہ اُن کے مالک (بنے بیٹھے) ہیں

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝۷۲

اور ہم نے اُن (چارپایوں) کو اُن کے بس میں کر دیا ہے تو اُن میں سے بعض اُن کی سواریاں ہیں اور اُن میں سے بعض کو کھاتے ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا

اور ان (چارپایوں) میں ان کے لئے (اور بھی) بہتیرے فائدے ہیں اور (خاص کر) پینے کی چیز (یعنی دودھ) تو کیا

يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(یہ لوگ ان نعمتوں کا) شکر نہیں کرتے ۔ اور لوگوں نے خدا کے سوا

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۷۴ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دوسرے دوسرے معبود (بھی) اس توقع سے بنا رکھے ہیں کہ ان کو ان سے مدد ملے ۔ سو وہ ان کی مدد (تو کچھ بھی) نہیں کر سکتے

ع ۴ ۱۷ ۱۳

ف۱ بناوٹ میں اُلٹا گھٹانے کے معنے یہ ہیں کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی سب ہی چیزوں میں کمی ہوتی جاتی ہے دماغی قوتوں میں، جسمانی توانائی میں تن و توش میں غرض وہ اُس کمزوری کی طرف کو لوٹتا معلوم ہوتا ہے جو بچپن میں تھی ۱۲

ف۲ پڑھنے کے لائق ہونے سے مراد یہ ہے کہ آدمی سمجھ کر اس کی تلاوت کرتا ہے تو ممکن نہیں کہ انسان کے دل پر اس کا اثر نہ ہو ۱۲

ف۳ یعنی تمام مخلوقات کی طرح چارپایوں کو بھی ہم نے محض اپنی ہی قدرتِ کاملہ سے بنایا ہے اس میں کسی کو دخل نہیں ۱۲

نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾

بلکہ یہ (بت اُلٹے بت پرستوں کے (طرفدار یعنی باغیوں کا) لشکر قرار پاکر (جواب دہی میں) پکڑے ہونگے

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتیں تمہاری آزردگی کا موجب نہ ہوں کیونکہ (یہ لوگ) جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا

اور جو ظاہر طور کرتے ہیں ہم (سب کچھ) جانتے ہیں کیا آدمی کو معلوم نہیں کہ ہم نے

خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

اُس کو نطفے سے پیدا کیا باایں ہمہ وہ (ہمارا کھلا مقابل بن کر) لگا جھگڑنے

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن

اور لگا ہماری نسبت باتیں بنانے اور اپنی اصالت کو بھول گیا کہتا کیا ہے کہ کون (ایسی قدرت رکھتا) ہے

يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي

کہ آدمی کی ہڈیاں گل (کر خاک) ہوگئی ہوں اور وہ اُن کو جلا کھڑا کرے (اے پیغمبر تم اِس گستاخ سے) کہو کہ جس نے

أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

ہڈیوں کو اول بار پیدا کیا تھا وہی ان کو (دوبارہ بھی) جلا اُٹھائے گا اور وہ سب (طرح کا) پیدا کرنا جانتا ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا

وہی تو ہے کہ (بعض) ہرے درختوں (کے آپس میں رگڑنے) سے تمہارے لئے آگ پیدا کرتا ہے

فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

پھر تم اس سے (اور آگ) سلگا لیتے ہو ف۱ کیا جس (خدا) نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن

آسمان و زمین پیدا کئے وہ اِس (بات) پر قادر نہیں کہ (قیامت میں)

ف۱ قرآن کے لفظ تو یہ ہیں کہ ہرے درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے سو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کی ہے دوسرے چیڑ وغیرہ کئی قسم کے درخت ہیں جو ہرے جلتے ہیں اُن میں ایک قسم کا قدرتی تیل ہے تیسرے عموماً سب ہرے درخت خشک ہوئے پیچھے جلائے جاتے ہیں خدا کی قدرت تو بات بات میں عیاں ہے مگر آدمی غیر معمولی باتوں میں اُس کی قدرتوں کو ڈھونڈتا ہے اسی مضمون کو عرفی نے کیا خوب ادا کیا ہے ؎

ہر کس شناسندۂ راز است وگرنہ
اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است

وقف غفران

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ

ان جیسے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کرے ہاں ضرور قادر ہے اور وہ (تو) بڑا پیدا کرنے والا (اور) ماہر ہے اُس کی تو یہ شان ہے

اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اُس سے (اتنا ہی) فرما دیتا ہے کہ ہوا اور وہ ہو جاتی ہے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

پس پاک ہے وہ (ذات) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا کامل اختیار ہے

وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

اور اُسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ کر جانا ہے

ع ۵ ۱۶ ۴

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ثُمَّ لُقْمٰنُ وَهِيَ مِائَةٌ

۷ س

وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

المنزل السادس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾

(غازیوں کے) اُن لشکروں کی قسم جو (دشمنوں سے لڑنے کے لئے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ

پھر (لڑائی سے فارغ ہو کر) ذکر (الٰہی یعنی قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں (غرض ہم کو ان چیزوں کی قسم ہے کہ) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک (خدا) ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾

آسمانوں زمین اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں سب کا پروردگار اور (نیز) اُن مقامات کا پروردگار جہاں جہاں سے سورج (مختلف وقتوں میں) طلوع کرتا ہے

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۝٦

ہم ہی نے ورلے آسمان کو (ایک) زینت (سے یعنی) ستاروں سے آراستہ

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُونَ

اور ہر شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ

إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨

اوپر کے لوگوں (یعنی فرشتوں کی باتوں) کی طرف کان بھی نہیں لگانے پاتے اور کھدیڑنے کے لئے ہر طرف سے

دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝٩ إِلَّا مَنْ

(ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور (یہاں) ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے (غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں سننے نہیں پاتے) مگر (ہاں شاذ و نادر)

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠

کوئی (کسی بات کو) چھپا کے سے اچک لے جاتا ہے تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے لگا ہوتا ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ

تو (اے پیغمبر ان منکروں) سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا (مذکورہ بالا چیزوں کا) جن کو

خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝١١

ہم نے بنا پایا ہے ان (بنی آدم) کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیسدار مٹی سے پیدا کیا ہے ف

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝١٢ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا

(اے پیغمبر) بات یہ ہے کہ تم تو (ان کے انکار قیامت سے) تعجب کرتے ہو اور یہ (تمہاری باتوں پر) ہنستے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو (اصرار بیجا کرتے اور)

يَذْكُرُونَ ۝١٣ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝١٤

سمجھتے — اور جب کوئی نشانی (یعنی معجزہ) دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں

وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝١٥ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس صریح جادو ہے کیا (واقع میں) جب ہم مر گئے اور

ف جو لوگ حشر کے قائل نہیں ان کو قائل معقول کرنا مقصود ہے ان کو بڑا تعجب اس بات کا تھا کہ آدمی تو الد و تناسل کے قاعدے سے پیدا ہوتا ہے بعد مرگ خلاف قاعدہ آدمی کا زندہ ہونا خلاف قیاس ہے جواب یہ دیا کہ پہلے بھی شروع میں آدمی کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا اسی طرح قیامت میں پھر مٹی سے نکال کھڑا کرنا جیسا وہ پیدا کرنا آسان تھا ویسا ہی یہ پیدا کرنا آسان ہے اور مطلق اشکال پر نظر کرو تو آسمان اور زمین اور فرشتے وغیرہ وغیرہ ان کا پیدا کرنا بظاہر زیادہ مشکل ہے باایں ہمہ ان چیزوں کو خدا نے محض عدم سے پیدا کر رکھا ہے تو قیامت میں آدمی کا دوبارہ جلا اٹھانا ایسی کونسی بڑی بات ہے ۱۲

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ

مٹی اور ہڈیاں ہوکر رہ گئے کیا ہم (قیامت میں دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ (اے پیغمبر ان سے) کہو ہاں (ضرور)

وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور تم (اس وقت بالکل عاجز) ناتوان ہوگے ف۱ قیامت تو بس ایک للکار ہے ادھر للکار ہوئی اور ادھر (کے سب زندہ ہوکر) لگے دیکھنے

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ

اور (جو قیامت کے منکر ہیں وہ اس وقت) بول اٹھیں گے کہ ہائے ہماری کمبختی یہ (تو وہی) جزا (سزا) کا دن (معلوم ہوتا) ہے (ہم فرمائیں گے ہاں) یہی فیصلے کا دن ہے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) جو لوگ (دنیا میں) نافرمانیاں کرتے رہے ہیں ان کو اور ان کے ہمزادوں کو ف۲

وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى

اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو پوجتے رہے ہیں ان کو (سب کو) ایک جگہ اکٹھا کرو (اور) پھر ان کو

صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

دوزخ کے رستے لے چلو اور (وہاں ذرا) ان کو ٹھہراؤ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

کہ اب تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (یہ کچھ بھی جواب نہیں دیں گے) بلکہ یہ تو (کچھ) اس دن نیچی گردن کئے ہوئے کھڑے ہوں گے

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْا

اور ایک کی طرف ایک متوجہ (اور مخاطب) ہو کر پوچھا پاچھی کریں گے ایک فریق (دوسرے فریق سے) کہے گا

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

کہ تم ہم پر پل پل کر آتے تھے وہ کہیں گے (کہ نہیں) بلکہ تم (آپ)

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

ایمان نہیں لائے اور تم پر ہمارا کچھ زور تو تھا ہی نہیں

ع ۱ ۲۱ ۵

الربع

ف۱ یعنی تمہاری ساری اکڑ بھوں وہاں نکل جائے گی ۱۲

ف۲ قرآن میں لفظ ازواج کا واقع ہوا ہے جس کے متبادر معنے بیبیوں کے ہیں اور ہم جنس کے بھی ہیں اور اسی ہم جنس میں ہمزاد اور ہم نشین داخل ہیں مطلب یہ ہے کہ جو ان کے شریک گمراہی تھے سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے ۱۲

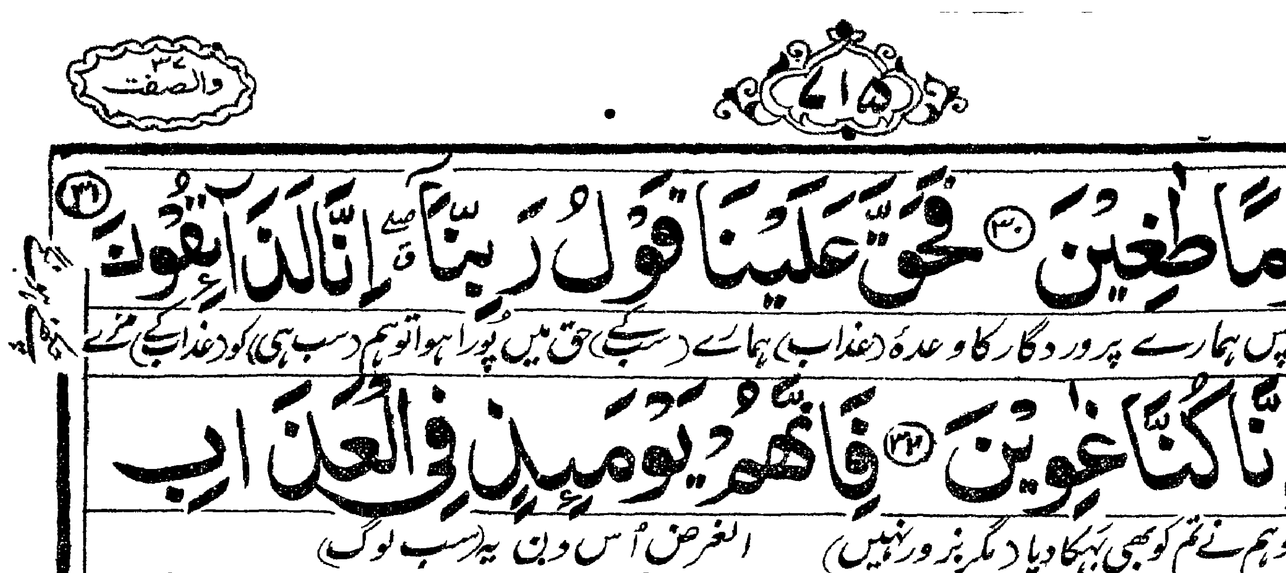

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے۔ پس ہمارے پروردگار کا وعدہ (عذاب) ہمارے (سب کے) حق میں پورا ہوا تو ہم (سب ہی) کو (عذاب کے) مزے

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ

ہم (آپ) بہکے ہوئے تھے سو ہم نے تم کو بھی بہکا دیا (مگر زور نہیں) الغرض اُس دن یہ (سب لوگ)

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا

شریکِ عذاب ہونگے گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی برتاؤ کیا کرتے ہیں یہ ایسے (سرکش) تھے کہ

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا

جب اِن سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اکڑ بیٹھتے تھے اور (اِس پیغمبر کے زمانے کے منکر) کہتے ہیں کہ بھلا کہیں ہم

لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر (کے کہنے) سے چھوڑ دینے والے ہیں (سو پیغمبر دیوانے ہیں اور نہ شاعر ہیں) بلکہ خدا کے ہاں سے دینِ حق لیکر آئے ہیں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا

(اور اگلے) پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں تم (اِن کو نہیں مانو گے تو) ضرور عذابِ دردناک (کے مزے) چکھو گے اور

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

جیسے جیسے عمل کرتے رہے ہو اُن ہی کا بدلہ پاؤ گے مگر اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ

خاص بندے یہ ایسے (خوش نصیب) ہونگے کہ اُنکے راتب بندھے ہونگے (اور راتب بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ) میوے

وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى

اور وہ آرام و (آسائش) کے باغوں میں بڑی عزت سے

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ

تختوں پر آمنے سامنے (بیٹھے) ہونگے اُن میں صاف (و) سفید شراب کے جام کا دَور

مِنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ

چل رہا ہوگا (اور) پینے والوں کو (وہ شراب) بڑا مزہ دے گی نہ تو اُس میں خمار ہوگا ف۱ اور نہ

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ

اُس سے اُن کی عقلیں زائل ہونگی اور اُن کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی بڑی بڑی آنکھوں کی (حوریں) ہونگی ف۲ (اُن کی گوری

بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾

(شتر مرغ کے) انڈے ہیں جو (احتیاط سے) پردوں میں رکھے ہوئے ہیں ف۳ پھر (یہ جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ (اور مخاطب) ہو کر آپس میں پوچھا پاچھی کریں گے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) ایک میرا ساتھی تھا اور وہ مجھ سے تعجب کی راہ) پوچھا کرتا تھا کہ کیا تو (بھی) اُن لوگوں میں ہے

الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾

جو قیامت کے قائل ہیں کیا واقع میں جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ جائیں گے کیا حقیقت میں ہم دوبارہ اُٹھا کھڑے کیے

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾

(پھر اپنے دوسرے ساتھیوں سے) کہے گا کہ میں تو اپنے اُس رفیق کو دیکھنا چاہتا ہوں) کیا تم (بھی) اُس کو جھانکنا چاہتے ہو ف۴ یہ کہہ کر وہ (اُوپر سے دوزخ کو) جھانکے گا تو (اپنے

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ

(وہ اُس کو اس حال میں دیکھ کر) بول اُٹھے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے پروردگار کا فضل نہ ہوتا تو آج میں (بھی)

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا

انھیں لوگوں میں ہوتا جو گرفتار (عذاب) ہیں کیا ہم (جنتیوں کا یہ حال) نہیں کہ پہلی بار مرنا تھا (سو مر چکے) اب آگے کو ہمیں مرنا نہیں

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

اور نہ ہم مبتلائے عذاب ہیں ف۵ بیشک یہ بڑی کامیابی (کی بات) ہے

الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ

(اور) چاہیے کہ اسی طرح کی (کامیابی) حاصل کرنے کے لئے عمل کرنے والے عمل کریں بھلا یہ

ف۱ شراب کا نشہ اُترنے کو ہوتا ہے تو ایک قسم کا درد سر پیدا ہوتا ہے اُس کو خمار کہتے ہیں ۱۲

ف۲ آنکھیں نیچی کیے رہنا یہ بھی خوبصورتی کی ایک ادا ہے یا یہ مراد ہے کہ شرم و حیا کی وجہ سے وہ آنکھیں نیچی کئے رہیں گی یا پاکدامنی کی وجہ سے اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھیں گی ۱۲

ف۳ عرب کے لوگ اس طرح کی رنگت پسند کرتے ہیں جس میں سیاہت ہو یعنی سفیدی جس میں خفیف زردی ہو اور شتر مرغ کے انڈے ایسے ہی ہوتے ہیں ۱۲

ف۴ یعنی آؤ سب مل کر دیکھیں تو سہی کہ کس حال میں ہے ۱۲

ف۵ اس آیت کا ایک مطلب تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسا دوزخی دنیا میں کہا کرتے تھے کہ بس ایک بار مرنا ہے اس کے بعد نہ قیامت ہے نہ حشر ہے نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے کچھ بھی نہیں اب جنتی اپنے رفیق کو جو دوزخ میں ہے قائل کرے گا کہ دیکھ تو سہی تیری بات غلط نکلی یا نہیں کہ مرے پیچھے ایک طرح کی ہستی ہوئی اور عذاب بھی ہوتے ہیں اس صورت میں یہ بات تتمہ ہوئی اسی گفتگو کا جو جنتی دوزخی سے کر رہا تھا۔ لیکن چاہو تو اس کو دوسری بات سمجھ کر اُس کے مخاطب جنتیوں کو قرار دے لو مگر تتمہ سمجھو یا سخن جداگانہ اصل مطلب میں کوئی بڑا فرق نہیں آتا ۱۲

خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ (٦٢) إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِينَ (٦٣) إِنَّهَا

ضیافت بہتر یا تھوہر کا درخت کہ ہم نے اُس کو (ان) ظالموں (کے ایمان) کی آزمایش قرار دیا ہے ف۱ وہ

شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ (٦٤) طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيٰطِينِ (٦٥)

ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں (سے) اُگتا ہے اُس کے پھل (ایسے بدنما ہیں) جیسے سانپ کے پھن

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (٦٦) ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ

تو یہ (دوزخی) اُسی میں سے کھائیں گے اور اُسی سے پیٹ بھریں گے پھر اُس کے

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ (٦٧) ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ (٦٨) إِنَّهُمْ أَلْفَوْا

اُوپر سے (ان کو) کھولتا ہوا پانی (جس میں پیپ وغیرہ ملا ہو) پلایا جائے گا پھر ان کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا (اے پیغمبر) ان (کفار) نے

آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ (٦٩) فَهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ (٧٠) وَلَقَدْ ضَلَّ

اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا پس یہ بے تحاشا اُن ہی کے پیچھے پیچھے لپکے چلے جا رہے ہیں اور

قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ (٧١) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُّنْذِرِينَ (٧٢)

ان سے پہلے اگلے (لوگوں) میں بھی اکثر گمراہ ہو چکے ہیں اور اُن میں بھی ہم نے ڈر سنانے والے (پیغمبر) بھیجے تھے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ (٧٣) إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

تو (اے پیغمبر) دیکھو ان لوگوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا جو (پہلے سے) ڈرائے جا چکے تھے (اور انھوں نے نہیں مانا تھا) ہاں (اُن میں سے جو) اللہ کے

الْمُخْلَصِينَ (٧٤) وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ (٧٥) وَ

خالص بندے تھے وہ عذاب سے محفوظ رہے اور نوح نے بھی ہم کو (مدد کے لئے) پکارا تھا تو ہم نے اُس کی فریاد سن لی اور ہم کیسے اچھے فریاد رس ہیں

نَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ (٧٦) وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ

کہ نوح اور اُس کے (سب) گھر والوں کو سخت مصیبت سے بچا لیا ف۲ اور اُن کی نسل کو ایسا (بابرکت) کیا

هُمُ الْبٰقِينَ (٧٧) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ (٧٨) سَلٰمٌ عَلٰى

کہ وہی (قیامت تک) باقی رہیں گے اور اُن کے بعد آنے والی اُمتوں میں اُن کا ذکر خیر باقی رکھا کہ سارے جہان میں (ہر طرف) یہی آواز ہے کہ

ف۱ ایمان کے آزمانے سے مطلب یہ ہے کہ دوزخ میں درخت کا ہونا سن کر مسلمانوں نے تو یقین کر لیا کہ خدا کی قدرت سے آگ میں درخت کا ہونا کچھ تعجب نہیں اور دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت ہوتے ہیں اور برفستان میں بھی درخت ہوتے ہیں تو برفستان کے رہنے والوں کو گرم ملک کے درختوں پر تعجب کرنے کا کیا حق ہے اسی طرح اگر دوزخ میں بھی کسی خاص قسم کے درخت ہوں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے مگر کافر دوزخ اور درخت کا نام سن کر خدا کی قدرت کے منکر ہوتے تھے اور اسی میں اُن کے ایمان کی آزمایش تھی ۱۲

ف۲ نوح علیہ السلام کو اپنی قوم سے بڑی بڑی ایذائیں پہنچی تھیں اور ایذاؤں کا سلسلہ ایک زمانۂ دراز تک جاری رہا آخر کار خدا نے طوفان کو اُن کی نجات کا ذریعہ قرار دیا ۱۲

ع ۳ — ۲ — ۶

نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ ﴿۷۹﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۸۰﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا

نوح پر سلام — نیک لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں — کچھ شک نہیں کہ نوح ہمارے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿۸۲﴾ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرٰهِيمَ ﴿۸۳﴾

ایمان دار بندوں میں سے ہیں پھر اوروں کو ہم نے غرق کر دیا اور نوح ہی کے طریق پر چلنے والوں میں سے ایک ابراہیم بھی تھے

إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۴﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا

جبکہ صاف دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے (اور) جبکہ انھوں نے اپنے باپ اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ (بت) کیا چیزیں ہیں جن کی

تَعْبُدُونَ ﴿۸۵﴾ أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللّٰهِ تُرِيدُونَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ

تم پرستش کرتے ہو۔ کیا خدا کے سوا (دل سے) بنائے ہوئے معبودوں کے پیچھے پڑے ہو تو تم نے (اللہ) رب العلمین کو کیا سمجھ رکھا ہے

الْعٰلَمِينَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

پھر (جس طرح نجومی زائچہ دیکھتا ہے اسی طرح پر) ابراہیم نے ستاروں (کی رفتار) میں نظر کر کے یہ حیلہ کیا کہ میں بیمار (ہونے کو) ہوں تو وہ لوگ ان کو چھوڑ کر

مُدْبِرِينَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ إِلٰى آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿۹۲﴾

چلے گئے ف۱ اُن کا جانا تھا کہ ابراہیم چپکے سے اُن کے بتوں میں جا گھسے اور ان سے ہنسی کے طور پر کہا کہ اتنے چڑھاوے تمھارے سامنے رکھے ہیں تم (ان کو) کھاتے نہیں ہو تمھارا کیا حال

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿۹۳﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿۹۴﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ

پھر ابراہیم بڑے زور سے اُن کے مارنے پر پلے (اور توڑ پھوڑ کر اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے لوگوں کو خبر ہوئی) تو ابراہیم پاس دوڑے آئے (ابراہیم نے) کہا کیا تم ایسی (حقیقت) کے

مَا تَنْحِتُونَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ

جن کو تم آپ تراشتے ہو حالانکہ تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو (سب کو) اللہ ہی نے پیدا کیا ہے (یہ سن کر وہ لوگ آپس میں) لگے کہنے کہ ابراہیم کے لئے

بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿۹۷﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

(بھٹی کی طرح کی) ایک عمارت بناؤ (اور اس میں آگ دہکاؤ) اور اس کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو غرض لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ ایک داؤ کرنا چاہا مگر ہم نے ان ہی کو

الْأَسْفَلِينَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلٰى رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾

نیچا دکھایا اور (جب ابراہیم کو بادشاہِ بت پرست کی خاطر سے باپ نے گھر سے نکال دیا تو ابراہیم نے) کہا کہ میں تو اپنے پروردگار کی (راہ میں کسی) طرف (کو) چلا جاتا ہوں ف۲

ف۱ ابراہیم کی قوم کے لوگوں میں کوئی عید ہونے کو تھی انھوں نے ابراہیم کو ساتھ لے جانا چاہا آپ ایک حیلہ کر کے نہ گئے اور موقع پاکر بتخانے میں جا گھسے باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ستاروں میں نظر کرنے کی مفسرین نے کئی تاویلیں کی ہیں ایک یہ کہ ابراہیم کی قوم کے لوگ نجوم کے بڑے معتقد تھے ابراہیم علیہ السلام نے ان کو یقین دلانے کے لئے اوپری دل سے ستاروں کے حال میں نظر کی دوسری تاویل یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو تپ آیا کرتی تھی انھوں نے وقت پہچاننے کے لئے ستاروں کو دیکھا اور ان کا مطلب یہ تھا کہ تپ چڑھنے کا وقت قریب ہے اسی طرح لوگوں کے چلے جانے کی بھی ایک تاویل کرتے ہیں کہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کو اس ڈر سے چھوڑ کر چلے گئے کہ کہیں ان کی بیماری دوسروں کو بھی نہ لگ جائے یا ان کے حال پر ترس کھایا ہو کہ بیمار کو کیوں تکلیف دی بہرکیف یہ سب باتیں ضمنی ہیں اصل مطلب تو اس قصے سے یہ ثابت کرنا ہے

ف۲ استفہامیہ نہیں ہے بلکہ تحقیر کے لئے ہے ۱۲

ابراہیم کو بتوں سے سخت نفرت تھی ۱۲

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ

(اور ابراہیم نے یہ بھی دعا مانگی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو نیک بخت (اولاد) عطا فرما تو ہم نے ان کو ایک بڑے بردبار لڑکے (اسمٰعیل کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب لڑکا

مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ

چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے کہا بیٹا! میں خواب میں (کیا) دیکھتا ہوں کہ (جیسے) میں تم کو ذبح کر رہا ہوں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ

پس تم (بھی تو اپنی جگہ) سوچو کہ تمھاری کیا رائے ہے (بیٹے) نے کہا کہ ابا جان! آپ کو جو حکم ہوا ہے (بے تامل) اس کی تعمیل کیجیے انشاء اللہ آپ مجھکو بھی

اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنٰدَيْنٰهُ

صابر (ہی) پائیں گے پھر جب دونوں (باپ بیٹے) تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور باپ نے (حلال کرنے کے لئے) بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم کو ان کی ...

أَنْ يٰإِبْرٰهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾

کہ ابراہیم تم نے اپنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب ہم تم کو بڑے بڑے مراتب دیں گے اور) نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾

بیشک یہ کھلی ہوئی آزمایش تھی اور ہم نے بڑی قربانی کو اسماعیل کا فدیہ دیا ف۱

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ

اور ابراہیم کے بعد آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (سارے جہان میں یہی آواز ہو رہی ہے کہ) ابراہیم پر سلام

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَ

ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ ابراہیم (بھی) ہمارے ایمان دار بندوں میں ہیں اور

بَشَّرْنٰهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ

ہم نے ابراہیم کو (ایک دوسرے فرزند) اسحاق کے پیدا ہونے کی (بھی) خوشخبری دی تھی (کہہ دیا تھا کہ یہ بھی) پیغمبر (اور ہمارے) نیک بندوں میں سے (ہونگے) اور ہم نے

وَعَلٰٓى إِسْحٰقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ

اور (نیز) اسحاق پر (اپنی) برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی نسل میں (بعض) نیکوکار ہیں اور (بعض نافرمانیاں کرکے) اپنی جانوں پر

ف۱ مفسرین نے تو بڑی قربانی سے وہ موٹا تازہ دنبہ مراد لیا ہے جو اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں خدا نے جنت سے ذبح ہونے کے لئے بھیجا تھا اور ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ شاید بڑی قربانی سے بقر عید کی قربانی مراد ہو کہ یہ بھی سنت ابراہیمی ہے واللہ اعلم عند اللہ ۱۲

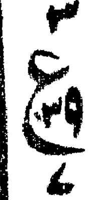

مُبِينٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا

صریح ظلم کرتے ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی بہت سے احسانات کئے اور (آخر کار) دونوں (بھائیوں) کو اور اُن کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا

بڑی مصیبت (یعنی فرعون کے مظالم) سے نجات دی اور (فرعون کے مقابلے میں) اُن کی مدد کی تو آخرکار یہی لوگ غالب رہے اور دونوں (بھائیوں) کو

الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِينَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا

کتاب (تورات) دی (جس میں ہر طرح کے احکام صاف صاف لکھے ہوئے ہیں) اور دونوں کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھایا اور

عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿۱۲۰﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

(اُن کے بعد) آنے والی اُمتوں میں اُن کا ذکرِ خیر باقی رکھا کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) موسیٰ اور ہارون پر سلام بیشک ہم

الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۲﴾ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ

نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں ہیں اور تحقیق الیاس بھی منجملہ

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾ أَتَدْعُونَ

پیغمبروں میں سے ہیں جب اُنھوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کیا تم (لوگ خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم

بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخٰلِقِينَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ

بعل (بت) کو پوجتے اور اللہ کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا (اور) تمھارا (بھی) پروردگار (ہے) اور

اٰبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۲۷﴾

تمھارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے تو لوگوں نے الیاس کو جھٹلایا سو یہ لوگ (قیامت میں) ضرور گرفتار (عذاب) ہونگے

إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِينَ ﴿۱۲۹﴾

مگر (ہاں) اللہ کے خالص بندے (کہ نہ اُنھوں نے جھٹلایا اور نہ اُن کو عذاب ہو) اور الیاس کے بعد آنے والی اُمتوں میں ہم نے اُن کا ذکرِ خیر باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰى إِلْ يَاسِينَ ﴿۱۳۰﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾

کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) الیاسین (یعنی الیاس) پر سلام ف۱ بیشک ہم بندوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں

ف۱ الیاس اور الیاسین دونوں نام تھے یہاں رعایت سجع نے واؤ سے الیاسین فرمادیا ہے

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ

اس میں شک نہیں کہ الیاس ہمارے ایمان والے بندوں میں سے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ لوط بھی پیغمبروں میں سے ہیں کہ ہم نے لوط کو

وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۴﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۳۶﴾

اور اُنکے تمام خاندان کو (عذاب سے) بچالیا مگر اُن کی ایک بڑھیا (بی بی کہ وہ) پیچھے رہ جانے والوں میں (رہ گئی تھی) پھر (انکے نکلے پیچھے) ہم نے

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۳۸﴾

اور (اے اہل مکہ) تم تو (ملک شام کو تجارت کے لئے آتے جاتے کبھی) صبح کو اور (کبھی) رات کو اُن لوگوں (کی بستیوں) پر (سے ہو کر) گزرا ہی کرتے ہو

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ

اور بیشک یونس (بھی) پیغمبروں میں سے ہیں کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے اور (وہاں) اہل کشتی کے ساتھ قرعہ ڈالا

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ

اور ہار گئے پھر (دریا میں گرے پیچھے) اُن کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ (اس وقت اپنے تئیں بہت ہی) ملامت کرتے تھے تو اگر یونس (اُس وقت)

كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۴۴﴾

(خدا کی) تسبیح (وتقدیس) کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو اُس دن تک جبکہ لوگ اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے (یعنی قیامت تک) مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے (لیکن انہوں نے تسبیح وتقدیس کی)

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

تو ہم نے اُن کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ (تھوڑی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے) بہت ہی نڈھال ہو گئے تھے اور (پھر)

مِّنْ يَقْطِينٍ ﴿۱۴۶﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿۱۴۷﴾

(کدو کا) ایک بیلدار درخت بھی اُگا دیا ف۱ اور اُن کو (اچھا چنگا کر کے) لاکھ آدمی کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا بلکہ (ایک حساب سے) وہ لاکھ سے بھی زیادہ تھے ف۲

فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ

تو وہ لوگ اُن پر ایمان لائے تو ہم نے اُن کو ایک وقت خاص تک (دنیا میں امن چین سے) رہنے بسنے دیا تو (اے پیغمبر) ان (کفار مکہ) سے پوچھو کیا

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

بیٹیاں اور اُن کے لئے بیٹے یا ہم نے (واقع میں) فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور یہ

ف۱ کدو کا خاصہ ہے کہ اس کے سائے میں مکھی نہیں بیٹھتی چونکہ کچھ تو مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے جلد بدن کیس سی گئی تھی مکھیاں بیٹھتیں تو گھاؤ ڈال دیتیں اس مصلحت سے خدا نے کدو کی بیل اُگا دی ۱۲

ف۲ یعنی عاقل بالغ کو لو تو لاکھ تھے اور چھوٹے بچے بھی شمار کئے جائیں تو لاکھ سے زیادہ تھے ۱۲

شَاهِدُونَ ﴿۱۵۰﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ

دیکھ رہے تھے۔ سنو جی یہ تو اپنے دل سے بنا بنا کر کہتے ہیں کہ خدا صاحب اولاد ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ

لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۲﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا

ضرور جھوٹے ہیں کیا (خدا نے) بیٹوں پر (بیٹیوں کو ترجیح دے کر) بیٹیاں (اپنے لئے) پسند کیں تم (لوگوں) کو کیا (ہو گیا) ہے کیسے (بیہودہ) حکم لگاتے ہو کیا

تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

تم لوگ سوچ کو کام میں نہیں لاتے یا تمہارے پاس کوئی کھلی ہوئی (کتابی) سند ہے سچے ہو تو اپنی کتاب لا پیش کرو

صَادِقِينَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ

اور ان لوگوں نے خدا میں اور جنات میں ناطہ ٹھہرایا ہے حالانکہ جنات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ (بھی دوسرے بندوں کی طرح محکوم ہیں اور ان میں جو بدکردار ہیں

إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾

ضرور حاضر کئے جائیں گے (خدا کی نسبت جیسی جیسی لغو باتیں یہ لوگ) بناتے ہیں خدا کی ذات ان سے پاک ہے مگر (ہاں) اس کے خالص بندے (کہ خدا کے بارے میں عقیدے رکھتے ہیں اور نہ ان کو

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ

سو (اے کفار مکہ) تم اور تمہارے معبود خدا سے ضد باندھ کر (تو کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اسی کو جو (بحکم تقدیر)

صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ

جہنم میں جانے والا ہو اور (رہے فرشتے ان کا تو یہ مقولہ ہے کہ) ہم میں سے ہر ایک کا اک درجہ مقرر ہے اور ہم تو

الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾ وَإِنْ كَانُوا

(ہمہ وقت خدا کی بندگی میں) صف بستہ (حاضر) ہیں اور ہم تو (ہمہ وقت اس کی) تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور یہ (کفار مکہ نزول قرآن سے پہلے)

لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا

کہا ہی کرتے تھے کہ اگلے لوگوں کی کوئی کتاب (الٰہی) ہمارے پاس ہوتی تو ہم بھی

عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾

خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے سو (اب) کتاب الٰہی ان کے پاس آئی اور انھوں نے اس کو نہ مانا۔ تو خیر آگے چل کر (اپنے انکار کا انجام) معلوم کریں گے

النصف

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ

اور اپنے (خاص) بندوں یعنی پیغمبروں کے حق میں ہمارا پہلے (ہی) ارشاد ہو چکا ہے کہ (ہمارے ہاں سے) بیشک اُن ہی کی

الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

مدد ہونی ہے اور بیشک ہمارا لشکر (اسلام) ضرور غالب آ کر رہے گا تو (اے پیغمبر) چند روز ان سے

حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا

(کچھ) تعرض نہ کرو اور ان کو دیکھتے رہو آگے چل کر (یہ خود بھی اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لئے

يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾ ف۱

جلدی مچا رہے ہیں سو جب (وہ عذاب) ان کے آنگنوں میں آ نازل ہوگا تو جن لوگوں کو پہلے سے ڈرایا جا چکا تھا (اور انھوں نے نہ مانا) اُن کی (یہ صبح) بڑی ہی منحوس

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۸﴾ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ

اور (اے پیغمبر) چند روز ان سے تعرض نہ کرو اور دیکھتے رہو آگے چل کر یہ بھی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے (اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ خدا کے بارے میں بناتے ہیں

الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ / ۹

اُن سے تمہارا پروردگار پاک ہے (کہ وہ) عزت (والا ہے) اور پیغمبروں پر (درود و) سلام اور سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے

ف۱ مراد تو مطلق دن ہے جس میں عذاب نازل ہوگا اور صبح کی تخصیص اس سے کی کہ عرب میں لوٹ مار کا وہی وقت تھا اور عذاب بھی اکثر صبح ہوتے ہوتے نازل ہوئے ہیں کہ وہ غفلت کا وقت ہوتا ہے ۱۲

سُورَةُ صٓ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً

۳۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي

صٓ قرآن کی قسم جس میں نصیحت (ہی نصیحت) ہے (کہ یہ قرآن ہمارا ہی نازل کیا ہوا ہے) لیکن جو لوگ منکر ہیں

عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا

(ناحق کی) ہیکڑی اور مخالفت میں (پڑے) ہیں ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ماریں تو (نزول عذاب کے وقت) چلا اٹھے

وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ③ وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ

اور (اس) وقت چلانے سے کیا ہوتا تھا مخلصی کی مہلت ہی باقی نہ تھی اور ان لوگوں نے اس بات سے بھی تعجب کیا کہ ان (ہی) میں کا ایک شخص ڈرانے والا (خدا کی طرف سے)

الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ④ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ

(یہ) منکر لگے کہنے کہ یہ جادوگر جھوٹا لپاٹیا ہے کیا اس نے (سب) معبودوں کا (ڈھکوسلا گھڑ کر) ایک ہی معبود کر رکھا

هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ⑤ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا

یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور ان میں کے چند رو دار لوگ یہ کہہ کر چل کھڑے ہوئے کہ چلو جی (اس کی نہ سنو) اور

عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ⑥ مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ

اپنے معبودوں پر جمے رہو یہ بات جو یہ شخص سمجھاتا ہے بیشک اس میں (اس کی) کچھ (ذاتی) غرض ہے ہم نے تو یہ (نئی) بات اپنے پچھلے مذہب میں (کبھی) سنی نہیں

إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ⑦ أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي

ہو نہ ہو یہ (اس کی اپنی) گھڑت ہے کیا ہم میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے)

شَكٍّ مِّن ذِكْرِي بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ⑧ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ

ہمارے کلام (ہی) میں شک ہے (کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہے بھی یا نہیں) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے ابھی ہمارے عذاب کے مزے نہیں چکھے (ورنہ ان کی عقل ٹھکانے سے آگئی)

رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ⑨ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تمھارے پروردگار زبردست (اور) فیاض کی رحمت کے خزانے ان ہی کے پاس ہیں یا آسمان و زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ⑩ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ

اور وہ چیزیں جو آسمان و زمین میں ہیں ان (سب) کا اختیار ان ہی کو ہے اگر ہے تو ان کو چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھیں (اور خدا سے لڑیں بھڑیں۔ لوگوں

مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

(جہاں اور مخالفان خدا کے گروہوں (کو شکست ہوئی ہے ان ہی کے شمول) میں ان کو بھی شکست ہوگی ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد

وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ⑫ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ

اور میخوں والا فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور

لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

بن کے لوگ (یعنی شعیب کی قوم) یہ سب لوگ (جو) پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں یہی گروہ ہیں (جنھوں نے خدا کے مقابلے میں شکست کھائی کہ ان سب ہی نے تو پیغمبروں

عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾

ہمارا عذاب آنا نازل ہوا اور یہ کفار مکہ بھی بس ایک زور کی آواز (یعنی صور اول) پھونکے جانے کے منتظر ہیں جو (شروع ہوئے پیچھے) جب تک سب کو فنا نہ کرے گی

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا

اور (ہنسی کے طور پر) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار (جو کچھ) ہماری قسمت کا (لکھا ہے وہ) روز حساب (یعنی قیامت) سے پہلے ہم کو (یہیں) جلدی سے دیدے (اے

يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا

اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو کہ (باوجودیکہ ہر طرح کی) قوت رکھتے تھے (مگر اس پر بھی ہمہ وقت خدا سے) نہایت رجوع رہتے تھے ہم نے (ایک طور پر)

الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ

پہاڑوں کو بھی اُن کا تابع فرمان کر رکھا تھا کہ صبح و شام اُن کے ساتھ خدا کی تسبیح (و تقدیس) کرتے اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی اُن کا تابع کر رکھا تھا (وہ بھی

لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ

اُن کے جوابی بنتے ف۱ اور ہم نے اُن کی سلطنت کو بہت مضبوط کر دیا تھا اور اُن کو عقل (انتظام) دی تھی بحث کے فیصلہ کر دینے کا سلیقہ ف۲

الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾

اور (اے پیغمبر) بھلا اُن دعویداروں کی (بھی) خبر تم تک پونچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند کر

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ

داؤد کے پاس آئے تو وہ اُن کے بے وقت اور خلاف عادت آنے سے ڈر گئے (مگر) انھوں نے عرض کیا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دونوں میں ایک جھگڑا ہے

بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں منصفانہ فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزریے

وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ

اور ہم کو سیدھے رستے لگا دیجئے (روداد یہ ہے) کہ یہ (بھی) میرا بھائی ہے (اور) اس کے (ہاں) ننانوے

ف۱ جوابی کے معنے یہ ہیں کہ جن الفاظ سے حضرت داؤد دعا الٰہی کرتے ویسی ہی آواز پہاڑوں سے آتی اور ویسی ہی آوازیں پرندے کرنے لگتے ۱۲

ف۲ بحث سے مراد وہ بحث ہے جو مقدمے کے فریق آپس میں کیا کرتے ہیں کہ اُس میں ایک دوسرے کو خطاب کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے ۱۲

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی

دُنبیاں ہیں اور میرے (پاس) صرف ایک ہی دُنبی ہے اب یہ کہتا ہے کہ اپنی دنبی بھی مجھے دے ڈال اور بات چیت میں مجھ کو دبا لیتا ہے

الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ

(داؤد نے) کہا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور

کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اکثر شرکا، ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر (ہاں) جو ایمان رکھتے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ

اور نیک عمل کرتے ہیں (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (اب) داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے اُن کو صرف ایک جھٹکا دیا ہے ف۱ تو انھوں نے

رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا

اپنے پروردگار کے آگے (توبہ) استغفار کی اور سجدے میں گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع ہوئے تو ہم نے اُن کی وہ خطا معاف کر دی اور ہمارے ہاں اُن کا

لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی

تقرب اور (اُن کی) اچھی منزلت ہے (ہم نے داؤد سے یہ بھی فرمایا کہ) اے داؤد ہم نے تم کو ملک میں بادشاہ

الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی

بنایا ہے تو لوگوں (کے معاملات) میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور (اپنی) نفسانی خواہش پر نہ چلنا

فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ

(ایسا کرو گے) تو خواہش نفسانی کی پیروی تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی (اور) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا

اُن کو بڑی سخت سزا ہونی ہے اس لئے کہ وہ روز حساب (یعنی قیامت) کو بھولے رہے اور ہم نے

السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ

آسمان و زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو بیکار نہیں پیدا کیا یہ اُن لوگوں کا خیال ہے جو

سجدہ

ع ۲ / ۱۲ / ۱۱

ف۱ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیاں تھیں انھوں نے اُن کی گنتی پوری سو کرنی چاہی ایک ہمسائے کی عورت کو بیبیوں میں شامل کرنے کا خیال آیا اُس کا شوہر داؤد کے لشکر میں تھا اُس کو کسی لڑائی پر بھیجنے کی ضرورت ہوئی وہ وہاں اتفاق سے مارا گیا اِس مقام پر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲

كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کافر ہیں (ورد وزخ کے اعتبار سے کافروں کے حال پر (بڑا ہی) افسوس ہے ف ۱ کیا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾

اُن کو ہم اُن ہی جیسا رکھیں گے جو ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ؟ یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کرکے رکھیں گے ؟

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾

(ای پیغمبر قرآن بڑی) برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمھاری طرف اُتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں (اس کے مطالب سے)

وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عنایت فرمایا (سلیمان بھی) کیا ہی اچھے بندے تھے کہ وہ بات بات میں خدا کی طرف رجوع کرتے تھے کہ ایک بار

بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي

شام کے وقت خاصے کے اصیل گھوڑے اُن کے روبرو پیش کئے گئے ف ۲ تو وہ اُن کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ نماز عصر قضا ہوگئی پھر خیال آیا تو لگے کہنے

حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾

یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے) پردے میں چھپ گیا (اچھا تو ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور اب (مارے غصے کے) لگے ذبح سے گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کا

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ

اور ہم نے سلیمان کو (ایک اور طرح پر بھی) آزمایا اور اُن کے تخت پر ایک دھڑ لا ڈالا ف ۴ پھر سلیمان نے (خدا کی جناب میں) رجوع کیا (اور) دعا مانگی کہ ای میرے پروردگار

اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

میرا قصور معاف فرما اور مجھکو ایسی سلطنت عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو بیشک تو بڑا فیاض ہے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾

تو ہم نے ہوا کو اُن کا تابع کر دیا کہ جہاں پہنچنا چاہتے اُن کے حکم کے مطابق (اُسی طرف کو) نرمی سے چلتی

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ

اور (اسی طرح) جتنے دیو معمار اور غوطہ خور تھے سب کو (اُن کا تابع کر دیا) اور ان کے علاوہ دوسرے دیوؤں کو بھی اُن کا تابع کر رکھا تھا

ف ۱ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے مصائب پر نظر کیجائے تو کافروں کی حالت سخت قابل افسوس ہے ۱۲

ف ۲ جیاد کے لفظی معنی عمدہ گھوڑوں کے ہیں اور چونکہ شاہی خاصے کے گھوڑے عمدہ ہوتے ہیں اسلئے ہم نے خاصے کے گھوڑے ترجمہ کر دیا اور صافنات کے اصل معنے ہیں وہ گھوڑے جو تھان پر تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پر بوجھ نہ دیں یہ گھوڑے میں اصالت کی بات ہے اسی واسطے اصیل ترجمہ کیا ۱۲

ف ۳ یہ آیت لفظاً و معنیً قرآن کی مشکل آیتوں میں سے ہے مفسرین نے اس کے معنوں میں بہت اختلاف کیا ہے اور لغت اور نحو کے اعتبار سے بھی اس میں بڑی بحث ہے ہم نے جو معنے اختیار کیے ہیں اکثر لوگ اُن ہی کی طرف گئے ہیں ورنہ ہمارا ذہن تو اس طرف بھی منتقل ہوا تھا کہ شاید یہ معنے ہوں کہ حضرت سلیمان کے روبرو گھوڑے پیش ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ میں انکو اپنے پروردگار کے خیال سے عزیز رکھتا ہوں کہ یہ جہاد میں کام آئیں گے اور میں غروب آفتاب تک ان کے دیکھنے میں مشغول رہا ایک بار پھر ان کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور پھر دوبارہ انھوں نے گھوڑوں کو چمکارا اور پیار کیا اور تھپکا اس بیان سے سلیمان کی اُس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بات بات میں خدا کی طرف رجوع کرتے تھے اُن کو گھوڑے نہ عمدگی کے سبب سے عزیز تھے بلکہ اس وجہ سے کہ خدا کے کام میں آتے ہیں اور یہی رجوع الی اللہ ہے اور ترجمے کی رو سے رجوع الی اللہ اس طرح پر ہے کہ نماز کے قضا ہو جانے سے حضرت سلیمان کو اس قدر طیش ہوا کہ اپنے شوق کی چیز کو ہلاک کر دیا ۱۲

ف ۴ مفسرین نے یہ قصہ نقل کیا ہے کہ سلیمان تھے لاولد اور اُن کو اپنے لشکریوں کی لو لگی رہتی تھی تو ایک بار اُن کا ناز بیجا دیکھا سلیمان نے کہا کہ میرے ستر بیبیاں ہیں سب پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے پیغمبر کی اتنی غفلت بھی شان پیغمبری کے خلاف ہے چنانچہ ستر کی جگہ ایک بی بی سے بیٹا ہوا وہ بھی کچا ادھورا لوگوں نے لاکر تخت پر اُن کے سامنے رکھ دیا کہ لیجئے یہ آپ کا

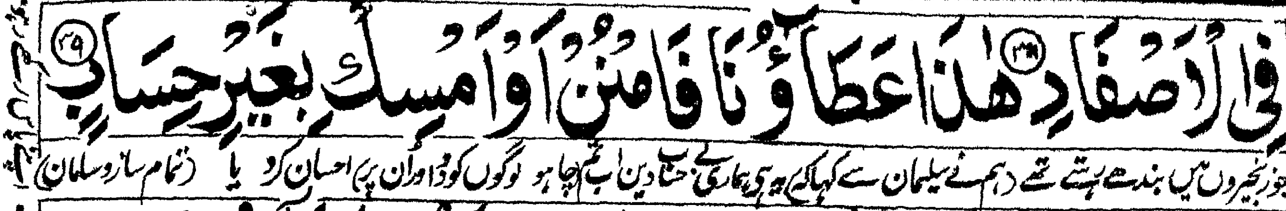

فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے (ہم نے سلیمان سے کہا کہ) یہ ہماری بے حساب دین اب تم چاہو لوگوں کو دو اور ان پر احسان کرو یا (تمام سازو سامان)

وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ

اور بیشک سلیمان کو ہمارے ہاں تقرب ہوا اور اچھی منزلت اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو کہ اُنھوں نے ایک وقت

نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ

اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے (ہم کو اُن کی حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھکرا دو

هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ

(چنانچہ ٹھکرایا تو ایک چشمہ نکلا تو ہم نے ایوب سے فرمایا کہ) تمہارے نہانے اور پینے کے لئے یہ ٹھنڈا پانی حاضر ہے اور ہم نے اُن کو اُن کے اہل و عیال اور اُن کے ساتھ اُتنے ہی اور عنایت فرمائے

رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ

(یہ ہم نے اُن کے ساتھ) اپنی طرف سے مہربانی (کی) اور (مقصود یہ بھی تھا کہ) جو عقل رکھتے ہیں اُن کے لئے (یہ واقعہ) یادگار (رہے) اور (ہم نے ایوب سے فرمایا کہ) سینکوں کا

بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ

(اپنی بی بی کو) اُس سے مار لو اور اپنی قسم نہ توڑو بیشک ہم نے ایوب کو (بڑا ہی) صابر پایا (وہ بھی) کیا ہی اچھے بندے تھے کہ بات بات میں خدا کی طرف رجوع کرتے تھے ف۱

عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ إِنَّا

ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو بھی یاد کرو (وہ) ہاتھوں اور آنکھوں والے (تھے) ف۲ (اور) ہم نے

أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۷﴾

اُن کو ایک خاص بات (یعنی) یادِ آخرت کے لئے منتخب فرمایا تھا اور بیشک وہ (سب) ہمارے ہاں برگزیدہ اور نیک بندوں میں ہیں

وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَ

اور اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کرو (وہ) سب (بھی) نیک بندوں میں ہیں یہ (حالات مذکورہ بجائے خود لوگوں کے لئے) نصیحت ہیں اور

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

بیشک پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانا ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) باغ جن کے دروازے اُن کے لئے (پہلے سے) کھلے ہونگے

ف۱ ایوب علیہ السلام بڑے خوشحال پیغمبر تھے اُن کا صبر آزمانے کو خدا نے اُن پر بڑی بڑی مصیبتیں نازل کیں مال و متاع اور سامان سب کچھ جا کر اکیلے رہ گئے تمام بدن پھوڑے نکلا تھا صرف بی بی خدمت کرتی تھی اُن سے بھی کسی بات پر ناخوش ہو کر قسم کھا بیٹھے تھے کہ اچھا ہو لوں تو تم کو سو قمچیاں ماروں پھر ایوب علیہ السلام نے خدا کی جناب میں زاری نالی کی خدا کی قدرت سے ایک چشمہ نکلا اُس میں نہائے دھوئے اور اُسی کا پانی پیا اور اچھے ہو گئے اور بی بی کے مارنے کی قسم اس طرح پوری کی کہ سو سینکوں کی جھاڑو لے کر ایک بار چھوا دی ۱۲

ف۲ ہاتھوں والے سے مراد یہ کہ نہ صرف شوقہ سے کہتے بلکہ کرتے بھی تھے اور آنکھوں والے سے مراد یہ کہ دنیا میں رہ کر آخرت تک کا حال دیکھتے اور مخلوق سے خالق کو پہچانتے تھے ۱۲

مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝٥١ وَعِندَهُمْ

(اور وہ) اُن میں (جا کر) تکیے لگا لگا کر (بیٹھینگے) وہاں (خدام بہشت سے) بہت سے میوے اور شراب منگوائیں گے (اور مزے سے کھائیں پئیں گے) اور اُن کے پاس

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝٥٢ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٥٣ إِنَّ هَٰذَا

نیچی نظر والی (بیبیاں) ہونگی (اور اُس پر لطف یہ کہ اُن کی ہم عمر (بھی) ہونگی مسلمانو! یہ ہیں وہ نعمتیں جن کا تم سے روز حساب (یعنی قیامت) کے

لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ۝٥٤ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝٥٥ جَهَنَّمَ

ہماری (دی ہوئی) روزی ہے جو کبھی نبٹنے ہی میں نہیں آئے گی (پرہیز گاروں کا انجام) یہ ہے اور (بے) سرکش (تو اُن) کا برا ٹھکانا ہے دوزخ

يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٥٦ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝٥٧

کہ اُس میں اُن کو جانا پڑے گا اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اسی طرح کی اور انواع (و اقسام کی چیزیں) دوزخیوں کے کھانے پینے کے لئے موجود ہیں

وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝٥٨ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ

تو ان (چیزوں) کے مزے چکھا کریں (پھر جب دوزخیوں کے پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ تمہارے پیروؤں کی) یہ ایک جماعت (اور بھی) ہے جس کو تمہارے ساتھ

إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝٥٩ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ

یہ بھی دوزخ ہی کے جانے والے ہیں (یہ سن کر پیرو پیشواؤں کے سر ہو جائیں گے اور ان سے خطاب کر کے) کہیں گے کہ (ہمارا نہیں) بلکہ تمہارا کالا منہ کیونکہ تم ہی تو یہ

لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠ قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

ہمارے آگے لائے تو (یہ جہنم کیا ہی) بری جگہ ہے جس میں تم نے ہم کو لا پھنسایا پھر پیرو دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو یہ (بلا) ہمارے آگے لایا اُس کو (ہم سے) بڑھ کر

ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝٦١ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم

دوزخ میں دوہری سزا دے اور (دوزخی آپس میں یہ بھی) کہیں گے کہ جن لوگوں کو ہم بُرے لوگوں میں گنا کرتے تھے کیا بات ہے کہ ہم اُن کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے

مِّنَ الْأَشْرَارِ ۝٦٢ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝٦٣

کیا ہم نے اُن کی ناحق ہنسی بنائی (اور وہ اِس قابل نہ تھے چنانچہ دوزخ میں کہیں دکھائی نہیں دیتے) یا دوزخ میں ہیں اور ہماری آنکھیں اُن پر نہیں جمتیں

إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝٦٤ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا

دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا (یہ) ایک حق بات ہے (اور ہو کر رہے گی اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں (تو تم کو) صرف (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس اور

ف لا مرحبا کے معنے کا لفظی ترجمہ کرکے ہم اصل قرآن کے الفاظ سے بہت دور جا پڑے ہیں مگر مقصود عربی میں لا مرحبا سے وہی مقصود ہے جو اردو میں کالا منہ سے کالا منہ سے اصلی معنے مراد نہیں ہوتے بلکہ اس سے مراد ہوتی ہے دور ہو دفع ہو پرے ہٹ یہاں کوئی تیرے آنے کا روادار نہیں وہی یہی مطلب لا مرحبا کا ہے ۱۲

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

الٰہ خدا کے سوا کوئی (جو سب پر غالب ہے) اور کوئی معبود نہیں (وہی) آسمان و زمین اور اُن چیزوں کا مالک (وہی) جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

(اور وہ) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ (دیکھو واقعات میں قرآن کا نازل ہونا بھی ایک بہت) بڑا واقعہ ہے مگر تم لوگ اس کی کچھ پروا نہیں کرتے

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ

تمام بالائے سنے والوں کو جب وہ آپس میں جھگڑنے لگے تو مجھ کو اُن کی بحث کی کچھ بھی تو خبر نہ تھی (اور یہ باتیں مجھ کو وحی سے معلوم ہوئیں) اور مجھ کو (جو) وحی آتی ہے تو

اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ

کہ میں تم کو صاف طور پر ڈرا سنادوں (اے پیغمبر فرشتوں کی وہ باہمی بحث یہ تھی) کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں

طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾

توجب میں اُس کو پورا کرلوں اور اپنی روح اُس میں پھونک دوں ف۱ تو تم اُس کے آگے سجدے میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ

چنانچہ سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ شیخی میں آگیا اور

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

نافرمان بن بیٹھا خدا نے ابلیس سے پوچھا کہ اے ابلیس جس چیز کو ہم نے اپنے ہاتھوں بنایا اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز

بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ

مانع ہوئی کیا تو شیخی میں آگیا یا تو (فی الواقع) بڑے لوگوں میں سے ہے (وہ) بولا (اُس کو سجدہ کیونکر کروں) میں اُس سے کہیں بہتر ہوں

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

مجھکو تو نے آگ سے بنایا اور اُس کو تو نے مٹی سے بنایا فرمایا تو یہاں سے نکل (جا) ہر ہوا کہ تو

رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى

(ہماری بارگاہ سے) راندہ گیا اور روز جزا تک تجھ پر ہماری پھٹکار پڑی برسا کرے گی وہ بولا تو اے میرے پروردگار مجھکو اُس دن تک کی مہلت دے

ف۱ اپنی روح سے مراد ہے
اپنی پیدا کی ہوئی روح
انسانی ہے سب کے خاطے

يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

جب سب لوگ دوبارہ اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے فرمایا ہاں تجکو اس دن تک کی مہلت ہے جس کا وقت ہم ہی کو معلوم ہے

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

وہ بولا تجھے بھی تیری ہی عزت کی قسم ہے کہ ان بنی آدم میں جو تیرے خالص بندے ہیں اُن کو چھوڑ کر ان سب کو گمراہ کر کے رہوں تو سہی

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا تو ہم بھی حق بات کہے دیتے ہیں اور ہم حق ہی کہا کرتے ہیں کہ ہم ہی تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کریں ان سب سے جہنم کو بھر دیں گے

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ میں اس تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں اور نہ مجھکو تکلف کرنا آتا ہے

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

ع ۵ ۱۴

یہ (قرآن جو میں تم کو سناتا ہوں) دنیا جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے اور بس اور کچھ دنوں پیچھے تم لوگوں کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

سُورَةُ الزُّمَرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا الآيَةَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُ وَهِيَ

۳۹

سِتٌّ وَسَبْعُونَ آيَةً ‌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ

(یہ فرمان) تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر)

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ

(یہ) کتاب حقیقت میں ہم نے تم پر اُتاری ہے تو خالص خدا ہی کی فرماں برداری مدِ نظر رکھ کر اسی کی عبادت کئے جاؤ سنو جی!

الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

خالص فرماں برداری خدا ہی کے لئے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) حمایتی بنا رکھے ہیں

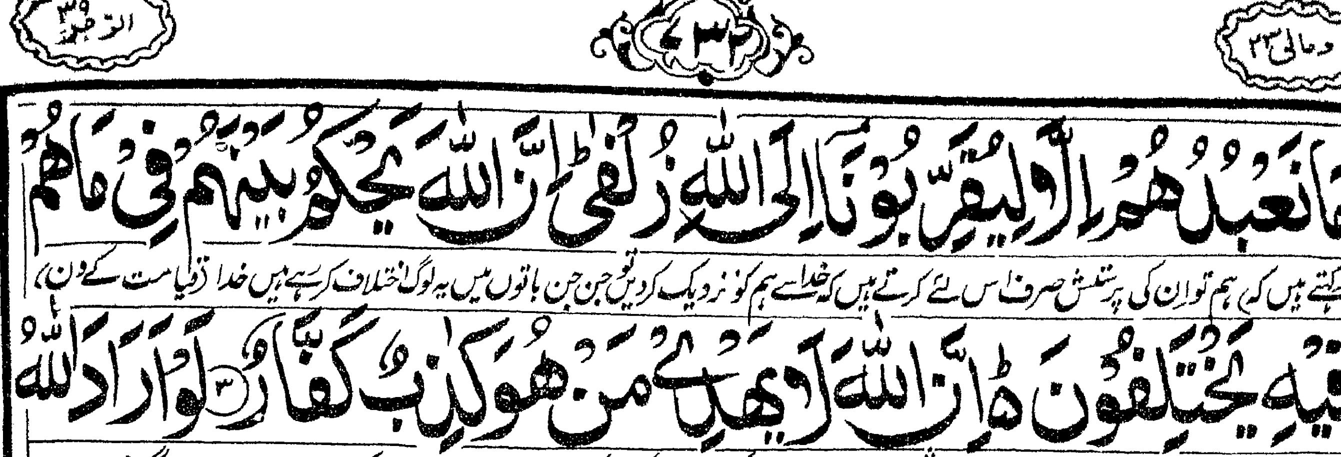

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ

(وہ کہتے ہیں کہ) ہم اُن کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کر دیں تو جن جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں خدا (قیامت کے دن)

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اُن میں اس (اختلاف) کا فیصلہ کر دے گا بیشک جو شخص جھوٹا اور ناشکرا ہو خدا اس کو (نیک) ہدایت نہیں دیا کرتا اگر خدا

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ

کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا (لیکن) اُس کی ذات پاک ہے وہ

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ

اکیلا خدا ہی بڑا زبردست اُسی نے (کسی) مصلحت سے آسمان و زمین کو پیدا کیا (وہی) رات کو دن پر لپیٹتا ہے

وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ

اور (وہی) دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مطیع کر رکھا ہے کہ یہ سب

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

(ایک) وقت مقرر تک (اسی طرح) چلتے جائیں گے سنو وہی (خدا) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے اُسی نے تم لوگوں کو (آدم کے)

وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

تن واحد سے پیدا کیا پھر اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لئے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ

آٹھ قسم کے چارپائے (اپنی قدرت سے) اُتارے ف۲ وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (تدریج) ایک طرح کے بعد

خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ

دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے ف۳ یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے اُسی کی حکومت ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر (اس پر بھی) تم لوگ کدھر کو پھرے چلے جاتے ہو اگر تم (خدا کی) ناشکری کرو تو اللہ

ف۱ لپیٹنے سے دن رات کا گھٹانا بڑھانا مراد ہے ۱۲

ف۲ اُونٹ۔ گائے۔ بھیڑ بکری۔ نر و مادہ آٹھ ہوئے ۱۲

ف۳ ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے یہ مراد ہے کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر لوتھڑا پھر بوٹی پھر اس میں ہڈیاں اور کھال اور بال پیدا ہوتے ہیں اور تین اندھیروں سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پیٹ ہوتا ہے اور پیٹ کے اندر بچہ دان جس کو رحم کہتے ہیں رحم کے اندر وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے اور وہ آنول نال کے ساتھ باہر نکل آتی ہے ۱۲

غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا

تم سے بے نیاز (مطلق) ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو پسند نہیں کرتا ف۱ اور اگر تم (اس کا) شکر کرو تو وہ تمھاری اس (بات) کو پسند کرتا ہے اور

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ

کوئی کسی (کے گناہوں) کا بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اٹھائے گا پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو جیسے جیسے عمل تم لوگ (دنیا میں) کرتے رہے وہ تم کو بتلائے گا

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٧﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا

وہ تو لوگوں کے دلی خیالات تک سے واقف ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتا ہے

إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَ

پھر جب خدا اپنی طرف سے اس کو کوئی نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس مطلب کے لئے اس نے پہلے (خدا کو) بلایا تھا اس کو بھلا دیتا اور

جَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ

خدا کے شریک بنا چلتا ہے تاکہ (اپنا برا نمونہ دکھا کر دوسروں کو بھی) خدا کی راہ سے گمراہ کرے (اے پیغمبر ایسے شخص سے) کہدو کہ چند روز اپنے کفر کی حالت میں بس لے

أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَ

دوزخیوں میں ہے کیا بھلا جو شخص (رات کے) اوقات (تنہائی) میں (خدا کی) بندگی میں لگا ہو کبھی اس کی جناب میں سجدہ کرتا (اور کبھی اس کے حضور میں دست بستہ) کھڑا (ہو) آخرت سے ڈرتا اور

يَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ

اپنے پروردگار کے فضل کا امیدوار ہو (کہیں) ایسا شخص بندۂ نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے

لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا

بھی برابر ہوئے ہیں (مگر ان باتوں سے) وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں (اے پیغمبر ہماری طرف سے مسلمانوں کو سمجھا کہ) اے ہمارے بندو جو ایمان لا چکے ہو

ع ٩ ١٥

اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ

اپنے پروردگار سے (یعنی اس سے) ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہے اور خدا کی زمین

اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ

(بڑی) فراخ ہے ۔ وہ تو صبر ہی کے بندے ہیں جن کو (قیامت میں) ان کا اجر بے حساب بھر پایا جائے گا ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

ف۱ یعنی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی ناشکری کریں ۱۲

ف۲ یعنی ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست۔ مسلمان کو دین کے بارے میں کسی جگہ مجبوری ہو تو وہاں سے کیوں ۱۲

إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُوْنَ

کہ مجکو (تو خدا کے ہاں سے) یہی حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا ہی کی فرماں برداری کو مدِ نظر رکھکر اُسی کی عبادت کیا کروں اور (نیز) مجکو یہ حکم ملا ہے کہ میں

أَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

سب سے پہلا مسلمان بنوں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اس صورت میں) مجھے بڑے (سخت) دن (یعنی روز قیامت)

عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ

کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو خدا ہی کی فرماں برداری کو مدِ نظر رکھکر اُسی کی عبادت کرتا ہوں (رہے تم) سو اس کے سوا جس کو چاہو

مِّنْ دُوْنِهٖ ۗ قُلْ إِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ

پوجو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنا اور اپنے اہل وعیال کا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ أَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ

نقصان کریں گے ف سنو جی! یہی تو صریح گھاٹا ہے اُن کا آگ ہی کا اوڑھنا ہو گا

مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۗ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۗ يٰعِبَادِ

اور آگ ہی کا بچھونا ف یہی (تو وہ عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے ہمارے بندو

فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ أَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَأَنَابُوْٓا إِلَى

ہمارا ہی ڈر مانو اور جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے اور خدا کی طرف رجوع ہوئے

اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ

اُن کے لئے (جنت کی) خوشخبری ہے تو (اے پیغمبر) ہمارے اُن بندوں کو خوشخبری سنا دو جو (ہمارے) کلام کو کان لگا کر سنتے اور

أَحْسَنَهٗ ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ أَفَمَنْ

اُس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی تو وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے (نیک) ہدایت دی ہے اور یہی تو عقل سلیم بھی رکھتے ہیں (اے پیغمبر) بھلا جو شخص

حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۗ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

وعیدِ عذاب کا مستحق ہو لیا کیا تم (اُس) دوزخی کو (دوزخ سے) نکال سکو گے لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے

ف آدمی گمراہ ہونے سے اپنا نقصان کرتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے اہل وعیال کا بھی کیونکہ وہ لوگ اُس کا نمونہ بد دیکھکر اُس کی تقلید کرتے ہیں ۱۲

ف محاورے کے لحاظ سے ہم لفظوں سے الگ ہو گئے ہیں ورنہ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اُن کے اوپر آگ کے سائبان ہونگے اور اُن کے نیچے بھی (اسی طرح کے) سائبان دوسرے مقام پر یہی مطلب ان لفظوں سے آیا ہے لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ اور وہ اُس محاورے سے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے بہت ہی چسپاں ہے ۱۲

لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۵ۭ

اُن کے (رہنے کے) لئے (بہشت میں) بالاخانے (اور بالاخانوں کے) اُوپر (اور) بالاخانے بنے ہوئے (موجود) ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ

(یہ اُن سے) خدا کا وعدہ (ہے اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے

مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

پانی اُتارا پھر زمین میں اُس کے چشمے بہائے پھر وہی اُس (پانی) کے ذریعے سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالتا ہے

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پھر وہ زوروں پر آتی ہے پھر (پکنے پیچھے) تو اُس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی ہے پھر خدا اُس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے بیشک (کھیتی کی) اس (ابتدا و انتہا) میں

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

عقلمندوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے (قبول) اسلام کے لئے کھول دیا ہے

فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ

اور وہ اپنے پروردگار کی مشعل ہدایت آگے رکھتا اور اُسی کی روشنی پر (چلتا) ہے (اُس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا ہے) تو افسوس ہے اُن

اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

(غافل) ہو کر سخت (ہو گئے) ہیں۔ یہی لوگ تو صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے بہت ہی اچھا کلام

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

(یعنی یہ) کتاب اُتاری (جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی (ہیں) اور ایک ہی بات (سمجھانے کے لئے) بار بار دہرائی گئی ہے ف۱ (اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ) جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ

اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اس (کے سننے) سے اُن کے بدن کانپ اُٹھتے ہیں پھر اُن کے جسم اور دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف (راغب) ہوتے ہیں

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ

یہ (قرآن) ہدایت الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے اُس کے ذریعے سے (دین کا سیدھا) رستہ دکھا دیتا ہے ف۲ اور جس کو خدا گمراہ کرے

لوگوں پر جن کے دل یادِ خدا سے

۲ ع ۱۲ ۱۶

ف۱ قرآن جملۃً واحدۃً تو اُترا نہیں بلکہ نجماً نجماً سالہا سے دراز تک نازل ہوتا رہا ہے اگر یہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو ایسی کیا بات ہے کہ اتنی مدت تک ہمہ وقت اُس کے خیالات یکساں رہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ طفلی سے لے کر پیری تک اُس کے خیالات میں بڑا رد و بدل واقع ہوا ہے پس اگر قرآن کسی انسان کا کلام ہوتا تو اُس میں بھی خیالات مختلف ہوتے پر ہوتے مگر دیکھا جاتا ہے کہ وہ شروع سے آخر تک ایک نسق پر چلا جاتا ہے اور جو تعلیم مد نظر ہے وہ قرآن کی ہر ہر جگہ سے پڑی ٹپک رہی ہے اور یہ اُس کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی دلیل ہے ۱۲

ف۲ جسم کے نرم ہونے سے مراد یہ ہے کہ اُن سے اعمالِ عبادت مثلاً رکوع و سجدہ وغیرہ بآسانی سرزد ہونے لگتے ہیں ۱۲

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

تو پھر کوئی بھی اُس کو ہدایت دینے والا نہیں کیا جو شخص قیامت کے دن اپنے مُونہ کو بدترین سزا (یعنی دوزخ کی آگ) کی سپر بناتا ہے (وہ اُس جیسا ہو سکتا ہے جو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ

مزے سے بہشت میں بیٹھا ہے) ف اور نافرمانوں سے کہا جائے گا کہ (دنیا میں) جیسا کچھ کرتے رہے تھے اب اُس کے مزے چکھو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُنھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو اُن کو عذاب ایسی طرف سے آیا کہ اُنھیں اُس کی خبر بھی نہ تھی

وقف لازم

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

تو اُن کو (اسی) دنیا کی زندگی میں اللہ نے ذلت اور رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

کاش یہ لوگ (اتنی بات) جانتے اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اِس قرآن میں

كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

سبھی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں (یہ) قرآن (صاف اور سلیس) عربی (زبان میں) ہے اس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں (رکھی گئی)

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ

تاکہ یہ لوگ (اس کو بخوبی سمجھیں اور سمجھ کر خدا سے) ڈریں (اب) اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے اُس میں کئی ساجھی ہیں

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

(جو) آپس میں بڑی کشمکش رکھتے ہیں اور ایک شخص (وہ بھی غلام ہے مگر) سموچا ایک ہی کا کیا ان دونوں غلاموں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

(ای پیغمبر تم یہ جواب پاکر کہو) الحمد للہ مگر (افسوس یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (ای پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تم کو بھی مرنا ہے اور کچھ شک نہیں کہ ان کو بھی

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

ع ۱۰ ۳ ۱۷

مرنا ہے پھر قیامت کے دن تم (دونوں فریق) اپنے پروردگار کے روبرو (اپنے اپنے جھگڑے) (پیش) کروگے (اُس وقت حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا)

ف مُونہ اس درجہ انسان کو عزیز ہے کہ وہ تمام دوسرے اعضا کو اس کی سپر بناتا ہے اور جب مُونہ سے سپر کا کام لینے لگا تو یہ انتہا درجے کا عذاب ہے اور مُونہ سے سپر کا کام لینے کی یہ وجہ ہے کہ دوزخی کے ہاتھ پاؤں تو جکڑے ہوئے ہونگے وہ بجز مُونہ سے سپر کا کام نہ لے تو کیا کرے ۱۲

ف یہ مثال موحد اور مشرک کی ہے کہ موحد ایک خدا کا بندہ ہے اور اُسی سے اپنا تعلق رکھتا ہے اور مشرک کئی خدا کا بندہ ہے یعنی اپنے تئیں کئی آقاؤں کا غلام سمجھتا ہے اور آقا ہیں کہ ایک کی طبیعت ایک سے نہیں ملتی اور غلام ہے کہ ان سب کو راضی رکھنا چاہتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا ۱۲

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

تو اُس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بولے اور (نیز اُس سے کہ) سچی بات اُس کو پہنچے اور وہ اُس کو جھٹلائے

إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكٰفِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِي

کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ اور جو

جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۳۳﴾

سچی بات لے کر آیا اور (نیز وہ) جس نے اُس کو سچ جانا یہی لوگ تو پرہیزگار ہیں

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۴﴾

جو چاہیں گے اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لئے (موجود) ہوگا نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ

تاکہ خدا اُن کے اعمال بد (کا بوجھ) اُن پر سے اُتار دے اور اُن کو اُن کے نیک کاموں کے عوض میں

بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

اُن کا اجر عطا فرمائے کیا خدا اپنے بندے (محمدؐ کی حفاظت) کے لئے کافی نہیں

عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ

اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تم کو خدا کے سوا (دوسرے معبودوں) سے ڈراتے ہیں

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ

اور جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کو کوئی (بھی) ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو خدا ہدایت دے

فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

تو کوئی (بھی) اُس کا گمراہ کرنے والا نہیں کیا خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

اور (اے پیغمبر) اگر تم اِن (لوگوں) سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا

لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ

تو ضرور (یہی) کہیں گے کہ خدا نے (اب تم ان سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو یہی خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو اگر

اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ

خدا مجھے کوئی تکلیف پونہچانی چاہے کیا یہ (معبود) اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دور کرسکتے ہیں یا خدا مجھپر (اپنا) فضل کرنا چاہے

هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

کیا یہ (معبود) اس کے فضل کو روک سکتے ہیں (ای پیغمبر تم) کہو کہ مجھے تو خدا بس کرتا ہی (اور) بھروسہ رکھنے والے اسی پر

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ

بھروسہ رکھا کرتے ہیں (ای پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کررہا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ لا مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہوجائے گا کہ کس پر ایسی آفت آتی ہی جو اس کو (دنیا میں) رسوا کردے گی اور (آخرت میں)

عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

اس پر دائمی عذاب نازل ہوگا (سوالگ۔ ای پیغمبر) یہ کتاب ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لئے تم پر اتاری ہی (اور)

بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

اس میں (دینِ) حق (کی تعلیم) ہی تو جو روبراہ ہوا وہ خاص اپنے (بھلے کے) لئے (روبراہ ہوا) اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا وبال (بھی)

عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى

اسی پر پڑے گا) اور تم ان کے کچھ حوالدار تو ہو نہیں ف ١ لوگوں کے مرتے وقت اللہ

الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

روحوں کو اپنے پاس بلا لیتا ہی اور جو لوگ مرے نہیں ان کے سوتے وقت (ان کی روحیں بھی خدا کے ہاں بلا لی جاتی ہیں)

فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى

تو جن کی نسبت خدا موت کا حکم صادر فرما چکا ہی ان کو تو اپنے ہاں) روکے رہتا ہی اور باقی (سونے والوں) کو

ع ١٠ ٤

ف ١ حوالداری بھی دار وغگی
کی طرح کی ایک خدمت ہی۔
جس میں حوالدار اپنے ماتحتوں کے
کاموں کا ذمہ دار بھی ہوتا اور
ان پر اختیار بھی رکھتا ہی غرض
پیغمبر کو اختیار دیکر نہیں بھیجا
گیا کہ لوگوں کو زبردستی
مسلمان کر دیتا اکا کام ہمارے
احکام کا پونہچا دینا تھا اور بس۔

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

ایک وقت مقرر تک (پھر دنیا میں) بھیج دیتا ہے۔ جو لوگ غور و فکر کو کام میں لانا چاہتے ہیں کچھ شک نہیں کہ اُن کے لئے اس میں (قدرت خدا کی

يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ

بہتیری ہی) نشانیاں ہیں ف کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) سفارشی ٹھہرا رکھے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ

اگرچہ (تمہارے یہ سفارشی کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ کچھ عقل (و شعور) رکھتے ہوں (کیا اس صورت میں بھی تم اُن کو اپنا سفارشی ہی مانے جاؤ گے

جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾

ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمان و زمین میں اسی کی حکومت ہے پھر تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا

اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ

آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے دل بھنچنے لگتے ہیں اور جب خدا کے سوا (دوسرے دوسرے معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس یہ لوگ

يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ

خوش ہو جاتے ہیں (اے پیغمبر تم) کہو کہ بار خدایا آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے

وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ

چھپے اور کھلے کے جاننے والے جن باتوں میں

بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾

(یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کرتے رہے ہیں تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور اگر نافرمان لوگوں کے پاس (روئے) زمین کی ساری کائنات ہو

ف النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ عربی کی ایک مشہور مثل ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ سونا بھی ایک طرح کا مرنا ہے تو مرنا دو طرح پر ہوا ایک واقعی مرنا اور دوسرا سونا کہ دونوں حالتوں میں روح قبض کی جاتی ہے سو جو قبض روح مرنے کی وجہ سے ہوا ہے اُس روح کو پھر دنیا میں آنا نہیں ملتا اور جو قبض روح سونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ خدا کے حکم سے پھر دنیا میں واپس آتی ہے۔ غرض عبرت کے واسطے ہر سوئے میں حقیقی موت کو یاد کرنا چاہئے ۱۲

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور اُس کے ساتھ اتنی ہی اور (بھی) ہو تو قیامت کے دن سخت عذاب کے عوض میں (بے تامل) اُس کو دے نکلیں

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ

اور اس وقت ان لوگوں کو خدا کی طرف سے ایسا معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو (وہم و) گمان بھی نہ تھا اور

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾

جیسی جیسی بدکرداریاں (یہ لوگ) کرتے رہے ہیں وہ سب ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے رہتے ہیں وہ ان پر آنازل ہوگا

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ

تو انسان کی عادت ہے کہ اس کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اُس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھ کو بس (میری) لیاقت کی وجہ سے ملی ہے (انسان کا ایسا سمجھنا غلط ہے بلکہ نعمت) آزمائش ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

(اس بات سے) واقف نہیں جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں (وہ بھی) ایسی ہی (باتیں) کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے رہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ

(کچھ بھی) اُن کے کام نہ آیا اور اُن کے اعمال (بد) کے بُرے نتیجے اُن کو پہنچے (اور پہنچے) اور ان

ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ

(کفار مکہ) میں سے جو لوگ نافرمانیاں کرتے ہیں اُن کو (بھی) اُن کے اعمال (بد) کے نتیجے پہنچنے والے ہیں

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

اور یہ لوگ خدا کو تو ہرا سکتے نہیں کیا ان کو (اتنی بات) معلوم نہیں کہ اللہ

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اِس (بات) میں

ع ۵ ۱۱ ۲

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

یمان لاتے ہیں اُن کے لئے تو قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں (موجود) ہیں (اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ اے ہمارے بندو جنھوں نے گناہ کرکے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے (اور) وہ بیشک

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ

(بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اُس کی فرماں برداری کرو (مگر)

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا

اِس سے پہلے کہ تم پر عذاب آنازل ہو اور اُس وقت تم کو (کسی طرف سے) مدد بھی نہ پہنچ سکے اور

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے جو اچھی اچھی (نصیحت کی) باتیں تم پر نازل ہوئی ہیں اُن پر چلو (مگر) اس سے پہلے کہ

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ لا اَنْ

یکایک تم پر عذاب آنازل ہو اور تم کو اُس کے آنے کی خبر (بھی) نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (آخر کار)

تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ

(تم میں سے) کوئی کہنے لگے کہ اے افسوس میری اُس کوتاہی پر جو میں نے پاس خدا (ملحوظ رکھنے) میں کی

اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ

اور میں تو (ان باتوں پر) ہنستا ہی رہا یا لگے کہنے کہ اگر خدا

هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى

مجھکو (نیک) ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا جب عذاب (سامنے آموجود ہو) اُس کو دیکھ کر لگے کہنے

الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

کہ (اے) کاش مجھکو (دنیا میں) پھر لوٹ جانا (نصیب) ہو تو میں بھی نیک بن کر نیکوں (کے زمرے) میں رہوں

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ

(اُس وقت خدا اُس سے فرمائے گا ہاں) ہاں ہمارے احکام تجکو پوہنچے اور تونے اُن کو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ

منکروں میں سے (ایک منکر تو بھی) تھا (اب تیرے ساتھ کچھ رعایت نہیں ہوسکتی) اور (ای پیغمبر تم) قیامت کے دن دیکھوگے کہ جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا ہے

وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾

اُن کے مُونھ کالے ہونگے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا

اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے رہے ہیں اُن کو خدا کامیابی کے ساتھ نجات دے گا کہ اُن کو (کسی طرح کی بھی) ایذا نہیں پوہنچے گی اور نہ

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

وہ (کسی طور پر) آزردہ خاطر ہونگے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا

وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

خبر گیراں ہے آسمان و زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اُسی کی (تحویل میں) ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾

ع ٦ ۳

اور جو لوگ خدا کی آیتوں کے منکر ہیں (آخر کار) وہی گھاٹے میں رہیں گے

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾

(ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ای نادانو کیا تم مجھے (یہ صلاح دیتے ہو کہ خدا کے سوا کسی دوسرے) کی عبادت کروں

وَلَقَدْ اُوْحِىَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

اور (ای پیغمبر بلاشبہہ) تمھاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں (ایک ایک کی طرف) وحی بھیجی جاچکی ہے کہ

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾

اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمھارے (سارے) عمل ضبط ہو جائیں گے اور ضرور تم گھاٹے میں آجاؤ گے

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

(تو کافروں کا کہنا نہ مان) بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور (اس کے) شکر گزار بندوں (کے زمرے) میں رہو اور ان لوگوں نے تو خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی

حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ) قیامت کے دن (یہ) ساری زمین اس کی ایک مٹھی (میں) ہوگی اور آسمان

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ

لپٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں۔ یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا (کی ذات) اس سے پاک اور (اس کی شان) اس سے بہت بلند ہے اور (اول بار)

فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

صور پھونکا جائے گا تو جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ان (سب) پر (مرگ کی) بیہوشی طاری ہو جائے گی

اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

مگر جس کو خدا چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ سب یکدم سے (قبروں سے نکل کر) کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور (لوگوں کے نامۂ اعمال کی) کتاب (لا کر سامنے) رکھ دی جائے گی

وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور پیغمبر اور گواہ لا حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ (ان کے اختلافات کا) فیصلہ کر دیا جائے گا

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا اور جس نے جیسے عمل کئے ہیں سب کو پورے پورے بھر دیئے جائیں گے

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

اور (لوگ) جو کچھ بھی کر رہے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ

جہنم کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب جہنم پاس پہنچیں گے تو (ان کے لئے) اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے

ع ۷

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ

اور دوزخ کے موکل اُن سے کہیں گے کہ کیا تم (ہی) میں کے رسول تمھارے پاس نہیں آئے کہ وہ

عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ

تمھارے پروردگار کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمھارے اس روز (بد) کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے

قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

یہ جواب دیں گے کہ ہاں (رسول تو آئے اور انھوں نے ڈرایا بھی) مگر عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہا

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى

(پھر ان سے) کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو (اور) ہمیشہ ہمیشہ اس جہنم میں رہو غرض (خدا سے) اکڑنے والوں کا (بھی کیا ہی) برا

الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ

ٹھکانا ہے اور جو لوگ (دنیا میں) اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کو (بھی) ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف لیجائیں گے یہانتک کہ

إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ

جب لوگ بہشت کے پاس پہنچیں گے اور اُس کے دروازے (تو اُن کے لئے پہلے ہی سے) کھلے ہونگے (تو اُن کی بڑی آؤبھگت کیجائیگی) اور بہشت کے موکل

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا

کہیں گے کہ تم (بڑے) مزے میں رہے تو بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) کے لئے داخل ہو اور (یہ لوگ) کہیں گے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ

کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا اور ہم کو بہشت کی سرزمین کا مالک بنایا

نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَ

کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو (نیک) عمل کرنے والوں کا (کیا ہی) اچھا اجر ہے اور

تَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ

(اے پیغمبر اُس دن) تم فرشتوں کو دیکھوگے کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے کھڑے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اُس کی تسبیح (و تقدیس) کر رہے ہیں

ع ٥ الربع

رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾

اور لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور (سب کچھ ہو ہوا کر آخر کار ہر طرف سے یہی صدا (بلند) ہوگی کہ سب تعریف خدا کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

سورة المؤمن نزلت بمكة الا قوله الذين يجادلون الايتين حم السجدة وهي خمس وثمانون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ

(یہ) قرآن تحریری پیشگاہ خدا سے (صادر ہوتا ہے۔ جو زبردست (اور ہر چیز سے) واقف ہے گناہوں کا بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ

توبہ کا قبول کرنے والا (بُروں کو) سزا دینے والا (نیکوں کے حال پر) بڑا فضل کرنے والا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُسی کی طرف

الْمَصِيرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِي آيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ

(سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کی آیتوں میں صرف وہی لوگ جھگڑے نکالتے ہیں جو منکر ہیں تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کا (تجارت وغیرہ کے لئے)

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ

شہروں میں ادھر اُدھر چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈالے (کہ ان کو تو کفر سے کچھ بھی نقصان نہ پونہچا) ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور اُن کے بعد

مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ

(اُمتوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ہر اُمت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا

وَجٰدَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ قف

اور (جھوٹی) جھوٹی باتوں سے (سند پکڑ کر پیغمبروں سے) جھگڑتے تاکہ اس کٹ حجتی سے حق کو (جگہ سے) اکھاڑ دیں تو آخر کار ہم نے اُن کو دھر پکڑا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

تو (دیکھا) ہم نے اُن کو کیسی سزا دی اور اسی طرح (ان کافروں پر بھی تمہارے پروردگار کا فرمودہ صادق آچکا ہے

عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ

کہ یہ دوزخی ہیں ۔ جو (فرشتے) عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں

وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ

اور جو عرش کے گرداگرد (تعینات) ہیں (ہمہ وقت) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

اور ایمان والوں کے لئے مغفرت (کی دعائیں) مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر

رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ

حاوی ہے تو جو لوگ (تیری جناب میں) توبہ کرتے اور تیرے (دین کے) رستے پر چلتے ہیں اُن کو بخش دے اور اُن کو

عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي

دوزخ کے عذاب سے بچا اور اے ہمارے پروردگار اُن کو (بہشت کے) ہمیشہ رہنے کے باغوں میں بھی لے جا داخل کر جن کا

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے جو نیک ہوں اُن کو (بھی)

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ

بیشک تو ہی زبردست اور حکمت والا ہے اور (یا اللہ) اُن کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) خرابیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو

السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ

اُس دن خرابیوں سے محفوظ رکھے گا تو اُس پر تو نے (اپنا بڑا ہی) فضل کیا اور یہی (تو بہت)

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ

بڑی کامیابی ہے ۔ جو لوگ (دینِ حق کے) منکر ہیں (قیامت کے دن) اُن سے باآواز بلند کہدیا جائے گا

لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ

کہ جیسے تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اِس سے بڑھ کر خدا (تم سے) بیزار تھا جبکہ تم

ع ١

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا

ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور نہیں مانتے تھے (وہ لوگ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دوبار مردہ اور

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾

دوبار زندہ رکھ چکا (تواب) ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں پھراب یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی صورت ہے؟ (خدا فرمائے گا نہیں اور

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ

یہ اس لئے کہ (دنیا میں) جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم (اس کو) نہیں مانتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تھے

بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي

تو تم یقین کرلیتے تھے اور (اب) حکم خدا ہی کی حکومت ہی جو عالیشان (اور سب سے) بڑا ہے (لوگو!) وہی تو ہی جو

يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ

تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے روزی آسمان سے اتارتا ہے اور (ایسی باتوں کو) وہی سوچتا ہے جو (خدا کی طرف)

إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

رجوع کرتا ہے تو مسلمانو! خالص خدا ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اسی کو پکارو

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو

اگرچہ کافروں کو بُرا لگے (خدا) بڑا عالی مرتبہ (اور)

الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ

عرش (بریں) کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے

مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم

تاکہ (وہ پیغمبر لوگوں کو) روزِ قیامت (کی مصیبتوں) سے ڈرائے ف۲ جبکہ (سب) لوگ

بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ

(خدا کے سامنے) آموجود ہونگے (اور) ان کی کوئی بات خدا سے پوشیدہ نہ ہوگی (خدا کی طرف سے ندا ہوگی کہ) آج کس کی حکومت ہے؟

ف۱ دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے انسان جس جس حالت میں رہا ہو وہ بھی ایک طرح کی موت ہے کیونکہ اُس کو زندگی تو کہہ نہیں سکتے زندگی شروع ہوتی ہے اُس وقت سے جبکہ جسم اور جان میں تعلق ہوتا ہے اور دوسری موت معلوم ہے جو اب سب کو آتی ہے غرض یہ تو دو موتیں ہوئیں اور دو زندگیوں سے مراد ہے زندگی دنیا اور زندگی آخرت

ف۲ روزِ قیامت کے جہاں اور نام ہیں جیسے یوم البعث اور یوم الفناء وغیرہ اُن کا ایک نام یوم التلاق بھی ہے اور اسی سے ہم نے روز قیامت ہی ترجمہ کیا ہے یوم التلاق کے لفظی معنے روز ملاقات کے ہیں اور یہ اس کے دن ملاقات یعنی ملنا کئی طرح کا ہوگا روحوں کا بدنوں سے بندوں کا خدا سے جنتیوں اور دوزخیوں کا اپنے اعمال سے ساکنان روئے زمین کا ساکنان آسمان یعنے فرشتوں سے رشتہ داروں کا رشتہ داروں سے

اَلْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۭ

(تو سب مارے ہیبت کے خاموش رہیں گے اور خود بارگاہ خداوندی سے ندا ہوگی کہ حکومت) اکیلے اللہ کی ہے جو بڑا زبردست ہے آج ہر شخص کو اُس کیے کا

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑰ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ

(بدلہ دیا جائیگا) آج (کسی پر) مطلق ظلم نہ ہوگا بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ف۱ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اُس روزِ قیامت کی مصیبتوں سے ڈراؤ جو بہت (نزدیک آنے والی ہے)

اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

جب کہ مارے غم کے گھٹ گھٹ کر (لوگوں کے) کلیجے مونہہ کو آجائیں گے ف۲ (اُس روز) نافرمانوں کا نہ تو کوئی دل سوز دوست ہوگا

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۭ ⑱ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے خدا آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے ف۳ اور اُن (بھیدوں) کو بھی جو (لوگوں کے)

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ⑲ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ

سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اللہ تو ٹھیک (ٹھیک) حکم دیتا ہے اور

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اُس کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو (ٹھیک بے ٹھیک) کسی طرح کا حکم بھی نہیں دے سکتے بیشک اللہ ہی

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑳ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

سننے والا دیکھنے والا ہے اور کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي

(وہ لوگ کیا بل بوتے کے اعتبار سے اور کیا اُن نشانوں کے اعتبار سے جو (روئے زمین پر چھوڑ گئے ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے

الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ

(مگر چونکہ کافر اور مفسد تھے) تو خدا نے اُن کو اُن کے گناہوں کی سزا میں دھر پکڑا اور اُن کو

ع ۲

ف۱ اس جملہ کا تعلق پہلے جملے سے اس طرح پر ہے کہ مقدمہ کو دیر تک لٹکائے رکھنا اہل مقدمہ پر یہ بھی ایک طرح کا ظلم ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ سو قیامت میں خدا کی طرف سے اتنا بھی ظلم نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو سب کا حساب چٹکی بھر میں کرے گا ۱۲

ف۲ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں کے پاس آجائیں گے اور لوگ رنج و غم کو ضبط کئے ہونگے۔ ایسے مواقع پر ہمارے محاورے میں کلیجے کا مونہہ کو آجانا دم کا ناکوں میں آجانا بولا جاتا ہے ۱۲

ف۳ آنکھوں کی چوری سے مراد بری نگاہ یا آنکھ کے اشارے ۱۲

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

خدا (کے غضب) سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوا (اور) یہ اس سبب سے ہوا کہ اُن کے پیغمبر معجزے لے کر ان کے پاس آتے رہے

بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

اِس پر (بھی) اُنھوں نے نہ مانا تو اللہ نے اُن کو دھر پکڑا بیشک وہ (بڑا) زور آور (اور بڑی) سخت

الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ

سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (یعنی معجزے) اور کھلی کھلی دلیلیں دے کر

مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو وہ (لوگ موسیٰ کی نسبت) کہنے لگے کہ (یہ) جادوگر

كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا

(اور) جھوٹا ہے غرض کہ جب موسیٰ ہماری طرف سے (دین) حق لے کر اُن لوگوں کے پاس آئے تو اُنھوں نے (اپنے ماتحتوں کو) حکم دیا کہ

اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ

جو لوگ موسیٰ کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں اُن کے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالو اور اُن میں سے جو عورت ذات (ہوں اُن) کو زندہ رہنے دو

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اور کافروں کی تدبیریں تو (آخر کار سب) غلط ہی ہو جاتی ہیں ف اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا

ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ

کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو (اپنی مدد کے لئے) بلا لے مجھکو اندیشہ ہے

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ

کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تمھارے دین کو اُلٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں

الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

فساد نکال کھڑا کرے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے اپنے پروردگار اور تمھارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی پناہ لے چکا ہوں (اور وہ مجکو)

ف اِس طرح کا حکم تو فرعون نے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی دے رکھا تھا نجومیوں نے اُس کو خبر کر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ تیری سلطنت کو تہ و بالا کر دے گا فرعون نے اِس خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے یہ تدبیر کی تھی سو وہ تو پیش رفت نہ گئی اب پھر جو دوبارہ حکم دیا تو اُس کا مطلب یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے مردوں کا بیج مار دیا جائے کہ نہ ان میں مرد ہونگے اور نہ فرعونیوں کا مقابلہ کر سکیں گے مگر خدا کے سامنے کس کی چل سکتی ہے آخر کار سب کارروائیاں گاؤ خورد ہو گئیں ۱۲

ع ٣ / ٨

مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

ہر ایک مغرور (کی شر) سے (محفوظ رکھے گا) جو روزِ حساب (یعنی قیامت) کو نہیں مانتا اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایماندار تھا

مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ

(اور) اپنے ایمان کو چھپاتا تھا وہ (یہ ماجرا سن کر) بولا کہ کیا تم صرف اتنی بات پر ایک شخص کے قتل کے درپے ہو کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے

وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ

حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر بھی آیا ہے اور اگر (بالفرض یہ شخص) جھوٹا بھی ہو تو

كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ

اُس کے جھوٹ کا وبال اُسی پر پڑے گا اور سچا ہوا تو جس جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کرتا ہے اُن میں سے کوئی نہ کوئی (تو) تم پر (ضرور) آنازل ہوگا بیشک

اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ

جو شخص حد سے بڑھا ہوا (اور) جھوٹا ہو خدا اُس کو (نیک) ہدایت نہیں دیا کرتا ف۱ بھائیو!

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا

آج تو تمہاری حکومت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا ہے لیکن (خدانخواستہ)

مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا

اگر عذابِ خدا ہمارے سامنے آموجود ہوا تو پھر کون ہے جو ہماری مدد کو کھڑا ہو جائے گا فرعون نے کہا میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو

أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي

آپ سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جو سیدھی ہے اور وہ شخص جو (درپردہ) ایمان لاچکا تھا (لوگوں سے) لگا کہنے

آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ

کہ بھائیو! مجھکو تمہاری نسبت (اَور) اُمتوں جیسے روزِ (بد) کا اندیشہ ہے

الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ

(یعنی کہیں تمہارا ویسا ہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

ف۱

اس کا مطلب دونوں طرف لگ سکتا ہے کہ اگر موسیٰ جھوٹی باتیں بناتا اور خدا پر جھوٹ تہمت رکھتا ہے تو اس کی سزا خود بخود مل جائے گی یا فرعون کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حد عبودیت سے خارج ہو گیا ہے اور جھوٹ دعویٰ خدائی کرتا ہے اس کی کوئی [illegible] ہونے والی نہیں ۔

وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾

اور اُن لوگوں کا حال (ہوا تھا) جو اُن کے بعد ہوئے — اور اللہ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہتا

وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ

اور بھائیو! مجکو تمھاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے ف۱ جبکہ تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوگے

مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ

(اُس دن) تم کو (عذابِ) خدا سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا — اور جس کو خدا گمراہ کرے

فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ

تو اُس کا کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں — اور (اس سے) پہلے یوسف کھُلے کھُلے احکام لے کر تمھارے پاس آچکے ہیں

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

تو جو احکام وہ تمھارے پاس لے کر آئے تھے تم اُن میں شک ہی کرتے رہے یہانتک کہ جب اُن کا انتقال ہوگیا تو تم (اُن کے مرے پیچھے) لگے کہنے کہ

لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ

اس کے بعد (بھی) اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا ف۲ — جو لوگ (حدِ اعتدال سے) بڑھے ہوئے (اور) شک میں پڑے ہوتے ہیں اسی طرح

هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ

اُن کو اللہ گمراہ کر دیا کرتا ہے — اور وہ خدا کی آیتوں میں جھگڑے کہ کوئی سند تو اُن کے پاس آئی نہیں ہوتی

سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ

نکال کھڑے کیا کرتے ہیں — اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک (اُن کی یہ حرکت) بہت ہی ناپسند ہے

آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ

جتنے مغرور (اور) سرکش ہیں اللہ اُن کے دلوں پر — اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے

جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا

اور فرعون نے (اپنے وزیر ہامان سے) کہا کہ ہامان! ہمارے لئے ایک محل بنوا

ف۱ روزِ قیامت کا ایک نام ہے یَوْمُ التَّنَادِ جو اس جگہ قرآن میں ہے اس کے لفظی معنے ہیں ایک دوسرے کو پکارنے کا دن اور ایک دوسرے کو پکارنا قیامت کے دن اِس طرح پر ہوگا کہ دوزخی دوزخیوں سے اور جنتیوں سے اور اپنے پیشواؤں سے گفت وشنود کریں گے اور لڑیں جھگڑیں گے اور نیز نام بنام حساب کتاب کے لئے پکارے جائیں گے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ کفار یوسف علیہ السلام کی رسالت سے اُن کی زندگی بھر انکار کرتے رہے پھر اُن کے انتقال کے پیچھے اُنھوں نے آیندہ کا بھی فیصلہ کرلیا کہ جس طرح خدا نے ابتک کوئی رسول نہیں بھیجا آیندہ بھی نہیں بھیجے گا اور ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یوسف کے جیتے جی تو تم اُن کی رسالت میں شک کرتے رہے جب اُن کا انتقال ہوا اور مصر کی سلطنت میں بدنظمیاں پھیلیں تو تم کو یوسف کی قدر آئی اور سمجھے کہ وہ واقع میں نبی تھے اور آیندہ اُن جیسا کوئی رسول نہ آئے گا غرض کوئی سے معنی ہوں

تب بھی تو اُن کی غلطی پر متنبہ کرنا منظور ہے کہ یوسف کی رسالت میں شک کیا تو وہ بھی بیجا تھا پھر آگے کو جو حکم لگایا وہ بھی بیجا ۱۲

لَعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓی

تاکہ ہم (اُن) رستوں پر جو آسمان (پر چڑھنے) کے رستے ہیں جا پونہچیں پھر ہم موسیٰ کے خدا تک (آسانی سے) پونہچ جائیں گے

اِلٰہِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ

اور ہم تو موسیٰ کو (اس بیان میں) جھوٹا ہی سمجھتے ہیں ف۱ اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اُس کو

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا كَیْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾

بھلی کر دکھائی گئیں تھیں اور اُس کو راہِ (راست) سے روک دیا گیا تھا اور فرعون کی تدبیریں (تو) بس غارت غول (ہونے والی) تھیں

ع ۹

ف۱ فرعون خود تو خدا کا قائل تھا ہی نہیں مگر اس نے موسیٰ علیہ السلام سے سُنا تھا کہ خدا ہے اور وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے اُس کے فرشتے زمین پر آتے جاتے ہیں۔ اِس سے فرعون کو خیال ہو کہ موسیٰ کے کہنے کے مطابق خدا آسمان پر ہے تو میں اُونچا محل بنوا کر آسمان تک پونہچ سکتا ہوں ۱۲

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

اور وہ شخص جو (درپردہ) ایمان لایا تھا لگا کہنے کہ بھائیو! میرے کہے پر چلو کہ میں تم کو سیدھا رستہ دکھا دوں گا

یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

بھائیو! یہ دنیا کی زندگی (تو) بس (چند روزہ) فائدے ہیں اور آخرت (جو ہے تو) وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے

مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ

جو بُرے کام کرتا ہے تو اُس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا اور جو

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

نیک کام کرتا ہے مرد ہو یا عورت مگر ہو ایمان دار تو یہ لوگ

یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَ

بہشت میں داخل ہونگے (اور) وہاں اِن کو بے حساب روزی ملے گی اور

النصف

یٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی

بھائیو! میرا بھی عجب ماجرا ہے کہ میں تم کو نجات کی طرف بُلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو

النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ

(یعنی) تم مجکو اسی لئے بُلاتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اُس کے ساتھ اُس چیز کو شریک کروں جس (کے شریکِ خدائی ہونے) کی میرے پاس

بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم کو اُس (خدا) کی طرف بُلاتا ہوں جو زبردست (اور گناہوں کا) بخشنے والا ہے (پس) کچھ شک نہیں کہ جس چیز کی

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

طرف تم مجکو بُلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

اور کچھ شک نہیں کہ ہم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں وہی دوزخی ہیں

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ

سو آگے چل کر تم میری بات کو جو میں تم سے کہتا ہوں یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ خدا (ہی) کے سپرد کرتا ہوں بیشک

اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا

اللہ اپنے بندوں کا نگرانِ حال ہے چنانچہ اُس (ایماندار) کو تو اللہ نے فرعونیوں کی تدبیروں کی شر سے بچا لیا

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ

اور فرعونیوں (ہی) کو (اُلٹی) بُری سزا ملی (یعنی دوزخ کی) آگ

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ

کہ صبح و شام اُن کو اُس کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ

(اُس دن ہم حکم دیں گے کہ) فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں (لیجا) داخل کرو اور ایک وقت ہوگا کہ

يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ

دوزخی ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو (اب) تم تھوڑی سی آگ بھی

عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ

ہم پر سے ہٹا سکتے ہو؟ بڑے لوگ کہیں گے کہ (اب تو) ہم (تم) سب اسی آگ میں (پڑے) ہیں

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

اللہ کو اپنے بندوں کے بارے میں (جو کچھ) حکم (دینا تھا سو) دے چکا اور جو لوگ دوزخ میں ہونگے وہ دوزخ کے موکلوں سے درخواست کریں گے

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا

کہ تم ہی اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ (بھلا) کسی دن (تو) ہم پر سے عذاب کو ہلکا کر دیا کرے وہ جواب دیں گے

اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا

کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے (لے کر) نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں (آتے تو رہے) تب دوزخ کے موکل کہیں گے

فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ

کہ پھر تو تم (آپ ہی) عرض معروض کر لو اور (اس دن) کافروں کا عرض معروض کرنا محض رائگاں ہوگا ہم

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

دنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن (بھی مدد کریں گے) جبکہ

الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ

گواہ (یعنی پیغمبر اور فرشتے گواہی دینے) کھڑے ہونگے جس دن نافرمانوں کو ان کی معذرت (کچھ بھی) نفع نہ دے گی

وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

اور ان پر (خدا کی) پھٹکار ہوگی اور ان کو بہت ہی برا گھر (رہنے کو) ملے گا اور ہم ہی نے

مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ لا

موسیٰ کو ہدایت (نامہ یعنی تورات) دی اور بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا ف

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ

(جس میں) عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے تو (اے پیغمبر کافروں کی ایذا دہی پر) صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ

ع ٥ ١٣ ١٠

ف بنی اسرائیل کو وارث کتاب بنانے کے یہ معنے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد وہ کتاب بنی اسرائیل میں ہی رہی اور ان کے احبار اور ربانی یعنی علمائے حقانی لوگوں کو اس کے مطابق ہدایت کرتے رہے یہ ویسی ہی وراثت ہے جیسی العلماء ورثۃ الانبیاء میں ہے ۱۲

اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ

برحق ہے اور (خدا سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور صبح وشام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی) تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو

وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

جن لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی سند تو آئی نہیں اور (ناحق ناروا) خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ

ان کے دلوں میں تو بس بڑائی (کی ایک ایسی بیجا ہوس سمائی) ہے کہ وہ (اپنی) اس (مراد) کو کبھی پہنچنے والے نہیں تو (اے پیغمبر ان کی شرارتوں سے)

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

خدا کی پناہ مانگتے رہو بیشک وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے — آسمان وزمین کا پیدا کرنا

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کے مقابلے میں البتہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور اندھا اور سونکھا برابر نہیں (ہو سکتا) اور (اسی طرح) جو لوگ ایمان لائے اور

الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

نیک عمل کیے (وہ) اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے (مگر) تم لوگ (بہت ہی) کم غور کرتے ہو

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

قیامت تو ضرور آنی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں مگر اکثر

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ

لوگ (اس کا) یقین نہیں کرتے اور (لوگو) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہم سے دعائیں مانگتے رہو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ

ہم تمہاری (دعا) قبول کریں گے جو لوگ (مارے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں

ف اس سے ان لوگوں کو قائل کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے کہ بنظر ظاہر آسمان و زمین اور اتنی بڑی بڑی مخلوقات کا پیدا کرنا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن ان چیزوں کو تو خدا نے پیدا کر ہی رکھا ہے۔ تو وہی خدا انسان کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی کہ وہ ایک سہل سی بات ہے کیوں نہ قادر ہو ۱۲

ع ۶ ۱۱

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

عنقریب (مرے پیچھے) وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے (لوگو!) اللہ وہ (قادر مطلق) ہی جس نے تمھارے لئے رات بنائی ہی

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى

تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن (بنایا ہی) کہ (اپنی روشنی میں تم کو سب چیزیں) دکھائے بیشک اللہ تو لوگوں پر (بڑا ہی) مہربان ہی

النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

لیکن اکثر لوگ (اُس کا) شکر نہیں کرتے (لوگو!) یہی اللہ تو تمھارا پروردگار ہی

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ

وقف لازم

کل چیزوں کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں

الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللَّهُ الَّذِي

وہ اسی طرح بہکتے رہتے ہیں اللہ وہ (قادر مطلق) ہی جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ

تمھارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا ہی اور اُسی نے تمھاری صورتیں بنائی ہیں

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ

اور صورتیں بھی) بنائیں (تو اچھی) اور عمدہ عمدہ چیزیں تمھیں کھانے کو دیں یہی

اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ

اللہ تو تمھارا پروردگار ہی سو اللہ کی ذات بڑی با برکت ہی کہ (وہ) تمام جہان کا پالنے والا ہی وہی (ہمیشہ) زندہ ہی

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو خالص اُسی کی فرمانبرداری مد نظر رکھکر اُسی کی عبادت کرو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ

سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھکو

أَنْ أَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ

میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے صاف اور واضح دلیلیں آچکی ہیں تو مجھکو اُن (معبودوں) کی پرستش کی مناہی ہے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو

مِنْ رَّبِّيْ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ

اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ اللہ رب العلمین کا فرماں بردار ہو کر رہوں (لوگو!) وہی (خدا ہی تو) ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ

جس نے تم کو (اول بار) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر

يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا

تم کو بچہ سا (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم اپنی جوانی کو پونہچو پھر (تم کو اور زندہ رکھتا ہے) تا کہ

شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا أَجَلًا

بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی کوئی (ان وقتوں سے) پہلے بھی مر جاتا ہے اور (جن کو جوانی یا بڑھاپے تک نہ رکھا جاتا ہے تو) اس غرض سے زندہ رکھا جاتا ہے کہ تم

مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَإِذَا

پونہچو اور مقصود (اصلی) یہ ہے کہ (ان آثار قدرت کو) سمجھو وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب

قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ أَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾

اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو کتاب (الٰہی) کو جھٹلاتے ہیں اور اُن باتوں کو (بھی) جھٹلاتے ہیں جن کا حکم دے کر ہم نے اپنے پیغمبر بھیجے ہیں

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ إِذِ الْأَغْلٰلُ فِيْٓ أَعْنَاقِهِمْ وَ

سو آخر کار ان کو (اس جھٹلانے کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا جبکہ طوق ان کی گردنوں میں ہونگے اور (طوقوں کے علاوہ)

ع ۸ ۱۲ ۱۳ مع

السَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۙ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ج

زنجیریں (پانی پلانے کے لئے) گھسیٹتے ہوئے ان کو کھولتے پانی میں لیجائیں گے پھر آگ میں جھونکے جائیں گے

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا

پھر اُن سے پوچھا جائے گا کہ خدا کے سوا تم جن (معبودوں) کو شریک (خدائی) ٹھہراتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں وہ کہیں گے

ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ

(اب تو وہ) ہم سے کھوئے گئے (کہ کہیں نظر نہیں آتے) بلکہ (اصل بات تو یہ ہے کہ) ہم تو (اس سے) پہلے کسی (اور) چیز کی پرستش کرتے ہی نہ تھے

يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ

اللہ کافروں کو اسی طرح بدحواس کرے گا (کہ ان کو جواب کا کوئی رستہ سوجھ نہ پڑے گا) اور اُن سے کہا جائے گا کہ یہ تمہاری اُن باتوں کی سزا ہے کہ تم (دنیا) زمین پر

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ ج اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

ناحق کی خوشیاں منایا کرتے تھے اور (نیز) اُس کی سزا ہے کہ تم اترایا کرتے تھے (تو اب) جہنم کے دروازوں (سے دوزخ) میں جا داخل ہو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ

(اور) ہمیشہ (ہمیشہ) کو اسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی کیا ہی) برا ٹھکانا ہے تو (اے پیغمبر) صبر سے بیٹھے رہو بیشک

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

خدا کا وعدہ برحق ہے تو (عذاب کے) جیسے وعدے ہم ان لوگوں سے کرتے ہیں (اُن میں سے) کچھ تم کو دکھائیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

(اُن وعدوں کے واقع ہونے سے پہلے) تم کو (دنیا سے) اٹھا لیں (پھر کیف) ان کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی ہے اور ہم نے تم سے پہلے بھی کتنے رسول بھیجے

مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

(سو) اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو سنائے اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جن کے حالات

لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ

ہم نے تم کو نہیں سنائے اور کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ

بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ

بے اذن خدا کوئی معجزہ لا دکھائے پھر جب حکم خدا (یعنی عذاب) آموجود ہوا تو انصاف کے ساتھ (اُمتوں اور پیغمبروں میں) فیصلہ کر دیا گیا اور

خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

جو لوگ برسر غلط تھے اُس وقت (وہی) گھاٹے میں رہے (لوگو!) اللہ وہ (قادرِ مطلق) ہے جس نے تمہارے واسطے چوپائے بنائے ہیں

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا

تاکہ اُن (میں) بعض سے سواری لو اور بعض (ان میں) سے (ایسے ہیں کہ تم اُن کا گوشت) کھاتے ہو اور تمہارے لئے چارپایوں میں (اور بھی) چند در چند فائدے ہیں اور

عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

اُن پر چڑھ کر اپنے دلی مقصد کو پہنچو اور چارپایوں پر اور (نیز) کشتیوں پر تم (لوگ لدے) لدے پھرتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اور (خدا) تم کو اپنی (قدرت کی بیشمار) نشانیاں دکھاتا ہی تو خدا کی (قدرت کی) کون کون سی نشانیوں سے انکار کرو گے کیا یہ لوگ ملک میں نہیں چلے پھرے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

اور (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ

وہ اُن سے (شمار میں) کہیں زیادہ تھے اور (کیا) بل بوتے کے اعتبار سے اور (کیا) اُن آثار کے اعتبار سے جو (وہ لوگ روئے) زمین (پر چھوڑ گئے) ہیں اُن سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ

تو اُن کی (دنیا کی) کمائی اُن کے کچھ بھی کام نہ آئی اور جب اُن کے رسول اُن کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آئے تو یہ لوگ اپنی لیاقتِ علمی پر بڑے نازاں ہوئے اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے تھے وہ ان ہی پر اُلٹ پڑا ف پھر جب اُنھوں نے ہمارا عذاب (آتا) دیکھا

ع ۸ ۱۰ ۱۳

(چوپایوں کے بنانے سے ایک غرض یہ (بھی) ہے کہ تم

ف لیاقت علمی پر نازاں ہونے کے یہ معنے ہیں کہ ہم پیغمبروں کو اپنے زور علم سے مناظرے میں دبا لیں گے اور ان کی تعلیم کو پیش رفت نہیں ہونے دیں گے ۱۲

قَالُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾

تو لگے کہنے کہ اب ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو ہم شریک (خدائی) ٹھہراتے تھے (اب) ہم اُن کو نہیں مانتے

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ

مگر جب اُنھوں نے ہمارے عذاب کو (آتے) دیکھ لیا تو اُس وقت اُن کا ایمان لانا اُن کو کچھ بھی سود مند نہ ہوا یہ دستورِ الٰہی ہے جو (سدا سے)

قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور (جواہ لوگ منکر تھے) نزولِ عذاب کے وقت (وہی) گھاٹے میں رہے

ع ۹ / ۱۷

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الشُّوْرٰى وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

۴۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا

حٰم (یہ فرمان) خدائے رحمٰن (و) رحیم (کے حضور) سے صادر ہوتا ہے (یہ قرآن) کتاب ہے پڑھنے کے قابل جس کی باتیں (نہایت سلیس اور واضح

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

زبانِ عربی میں سمجھدار لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کردی گئی ہیں (ماننے والوں کو خوشنودیِ خدا کی) خوشخبری سناتا (اور منکروں کو عذابِ خدا سے) ڈراتا ہے

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

(اس کو) سنتے ہی نہیں اور (اے پیغمبر یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہمارے دل تو اُس سے پردوں میں ہیں (کہ تمہاری بات دل کو نہیں لگتی)

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

اور ہمارے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی ہے (کہ تمہارا کہنا سُن نہیں پڑتا) اور ہم میں اور تم میں ایک پردہ حائل ہے (کہ تم ہم پر کسی طرح کا اثر ڈال نہیں سکتے)

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تو (اس سے بہتر ہے کہ) تم (اپنے طور پر) عمل کئے جاؤ ہم (اپنے طور پر) عمل کر رہے ہیں (اے پیغمبر تم) ان لوگوں سے کہو کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں

النصف

يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞ فَٱسۡتَقِيمُوٓاْ إِلَيۡهِ

مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) ایک معبود ہے پس سیدھے اُسی کی طرف (مُونہ کیے) چلے جاؤ

وَٱسۡتَغۡفِرُوهُۗ وَوَيۡلٞ لِّلۡمُشۡرِكِينَ ۝٦ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡتُونَ

اور اُس سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اور افسوس شرک کرنے والوں پر جو

ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ كَٰفِرُونَ ۝٧ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ

زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمۡ أَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُونٖ ۝٨ ۞ قُلۡ أَئِنَّكُمۡ

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے (آخرت میں) بڑا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کیا تم

لَتَكۡفُرُونَ بِٱلَّذِي خَلَقَ ٱلۡأَرۡضَ فِي يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُونَ

اُس (خدا مطلق کی خدائی) سے اِنکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم (دوسروں کو)

لَهُۥٓ أَندَادٗاۚ ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِيَ

اُس کا ہمسر بناتے ہو یہی (خدا) تو سارے جہان کا پروردگار ہے اور اُسی نے زمین میں اُس کے اوپر سے بھاری بوجھل پہاڑ گاڑ دیئے

مِن فَوۡقِهَا وَبَٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقۡوَٰتَهَا فِيٓ أَرۡبَعَةِ

اور اُس میں ہر طرح کی برکت دی اور اُسی میں ایک اندازہ مناسب کے ساتھ اُس (کے رہنے والوں) کے کھانے پینے کا بندوبست کر دیا (اور یہ سب کچھ) چار

أَيَّامٖ سَوَآءٗ لِّلسَّآئِلِينَ ۝١٠ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ وَهِيَ

دن میں (سب) مانگنے والوں کے لیے برابر ف پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اُس وقت تک)

دُخَانٞ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡأَرۡضِ ٱئۡتِيَا طَوۡعًا أَوۡ كَرۡهٗا

کُہر (کی طرح کا) تھا (غرض) کُہر کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے آؤ تو اور زبردستی آؤ تو (اور جو حکم ہم دیتے ہیں اُس پر کاربند رہو)

قَالَتَآ أَتَيۡنَا طَآئِعِينَ ۝١١ فَقَضَىٰهُنَّ سَبۡعَ سَمَٰوَاتٖ

دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے (حکم بجا لانے کو) حاضر ہیں اِس کے بعد دو دن میں اُس (کُہر کے طبقات) کے سات آسمان بنائے

ع ٨ ١ ١٥

ف سعدی علیہ الرحمۃ نے شاید اسی مضمون کو ادا کیا ہے کہ
ادیم زمین سفرۂ عام اوست
برین خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست
مانگنے والے سے مراد ہے حاجتمند جس کو اُردو کے محاورے میں صورت سوال کہتے ہیں اور ایک جگہ اسی طرح کی قدرتیں بیان کر کے فرمایا ہے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ کہ جو کچھ تم نے مانگا سو دیا یعنی جو جو تم کو درکار تھا سو دیا۔ مُونہ سے نہ بھی مانگیں تو رُواں رُواں پڑا مانگ رہا ہے ١٢

فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا

اور ہر ایک آسمان میں (جو انتظام خدا کو کرنا منظور تھا) (انتظام) کا کام (قضا و قدر کو) بتا دیا ف اور ورلے آسمان کو ہم نے (ستاروں کی) قندیلوں سے سجایا

بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾ فَإِنْ

اور (سجانے کے علاوہ) حفاظت کے لئے بھی ف۲ یہ اندازے (اس عالم) کے باندھے ہوئے ہیں جو زبردست (اور) دانا ہے پس اگر

أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾

اتنے سمجھانے پر بھی کفار مکہ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر ان سے) کہدو کہ جیسی کڑک عاد اور ثمود پر ہوئی تھی اسی طرح کی کڑک سے میں تم کو بھی ڈراتا ہوں

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا

کہ ان کے پاس (بھی) ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے) پیغمبر آئے (اور پیغمبروں نے ان کو سمجھایا) کہ

تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا

خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو وہ لگے کہنے کہ اگر ہمارے پروردگار کو (پیغمبروں کا بھیجنا منظور ہوتا تو (آسمان سے) فرشتے اتارتا غرض جو (دین) دیکر

أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ

تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو مانتے نہیں سو (قوم) عاد (کے لوگ) تھے کہ لگے ناحق (زار) ملک میں تکبر کرنے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

اور بولے کہ بل بوتے میں ہم سے بڑھکر کون ہے ؟ کیا ان کو اتنا نہ سوجھ پڑا کہ جس اللہ نے

الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا

ان کو پیدا کیا وہ بل بوتے میں ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے غرض وہ لوگ

بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا

ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے۔ تو ہم نے (بھی ان کی) نحوست کے دنوں میں ان پر

صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

بڑے زور کی آندھی چلائی تاکہ دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت (وخواری) کے عذاب کا مزہ چکھائیں

ف ابتدائے آفرینش کی نسبت انسانی معلومات [illegible] تحقیق کو پہنچی نہیں سماوی کتابوں میں اجمالا کچھ مذکور ہے یعنی مقصود تو انسان کو خدا کی قدرت کی طرف متوجہ کرنا منظور ہے اور وہ جیسا اجمال سے حاصل ہوتا ہے ویسا ہی تفصیل سے اب اس زمانے میں علم ہیئت نے دوربین کے ذریعے سے بہت ترقی کی ہے اور قدیم حالات بھی بڑی کاوش کے [illegible] دریافت کئے جاتے ہیں مگر زمان و ما [illegible] تو علم [illegible] علم [illegible] قلیلا کی حد سے باہر نہیں جا سکتا [illegible] لوگوں کا یہ خیال ہے اور تورات موجودہ سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے کہ شروع میں پانی ہی پانی تھا اس میں خدا نے اپنی قدرت سے حرارت پیدا کی اور پانی پر جھاگ آ گئے اور کچھ بخارات اٹھے بخارات سے بنے آسمان اور جھاگ سخت ہو کر زمین علی ہذا القیاس [illegible] خیال کرتے ہیں کہ اجرام فلکی [illegible] چھوٹے سے چھوٹا ستارہ [illegible] ایک جہان ہے ستاروں [illegible] پہاڑ اور سمندر اور ہوا [illegible] بادل اور دھوپ [illegible] چیزیں دوربین سے دیکھی گئی ہیں اور قیاس کیا جا سکتا ہے کہ عجب نہیں ان میں بھی کسی قسم کی مخلوق آباد ہو ہم کو ان کے حالات بتائے نہیں گئے اور نہ ہم معلوم کر سکتے ہیں وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ بہرکیف جس قدر بتایا گیا ہے اور جس قدر معلوم ہے خدا کی قدرت پر استدلال کرنے کے لئے کافی ہے جو ان بیانات کا مقصود اصلی ہے ۱۲

ف۲ حفاظت کا اشارہ شاید اس مضمون کی طرف ہے کہ شیاطین عالم بالا کو وہاں کی باتیں سننے جاتے ہیں تو ان کو شہاب پھینک کر کھدیڑ دیا جاتا ہے ۱۲

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾

اور آخرت کا عذاب (ان کو) بہت رسوا کرنے والا ہوگا اور (اُس وقت) ان کو (کسی طرف سے) مدد (بھی) نہیں ملے گی

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

اور رہے ثمود تو ہم نے اُن کو (سیدھا رستہ) دکھا دیا تھا مگر اُنھوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی اختیار کی

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾

انجام یہ ہوا کہ اُن کی بد کرداریوں کی وجہ سے اُن کو ذلت کے عذاب (یعنی) کڑک نے آ لیا

۲
ع ۱۰
۱۲

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ

اور جو لوگ ایمان لائے اور (ہم سے) ڈرتے تھے اُن کو ہم نے (اس مصیبت سے) بچا لیا اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا

دشمنانِ خدا (یعنی کافر) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے پھر وہ (سب کے جمع ہونے کے انتظار میں) روکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ پر آ جمع ہوں گے

شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

تو جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست اُن کے مقابلے میں

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْٓا

(اُن عملوں کی) گواہی دیں گے ف ۱ اور یہ لوگ اپنے (گوشت) پوست سے پوچھیں گے کہ (بھلا) تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ہوگی وہ جواب دیں گے

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ

کہ جس (خدا) نے ہر چیز کو گویا کیا ہے اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت سے) بلوایا ف ۲ اور اُسی نے تم کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ

اول بار پیدا کیا تھا اور اب تم لوگ اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جا رہے ہو اور (گناہ کرتے وقت) تم پردہ داری (بھی) کرتے تھے

اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَ

(تو) اس خیال سے نہیں کہ (کل کو) تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں

ف ۱ قرآن میں لفظ جُلُود کا واقع ہے جس کے لفظی معنے پوست کے ہیں اور مراد ہیں تمام اعضا اسی لئے ہم نے گوشت کا لفظ بڑھا دیا ہے اور بولنے میں بھی گوشت پوست بولا جاتا ہے ۱۲ ف ۲ ہر چیز کو گویا کیا اس کے دو محمل ہیں ایک یہ کہ دنیا میں جو چیزیں گویائی کی صلاحیت رکھتی تھیں خدا ہی نے اُن کو گویا کیا تھا تو اُسی خدا نے اپنی قدرت سے ہم کو یہاں گویا کر دیا دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قیامت کے دن تو سب چیزیں بول اٹھیں گی یہاں تک کہ زمین کی نسبت فرمایا ہے کہ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا تو انسان کے اعضا و جوارح دوسری چیزوں کی گویائی سے استدلال کریں گے اور کہیں گے کہ ہم آپ نہیں بولے بلکہ ہم کو خدا نے بلوایا جس طرح دنیا میں بولنا ہمارے اختیار کی بات نہ تھی اسی طرح یہاں بولنا ہمارے اپنے ارادے سے نہیں غرض ہم سے شکایت عبث ہے ۱۲

جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا

تمہارے (گوشت) پوست تمہارے خلاف گواہی دینے کو کھڑے ہو جائیں گے بلکہ تم کو تو یہ خیال تھا کہ تمہارے بہت سے

تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ

عملوں سے خدا (بھی) واقف نہیں (اور یہ) بدگمانی جو تم نے اپنے پروردگار کے حق میں کی تمہاری اسی بدگمانی نے تو (آج) تم کو تباہ کیا

فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى

اور تم گھاٹے میں آ گئے تو اگر یہ لوگ صبر کریں (کے خاموش ہو رہیں) تو بھی اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے

لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ

اور اگر معافی چاہیں تو اُن کو معافی نہیں دی جائے گی اور ہم نے اِن (کفار) کے ساتھ

قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ

(بُرے) ہمنشین تعینات کر دیئے تھے تو اُنہوں نے اُن کے اگلے پچھلے تمام حالات اِن کی نظروں میں اچھے کر دکھائے ف۱ اور

عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ

اِن سے پہلے جنات کی اور آدمیوں کی (اور) بہت سی (نافرمان) اُمتیں ہو گزری تھیں اُن کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ اُن کے حق میں بھی پورا ہو گیا

وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بیشک یہ لوگ (شروع سے) اپنے نقصان کے درپے تھے اور جو لوگ منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے) کہا کرتے ہیں

ع ۱۷

لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾

کہ اِس قرآن کو سنو ہی مت اور (جب پڑھنے لگیں تو) اِس (کے بیچ بیچ) میں غل مچا دیا کرو تاکہ (اس تدبیر سے) تم (مسلمانوں سے) بازی لے جاؤ

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا

تو جو لوگ (دینِ اسلام سے) منکر ہیں ہم اُن کو ضرور عذابِ سخت کا مزہ چکھا کر رہیں گے

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ

اور ضرور اُن کے (ان) بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے یہ

ف۱ ہمنشین سے مراد ہیں شیاطین اور ملبسین ۱۲

جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمۡ فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا

دوزخ ہی دشمنانِ خدا (یعنی کافروں) کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے اُس کی سزا میں اُن کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں گھر ملا

بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيۡنِ

اور جو لوگ منکر ہیں (قیامت میں) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار شیطان اور آدمی جنہوں نے

اَضَلّٰنَا مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ نَجۡعَلۡهُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا لِيَكُوۡنَا

ہم کو گمراہ کیا تھا (ایک نظر) اُن کو ہمیں (بھی تو) دکھا کہ ہم اُن کو اپنے پیروں کے تلے (مسل) ڈالیں تاکہ وہ

مِنَ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ

بہت ہی ذلیل ہوں بیشک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے

ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ

پھر (اسی عقیدے پر) جمے رہے (مرتے وقت) اُن پر (رحمت کے) فرشتے نازل ہونگے

اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ

(اور اُن سے کہیں گے) کہ (آیندہ کے لئے) نہ تو (کسی طرح کا) اندیشہ کرو اور نہ (گزشتہ کے لئے کسی طرح کا) رنج کرو اور بہشت جس کا

كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ

تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب اُس کی خوشیاں مناؤ دنیا کی زندگی میں بھی ہم (بحکمِ خدا) تمہارے (حامی و) مددگار تھے

الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ

اور آخرت میں بھی (ہونگے) اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا تمہارے لئے بہشت میں موجود ہوگی

اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ ط نُزُلًا مِّنۡ

اور جو چیز تم طلب کروگے وہ تمہارے لئے وہاں حاضر (یہ)

غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ

ع ٤ ١٨

بخشنے والے مہربان (یعنی خدا) کی طرف سے تمہاری ضیافت ہے اور اُس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو)

إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي

خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور (لوگوں سے) کہے کہ میں (بھی) خدا کے فرماں بردار بندوں میں ہوں اور (اے پیغمبر)

الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا

نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ بہت ہی اچھا ہو (اگر ایسا کرو گے) تو

الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾

(تم دیکھو گے کہ) تم میں اور جس شخص میں عداوت تھی تو اب ایک دم سے گویا وہ (تمہارا) دلسوز دوست ہے

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ

اور حسن مدارات (کی توفیق) ان ہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ ان ہی کو دی جاتی ہے جن کے بڑے نصیب ہیں

عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

اور اگر تم کو کسی قسم کا شیطانی وسوسہ گدگدائے تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو

بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ

کہ وہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور (جہاں اور بہت سی نشانیاں ہیں) خدا کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ

رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں (تو نہ تو) سورج کو سجدہ کرنا

وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ

اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی عبادت کرنی ہے تو اللہ ہی کو سجدہ کرنا جس نے ان چیزوں کو

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

پیدا کیا ہے پس (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ اس پر بھی غرور کریں تو خدا کے ہاں عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں جو فرشتے

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ

تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہتے ہیں اور وہ

السجدة

لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً

(کبھی بھی) نہیں اُکتاتے اور (اے پیغمبر) اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ (سنسان) بےحس و حرکت پڑی ہے

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ

پھر جب ہم اُس پر پانی برسا دیتے ہیں تو بس لہلہانے لگتی اور اُبھر چلتی ہے جس نے

اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اِس (زمین) کو جلایا وہی (خدا قیامت میں) مردوں کا بھی جلانے والا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ

ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں ہم پر (اُن کا حال) مخفی نہیں ف بھلا جو شخص

يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ

(آخرکار) دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر یا وہ شخص جو قیامت کے دن آئے (اور) اُس کو (کسی بات کا) کھٹکا نہ ہو

الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(لوگو!) جو چاہو سو کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُس کو

بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا

دیکھ رہا ہے جن لوگوں کے پاس (قرآن جیسی) نصیحت آئی اور اُنھوں نے اُس کو نہ مانا

جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَاْتِيْهِ

(وہ بھی اپنا انجام کار دیکھ لیں گے) اور وہ تو بڑے پایے کی کتاب ہے کہ

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ

جھوٹ نہ تو اُس کے آگے (ہی کی طرف) سے اُس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اُس کے پیچھے (کی طرف) سے

تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا يُقَالُ لَكَ

(یہ) حکمت والے سزاوار حمد (وثنا یعنی خدا) کی اُتاری ہوئی ہے (اے پیغمبر) تم سے (بھی) وہی بات کہی جاتی ہے

ف کجی پیدا کرنے کے یہ معنے ہیں کہ مروڑ تروڑ کر اپنی خواہش کے مطابق ایسے معنے کلام الٰہی سے نکالنا چاہتے ہیں کہ جو نہ متبادر ہیں اور نہ مقصود شارع کہ یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے اسی طرح کے الحاد سے اہل کتاب نے پیغمبر صاحب کی پیشین گوئیوں کو معدوم کر دیا۔

إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ

جو تم سے پہلے (اور) پیغمبروں سے کہی جا چکی ہے ف بیشک تمہارا پروردگار (گناہوں کا) معاف کرنے والا بھی ہے

وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا

اور اس کی سزا بھی دردناک ہے اور اگر ہم اس کو عربی کے سوا دوسری زبان کا قرآن بناتے تو (یہ کفار مکہ) ضرور کہتے

لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ

کہ اس کی آیتیں (ہماری ہی زبان میں) ہم کو اچھی طرح کھول کر کیوں نہیں سمجھائی گئیں کیا (تعجب کی بات ہے کہ) قرآن کی زبان عجمی (یعنی اوپری) اور (ہماری)

آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي

ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے تو یہ (قرآن سرتاپا) ہدایت اور (امراض روحانی یعنی شرک بداخلاقی کی) شفا ہے اور جو ایمان نہیں رکھتے

آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ

ان کے کانوں (کے حق) میں گرانی اور (ان کی آنکھوں) کے حق میں نابینائی ہے (گویا) یہ لوگ

يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

بڑی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (کہ ان کو کچھ سنائی نہیں دیتا) اور ہم ہی نے

مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

موسیٰ کو (بھی) کتاب (یعنی توراۃ) دی تھی تو اس میں بھی بڑے بڑے اختلاف ہوئے اور (اے پیغمبر) اگر

سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے (قیامت ہی میں فیصلہ کرنے کا) حکم پہلے سے صادر نہ ہوتا تو (ان کے اختلافات کا فیصلہ) کبھی کا کر دیا گیا ہوتا اور (ایسا ہی) یہ لوگ

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿٤٥﴾ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ

قرآن کی نسبت (بھی) شک در شک میں پڑے ہیں (اے پیغمبر) جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے (بھلے کے) لئے

وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٤٦﴾

اور جو برا کرتا ہے تو (اس کا وبال) اسی پر (پڑے گا) اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا

ف یا تو یہ مطلب ہے کہ دین ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اسلام کوئی نیا انوکھا نہیں ہے کہ لوگ اس سے گھبرائیں یا یہ مطلب ہے کہ جو ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کے حق میں کہا ہے کہ ان کو شاعر اور جادوگر اور جھوٹا اور مفتری بنایا ویسی ہی باتیں اس امت کے کافر تمہاری نسبت کہتے ہیں تو تم بھی صبر کرو ۱۲

۵ ع ۱۲ ۱۹

الجزء الخامس والعشرون ٢٥

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ

اُسی کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جاسکتا ہے ف۱ اور نہ پھل ہی

أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ

اپنے گابھوں سے نکلیں اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ وہ جنے مگر (یہ سب کچھ) اُسی (خدا) کے علم (و ارادہ) سے (ہوا کرتا ہے) اور جب قیامت کے دن

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَآءِي ۙ قَالُوٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ﴿٣٨﴾

خدا لوگوں کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ (جن کو تم) ہمارا شریک (ٹھہراتے تھے وہ) ہمارے شریک اب کہاں ہیں وہ جواب دیں گے کہ ہم تو آپ سے عرض کئے دیتے ہیں کہ

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ

اور جن معبودوں کو یہ لوگ پہلے بلایا کرتے تھے اب ان (کے پاس) سے (ایسے) کھوئے جائیں گے (کہ کہیں پتہ نہیں لگے گا) اور وہ لوگ سمجھ لیں گے کہ (اب) ان کے لئے

مِّنْ مَّحِيصٍ ﴿٣٩﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَإِنْ

کہیں جائے گریز نہیں آدمی بہتری کی دعا (مانگنے) سے (کبھی) نہیں اُکتاتا اور اگر

مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٠﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

اُس کو تکلیف پہونچتی ہے تو دل شکستہ (اور) بالکل نااُمید (ہو جاتا) ہے اور اگر اُس کو کوئی تکلیف پہونچ جاتی ہے اور اُس کے بعد ہم اُس کو

مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي ۙ وَمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ

اپنی مہربانی کی لذت چکھا دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا ہو لیا اور میں نہیں سمجھتا کہ (کبھی) قیامت

قَآئِمَةً ۙ وَلَئِنْ رُّجِعْتُ إِلٰى رَبِّيٓ إِنَّ لِي عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

برپا ہو اور اگر مجھکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہوا (بھی) تو اُس کے ہاں (بھی) میرے لئے اچھا ہی (اچھا) ہے

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ۫ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنْ

تو جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (قیامت کے دن) ہم اُن کا بُرا بھلا ان کو ضرور بتادیں گے اور ان کو

عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٤١﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ

عذاب سخت (کا مزہ) چکھائیں گے (سو الگ) اور جب ہم آدمی پر (اپنا فضل و) کرم کرتے ہیں

ف۱ یعنی وہی جانتا ہے کہ کب ہوگی ۱۲

أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ

(تو وہ ہماری طرف سے) مُونہہ پھیر لیتا ہے اور (ہم سے) کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اُس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے ۔

عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر (یہ قرآن) خدا کے ہاں سے آیا ہو اور اس پر بھی تم اُس سے انکار رکھو

مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي

تو جو (ایسی) پرلے درجے کی مخالفت میں پڑا ہو اُس سے بڑھ کر گمراہ (اور) کون ہو سکتا ہے سو عنقریب ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں

الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ

(دنیا کے) اطراف میں (بھی) دکھائیں گے اور اُن کے اپنے درمیان میں (بھی) ف یہاں تک کہ اُن پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) برحق ہے (اے پیغمبر) کیا

بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ

کہ تمہارا پروردگار ہر چیز کا   شاہد (حال) ہے   سنو جی یہ لوگ تو اپنے پروردگار کے حضور میں

مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ﴿٥٤﴾

حاضر ہونے کی طرف سے ہی شک میں پڑے ہیں   سنو جی خدا کا علم اور اُس کی قدرت) ہر چیز پر حاوی ہے

ع ١٠ ٦

سورة الشورىٰ نزلت بمكة الا قل لا اسئلكم الآيات الاربع ثم الزخرف وهي

ثلث وخمسون آية   بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا   مہربان ہے

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ

حم   عسق (اے پیغمبر جس طرح یہ سورت تم پر نازل کی جاتی ہے اسی طرح اللہ جو زبردست (اور) حکمت والا ہے تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف

مِنْ قَبْلِكَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں   وحی بھیجتا رہا ہے   اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

ف فتوحات اسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود اُن کا وطن مکہ ۱۲

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ

اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی (سب سے) بڑا (اور) عالیشان ہے (کچھ) بعید نہیں کہ آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ

(مارے) اُس کی ہیبت کے اپنے اوپر کی طرف سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (ہیں کہ) اپنے پروردگار کی

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ

تعریف کے ساتھ اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور جو لوگ زمین میں (رہتے) ہیں اُن (کے گناہوں) کی معافی مانگا کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ

(گناہوں کا) معاف کرنے والا (اور) مہربان ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا

أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾

(دوسرے دوسرے) کارساز ٹھہرا رکھے ہیں اللہ اُن کا حال دیکھ رہا ہے اور (اے پیغمبر) تم اُن پر کچھ تعینات تو ہو نہیں ف۱

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ

اور اسی طرح عربی زبان کا قرآن ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے نازل کیا ہے تاکہ تم مکے کے رہنے والوں کو

وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ

اور جو لوگ مکے کے آس پاس (بستے) ہیں اُن کو عذاب خدا سے ڈراؤ ف۲ اور نیز روزِ قیامت (کی مصیبت) سے ڈراؤ جس (کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں ف۳

وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

اور کچھ دوزخ میں اور خدا چاہتا تو (سب) لوگوں کا ایک ہی فرقہ بنا دیتا

وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن

لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لے لیتا ہے اور (رہے) نافرمان (تو) اُن کا (اُس دن) نہ کوئی

وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٨﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ

حامی ہوگا اور نہ کوئی مددگار کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں سو اللہ ہی

ف۱ یعنی ہم نے تم کو اُن پر کچھ تعینات نہیں کیا کہ کفر نہ کرنے پائیں تمہارا کام تو فقط سمجھا دینا ہے ۱۲

ف۲ اُمّ القریٰ کے لفظی معنے ہیں دیہات کی ماں یعنی بڑے قصبے یا شہر کو اُم القریٰ کہتے ہیں یا تو اِس وجہ سے کہ لوگ خرید و فروخت کے لئے اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے بچے ماں کی طرف یا اس لئے کہ جب بڑے قصبے میں آبادی زیادہ ہو جاتی ہے تو وہاں کے لوگ دوسری جگہ جا بستے ہیں گویا وہ بڑا قصبہ ماں ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے اُس کے بچے ہیں یہاں اُمّ القریٰ سے مراد مکہ ہے کیونکہ وہ اُس وقت بھی بڑا قصبہ تھا اور مرجع خلائق اور اب بھی بڑا شہر ہے ۱۲

ف۳ روزِ قیامت کے بہت سے نام ہیں یوم الحشر۔ الساعۃ یوم التناد۔ یوم التلاق وغیرہ ایک نام روزِ قیامت کا یوم الجمع بھی ہے۔ اِس لئے کہ لوگ اُس دن حسابِ اعمال کے لئے جمع کئے جائیں گے ۱۲

هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾

کارساز ہے اور وہی مردوں کو جلائے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ

اور جن جن باتوں میں تم لوگ آپس میں اختلاف رکھتے ہو اُس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالے ہے (لوگو!) یہی اللہ تو میرا پروردگار ہے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

میں اسی پر بھروسہ رکھتا اور (ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (وہی) آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا (ہے)

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ

اُسی نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے (یعنی بیبیاں) اور (تمہارے جوڑوں کے علاوہ) چارپایوں کے جوڑے

يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ

اس طرح تم کو روئے زمین پر پھیلاتا رہتا ہے کوئی چیز بھی اُس جیسی نہیں اور وہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) دیکھتا ہے

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ

آسمان و زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اُسی پاس ہیں جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

بیشک وہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے (لوگو!) اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا

وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اُسی رستے کی وحی کی ہے اور اُسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى

اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم

الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

جس (دین) کی طرف مشرکین کو بُلاتے ہو وہ اُن پر بہت ہی شاق گزرتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے انتخاب کر کے

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اپنی طرف کھینچ بلاتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع لاتے ہیں اُن ہی کو اپنے تک (پہنچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے اور (اہل کتاب جو) جدا جدا فرقے (ہوئے تو)

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى

سمجھ آئے پیچھے اپنی باہمی ضد سے ہوئے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہ ہو چکا ہوتا

اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ

(کہ لوگوں کو قیامت تک کی مہلت ہے) تو ان میں (ان کے اختلافات کا) فیصلہ (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا اور جو لوگ اُن کے بعد کتاب (الٰہی) کے وارث ہوئے

بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

(یعنی تمہارے زمانے کے یہود و نصاریٰ) وہ دینِ اصلی کی طرف سے شک و شبہ میں (پڑے) ہیں تو (اے پیغمبر) تم (لوگوں کو) اسی (دین اصلی) کی طرف بلاتے رہو اور (خود بھی)

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جیسا تم سے فرمایا گیا ہے (اس پر) قائم رہو اور ان (یہود و نصاریٰ) کی خواہشوں پر نہ چلو اور (ان سے صاف) کہدو کہ کتاب کی قسم میں سے جو کچھ خدا نے اتارا ہے

مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ

میرا تو سب پر ایمان ہے اور مجھ کو خدا کی طرف سے حکم ملا ہے کہ تمہارے درمیان (تمہارے اختلافات کا) فیصلہ انصاف کے ساتھ کروں (وہی) اللہ (تو) ہمارا پروردگار اور (وہی) تمہارا پروردگار ہے

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ

ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو — ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں — اللہ ہی (قیامت کے دن)

يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ

ہم کو (اور تم کو) ایک جگہ جمع کرے گا اور اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے اور جب (بہت سے لوگ اسلام لاکر) خدا کو مان چکے

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ

تو جو لوگ اس کے بعد اللہ کے بارے میں حجتیں نکال کھڑی کریں تو اُن کے پروردگار کے نزدیک اُن کی حجت پھسپھسی

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿١٦﴾

اور اُن پر (خدا کا) غضب ہے — اور اُن کو سخت عذاب ہونا ہے ۱۶

---

(۱) شرع لکم سے لیکر یہاں تک کا مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ نوح سے لیکر پیغمبر صاحب آخر الزمان تک جتنے پیغمبر آئے وہی ایک دین اسلام لیکر آئے اُن کو اسی کی تبلیغ کا حکم تھا اور انھوں نے اُسی کی تعلیم کی کسی پیغمبر کا اصل دین کسی پیغمبر کے اصل دین سے کسی بات میں مختلف نہیں اور پیغمبروں میں کسی طرح کا تفرقہ و اختلاف نہیں ایک خدا کی پرستش کی سب ہدایت کرتے چلے آئے ہیں سو اگلے پیغمبروں کے اصل دین میں کسی طرح کا اختلاف نہیں اس پر بھی اُن کی امتوں نے کتاب الٰہی نازل ہوئے پیچھے دین میں تفرقہ ڈالا اور یہود و نصاریٰ بن بیٹھے یہ لوگ انبیا کے بعد وارث کتاب الٰہی ہوئے تھے ان کو چاہیے تھا کہ اصل دین پر [illegible] اصل دین کو [illegible] مشرکین [illegible] ۱۲

(۲) اہل عرب تو مشرک تھے مگر یہود و نصاریٰ بھی عرب میں رہتے تھے اور وہ تھے اہل کتاب جب پیغمبر صاحب کے سمجھانے سے اہل عرب مسلمان ہوتے تو اہل کتاب اُن کے دلوں میں پیچ ڈال ڈال کر اُن کو بہکانے آتے چنانچہ انہی اہل کتاب کے بارے میں ہے ۱۲

اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ

اللہ ہی تو ہے جس نے (پیغمبروں کی معرفت) کتابیں اُتاریں (اور وہ سب) برحق (ہیں) اور (وہ بجائے خود) ترازو (ہیں جن سے بھاری اور ہلکا یعنی حق و باطل تولا جاتا ہے) اور (اے پیغمبر) تم کو کیا معلوم

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا

شاید قیامت قریب (ہی آ لگی) ہو — جن کو قیامت کا یقین نہیں — وہ تو اُس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں

وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ

اور جو ایمان والے ہیں وہ اُس سے ڈر رہے ہیں — اور جانتے ہیں کہ قیامت (کا آنا) برحق ہے — سنو جی جو لوگ

يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ

قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بیشک (وہ) پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں — اللہ اپنے بندوں کے ذرا ذرا حال سے واقف ہے

يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ

جس کو (جتنی روزی) چاہتا ہے دیتا ہے — اور وہ بڑا زور آور (اور) زبردست ہے — جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو

الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا

ہم اُس کی کھیتی میں اُس کے لیے برکت دیں گے — اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو

نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ

تو ہم بقدر مناسب اُس کو دنیا دیں گے (مگر) پھر آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں — کیا ان لوگوں (نے خدا کے

شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن

شریک (بنا رکھے) ہیں (اور) اُنھوں نے اُن کے لیے دین کا رستہ ٹھہرا دیا ہے — جس کا

بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ

خدا نے حکم نہیں دیا اور (خدا کی طرف سے) قیامت کا قطعی وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ان میں (ان کے اختلافات کا) فیصلہ (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا اور

الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ

جو نافرمان ہیں اُن کو آخرت میں ضرور عذاب دردناک ہونا ہے — (اے پیغمبر تم) اُس دن ان نافرمانوں کو دیکھو گے کہ

ع ۲ / ۳

مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اُنھوں نے جیسے عمل (دنیا میں) کیئے ہیں اُن (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (چار ونا چار) اُن پر پڑکر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے

الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

نیک عمل (بھی) کیئے وہ باغہائے بہشت کے سبزہ زاروں میں ہونگے جو کچھ اُن کو درکار ہوگا اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لئے (موجود) ہوگا

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ

یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے (اور) یہی (تو) وہ (نعمت) ہے جس کی خوشخبری خدا اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا

جو ایمان لائے (اور ایمان کے علاوہ) اُنھوں نے نیک عمل بھی کیئے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی مزدوری تو مانگتا نہیں

إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا

مگر رشتے ناطے کی محبت (تو قائم رکھو) اور جو شخص نیکی کرے گا اُس کے لئے ہم اُس (کی نیکی) میں اُور زیادہ خوبی پیدا کر دیں گے

حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى

(کیونکہ) اللہ گناہوں کا بخشنے والا قدر دان ہے (اے پیغمبر) کیا (یہ لوگ تمھاری نسبت) کہتے ہیں کہ اس شخص نے (قرآن کے بارے میں)

اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ

خدا پر جھوٹا بہتان باندھا ہے سو (اس صورت میں) خدا تو اس بات پر قادر ہے کہ اگر چاہے تو تمھارے دل پر مہر لگا دے (اور تم ایسے کلام بنانے کا ارادہ ہی کر سکو) مگر

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

جھوٹ کو مٹاتا اور حق کو جماتا ہے (اور وہ (لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے بھی واقف ہے

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اُن کی خطاؤں سے در گزر کرتا ہے

عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ

اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اُن سے واقف ہے اور

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ ط

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اُن کی دعائیں قبول کرتا اور اپنے فضل سے اُن کو (استحقاق سے) بڑھ کر (ثواب) دیتا ہے

وَالْكٰفِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝۲۶ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

اور جو لوگ منکر ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے ۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے (اُن کی) روزی فراخ کر دے

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءُ ط إِنَّهٗ

تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ بقدر مناسب (ہر ایک کی) جتنی (روزی) چاہتا ہے اُتارتا ہے کیونکہ وہ

بِعِبَادِهٖ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝۲۷ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ

اپنے بندوں (کی ضرورتوں) سے خبردار (اور اُن کے حال کا) نگراں ہے اور وہی تو ہے کہ لوگوں (کو بارش کی طرف) سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے تو وہ اُن کے

مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝۲۸ وَمِنْ آيٰتِهٖ

نا اُمید ہوئے پیچھے مینہ برساتا اور اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ط وَهُوَ

آسمان وزمین کا پیدا کرنا ہے اور نیز اُن جانداروں کا جو اُس نے آسمان وزمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ

الربع ع ۳ ۴

عَلٰى جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝۲۹ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ

جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) اُن کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ط ۝۳۰ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

تو تمھارے اپنے کرتوت سے اور خدا (تمھارے) بہت سے قصوروں سے درگزر کرتا ہے ورنہ تم

فِي الْأَرْضِ صلے وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۳۱ وَ

(روئے) زمین پر (کسی طرف بھاگ کر خدا کو) ہرا تو سکتے ہی نہیں اور خدا کے سوا نہ کوئی تمھارا کارساز ہے اور نہ کوئی (حامی و) مددگار اور

مِنْ آيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝۳۲ ط إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (بادبانی) جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (اُونچے اُونچے دکھائی دیتے) ہیں خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

(تو) ہمیں سمندر کی سطح پر ٹھہرے کے ٹھہرے رہ جائیں جتنے (بندے) صبر (و) شکر کرنے والے ہیں اُن کے لئے جہازوں کے ہر طرف کو دوڑے دوڑے پھرنے میں بھی قدرت

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

یا (چاہے تو زور کی ہوا چلا دے اور اہل جہاز کی بدکرداریوں کے بدلے میں جہازوں کو (طوفان سے) تباہ کرے (تو بعض غرق ہوں) اور بہتیروں (کے قصور) سے درگزر کرے

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ

جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں کٹ حجتیاں کیا کرتے ہیں (جہاز کی تباہی کے وقت) جان لیں کہ اب اُن کو کہیں بھی جائے گریز نہیں **ف۱** تو (لوگو) تم کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے

مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

(وہ) دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) ساز و سامان ہے اور جو (اجر) خدا کے ہاں ہے (وہ اس سے) کہیں بہتر اور پائدار ہے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

(مگر اُن (ہی) لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ) اپنے پروردگار پر بھی بھروسہ رکھتے ہیں اور جو

كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جب اُن کو غصہ آجاتا ہے تو (لوگوں کی خطاؤں سے) درگزر کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ

جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اُن کے (جتنے) کام (ہیں)

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ

آپس کے مشورے (سے ہوتے) ہیں اور ہم نے جو اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے (غیور) ہیں

اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ

کہ جب اُن پر (کسی طرف سے) بے جا زیادتی ہوتی ہے تو وہ (واجبی) بدلہ لے لیتے ہیں اور بُرائی کا بدلہ ہے

سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ

ویسی ہی بُرائی (اس پر بھی) جو معاف کر دے اور صلح کرے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے

الربع

ترتیب آیات (مطلب) ... (مضمون ہے)

(مگر وہ باوجود جہاز کی تباہی کے کسی طرح نہ بچ جائیں)

ف۱ کٹ حجتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ لوگ ہر ایک کام کو اپنی تدبیر کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں جہاز تباہی میں آئے اور کوئی تدبیر پیش رفت نہ ہو تو سمجھیں کہ سب کچھ خدا کے حکم سے ہو رہا ہے اور آدمی عاجز ہے ۱۲

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۴۰) وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ

بیشک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور کسی پر ظلم ہوا ہو اور وہ اُس کے بعد بدلہ لے تو یہ لوگ (معذور ہیں)

مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ (۴۱) إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ

ان پر کوئی الزام نہیں ف۱ الزام (ہی) تو اُنھیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے

النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

اور ناحق (ناروا) ملک میں (لوگوں پر) زیادتی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ (۴۲) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ

عذاب دردناک ہونا ہے اور البتہ جو شخص صبر کرے اور (دوسرے کی خطا) بخشدے تو بیشک یہ بڑی ہمت کے

عَزْمِ الْأُمُورِ (۴۳) وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ

کام ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر اُس کا کوئی یار و مددگار نہیں

ع ۴ ۱۴ ۵

بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ

اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تم ظالموں کو دیکھوگے کہ جب عذاب کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے (تو حسرت سے) کہیں گے کہ بھلا (دنیا میں)

إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ (۴۴) وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ

پھر لوٹ چلنے کی بھی کوئی سبیل ہے اور تم اُن لوگوں کو دیکھوگے کہ دوزخ کے روبرو لائے جائیں گے اور مارے ذلت کے جھکے ہوئے

الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

(اور) کن انکھیوں سے دیکھتے (جاتے) ہونگے اور (اُس وقت) ایمان والے کہیں گے

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ

کہ حقیقت میں (بڑے) بدنصیب تو وہ ہیں جنھوں نے (آج) قیامت کے دن اپنے آپ کو (بھی) تباہ کیا اور اپنے گھر بار کو (بھی)

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ (۴۵)

سنو جی! ظلم کرنے والے ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے

ف۱ سبیل کے معنے تو رستے کے ہیں۔ جس کا مرادف ہے ہمارے ہاں صورت طریق اور اُس کا مضاف الیہ ہے محذوف۔ مثلاً الزام کی کوئی صورت۔ مواخذے کی کوئی صورت۔ بازپرس کی کوئی صورت اور اصل میں مراد ہے مضاف الیہ اس لئے ہم نے الزام کو مراد سمجھ کر مضاف کا قائم مقام کر لیا ہے۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ

اور خدا کے سوا اُن کے کوئی حمایتی نہ ہونگے کہ اُن کی مدد کریں اور جس کو

يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ

خدا گمراہ کرے اُس کے لئے (نجات کا) کوئی رستہ ہی نہیں (لوگو!) اُس دن کے آنے سے پہلے

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ

جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے پروردگار کا کہنا مانو کہ اُس دن نہ تو تم کو کہیں پناہ ہوگی

يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی کرتے بن پڑے گا تو (اے پیغمبر) اگر (اتنے سمجھانے پر بھی یہ لوگ) روگردانی کرتے رہیں تو

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا

ہم نے تم کو اُن پر کچھ داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں تمہارے ذمے تو (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور جب ہم

أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

آدمی کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو اُن کے اپنے ہی کرتوت کے

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

بدلے میں کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے تو (خدا کی شکایت کرنے لگتے ہیں اور) انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے آسمان اور زمین کی سلطنت

وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَ

اللہ ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت کرتا ہے اور

يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ

جس کو چاہتا ہے (نرے) بیٹے عنایت کرتا ہے یا بیٹے اور بیٹیاں (ملا کر) اُن کو دونوں قسم کی اولاد دیتا ہے

وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ

اور جس کو چاہتا ہے ایسا بے نام و نشان (کہ اُس کے اولاد ہی نہیں ہوتی (اور وہ (اولاد کی مصلحت سے) واقف (اور مرد و زن بنانے پر) قادر ہے اور

لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ

کسی آدمی کی تاب نہیں کہ خدا اُس سے (دو بدو ہوکر) کلام کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا

رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ

کسی فرشتے کو اُس کے پاس بھیجدیتا ہے اور وہ خدا کے حکم سے جو اُس کو منظور ہوتا ہے (پیغام خدا) پہنچا دیتا ہے بیشک خدا عالی شان (اور) حکمت والا ہے اور (اے پیغمبر)

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ

ہم نے اپنے حکم سے (دین کی) جان (یعنی یہ کتاب) تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی ہے ف۱ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے

وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا

اور نہ (یہ جانتے تھے کہ) ایمان (کس کو کہتے ہیں) مگر ہم نے قرآن کو ایک نور بنا دیا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اُس کے ذریعے سے (دین کا) رستہ

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ

اور (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تم (تو لوگوں کو) سیدھا ہی رستہ دکھاتے ہو (یعنی) اُس خدا کا رستہ کہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے سنو جی! خدا ہی سب کاموں کا مرجع (اخیر) ہے ف۲

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْاَحْقَافِ وَنَزَلَتْ بَعْدَ الشُّوْرٰى اٰيٰتُهَا تِسْعٌ وَّثَمٰنُوْنَ اٰيَةً

سورۂ ۴۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

حٰم (اس کتاب (یعنی قرآن) کی قسم ہے جس کے مطالب صاف اور واضح ہیں کہ ہم نے اِس کو (صاف اور سلیس) عربی (زبان کا) قرآن بنایا ہے

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

تاکہ تم (لوگ اسکو) سمجھو (اور) یہ (قرآن) ہمارے ہاں اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود ہے اور) بڑے پایہ کی

ف۱ مفسرین نے روح کے دو معنے بیان کیے ہیں بعض نے روح القدس یعنی جبریل۔ تو انھوں نے اوحینا کے معنے ارسلنا کر دیے ہیں کہ ہم نے اپنے حکم سے روح الامین یعنی جبریل کو تمھاری طرف بھیجا اور بعض نے روح سے قرآن مراد لیا ہے کہ وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے یا حیوۃ ابدی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ہم نے اس معنی کا لحاظ کر کے دین کی جان ترجمہ کیا کہ دین جو لوگوں کے اختلافات اور تصرفات سے مردہ ہو گیا تھا قرآن نے اس میں پھر روح پھونک دی ۱۲

ف۲ یعنی بندوں کے تمام اعمال نیک و بد اسی کے حضور میں پیش ہونگے اور وہی ان کی جزا یا سزا دے گا یا یہ کہ جتنے واقعات دنیا میں ہوتے ہیں سب کا سبب خدا ہے اور سلسلہ اسباب اسی پر جا کر ختم ہوتا ہے ۱۲

ع ۵ / ۱۰ / ٦

مع ۱۱

حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾

(اور حکمت (و دانائی) کی کتاب قرار دی گئی) ہے کیا اس وجہ سے کہ تم لوگ حد سے باہر ہو گئے ہو ہم (تمہاری اصلاح سے) بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا

اور اگلے لوگوں میں ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے اور (ان کا بھی یہی حال تھا کہ) جو پیغمبر ان کے پاس آتا اَدبدا کر اس کی

كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا

ہنسی ہی اڑاتے پھر (آخر کار) ہم نے ان کو کہ وہ ان (کفار مکہ) سے کہیں زور آور تھے ہلاک کر مارا

وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

اور (دنیا میں) ان اگلے لوگوں کے افسانے چل پڑے اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ (بھلا) آسمان و زمین کو

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي

کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ان کے پیدا کرنے کو اسی (خدائے) زبردست دانا (وبینا) کی طرف منسوب کریں گے **ف** جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

زمین کو تم لوگوں کے لئے فرش بنایا ہے اور تمہارے (چلنے کے) لئے اس میں رستے نکالے ہیں تاکہ تم

تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ

(اپنی منزل مقصود کو) پونہچو اور (وہی تو ہے) جس نے ایک انداز سے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا ہے

فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي

پھر ہم ہی اس پانی کے ذریعے سے مرے ہوئے (یعنی پڑتی پڑے ہوئے) شہر کو جلا اٹھاتے ہیں اسی طرح تم لوگ بھی قیامت کے دن قبروں سے نکالے جاؤ گے اور

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ

ہر قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں اور تمہارے لئے کشتیاں

وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ

اور چوپائے بنائے ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو کہ تم ان کی پیٹھ پر (اچھی طرح اطمینان سے) بیٹھ جاؤ

ف یہ مضمون قرآن میں کئی جگہ کہیں صرف آسمان و زمین کے پیدا کرنے کا مذکور ہے کہیں آسمان و زمین کے ساتھ آفتاب و مہتاب کا بھی اور کہیں پانی برسانے کا کہیں اور اور باتوں کا جو انسان کے اختیار سے خارج ہیں خلاصہ ان مضامین کا یہ ہے کہ اگرچہ انسان کسی وقت خدا سے انکار بھی کرتا ہے لیکن اگر اس کو وہ واقعات یاد دلائے جائیں جو جنس بشر کی قدرت سے باہر ہیں تو چار و ناچار اس کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ تصرفات خدا کے ہیں چنانچہ اس مقام پر مقصود یہی ہے کہ ان سے آسمان و زمین کی پیدائش کی نسبت سوال کر کے ان سے خدا کا اقرار کرایا جائے باقی صفات تفصیلی جو مذکور ہیں منکروں کا مقولہ نہیں ہے بلکہ خود خدا نے اپنی صفات کو بیان فرما دیا ہے اور صرف ذات کا اقرار کرنا اور ذات مع صفات کا اقرار کرنا دونوں کا نتیجہ واحد ہے اسی مطلب کے لحاظ سے ہم نے ترجمے کی شان کسی قدر بدل دی ہے ۱۲

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ

پھر جب (اطمینان سے) تم ان پر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور (اُس کا) شکر ادا کرو کہ پاک ہے

الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم (تو) ایسے طاقتور نہ تھے کہ ان کو (اپنے) قابو میں کر لیتے اور بیشک ہم کو اپنے پروردگار کی طرف

لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنْسَانَ

لوٹ کر جانا ہے اور لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (فرشتوں کو) اُس کا لخت (جگر یعنی اولاد) قرار دے رکھا ہے کچھ شک نہیں کہ انسان

لَكَفُورٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفٰكُمْ بِالْبَنِينَ

کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے ف کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے (آپ تو) بیٹیاں لیں اور تم کو بیٹے دے کر نوازا

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

اور حالانکہ جب ان لوگوں میں سے کسی کو اس چیز کے ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے (یعنی بیٹی کی) جس کی تہمت یہ (خدائے) رحمٰن پر رکھتا ہے تو (مارے غصے کے) اندر ہی اندر

وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَنْ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾

تاؤ کھا کر اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے کیا (بیٹی ذات) جو زیوروں میں نشو و نما پائے اور (کوئی جھگڑا آپڑے تو) جھگڑتے وقت (اچھی طرح) اظہار مطلب نہ کر سکے

وَجَعَلُوا الْمَلٰئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا

اور ان لوگوں نے فرشتوں کو (کہ وہ بھی اور مخلوقات کی طرح خدائے) رحمٰن کے بندے ہیں عورت ذات قرار دے رکھا ہے کیا جس وقت خدا نے فرشتوں کو پیدا کیا یہ لوگ

خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾

موجود تھے (یا یوں ہی بادہوائی باتیں بناتے ہیں) ان کا (یہ) مقولہ قلمبند کیا جا رہا ہے اور (قیامت میں اس کی) ان سے باز پرس ہوگی

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۗ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ

اور کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے ان کو معاملۂ تقدیر کی کچھ

عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِنْ

خبر تو ہے نہیں نری اٹکلیں دوڑا رہے ہیں یا ان کو ہم نے

ف جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا سے لیکر لِتَسْتَوُوا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ تک خدا نے اپنے چند احسان عام بیان فرمائے تو اُن نعمتوں کا شکر چاہتا ہے کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کی جائے لیکن جو لوگ خدا کو صاحب اولاد ٹھہراتے ہیں وہ حمد و ثنا کی جگہ خدا کی مذمت یعنی شکر کی جگہ ناشکری کرتے ہیں ۱۲

ع ١٥

ف عورتوں کو خدا نے ایسا ضعیف القلب پیدا کیا ہے کہ مجامع عام میں اُن سے گفتگو تک کرتے بن نہیں پڑتی اور یہ اُن کا خلقی نقصان ہے۔ چنانچہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے انگریز اپنی بیبیوں کو دربار میں لئے پھرتے ہیں اور لوگ ان سے خوشامد کے اُن بیبیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اُن کی خدمات لیا کرتے ہیں مگر اُن عورتوں سے کچھ بھی کہتے نہیں بن پڑتا۔ ہاں اُن کے شوہر اُن کی طرف سے جواب بھی دیتے ہیں شکریے بھی ادا کرتے ہیں ۱۲

قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

پہلے سے کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ یہ اُس کی دلیل پکڑتے ہیں (نہیں) بلکہ (یہ تو یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا

ایک طریقے پر پایا اور اُنہی کے قدم بقدم ہم بھی ٹھیک رستے چلے جا رہے ہیں اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے تم سے

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ

پہلے جب کبھی کسی گاؤں میں کوئی (پیغمبر) ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا (انہیں) کے قدم بقدم ہم بھی اُن کی پیروی کر رہے ہیں (اس پر اُن کے پیغمبر نے اُن سے) کہا کہ

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

جس طریقے پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اگر میں اُس سے کہیں سیدھا رستہ (یعنی دین حق) لیکر تمہارے پاس آؤں تو بھی (تم اسی پرانے ڈھرے پر چلے جاؤ گے) وہ بولے

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اُس کو ماننے والے ہیں نہیں آخر کار ہم نے اُن سے اُن کی سرکشی کا بدلہ لیا تو (اے پیغمبر) دیکھو کہ (پیغمبروں کے)

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور ایک وقت (وہ بھی تھا) کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو مجھکو تو

بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾

اُن سے کچھ سروکار نہیں مگر (ہاں مجھکو اُس خدا سے سروکار ہے) جس نے مجھکو پیدا کیا سو وہی مجھکو راہ راست (بھی) دکھائے گا

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور اُنھوں نے اِس (عقیدۂ توحید) کو (وصیت وغیرہ سے) ایسا مستحکم کیا کہ (بابت مدتوں) اُن کی نسل میں باقی چلی آئی ف۱ (اسے) اُن کی غرض یہ تھی کہ لوگ (خدائے واحد کی طرف) رجوع ہیں

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ

مگر اہل عرب باوجودیکہ اُن ہی کی نسل ہیں ہم نے اُن کو اور اُن کے باپ دادوں کو دنیا میں سایا بسایا (تو یہ دین ابراہیم سے غافل ہوگئے اور لگے شرک کرنے یہاں تک

ع ۲ ۸

ف۱ خطوط ہلالی میں ہم نے جو کچھ بڑھایا ہے وہ پہلے پارے کے اخیر رکوع سے لیا ہے جہاں فرمایا ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۱۲

رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ

پیغمبر آموجود ہوا جو (وہی توحید) صاف طور پر (ان کو) سمجھاتا ہے اور جب اِن کے پاس (دینِ) حق آیا تو لگے کہنے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو

كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ

نہیں مانتے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (ان) دو بستیوں (یعنی مکے اور طائف) سے کسی بڑے آدمی پر قرآن

الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا

کیوں نہ نازل کیا گیا (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ تمھارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری) کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ سو

بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ

دنیا کی زندگی میں تو ان کی روزی ان میں ہم تقسیم کرتے ہیں اور ہم نے (دنیاوی) درجوں کے اعتبار سے ان میں

بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

ایک کو ایک پر ترجیح دی ہے تاکہ اُن میں ایک کو ایک (اپنا) محکوم بنائے رہے اور جو مال و متاع یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں تمھارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری تو)

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

اُس سے کہیں بہتر ہے (تو وہ بدرجۂ اولیٰ ہمارے ہاتھ میں رہنی چاہیئے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے

لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ

تو (ساز و سامانِ دنیا ہمارے ہاں اس قدر حقیر ہے کہ) جو لوگ منکرِ (خدائے) رحمٰن ہیں اُن کے لئے اُن کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کرا دیتے اور (چھتوں کے

عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا

کہ اُن پر چڑھتے (اُترتے) اور (چاندی ہی کے) اُن کے گھروں کے دروازے (کر دیتے) اور (چاندی ہی کے) تخت کہ اُن پر (مزے سے)

يَتَّكِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ

تکیے لگا لگا کر بیٹھتے اور (چاندی ہی نہیں بلکہ سونے کے بھی) اور (پھر بھی) یہ تمام (ساز و سامان) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾

اور (مقامِ) آخرت تمھارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں (ہی) کے لئے ہے ف

ع ۳ / ۱۰ / ۹

ف اس آیت میں دنیاوی ساز و سامان کی بے حقیقتی اس طرح پر ظاہر کی گئی ہے کہ خدا چاہتا تو کافروں کو یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی سونے میں مڑھ دیتا اور چاندی سونے کو اُن کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا مگر صرف اس مصلحت سے کہ کہیں لوگ دنیا کی فارغ البالی کو موجبِ رضامندیِ خدا نہ سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا ورنہ خدا کی نظر میں ساز و سامان دنیا کی کچھ بھی وقعت نہیں اس کی وقعت کچھ ہے تو ان احمقوں کی نظروں میں ہے جو خدا کو نہیں مانتے اور فکرِ عاقبت سے غافل ہیں ۱۲

النصف

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

اور جو شخص (خدا کی) رحمن کی یاد سے اغماض کیا کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیا کرتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ رہتا ہے

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور باوجودیکہ شیاطین گنہگاروں کو راہ (خدا) سے روکتے رہتے ہیں تاہم گنہگار (اپنے تئیں) خیال کرتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ

یہاں تک کہ جب گنہگار قیامت کے دن ہمارے حضور میں حاضر ہوگا تو وہ اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا

فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي

تو شیطان بھی آدمی کا کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور (گنہگارو) جبکہ تم نے (دنیا میں) نافرمانیاں کی ہیں تو یہ بات تمہارے کچھ بھی بکار آمد نہ ہوگی

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ

کہ تم اور شیاطین ایک ساتھ عذاب میں ہو ف۱ تو (اے پیغمبر) کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو یا اندھوں کو

وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

اور اُن کو جو صریح گمراہی میں پڑے ہیں راہ پر لا سکتے ہو تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) اٹھا بھی لیں تو بھی ہم کو ان (کافروں) سے تو ضرور

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

بدلہ لینا ہی یا (تم کو زندہ رکھیں اور) ان کے ساتھ جو (عذاب کا وعدہ) ہم نے ان پر نازل کر کے تم کو لا دکھائیں تو (اس میں بھی کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ) ہم کو ان پر (ہر طرح کی) قدرت حاصل ہے

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

تو (اے پیغمبر قرآن) جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے اس کو خوب مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ

اور یہ (قرآن) تمہارے اور تمہاری قوم کے حق میں نصیحت ہے اور آگے چل کر تم (سب) سے (اس کی بابت) باز پرس ہونی ہے اور (اے پیغمبر)

مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ

تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھ دیکھو ف۲ کیا ہم نے

ف۱ انسان کی طبیعت کا تقاضا ہے کہ وہ کسی شریک مصیبت دیکھ کر کسی قدر تسلی پاتا ہے جیسے کہا کرتے ہیں کہ مرگ انبوہ جشنے دارد دوزخیوں کو یہ تسلی بھی نصیب نہ ہوگی ۱۲

ف۲ یعنی اُن کے معتقدات جو اُن کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں دیکھو اُن کو دیکھنا گویا پیغمبروں سے پوچھنا ہے ۱۲

ع ۱۰ / ۴

الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى

(خدائے) رحمٰن کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود ٹھہرا دیئے تھے کہ اُن کی پرستش کیجائے اور ہم ہی نے موسٰی کو (بھی) اپنے معجزے دیکر

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا

فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو (موسٰی نے اُن لوگوں سے) کہا کہ میں پروردگارِ عالم کا بھیجا ہوا ہوں تو جب

جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ

(موسٰی) ہمارے معجزے لے کر اُن پاس آئے تو بس وہ لگے معجزوں کی ہنسی کرنے اور ہم جو معجزہ اُن کو دکھاتے تھے

اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ

وہ دوسرے معجزے سے (جو اُن کو دکھایا جا چکا تھا) بڑھ کر ہی ہوتا تھا اور ہم نے اُن کو مُبتلائے عذاب (بھی) کیا کہ (اب بھی) یہ لوگ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

باز آئیں اور اُن لوگوں نے (عذاب آئے پر موسٰی سے) کہا کہ اے جادوگر تیرے پروردگار نے جو تجھ سے (تیری دعا قبول کرنے کا) وعدہ کر رکھا ہے

عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

اُس کے آسرے پر ہمارے لئے اُس سے دعا کر (تیری دعا سے عذاب ٹل گیا تو) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم نے اُن (لوگوں) پر سے عذاب کو رفع دفع کر دیا

اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ

تو بس وہ لگے (اپنا) عہد توڑنے اور فرعون نے اپنے لوگوں میں اس بات کی منادی کرا دی کہ لوگو!

اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ

کیا ملکِ مصر ہمارا نہیں اور (تم دیکھ ہی رہے ہو) یہ نہریں ہمارے (ایوانِ شاہی کے) تلے (پڑی) بہ رہی ہیں

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ

کیا تم کو (یہ باتیں) نہیں سوجھتیں تو ہم اس (شخص) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے اور اُس سے بات بھی اچھی طرح نہیں کرتے بن پڑتی (بدرجہا) بہتر ہیں ف۱

وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

(اور اگر موسٰی ہم سے بہتر ہوتا) تو اُس کے لئے سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اُترے ف۲

ف۱ چونکہ حضرت موسٰیؑ کی زبان میں لکنت تھی اور اس وجہ سے وہ اچھی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تھے اور اسی لئے انھوں نے ہارون علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیا تھا جیسا کہ دوسرے مقام پر قرآن میں مذکور ہے۔ فرعون نے اسی بات کا اُن کو طعنہ دیا ۱۲

ف۲ فرعون کے اعتراض کا خلاصہ یہ تھا کہ موسٰی کی دنیاوی حالت درست کیوں نہیں سونے کے کنگن کا ہونا مالدار ہونے کی دلیل ہے اب بھی بادشاہ کثرت سے سونے اور جواہرات کا استعمال کرتے ہیں ۱۲

أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ

یا فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آئے ہوتے غرض (ایسی باتیں بنا کر) فرعون نے اپنے لوگوں کو پھسلا لیا

فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا

اور وہ اس کے کہنے میں آگئے وہ کچھ تھے ہی نافرمان لوگ پھر جب ان لوگوں نے (اپنی نافرمانیوں سے) ہم کو غصہ دلایا

انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو ڈبو دیا اور ان کو گیا گزرا کر دیا اور آنے والی نسلوں کے لئے (ان کو) ضرب المثل (بنا دیا)

لِّلْآخِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ

اور (اے پیغمبر) جب مریم کے بیٹے (مسیح) کی مثال بیان کی گئی تو بس تمہاری قوم کے لوگ اس کو سن کر ایک دم سے

يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا

کھل کھلا پڑے اور لگے کہنے کہ (اس صورت میں) ہمارے معبود اچھے (ہیں) یا عیسیٰ ان لوگوں نے عیسیٰ کی مثال جو تمہارے سامنے (بیچ میں) لا ڈالی تو صرف

جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

کٹ حجتی کے طور پر (لا ڈالی) بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں (ہی کچھ) جھگڑالو عیسیٰ (بھی) بس ہمارے ایک بندے تھے کہ ہم نے (ان کو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرما کر) ان پر احسان کیا تھا

وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم

اور بنی اسرائیل کے لئے ان کو (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنا دیا تھا اور ہم چاہتے تو تم میں سے

مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا

فرشتے پیدا کر دیتے کہ وہ زمین میں تمہاری جگہ آباد ہوتے ف۱ اور البتہ عیسیٰ (بھی) قیامت کی ایک دلیل ہیں ف۲ تو

تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَ

(اے پیغمبر ان سے کہدو کہ) تم لوگ قیامت (کے آنے) میں شک نہ کرو اور میرے کہے پر چلو یہی سیدھا رستہ ہے اور

لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾

ایسا نہ ہو کہ تم کو شیطان (اس رستے سے) روک دے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

ع ۵ / ۱۱

ف۱ قرآن میں ایک جگہ مشرکین کو خطاب کر کے فرمایا ہے إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور خدا کے سوا جن چیزوں کو پوجتے ہو وہ سب دوزخ کا ایندھن ہو گے۔ اس پر ایک مشرک بول اٹھا کہ اس سے تو فرشتوں کا اور ان پیغمبروں کا جن کو لوگ پوجتے ہیں اور از انجملہ عیسیٰ کا دوزخی ہونا لازم آیا، اور جب بت اور فرشتے اور پیغمبر اس جرم کی پاداش میں دوزخی ہوں گے کہ لوگوں نے ان کی پرستش کی تو فی الحقیقت بت بہتر ہیں کیونکہ پتھر آگ میں جھونک دو تو اس کو کیا تکلیف معلوم۔ خدا نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمہاری کج بحثیاں ہیں اور در واقع ان کا کہنا داخل کٹ حجتی تھا اس لئے کہ فرشتے اور پیغمبر آیت میں کسی طرح داخل نہیں کیونکہ لفظ ما ذوی العقول کے واسطے نہیں بولا جاتا یعنی اس آیت سے صرف بت مراد تھے رہے مثلاً عیسےٰ وہ نہ تو مشرکین کی سمجھ کے مطابق بتوں کی طرح کے ہیں اور نہ نصاریٰ کے عقیدے کے موافق خدا یا ابن اللہ ہیں بلکہ وہ بھی ایک بندے ہیں جن کو مثل اور پیغمبروں کے خدا نے نبوت سے سرفراز فرمایا تھا اور معمولی توالد تناسل کے قاعدے سے فرشتوں اور عیسیٰ کا پیدا نہ ہونا خدا کی قدرت کے سامنے کچھ بات نہیں وہ چاہے تو آدمیوں میں سے فرشتے پیدا ہونے لگیں ۱۲

ف۲ یعنی جو خدا عیسےٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ قیامت میں مردوں کو جلا اٹھائے۔ یا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا قرب قیامت کی دلیل ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے ۱۲

وَلَمَّا جَآءَ عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ

اور جب عیسیٰ معجزے لے کر آئے تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمھارے پاس دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں

وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾

اور (میرے آنے کا ایک) مقصد یہ (بھی) ہے کہ بعض باتیں جن میں تم (لوگ) اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾

بیشک اللہ ہی میرا اور تمھارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی (دین کا) سیدھا رستہ ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ

تو ان ہی میں سے (بہت سے) لوگ (ان سے) اختلاف کرنے لگے تو جو لوگ سرتابی کرتے ہیں روز قیامت کے عذاب دردناک کے اعتبار سے

عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً

ان (کے حال) پر سخت افسوس ہے — کیا یہ لوگ قیامت ہی کے منتظر ہیں — کہ یکایک ان پر آ جائے

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

اور ان کو خبر بھی نہ ہو — جو لوگ آپس میں دوستیاں رکھتے ہیں اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے

اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾

مگر پرہیزگار ف۱ (ہم ان سے کہیں گے کہ) ہمارے بندو! آج تم کو (نہ تو کسی طرح کا) خوف ہے اور نہ تم (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہو گے

ع ١١ / ١٢

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

(یعنی) جو لوگ (دنیا میں) ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرماں بردار رہے (ہم ان سے فرمادیں گے کہ)

اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ

تم اور تمھاری بیبیاں عزت (و اکرام) کے ساتھ جنت میں جا داخل ہو — ان پر

مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ

سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا — اور جس چیز کو ان کا جی چاہے — اور

ف۱ یعنی دنیا کی دوستیاں جو دنیا کے ساتھ تھیں وہ تو کٹی ہوئی ہوں گی مگر پرہیزگار تو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ خدا کے واسطے کی دوستی رکھتے ہیں ایسی دوستیاں آخرت میں بھی باقی رہیں گی ۔

تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ

(جو ان کی نظروں میں بھلی معلوم ہو بہشت میں ان کے لئے موجود ہوگی اور (ان کو مژدہ سُنا دیا جائے گا کہ تم ہمیشہ) ہمیشہ اس میں رہوگے اور یہ جنت کی میراث جو

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا

تم کو ملی ہے تو ان (نیک اعمال) کے عوض میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو ف۱ یہاں تمہارے لئے کثرت سے میوے (موجود) ہیں جن میں سے

تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ

کھا رہے ہو البتہ گنہگار ہمیشہ عذاب جہنم میں رہیں گے جو (کبھی) اُن پر سے ناغہ نہ ہوگا

عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

اور وہ اُسی (عذاب) میں ناامید (اور دل شکستہ) رہیں گے اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ (ہماری جناب میں گستاخیاں کرکے) اُلٹے یہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۗ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾

ظلم کرتے رہے ف۲ اور (دوزخی داروغہ جہنم کو) آوازیں دیں گے کہ اے مالک (تم ہی کوئی ایسی تدبیر کرو کہ کہیں) تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کر چکے ف۳ وہ جواب دیگا کہ تم کو (اسی حال میں)

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا

(اے کفار) ہم نے تمہارے پاس (دین) حق بھیجا ہے لیکن تم میں اکثر کا حال یہ ہے کہ وہ حق (بات) سے چڑتے ہیں کیا ان لوگوں نے کوئی (اور) بات ٹھان رکھی ہے

اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ

تو (سمجھ رکھیں کہ) ہم نے بھی ٹھان رکھی ہے ف۴ یا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے

بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا

ضرور سنتے ہیں اور (سننے کے علاوہ) ہمارے فرشتے ان کے پاس (تعینات ہیں کہ وہ) ان کی سب باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے پیغمبر) کہو کہ اگر (بالفرض خدائے) رحمٰن کے

اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ

سب سے پہلے (اُس کی) عبادت کرنے کو میں (حاضر) ہوں جیسی جیسی باتیں یہ لوگ خدا کے بارے میں بناتے ہیں اُن سے آسمان و زمین کا مالک عرش (بریں) کا مالک

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

پاک ہے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کو پڑے بکنے اور کھیل کرنے دو یہاں تک کہ جس روز کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی روز قیامت)

ف۱ جنت کو میراث اس وجہ سے فرمایا کہ سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں رہے اور وہی اُن کا اصلی گھر تھا۔ ہم سب لوگ آدم کے رشتے سے بہشت کے وارث ہیں۔ بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک عمل کریں ۱۲

ف۲ اس جملے کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خدا پر ظلم کرتے رہے اور حدیث میں آیا ہی ہے ظلمنی عبدی۔ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی خدا پر ظلم کرنا ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنی بدکرداری سے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے اور اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلہاڑی مارتے رہے ۱۲

ف۳ مالک ایک فرشتے کا نام ہے جو جہنم پر مسلط ہے ۱۲

ف۴ مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے دل میں کچھ شرارت کرنے کی ہے مثلاً یہ کہ پیغمبر پر دست درازی کریں یا ان کو جلاوطن کرنا چاہیں تو ہم نے اس شرارت کا توڑ سوچ رکھا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پیغمبر صاحب مجبور ہو کر ہجرت کر گئے اور پھر انھیں کو خدا نے اہل مکہ پر فتح دی چنانچہ اسی کے ہم معنے ایک آیت دوسری جگہ بھی ہے ام یریدون کیدا فالذین کفروا ہم المکیدون ۱۲

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي

ان کے سامنے آموجود ہو (اُس وقت ان پر ساری حقیقت کھل جائے گی) اور وہی (معبود برحق) ہے کہ آسمان میں بھی اُسی کی بندگی ہے اور

الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ

زمین میں بھی اُسی کی بندگی ہے اور وہ حکمت والا (اور سب چیزوں کا) جاننے والا ہے اور بڑی بابرکات ہے وہ ذات کہ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ

آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب جگہ اُسی کی بادشاہت ہے اور قیامت کی خبر بھی اُسی کو ہے اور تم (سب) کو اُسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا

لوٹ کر جانا ہے۔ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو سفارش (تک) کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے ہاں

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ

جو لوگ صدق دل سے حق بات یعنی کلمۂ توحید کے قائل ہیں (البتہ اُن کی سفارش فرشتے وغیرہ کریں گے) اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (کفار مکہ) سے پوچھو کہ ان کو

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ

تو چاروناچار یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر (اتنا سمجھنے پر) کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں (ہم کو) رسول کے یارب (یارب) کہنے کی قسم ہے کہ یہ ایسے (ضدی) لوگ ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

جو (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ف۱ (اے پیغمبر اس وقت) تو تم ان سے درگزر کرو اور کہو کہ میرا تو تم کو سلام ہے پھر آگے چل کر (قیامت میں) معلوم

ع ٢٢ ۱۳

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا قَوْلَهُ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ ثُمَّ الْجَاثِيَةُ وَهِيَ سِتٌّ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حم ﴿١﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ

حٰم (یہ) کتاب جو احکام الٰہی صاف اور واضح طور پر بتا رہی ہے (یعنی قرآن) اسی کی قسم ہے کہ ہم نے (شب قدر کی) مبارک رات میں اس کو (پہلے پہل) اتارا

مع ١٢

ف۱ مطلب یہ ہے کہ رسول جو یارب یارب کہہ کر خدا سے فریاد و زاری کرتے رہتے ہیں کہ میں اپنی سی بہتیری کوشش کرتا ہوں یہ لوگ نہیں مانتے اور خدا کو رسول کی یہ فریاد و زاری خوش آتی ہے تو خدا اُسی فریاد و زاری کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ واقع میں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ۱۲

ف۲ مفسرین نے اس جگہ دو معنے لکھے ہیں ایک یہ کہ شب قدر کی رات پہلی وحی نازل ہوئی اور پھر قرآن وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا یا یہ کہ شب قدر کی رات سارا قرآن آسمان دنیا میں فرشتوں پر نازل ہوا اور پھر جتنا جتنا خدا کو پیغمبر صاحب پر نازل کرنا منظور تھا بتدریج آتا رہا ۱۲

إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ

(کیونکہ ہمیں (لوگوں کو اپنے عذاب سے) ڈرانا منظور تھا (دنیا کے) سارے انتظام جو کہ حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں اُسی رات تصفیہ پاتے ہیں (از انجملہ قرآن بھی تھا) حکم ہمارے

إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾

کیونکہ ہم کو پیغمبر کا بھیجنا منظور تھا (اور اے پیغمبر یہ) تمہارے پروردگار کا فضل تھا جو اُس نے اپنے بندوں پر کیا کیونکہ وہ (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٧﴾

آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے (وہی) ان (سب) کا مالک ہے اگر تم لوگوں میں (صحیح بات کے) یقین کرنے کی صلاحیت ہے (تو اس کو بھی تسلیم کرو گے)

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا (بھی) پروردگار ہے اور (وہی) تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ

مگر یہ لوگ تو شک میں پڑے ہوئے (ان باتوں کو) کھیل (سمجھ) رہے ہیں تو (اے پیغمبر) اُس دن کا انتظار کرو کہ (سب کے دیکھتے) آسمان سے

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا

ایک دھواں ظاہر ہو (اور وہ) سب لوگوں پر چھا جائے ف۲ یہ ہے عذاب دردناک (جس کو دیکھ کر یہ منکر بھی دعائیں مانگنے لگیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار

اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ

ہم پر سے (اس آفت کو) ٹال کہ (اب) ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں (لیکن اس دھوئیں سے) ان کو

الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا

کیا نصیحت ہو گی ف۳ اور ان کا تو حال یہ ہے کہ ان کے پاس پیغمبر آیا (اور) اُس نے ہندی کی چندی کر کے (ان کو سمجھایا اس پر بھی) یہ لوگ اُس سے بدکتے رہے

عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ

اور یہی کہا کئے کہ (یہ تو کسی کا) سکھایا پڑھایا اور باولا ہے (لوگو! حجت تمام کرنے کے لئے) ہم تم پر سے اُس عذاب کو چند روز کے لئے ہٹا دیں گے

قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

(مگر تم پھر وہی کفر کرو گے (اور ہم ان لوگوں سے پورا بدلہ تو اُس دن لیں گے) جس دن بڑی (سخت) پکڑ پکڑیں گے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے معتقدات مذہبی بالکل خراب ہو گئے تھے رحمتِ الٰہی نے جوش مارا اور اُس نے محض اپنے فضل سے پیغمبر آخر الزماں کو مبعوث کیا اور اُن پر قرآن نازل فرمایا جس نے دنیا میں نورِ ایمان پھیلا دیا ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب کے عہد میں کفارِ مکہ کے کفر کی شامت سے متواتر سات برس قحط پڑا عرب میں یوں بھی پیداوار بہت ہی کم ہوتی ہے اور پانی بھی کم برستا ہے اُس پر قحط اور قحط بھی سات برس کا قحط۔ لوگ بلبلا اٹھے۔ جب پانی نہیں برستا اور سخت گرمی پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ جیسے آسمان و زمین سے دھوئیں اُٹھ رہے ہیں۔ یہاں دھوئیں سے وہی دھواں مراد ہے۔ اور بعض مفسر کہتے ہیں اور احادیث میں بھی آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایک آگ ظاہر ہو گی اور اُس کا دھواں دنیا میں پھیل جائے گا لیکن اگر پہلا دھواں مراد ہو تو وہ ایک پیشین گوئی تھی جو واقع ہو چکی ۱۲

ف۳ یعنی یہ لوگ جھوٹے ہیں عذاب کے ٹلتے ہی پھر کفر کرنے لگیں گے یا یہ معنی ہوں کہ اب ان کا تنبہ ان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے عذاب آ پہنچے تو کب بند ہو سکتی ہے ۱۲

الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ

(کیونکہ جہاں) ہم (رحم کرتے ہیں) بدلہ (بھی) لیا کرتے ہیں ف۱ اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو بھی آزما چکے ہیں

وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

اور ان کے پاس بڑے درجے کے رسول (موسیٰ) آئے (اور انہوں نے آکر فرعون کے لوگوں سے کہا) کہ (ان) اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں

أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾

(اور وحی خدا کا) امانت دار (ہوں) ف۲ اور یہ (بھی کہا) کہ خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں (اپنے پیغمبر ہونے کی) ایک صاف دلیل تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں

وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

اور اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی پناہ مانگتا ہوں (وہی مجھ کو بچالے گا) اور اگر تم کو میری بات کا

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا

(مگر وہ اس پر بھی موسیٰ سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ (بڑے) شریر لوگ ہیں (مجھ کو ان سے نجات دے) تو ہم نے موسیٰ کو

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ

(اور سمجھے رہنا کہ فرعون کی طرف سے) تم لوگوں کا تعاقب کیا جائے گا اور دریا کو (اپنی جگہ) ٹھہرا ہوا چھوڑ (کر پار ہو) جانا کہ (اس میں) فرعونیوں کا

جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَ

سارا لشکر غرق کر دیا جائے گا — یہ لوگ بہت سے باغ — اور (کتنی ہی) نہریں — اور

زُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾

(کتنی ہی) کھیتیاں اور (کتنے ہی) عمدہ عمدہ مکانات — اور (کتنے ہی) آرام (و آسائش) کے سامان چھوڑ مرے — جن میں مزے کیا کرتے تھے

كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ

(واقع میں) ایسا ہی (ہوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو اس (تمام ساز و سامان) کا وارث بنا دیا تو ان لوگوں پر آسمان اور زمین

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

(کسی) کو (بھی تو) رقت نہ آئی — اور نہ ان کو (توبہ اور ندامت کی) مہلت (ہی) ملی — اور ہم نے

ع ۱ — ۲۹ — ۱۴

ف۱ اگر دھوئیں سے قحط مراد ہو تو پکڑنے سے جنگ بدر کی پکڑ مراد ہو کہ اس میں کفار قریش کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ پھر نہ پنپے اور اگر دھوئیں سے آتش عدن کا دھواں مراد ہو جو قیامت کے قریب ہوگا تو یہ پکڑ قیامت کی پکڑ ہے خدا اس سے محفوظ رکھے ۱۲

ف۲ وحی کے امانت دار ہونے کے یہ معنے ہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتا جو حکم ہوا ہے تم کو اسی طرح پہنچا دیتا ہوں اور امین کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگوں میں ایک معتبر (آدمی) سمجھا جاتا ہوں تو میں خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا ۱۲

الثلثة

بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۳۰﴾ مِن فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ كَانَ

بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب (یعنی فرعون (کے پنجۂ غضب) سے نجات دی اس میں شک نہیں کہ وہ

عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ﴿۳۲﴾

(بڑا) سرکش (اور) حد سے باہر ہو گیا تھا اور بنی اسرائیل کو ہم نے (دیکھ) سمجھ کر دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ الْءَايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا مُّبِينٌ ﴿۳۳﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ

اور اُن کو (من و سلوی وغیرہ) اس کثرت سے معجزے دئے جن میں اُن کے ایمان کی صریح آزمائش تھی یہ (کفار مکہ تو مسلمانوں سے)

لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ

کہتے ہیں کہ یہ ہمارا پہلی دفعہ کا مرنا ہی اور بس (پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہی) اور ہم

بِمُنشَرِينَ ﴿۳۵﴾ فَأْتُوا بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿۳۶﴾

(دوبارہ) نہیں اُٹھائے جائیں گے پس اگر تم اپنے دعوی (قیامت میں) سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر ہمارے سامنے) لا حاضر کرو

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَٰهُمْ

بھلا یہ لوگ بہتر ہوتے ہیں (بڑھ کر ہیں) یا (شاہ یمن) تبع کی قوم (کے لوگ) اور (اور لوگ) جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ ہم نے ان (سب) کو ہلاک کر مارا

إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ

(اس لئے کہ) وہ (لوگ) نافرمان تھے اور ہم نے آسمان و زمین کو

وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ

اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں ان کو کھیل بنانے کے لئے پیدا نہیں کیا ہم نے تو آسمان و زمین کو (ایک) غرض اور مصلحت سے پیدا کیا ہے مگر

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَٰتُهُمْ

اکثر لوگ نہیں سمجھتے بیشک فیصلے کا دن (یعنی قیامت کا دن) ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا

أَجْمَعِينَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا

وقت مقرر ہے ف کہ اُس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا

ف مشرکین کہ در اصل احیاء موتے کے منکر تھے اور سمجھتے تھے کہ آدمی کا مرے پیچھے دوبارہ زندہ ہونا محال ہے اور اسی لئے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اگر مرے کا دوبارہ زندہ ہونا ممکن ہے تو وعدۂ قیامت کا کون منتظر بیٹھا رہے اب کسی مرے کو جلا کر دکھا دو تو خدا نے ان کو پہلے قوم تبع کا حال سنا کر ڈرایا پھر جواب دیا کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا کوئی کا کھیل تو نہیں ہے اس کا انتظام گواہی دے رہا ہے کہ اس میں کوئی غرض و مصلحت مضمر ہے اور وہ اعمال کی جزا و سزا ہے اور اس کے لئے احیاء موتی ضروری ہے ۱۲

وَّلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۴۱﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۴۲﴾

اور نہ لوگوں کو کہیں طرف سے مدد پہنچے گی مگر جس پر خدا رحم کرے (تو اُس کا بیڑا پار ہے) بیشک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے

ع ۱۳/۱۵

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي

کچھ شک نہیں کہ تھوہر کا درخت (بڑے) مجرموں (یعنی کافروں) کا کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا (اور) وہ

مع ۱۴

فِي الْبُطُونِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ

پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسے جلتا ہوا پانی کھولتا ہے (اُس کے علاوہ ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ تک لیجاؤ

الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ

پھر (اُس کو یہ سزا دو کہ) اُس کے سر پر جلتا ہوا پانی ڈالو (پھر ہم دوزخی کی مصیبت بڑھانے کو اُس سے کہیں گے کہ) لے اس عذاب کے مزے چکھ

ف۱ یہ اُس کے ساتھ تمسخر برجراحت پاشیدن کی سی چیز ہے

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿۴۹﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿۵۰﴾

(کیونکہ ہمارے ہاں) تیری بڑی قدر و منزلت ہے ف۱ یہی تو وہ (دوزخ) ہے جس کی نسبت تم لوگ شبہہ کیا کرتے تھے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿۵۱﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۵۲﴾ يَلْبَسُونَ

(رہے) پرہیزگار (سو وہ تو) امن کی جگہ یعنی باغوں اور چشموں میں ہونگے (نیز)

مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۵۳﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم

ریشم کی مہین اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے (ایک دوسرے کے) آمنے سامنے بیٹھے (براج رہے) ہونگے ایسا ہی ہوگا اور (اس کے علاوہ)

بِحُورٍ عِينٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿۵۵﴾

بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم نے اُن کے جوڑے لگائے ہونگے وہاں اطمینان سے ہر طرح کے میوے منگا (منگا کر کھا) رہے ہونگے

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ

پہلی (دفعہ کی) موت کے سوا (جو دنیا میں چکھ چکے) وہاں اُن کو موت (کی تلخی) چکھنی ہی نہیں پڑے گی اور خدا اُن کو

عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (اور اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا فضل (اُن کے شامل حال ہوگا کہ یہ کچھ نعمتیں اُن کو ملیں گی) یہی بڑی کامیابی ہے

الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

تو (اے پیغمبر) ہم نے اِس (قرآن) کو تمہاری بولی میں اِس غرض سے آسان کر دیا ہے کہ یہ (اہل عرب اُس کے مضامین کو سمجھ کر)

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

نصیحت پکڑیں (مگر سر دست) تو تم بھی نتیجے کا انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

۳ ع ۱۷ ۱۹

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ الا قل للذین آمنوا یغفروا الآیۃ فمدنیۃ وھی سبع وثلثون آیۃ

ع ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حم ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ

حٰم (یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے بیشک

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ

ایمان والوں کے لئے آسمان و زمین میں (قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں اور (لوگو!) تمہارے پیدا کرنے میں اور نیز جانوروں میں جن کو (وہ روئے زمین پر)

مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ

پھیلاتا رہتا ہے (قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں (مگر اُن ہی) لوگوں کے لئے جو یقین لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نیز رات اور دن کی آمد و شد میں

وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور وہ جو خدا آسمان سے (سرمایۂ) رزق (یعنی پانی) اُتارتا اور اُس کے ذریعے سے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ

اُس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے زندہ کر دیتا ہے اُس میں اور ہواؤں کے ردّ و بدل میں (قدرتِ خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں مگر اُن (ہی) لوگوں کے لئے جو عقل

آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ

حقیقت میں یہ خدا کی (یعنی ہماری ہی) آیتیں ہیں جو ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں تو (اب)

بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٧﴾ يَّسْمَعُ

اللہ اور اُس کی آیتوں کے بعد اور کونسی بات ہوگی جسے سُن کر ایمان لائیں گے ہر ایک جھوٹے بدکار کا کھو جڑا جائے کہ (جب)

اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ

خدا کی آیتیں اُس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں اور وہ اُن کو سنتا بھی ہے پھر بھی اپنے غرور کے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اُس نے اُن آیتوں کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا

تو (اے پیغمبر ایسے نالائق) کو عذاب دردناک کی خوشخبری سُنا دو اور (کفر پر اڑنے کے علاوہ) جب وہ ہماری آیتوں کی کچھ بھی خبر پاتا ہے تو اُن کی ہنسی بناتا ہے

هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩﴾ۭ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ

ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے آگے (چل کر) اِن کے (لئے) جہنم ہے

وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور (دنیا میں) جو کچھ عمل کر گئے نہ تو وہی اِن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ اُن کے معبود جن کو انھوں نے خدا کے سوا (اپنا)

اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کارساز بنا رکھا تھا اور اُن کو بڑا عذاب ہونا ہے یہ (قرآن سرتاپا) ہدایت ہے اور جو لوگ

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ

اپنے پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں اُن کو بڑے سخت عذاب کی دردناک سزا ہونی ہے (لوگو! اللہ وہ قادر مطلق) ہے جس نے

الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

سمندر کو تمھارے بس میں کر دیا ہے تاکہ خدا کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں اور تاکہ تم لوگ

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

اُس کے فضل (یعنی معاش) کو تلاش کرو اور تاکہ تم (اُس کا) شکر کرو اور جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی نے اپنے کرم سے اِن سب کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے ف بیشک اِن (باتوں) میں

ف زمین کی مخلوقات کا آدمی کے بکار آمد ہونا تو ظاہر بات ہے۔ آسمانی مخلوقات کے بارے میں شیخ سعدی نے نہایت عمدہ طور پر کہا ہے ؎
ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری
۱۲

ع ١١ / ١٧

اٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ

(قدرتِ خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں (مگر) اُن ہی لوگوں کے لیے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہو کہ جو لوگ

لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ

خدا کے کارناموں سے نہیں ڈرتے اُن سے درگزر کریں (اور خدا پر چھوڑتے رہیں) تاکہ اللہ (ان) لوگوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے ف جو

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾

نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے (بھلے کے) لئے اور جو بُرا کرتا ہے تو (اس کا وبال) اُسی پر پھر آخر کار تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (تورات) اور حکومت اور پیغمبری عنایت فرمائی اور (من و سلویٰ جیسی)

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ

عمدہ عمدہ چیزیں اُنھیں کھانے کو دیں اور دنیا جہان کے لوگوں پر اُن کو فوقیت دی اور دین کے کھلے کھلے احکام اُن کو بتا دئے

مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ

سو اِن لوگوں نے جو ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو آگہی ہوئے پیچھے آپس کی ضد سے (کیا)

بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

(اے پیغمبر) جن (باتوں) میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار اُن میں

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ

اُن (باتوں) کا فیصلہ کرے گا پھر (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دین کی (ایک) شریعت (یعنی اسلام) سے

مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾

لگا دیا ہے تو تم اُسی (ڈھرے) پر چلے جاؤ اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جن کو (ان باتوں کا) علم نہیں

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ تمہارے کچھ بھی کام نہیں آ سکتے اور نافرمان لوگ

ف کارنامہ اور کارنمایاں اُن بڑے واقعات کو کہتے ہیں جو مدتوں یاد رہیں جیسے طوفانِ نوح اور فرعون کا غرق ہونا اور وہ عذاب جو عاد اور ثمود اور قومِ لوط وغیرہ اقوام پر نازل ہوئے ۱۲

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ

ایک کے ساتھی ایک اور پرہیزگاروں کا ساتھی اللہ ہے یہ (قرآن) لوگوں کے لئے عقل و دانش کی باتوں کا مجموعہ ہے

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

اور جو لوگ (اس کا) یقین رکھتے ہیں ان کے لئے (سرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے جو لوگ

اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بدکرداریوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں کیا انھوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم ان کو انھیں لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ) انھوں نے

الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ

نیک عمل بھی کئے کہ ان (سب) کا مرنا اور ان (سب کا) جینا ایک ہی طرح کا ہو یہ لوگ کیا ہی برے حکم لگایا کرتے ہیں اور

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ

اللہ نے آسمان و زمین کو (ایک) غرض اور مصلحت سے پیدا کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ ہر شخص کو

بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے (چنانچہ قیامت میں ایسا ہی ہوگا) اور لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائے گا ف (اے پیغمبر) بھلا تم اس شخص (کے حال) پر

هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ

جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ نے اس کو گمراہ کر دیا ہے ف۲ اور اس کے کانوں (پر)

وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے تو خدا کے (گمراہ کئے) پیچھے

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا

اس کو کون ہدایت دے (سکتا ہے) کیا تم لوگ غور (و فکر) کو کام میں نہیں لاتے اور کہتے ہیں کہ ہماری تو یہی

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا

دنیا کی زندگی ہے اور بس کہ (یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ایک وقتِ خاص تک زندہ رکھ کر مار دیا کرتا ہے

ع ۲ ۱۰ ۱۸

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کارخانۂ دنیا میں انسان اشرف المخلوقات ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام سازو سامان اسی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک وقت تک دنیا میں رہتا اور دنیا کی چیزوں سے متمتع ہوتا اور ان میں تصرف کرتا ہے اور اسی تمتع اور تصرف کی وجہ سے وہ فاعل مختار ہے اور خدا کے ہاں اپنے افعال کا جواب دہ ہے تو اس صورت میں نیک اور بد یکساں نہیں ہو سکتے کہ بس ایک معمولی قاعدے کے مطابق ایک ہی طرح پر پیدا ہوئے اور ایک ہی طرح پر مر گئے اور اس کے بعد کچھ نہیں بلکہ دنیا کے بعد ایک اور ہستی ہے اور جو کچھ یہاں کیا ہے وہاں اس کا نتیجہ بھگتنا ہے نیک بہشت میں پہنچے اور بد دوزخ میں ۱۲

ف۲ یعنی باوجود دیکھتا جانتا و سمجھتا ہے پھر اس کی عقل پر پتھر پڑے ہیں کہ انکار کرتا ہے سچ کہا ہے کہ علم حجاب اکبر ہے خدا کی طرف سے ہدایت نہ ہو تو علم و عقل کیا کام آئے اور مفسرین نے دوسرے معنے یہ بھی لکھے ہیں کہ خدا نے یہ جان کر کہ یہ شخص رو براہ ہونے والا نہیں اور اس میں ہدایت پانے کی صلاحیت نہیں اس کو گمراہ کر دیا ۱۲

الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۲۴﴾ وَإِذَا

اور ان کو اس کی کچھ تحقیق تو ہے نہیں یہ تو نرے اٹکل کے تیکے چلاتے ہیں اور جب

تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا

ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو بس یہی کٹ حجتی کیا کرتے ہیں کہ (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوی قیامت میں) سچے ہو تو

بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

ہمارے باپ دادوں کو (جلا اٹھا کر ہمارے سامنے) لا موجود کرو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اللہ ہی تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (وہی) تم کو مارتا (بھی) ہے

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ

پھر (اسی طرح قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کچھ بھی شبہ نہیں وہ تم کو (دوبارہ جلا کر حساب کے لئے ایک جگہ) اکٹھا (بھی) کرے گا مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف۱ اور آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ

اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (اس کے) جھٹلانے والے بڑے ہی گھاٹے میں آجائیں گے (اس واسطے کہ انھوں نے قیامت کے لئے کچھ بھی تیاری نہیں کی) اور

(اے پیغمبر تم دیکھو گے کہ ہر ایک امت

جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ

(منتظر فیصلہ مؤدب اور) دو زانو بیٹھی ہوگی ہر ایک امت اپنے نامۂ اعمال کے دیکھنے کے لئے بلائی جائے گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم لوگ جیسے جیسے

تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ

عمل کرتے رہے ہو آج تم کو ان کا عوض دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (یعنی تمھارا نامۂ اعمال) تمھارے مقابلے میں حق حق بول رہا ہے اور جیسے جیسے تم عمل کرتے تھے

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہم ان کو لکھواتے جاتے تھے تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۳۰﴾

ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں لے لے گا یہی صریح کامیابی ہے

ف۱ اسی طرح کی آیت ابھی تھوڑی دور سورۂ دخان کے دوسرے رکوع میں گزر چکی ہے منکرین قیامت کا اعتراض جو وہاں تھا وہ ہی یہاں بھی ہے مگر وہاں خدا نے آسمان و زمین کے بمصلحت پیدا کرنے سے جواب دیا تھا اور یہاں یہ جواب دیا کہ وہی اول بار دنیا میں جلاتا اور مارتا ہے تو وہی دوبارہ جلا اٹھائے گا یعنی جو دنیا میں جلانے اور مارنے پر قادر ہے وہی دوبارہ جلا اٹھانے پر بھی قادر ہے اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی!!

۳ ع ۵ ۱۹

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ

اور جو لوگ انکار کرتے رہے (ہم ان سے کہیں گے) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں (ضرور سنائی جاتی تھیں) مگر تم نے غرور کیا

وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ

اور تم کچھ تھے ہی نافرمان لوگ اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اور قیامت

لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا

(کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہاں کچھ یوں ہی سا وہم تو ہم کو بھی گزرتا ہے مگر

نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ

(جس کو) یقین (کہتے ہیں وہ تو) ہم کو (ہی) نہیں اور جیسے جیسے عمل لوگ کرتے رہے ہیں اب اُن کی بُرائیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے رہے تھے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ

(اب) وہ ان پر آنازل ہوگا اور (ان سے) کہہ دیا جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اِس دن کے آنے کو بھلائے رکھا آج ہم بھی تم کو

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ

(دیدہ و دانستہ) بھلا دیں گے ف۱ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ اُس کی سزا ہے

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی بنائی اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا

فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ

غرض آج نہ تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو موقع دیا جائے گا کہ (توبہ و استغفار کر کے خدا کو) رضامند کریں پس اللہ ہی کی

الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ

تعریف ہے (جو) آسمانوں کا مالک (ہے) اور زمین کا مالک (ہے اور) دنیا جہان کا مالک (ہے) اور

الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

آسمان و زمین میں اُسی کی بڑائی ہے اور وہی زبردست (اور) حکمت والا ہے

ع ۴ / ۲۰

ف۱ خدا کے بھلا دینے کے یہ معنے ہیں کہ وہ دوزخیوں کی کچھ بھی خبر نہیں لے گا کہ اُن پر کیا گزر رہی ہے ۱۲

سورة الاحقاف نزلت بمكة الا قل ارءيتم ان كان من عند الله الاية و الا فاصبر كما صبر الاية و الا

ووصينا الانسان الثلاث ايات ثم الذريت وهي خمس وثلثون اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا

حم (یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے ہم نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ

آسمان وزمین کو اور جو چیزیں آسمان وزمین میں ہیں اُن کو مصلحت ہی سے اور ایک وقتِ خاص تک کے لئے پیدا کیا ہے اور

كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (جیسے قیامت وغیرہ) وہ تو اُس کی پروا ہی نہیں کرتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو

اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ

(ایک نظر) مجھکو تو دکھاؤ کہ اُنھوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کا ساجھا ہے؟

اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾

(اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اِس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت میرے سامنے پیش کرو

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ

اور اُس سے بڑھکر گمراہ کون جو خدا کے سوا ایسے (معبودوں) کو پکارے جو

لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾

روزِ قیامت تک اُس کو جواب (تک) نہ دے سکیں اور جواب دینا تو درکنار اُن کو (تو) ان کی دعا (تک) کی (بھی) خبر نہیں

الجزء ۲۶
السادس والعشرون

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ﴿٦﴾

اور جب قیامت کے دن لوگ (حساب کے لئے) جمع کئے جائیں گے تو یہ معبود (لٹے) اُن کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے (سو لگ...)

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا

اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں اِن لوگوں کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو جو لوگ منکر ہیں قرآن برحق کے آئے پیچھے اُس کی نسبت کہتے ہیں

جَاءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ قُلْ إِنِ

کہ یہ تو صریح جادو ہے ف۱ کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہیں کہ اس کو اس (شخص) نے اپنے دل سے بنا لیا ہے (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر

افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ

میں نے اس کو اپنے دل سے بنایا ہوگا تو تم تو خدا کے مقابلے میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے ف۲ جیسی جیسی باتوں میں تم لگے رہتے ہو خدا اُن کو خوب جانتا ہے

فِيهِ كَفٰى بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ

میرے اور تمہارے درمیان خدا شاہد بس ہے اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي

مہربان ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں پیغمبروں میں کوئی انوکھا (پیغمبر) تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا

مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ وَمَا

کہ (آئندہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ جانتا ہوں کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا) ف۳ میری حرف جو وحی نازل ہوتی ہے میں صرف اسی پر چلتا ہوں اور

أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

میں صاف طور پر ڈر سنا دینے والا ہوں اور بس (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو

اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَاءِيلَ

اور تم اس سے انکار کر بیٹھے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی ایک کتاب کے نازل ہونے کی گواہی بھی دی

عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

اور وہ ایمان (بھی) لے آیا اور تم اکڑے ہی رہے (تو اس صورت میں تمہارا کیا انجام ہونا ہے) بیشک اللہ

ف۱ جادو سے اِن کی مراد یہ ... کہ لوگ اُس کی باتوں میں ... جاتے ہیں جیسے کسی پر کوئی ... منتر پڑھ دیا جاتا ہے ۱۲ ف۲ ... نے بنایا ہے تو اس کا وبال بھی ... ہی بھگتوں گا تم مجھے نہیں ... ڈالو گے اور اگر خدا کی طرف ... سے نازل ہوا ہے جیسا کہ واقع ... ہے تو تم اپنی فکر کرو۔ مجھکو ... کیا ... نہیں ۱۲ ف۳ یا تو مراد یہ ہے کہ میں غیب ... نہیں جانتا کہ دنیا میں کسی کو کیا ... پیش آئے گا یا وفات الٰہی کے ... سے کہا کہ ... کا انجام ... نہیں جانتا خدا پنا نہ تمہارا ... کو کام تو سونپے ہیں میں نے ... لیکن ... رہے ہر خوف ... اُس کی سب نیازی کا ۱۲

ع ۱۰

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ

نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۱ اور منکر مسلمانوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر (دین اسلام)

خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

بہتر ہوتا تو (یہ لوگ) ہم سے پہلے اس کی طرف نہ دوڑ پڑتے اور جب قرآن کے ذریعے سے ان کو ہدایت نہ ہوئی تو اب (اس کے سوا اور کیا) کہیں گے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ

کہ یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے ف۲ حالانکہ قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب (یعنی توراۃ نازل ہو چکی ہے) (کہ وہ بجائے خود دین کی) پیشوا اور (خدا کی) رحمت ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ

اور یہ (قرآن بھی اسی طرح کی) کتاب (الٰہی) ہے (توراۃ کی) تصدیق کرتی (اور عربی زبان میں ہے) تاکہ جو لوگ (بڑے) سرکش ہیں ان کو (عذاب خدا سے) ڈرائے

وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

اور جو لوگ نیکوکار ہیں ان کو (خوشنودی خدا کی) خوشخبری دے بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (آخر تک اسی عقیدے پر) جمے رہے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾ اُولٰۤىِٕكَ

تو (آخرت میں) نہ تو ان پر (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر رہیں گے یہی تو ہیں

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

اہل جنت کہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) ان کے عملوں کا بدلہ (ہے) جو (دنیا میں) کرتے رہے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا

كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ

اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا (کم سے کم کہیں) تیس مہینے (میں جا کر تمام ہوتا) ہے ف۳

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ

یہاں تک کہ جب آدمی اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے یعنی چالیس برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار

ف۱ کہتے ہیں کہ اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہیں۔ بہرکیف کوئی ہوں مطلب یہ ہے کہ علمائے یہود میں جو منصف مزاج ہیں پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئیاں توراۃ میں دیکھ کر ان کے منتظر تھے۔ جن کی باتیں سن کر ایمان لے آئے

ف۲ یعنی جس طرح قدیم سے جھوٹی جھوٹی باتیں بنتی چلی آئی ہیں یہ بھی اسی قسم کا ایک جھوٹ ہے ۱۲

ف۳ کم سے کم تیس مہینے اس طرح پر ہوتے ہیں کہ حمل کی اقل مدت چھ مہینے پھر دو برس دودھ پلانے کے ان کا مجموعہ تیس مہینے ہوئے ۱۲

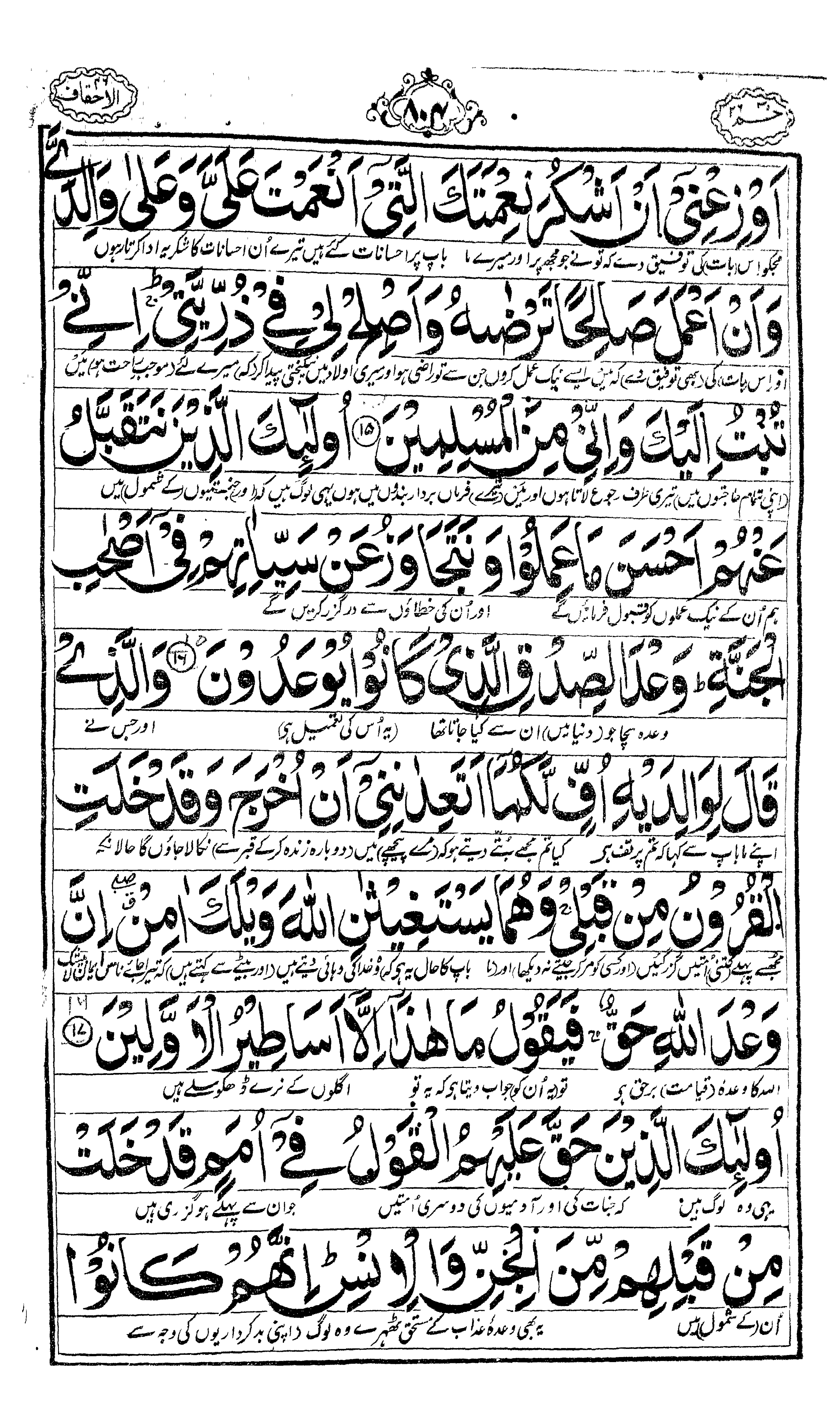

أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

مجکو اس (بات) کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے اُن احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ ۚ إِنِّي

اور اس (بات) کی (بھی توفیق دے) کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں نیکبختی پیدا کر (کہ میرے لئے موجب راحت ہو) میں

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ

(اپنی تمام حاجتوں میں) تیری طرف رجوع لاتا ہوں اور میں (تیرے) فرماں برداروں میں ہوں یہی لوگ ہیں کہ (اور جنتیوں کے شمول) میں

عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيٓ أَصْحٰبِ

ہم اُن کے نیک عملوں کو قبول فرمائیں گے اور اُن کی خطاؤں سے درگزر کریں گے

الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي

(یہ اُس کی تفصیل ہے) وعدہ سچا جو (دنیا میں) ان سے کیا جاتا تھا اور جس نے

قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِيٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر تف ہے کیا تم مجھے بتاتے ہو کہ (مرنے کے پیچھے) میں (دوبارہ زندہ کرکے قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ

الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ إِنَّ

مجھ سے پہلے کتنی اُمتیں گزر گئیں (اور کسی کو مر کر جیتے نہ دیکھا) اور (ماں) باپ کا حال یہ ہے کہ خدا کی دہائی دیتے ہیں (اور بیٹے سے کہتے ہیں) کہ کمبخت ایمان لا بیشک

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے تو (یہ) اُن کو جواب دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے نرے ڈھکوسلے ہیں

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

یہی وہ لوگ ہیں کہ جنات کی اور آدمیوں کی دوسری اُمتیں جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

اُن (کے شمول) میں یہ بھی وعدۂ عذاب کے مستحق ٹھہرے وہ لوگ (اپنی) بدکرداریوں کی وجہ سے

خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

برباد ہونے والے ہی تھے (سو ہوئے) اور لوگوں نے جیسے کام کئے ہونگے انکے مطابق سب کے (اچھے یا برے) درجے ہونگے اور (یہ) اس لئے کہ خدا اُن کو اُن کے عمال کا پورا پورا بدلہ دے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى

اور اُن پر (کسی طرح کا) ظلم نہ ہو اور (قیامت کے دن) جب کہ کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے

النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

(تو اُن سے کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے (حصے کے) مزے اُڑا چکے اور اُن سے (خاطر خواہ) فائدہ بھی اُٹھا چکے ہو

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ

تو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی یہ اس لئے کہ تم

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ

ناحق (ناروا) زمین میں اکڑا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو قوم)

ع ٢ ١٠ ٢

اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ

عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کو یاد دلاؤ جب اُنھوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (عذاب خدا سے) ڈرایا اور (حال یہ تھا کہ)

مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ

اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے) اور ڈرانے والے بھی آ چکے تھے ف (اور ہود نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت کرو مجھ کو

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ

تمہاری نسبت (ایک) بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خطرہ ہے وہ لگے کہنے کہ کیا تو اس غرض سے ہماری طرف (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ ہم کو

اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا

ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دے اگر (اپنے دعوے میں) سچا ہے تو جس عذاب کا وعدہ تو ہم (لوگوں) سے کرتا ہے اُس کو ہم پر لا (نازل کر) ہود نے کہا کہ

الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ

(اس کی) خبر تو اللہ ہی کو ہے اور مجھ کو جو (پیغام) دے کر بھیجا گیا ہے وہ تم کو پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں

ف آگے پیچھے ڈرانے والوں کے آنے سے مراد ہے کثرت۔ یعنی قوم عاد کی طرف بہت کثرت سے پیغمبر آئے اور اُنھوں نے عذاب خدا سے اُن کو ڈرایا آخر میں آئے یہی ہود اِن کے وقت میں قوم پر عذاب نازل ہو گیا ١٢

قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا

تم لوگ جہالت کرتے ہو۔ پھر جب اُس عذاب کو دیکھا کہ ایک ابر ہے جو اُن کے میدانوں کی طرف کو اُمڈا چلا آرہا ہے تو لگے کہنے

هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا

کہ یہ تو ایک ابر ہے (اور) ہم پر برستا ہوا (معلوم ہوتا ہے) نہیں (بلکہ) یہ وہی (عذاب) ہے جس کے لئے تم جلدی مچاتے تھے (یعنی بڑے زور کی) آندھی جس میں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى

عذاب دردناک ہے کہ یہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کرے گی چنانچہ (واقع میں) یہ لوگ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ

اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

ان کے گھروں کے سوا اور کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی تھی۔ نافرمان لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے اُن کو

فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ

ایسے ایسے کاموں کا مقدور دیا تھا کہ تم (اہل مکہ) کو (ان کا عشر عشیر بھی) مقدور نہیں دیا اور انہیں اُن کو کان اور آنکھیں اور دل (سب ہی کچھ) دیئے تھے

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ

لیکن از بسکہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے نہ تو ان کے کان ہی اُن کے کچھ کام آئے اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ اُن کے دل

شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے تھے (آخرکار) اُنھیں پر اُلٹ پڑا

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا

اور (اے اہل مکہ) ہم نے تمھارے آس پاس کی (کتنی) بستیاں ہلاک کر ماریں اور ہم نے بدل بدل کر

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

(اپنی قدرت کی) نشانیاں (بہتیری کچھ) دکھائیں کہ (کسی ڈھب سے) (اپنی حرکات سے) باز آجائیں (مگر وہ نہ مانے اور آخر مستحق عذاب ہوئے) تو خدا کے سوا جن چیزوں کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ

معبود بنا رکھا تھا (اگر اُن کو قدرت تھی) تو انھوں نے (نزول عذاب کے وقت) اُن کی کیوں مدد نہ کی (مدد کرنا تو درکنار بلکہ ڈالٹے وقت) اُن کی نظر سے غائب غلہ ہو گئے اور

ع ۳

إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ

ان کے جھوٹ اور ان کی بہتان بندیوں کی یہ حقیقت تھی (جو آپ ظاہر ہوئی) اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے اس واقعہ کا بھی ذکر کرو) جب ہم چند جنوں کو

الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا

(متوجہ کر کے) تمہاری طرف

لے آئے کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ اس (موقع) پر آحاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) بولے کہ چپ (بیٹھے سنتے) رہو پھر جب

قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا

(قرآن کا پڑھنا) تمام ہوا تو وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ گئے کہ (ان کو عذاب خدا سے) ڈرائیں (اور ان سے) جا کر لگے کہنے کہ بھائیو ہم نے ایک کتاب

كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي

سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے (تمام) اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے

إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ

(دین) حق (بتاتی) اور سیدھا رستہ دکھاتی ہے بھائیو (یہ پیغمبر) جو خدا کی طرف سے منادی کرتا ہے اس کی بات تو

وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾

(اور خدا پر) ایمان لاؤ تاکہ خدا تمہارے گناہ معاف کرے اور (آخرت کے) عذاب دردناک سے تم کو (اپنی) پناہ میں رکھے

وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ

اور (یہ پیغمبر) جو خدا کی طرف سے منادی کرتا ہے جو کوئی اس کی بات کو نہ مانے گا وہ روئے زمین پر (کہیں بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے سوا کوئی

أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي

اس کے حمایتی ہیں یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں کیا (قیامت کے) منکروں نے (اس بات) پر نظر نہیں کی کہ جس خدا نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن

آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں اس کو ذرا بھی تکان نہ ہوا وہ

يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ

مردوں کے جلا اٹھانے پر بھی قادر ہے (اور) کیوں (قادر) نہ ہو وہ تو ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے اور جس دن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ

کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اُن سے پوچھا جائے گا) کہ کیا یہ (دوزخ اب بھی) برحق نہیں ہے تو کہیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور برحق ہے تو خدا کہے گا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا

کہ اچھا تو اپنے کفر (و انکار) کے بدلے میں (اسی) عذاب کے مزے چکھو تو (اے پیغمبر) جس طرح اور ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کی ایذاؤں پر) صبر کیا

الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ

تم بھی صبر کرو اور اُن کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ جس دن (قیامت) کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

تو (اُن کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) بہت رہے ہونگے تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر (لوگوں کو حکم خدا کا) پہنچا دینا تھا سو پہنچا دیا گیا اب اس کے بعد جو لوگ نافرمان ہونگے

ع

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الْاٰيَةَ وَنَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ لَمْ يُعَدْ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جن لوگوں نے (دینِ حق کو) نہ مانا اور اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکا خدا نے اُن کے عمل گئے گزرے کر دئے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اور (قرآن) جو محمد پر نازل ہوا ہے اُس پر (بھی) ایمان لائے

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ

اور وہ برحق ہے (اور) اُن کے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا) ہے خدا نے اُن کے گناہ اُن پر سے اُتار دئے اور اُن کی (دینی و دنیوی) حالت (بھی)

بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ

درست کر دی ہے (تفرقہ مراتب) اس لئے ہوگا کہ جن لوگوں نے (دینِ حق سے) انکار کیا وہ غلط رستہ چلے اور

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کے ٹھیک رستے پر چلے اللہ لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے اُن کے حالات

لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ

یوں بیان فرماتا ہے تو مسلمانو! جب (لڑائی میں) کافروں سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو تو (بے تامل) اُن کی گردنیں مار چلو

الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ

یہاں تک کہ جب خوب اچھی طرح اُن کا زور توڑ لو تو (اُن کی) مشکیں کس لو (یعنی قید کر لو) پھر (قید کئے پیچھے) یا تو احسان رکھ کر (چھوڑ دینا)

وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ

یا معاوضہ لے کر یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں ف۱ یہ (ہمارا ارشاد) ہے اور اسی کی تعمیل ہونی چاہیے) اور خدا چاہتا

اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ

تو (لڑنے کی نوبت نہ آتی اور یوں ہی) اُن سے بدلہ لے لیتا مگر اُس کو تو یہ منظور ہوا کہ ایک کو ایک سے (لڑوا کر تم سب کو) آزمائے اور جو لوگ

قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيهِمْ

خدا کی راہ میں مارے گئے اُن کے عملوں کو خدا ہرگز رائگاں نہیں ہونے دے گا (بلکہ انہیں منزل) مقصود کو پہنچا دے گا

وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور اُن کو خوش حال کر دے گا یعنی اُن کو جنت میں لیجا داخل کرے گا جس کا حال اُس نے ان کو (پہلے سے) بتا رکھا ہے مسلمانو!

آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾

اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور (دشمنوں کے مقابلے میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذَٰلِكَ

اور جو لوگ (دینِ حق سے) منکر ہیں اُن کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے ف۲ اور اُن کا سارا کیا دھرا خدا گیا گزرا کر دے گا (اور) یہ

بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا

اس سبب سے کہ خدا نے جو (دین) اُتارا اُس کو اُنھوں نے پسند نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے اُن کے عمل اکارت کر دیئے کیا ان لوگوں نے

الربع

۱۳ مع

عند المتقدمین ۱۲

ف۱ لفظی ترجمہ یہ تھا کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے، یہ عرب کا محاورہ ہے ہمارے ہاں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا نہیں بولتے۔ اسی لئے ہم الفاظ سے الگ ہو گئے ہیں مطلب یہ ہے کہ دشمنوں میں لڑنے کی طاقت نہ رہے اور لڑائی موقوف ہو جائے ۱۲

ف۲ لغت میں تعس کے کئی معنے لکھے ہیں ازانجملہ دو مناسب مقام ہیں ایک جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ ہلاک ہو گئے اور تہس نہس جو اُردو میں بولا جاتا ہے عجب نہیں کہ تہس یہی تعس ہو ۱۲

الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا

دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ

کہ خدا نے اُن کا تہس نہس کر دیا اور ایسا ہی کچھ (ان) کافروں کو بھی پیش آنا ہے یہ اس سبب سے کہ

مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ

مسلمانوں کا حامی (و مددگار) تو اللہ ہے اور کافروں کا کوئی بھی حامی (و مددگار) نہیں

ع ١١ / ٥

يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے بلاشبہہ اُن کو اللہ بہشت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ

جن کے تلے نہریں پڑتی بہہ رہی ہونگی اور جو لوگ منکر ہیں (دنیا میں بے فکری کے ساتھ) رستے بستے اور جس طرح چارپائے کھاتے (پیتے ہیں یہ بھی) کھاتے پیتے

الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ

کھاتے (پیتے) ہیں اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے اور (اے پیغمبر) تمھاری یہ بستی (کہ جس (کے لوگوں) نے تم کو گھر سے نکال چھوڑا کتنی بستیاں

قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ

اس سے کہیں بل بوتے میں بڑھی چڑھی تھیں کہ ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا اور کوئی بھی اُن کی مدد کو نہ کھڑا ہوا

لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ

تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے (سیدھے) کھلے رستے پر ہیں وہ اُن کی طرح (کے گئے گزرے) ہو سکتے ہیں جن کی بدکرداریاں اُن کو

سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں جس بہشت کا

وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ

وعدہ پرہیزگاروں سے کیا جاتا ہے اُس کی کیفیت یہ ہے کہ اُس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں بو (کا نام) نہیں اور

مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ

(ایسے) دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ (مطلق) نہیں بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو بہت ہی خوش ذائقہ معلوم ہوگی

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور (نیز) صاف (شفاف) شہد کی نہریں ہیں اور اُن کے لئے وہاں ہر طرح کے میوے (موجود) ہونگے

وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا

اور اُن کے پروردگار کی طرف سے گناہوں کی معافی (سوالگ) کیا ایسی بہشت کے رہنے والے اُن جیسے ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں (جلتے رہیں گے)

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ

کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور وہ ملکے اُن کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا اور (اے پیغمبر) بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو (قرآن سننے کے لئے)

اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا

تمہاری طرف (بظاہر) کان تو لگاتے ہیں مگر جب تمہارے پاس سے (اُٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو (دینی) معلومات دی گئی ہے

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

اُن سے پوچھتے ہیں کیوں جی! اس شخص نے ابھی (ابھی) کیا کہا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دل پر اللہ نے مہر کردی ہے

قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ

اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور جو لوگ رو براہ ہیں (جب جب قرآن سنتے ہیں) اُن کو خدا اس قرآن کی برکت سے اور زیادہ

هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

ہدایت دیتا اور (نیز) اُن کو (توفیق) پرہیزگاری عطا فرماتا ہے تو (اب) یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

کہ ایک دم سے ان پر آنازل ہو سو اس کی نشانیاں تو آہی چکی ہیں ف۱ پھر

اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

جب قیامت اُن کے سامنے آموجود ہوگی تو (اُس وقت) ان کا سمجھنا ان کو کیا مفید ہوگا تو (اے پیغمبر اچھی طرح) جانے رہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

ف۱ قرب قیامت کی علامتوں میں سے سب سے بڑی علامت ہمارے پیغمبر صاحب آخرالزمان کا مبعوث ہونا ہی سو ہو چکا اور یوں حدیثوں میں قیامت کی علامتیں بکثرت موجود ہیں از انجملہ گناہ و بدکرداری کا شایع ہونا۔ علم دین کا اُٹھ جانا وغیرہ وغیرہ

اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

اور ہم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور (نیز) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے (بھی معافی مانگتے رہو) اور

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا

(کام کاج میں) تم لوگوں کا چلنا پھرنا اور (آرام کے لئے گھروں میں آکر) ٹھہرنا اللہ کو (سب) معلوم ہے اور سچے مسلمان تو یہ تمنا ظاہر کرتے ہیں کہ (ای) کاش

ع ۸ ۲

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

(جہاد کے بارے میں) کوئی سورت نازل ہو (تاکہ سب اس حکم کی تعمیل کریں) پھر جب کوئی سورت نازل ہوا اور اس میں (صاف طور پر جہاد کا حکم) اور

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ

لڑائی کا تذکرہ ہو تو (ای پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف ایسے (خوف زدہ) دیکھ رہے ہیں جیسے

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ

کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو (اور اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں) تو خدا ہی ان کا گھڑا کھوئے (رسول کی) فرماں برداری (چاہیئے) اور (کچھ پوچھیں تو)

مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾

سیدھی طرح پر (بے لاگ لپیٹ) جواب (دینا چاہئے) اور جب لڑائی ٹھن جائے اور (اس صورت میں) یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا

تو (منافقو) کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ اگر (جہاد کرنے سے) پھر بیٹھو تو (اس صورت میں بھی) لگو ملک میں فساد کرنے اور

اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ

اپنے رشتوں ناطوں کو توڑنے ف یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور ان کو (حق بات کے سننے سے) بہرا

وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

اور (راہ راست کے دیکھنے سے) ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) کو نہیں سوچتے یا

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

دلوں پر تالے (لگے) ہیں بیشک جن لوگوں کو راہِ راست صاف طور پر معلوم ہوئی

ف مطلب یہ ہے کہ یہ جہاد جو
ئے جا رہے ہیں ملک میں امن
ائم کرنے کے لئے ہیں اور منافق
جہاد سے ہی چڑتے ہیں اور جہاد
مفسدہ پردازی سمجھتے ہیں تو یہ
ں کی حیلہ جوئی ہے اگر جہاد نہ بھی
جائے تا ہم یہ لوگ نا مہربانیاں
رشتہ داری کیا ہی کرتے ہیں اور
تے ناطے کسی چیز کا پاس لحاظ
یں رکھتے اور آئندہ بھی ایسے
حادات سے باز نہیں آئیں گے ۱۲

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلٰى

(اور) پھر بھی وہ اپنے اُلٹے پاؤں پھر گئے شیطان نے اُن کو بُتّے دیئے اور اُن کی (آرزوؤں کی) رسیاں

لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

دراز کردی ہیں ف۱ اور یہ (ان لوگوں کا پھٹینا) اس سبب سے ہے کہ جو لوگ (قرآن کو) جو خدا نے اُتارا ہے ناپسند کرتے ہیں (مثلاً یہود) یہ (منافق) اُن سے کہا کرتے ہیں

سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

کہ بعض باتوں میں ہم تمہاری ہی صلاح پر چلیں گے اور اللہ اُن کی سرگوشیوں کو (خوب) جانتا ہے ف۲

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

پھر اُس وقت اُن کی کیسی (گت) بنے گی جب فرشتے اُن کی روحیں قبض کرتے اور اُن کے مونہوں پر اور اُن کے چوتڑوں پر مارتے جاتے ہونگے

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهُ

(اور اُن کی) یہ (نوبت) اِس لئے (ہوگی) کہ جو چیز خدا کو بُری لگتی ہے یہ اُسی (کے رستے) پر چلے اور اُس کی خوشی نہ چاہی

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

تو خدا نے بھی اُن کے عمل ملیامیٹ کر دیئے کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے اس خیال میں ہیں

أَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

کہ خدا اُن کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا اور (اے پیغمبر) ہم چاہتے تو تمھیں اُن لوگوں کو ایسی اچھی طرح دکھا دیتے کہ تم اُن کو اُن کی صورت ہی سے پہچان لیتے

بِسِيْمٰهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

اور (یوں بھی) تم اُن کو اُن کے طرزِ کلام سے ضرور پہچان لو گے اور اللہ تم سب کے عملوں کو (خوب) جانتا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا

(اور مسلمانو) ہم تم سب کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور (لڑائی کی تکلیفوں کو) برداشت کرنے والے ہیں اُن کو ہم (اچھی طرح) معلوم کرکے

أَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

تمھارے اصلی حالات کو جانچ لیں ف۳ بیشک جن لوگوں پر (دین کا) سیدھا رستہ صاف ظاہر ہو گیا (اور ظاہر ہوئے) پیچھے اُنھوں نے انکار کیا اور

ف۱ اُملی لہم کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اُن کو ڈھیل دے رکھی ہے۔ ہم نے محاورے کے لحاظ سے ڈھیل کو رسی دراز کرنے سے تعبیر کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اُن کو سمجھا رکھا ہے کہ جہاد نہ کرو گے تو مدتوں جیتے رہو گے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ منافق کھلم کھلا تو مسلمانوں کی مخالفت کرتے نہ تھے مگر در پردہ یہودیوں سے ملے ہوئے تھے۔ چنانچہ پارہ قد سمع اللہ کی سورۂ حشر میں منافقوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ پس اس آیت میں بعض الامر سے اسی قسم کی باتیں مراد ہیں ۱۲

ع ۳ ۹

اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا

اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی خدا کو تو یہ لوگ کسی طرح کا نقصان پونہچا سکیں گے نہیں

اللّٰہَ شَیْـًٔا ؕ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَھُمْ ﴿۳۲﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ

بلکہ اُن ہی کے عملوں کو اکارت کر دے گا مسلمانو! اللہ کے حکم پر چلو

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

اور رسول کے حکم پر چلو اور (رسول کی مخالفت کرکے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو بیشک جن لوگوں نے کفر کیا

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ

اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکا. پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے خدا اُن کو ہرگز نہیں بخشے گا

لَھُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَھِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰہُ

تو (مسلمانو!) بودے نہ بنو اور (خود پیام دے کر دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ اور (جانے رہو کہ آخر کار) تم ہی غالب رہو گے اور اللہ

مَعَکُمْ وَلَنْ یَّتِرَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ ؕ

تمھارے ساتھ ہے اور تمھارے عملوں (کے ثواب) میں کسی طرح کی کمی نہیں کرے گا (یہ) دنیا کی زندگی (جو ہے) تو بس نرا کھیل اور تماشا ہے

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْـَٔلْکُمْ

اور اگر (خدا پر) ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو وہ تم کو تمھارے اجر عنایت کرے گا اور (اپنے لئے)

اَمْوَالَکُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ یَّسْـَٔلْکُمُوْھَا فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ

تمھارے مال تم سے نہیں طلب کرے گا اور بالفرض اگر وہ تم سے (اپنے لئے) تمھارے مال طلب کرے اور تم کو چمٹے تو تم ضرور بخل کرو اور اس سے

اَضْغَانَکُمْ ﴿۳۷﴾ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ

تمھاری دلی عداوتیں ظاہر ہوں ف۱ تم لوگ سُن رکھو کہ (خدا کو تو تم کیا دو گے تم (تو ایسے) کم ہمت اور تنگ (دل) ہو کہ تم کو خدا کے رستے میں (اپنے قومی فائدے کے لئے) خرچ کرنے کو

سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ فَمِنْکُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ

بلایا جاتا ہے اس پر بھی تم میں ایسے (بہتیرے) ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ اور جو بخل کرتا ہے تو حقیقت میں

ف۱ عداوت سے مراد یا تو وہ عداوت ہو جو ہوتا ہے ایک بخیل کو سائل سے ہوتی ہے یا یہاں وہ عداوتیں مراد ہوں جو پہلے سے مسلمانوں کے ساتھ اُن لوگوں کے دلوں میں تھیں ۱۲

عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ

خود اپنے سے بخل کرتا ہے ورنہ اللہ تو بے نیاز ہے اور تم (اُس کے) محتاج ہو اور اگر تم (حکم خدا سے) روگردانی کرو گے

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

تو خدا تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو تمہاری جگہ لا بٹھائے گا اور وہ تم جیسے (تنگدل بھی) نہیں ہونگے

سورۃ الفتح نزلت بالمدینۃ ثم المائدۃ وھی تسع وعشرون ایۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

(اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی) حقیقت میں ہم نے تم کو کھلم کھلا تمہاری فتح کرا دی ف۱ تاکہ (تم اس فتح کے شکریے میں دینِ حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور)

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾

اگلے پچھلے گناہ معاف کرے اور تم پر اپنے احسانات پورے کرے اور تم کو (دین کے) سیدھے رستے پر چلے (اور کوئی تمہارا مانع و مزاحم نہ ہو)

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالا

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

تاکہ اُن کے (پہلے) ایمان کے ساتھ اُن کا ایمان زیادہ ہو اور آسمان اور زمین (کی مخلوقات) کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور اللہ (ہر وقت کی مصلحت کا) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (اور مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالنے کی ایک غرض یہ بھی تھی) کہ (مسلمان سلامت پر ثابت قدم رہیں اور)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ

(بہشت کے) باغوں میں لیجا داخل کرے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی (اور وہ ہمیشہ) ہمیشہ ان (ہی باغوں) میں رہیں گے اور (نیز یہ کہ)

ع ۱۰ ۸

ف۱ ہجرت کے چھٹے برس پیغمبر صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مسلمان مسجد حرام میں گئے اور وہاں احرام اتارنے کے لئے کوئی بیٹھا سر منڈوا رہا ہے اور کوئی بال کترا رہا ہے ازبسکہ پیغمبر کا خواب غلط نہیں ہوا کرتا آپ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مکے کے قریب پونہچے تو کفار قریش مسلمانوں کی آمد سنکر لڑنے کے ارادے سے باہر نکل آئے آنحضرت نے قریش کی آمادگی دیکھ کر حدیبیہ میں مقام کیا اور اب فریقین میں گفت و شنود ہونے لگی آخر بڑی مشکل سے یہ صلح ٹھہری کہ دس برس تک مسلمانوں میں اور قریش میں لڑائی موقوف اور پیغمبر صاحب اس وقت بے عمرہ کئے لوٹ جائیں اگلے سال عمرہ کریں مگر کوئی مسلمان تلوار میان سے باہر نہ نکالے اور تین دن سے زیادہ مکے میں نہ رہیں اور دورانِ صلح میں اگر کوئی مسلمان کفار قریش سے جا ملے تو قریش اُس کو واپس نہ دیں اور اُن کی طرف کا کوئی آدمی مسلمانوں کی طرف چلا آئے تو وہ اُن کو واپس دیا جائے یہ صلح پیغمبر صاحب نے دب کر کی اور مسلمانوں کی بڑی دل شکنی کا باعث ہوئی اُس وقت بعض مسلمانوں کو خیال ہوا کہ پیغمبر صاحب نے یہ کیسا خواب دیکھا تھا اور بعض منافقین یہ شبہہ کرتے تھے کہ اگر خدا اسلام کا حامی ہوتا تو یوں دب کر صلح نہ کی جاتی اور کچھ لوگ شروع ہی سے پیچھے رہ گئے تھے اُن کو یقین تھا کہ اہل مکہ ان مسلمانوں کو گھسنے نہیں دیں گے اور ایسا ہی ہوا لیکن فکر ہر کس بقدر ہمت اوست حدیبیہ کی صلح بظاہر دب کر ہوئی تھی۔ مگر حقیقت میں اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی کہ ابتدائی حالت میں ایسے دن کی لڑائی اُن کو پنپنے نہیں دیتی تھی دوسرے معلوم تھا کہ قریش کی طرف سے ضرور بد عہدی ہوگی اور ہوئی بھی (بقیہ بر صفحہ آیندہ)

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ

اُن پر سے اُن کے گناہوں کو اُتار دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے اور (نیز یہ کہ)

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی)

ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ

بدگمانیاں رکھتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آگئے اور خدا کا غضب اِن پر آنازل ہوا اور اُس نے اِن کو پھٹکار دیا

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اور اس کے علاوہ اُس نے اِن کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے اور آسمان و زمین کی مخلوقات کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں

وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اور اللہ (بڑا) زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر) ہم نے تم کو (اپنی ذات و صفات کا) گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ

(ایمان والوں کو) خوشخبری اور (کافروں کو) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے (اے مسلمانو ہم نے اِن کو اس غرض سے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے) کہ تم (لوگ) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

تُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ

اُس کا ادب ملحوظ رکھو اور صبح و شام اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہو (اے پیغمبر) جو لوگ (صلح حدیبیہ کے وقت)

يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

تمھارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے ہیں وہ (تم سے نہیں بلکہ) خدا سے بیعت کر رہے ہیں (کہ تمھارا نہیں بلکہ) خدا کا ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَ

اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ تو جو (ایسا پکا قول و قرار کئے پیچھے اُس کو) توڑے گا۔ تو توڑنے کا وبال خود اُسی پر پڑے گا اور

مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا

جو اُس (عہد) کو پورا کر اُتارے گا جو اُس نے خدا کے ساتھ کر لیا ہے تو عنقریب خدا اُس کو بڑا اجر دے گا

بقیہ صفحہ ۸۱۵ بنی خزاعہ اور بنی بکر دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار اور بنی بکر قریش کے تو صلح کے رو سے ان دونوں قبیلوں کو بھی شرائط صلح کی پابندی لازم تھی مگر یہ دونوں لڑے اور قریش نے در پردہ بنی بکر کی مدد کی حدیبیہ کی صلح ٹوٹ گئی۔ مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور مکے پر چڑھ دوڑے خدا کا کرنا کہ بے لڑائی فتح ہوا۔ حدیبیہ سے لوٹے تو پیغمبر صاحب سیدھے خیبر پہ جا چڑھے اور اُس کو فتح کیا اور وہاں مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت بھی ہاتھ لگا اِس سورت میں ان تمام واقعات کا بیان ہے یعنی صلح حدیبیہ کا اور فتح خیبر کا اور آخر کار فتح مکہ کا بلکہ بطور پیشین گوئی کے اشارۃً غزوات فارس و روم کا بھی جو خلفاے اولین کے عہد میں ہوئے۔ اس سورت میں اُن لوگوں پر ملامت ہے جو سفر حدیبیہ میں ساتھ نہ تھے مسلمانوں کو طرح طرح پر تسلی دی گئی ہے۔ یعنی اُن کو سمجھایا ہے کہ حدیبیہ کی صلح کو غلط صلح نہ سمجھو یہ فتح مکہ کی تمہید ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی نیز اُن کو تسلی دی ہے کہ تم کو رنج نہ کرنا چاہئے مگر فتح خیبر کیا کم ہے۔ اس صلح حدیبیہ کے چند واقعات قابل تذکرہ ہیں ایک بیعت رضوان کہ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمان پیام صلح لیکر اہل مکہ کے پاس گئے تھے اُن کے لوٹنے میں ہوئی دیر یہاں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان کو اہل مکہ نے مار ڈالا تو اب چار و ناچار لڑائی ٹھہری اس پر پیغمبر صاحب نے مسلمانوں سے لڑنے مرنے کی بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک کیکر کے درخت کے تلے ہوئی تھی۔ اور آخر کار اُس درخت کی تعظیم بھی حد سے زیادہ ہونے لگی جو ایک قسم کی پرستش کے قریب سمجھی جاتی تھی چنانچہ حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں اُس درخت کو اکھڑوا کر پھکوا دیا۔ دوسرا واقعہ تحریر صلحنامہ کا ہے کہ اُس کے لفظوں پر اِس قدر حجت ہوئی کہ صلح کا ہونا مشکل ہو گیا۔ مسلمانوں کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا گیا مکہ والے کہتے تھے کہ ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں جانتے وہی باسمک اللّٰہم لکھو پھر پیغمبر صاحب نے اپنے تئیں محمد رسول اللہ لکھوایا تھا اِس پر کافروں نے اِس قدر ضد کی کہ آخر اس لفظ کو مٹوا چھوڑا اول تو عاجزانہ صلح اور پھر ایسی بے عنوانی کے ساتھ اور فریقین کا جوش و خروش خدا ہی تھا کہ یہ بیل منڈھے چڑھی پیغمبر صاحب نے مسلمانوں کا حج کرنا بلا تعیین وقت دیکھا شیوعِ اسلام کی جلدی تو سب کو تھی ہی از خود خیال کر لیا کہ اسی سال مسلمانوں کو حج کرنا نصیب ہو گا حالانکہ فی الواقع اُس میں ذرا دیر تھی چنانچہ دوسرے سال جیسا خواب میں دیکھا تھا ویسا ہی ہوا ۱۲

ع ١٠ / ٩

عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا

(اے پیغمبر) دیہاتی لوگ جو پیچھے رہ گئے (اور اس سفر حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے) اب وہ تمہارے روبرو یہ عذر پیش کریں گے کہ ہم

أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ

اپنے مال اور اہل (وعیال) کی پرداخت میں لگے رہے تو آپ ہمارا (یہ قصور) (خدا سے) معاف کرا دیجیے (یہ لوگ) اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو

فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

ان کے دل میں نہیں (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر خدا تم کو نقصان پونہچانا چاہے

ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ

یا تم کو فائدہ پونہچانا چاہے تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں تمہارا (نفع یا نقصان) کچھ بھی کر سکے (مال اور اولاد کا تو حیلہ ہی حیلہ ہے) بلکہ (بات یہ کہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اس سے

ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا

(اور وہ جانتا ہے کہ تم مال اور اولاد کی وجہ سے پیچھے نہیں رہے) بلکہ (مارے ڈر کے پیچھے رہے اور) تم نے ایسا سمجھا کہ پیغمبر اور مسلمان اپنے بال بچوں میں کبھی

وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا

اور یہ بات تمہارے دل میں کھب گئی تھی اور تم (طرح طرح کی) بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (ایسے خیالات سے) تم لوگ آپ

بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

برباد ہوئے اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ان) منکروں کے لئے

سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ

(وہ) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جس کو چاہے معاف کرے اور

مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ

جس کو چاہے سزا دے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کے لئے جانے لگو

إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ

تو جو لوگ (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے (تم سے) کہیں گے کہ ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے دو

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ

(اس سے) ان کا مطلب یہ ہے کہ فرمودۂ خدا کو بدل دیں (یعنی نہ ہونے دیں اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤگے اسی طرح خدا نے

مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ

پہلے ہی سے ایسا فرمایا ہے ف۱ یہ سن کر (یہ لوگ) کہیں گے کہ (خدا نے تو کیا فرمایا ہوگا) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہم سے حسد رکھتے ہو ف۲ (حسد نہیں) بلکہ یہ لوگ (اصل مطلب کو)

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ

بہت ہی کم سمجھتے ہیں (کہ یہ ان کے سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے کی سزا ہے اے پیغمبر) دیہاتی جو (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہے ان سے کہدو کہ کوئی دن جاتا ہے کہ تم

أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ

بڑے لڑنے والوں (یعنی فارس و روم) کے (مقابلے کے) لئے بلائے جاؤ گے کہ تم اُن سے لڑتے رہو گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے تو اگر (اس وقت)

اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ

خدا کا حکم مانوگے تو خدا تم کو اچھا اجر دے گا اور اگر کہیں تم نے سرتابی کی جیسے تم پہلے (سفر حدیبیہ میں) سرتابی کر چکے ہو تو وہ تم کو

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ

عذاب دردناک کی سزا دے گا (کسی) اندھے پر سختی نہیں (کہ خواہی نخواہی شریک جہاد ہو) اور نہ کسی لنگڑے پر سختی ہے

وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ

اور نہ (کسی) بیمار پر سختی ہے اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے گا اللہ اُس کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں لے جا داخل کرے گا

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَّقَدْ

جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی اور جو سرتابی کرے گا وہ اُس کو عذاب دردناک کی سزا دے گا (اے پیغمبر)

رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

جب مسلمان (ایک کیکر کے) درخت کے تلے تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے خدا (یہ حال دیکھکر) اُن مسلمانوں سے خوش ہوا اور اُس نے

فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً

اور اُن کو اطمینانِ قلب عنایت کیا اور اُس کے بدلے میں اُن کو سر دست (خیبر کی) فتح دی اور (فتح کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں

ع ۲ / ۱۰ النصف

(حاشیہ: اُن کی دلی عقیدت کو جان لیا)

ف۱ صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر پیغمبر صاحب خیبر کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کئے رہتے تھے۔ خیبر بے لڑے فتح ہو گیا اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا غنیمت خیبر کے بارے میں خدا کا حکم یہ تھا کہ وہی لوگ اس کے مستحق ہیں جو سفر حدیبیہ میں بھی ساتھ تھے منافق جو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے تھے خیبر کی چڑھائی میں اُنھوں نے مسلمانوں کے ساتھ چلنا چاہا اور اُن کا مطلب یہ تھا کہ غنیمت خیبر میں سے حصہ لیں مگر پیغمبر صاحب نے اجازت نہ دی یہی مذکور ان آیتوں میں ہے ۱۲

ف۲ یعنی تم ہم کو مارے حسد کے ساتھ نہیں لے چلتے کہ کہیں خیبر کی غنیمت میں سے حصہ نہ لیں ۱۲

يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ

جن پر ان لوگوں نے جا قبضہ کیا اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!) اللہ تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرما چکا ہے

كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ

کہ تم ان پر قابض ہو گے تو یہ (خیبر کی غنیمت) تم کو سردست دلوا دی اور (صلح حدیبیہ کی جہت سے عرب کے) لوگوں کے دست (تعدی) کو تم سے روکا سو الگ

وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾

اور (ایک) مقصود یہ بھی تھا کہ یہ واقعات تم مسلمانوں کے لئے (پیغمبر کی صداقت کی) ایک دلیل ہوں اور نیز یہ کہ خدا تم کو (اسلام کے) سیدھے رستے پر لے چلے (اور کوئی

وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ

تم کو مال غنیمت نہیں) اور اس کے سوا ایک فتح اور (بھی ہونی) ہے جس پر اس وقت تک تم نے قابو نہیں پایا مگر وہ خدا کے احاطۂ (قدرت) میں ہے اور خدا

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ

ہر چیز پر قادر ہے ف۱ اور اگر کافر (اس وقت) تم (مسلمانوں) سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگتے

ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ

پھر اُن کو نہ کوئی حامی ہی ملتا اور نہ کوئی مددگار (یہی) اللہ کا دستور (ہے) جو پہلے سے ہوتا چلا آیا

مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ

اور (اے پیغمبر) تم اللہ کے دستور میں کبھی (تغیر) تبدل (ہوتا ہوا) نہ پاؤ گے اور (مسلمانو!) وہ (خدا) ہی (تو) تھا جس نے

أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ

عین (شہر) مکہ میں تم کو کافروں پر فتح دیئے پیچھے اُن کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا ف۲ اور تمہارے ہاتھوں کو

أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ

اُن سے اور (اُس وقت) جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے تھے اللہ سب کچھ دیکھتا تھا ف۳ یہ (مکے والے) وہی تو ہیں جنھوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا

کفر کیا اور تم کو مسجد حرام میں جانے سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی نہ آنے دیا کہ (وہ جہاں کے تہاں) رکے کھڑے رہے

ف۱ یہ فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲

ف۲ ہاتھوں کے روکنے سے مراد یہ ہے کہ دست درازی نہ کرنے دی ۱۲

ف۳ اس آیت میں مذکور ہے صلح حدیبیہ کا اور اس ...

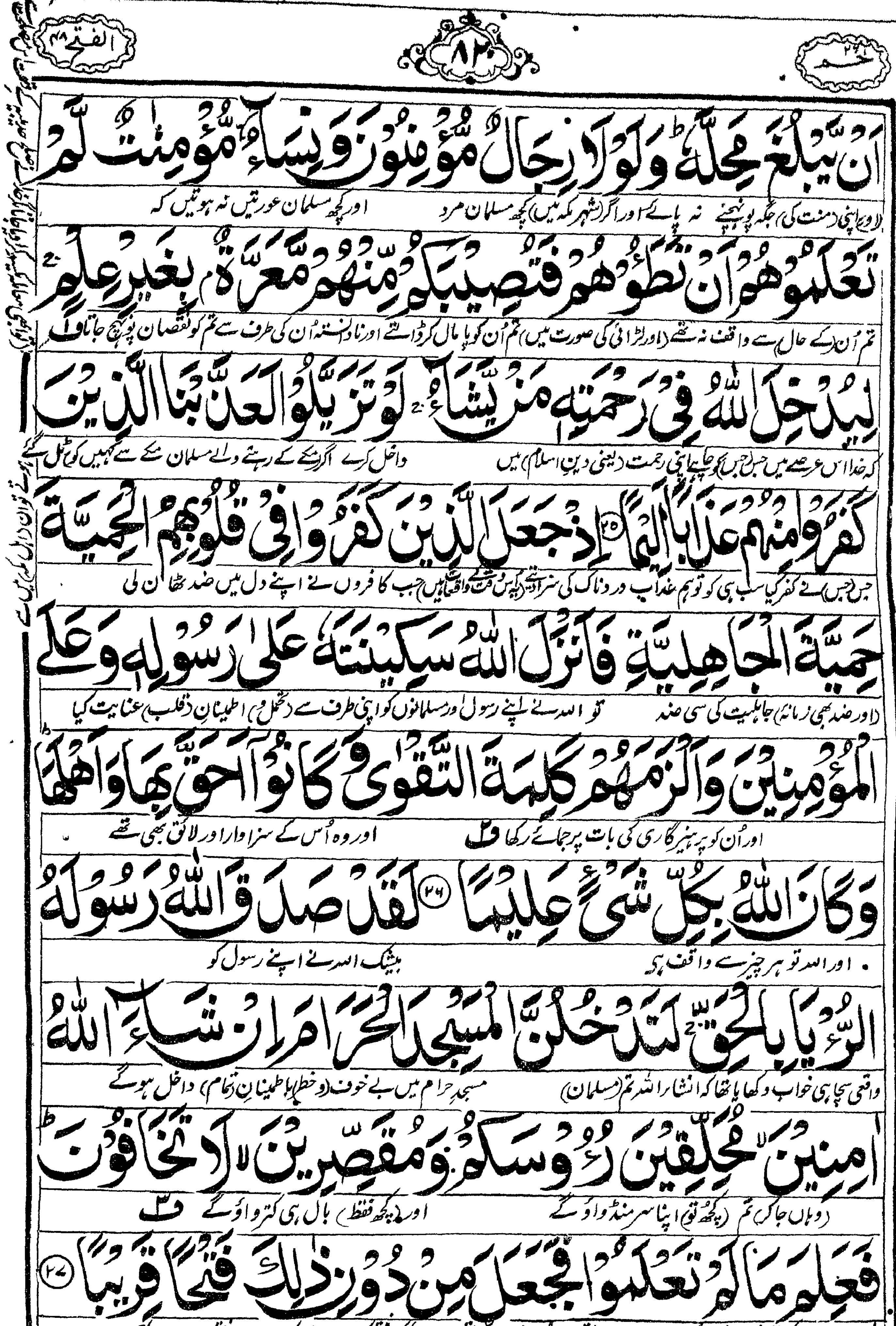

أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ

(اور اپنی) (منت کی) جگہ پہنچنے نہ پائے اور اگر (شہر مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں نہ ہوتیں کہ

تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ

تم اُن کے حال سے واقف نہ تھے (اور لڑائی کی صورت میں) تم اُن کو پامال کر ڈالتے اور نادانستہ اُن کی طرف سے تم کو نقصان پہنچ جاتا ف۱

لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ

کہ خدا اس عرصے میں جس (جس) کو چاہے اپنی رحمت (یعنی دینِ اسلام) میں داخل کرے اگر مکے کے رہنے والے مسلمان مکے سے کہیں کو ٹل گئے

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ

جس (جس) نے کفر کیا سب ہی کو تو ہم عذابِ دردناک کی سزا دیتے (یہ اس وقت کا واقعہ ہے) جب کافروں نے اپنے دل میں ضد ٹھان لی

حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

(اور ضد بھی زمانۂ) جاہلیت کی سی ضد تو اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو اپنی طرف سے (تحمل و) اطمینانِ (قلب) عنایت کیا

الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ

اور اُن کو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکھا ف۲ اور وہ اُس کے سزاوار اور لائق بھی تھے

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ

اور اللہ تو ہر چیز سے واقف ہے ۔ بیشک اللہ نے اپنے رسول کو

الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم (مسلمان) مسجدِ حرام میں بے خوف (و خطر باطمینانِ تمام) داخل ہوگے

آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

(وہاں جاکر) تم (کچھ تو) اپنا سر منڈواؤ گے اور (کچھ فقط) بال ہی کترواؤ گے ف۳

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾

غرض جس بات کی تم کو خبر نہ تھی خدا کو (پہلے سے) معلوم تھی پھر (اُس خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ) فتح مکہ سے پہلے ایک سردست فتح کرا دی ف۴

ع

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مکے میں بہت سے لوگ کافروں کے ڈر سے چھپے ہوئے مسلمان تھے اور خود مسلمانوں کو بھی اُن کا حال معلوم نہ تھا تو اگر لڑائی ہوتی تو کافروں کے آٹے کے ساتھ اِن بیچاروں کا بھی گھن پس جاتا اور چونکہ یہ مسلمانوں کے دشمن نہ تھے مسلمانوں کو اُن کی دیت دینی لازم آتی۔ اسی دیت کو نقصان سے تعبیر کیا ہے۔

ف۲ پرہیزگاری کی بات سے مراد ہے صلح کہ اگر مسلمان تحمل کو کام میں نہ لائیں اور کافروں کی طرح جہالت کریں تو صلح منقطع ہو گئی ہوتی اور خونریزی کی نوبت پہنچتی یہ مسلمانوں کی پرہیزگاری کی دلیل تھی کہ اُنھوں نے بادلِ ناخواستہ صلح کرلی۔

ف۳ سر منڈوانا اور بال کتروانا یہ بھی جزو خواب تھا کہ پیغمبر صاحب نے مسلمانوں کو ایسا کرتے خواب میں دیکھا اور سر منڈوانا یا بال کتروانا اعمالِ حج میں سے آخری عمل ہے تو مطلب یہ ہوا کہ تم باطمینانِ تمام حج پورا کروگے۔

ف۴ یعنی صلح حدیبیہ کہ یہ بھی ایک طرح کی فتح ہے یا فتح خیبر کہ وہ بھی صلح حدیبیہ کے تھوڑے ہی دن فتح مکہ سے پہلے ہوئی تھی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب رکھے

كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ

اور (دینِ اسلام کی صداقت کے لئے) خدا گواہ بس کرتا ہے محمد خدا کے بھیجے ہوئے (پیغمبر) ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں

اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ

کافروں کے حق میں (تو) بڑے سخت ہیں مگر آپس میں رحم دل (اے مخاطب) تو اُن کو دیکھے گا کہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (اور کبھی) سجدہ کر رہے ہیں (اور)

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ

خدا کے فضل اور خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں اُن کی شناخت یہ ہے کہ سجدے کے گٹے اُن کی پیشانیوں پر ہیں

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ

یہی اوصاف اُن کے تورات میں (بھی مذکور) ہیں اور (یہی) اوصاف انجیل میں بھی ہیں (اور وہ روز بروز اس طرح ترقی کرتے جائیں گے) جیسے کھیتی کہ اس نے (پہلے زمین سے)

شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ

اپنی سوئی نکالی پھر اس نے (غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کر کے اپنی) اُس (سوئی) کو قوی کیا چنانچہ وہ (زمین رفتہ رفتہ) موٹی ہوئی (یہاں تک کہ) آخر کار (کھڑی) اپنی نال پر

الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کسانوں کو خوش کرنے (اور خدا نے اُن کو روز افزوں ترقی) اس لئے (دی ہے) کہ اُن (کی ترقی) سے (ڈاہ پاکر) کافروں کو جلائے۔ اُن میں سے جو (پہلے ہی) ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اُن سے خدا نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمالیا ہے

۱۵ مع عند المتاخرین — ع ۴ — ۱۸

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ التَّحْرِيْمِ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

۴۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

مسلمانو! اللہ اور اُس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنایا کرو اور (ہمہ وقت) اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

(کیونکہ) اللہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہے مسلمانو! اپنی آوازوں کو

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو اور نہ اُن کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ

تم ایک سے ایک (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو (کہیں) ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو

الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

جو لوگ رسولِ خدا کے روبرو اپنی آوازیں پست کر لیا کرتے ہیں یہی ہیں

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾

جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لئے (اچھی طرح) جانچ لیا ہے ان کے لئے آخرت میں گناہوں کی معافی اور بڑا اجر ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

(اے پیغمبر) جو لوگ تم کو (تمہارے رہنے کے) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (تو ایسے ہیں جن کو (مطلق) عقل نہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ

اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم (از خود) حجروں سے نکل کر ان کے پاس آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف مسلمانو! اگر کوئی

فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ

بد(ذات) تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اچھی طرح (اُس کی) تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو کہ) نادانی سے کسی قوم پر جا چڑھو

ف قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے کو آئے پیغمبر صاحب کو مسجد میں نہ دیکھا تو لگے نام لے لے کر آواز بلند پکارنے خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیغمبرؐ کا ادب تعلیم فرمایا کہ باواز بلند پکارنا کیسا پیغمبر کے روبرو پکار کر بولنا بھی بے ادبی ہے ۱۲

فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ

پھر اپنے کیے سے پشیمان ہو اور جان رکھو کہ تم میں رسول خدا (موجود) ہیں

اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ

(اور) بہتیری باتیں (ایسی ہیں کہ) اگر وہ اُن میں تمہارا کہنا مان لیا کریں تو (اُلٹی) تم ہی پر مشکل پڑ جائے مگر (بھلے کو) خدا نے

اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ

تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور اُس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے اور کفر

وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿۷﴾ فَضْلًا

اور خودسری اور نافرمانی سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے

مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

نیک چلن ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور اگر (تم) مسلمانوں کے دو فرقے

اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى

آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں کا ایک (فرقہ) دوسرے پر زیادتی کرے

فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا

تو جو زیادتی کرتا ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف رجوع لائے پھر جب رجوع لے آئے تو

بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾

فریقین میں برابری کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کو ملحوظ رکھو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا

مسلمان تو بس (آپس میں بھائی) بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ

تاکہ (خدا کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے مسلمانو!

ع ۱ / ۱۰ / ۱۳

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ

مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں)

عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا

عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو

بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ

نام دھرو ایمان لائے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی بُرا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں گے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ

تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہیں مسلمانو! (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو

الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ

کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے بُرا کہے

بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ

بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں (تو غیبت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا

اور (اللہ کے غضب) سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے لوگو! ہم نے

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ

تم (سب) کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور (پھر) تمہاری ذاتیں اور

قَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ

گوتیں ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہے جو تم میں بڑا پرہیزگار ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ

بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے پیغمبر ان سے) کہدو

ف۱ اس آیت میں غیبت کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے اور وجوہ تشبیہ یہ ہیں اول بے خبری کہ جیسے مردے کو اپنی بوٹیوں کے نوچے جانے کی خبر نہیں ہوتی اسی طرح اُس شخص کو جسے پیٹھ پیچھے بُرا کہا جاتا ہے غیبت کی خبر نہیں ہوتی۔ دوسرے جس طرح گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں اسی طرح غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کر دیا یا یوں کہو کہ اُس کی عزت کا خون پی لیا۔ فارسی میں غیبت کو در پوستین مردم اُفتادن کہتے ہیں وہ اس تشبیہ سے بہت ہی ملتا ہوا ہے ۱۲

لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوٓا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي

کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ایمان کا تو ہنوز تمہارے دلوں میں گزر تک بھی نہیں ہوا ف۱

قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ

اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمہارے عملوں (کے اجر) میں سے کسی طرح کی کاٹ چھانٹ نہیں کرے گا

شَيْـًٔا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے بس سچے مسلمان تو وہ ہیں

آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر (کسی طرح کا) شک (و شبہہ) نہ کیا اور

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ

اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے کوشش کی (حقیقت میں) یہی

الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللّٰهَ بِدِينِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

سچے (مسلمان) ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تو سب ہی کچھ جانتا ہے اور اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ۖ بَلِ

(اے پیغمبر یہ لوگ) تم پر اپنے اسلام لانے کی منت رکھتے ہیں تم (ان سے) کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کی منت نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ

اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم (دعوی اسلام میں) سچے ہو ف۲ بیشک

اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

اللہ آسمان و زمین کی غیب کی باتوں کو جانتا ہے اور تم (لوگ) جیسے جیسے عمل کر رہے ہو اللہ ان کو دیکھ رہا ہے

ع ۲ ۸/۱۴

منزل ۶

ف۱ ایمان دل سے علاقہ رکھتا ہے اور خدا کے سوا دوسروں کو اس کی خبر نہیں ہو سکتی اور اسلام افعال ظاہر سے علاقہ رکھتا ہے ایک شخص مسلمانوں کی سی وضع رکھتا اور مسلمانوں کے ساتھ کھاتا پیتا اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو شرع جو ظاہر پر حکم کرتی ہے اس کی رو سے وہ مسلمان سمجھا جائے گا مگر ممکن ہے کہ اس کے دل میں ایمان نہ ہو۔ اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق سمجھانا مقصود ہے

ف۲ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم ٭ منت شناس زو کہ بخدمت بداشتت ٭

سُورَةُ قٓ نزلت بمكة إلا ولقد خلقنا السموات الآية فبالمدينة

ثم البلد وهي خمس وأربعون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ

قٓ (اے پیغمبر) قرآنِ مجید کی قسم (کہ تم ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو) مگر ان کافروں کو (اس سے) تعجب ہوا کہ

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ②

ان ہی میں کا ایک ڈر سنانے والا (یعنی پیغمبر بن کر) ان کے پاس آیا تو (یہ) کافر لگے کہنے کہ یہ تو (ایک) عجیب بات ہے

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ③

کیا جب ہم مر جائیں گے اور (گل سڑ کر) مٹی ہو جائیں گے (تو ہم کو قیامت میں دوبارہ جلا اٹھایا جائے گا) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو بالکل بعید (از قیاس) ہے

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا

مُردوں کے جن اجزا کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے ہم کو تو معلوم ہی ہیں (پھر جب چاہیں گے اُن کو جمع کر لیں گے) اور ہمارے پاس

كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ

کتاب (لوح محفوظ بھی موجود) ہے (اور اُس میں ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے) مگر ان لوگوں کو ایک حق بات پہنچی اور (پہنچتے کے ساتھ ضد سے بے سوچے سمجھے) اُس کو جھٹلا دیا

فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑤ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ

تو وہ ایسی بات میں (اُلجھ رہے) ہیں جس کو قرار نہیں ف کیا ان لوگوں نے اپنے اُوپر آسمان کی طرف (نظر بھر کر) نہیں دیکھا

فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑥

کہ ہم نے اُس کو کیسا بنایا اور (ستاروں سے) اُس کو سجایا اور اُس میں کہیں درز (کا نام) نہیں

ف یعنی پیغمبر کو کبھی شاعر بتاتے ہیں کبھی جادوگر کبھی مجنون کبھی کچھ کبھی کچھ اور کبھی قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہیں۔ غرض ان کی بات کو قرار نہیں ۱۲

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اُس کے اندر بھاری بوجھل پہاڑ پلا دیئے اور

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ

سب طرح کی خوشنما چیزیں اُس میں اُگائیں تاکہ جتنے بندے ہماری طرف رجوع لانے والے ہیں (وہ ہماری قدرت کا تماشا) دیکھیں اور عبرت پکڑیں

مُنِيبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا

اور ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا

فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ

اور (اپنے) بندوں کو روزی دینے کے لئے اُس (پانی) کے ذریعے سے باغ اُگائے اور کھیتی کا اناج اور

بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ ۝۱۰ رِزْقًا لِلْعِبَادِ

لمبی لمبی کھجوریں جن کی گیلیں خوب گتھی ہوتی ہیں

وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ۝۱۱

اور (نیز) ہم نے مینہ کے ذریعے سے مری ہوئی (یعنی پرتی پڑی ہوئی) بستی کو جلا اُٹھایا اسی طرح (قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے) نکلنا ہوگا

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ۝۱۲

اِن سے پہلے نوح کی قوم نے (پیغمبروں کو) جھٹلایا اور خندق والوں نے اور ثمود نے

وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ ۝۱۳ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

اور عاد نے اور فرعون نے اور قوم لوط نے اور بن کے رہنے والوں نے

وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ۝۱۴

اور تبع کے لوگوں نے (ان) سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا وعدہ (عذاب اُن کے حق میں) پورا ہوا ؎۱

أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ

کیا ہم اول بار پیدا کرنے میں تھک گئے (کہ قیامت میں دوبارہ نہیں پیدا کر سکیں گے نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ (خلاف عادت) از سر نو پیدا کرنے

؎۱ خندق والوں کا ذکر آخیر پارہ کے سورۂ بروج میں ہے بن والے شعیبؑ کی قوم ہیں اور تبع یمن کا بادشاہ تھا ۱۲

ع ١٥ / ١٣

جَدِيدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ

شک میں (پڑے) ہیں اور بیشک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اُس کے دلی خیالات (تک) سے واقف ہیں

نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾

اور ہم اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿١٧﴾

کہ دو ضبط کرنے والے (یعنی کراماً کاتبین اُس کی باتیں) ضبط (یعنی قلمبند) کرتے جاتے ہیں (ایک) داہنی طرف بیٹھا ہے اور (ایک) بائیں طرف

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾

کوئی بات مونہ سے نہیں نکالنے پاتا۔ مگر ایک چوکیدار اُس کے پاس (لکھنے کو) تیار رہتا ہے

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ

اور موت کی بیہوشی تو ضرور آکر رہے گی (اور ہم اُس وقت آدمی کو جتا دیں گے کہ) یہی تو وہ (حالت) ہے

مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ

جس سے تو گریز کرتا تھا اور (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہوگا

الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾

جس سے (لوگوں کو) ڈرایا جاتا ہے اور ہر شخص (جواب ہی کے لئے) حاضر ہوگا (ایک فرشتہ تو) اُس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا اور (ایک فرشتہ اُس کا اعمال نامہ لئے ہوئے) اُس کے عملوں کا گواہ

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ

(اور ہم اُس کو جتا دیں گے کہ) تو اس (دن) سے بے خبر رہا تو (جو) پردہ تیری آنکھوں پر پڑا ہوا تھا اب ہم نے تیرے (اُس) پردے کو تجھ پر سے ہٹا دیا

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ

تو آج تیری نگاہ بڑی تیز (معلوم ہوتی) ہے اور اُس کا ساتھی (جو گواہی دینے آیا ہے) عرض کرے گا کہ (اس کا نامۂ اعمال) جو میرے پاس (لکھا موجود) ہے

عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَنَّاعٍ

وہ تو یہ حاضر ہے (اس پر ہم اپنے دو چوبداروں یعنی فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) جہنم میں ... کافر سرکش نیکی سے روکنے

جہنم

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ

حد سے بڑھنے ہوئے شکوک پیدا کرنے والے ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے (دوسرے) معبود ٹھہرایا کرتے تھے سب کو لیجا کر جہنم میں جھونک دو

فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا

اور اس (مجرم) کو بھی سخت عذاب میں لے جا کر ڈال دو (پھر) اُس کا ساتھی (شیطان) عرض کرے گا کہ ای ہمارے پروردگار

أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا

میں نے تو اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ (از خود) پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا اس پر خدا فرمائے گا کہ ہمارے حضور میں (ایسے) رگڑے جھگڑے

لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

(کی باتیں) نہ کرو اور ہم تو تم کو پہلے ہی (سے اپنے عذاب کا) ڈر سنوا چکے تھے ہمارے ہاں (جو ایک) بات قرار پا چکتی ہے پھر نہیں بدلی جایا کرتی

لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ

اور ہم تو بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتے اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ

امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ

تو (دوزخیوں سے) بھر چکی؟ (یا نہیں) اور وہ عرض کرے گی کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت اس قدر پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی

غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾

(کہ کچھ بھی) فاصلہ نہ ہوگا یہی تو وہ (بہشت) ہے جس کا تم (یں) سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع لانے والے (حقوق کی) حفاظت کرنے والے کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا

مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا

جو شخص بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرتا رہا اور دلِ گرویدہ لے کر حاضر ہوا (ہم ایسے لوگوں سے فرمائیں گے کہ) سلامتی کے ساتھ اس (بہشت) میں

بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا

جا داخل ہو کہ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے (جو جہاں رہا سو رہا) بہشت میں ان لوگوں کو جو چاہیں گے ملے گا اور ہماری سرکار میں (تو)

مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ

(اس سے بھی کہیں) زیادہ (موجود) ہے اور ان سے پہلے ہم نے کتنی اُمتیں ہلاک کر ماریں کہ وہ

ع ١٤ / ٢ / ١٦

مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ

ان سے بل بوتے میں کہیں بڑھ (چڑھ) کر تھے تو (جب اُن پر عذاب نازل ہوا تو) اُنھوں نے تمام شہروں کو چھان مارا کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہے؟

فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ

جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے اُس کے لئے تو ان باتوں میں

وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا

(کافی) نصیحت ہے اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں

بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ

اُن کو (سب کو) چھ دن میں بنا کھڑا کیا اور تکان نے ہم کو چھوا تک (بھی) نہیں تو اے پیغمبر

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

جیسی جیسی باتیں (یہ منکر) کہتے ہیں اُن پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور (اُس کے) غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ

قَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَ

(اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور رات میں (بھی) تھوڑی دیر اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرو اور نمازوں کے بعد (بھی) اور

اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ

(اے پیغمبر) اس بات کو گوش دل سے سن رکھو کہ جس دن (مُردوں کا) پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل) پاس کے پاس سے (سب کو) آواز دے گا (کہ اٹھو) جس دن

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَ

(اس فرشتے کے) چیخنے کو (سب لوگ) بخوبی سن لیں گے وہ دن (لوگوں کے قبروں سے) نکلنے کا ہوگا بیشک ہم ہی جلاتے اور

نُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا

ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف (پھر کر) لوگوں کو آنا ہے۔ جس دن (مٹی ہوئے مُردوں (کی لاشوں) پر) سے (ہٹ کر) زمین پھٹ جائے گی (اور یہ زندہ ہو کر

ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا

یہ جمع کر لینا ہمارے لئے (ایک) سہل سی بات ہے (اے پیغمبر) یہ لوگ جو باتیں تمہاری نسبت کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور

۳ ع ۱۶ ۱۷

اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾

تم ان پر (حاکم) جابر (تو ہو) نہیں (کہ زبردستی ان کو مسلمان کرو یہ تمہارا کام) تو (ہر کہ) جو شخص ہمارے عذاب سے ڈرتا ہے اس کو قرآن سنا سنا کر سمجھاتے رہو

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ نَزَلَتْ بِمَکَّۃَ ثُمَّ الْغَاشِیَۃَ وَھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً

۵۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾

(ہوائیں) جو (بادلوں کو) اڑائے لئے پھرتی پھر (مینہ کا) بوجھ اٹھاتی پھر آہستہ آہستہ چلتی

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّیْنَ

پھر ایک (بڑی ضروری) چیز (یعنی بارش) کو (سارے زمین پر) تقسیم کرتی ہیں (ہم کو ان (ہواؤں) کی قسم ہے کہ) تم لوگوں سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور (اعمال کی)

لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ ﴿۷﴾ اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُّؤْفَکُ

ضرور ہونی ہے آسمان کی قسم جس میں (ستاروں کی گردش کے) رستے بنے ہوئے ہیں کہ تم لوگ ایک ایسی بے ٹھکانے بات میں (پڑے) ہو جس کی وجہ سے وہی گمراہ ہوتا ہے

عَنْہُ مَنْ اُفِکَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ غَمْرَۃٍ سَاھُوْنَ ﴿۱۱﴾

جو گمراہ (ازلی) ہے ف۱ (ان) اٹکل کے تکے چلانے والوں کا ناس جائے جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں

یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا

(اور) پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا (ان سے کہنا چاہئے کہ اس دن ہوگا) جب لوگ (کباب کی طرح) آگ پر سینکے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ

فِتْنَتَکُمْ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ

اپنے (اس) سینک کے مزے چکھو یہی تو وہ (عذاب) ہے جس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے بیشک پرہیزگار (بہشت کے) باغوں میں ہوں گے اور

عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ

چشموں میں خدا دے اور بندہ لے ف۲ یہ لوگ اس سے پہلے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں تم لوگ بے ٹھکانے باتیں کیا کرتے ہو کبھی کہتے ہو یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ پیغمبر نے اپنے دل سے بنا لیا ہے کبھی کہتے ہو کہ کوئی دوسرا آدمی اس کو بنا دیتا ہے تو تمہاری ان باتوں سے وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے ۱۲

ف۲ ترجمہ لفظوں سے کسی قدر الگ ہو گیا ہے مگر اردو کا ٹھیٹھ محاورہ اختیار کر لیا گیا ہے اور لفظی ترجمہ یہ ہے کہ جو کچھ ان کو ان کے پروردگار نے دیا ہے اس کو لپک لپک کر لے رہے ہوں گے ۱۲

ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ

نیکوکار تھے۔ (عبادت میں مشغول رہنے کے سبب سے) رات کو بہت ہی کم سوتے تھے اور صبح سویرے

هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي

(اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں حصہ تھا اُس کا جو (مونھ پھوڑ کر) مانگے اور جو صورت سوال ہو اور

الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

یقین لانے والوں کے لئے زمین میں (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں اور خود تم میں (بھی) تو کیا تم کو سوجھ نہیں پڑتا

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (وہ سب) آسمان میں ہے ف۱ تو آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم کہ یہ (قرآن) برحق (کلام الٰہی) ہے

مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

جس طرح کہ تم کلام کرتے ہو ف۲ (اے پیغمبر) ابراہیم کے معزز مہمانوں (یعنی فرشتوں) کی حکایت بھی تم تک پہنچی ہے؟

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

کہ جب لوگ اُن کے پاس آئے تو (آتے ہی) سلام علیک کی ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور دل میں) کہا کہ یہ لوگ (تو کچھ) اجنبی (سے معلوم ہوتے ہیں)

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر جلدی سے اپنے گھر جا (ایک) موٹا تازہ بچھڑا (یعنی اُس کا گوشت بھنوا کر) مہمانوں کے لئے لائے اور اُن کے سامنے رکھے تو (اُنھوں نے تامل کیا۔ ابراہیم نے) پوچھا

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

(اس پر بھی اُنھوں نے کھانے سے انکار کیا تب) تو ابراہیم اُن سے جی ہی جی میں ڈرے اُنھوں نے (اُن کی یہ حالت دیکھ کر) کہا کہ آپ (کسی طرح کا) اندیشہ

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

یہ سن کر ابراہیم کی بی بی (سارہ) بولتی ہوئی سامنے آ کھڑی ہوئیں اور اپنا مونھ پیٹ لیا اور لگیں کہنے (اول تو) بڑھیا

عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

(دوسرے) بانجھ (مجھ سے بیٹا ہو چکا۔ فرشتے) بولے تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے (اور) کچھ شک نہیں کہ وہ حکمت والا (اور ہر چیز سے) واقف ہے

ف۱ روزی کا آسمان میں ہونا اس طرح پر ہے کہ روزی کا سبب یعنی پانی آسمان کی طرف سے برستا ہے۔ اور وعدے سے مراد وعدہ جنت ہے اور وہ بھی آسمان میں ہے یا یہ معنے ہوں کہ تمہاری روزی اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا (یعنی عذاب و ثواب وغیرہ) سب اسکے اختیار میں ہے جو آسمان میں ہے ۱۲

ف۲ یعنی جس طرح تم اپنے کلام کو اپنا کلام سمجھتے ہو اسی طرح بلا شبہہ قرآن کو کلام الٰہی سمجھو مگر ہاں کلام الٰہی کی کیفیت معلوم نہیں ۱۲

ع ۱
۲۳
۱۸

وقف لازم

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

(اس کے بعد ابراہیم نے فرشتوں سے) پوچھا کہ اے فرستادگانِ (بارگاہِ خداوندی) پھر (یہاں آنے سے) تمھارا کیا مطلب ہے وہ بولے کہ ہم کو

إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿۳۳﴾

گنہگار لوگوں (یعنی قومِ لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے کہ اُن پر کھنگروں کا پتھراؤ برسائیں

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿۳۴﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

کہ پروردگار کے یہاں اُن لوگوں کے لئے نامزد ہو چکے ہیں جو (حدِ فطرت سے) بڑھ گئے ہیں ف۱ غرض (انجام یہ ہوا کہ) اُس بستی میں

فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ

جتنے ایمان والے لوگ تھے اُن کو تو ہم نے (پہلے سے) نکال دیا اور اُس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کہ وہ خاندانِ لوط کے لوگ تھے مسلمانوں کا) کوئی

الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ

پایا بھی نہیں اور (پتھراؤ کئے پیچھے) ہم نے اُس (بستی) میں اُن لوگوں کے لئے جو عذابِ دردناک سے ڈرتے ہیں (عبرت کی) نشانی باقی رکھی

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۳۷﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

(یعنی اُن کے کھنڈر) اور موسیٰ (کے حالات) میں بھی (خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں) جب ہم نے اُن کو

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ

صریح معجزے دے کر فرعون کی طرف بھیجا تو اُس نے اپنے بل بوتے (کے غرے) میں سرتابی کی اور (موسیٰ کی نسبت) کہا

سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿۳۹﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ

کہ (یہ تو) جادوگر یا دیوانہ ہے تو ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو (عذاب میں) دھر پکڑا اور اُن کو دریا میں لے جا پٹکا

فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا

اور اُس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ جو سنے تھوڑی تھوڑی کرے اور قومِ عاد (کے ہلاک ہونے) میں بھی (قدرتِ خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں) جب ہم نے

عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ

اُن پر ایک منحوس آندھی چلائی ف۲ جس چیز پر سے ہو کر گزرتی

ف۱ خدا نے مرد وزن میں ایک مادہ ودیعت رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف راغب ہوتے ہیں اور وہی مقتضائے فطرت ہے۔ اس کے علاوہ جتنے طریقے شہوت رانی کے ہیں وہ سب خلاف وضع فطری ہیں۔ اُن میں سے ایک وضع خاص کے مجرم قوم لوط کے لوگ تھے جس کے سبب سے اُن پر عذاب آیا ۱۲

ف۲ عقیم کے اصلی معنی عورت ہو تو بانجھ کے ہیں اور مرد ہو تو لاولد کے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ اس جگہ مراد ہے ایسی آندھی جس سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ تھا ہم نے اختصار کے لئے منحوس ترجمہ کیا ہے ۱۲

عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا

اُس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح چورا کئے بدون نہ چھوڑتی اور قوم ثمود (کے ہلاک ہونے) میں بھی (قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں) جب ان سے کہدیا گیا کہ فائدہ اٹھالو

حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَ

ایک وقت خاص تک (دنیا میں) سو مگر انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی تو اُن کو اُن کے دیکھتے دیکھتے ایک زور کی کڑک نے

هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾

آ لیا تو (عذاب کے مقابلے میں) نہ ٹھہر سکے (بلکہ مر کر رہ گئے) اور نہ (ہم سے) بدلہ ہی لے سکے

وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ ع

اور ان سے پہلے ہم قوم نوح کو (ہلاک کرچکے تھے) اِس میں شک نہیں کہ وہ (بھی بڑے ہی) نافرمان لوگ تھے

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ

اور ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھ (بل) سے بنایا اور ہم (بڑی) وسیع قدرت رکھتے ہیں اور ہم ہی نے زمین کو

فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

بچھایا تو (ہم) کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور تمام چیزیں ہم نے

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى

دو قسم کی بنائیں تاکہ تم (انتظام دنیا میں) غور کرو ف تو (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ) اللہ ہی کی طرف بھاگو

اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ

(یعنی اُسی کی پناہ لو) میں اُس کی طرف سے تم کو (اُس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں اور خدا کے ساتھ

اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٥١﴾

کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ میں اُس کی طرف سے تم کو (اُس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا

اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں جب جب اُن کے پاس کوئی پیغمبر آیا اُنھوں نے

ع ۲

ف جانداروں میں تو دو قسمیں اکثر نر و مادہ ہیں اور بے جان چیزوں میں اعلیٰ ادنیٰ - یا اختلاف حالت کے اعتبارات کسی اور طرح پر دو قسمیں نکل سکتی ہیں جیسے کالی گوری چھوٹی بڑی ہلکی بھاری - مفید مضر وغیرہ۔

قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

(اُس کو) جادوگر یا دیوانہ ہی بتایا۔ کیا لوگ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ (خود ہی) سرکش لوگ ہیں

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ

تو (اے پیغمبر ان کی (مطلق) پروا نہ کرو کیونکہ (ان کے کفر و انکار کا) تم پر کچھ الزام نہیں ہاں سمجھاتے رہو کہ سمجھانا

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ

ایمان والوں کو فائدہ بخشتا ہے اور ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں

اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

ہم اُن سے کچھ روزی کے تو خواہاں ہیں نہیں اور نہ اِس کے خواہاں ہیں کہ ہم کو کھلائیں (پلائیں) اللہ خود

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا

بڑا روزی دینے والا قوت والا زبردست ہے تو جس طرح ان (لوگوں) کے ہم مشربوں (یعنی پہلی اُمتوں) کے (لئے) پیمانے (مقرر) تھے

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ

(اُن) ظالموں کے (بھی) پیمانے (مقرر) ہیں (اور اُن کے بھرنے کی دیر ہے) تو ہم سے عذاب کی جلدی نہ کریں **ف۱** غرض کافروں کے حال پر

كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

اُن کے اُس روزِ (بد) کے اعتبار سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے بڑا افسوس ہے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مثلاً ناؤ کے ڈوبنے کی ایک حد ہوتی ہے کہ یہاں تک اُس میں پانی بھرا اور ڈوبی۔ اسی طرح گناہ یا وقت کے اعتبار سے ان لوگوں کی بھی ایک حد ہے کہ اُس حد پر پہنچ کر عذاب نازل ہوگا ۱۲

۳ ۱۴ ۲

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾

(اے پیغمبر ہم کو) طور (پہاڑ) کی قسم اور (نیز) کتاب (لوح محفوظ) کی (جو) بڑے چکلے کاغذوں پر لکھی ہوئی ہے

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾

اور (نیز فرشتوں کے آسمانی کعبے) بیت المعمور کی اور (نیز آسمان کی) اونچی چھت کی اور (نیز) جوش مارنے والے سمندر کی

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ

کہ تمہارے پروردگار کا عذاب (کافروں پر) ضرور نازل ہو کر رہے گا۔ کسی کی مجال نہیں کہ اُس کو ٹال سکے جس دن

السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

آسمان (سمندر کے پانی کی طرح) لہریں مارنے لگے اور پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں

لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّونَ

جھٹلانے والے جو کہ اس میں پڑے کھیل رہے ہیں اُس دن اُن کی بڑی خرابی ہو جب کہ ان لوگوں کو

إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾

آتشِ دوزخ کی طرف زبردستی دھکے دے دے کر لے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) یہی وہ دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے

أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ

تو کیا یہ بھی (نظر بندی) ہے یا تم کو (اب بھی) نہیں سوجھ پڑتا ف اس میں گھسو پھر صبر کرو یا

لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ

بے صبری کرو تمہارے حق میں (دونوں باتیں) برابر ہیں جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو تم کو انہیں کا بدلہ دیا جائے گا (رہے)

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ

پرہیزگار (وہ) بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور خوشحالیوں میں اپنے پروردگار کی دی ہوئی نعمتوں کے مزے اُڑا رہے ہوں گے

رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا وَ

اور اُن کا پروردگار اُن کو عذاب دوزخ سے بھی بال بال بچائے رکھے گا (اور اُن کو اجازت ہوگی کہ دنیا میں)

اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ

جو تم نیک عمل کرتے رہے اُس کے صلے میں (آرام سے) تختوں پر

ف یہ بات اُن کو قائل معقول کرنے کے لئے کہی جائے گی کہ دوزخ کو تو اُن کے سامنے لا موجود کیا اور اُن سے پوچھا کہ کیا یہ نظر بندی ہے۔ اور یہ اصل چیز کو موجود کر کے دکھایا، جب تکلیفیں پہنچیں گی تو وہ نظر بندی کہہ نہیں سکیں گے دوسری بات یہ کہ دنیا میں تو ان کو جہنم سوجھ نہیں پڑتی تھی وہ اُس سے انکار کرتے تھے اب نہ صرف آنکھوں سے سوجھ پڑے گی بلکہ روئیں روئیں سے۔ اور اُن سے توبیخ کے طور پر پوچھا جائے گا کہ اب بھی جہنم سوجھ پڑی یا نہیں۔ اور اُن کے پاس پشیمانی کے سوا کچھ جواب نہیں ہوگا۔

سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ

جو برابر برابر بچھائے گئے ہیں تکیے لگا لگا کر (بیٹھو اور) کھاؤ پیو (اور تم کو) بچے بچائے (ان باتوں کے علاوہ) ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کی زوجیت میں دیں گے اور

ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمٰنٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم

اُن کی اولاد ایمان کے ساتھ (نیک عملوں میں) اُن کی پیروی کرتی رہی (گو عمل میں اُن سے کسی قدر قصور بھی ہوا ہو تاہم جنتیوں کی پاس خاطر سے) اُن کی

مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنٰهُم بِفٰكِهَةٍ

کچھ بھی کم نہیں کریں گے اور ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گرو ہے ف اور جس میوے

وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنٰزَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾

اور گوشت کو جنتیوں کا جی چاہے گا ہم اُن کو دیئے اُس کی ریل پیل کر دیں گے (مذاق کے طور پر) وہ آپس میں وہاں جامِ شراب کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے اُس کے

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ

اور ایسے خوبصورت لڑکے (اُن کی خدمت کے لئے) اُن کے پاس آمد و شد کریں گے کہ گویا وہ احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں باتیں کریں گے (بعض) کہیں گے کہ (بھائی) ہم (اس سے) پہلے

أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ

اپنے گھر (انجام کار سے) بہت ہی ڈرا کرتے تھے تو خدا نے ہم پر (بڑا ہی) فضل کیا اور ہم کو (دوزخ کی)

السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

لو کے عذاب سے بچا لیا (اس سے) پہلے ہم اُس سے دعائیں مانگا کرتے تھے بیشک وہ (بڑا) محسن

الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا

(اور) مہربان ہے تو (اے پیغمبر) تم ان لوگوں کو نصیحت کئے جاؤ کہ اپنے پروردگار کے فضل سے نہ تو تم کاہن ہو (کہ تم نے اپنے موکل لگا رکھے ہیں) اور

مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

نہ مجنون ہو کیا (یہ لوگ تمہاری نسبت) کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم اس کے بارے میں زمانے کی گردش کا

ف عمل کے بدلے میں گرو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عمل کرے تو نجات پائے ۱۲

اولاد کو بھی جنت میں اُن کے ساتھ لا ملائیں گے اور جنتیوں کے اعمال (نیک) کے بدلے میں سے

یعنی نہ تو ان کی بکواس ہوگی اور نہ اُن سے کوئی گناہ کا کام سرزد ہوگا

ع ۱

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

انتظار کر رہے ہیں سو تم (ان سے) کہو کہ (بہت اچھا تم (بھی) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں کیا

أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ

ان کی عقلیں ان کو یہ (باتیں) سکھاتی ہیں یا یہ لوگ (اپنی ذات سے) شریر ہیں یا کہتے ہیں کہ اس (شخص) نے قرآن از خود بنا لیا ہے

بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾

(یہ تو ان کے اپنے منہ کی کہن ہے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے سو اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اسی طرح کا کلام (یہ بھی) بنا کر لے آئیں

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ

کیا کسی کے پیدا کئے (بے آپ) پیدا ہو گئے ہیں یا یہی (مخلوقات کو) پیدا کیا کرتے ہیں یا انھوں نے آسمان

وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

اور زمین کو پیدا کیا ہے (ان کا تو کیا مذکور تھا) مگر (یہ ہو کہ) یہ لوگ خدا پر یقین ہی نہیں لانا چاہتے (اے پیغمبر) کیا تمہارے پروردگار (کی رحمت) کے خزانے ان ہی کے قبضے میں ہیں یا

الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ

(کہیں کے) حاکم ہیں یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اُس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سُن آیا کرتے ہیں سو اگر

مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾

ان میں سے کوئی (آسمان کی باتیں) سُن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی صاف صریح سند پیش کرے کیا خدا کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ

یا (اے پیغمبر) تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری طلب کرتے ہو کہ یہ (اس) چٹی کے (بوجھ) سے دبے جاتے ہیں یا

عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾ أَمْ يُرِيدُونَ

ان کے پاس (علم غیب ہے کہ ان سے کہا جائے) تو یہ (اس کو بے کم و کاست لکھ لیتے ہیں) ف یا ان کا ارادہ

كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ

کچھ دھوکا دینے کا ہے تو (یہ) کافر آپ ہی دھوکے میں ہیں یا خدا کے سوا ان کا

ف جب کسی آدمی کو کسی بات کا وثوق ہوتا ہے تو وہ اُس کے لکھ دینے کو تیار ہو جاتا ہے جیسے روم اور فارس کی لڑائی میں پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے معلوم ہوا کہ اگرچہ اہل روم اس وقت مغلوب ہو گئے ہیں مگر وہ چند سال بعد پھر غالب آئیں گے اور چونکہ پیغمبر صاحب کو وحی پر اعتماد تھا انھوں نے اُسی وحی کو بے کم و کاست قرآن میں لکھوا دیا اور چار دانگ عالم میں اُس کی منادی کرا دی ۔

غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

کوئی اور معبود ہے؟ (تو) اللہ (کی ذات) ان کے شرک سے پاک ہے اور اگر کوئی آسمانی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

(تب بھی خدا کے عذاب سے نہ ڈریں بلکہ) کہنے لگیں (کیا ہوا) یہ بھی ایک قسم کا بادل ہے جم کر سخت ہوگیا ہے تو (اے پیغمبر) ان کو (ان ہی کی حالت پر) رہنے دو یہاں تک

الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا

جبکہ (مارے صدمے کے) ان کو غش آجائے (اور) اُس دن ان کے مکر (و فریب) ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں اور نہ (کہیں سے)

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ

ان کو مدد ملے اور (ان) ظالموں کو عذاب قیامت کے علاوہ (دنیا میں) اور (بھی) عذاب ہونے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا

لیکن ان میں سے اکثر کو معلوم نہیں اور (اے پیغمبر) اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر سے بیٹھے رہو کہ تم ہماری نگرانی (اور حفاظت) میں ہو

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

اور جس وقت (سو کر) اُٹھا کرو اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور رات کے ایک حصے میں بھی اُس کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور

ع ۲ / ۲

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ اِثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

۵۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾

(شہاب) ستارے کی قسم جب کہ وہ (آسمان سے) ٹوٹتا ہے کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ تو (راہ راست سے) بھٹکے اور نہ بہکے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں (بلکہ) یہ (قرآن جو پڑھ کر سناتے ہیں) وحی (آسمانی) ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ

(اُن کو) جبریل فرشتہ) تعلیم کرتا ہے (اور) اس کی (جسمانی) قوت (بھی بڑی) زبردست ہے کہ جس وقت وہ آسمان کی ایک طرف اچھی اونچی جگہ میں تھا (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا

الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿٩﴾

(پیغمبر کے سامنے آ کھڑا ہوا پھر (اُن سے) نزدیک ہوا اور (اتنا) اُن کی طرف کو جھکا کہ (دونوں میں) دو کمان کی قدر فاصلہ رہ گیا بلکہ (اس سے بھی) کم

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ﴿١١﴾ أَفَتُمَارُونَهُ

اس وقت خدا نے اپنے بندے (محمد) کی طرف (جبریل کے ذریعے) جو وحی بھیجنی تھی بھیجی پیغمبر نے جو کچھ دیکھا تھا (ان کے) دل نے اس میں کچھ جھوٹ نہیں ملایا پیغمبر جو (جبریل کو) دیکھا کرتے ہیں تو کیا

عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿١٣﴾ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ﴿١٤﴾

تم لوگ ان سے اس بات پر جھگڑتے ہو حالانکہ (جھگڑنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ) انھوں نے تو (معراج کے وقت) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ف۱

عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ

جہاں نیک بندوں کے رہنے کی جگہ بہشت ہے جبریل کو ایک دفعہ اور بھی (اصلی صورت پر اپنے پاس آیا ہوا) دیکھا تھا جبکہ اس سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (یعنی نور الٰہی) اُس وقت

الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ﴿١٨﴾

پیغمبر کی نظر نہ (کسی طرف کو) بہکی اور نہ (جگہ سے) اچٹی ف۲ کچھ شک نہیں کہ پیغمبر نے (اس موقع پر) اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٢٠﴾

(مشرکو!) بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور وہ جو (ایک تیسرا) اور ہے منات ان (بتوں کے حال) پر بھی نظر کی (کہ ان میں کچھ بھی قدرت ہے؟)

أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ ﴿٢١﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾

(کیوں جی) کیا تمھارے لئے بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں اگر ایسا ہو تو یہ بڑی ہی نامنصفانہ تقسیم ہے

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ

یہ (بت) تو نرے نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے بڑوں نے (اپنی طرف سے) رکھ لئے ہیں خدا نے

بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى

تو ان کی کوئی سند اُتاری نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل اور (اپنی) نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں

ف۱ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے جبریل جیسے مقرب فرشتے کی وہیں تک رسائی ہوتی ہے وہاں سے آگے دخول اسرار الٰہی ہمارے پیغمبر نے پایا ۱۲

الْأَنْفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ (٢٣) أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّىٰ (٢٤)

اور خطرہ یہ ہے کہ اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن کے پاس ہدایت آبھی چکی ہے (اس پر بھی نہیں مانتے) کہیں انسان کو منہ مانگی مراد بھی ملی ہے

فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ (٢٥) وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي

سو آخرت اور دنیا سب کچھ اللہ ہی کے اختیار میں ہے ف اور کتنے فرشتے آسمان میں (بکھرے پڑے) ہیں کہ

۱ ع ۲۵ ۵

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ (٢٦)

اُن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی مگر جب خدا کسی کی نسبت سفارش کرانا چاہے (فرشتوں کو سفارش کرنے کی) اجازت دے اور پسند فرمائے

الربع

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ (٢٧)

جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہیں ہے وہی تو فرشتوں کو نام دھرتے ہیں کہ عورتیں (یعنی خدا کی بیٹیاں) ہیں

ف مطلب یہ ہے کہ بت پرستی بھی کیے جاؤ اور خدا سے دنیا و دین کی فلاح کے بھی اُمیدوار رہو سو ایسا خیال سست و محال ست و جنوں۔ دین و دنیا کی فلاح تو خدا ہی کے پاس ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا

حالانکہ اُن کو اِس کی کچھ تحقیق تو ہے نہیں وہ تو نری اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل کا حال یہ ہے کہ

يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (٢٨) فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا

وہ حق بات کے سامنے کچھ بھی بکار آمد نہیں تو (اے پیغمبر) جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے

وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (٢٩) ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۚ

اور دنیا کی زندگی کے سوا اُس کو کسی بات سے غرض و مطلب نہ ہو تو تم ایسے شخص کی ذرا بھی پروا نہ کرو اُن کی عقل کی رسائی یہیں تک ہے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ

تمہارا پروردگار اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ اُن کو (بھی) خوب جانتا ہے جو

الربع

اهْتَدَىٰ (٣٠) وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ

راہ راست پر ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یعنی اسی نے اُن کو بنایا اور پیدا کیا ہے) تاکہ آخرکار اُن لوگوں کو جنھوں نے

أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (٣١)

بُرے عمل کیے اُن کے کیے کا بدلہ دے اور جنھوں نے اچھے عمل کیے ہیں اُن کو (ویسا ہی) اچھا بدلہ دے

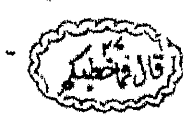

الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

(نیک عمل کرنے والوں سے وہ لوگ مراد ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے گناہ (کہ ان سے کوئی بشر خالی نہیں) بیشک تمہارا پروردگار

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ

مغفرت (بڑی) وسیع ہے (اور) وہ اس وقت سے تم لوگوں کو خوب جانتا ہے جب (اول بار) تم بنی آدم کو مٹی سے بنا کھڑا کیا اور جب

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو (بہت) اپنی پاکیزگی نہ جتایا کرو پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے

بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص (کے حال) پر (بھی) نظر کی جس نے (تمہاری نصیحت سے) روگردانی کی اور تھوڑا سا (راہ خدا میں) دیا (پھر) ہاتھ روک لیا پتھر کی طرح سخت ہو گیا

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ اس کو (سب) دکھائی دے رہا ہے کیا اس کو ان (باتوں) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہیں

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ

اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنہوں نے (اپنی زندگی میں حق بندگی پورا) پورا ادا کیا (ان صحیفوں میں یہ لکھا ہے) کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ (اپنی گردن)

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی (قیامت کے دن) پھر اس کو اس کا

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ

پورا پورا بدلہ ملے گا اور یہ کہ (آخرکار سب کو) تمہارے پروردگار کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا

وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَ

وہی نر اور مادہ دو قسم (کے جاندار) پیدا کرتا ہے (یعنی) نطفے سے جو (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور

أَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ

یہ کہ دوبارہ (جلا) اُٹھانا اُس نے اپنے اُوپر لازم کر لیا ہے اور یہ کہ وہی لوگوں کو مالدار اور صاحبِ سرمایہ کرتا ہے اور یہ کہ

هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾

وہی شعری (ستارے) کا مالک ہے ف۱ اور یہ کہ اُسی نے عادِ اوّل (پہلی قوم) کو ہلاک کیا تھا ف۲ اور (علیٰ ہٰذا القیاس) ثمود کو کہ (اُن میں سے کسی کو بھی) باقی نہ چھوڑا

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

اور (اُن سے) پہلے قوم نوح کو اس میں شک نہیں کہ خود ہی بڑے ظالم اور بڑے سرکش تھے اور (قوم لوط کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو (بھی)

أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ

اُسی نے دے پٹکا تھا تو اُن (بستیوں) پر جو تباہی آئی سو آئی تو (اے آدمی) تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں میں شک کیا کرے گا ف۳ اگلے ڈر سنانے والوں

مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ

(یعنی پیغمبروں) میں سے (ایک) ڈر سنانے والے یہ (پیغمبر آخر زماں) بھی ہیں (قیامت) جو آنے والی ہے قریب آ پہنچی اللہ کے سوا کسی شخص کی مجال نہیں

اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ

کہ اس (مصیبت) کو ٹال سکے تو کیا تم (لوگ) اس بات سے تعجب کرتے ہو اور (قیامت کا ذکر سن کر) ہنستے ہو

وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ ﴿٦٢﴾

اور تم کو رونا نہیں آتا اور تم (اس درجے کے) غافل ہو تو خدا کے آگے سجدے کرو اور (اُسی کی) عبادت کرو

ف۱ عرب کے بعض قبیلے ستارہ شعری کی بھی پرستش کرتے تھے اِس وجہ سے خاص کر اُس کا تذکرہ فرمایا ۱۲

ف۲ یہ عادِ اولیٰ حضرت ہود کی قوم ہے جو آندھی سے ہلاک ہوئے اور عادِ ثانیہ عادِ اِرم کہلاتے ہیں جن کا ذکر پارۂ اخیر کی سورۂ فجر میں ہے ۱۲

ف۳ موسیٰ اور ابراہیم کے صحیفوں کے مضامین کا خلاصہ اُوپر بیان ہوا ہے اُن میں نعمتوں کا بھی مذکور ہے اور عذابوں کا بھی سو نعمتیں تو نعمتیں ہیں اور عذاب بھی ایک اعتبار سے نعمتیں ہیں کہ خدا نے ایماندار لوگوں کو محفوظ رکھا اور ان کے دشمنوں یعنی کافروں مفسدوں کو ہلاک کر کے زمین میں نیکی اور امن کو قائم کیا ۱۲

ع ۳ ۷ السجدة

سورة القمر نزلت بمكة إلا قوله سيهزم الجمع الآية ثم ص وهي خمس وخمسون آية

٥٤

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً

قیامت پاس آلگی اور (پیغمبر کے معجزے سے) چاند شق ہو گیا (کہ قربِ قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے) اور (یہ لوگ) اگر کوئی سا معجزہ (بھی) دیکھیں

يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ

(تاہم) حق سے روگردانی کریں اور کہیں کہ یہ بھی ایک قسم کا جادو ہے جو سدا سے ہوتا چلا آیا ہے اور ان لوگوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی

وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝٤

اور ہر ایک کام کا ایک وقت ٹھہرا ہوا ہے (از انجملہ ان کی سزا کا بھی) اور ان کو تو اگلی امتوں کے اتنے حالات پہنچ چکے ہیں کہ جن میں (کافی) تنبیہ تھی

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝٥ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ

(اور کافی تنبیہ کے علاوہ) سراسر دانائی کی باتیں بھی تھیں مگر (ان لوگوں کو) ڈرانا بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا تو (اے پیغمبر تم) ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جس دن بلانے والا

شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٦ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ

ان کو ایسی چیز کی طرف بلائے گا جس سے (ان کے ذہن بھی) آشنا نہیں ف۱ (اور پشیمانی کی وجہ سے) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہونگی تو (اس روز) قبروں میں سے (اس طرح پر) نکل پڑیں گے (کہ) گویا

جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝٧ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ

ٹڈیاں ہیں (کہ چاروں طرف) پھیلی پڑی ہیں اور بلانے والے کی طرف بھاگے ہوئے چلے جا رہے ہونگے (اور) کافر کہتے (جا رہے) ہونگے کہ یہ (تو) بڑا ہی

عَسِرٌ ۝٨ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ

کٹھن دن ہے ان لوگوں سے پہلے نوح کی قوم نے بھی مطلق رسالت کا انکار کر کے تمام پیغمبروں کو جھٹلایا (از انجملہ) ہمارے بندے نوح کو بھی جھٹلایا اور (ان

وَازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝١٠ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ

اور ان کو جھڑکیاں دی گئیں (سو الگ) تو انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ میں (ان کے ہاتھ سے) عاجز ہوں تو اب تو ہی (ان سے میرا) بدلے تو ہم نے

بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢

موسلا دھار پانی سے آسمان کے پٹ کھول دیئے اور زمین کی سوتیں بہا دیں تو اندازہ مقرر پر (زمین اور آسمان کا) پانی مل (کر ایک) ہو گیا

وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝١٣ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً

اور نوح کو ہم نے ایک کشتی پر سوار کر لیا جو (لکڑی کے) تختوں اور کیلوں سے بنائی گئی تھی (اور وہ) ہماری نگرانی میں پڑی تیرا کی (یہ) اس شخص (یعنی نوح) کا بدلہ (تھا)

لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝١٤ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝١٥

جس کی قدر نہیں کی گئی تھی اور ہم نے اس (واقعے) کو ایک نمونہ عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ (اس سے) نصیحت پکڑے

وقف لازم

ف۱ مراد ہے حساب اعمال یا قیامت کے دوسرے خطرناک واقعات ۱۲

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

پس ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے

مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ إِنَّا

کہ نصیحت پکڑے (قوم) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا کہ ہم نے

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

ایک منحوس دن میں جس کی نحوست (کسی طرح ٹالے) نہیں ٹلتی تھی اُن پر ایک زناٹے کی آندھی چلائی (اور وہ) لوگوں کو (جگہ سے ایسا) اکھاڑ پھینکتی تھی

كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ

کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے بوتے ہیں تو ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا اور

يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم) ثمود نے بھی ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا

ع ۲۲ ۱ ۸

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

(ازانجملہ اپنے پیغمبر صالح کو بھی) اور (ان کی نسبت) کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے شخص کی پیروی کریں کہ وہ بھی ہمیں میں کا ایک بشر ہے ایسا کریں تو ہم گمراہی (میں پڑیں) اور جہنم میں (جائیں)

أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿۲۵﴾

کیا ہم میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے ہو نہ ہو یہ (شخص) جھوٹا لپاٹیا (اور) ڈینگیا ہے (تو ہم نے صالح سے فرمایا کہ)

سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿۲۶﴾ إِنَّا مُرْسِلُو

عنقریب ان کو کل (پرسوں ہی میں) معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا لپاٹیا (اور) ڈینگیا ہے ف ہم

ف چونکہ عذاب کا وعدہ قریب آلگا تھا اس سبب سے کل سے تعبیر کیا جیسے فردا سے قیامت کہا جاتا ہے ۱۲

النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ

ان کے آزمانے کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم ان کا انتظار کرو (کہ یہ اس کی کیسی مدارات کرتے ہیں) اور صبر سے بیٹھے رہو اور ان کو جتا دو کہ

الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

ان میں اور اونٹنی میں پانی بانٹ دیا گیا ہے تو ہر (ایک فریق اپنی اپنی) باری پر حاضر (ہوا کرے) تو انھوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا

ف درخت کا وہ حصہ جو شاخوں سے نیچے ہوتا ہے اُس کو فارسی میں تنہ کہتے ہیں اور ہمارے ہاں بوتہ ۱۲

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

تو اس نے (اونٹنی پر) ہاتھ ڈالا اور (اس کی) کونچیں کاٹ دیں تو ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا دیکھا (اس کا انجام) کیسا ہوا کہ ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب نازل کر دیا

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

تو باڑ والے کی روندی ہوئی باڑ کی طرح (پامال) ہو کر رہ گئے ف اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے لوط کی قوم نے بھی ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر پتھراؤ برسا دیا

حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ

مگر لوط کے خاندان کے لوگ کہ ہم ان کو اپنے فضل (وکرم) سے صبح ہوتے ہوتے (عذاب کی جگہ سے) نکال لے گئے (اور)

نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

جو (ہمارا) شکر کرتا ہے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور لوط نے ان لوگوں کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا مگر وہ (ان کی) ڈرانے میں لگے حجتیں نکالنے

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ

اور ان کے مہمانوں (یعنی فرشتوں) کو بھی ان کے پاس سے اڑا لیجانے کے درپے ہوئے تو ہم نے ان کی آنکھیں مُوند دیں (اور کہا کہ) اب ہمارے عذاب

وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ

اور ہمارے ڈرانے کے مزے چکھو اور حقیقت میں صبح سویرے ان کو عذاب نے آ ہی لیا جو (کسی کے ٹالے) ٹل نہیں سکتا تھا اور ہم نے فرمایا کہ لو اب ہمارے عذاب

وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

اور ہمارے ڈرانے کے مزے چکھو اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے

ع ۲ / ۱۸ / ۹

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی بہتیرے ہی ڈراوے آئے سو انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ

تو ہم نے ان کو (ایسا سخت) پکڑا جیسا زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (اے اہل مکہ) کیا تم میں سے جو منکر ہیں وہ ان لوگوں سے بہتر ہیں؟

ف قاعدہ ہے کہ کھیت کے ... اُس کی حفاظت کیلئے ... اور ... باڑ بنا لیتے ... خشک ہو کر اس کا چورا ... ہو جاتا ہے مطلب تو یہ ہے ... جس طرح یہ باڑ آخر کار روندن ... حالت ہے یہ لوگ بھی تباہ ... برباد ہو گئے ... میں نصیحتی کم ہے تو وہ ... کے تھان لو ... ہیں اور بعض جگہ ... بھی کرتے ہیں ۱۲

أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ

یا (تمہارے پاس تحریریں ہیں اور ان) تحریروں میں تمہاری معافی (لکھی ہوئی) ہے یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کوئی دن جاتا ہے کہ

الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ

(ان کا گروہ شکست کھائے گا اور (مسلمانوں کے مقابلے میں) پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگیں گے بلکہ (اصل) وعدہ تو ان کے ساتھ قیامت کا ہے اور قیامت بڑی آفت

وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ

اور ٹھہڑی کھیر ہے ف۱ بیشک گنہگار (لوگ) گمراہی میں (پڑے) ہیں اور (آخر کار) جہنم میں (جا ئیں گے) جس دن اُن کو

عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

اُن کے مونہہ کے بل (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اب (تن بدن میں) دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو ہم نے تمام چیزوں کو

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے (ازانجملہ قیامت کا بھی ایک وقت مقرر ہے) اور ہمارا کام تو بس ایک بات ہوتی ہے جیسے آنکھ کا جھپکانا ف۲ اور (اے کفار مکہ) ہم

أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾

تمہاری (کتنے) ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے اور یہ لوگ جو کچھ بھی کر چکے ہیں (ان کے) اعمالناموں میں (لکھا ہوا موجود) ہے

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ

اور (کوئی کام بھی ہو) چھوٹا اور بڑا سب لکھا ہوا ہے (جو لوگ) پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں

وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

اور نہروں میں سچی (عزت کی) جگہ بادشاہ (دو جہاں) قادر (مطلق) کے مقرب ہونگے

ع ۳ ۱۵ ۱۰

سورة الرحمن نزلت بمكة الا آية يسأله من في السموات والارض الآية فانها مدنية وكلها ... آية

٥٥

مُتَتَابِعَةٌ ثُمَّ الدَّهْرُ — سُورَةُ الرَّحْمَٰنِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

ف۱ ٹھہڑی کھیر اُردو کا ایک محاورہ ہے جس سے مراد ہے تلخ الرّ... عرب اپنے محاورے میں امر تلخ سے تعبیر کرتے ہیں جو امر کا لفظی ترجمہ ہے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ جیسے آسانی اور جلدی سے آدمی جھپکا لیتا ہے اسی طرح سے خدا کے کام ہوتے رہتے ہیں نہ اُس کو سامان درکار ہے نہ اس کو غور کرنے کی ضرورت ہے ادھر کہا اُدھر ہو گیا اور عجب نہیں کہ اس میں قیامت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ بھی یکایک آنکھ جھپکانے میں آموجود ہوگی

وقف لازم

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

(جنوں اور آدمیوں پر خدائے) رحمٰن (کے جہاں و بیشمار احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسی) نے قرآن پڑھایا اسی نے انسان کو پیدا کیا (پھر) اُس کو بولنا سکھایا سورج اور چاند

بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ

ایک حساب کے ساتھ گردش میں ہیں اور جھاڑی (بوٹیاں) اور درخت (بارگاہ خداوندی میں) سربسجود ہیں اور اُسی نے آسمان کو اونچا کیا ہے اور

الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا

ترازو بنادی ہے تاکہ تم لوگ تولنے میں (حد اعتدال سے) تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور

تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

کم نہ تولو اور اُسی نے خلقت کے فائدے کے لئے زمین بنادی ہے کہ اُس میں میوے ہیں

وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ

اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر (قدرتی) غلاف چڑھے ہوتے ہیں اور (طرح طرح کے) اناج جن کے ساتھ بھوسی ہوتی ہے اور خوشبودار پھول ہیں تو (اے جنو اور

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَ

آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں سے مکروگے اُسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کی بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے اور

خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ

جنوں کو آگ کی لَو سے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں سے مکروگے (وہی) جاڑے اور گرمی میں

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

آفتاب کے نکلنے کے دو (مختلف) مقاموں اور (ایسے ہی) ڈوبنے کے دو (مختلف) مقاموں کا مالک (ہے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اُسی نے (اس طرح کے کھاری اور میٹھے) دو سمندر رواں کئے کہ آپس میں ملتے ہیں (اور پھر بھی) دونوں میں ایک پردہ (رہتا) ہے کہ (اس سے) ایک دوسرے کی طرف بڑھ (نہیں سکتے)

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں سے مکروگے دونوں (ہی قسم کے سمندروں) میں سے موتی (بھی) نکلتے ہیں اور مونگے (بھی)

النصف

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اور اسی کے ہیں جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے

كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا

کھڑے (ہوئے) دکھائی دیتے ہیں تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اے پیغمبر) جتنی مخلوقات (روئے) زمین پر ہے سب

ع ۲۵ / ۱۱

فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

فنا ہو جانے والی ہے اور (صرف) تمہارے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی جو (بڑی) عظمت والی اور بزرگ (ذات) ہے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہے سب ہی تو اس سے مانگتے ہیں

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾

وہ معطل (و بے کار) نہیں ہے بلکہ ہر روز (ایک ایک) کام میں (رہتا) ہے ف۱ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾

اے جنو اور آدمیو! ہم عنقریب کلیۃً (حساب اعمال کے لئے) تمہاری طرف متوجہ ہونے والے ہیں تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ

اے گروہ جن و انسان اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان و زمین کے کناروں سے ہو کر

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾

(کہیں کو) نکل بھاگو تو نکل دیکھو مگر کچھ ایسا ہی زور ہو تو نکلو (اور وہ تو تم میں نہ ہے نہ ہوگا)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اگر تم آسمان و زمین میں سے کہیں کو نکل جانا چاہو تو) تم پر

مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

آگ کی کچی پکی کو برسا دی جائے ف۲ کہ تم (اس کو) دفع نہ کر سکو گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی

ف۱ مدعا یہ ہے کہ جیسے بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ خدا دنیا کو پیدا کر کے بیکار بیٹھا ہے یہ ان کی غلطی ہے وہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں تصرف کرتا رہتا ہے وہ دنیا کے انتظام سے ایک لمحہ کو بھی دست بردار ہو تو دنیا کا کام کس طرح چلے ۱۲

ف۲ پکی ترجمہ ہے نحاس کا یعنی دھواں اور کچی شواظ کا یعنی لپٹ ۱۲-۱۲

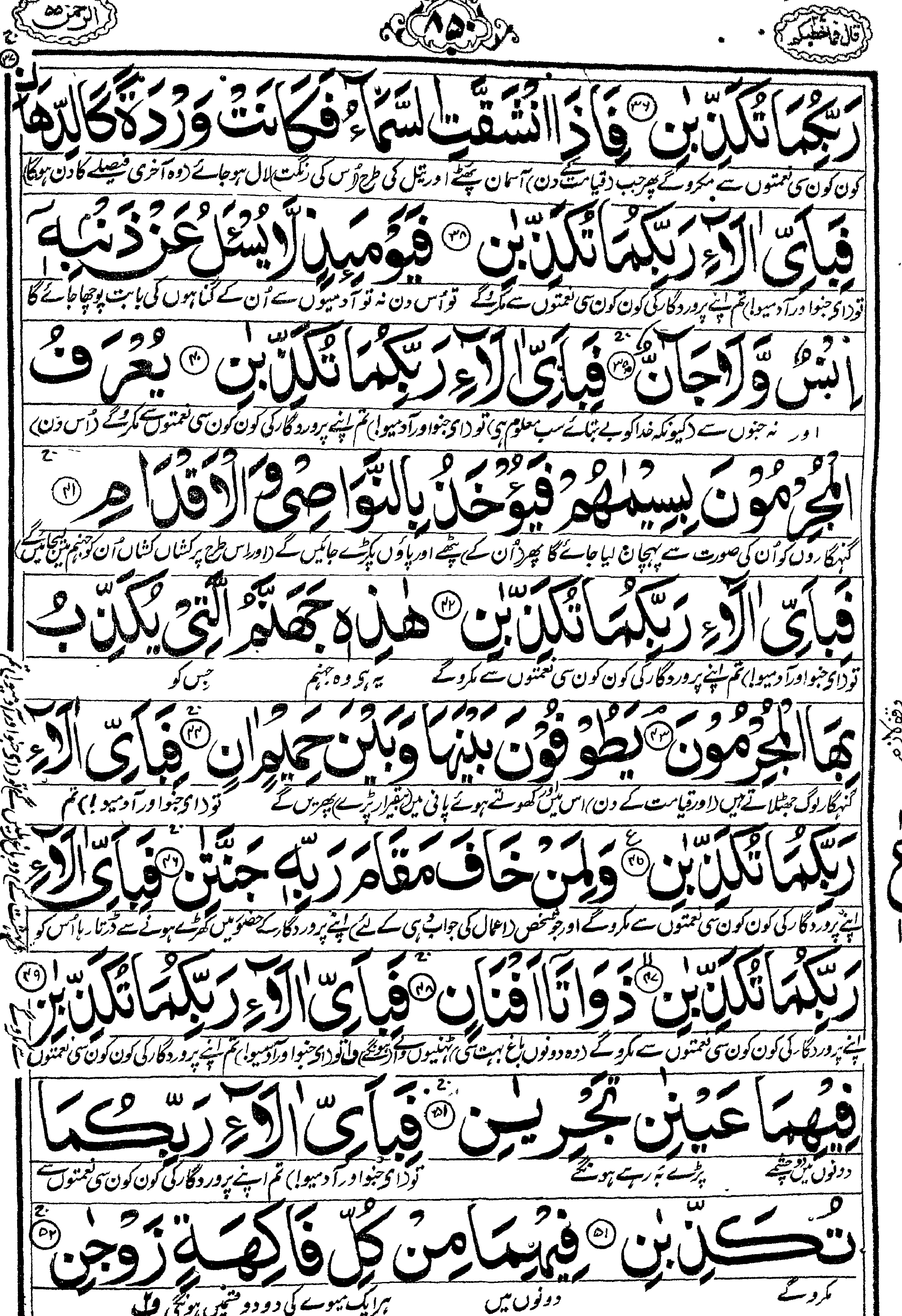

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۶﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ

کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹے اور تیل کی طرح (اس کی رنگت) لال ہو جائے (وہ آخری فیصلے کا دن ہوگا)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے تو اس دن نہ تو آدمیوں سے ان کے گناہوں کی بابت پوچھا جائے گا

إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ

اور نہ جنوں سے (کیونکہ خدا کو بے بتائے سب معلوم ہے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اس دن)

الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

گنہگاروں کو ان کی صورت سے پہچان لیا جائے گا پھر (ان کے) پٹھے اور پاؤں پکڑے جائیں گے (اور اس طرح گھسیٹ کر ان کو جہنم میں پہنچا دیں گے)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۲﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے یہی وہ جہنم ہے جس کو

بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۴۳﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

گنہگار لوگ جھٹلاتے ہیں (اور قیامت کے دن) اس میں اور کھولتے ہوئے پانی میں (بے قرار پڑے) پھرتے رہیں گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿۴۶﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اور جو شخص (اعمال کی جوابدہی کے لیے) اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۴۹﴾

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہ دونوں باغ بہت سی) ٹہنیوں والے ہوں گے ف۱ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿۵۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

دونوں میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے

تُكَذِّبَانِ ﴿۵۱﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿۵۲﴾

مکرو گے دونوں میں ہر ایک میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی ف۲

ع ۲ / ۱۲

ف۱ یعنی خوب تیر سے بھرے ہوں گے ۱۲
ف۲ دو قسمیں کئی اعتبار سے ہو سکتی ہیں مثلاً رنگت، مزہ وغیرہ اور حیثیتوں کے حق میں یہ نعمت ہے کیونکہ آدمی کی طبیعت ایسی جدت پسند واقع ہوئی ہے کہ وہ ایک ہی طرح کی چیز کھاتے کھاتے اکتا اٹھتا ہے ۱۲

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (جنتی) ان میں لیے عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے کہ

مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

تافتے کے اُن کے استر ہونگے اور دونوں باغوں کے پھل (اس قدر) جھکے ہونگے (کہ چاہیں تو درختوں پر لگے ہی لگے کھالیں) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم

تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا

مکرو گے اُن میں (پاکدامن) حوریں ہونگی جو نگاہیں (غیر کی طرف) اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی اور جنتیوں سے پہلے نہ تو کسی انسان نے اُن پر ہاتھ ڈالا ہوگا

جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

کسی جن نے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (ان کی رنگتیں ایسی لال بھبھوکا ہونگی) گویا وہ یاقوت اور مونگے (کی بنی ہوئی) ہیں

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اور (ان باغوں) کے علاوہ (جنتیوں کے لئے) دو باغ (اور) ہونگے تو (اے جنو اور آدمیو!)

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ

مکرو گے (وہ) دونوں (باغ خوب) گہرے سبز ہونگے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اُن (دونوں باغوں) میں دو چشمے

نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ

پڑے اُبل رہے ہونگے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اُن (دونوں باغوں) میں میوے ہونگے

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

اور کھجوریں (ہونگی) اور انار ہونگے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اُن میں نیک (سیرت)

حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ

خوبصورت عورتیں ہونگی تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہ عورتیں) حوریں (ہونگی جو) اپنے رہنے کے

فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ

خیموں میں بند (بیٹھی) ہیں (کہ ان کو باہر کی ہوا بھی نہیں لگنے پاتی) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے جنتیوں سے پہلے نہ تو کسی انسان نے

وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ

اور نہ کسی جن نے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (جنتی وہاں) سبز قالینوں

وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ

اور عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت ہے

ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

(اور وہ بڑی) عظمت والا اور (لوگوں پر) احسان کرنے والا ہے ع ۳

سورة الواقعة نزلت بمكة الا فبهذا الحديث الاية ۵۶ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وثلة من الاولين الاية وهي ست وتسعون اية

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جب (قیامت) برپا ہونے والی (یعنی) واقع ہو جائے اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی خلاف نہیں (اُس وقت لوگوں کا فرق مراتب ظاہر ہو گا) بعضوں کو نیچا دکھائے گی

رَافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾

(اور بعضوں کے درجے) بلند کرے گی اُس وقت زمین بڑے زور سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکرا کر ایسے) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾

کہ (جیسے) ذرے پڑے اڑ رہے ہیں اور اُس وقت تم لوگوں کی (بھی) تین قسمیں ہوں گی

فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ

(ایک) تو داہنے ہاتھ والے (سو) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے اور (ایک) بائیں ہاتھ والے

الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾

(سو) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی بُرا حال ہے اور (تیسرے) جو سبقت لے گئے (سامنے بٹھائے گئے) ہیں سو وہ آگے ہی (بٹھانے کے قابل) ہیں کہ

أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

(کہ) یہ (بارگاہ خداوندی کے) مقرب ہیں (ان کو بہشت کے) آرام (و آسایش) کے باغوں میں (جگہ دی جائے گی اس گروہ میں) بہت تو اگلے لوگوں میں سے (ہونگے)

وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ

اور تھوڑے پچھلوں میں سے (بھی) ایک دوسرے کے آمنے سامنے جڑاؤ تختوں پر تکیے لگائے

عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾

(بیٹھے ہونگے) غلمانِ (بہشت) جو ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے اُن کے پاس (شربت وغیرہ پینے کے لئے)

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ

آبخورے اور ٹنٹیاں اور (ایسی) شراب صاف کے جام لاتے اور لے جاتے ہونگے جس (کے پینے) سے نہ تو ان کو درد سر ہو

عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ

(جو خمار میں ہوتا ہے) اور نہ بکواس لگے اور (نیز) جس قسم کا میوہ پسند کریں اور جس قسم کے پرندوں کے گوشت کو

مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾

اِن کا جی چاہے (وہی گوشت) اور (ان نعمتوں کے علاوہ احتیاط سے کئی) تہوں میں رکھے ہوئے موتیوں کی طرح کی (خوش رنگ) بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہونگی

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾

(یہ بدلہ ہے) اُن (نیک) اعمال کا جو (دنیا میں) کرتے رہے وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ خلاف تہذیب ف

إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ

بس ہر طرف سے) سلام ہی (سلام) کی آوازیں (چلی آرہی ہونگی) اور داہنے ہاتھ والے (سو ان) داہنے ہاتھ والوں کا

الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ

کیا کہنا ہے کہ بے کانٹے کی بیریوں اور لدے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں

مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾

اور پانی کے جھرنوں اور افراط کے میووں میں

ف اصلی لفظ تاثیم کے معنوں میں گناہ داخل ہے یعنی ایسی بات جس کا بولنا گناہ ہو۔ جیسے سلمان بھائی کی حقارت کرنا جس کو سنکر سننے والا غصے میں آ جائے اور کوئی گناہ کر بیٹھے یہ مضمون ایک لفظ میں تو آ سکتا نہیں مفسرین نے بہت سے لازم معنے اختیار کئے ہیں ہم نے بھی ایک لازم معنے اختیار کر لیے ہیں ۱۲

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

جو (بارہ مہینے) بلاناغہ بے روک ٹوک ان کو ملا کریں گے اور اونچے اونچے فرشوں (کی آسائش) میں (مزے کرتے) ہونگے (اور ان کو بھی حوریں)

اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾

(ان کے لئے ایک دم سے) بنا کھڑا کیا ہے اور ان کو (ایسا) بنایا کہ وہ کواریاں (ہیں) پیاری پیاری (اور علاوہ بریں ان) داہنے ہاتھ والے جنتیوں کی ہم عمر

ع ۳۸ / ۱۴

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵

(اس گروہ میں) کثرت سے اگلے لوگ (ہونگے) اور کثرت (ہی) سے پچھلے (بھی) اور بائیں ہاتھ والے

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا

(سو ان) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی برا حال ہوگا کہ (آتش دوزخ کی) سینک میں ہونگے اور کھولتے پانی میں اور کالے سیاہ دھوئیں کے سائے میں کہ نہ تو

بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا

اس میں خنکی ہی ہے اور نہ عزت کی جگہ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں بڑے) آسودہ تھے اور (آسودگی کے غرے میں)

يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۵

بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے رہتے تھے اور (قیامت کی نسبت) کہا کرتے تھے

اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور (مرے پیچھے) مٹی ہو جائیں گے اور (ہماری صرف) ہڈیاں (رہ جائیں گی) کیا (ایسی حالت میں) ہم (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور کیا ہمارے (سب) اگلے باپ دادے (بھی) (اے پیغمبر تم اپنے زمانے کے منکرین قیامت سے) کہو کہ بیشک اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

(سب) روز مقرر کے وقت پر ضرور اکھٹے کئے جائیں گے پھر

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ

اے گمراہو (اور قیامت کو) جھٹلانے والو تم کو (دوزخ میں) تھوہر کا درخت

مِنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٣﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ

کھانا ہوگا اور اُسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا پھر اُس کے اُوپر سے

مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٥﴾ فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٦﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ

کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پینا (بھی) ہوگا (تو) پیاسے اُونٹ کا سا پینا (یعنی ڈگڈگا کر) قیامت کے دن یہ

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٨﴾ اَفَرَءَيْتُمْ

اُن کی ضیافت ہوگی (لوگو! اب بھی) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہے تو تم (قیامت میں ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کو) سچ کیوں نہیں سمجھتے۔ بھلا دیکھو تو (یہی)

مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٩﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٦٠﴾ نَحْنُ

کہ (یہ) جو منی تم (عورتوں کے رحم میں) پہنچاتے ہو اِس (منی) کا آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ہم ہی نے

قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦١﴾ عَلٰۤى اَنْ

تم لوگوں میں موت کا قرار داد کر دیا ہے اور ہم اِس سے عاجز نہیں کہ

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَلَقَدْ

تمہاری (جسمانی) شکلیں بدل دیں اور ایک اور سنی میں جس کو تم نہیں جانتے تم کو بنا کھڑا کریں اور تم تو

عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا

(ہمارے) پہلے بنانے کو جان ہی چکے ہو تو (اب) تم کیوں نہیں سوچتے (کہ اسی طرح قیامت میں بنائے جا سکتے ہو) بھلا دیکھو تو (یہی) کہ

تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٤﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَوْ نَشَآءُ

تم لوگ جو کھیتی کرتے ہو اُس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں ہم چاہیں

لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ بَلْ

تو (کوئی آفت بھیج کر پکنے سے پہلے) اس کو چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ہم تو تاوان میں آ گئے بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٩﴾

ہمارے تو نصیب پھوٹ گئے بھلا دیکھو تو (یہ) پانی جو تم پیتے ہو

ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ

کیا بادل سے اِس کو تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں ہم چاہیں

جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي

تو اُس کو (ایسا) کھاری کر دیں (کہ زبان پر بھی نہ رکھا جائے) تو تم کیوں نہیں شکر کرتے بھلا دیکھو تو (یہی) آگ جو

تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ

تم سلگاتے ہو اس کے درخت کو (جس کی لکڑیاں اس میں جلائی جاتی ہیں) تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں ف۱ ہم نے

جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

آگ کو (دوزخ کی آگ کی) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے ف۲ تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

سو ہم (شہاب) ستاروں کے ٹوٹنے کی قسم کھاتے ہیں ف۳ اور سمجھو تو یہ (بہت ہی) بڑی قسم ہے ف۴

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾

کہ یہ (قرآن) بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے (اور ہمارے ہاں) احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے (اور) پاک (فرشتوں) کے سوا کوئی اُس کو چھو

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم

(اور اُسی کی نقل یہ قرآن ہے جو) پروردگارِ عالم کی طرف سے (پیغمبر آخرالزماں پر) نازل ہوا ہے کیا تم اِس کلام سے

مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾

منکر ہو اور تم نے اپنا راتب باندھ لیا ہے کہ (اِس کو) جھٹلاتے ہی رہو گے

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾

تو کیا جب (جان) بدن سے نکل کر گلے میں آ پہنچے اور تم اُس وقت (ٹکٹکر ٹکر پڑے) دیکھا کرو (اور کچھ نہ کر سکو)

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾

اور (موت تو جب آئے گی تب آئے گی) ہم تو اُس سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہیں مگر تم کو دکھائی نہیں دیتا

ع ۲ / ۱۵

ف۱ آگ کے درخت سے یا تو عموماً کل درخت مراد ہیں کہ اُن کی لکڑیاں آگ میں جلائی جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے یا شاید وہ خاص درخت مراد ہوں جو ہرے جنگل ہیں جیسے چیڑ اور بانسوں کے جنگل میں تو بانسوں کے آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اور سارا نیستان بھڑک اُٹھتا ہے۔ غرض ہر حال میں قدرت خدا ظاہر ہے۔

ف۲ آگ سے تو سب ہی کو فائدہ ہے خاص کر مسافروں کو کہ اُنھیں زیادہ حاجت پڑتی ہے اور اسی لئے وہ اُس کو زیادہ عزیز بھی رکھتے ہیں۔

ف۳ نجوم سے تو ہم نے شہاب مراد لئے اور لفظ مواقع سے اُن کا ٹوٹنا۔ اور بعض مفسرین نے نجوم سے عام ستارے مراد لئے ہیں اور مواقع سے اُن کے مقامات یا رستے یا اُن کے طلوع و غروب کی جگہ۔

ف۴ خدا جب مخلوقات میں سے کسی کی قسم کھاتا ہے تو گویا وہ اپنی قدرت کی قسم کھاتا ہے اور قدرت اُس کی ایک صفت ہے اور خدا کی جتنی صفات ہیں سب عین ذات ہیں تو گویا اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا کی قسم سب قسموں میں بڑی قسم ہے۔ یا یہ معنے ہوں کہ مطلق خدا کا قسم کھانا خود ایک بڑی بات ہے۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

(ہاں) تو اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو (اور خود اختیاری کے دعوے میں) سچے ہو تو جان (کے گلے میں آکر پہنچنے) اس کو (بدن میں) لوٹا کیوں نہیں لاتے

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۥ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

پھر (مرنے والا) اگر (بارگاہِ خداوندی کے) مقربوں میں سے ہو تو (اس کے لئے) آرام (و آسایش) ہے اور (بافراغت) روزی اور مزے کی بہشت ہے

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾

اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہو تو (اس سے کہا جائے گا کہ اے شخص) جو داہنے ہاتھ والوں میں ہے تجھ پر سلام

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾

اور اگر جھٹلانے والوں (اور) گمراہوں میں سے ہے تو کھولتے پانی کی ضیافت ہے

وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

ع ۳ ۲۲ ۱۶

اور (آخر کار) جہنم میں داخل (ہونا ہے) یہ (آخرت کا بیان) حال جو بیان کیا گیا بالکل سچ (اور) یقینی ہے تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کرتے (رہو)

سُورَةُ الْحَدِيْدِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهِيَ تِسْعٌ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جو (مخلوقات) آسمان و زمین میں ہے (سب ہی) تو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ غالب

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

(اور) حکمت والا ہے آسمان اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے (وہی) جلاتا اور مارتا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی شروع سے ہے اور

الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

وہی آخر تک رہیگا اور وہ (قدرتوں سے) ظاہر اور (ذات وصفات سے) پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ف

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمان وزمین کو پیدا کیا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ

پھر عرش (بریں) پر جا ٹھہرا جو چیز زمین میں داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ)

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا

اور جو چیز آسمان سے اترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی (جیسے بخارات اور اعمال نیک وغیرہ) وہ سب کچھ جانتا ہے اور تم لوگ کہیں بھی ہو وہ تمہارے

كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

ساتھ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے آسمان وزمین کی سلطنت اسی کی ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ

اور اللہ ہی پر سب کاموں کا مدار ہے (وہی) رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا اور (وہی)

النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾

دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے اور وہ (لوگوں کے) دلی خیالات تک سے واقف ہے

آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ

(لوگو!) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (مال) میں سے جس کا تم کو (اگلوں کا)

مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ

جانشین (بنا کر مالک) کردیا ہے (راہ خدا میں بھی) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے

وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ

اور انہوں نے (راہ خدا میں) خرچ (بھی) کیا ان کو آخرت میں بڑا اجر ملے گا اور تم کو کیا ہوگیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے

ف پوشیدہ ہونے کے معنے اس شعر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ۵

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

ذات کا پوشیدہ ہونا تو ظاہر بات ہے۔ رہیں صفات بمثلاً ہم خدا کو کہتے ہیں کہ سمیع ہے اور سب کی سنتا ہے۔ مطلق سننا تو معلوم مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ کیونکر سنتا ہے علی ہذا القیاس دوسرے صفات ۱۲

بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ

حالانکہ رسول تم کو تمھارے ہی پروردگار پر ایمان لانے کے لئے بُلا رہے ہیں اور اگر تم کو یقین آئے تو خدا (خود) تم سے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ

(ایمان کا) عہد لے چکا ہے ف۱ وہی (خدائے مہربان تو) ہے جو اپنے بندے (محمد) پر (قرآن کی) کھلی کھلی آیتیں نازل فرماتا ہے

بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ

تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تم (لوگوں کے حال) پر

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

بڑی شفقت رکھتا (اور) مہربان ہے اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ

آسمان و زمین (سب) کا وارث خدا ہی ہے تم (مسلمانوں) میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (راہِ خدا میں مال) خرچ کئے

قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ

اور (دشمنوں سے) لڑے وہ (دوسرے مسلمانوں کے) برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ درجے میں اُن (مسلمانوں) سے بڑھ کر ہیں جنھوں نے

اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَ

(فتح مکہ کے) پیچھے (مال) خرچ کئے اور لڑے اور (یوں) حسن سلوک کا وعدہ (تو) اللہ نے سب ہی سے کر رکھا ہے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اللہ کو ان (سب) کی خبر ہے ایسا کون ہے جو اللہ کو خوش دلی سے اُدھار دے

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور وہ اُس کا دونا اُس کو ادا کرے اور اُس کو بڑا عمدہ اجر (دے سو علاوہ) ف۲ (اے پیغمبر) تم اُس دن مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

اور مسلمان عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا (ایمان مشتعل) نور (بن کر) اُن کے آگے آگے اور اُن کی داہنی طرف چل رہا ہو گا

ع ۱۰ / ۱۷

ف۱ عہدِ الست کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے آدمی کے دل کو ایسا ہی بنا دیا ہے کہ وہ از خود خدا کا قائل ہوتا ہے ۱۲

ف۲ لفظ حسن کے لغوی معنے تو ہیں اچھا۔ ہم نے خوش دلی سے ترجمہ کر لیا ہے اور حسن کی جگہ حسنا مشہور ہو گیا ہے اور بلا سود قرضہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور خدا کو قرض دینے کے معنے ہیں ثواب کی امید سے راہِ خدا میں خرچ کرنا ۱۲

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

(اور فرشتے ان سے کہتے جاتے ہوں گے کہ) آج تم لوگوں کے لئے (بڑی) خوشی کی بات (یہ) ہے کہ بہشت کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں (اور تم)

فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

ان ہی میں سدا (سدا) رہو گے یہ ہی وہ (جس کو) بڑی کامیابی (کہنا چاہیے) اس دن منافق مرد

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ

اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ذرا تو ہمارا انتظار کرو کہ تمہارے (اس نور کی) روشنی سے ہم (بھی فائدہ اٹھا) لیں تو (ان سے) کہا جائے گا

ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہ (نہیں) اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور (کوئی اور روشنی) تلاش کرو اس کے بعد ان (دونوں فریقوں) کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی اور اس میں

بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

ایک دروازہ ہوگا (جس کا) اندرونی طرف (جدھر مسلمان ہیں) اس میں تو خدا کی رحمت ہوگی اور اس کی جو بیرونی طرف ہے جدھر منافق ہیں ادھر

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

یہ منافق مسلمانوں سے پکار پکار کر کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ تھے تو سہی مگر تم نے آپ اپنے تئیں بلا میں ڈالا

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ

اور (اس بات کے) منتظر رہے (کہ مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو) اور (اسلام کی طرف سے) شک میں پڑے رہے اور (ان ہی محال) آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ

وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا

اور شیطان دغاباز اللہ کے بارے میں تم کو دھوکے دیتا رہا تو آج نہ تو تم ہی سے کچھ معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ

ان لوگوں سے جو (صریح) انکار کرتے رہے تم سب کا ٹھکانا دوزخ وہی تمہاری رفیق ہے اور (وہ) کیا ہی برا

الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

ٹھکانا ہے کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

کو ذکرِ خدا اور تلاوتِ قرآن کے لئے جو خدا کی طرف سے برحق نازل ہوا ہے اُن کے دل گداز ہوں اور اُن لوگوں کی طرح (پڑھ پتھر) نہ ہو جائیں جن کو اُن سے پہلے کتاب

مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ

دی گئی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) پھر اسی طرح اُن پر ایک مدتِ دراز گزر گئی اور (رفتہ رفتہ) اُن کے دل سخت ہو گئے اور (اب اُن کا حال یہ ہے کہ)

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں (لوگو) جانے رہو کہ اللہ زمین کو اُس کے مرے (یعنی اُفتادہ ہوئے) پیچھے (پانی برسا کر) جلا اٹھاتا ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ

ہم نے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تم کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو ف۲ بیشک خیرات کرنے والے

وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ

اور خیرات کرنے والیاں اور (جو لوگ) خدا کو خوش دلی سے قرض دیتے ہیں (قیامت کے دن) اُن کے قرضے کا دونا اُن کو ادا کر دیا جائے گا

وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اُن کو (بڑی) عزت کا اجر ملے گا (سو علاوہ) اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر (سچے دل سے) ایمان لائے یہی لوگ

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ

اپنے پروردگار کے ہاں صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہونگے ان کو اُن ہی کے سے اجر ملیں گے اور اُن ہی کا سا نور (ایمان) اُن کے ساتھ ہوگا

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْۤا

اور جو لوگ ہماری آیتوں سے انکار کرتے اور اُن کو جھٹلایا کرتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں (لوگو) جانے رہو

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ

کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور ظاہری طمطراق اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا

وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ

اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال و اولاد کا خواستگار ہونا (بس یہی کچھ) ہے۔ (دنیا کی زندگی کی) مثال مینہ کی سی مثال ہے کہ (زمین پر برستا ہے اور اُس سے کھیتی لہلہانے لگتی ہے اور

ف۱ یعنی ملک عرب جو کفر اور بت پرستی کی شامت سے نہایت پستی کی حالت کو پہنچ گیا ہے اب خدا اس کو اسلام کی برکت سے پھر زندہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اسلام کی بدولت ملکِ عرب کی کایا پلٹ گئی اور ایسے زندہ ہوئے کہ انھوں نے تمام دنیا میں نئی روح پھونک دی ۱۲

ف۲ قریب قریب اسی مضمون کی آیت سورۂ نساء پارہ محصنٰت میں بھی آچکی ہے وہاں کا حاشیہ دیکھ لینا چاہیئے ۱۲

ع ۸

أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

کاشتکار کھیتی کو دیکھ کر خوشیاں کرنے لگتے ہیں پھر (پک کر) خشک ہو جاتی ہے تو (اے مخاطب اُس وقت) تو اُس کو دیکھتا ہے کہ پیلی پڑ گئی ہے پھر

يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۙ وَمَغْفِرَةٌ

(آخر کار) روندن میں آجاتی ہے (غرض دنیا کی زندگی چند روزہ رونق ہے) اور آخرت میں (دنیا کی زندگی کے دو انجام ہیں بعض کو) عذاب سخت اور (بعض کو)

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾

خدا کی طرف سے (گناہوں کی) معافی اور خوشنودی اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے ف

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ

(لوگو!) اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف اور (نیز) بہشت کی (طرف کو) لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا) ہے جیسے

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ

آسمان و زمین (ملا کر دونوں) کا پھیلاؤ۔ (اور وہ) اُن لوگوں کے لئے تیار کرائی گئی ہے جو خدا اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں یہ

فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل بہت

الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَ

بڑا ہے (لوگو!) جتنی مصیبتیں (روئے) زمین پر نازل ہوتی ہیں اور

لَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ

جو (خود) تم پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) اُن کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھی ہیں

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا

(اور) بیشک یہ اللہ کے نزدیک (ایک) سہل سی بات ہے (اور یہ ہم نے تم کو) اس لئے (جتا دیا ہے) کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو اُس کا رنج نہ کرو

فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ

اور کوئی نعمت خدا تم کو عطا کرے تو اُس پر اترایا مت ف۲ اور اللہ

ف۱ دھوکے کی جنس تجارت کرنا تھا مگر محاورے کے لحاظ سے ہم نے دھوکے کی ٹٹی ترجمہ کر دیا ہے۔

ف۲ یعنی کوئی چیز جاتی رہی تو وہ بھی ایک تقدیری بات ہے اور ایسی نعمت حاصل ہو گئی تو بے استحقاق سابق محض خدا کی دین ہے نتیجہ یہ کہ کوشش بیجا اترانے کا بیجا محل ہے۔

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ

کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا کہ یہ (ایک تو آپ) بخل کریں اور (دوسرے) لوگوں کو بخل کی ترغیب دیں

بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ

اور جو شخص (ان نصیحتوں سے) روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز (اور) ہر حال میں سزاوار حمد (وثنا) ہے

أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے معجزے دے کر بھیجا اور ان کی معرفت کتابیں اتاریں

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ

اور (نیز ہم نے) ترازو (کا رواج دیا) تاکہ لوگ (دینی و دنیاوی دونوں طرح کے معاملات میں) انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا کہ (ہتھیاروں کے کام میں لایا جاتا ہے)

فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن

اس میں بڑا خطرہ ہے اور اس میں لوگوں کے (بہتیرے) فائدے بھی ہیں اور (اس خطرناک لوہے کے پیدا کرنے سے) ایک غرض یہ بھی ہے کہ اللہ (تم میں سے) ان لوگوں کو معلوم کرے

يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾

(اللہ کو) دیکھا نہیں (اور) پھر بھی اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں بیشک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے

ع ٣ ١٥

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي

اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کی نسلوں میں

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَ

پیغمبری اور کتاب (یعنے وحی آسمانی) کو (جاری) رکھا (باایں ہمہ بعض) تو ان میں سے روبراہ ہیں اور

كَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم

بہتیرے ان میں سے نافرمان ہیں پھر (ان کے) پیچھے انہی کے قدم بقدم ہم نے

بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ

اپنے (اور) رسول بھیجے اور (ان کے) پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو

الْإِنْجِيلَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ط

انجیل عنایت فرمائی — اور جو لوگ اُن کے پیرو ہوئے — اُن کے دلوں میں ترس اور رحم ڈال دیا

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ

اور (ان لوگوں میں ایک طریقہ) ترکِ دنیا (کا بھی ہی) جس کو انھوں نے از خود ایجاد کیا تھا ہم نے وہ (طریق) اُن پر فرض نہیں کیا تھا مگر (ہاں انھوں نے اُس کو

رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ

خدا (ہی) کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (ایجاد کیا تھا) لیکن جیسا اُس کو نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے تو جو لوگ اِن میں سے ایمان لائے اُن کو ہم نے

آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اُن کے اجر عنایت فرمائے — اور اُن میں کے بہتیرے تو نافرمان ہیں — مسلمانو!

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ

اللہ سے ڈرتے رہو — اور (سچے دل سے) اُس کے پیغمبر (محمدؐ) پر ایمان لاؤ کہ خدا اپنی رحمت میں سے تم کو

كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ

دوہرا حصہ دے — اور تم کو ایسا نور — عنایت کرے — جس (کی) روشنی میں چلو

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِئَلَّا يَعْلَمَ

اور تمہارے گناہ معاف فرمائے — اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے — (اور یہ تم سے اِس لئے — کہا جاتا ہی) کہ

أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ

اہل کتاب یہ نہ سمجھیں — کہ مسلمانوں کو خدا کے فضل پر کچھ بھی

مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

دسترس نہیں — اور (نیز اِس لئے کہا جاتا ہی) کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہی

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

جس کو چاہے عنایت کرے — اور اللہ کا — فضل — (بہت) بڑا ہی

ع ٤
٢٠

سورۃ المجادلۃ نزلت بالمدینۃ بعد سورۃ المنٰفقون وہی اثنتان وعشرون اٰیۃ

۵۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

(اے پیغمبر) اللہ نے اُس عورت (ثعلبہ کی بیٹی خولہ) کی بات سُن لی جو اپنے شوہر (صامت کے بیٹے اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

خدا سے فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو کو سُن رہا تھا بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ

(مسلمانو!) جو لوگ تم میں سے اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار کر بیٹھیں ف۱ وہ (کچھ اُن کی مائیں) تو ہیں نہیں

اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ

اُن کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے (مگر ہاں (بی بی کو ماں کہہ بیٹھنے سے) اُنھوں نے ایک بیہودہ

الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ

اور جھوٹی بات کہی اور بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا

اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں پھر لوٹ کر وہی (کام) کرنا چاہتے ہیں جس کو کہہ چکے ہیں (کہ نہیں کریں گے)

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ

تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے مرد کو ایک بردہ آزاد کرنا چاہیے (مسلمانو!) تم کو اس کی نصیحت کی جاتی ہے

بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

(تاکہ اس پر کاربند رہو) اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے پھر جس کو (بردہ) میسر نہ ہو

۲۸

والعشرون

الجزء الثامن

ف۱ اسلام سے پہلے اہل عرب میں عورتوں کی بڑی مٹی خوار تھی اور قرآن میں کئی جگہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے احکام موجود ہیں از انجملہ یہ ظہار کا مسئلہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی طلاق تھی اوس بن صامت کی طرح مرد غصے میں آکر بی بی سے کہہ دیتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے یا تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے اتنا کہہ دینے سے میاں بی بی میں جدائی ہو جاتی تھی اسی کو اصطلاح شرع میں ظہار کہتے ہیں اسلام نے ظہار کا طلاق ہونا تسلیم نہیں کیا مگر ایسی لغویات کے انسداد کے لئے کفارہ ٹھہرا دیا ۱۲

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ۖ فَمَنْ

تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (مرد) لگاتار دو مہینے کے روزے (رکھے) اور جس سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا

نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یہ (حکم) اس لئے (دیا جاتا ہے) کہ تم لوگ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

اللہ اور اس کے رسول پر (پورا پورا) ایمان لے آؤ ف اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو لوگ منکر ہیں اُن کو عذاب

أَلِيمٌ ﴿٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ

دردناک ہوتا ہے جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے برخلاف کرتے ہیں (وہ آخرکار ایسے ہی) ذلیل ہوں گے جیسے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ

ان سے اگلے (نافرمان) ذلیل ہوئے اور ہم تو اپنے کھلے کھلے احکام اُتار ہی چکے اور منکروں کو

عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا

ذلت کا عذاب (ہوتا) ہے (اور یہ عذاب) اُس دن ہوگا جب کہ اللہ ان سب کو (جلا) اٹھائے گا پھر جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں ان کو بتا دے گا

عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تو ان کے عملوں کو گنتا گیا اور یہ خود کر کے اُن کو بھول گئے اور اللہ سب چیزوں کا

شَهِيدٌ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

نگران (حال) ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

ع ۶

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ

اللہ سب کے حال سے واقف ہے جب تین آدمی کا (صلاح و) مشورہ ہوتا ہے

إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

تو ضرور ان کا چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ کا (صلاح و مشورہ) ہوتا ہے تو ضرور اُن کا چھٹا وہ ہوتا ہے

ف ایمان تو اصل میں عقیدہ کا نام ہے مگر اس کی تکمیل عمل سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہو اور پابند شرع نہیں اس کو پورا مسلمان نہیں کہہ سکتے ۱۲

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ

اور اس سے کم ہوں یا زیادہ (اور کہیں بھی ہوں) وہ ضرور اُن کے ساتھ ہوتا ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ ۷

پھر جیسے جیسے عمل یہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ اُن کو بتائے گا (کیونکہ) اللہ ہر چیز سے واقف ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کانا پھوسی کرنے سے منع کر دیا گیا تھا پھر جس سے اُن کو منع کیا گیا تھا وہ ٹ کر

عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ

وہی بات کرتے ہیں اور کانا پھوسی (بھی) کرتے ہیں تو گناہ کی اور (لوگوں پر بیجا) زیادتی کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی

وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے تم پر سلام نہیں بھیجا ایسے لفظوں سے تم کو سلام کرتے ہیں ف۱ اور اپنے جی میں کہتے ہیں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ

کہ اگر یہ سچا پیغمبر ہے تو) ہماری اس کہنے پر خدا ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا (اس) اِن کے لئے

جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ ۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جہنم کی سزا کافی ہے کہ اُس میں گھسیں گے تو اِن لوگوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے مسلمانو!

اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو گناہ کی اور (لوگوں پر بیجا) زیادتی کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ

ایک دوسرے کے کان میں نہ کیا کرو ہاں (کسی مصلحت سے) نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں کو ایک دوسرے کے کان میں کہہ لو (تو مضایقہ نہیں)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۞ ۹ اِنَّمَا النَّجْوٰى

اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور میں تم سب قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے جمع کیے جاؤ گے کانا پھوسی تو بس

ف۱ یہود پیغمبر صاحب سے السلام علیک کہنے کی جگہ السام علیک کہتے تھے سلام دعا ہے جس کے معنے ہیں سلامتی اور سام بد دعا ہے جس کے معنے ہیں موت۔ اِس آیت میں اُسی کی طرف اشارہ ہوا۔

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا
ایک شیطانی حرکت ہے تاکہ مسلمان اس کی وجہ سے آزردہ خاطر ہوں حالانکہ بے اذن خدا کسی کی کانا پھوسی ان کو کچھ بھی

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
نقصان نہیں پہونچا سکتی اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ف۱ مسلمانو!

اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ
جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کھل کر بیٹھو تو کھل بیٹھا کرو کہ خدا (بہشت میں) تم کو بافراغت جگہ دے گا

لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اور جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی جگہ سے) اٹھ کھڑے ہو (اور دوسری جگہ جا بیٹھو) تو اٹھ کھڑے ہوا کرو کہ تم لوگوں میں سے جو (پورا پورا) ایمان لائے ہیں

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ
اور جن کو علم (مجلس) دیا گیا ہے (اور وہ آداب مجلس ملحوظ بھی رکھتے ہیں) اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے مسلمانو! جب

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
تم کو پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنی ہو تو کان میں عرض مطلب کرنے سے پہلے کچھ خیرات لاکر آگے رکھدیا کرو

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور دلوں کی صفائی میں (اس کو) بڑا (دخل) ہے ف۲ (لیکن) پھر اگر تم کو (خیرات کا) مقدور نہ ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے کہ

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا
(رسول کے) کان میں بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات لاکر آگے رکھدیا کرو تو جس صورت میں تم (اس حکم کی) تعمیل نہ کرسکے

ف۱ کانا پھوسی ہی کی نعمت
ان آیتوں میں بیہودہ کانا پھوسی
پر جو مجلس نبوی میں منافق
آپس میں کیا کرتے تھے مسلمانوں
کے ڈر سے کھل کر تو کچھ نہ کہتے
مگر کانا پھوسی یا اشاروں سے
کام لیتے۔ اسی کانا پھوسی کی
مذمت اور ممانعت پانچویں
پارے کے چودھویں رکوع
میں بھی ہے ۱۲

ف۲ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ
چونکہ [illegible] بھی پیغمبر صاحب کے
ساتھ خفیہ کیا کرتے تھے اور ادب
رسالت قائم رکھنے کے لیے
ضرور تھا کہ جہاں تک ہوسکے
اس کا انسداد کیا جائے چنانچہ
یہ حکم صادر ہوا کہ پیغمبر کے ساتھ
تخلیہ ہو تو کچھ صدقہ بھی حاضر
خدمت کیا کرو۔ [illegible]
[illegible] سے بہت سے لوگ
[illegible] کہ یہ موجب [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے
دل [illegible] سب کی طرف سے
صاف رہیں گے۔ اب جو ہر شخص
خلوت کرنے لگتا ہے تو دوسرے
مسلمان کو [illegible]
آخر یہ تو خیال آتا ہو گا کہ فلاں
پیغمبر صاحب سے بہت منہ لگا ہے
خدا جانے ان کے ساتھ کیا کیا
مشورے ہوتے ہیں۔ صدقہ
لے جانا پڑے گا تو آپ ہی کم
جاویں گے اور بضرورت جاویں گے
بھی تو دوسرے مسلمان سمجھیں گے
کہ تم دینی غرض سے گئے چنانچہ
واقع میں اس تدبیر سے لوگوں
نے آنا کم کر دیا تو رحم کر دیا تو حکم
صدقہ سے جو غرض تھی حاصل
ہوگئی اور غرض حاصل ہوگئی
تو وہ حکم بھی منسوخ کر دیا گیا ۱۲

وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ

اور خدا نے تمہارا یہ قصور معاف بھی کر دیا تو (اب اسلام کے ضروری احکام کی تعمیل ہیں کوتاہی نہ ہونے پائے یعنی) نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ

وَرَسُولَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا

اور اس کے رسول کا حکم مانو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے ان (منافقوں کے حال) پر نظر نہیں کی جنہوں نے

قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُونَ

ایسے لوگوں سے دوستی جا لگائی جن پر خدا کا غضب ہے (تو اب) یہ لوگ نہ تم ہی میں ہیں اور نہ اُن ہی میں ہیں ف۱ اور باوجودیکہ جانتے (بوجھتے) ہیں

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۭ

(پھر بھی) جھوٹی (جھوٹی) باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں ان کے لئے خدا نے عذاب سخت تیار کر رکھا ہے

إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا

اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ بہت ہی برا کرتے رہتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور (لوگوں کو)

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں تو ان کو ذلت کا عذاب (ہونا ہے) ف۲ اللہ کے ہاں

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ

نہ (تو) ان کے مال (ہی) ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد (ہی ان کے کچھ کام آئے گی) یہ دوزخی لوگ ہیں

النَّارِ ۭ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا

کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے جس دن اللہ ان سب کو (جلا) اٹھائے گا

فَيَحْلِفُونَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ

تو یہ اس کے آگے (بھی) قسمیں کھائیں گے جیسے تم مسلمانوں کے آگے قسمیں کھایا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ

عَلٰى شَيْءٍ ۭ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۸﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ

خوب کر رہے ہیں ف۳ سنو جی یہ لوگ (بڑے ہی) جھوٹے ہیں شیطان ان پر غالب آ گیا ہے

ع ۲ / ۲

ف۱ یعنی نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے از یں سو راندہ و از اں سو درماندہ ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ در پردہ اسلام کی بیخ کنی میں لگے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے آگے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ ان کے مواخذے سے محفوظ رہیں ۱۲

ف۳ اس جگہ ترجمے میں ہم نے بالکل محاورہ اختیار کر لیا ہے ہم یوں ترجمہ کر سکتے تھے "اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں" مگر سولے ایک لفظ پر کے پھر بھی لفظوں سے الگ رہتے اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے ویحسبون انھم یحسنون تو اس سے ہمارا ترجمہ بہت ہی چسپاں ہے ۱۲

الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ

اور اُس نے ان کو خدا کی یاد بھلادی ہے یہ (ایک) شیطانی گروہ ہے

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ

سنو جی! شیطانی گروہ ہی (آخر کار) برباد ہوگا جو لوگ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ

اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں (آخر کار) وہی ذلیل ترین لوگوں میں ہونگے خدا تو لکھ چکا ہے کہ ہم

اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ

اور ہمارے پیغمبر ضرور (کافروں پر) غالب آکر رہیں گے۔ بیشک اللہ زور آور اور زبردست ہے (اے پیغمبر) جو لوگ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں اُن کو تم نہ دیکھو گے کہ خدا اور اس کے رسول کے مخالفوں کے ساتھ دوستی کریں

وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

گو وہ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے یا ان کے بھائی یا اُن کے کنبے ہی کے (کیوں نہ) ہوں

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ

یہی وہ سچے مسلمان ہیں جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان کا نقش کر دیا ہے اور اپنے فیضان غیبی سے اُن کی تائید کی ہے

مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور وہ اُن کو بہشت کے (ایسے) باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

وہ ہمیشہ ہمیشہ انہیں میں رہیں گے۔ خدا اُن سے خوش اور وہ خدا سے خوش

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

یہ خدائی گروہ ہے سنو جی! خدائی گروہ ہی (آخر کار) فلاح پائے گا

ع ۳

سُوْرَةُ الْحَشْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ النَّصْرِ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

٥٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

جتنی مخلوقات آسمانوں میں ہے اور جتنی مخلوقات زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ

وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے کفار اہل کتاب کو اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ

(اور یہ ان کی تقدیر کا) پہلا حشر (تھا) جس کے لئے نکالے گئے تھے۔ تم کو (اور ہم) کو گمان (بھی) نہ تھا کہ یہ اپنے گھروں سے نکلیں گے اور وہ اس خیال میں (مست تھے)

مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ

خدا کی پکڑ سے بچا لیں گے تو جدھر سے اُن کو گمان بھی نہ تھا خدا (کے لشکر) نے اُن کو آ لیا اور اُن کے دلوں میں (مسلمانوں کی)

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي

دھاک ڈال دی کہ لگے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں اُجاڑنے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ

تو اے لوگو! جن کے (مونہہ پر) آنکھیں ہیں (اس واقعے سے) عبرت پکڑو اور اگر

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۗ وَ

خدا نے جلا وطن ہونا اُن کی تقدیر میں نہ لکھ دیا ہوتا تو خدا اُن کو (دوسری طرح) دنیا میں سزا دیتا اور

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

آخرت میں (تو) اُن کو دوزخ کا عذاب (ہونا ہی) ہے (اور) یہ اس سبب سے کہ اُنھوں نے

وقف لنبی علیہ السلام

ف۱ مدینے سے چار پانچ کوس کے فاصلے پر یہودیوں کی ایک قوم آباد تھی اور وہ بنی نضیر کہلاتے تھے مسلمانوں سے اُن کی صلح تھی مگر یہ لوگ درپردہ کفار مکہ سے سازش رکھتے تھے اور ایک بار انھوں نے پیغمبر صاحب کے مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا کہ ایک دیوار کے تلے بیٹھے باتیں کر رہے تھے تاک کر اوپر سے چکی گرانی چاہی یہاں تک نوبت پہنچی تو پیغمبر صاحب نے اُنھیں جا گھیرا وہ بہت سٹپٹائے اور آخر یہ بات ٹھہری کہ یہ لوگ گھر بار چھوڑ کر شام کے ملک میں چلے جائیں چنانچہ مال و متاع کواڑ تختے وغیرہ جو کچھ لے جاتے بن پڑا لے گئے اسی موقع پر ان لوگوں کے کچھ کھجور کے درخت بھی کٹوا دیئے گئے تھے تاکہ یہ لوگ جلد فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں ان آیتوں میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے۔

ف۲ مطلب یہ ہے کہ دوسرا حشر ان کا قیامت میں ہو گا یا شاید پیشین گوئی ہو کہ دوبارہ بھی جلا وطن ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے جلا وطن کر دیا۔

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِّ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ

خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو خدا کی مخالفت کرے تو خدا کی مار

الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً

بڑی سخت ہے (مسلمانو!) ان کے کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو (ہاتھ تک نہ لگایا اور بدستور)

عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ

اُن کی جڑوں سمیت کھڑا رہنے دیا تو (یہ سب کچھ) خدا ہی کے حکم سے تھا اور خدا کو منظور تھا کہ نافرمانوں کو رسوا کرے اور جو (مال) خدا نے

عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

اپنے رسول کو (بے لڑے) مفت میں اُن سے دلوا دیا تو (مسلمانو!) تم نے اُس کے لئے کچھ دوڑ دھوپ کی نہیں (نہ) گھوڑوں سے اور نہ اُونٹوں سے

وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ

مگر اللہ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہے قابض کر دے اور اللہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ

قادر ہے ف ۱ جو (مال) اللہ اپنے رسول کو (ان) بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دے

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

تو وہ اللہ کا (حق) ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا

وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ

اور (بے توشہ) مسافروں کا (یہ حکم) اس لئے (دیا گیا) کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں یہ (مال)

الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

ان ہی میں دائر نہ رہے ف ۲ اور (مسلمانو!) جو چیز پیغمبر تم کو (ہاتھ اٹھا کر) دے دیا کریں وہ تو لے لیا کرو

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ

اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو منع کریں (اُس سے) دست کش رہو اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا کی

ف ۱ لوٹ کی غنیمتیں ہیں ایک وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اُس کو غنیمت کہتے ہیں اور ایک وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے جیسا کہ بنی نضیر یہودیوں سے ملا تھا اس کو اصطلاح شرع میں فَے کہتے ہیں جس کا ترجمہ ہم نے مفت دیا ہے ۱۲

ف ۲ مالداروں میں دائر رہنے کے یہ معنے ہیں کہ ان کے گروہ میں رہنے اور بے زر داروں کو نہ پہنچے جیسا کہ اہل جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

وقف لازم

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن

مار (بڑی) سخت ہے (وہ مال جو بے لڑے بھڑے ہاتھ آیا ہے) منجملہ اور حقداروں کے محتاج مہاجرین کا (بھی حق ہے) جو (کافروں کے ظلم سے)

دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

اپنے گھر اور مال سے بے دخل کر دیئے گئے (اور اب وہ) خدا کے فضل اور (اُس کی) خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں

وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾

اور خدا اور اُس کے رسول کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہی تو سچے (مسلمان) ہیں

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ

اور (اُن) وہ مال جو بے لڑے ہاتھ آیا ہے) اُن کا بھی حق ہے کہ (مہاجرین نے ابھی ہجرت نہیں کی تھی اور وہ) اُن کے پہلے سے مدینے میں رہتے اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں جو

إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَ

محبت کرنے لگتے ہیں اور (مال غنیمت میں سے) مہاجرین کو جو کچھ بھی دے دیا جائے اُس کی وجہ سے یہ اپنے دل میں (اُس کی) کوئی طلب نہیں پاتے ف۱ اور

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن

اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو (مہاجرین بھائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اور (بخل تو سب ہی کی طبیعتوں میں ہوتا ہے مگر) جو شخص

الربع

يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ

اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے اور (ہاں جو مال بے لڑے ہاتھ آیا ہے) اُن کا بھی حق ہے جو

جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

مہاجرین اولین کے بعد (ہجرت کر کے) آئے (کہ یہ بھی اگلے مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور) دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے

وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

اور نیز ہمارے (ان مہاجرین و انصار) بھائیوں کے گناہ معاف کر جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایسا کر کہ

قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ

جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دل میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت رکھنے والا

ف۱ یعنی مہاجرین کو ملتا ہوا دیکھ کر اُن کے دل میں خواہش نہیں پیدا ہوتی کہ یہ جو اُن کو ملا ہے ہم کو ملے ۱۲ -

الربع ع ۲

رَّحِيْمٌ ⑩ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ

مہربان ہے ۔ (اے پیغمبر) کیا تم نے منافقوں (کے حال) پر نظر نہیں کی ۔ جو اپنے (ہم جنس) بھائیوں (یعنی)

كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا

کفار اہل کتاب سے کہا کرتے ہیں ۔ کہ اگر تم نکالے جاؤ گے ۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور

نُطِيْعُ فِيْكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَّإِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

تمہارے بارے میں ہم کبھی کسی کی ماننے ہی کے نہیں اور اگر تم سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ (تم کو) بتائے دیتا ہے

إِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑪ لَئِنْ أُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا

کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں ۔ اگر اہل کتاب نکالے جائیں گے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر اہل کتاب سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہو پڑے گی

لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑫

تو یہ (منافق) اہل کتاب کی مدد نہیں کرینگے اور اگر ان کی مدد کریں گے (بھی) تو ضرور دم دبا کر بھاگتے نظر آئیں گے ف۱ پھر (کسی طرف سے) ان کو کمک بھی تو نہیں پہنچے گی

لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ

(مسلمانو!) تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں ۔ اللہ سے بھی بڑھ کر ہے ۔ (اور) یہ

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ⑬ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا

اس سبب سے ہے ۔ کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں ۔ یہ سب مل کر (بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے

إِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ

مگر ہاں محفوظ بستیوں میں ف۲ یا دیواروں کی آڑ میں ۔ آپس میں ان کی بڑی دھاک

بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

(بیٹھی ہوئی) ہے (اور اے مخاطب) تو (ان کے ظاہر حال کو دیکھے تو) ان کو سمجھے کہ سب ایک ہیں حالانکہ ان کے دل (ایک دوسرے سے) پھٹے ہوئے ہیں

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ⑭ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ

یہ اس سبب سے کہ ان لوگوں میں (مطلق) عقل نہیں ۔ (ان کی مثال) ان لوگوں کی سی مثال ہے جو ابھی

ف۱ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ پیٹھ پھیر دینگے ۔ ہم نے محاورہ اردو کا لحاظ کیا ہے۔

ف۲ محفوظ بستیوں سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کے گرد خندق یا شہر پناہ ہو اور جن کی حفاظت کا ایسا سامان کیا گیا ہو کہ اگر کوئی دشمن چڑھ آئے تو اس کو بچا سکیں۔

قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ

ان سے (تھوڑے دن) پہلے (مسلمانوں سے جنگ بدر میں لڑ کر) اپنے کئے کا مزا چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں) ان کو عذاب دردناک ہونا ہے (سو الگ) نیز ان منافقوں

الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ

شیطان کی سی مثال ہے کہ وہ آدمی کو کفر کی تعلیم و تلقین کرتا ہے پھر جب وہ کفر کر بیٹھتا ہے اور کفر کا وبال اس کو پیش آتا ہے اور وہ شیطان سے مدد مانگتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ مجھے

مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا

تجھ سے کچھ سروکار نہیں میں تو اللہ رب العلمین (کے غضب) سے ڈرتا ہوں — پھر ان دونوں کا انجام یہی ہونا ہے کہ دونوں

فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ

دوزخ میں (دھکیل دیئے) جائیں گے (اور) اسی میں ان کو ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہوگا اور تمام سرکشوں کی یہی سزا ہے — مسلمانو!

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خدا کے غضب سے ڈرتے رہو اور ہر شخص اس بات پر نظر کرتا رہے کہ کل (قیامت) کے لیئے اس نے کیا بھیجا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو

إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ

(کیونکہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے — اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جنہوں نے خدا کو بھلا دیا

فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيٓ

تو خدا نے ان کی ایسی مت ماری کہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے یہی لوگ (تو بڑے) نافرمان ہیں ف۱

أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ

دوزخی — اور جنتی برابر نہیں (ہو سکتے) — (کہ) جنتی جو ہیں تو وہ

الْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ

کامیاب لوگ ہیں — (اے پیغمبر) اگر ہم یہ قرآن — کسی پہاڑ پر اتارے ہوتے تو تم اس کو دیکھ لیتے

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ

کہ خدا کے ڈر کے مارے جھک گیا (ہوتا اور) — پھٹ پڑا ہوتا — اور ہم یہ مثالیں

ع ۲ / ۵

ف۱ اپنے آپ کو بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ غفلت کا ایسا پردہ پڑا کہ اپنے نفع و نقصان کی خبر نہ رکھی ۱۲

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ

لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں (سمجھیں) وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے

إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي

سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام عیبوں سے) بری ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے بڑا دباؤ والا ہے

الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

بڑی عظمت والا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات اس سے پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد (ہے مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۴﴾

(اس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب سے) اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو (مخلوقات) آسمان زمین میں ہے (سب ہی) اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں وہ زبردست (اور حکمت والا ہے)

ع ۳

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ النِّسَاءِ وَهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ آيَةً

۶۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

مسلمانو! اگر تم ہماری راہ میں جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے وطن چھوڑ کر) نکلے ہو تو

أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا

ہمارے اور اپنے دشمنوں کو (یعنی کافروں کو) دوست نہ بناؤ کہ لگو ان کی طرف دوستی (کے نامہ و پیام) دوڑانے حالانکہ

جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ

تمہارے پاس جو (خدا کی طرف سے دین) حق آیا ہے وہ اس سے انکار کر ہی چکے ہیں وہ تو صرف اتنی بات پر کہ

ل اس آیت کے ترجمے میں تقدیم و تاخیر بہت ہے اور اس کے بغیر مطلب تیز ترجمہ ہم سے نہیں ہو سکا ۔

تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي

تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو رسول کو اور تم کو (گھروں سے) نکال رہے ہیں

وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا

(اور) تم چپکے چپکے اُن کی طرف دوستی (کے پیغام) دوڑا رہے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو (وہ)

أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

اور جو ظاہر کرتے ہو (وہ) ہم (سب کو) خوب جانتے ہیں اور جو تم میں سے ایسا کرے گا تو (سمجھ رکھو کہ) وہ

سَوَاءَ السَّبِيلِ ⑴ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا

سیدھے رستے سے بھٹک گیا (یہ کافر) اگر کہیں تم پر قابو پا جائیں تو (کھلم کھلا) تمہارے دشمن ہو جائیں اور

إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ⑵

ہاتھ اور زبان (دونوں) سے (تمہارے ساتھ) بُرائی کرنے میں کوتاہی نہ کریں اُن کی (اصلی) تمنا یہ ہے کہ کاش تم (بھی اُن کی طرح) کافر ہو جاؤ

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی تمہارے کچھ کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ہی (کچھ کام آئے گی)

يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ⑶ قَدْ

(اُس دن) خدا ہی تم میں (حق و باطل کا) فیصلہ کرے گا اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو خدا اُس کو دیکھ رہا ہے ف (مسلمانو!)

كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ

ابراہیم اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے (یعنی اُس وقت کے مسلمان پیروی کرنے کو) تمہارے لئے اُن کا ایک اچھا نمونہ ہو گزرا ہے

مَعَهُ ۚ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا

جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ ہم کو تم سے اور (تمہارے) اُن (معبودوں) سے جن کی

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا

تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو کچھ (بھی) سروکار نہیں ہم تم (لوگوں کے عقیدوں) کو (بالکل) نہیں مانتے اور

ف پیغمبر صاحب نے مکے پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو اُس کو مصلحۃً چھپایا لیکن حاطب بن بلتعہ ایک صحابی تھے مہاجر اور اُن کے اہل و عیال مکے میں تھے وہ اُن کی پرداخت کے لالچ سے اہل مکہ کے ساتھ سازر رکھتے تھے اُن کو جو پیغمبر صاحب کا ارادہ معلوم ہوا تو مسلمانوں کی بُرائی یا اہل مکہ کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے اُنھوں نے اہل مکہ کو لکھ بھیجا پیغمبر صاحب پر یہ حال خدا نے منکشف کیا تو اُن کا خط رستے سے پکڑوا منگایا اور اُن سے پوچھا تو اُنھوں نے جو بات سچ تھی کہہ دی ان آیات میں اِسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲

١٦

مع

عزّ الاعزاز ١٢

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ

ہم میں اور تم میں کھلم کھلا عداوت اور دشمنی قائم ہو گئی ہے (اور یہ دشمنی تو) ہمیشہ کے لئے (رہی) جب تک کہ تم اکیلے خدا پر ایمان نہ لاؤ (مگر)

وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ

ہاں) ابراہیم نے اپنے باپ سے اتنی بات (تو بیشک) کہی تھی کہ میں تمہارے لیے مغفرت کی دعا کروں گا اور (یوں) تمہارے لئے خدا کے آگے

لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا

میرا کچھ زور تو چلتا نہیں کہ زبردستی تم کو بخشوا لوں اور اس کے ساتھ دعا بھی کی تھی کہ اے ہمارے پروردگار ہم تجھی پر بھروسہ کھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا

اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے ۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں (کے زور وظلم کا) تختہ مشق نہ بنا ف۱

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بیشک تو زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!) تمہارے لئے

فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ

(یعنی) جو کوئی خدا (کے عذاب) اور روز آخرت (کی بازپرس) سے ڈرتا ہو اس کے لئے پیروی کرنے کو ان لوگوں کا ایک اچھا نمونہ ہو گزرا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللَّهُ أَنْ

اور جو (ان لوگوں کی پیروی سے) روگردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (وثنا) ہے ف۲ عجب نہیں کہ (کافر مسلمان ہو جائیں اور یوں) اللہ

يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ

تم میں اور ان میں جن کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے اور اللہ قادر ہے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ تم سے

لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ

دین کے بارے میں نہیں لڑے اور انھوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا

ف۱ یعنی ہم کو کافروں کی آزمایش (کا محل) نہ بنا کہ کافر ہم پر ظلم کریں اور وہ اس کی سزا پائیں مگر چونکہ ذریعۂ آزمایش سے یہ مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا اس لئے ہم نے محاورے کے لحاظ سے لازم معنی اختیار کر لئے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی اسلام کی گاڑی کچھ تمہارے بل بوتے سے نہیں چلتی خدا تمہاری مدد سے بے نیاز ہے اگر وہ تم کو اپنے کافر رشتہ داروں کے ساتھ تعلق نہ رکھنے کا حکم دیتا ہے تو تم کو تنگ دل ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اس پر بھی تم کو اس کا شکرگزار ہونا چاہئے اور ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو شخص ابراہیم اور اس کے اتباع کا نمونہ دیکھے پیچھے کافروں سے دوستی رکھے گا تو اللہ (اس کی اس دوستی کی کچھ پروا نہیں کرتا کیونکہ وہ بے نیاز ہے ۱۲

ع ۱ ۷

أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

ان کے ساتھ احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے تو خدا تم کو منع کرتا نہیں (کیونکہ) اللہ منصفانہ برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ

اللہ تو تم کو ان ہی لوگوں سے دوستی کرنے کو منع فرماتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے

وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ

اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی

تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اور جو شخص ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا تو (سمجھا جائے گا کہ) یہی لوگ (مسلمانوں پر) ظلم کرتے ہیں مسلمانو!

آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ

جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آیا کریں تو تم ان (کے ایمان) کی جانچ کر لیا کرو (یوں تو) ان کے ایمان کو اللہ (ہی) خوب جانتا ہے

بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى

(تاہم جانچ لینا ضروری ہے) تو اگر (جانچنے سے) تم ان کو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو

الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ

نہ (تو) یہ عورتیں کافروں کو حلال اور نہ کافر ان (عورتوں) کو حلال اور جو کچھ کافروں نے (ان پر) خرچ کیا ہو

مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ

وہ ان (کافروں) کو ادا کر دو اور (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان (عورتوں) کو ان کے مہر دے کر تم ان سے نکاح کر لو

أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ

اور (ان) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو (جو تمہارے نکاح میں ہوں) اور جو کچھ تم نے (ان پر) خرچ کیا ہو وہ (کافروں سے) مانگ لو

وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

اور جو انہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (اپنا خرچ کیا ہوا تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے جو تم لوگوں (کے ایسے جھگڑوں) کے بارے میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ

جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی عورت تم سے چھوٹ کر کافروں میں جا ملے (اور وہ تم کو تمہارا خرچہ ادا نہ کریں)

فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا

(اور پھر (کافروں کو دینے کی) تمہاری نوبت آئے تو جن مسلمانوں کی بیبیاں (کافروں میں) چلی گئی ہیں جتنا خرچہ اُن کا ہوا ہو

أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

(اُس رقم سے جو تم کو دینی پڑے) اُن کو ادا کر دو اور اللہ سے جس پر تم ایمان لا چکے ہو ڈرتے رہو ف اے پیغمبر

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ

جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں (اور تم سے) اس پر بیعت کرنی چاہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی

شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ

اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ دختر کشی کریں گی

أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ

اور اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان نہیں بنا کھڑا کریں گی ف

أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي

اور نیک کاموں میں (جن کے کرنے کا تم حکم دو) تمہاری حکم عدولی نہیں کریں گی

مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ

تو ان شرطوں پر تم ان سے بیعت لے لیا کرو اور خدا کی جناب میں اُن کی مغفرت کی دعا کرو بیشک

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو!

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا

اُن لوگوں سے جن پر خدا کا غضب ہے (یعنی یہود سے) دوستی نہ لگاؤ کیونکہ یہ لوگ

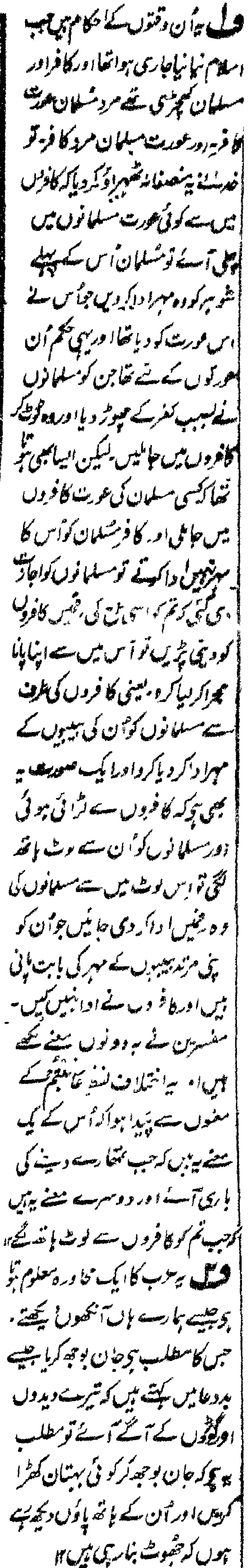
ف یہ اُن وقتوں کے احکام ہیں جب اسلام نیا نیا جاری ہوا تھا اور کافر اور مسلمان کھچڑی تھے مرد مسلمان عورت کافرہ اور عورت مسلمان مرد کافر تو خدا نے یہ منصفانہ ٹھہرا دیا کہ کافروں میں سے کوئی عورت مسلمانوں میں چلی آئے تو مسلمان اُس کے پہلے شوہر کو وہ مہر ادا کریں جو اُس نے اس عورت کو دیا تھا اور یہی حکم ان عورتوں کے تھے جن کو مسلمانوں نے بسبب کفر کے چھوڑ دیا اور وہ چھوٹ کر کافروں میں جا ملیں لیکن ایسا بھی تو تھا کہ کسی مسلمان کی عورت کافروں میں جا ملی اور کافر مسلمان کو اس کا مہر نہ دلواتے تو مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ تم کو جو اسی قسم کی کافروں کو دینی پڑے تو اس میں سے اپنا پانا مجرا کر لیا کرو یعنی کافروں کی طرف سے مسلمانوں کو ان کی بیبیوں کے مہر ادا کر دیا کرو اور ایک صورت یہ بھی ہے کہ کافروں سے لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو ان سے لوٹ ہاتھ لگی تو اس لوٹ میں سے مسلمانوں کی وہ رقمیں ادا کر دی جائیں جو ان کو یہی مرتد بیبیوں کے مہر کی بابت پانی ہیں اور کافروں نے ادا نہیں کیں۔ مفسرین نے یہ دونوں معنے سمجھے ہیں اور یہ اختلاف لفظ عاقبتم کے معنوں سے پیدا ہوا کہ اُس کے ایک معنے یہ ہیں کہ جب تمہارے دینے کی باری آئے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب تم کو کافروں سے لوٹ ہاتھ لگے

ف یہ عرب کا ایک محاورہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے ہاں آنکھوں دیکھتے۔ جس کا مطلب ہے جان بوجھ کر یا جیسے بد دعا میں کہتے ہیں کہ تیرے دیدوں اور گھٹنوں کے آگے آئے تو مطلب یہ ہے کہ جان بوجھ کر کوئی بہتان کھڑا کریں اور اُن کے ہاتھ پاؤں دیکھ رہے ہوں کہ جھوٹ بنا رہی ہیں ۱۲

مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

(ثواب) آخرت کی طرف سے ایسے نا اُمید ہیں جیسے کافر (یعنی مشرکین) قبر والوں (یعنی مردوں) کی طرف سے نا اُمید ہیں ف

سُوْرَةُ الصَّفِّ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَبِمَكَّةَ اَلْفَيْ وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

۶۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا

مسلمانو! ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا کرتے ہو جو تم کر کے نہیں دکھاتے (یہ بات) اللہ کو سخت ناپسند ہے

عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

کہ کہو (سب کچھ) اور کرو (کچھ) نہیں خدا (تو) اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

اُس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں (اور جگہ سے نہیں ٹلتے اور اُس حالت میں) وہ گویا ایک دیوار ہیں جس میں سیسا پلا دیا گیا ہے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ

اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ) وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ بھائیو! مجھے کیوں ستاتے ہو

وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْۤا

اور دل میں تو تم کو بھی یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں تو جب یہ لوگ ٹیڑھی چال چلے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

خدا نے اِن کی سمجھ بھی ٹیڑھی کر دی اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

ع ۲ رکوع ۸

ف اِس آیت کی مفسرین نے بہت توجیہیں کی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ جس طرح کافر اپنے مردوں سے نا اُمید ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ جو مرا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اِن سے چھُٹا کیونکہ اُن کو قیامت کا یقین نہیں اسی طرح اُس وقت کے یہود ثواب آخرت سے نا اُمید تھے کہ جان بوجھ کر پیغمبر صاحب کی رسالت سے اِنکار کرتے اور حق کو چھپاتے اور رشوتیں لیتے اور احکام شریعت کے جاری کرنے میں امیر اور غریب میں فرق کرتے تو اُن کو یقین تھا کہ آخرت میں اِس کا نتیجہ اُن کو بھگتنا پڑے گا اور جب اُنھوں نے جی میں یہ بات ٹھان لی تھی تو وہ جو کہتے ہیں کہ مرتا کیا نہ کرتا اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے تھے

النصف

ایسوں کے ساتھ دوستی رکھنا اسلام کے حق میں سخت مضر تھا دوسری توجیہ یہ ہے کہ جس طرح کفار منکرین قیامت آخرت کی طرف سے نا اُمید ہیں ایسی ہی حالت ان یہود کی بھی ہے کہ گو قیامت کے منکر نہیں مگر اسلام کے ساتھ ایسی عداوت رکھتے ہیں کہ ان کا انجام بھی ویسا ہی ہونا ہے جیسا منکرین قیامت کا جو مر چکے ہیں ۱۲

الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ

اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اے بنی اسرائیل میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ

تمھاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں (یہ کتاب) تورات جو مجھ سے پہلے (نازل ہو چکی) ہے (میں) اُس کی تصدیق کرتا

وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا

اور (ایک) پیغمبر کی (تم کو) خوشخبری سناتا (ہوں) جو میرے بعد آئیں گے (اور) اُن کا نام احمد ہوگا پھر جب

جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦ وَمَنْ اَظْلَمُ

وہ (احمد جن کا دوسرا نام محمدؐ ہے) بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ

کہ اُس کو اسلام کی طرف بلایا جائے اور وہ (اُلٹا) خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا

اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۱ (یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

اللہ کے نور کو اپنے مُونہہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ تو اپنے نور کو (کامل طور پر) پھیلا کر رہے گا گو

الْكٰفِرُوْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

کافروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ

اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اُس (دین) کو (اور) تمام دینوں پر غالب رکھے اگرچہ

الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ

مشرکین کو بُرا ہی کیوں نہ لگے مسلمانو! ہم تم کو ایسی سوداگری بتائیں؟

ع ۱ ۹ ۹

ف۱ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ اُن کو اسلام کی طرف بلایا جاتا تھا اور اسلام اور پیغمبر آخر الزمان کی پیشین گوئی اُن کی کتابوں میں موجود تھی یا بتاتا تھا کہ کاش وہ بھی اسلام میں آ شامل ہوتے مگر اُنھوں نے خدا پر یہ بہتان باندھا کہ اسلام کی پیشین گوئیوں کو اپنی کتابوں سے نکال ڈالا یا کچھ کا کچھ کر دیا یا اُن کے معنے بدل کر یہ بھی خدا پر بہتان باندھا ہے۔

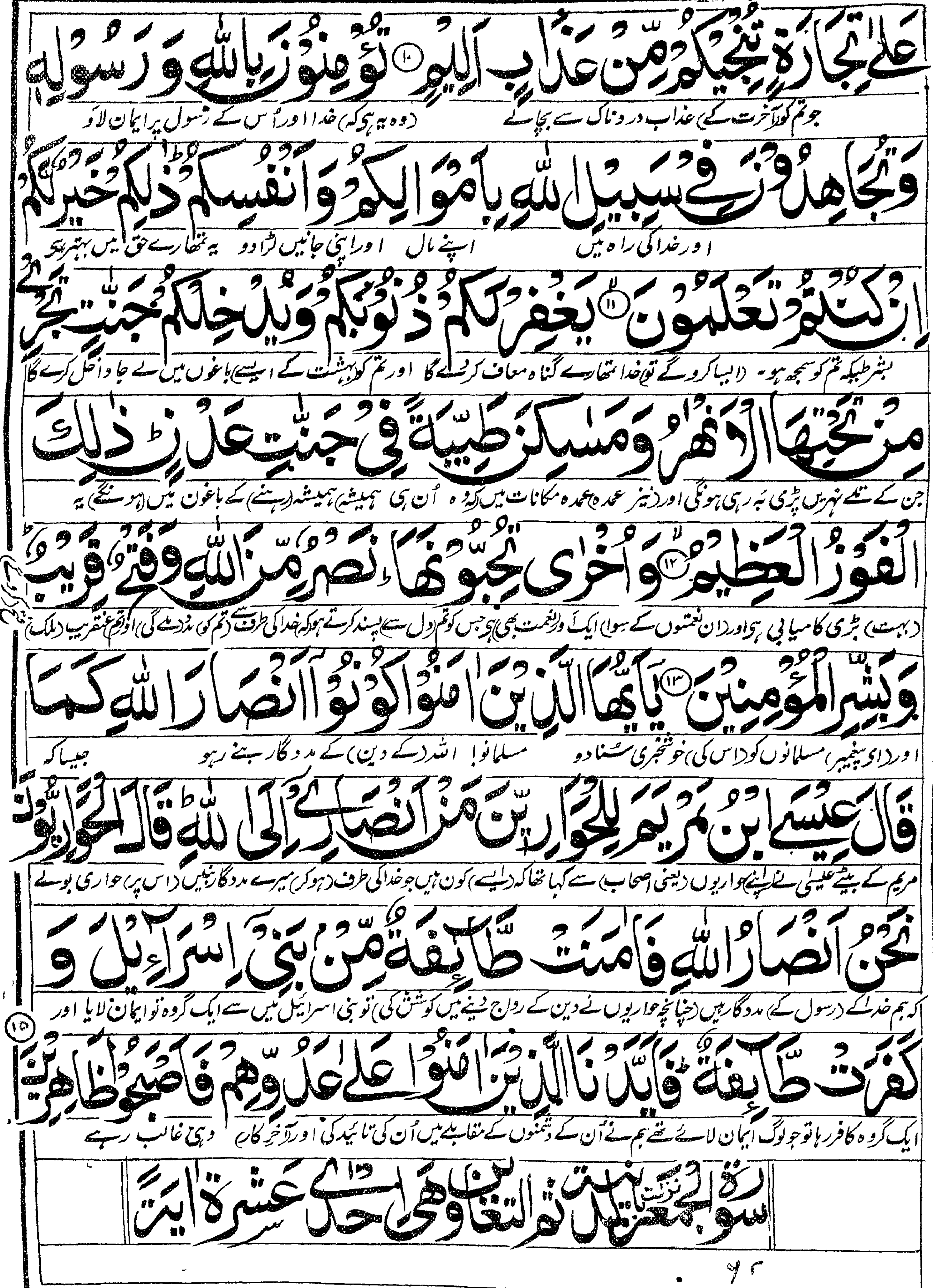

عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

جو تم کو (آخرت کے) عذاب دردناک سے بچا لے (وہ یہ ہے کہ) خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں لڑاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔ (ایسا کرو گے تو) خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ

جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہونگی اور (نیز) عمدہ عمدہ مکانات میں (کہ وہ) اُن ہی ہمیشہ ہمیشہ (رہنے) کے باغوں میں (ہونگے) یہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

(بہت) بڑی کامیابی ہے اور (ان نعمتوں کے سوا) ایک اور (نعمت بھی ہے) جس کو تم (دل سے) پسند کرتے ہو کہ خدا کی طرف سے (تم کو) مدد ملے گی اور (تم کو) عنقریب (ملک کی) فتح

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا

اور (اے پیغمبر) مسلمانوں کو (اس کی) خوشخبری سنا دو مسلمانو! اللہ (کے دین) کے مددگار بنے رہو جیسا کہ

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اپنے حواریوں (یعنی اصحاب) سے کہا تھا کہ (ایسے) کون ہیں جو خدا کی طرف (ہو کر) میرے مددگار ہیں (اس پر) حواری بولے

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ

کہ ہم خدا کے (رسول کے) مددگار ہیں (چنانچہ حواریوں نے دین کے رواج دینے میں کوشش کی) تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور

كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾ ع ٢ ٥ ١٠

ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں اُن کی تائید کی اور (آخر کار) وہی غالب رہے

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ثُمَّ التَّغَابُنُ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

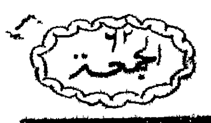

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی) تو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں جو (دنیا جہان کا) بادشاہ ۔ پاک ذات

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

غالب (اور) حکمت والا ہے وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے (عرب کے) جاہلوں میں اُن ہی میں سے (ایک صاحب کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ

(وہ) ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک صاف کرتے اور ان کو کتاب (الٰہی) اور عقل (کی باتیں) سکھاتے ورنہ

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا

(اس سے) پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے ہی اور (نیز خدا نے ان پیغمبر کو) اور لوگوں کی طرف (بھی بھیجا ہے) جو ابھی تک ان (عرب کے مسلمانوں) میں شامل

بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اور خدا زبردست (اور) حکمت والا ہے ف یہ (پیغمبری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے

ف ان سے مراد ہیں اہل فارس اور دوسرے اہل عجم ۱۲

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ

اور اللہ کا فضل (بہت) بڑا ہے جن لوگوں (کے سر) پر تورات (حکماً) لادی گئی پھر

يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

انھوں نے اُس کو انگیز نہ کیا (یعنی اس پر کاربند نہ ہوئے) اُن کی مثال گدھے کی سی مثال ہے جس پر کتابیں لدی ہیں جو لوگ خدا کی آیتوں کو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

جھٹلایا کرتے ہیں اُن کی بھی کیا ہی بری کہاوت ہے اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ

(اے پیغمبر ان یہودیوں سے) کہو کہ اے یہود اگر تم کو اس بات کا گھمنڈ ہے کہ اور تمام آدمیوں کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ

تم ہی خدا کے چہیتے ہو (اور اپنے اس دعوے میں) سچے (بھی) ہو تو موت کی تمنا کرو مگر یہ لوگ

اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ

اُن اعمالِ بد کے ڈر سے جن کے مرتکب ہو چکے ہیں کبھی موت کی تمنا کرنے والے نہیں اور اللہ بے انصاف لوگوں کو خوب جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو تم کو ضرور آ کر رہے گی پھر تم اُس (خدائے دانا و بینا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جو پوشیدہ اور ظاہر (سب کچھ) جانتا ہے پھر جیسے جیسے عمل (تم دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ (اُس وقت) تم کو بتا دے گا مسلمانو!

اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

جب جمعے کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو یادِ الٰہی (یعنی نماز) کی طرف لپکو

وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ

اور (اُس وقت) بیچنا (کھوچنا) چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو پھر جب

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا

نماز ہو چکے تو (تم کو اختیار ہے کہ) اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل (یعنی معاش) کی جستجو میں لگ جاؤ اور (جہاں کہیں ہو)

اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا

کثرت سے خدا کی یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ سودا (بکتا) یا تماشا (ہوتا) دیکھیں

انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

(تمہارے پاس سے) چھٹک کر اُسی کی طرف کو چل دوڑیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ جائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو (ثواب عبادت) اللہ کے ہاں ہے (وہ)

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

تماشے اور سودے سے بہت بہتر ہے اور اللہ (سب) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے ف

ف۱ پیغمبر صاحب کے عہد میں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا تھا کہ آپ جمعے کا خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں شام کا ٹانڈا تجارت کا غلہ لے کر آیا اور اُس نے لوگوں کے خبر کرنے کے لئے نقارہ بجایا جو لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے تھے کچھ ٹانڈے کی سیر دیکھنے کے لئے اور کچھ خرید و فروخت کے لئے کھسک گئے صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تھے اس پر یہ عتاب نازل ہوا ہے جو ان آیتوں میں مذکور ہے ۱۲

ع ۱ — ۱۱

ع ۲ — ۳ — ۱۲

سورة المنفقون نزلت بالمدينة بعد المجادلة وهي احدى عشرة اية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

إِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ

وقف لازم

(اے پیغمبر) جب تمہارے پاس منافق آتے ہیں تو (تمہیں خوش کرنے کے لئے) کہدیتے ہیں کہ ہم تو پکارے کہتے ہیں کہ آپ بیشک رسولِ خدا ہیں اور (اگرچہ) خدا

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَكٰذِبُونَ ①

جانتا ہی ہے کہ تم بیشک اس کے رسول ہو مگر اللہ (تم کو) یہ بھی جتائے دیتا ہے کہ (یہ) منافق جھوٹ بولتے ہیں (کیونکہ سچے دل سے نہیں کہتے)

اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّهُمْ سَاءَ

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تو (اس کی آڑ میں لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے ہیں (کیا ہی) برے

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ② ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

کام ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں کس لئے کہ یہ (لوگ) پہلے ایمان لائے پھر کفر کرنے لگے یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر کردی گئی

فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ③ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا

تو اب یہ (حق بات کو) سمجھتے ہی نہیں اور (اے پیغمبر) تم ان (کے ظاہر حال) کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظروں میں کھب جائیں اور بات کریں

تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ

تو تم ان کی بات کو (توجہ سے) سنو (تمہارے سامنے اس طرح پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں) گویا وہ لکڑیاں ہیں جو (دیواروں کے سہارے) لگائے رکھے ہیں

عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ④

کہ ان ہی کو (للکار) (اے پیغمبر) یہی لوگ تمہارے (جانی) دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جارہے ہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسولِ خدا (کی خدمت میں چلیں کہ وہ) تمہارے لئے مغفرت کی دعا کریں تو (وہ) سنتے ہی

رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ

اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور (اے پیغمبر) تم (اُس وقت) ان کو دیکھو تو ایسے مغرور ہو جاتے ہیں کہ (تمہاری طرف) رُخ بھی نہیں کرتے

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

اِن لوگوں کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو ان کے حق میں (دونوں باتیں) یکساں ہیں خدا تو اِن کے گناہ مُعاف کرنے والا ہے نہیں

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

بیشک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا یہی تو ہیں جو (لوگوں کو) بہکایا کرتے ہیں

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ

کہ جو لوگ رسولِ خدا کے پاس (آ جمع ہوئے) ہیں (اپنا پیسہ) اُن پر نہ خرچ کرو کہ (عاجز آ کر) آخر کو (آپ ہی) تتر بتر ہو جائیں حالانکہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ

آسمانوں میں اور زمین میں جتنے خزانے ہیں (سب) اللہ ہی کے ہیں مگر منافقوں کو (اتنی) سمجھ نہیں (یہ منافق) کہتے ہیں

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

کہ اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے تو ہی ف۱ حالانکہ (اصلی) عزت اللہ کی

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا

اور اُس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے مگر منافق (اِس بات سے) واقف نہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ

مسلمانو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد یادِ خدا سے غافل نہ کرنے پائیں

اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ (آخر کار) گھاٹے میں رہیں گے اور ہم نے تم کو جو کچھ دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں بھی کچھ)

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ

خرچ کرتے رہا کرو (مگر) اس سے پہلے (ہی پہلے خرچ کر لو اور اِس کی نوبت نہ آنے دو کہ) تم میں سے کسی کو موت آ موجود ہو اور وہ (اُس وقت) لگے کہنے کہ اے میرے

ع ١

ف۱ یہ غزوۂ بنی مصطلق کا ذکر ہے کہ بعض مسلمانوں سے منافقوں کے سردار ابی ابن سلول کی کچھ بات چیت تکرار ہو گئی منافق اپنے نزدیک مسلمانوں کو اپنے مقابلے میں کمزور اور ذلیل سمجھتے تھے لگے کہنے کہ لوٹ کر مدینے میں پہنچے اور ہم نے اِن کو نکال باہر کیا کہ نہ یہ رہیں گے اور نہ فساد ہوگا ۱۲

لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ

کاش تو مجھکو تھوڑے سے دنوں کی اور مہلت دیتا تو میں خیرات کرتا اور (دوسرے) نیک بندوں میں ایک نیک بندہ میں بھی ہوتا اور

یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

جب کسی کی موت آموجود ہوتی ہے تو خدا کبھی اس کو مہلت نہیں دیا کرتا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

ع ۲ ۱۴

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ نزلت بمکۃ او بالمدینۃ وتختلف فیها وهی ثمان عشرة اٰیة

۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (لوگو!) وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا (اس پر بھی) تم میں بعض کافر ہیں اور بعض مومن

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے اسی نے کسی مصلحت سے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

اور صورتیں بھی بنائیں تو اچھی بنائیں اور اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور

یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

جو تم لوگ چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر طور پر کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے اور اللہ (تو لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے کیا تم کو

نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ان لوگوں کا حال نہیں پہنچا جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر انہوں نے (دنیا میں) اپنے اعمال کی سزا کا مزہ بھی چکھا اور (آخرت میں) ان کو عذاب

أَلِيمٌ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا

درد ناک ہونا ہے (سو الگ) یہ اس لئے کہ اُن کے پاس اُن کے رسول کھلے کھلے معجزے لے کر آتے رہے اور یہ لوگ یہی کہتے رہے

أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ

کہ کیا (ہم جیسے) بشر ہم کو راہ بتانے آئے ہیں غرض انھوں نے (رسولوں کو نہ مانا اور (اُن سے) روگردانی کی اور خدا نے بھی ان کی کچھ پروا نہ کی اور اللہ بے نیاز

حَمِيدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي

(اور ہر حال میں) سزاوار حمد (وثنا) ہے کافر بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ ہرگز اُن کو جلا کر دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ ہاں ہاں مجھے اپنے

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا

کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم نے (دنیا میں) کیا ہے تم کو بتا دیا جائے گا اور یہ اللہ کے نزدیک (ایک) سہل سی بات ہے تو (لوگو!)

الثلثة

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (نیز) نور (ہدایت یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے اتارا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ

(اور اس کا نتیجہ تم کو اس دن معلوم ہوگا) جبکہ حشر کے دن تم (سب) کو جمع کرے گا یہی ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو شخص (دنیا میں) خدا پر ایمان لاتا اور

صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

نیک عمل کرتا ہے (قیامت میں) خدا اس کے گناہ اس (پر) سے دور کر دے گا اور اس کو بہشت کے (ایسے) باغوں میں دے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہونگی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا

(اور وہ لوگ) ان ہی باغوں میں سدا سدا کو (اور ہمیشہ ہمیشہ) رہیں گے بڑی کامیابی (اصل میں) یہی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے

ع الثلثة ۱۰ ۱۵

بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝١٠ مَا أَصَابَ مِن

یہی لوگ دوزخی ہونگے کہ ہمیشہ دوزخ (ہی) میں رہیں گے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے

مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

بے اذن خدا کوئی بھی آفت نہیں آیا کرتی اور جو شخص خدا پر یقین رکھے گا (مصیبت میں) خدا اس کے دل کو ٹھکانے سے لگائے رکھے گا اور خدا ہر چیز سے

عَلِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا

واقف ہے اور (لوگو!) اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اگر تم روگردانی کرو تو

عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

ہمارے رسول کے ذمے صاف طور پر (ہمارے حکموں کا) پہنچا دینا ہے اور بس اللہ (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور ایمان والوں کو چاہیئے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ

کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں مسلمانو! تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں سے (بعض)

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ

تمہارے (دین کے) دشمن ہیں تو اُن سے احتیاط کرتے رہو اور اگر تم (ان کے قصوروں کو) معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ

اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو نرے جنجال ہے اور اللہ کے ہاں (ان بکھیڑوں میں دین پر ثابت قدم رہنے والوں کے لئے)

أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا

بڑا اجر ہے تو (مسلمانو!) جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس کا حکم) سنو اور مانو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہنا

خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾ إِن

کہ (یہ) تمہارے اپنے ہی حق میں بہتر ہے اور جو شخص اپنے بخل طبعی سے محفوظ رکھا جائے تو (آخرت میں) ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ف۱ اگر

تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

(مسلمانو!) اگر تم اللہ کو خوش دلی سے قرض دو تو (آخرت میں) وہ تم کو اس کا دونا (دونا) کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا (سو الگ) اور اللہ

شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾

بڑا قدردان بُردبار پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا زبردست (اور) حکمت والا ہے

ع ۲ / ۸ / ۱۶

سُورَةُ الطَّلَاقِ وَنَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ الْبَيِّنَةِ وَهِيَ حَادِي وَاثْنَتَا وَثَلٰثَ عَشْرَةَ آيَةً

ف۱ بخل کو طبعی اس واسطے ... یا ... بخل تو ہر ایک ... طبیعت میں ہوتا ہے جیسا کہ ... سری جگہ فرمایا و اُحضرت الانفس الشح ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے پیغمبر جب تم (مسلمان اپنی) بیبیوں کو طلاق دینی چاہو تو ان کو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو اور (طلاق کے بعد ہی سے)

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ

عدت گننے لگو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو ف۱ (عدت میں) اُن کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ (خود بھی) نہ نکلیں مگر

اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

یہ کہ کھلم کھلا (کوئی) بے حیائی کا کام کر بیٹھیں (تو اُن کے نکال دینے کا مضایقہ نہیں) اور یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں اور جس شخص نے اللہ کی (باندھی ہوئی)

اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿١﴾

حدوں سے تجاوز کیا تو اُس نے (آپ) ہی اپنے اُوپر ظلم کیا ف۲ (اے شخص جو بیبی کو طلاق دیتا ہے تو نہیں جانتا شاید اللہ طلاق کے بعد (ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کر دے

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

پھر جب بیبیاں اپنی عدت پوری کرنے پر آئیں تو (یا تو رجوع کر کے) سیدھی طرح اُن کو اپنی زوجیت میں رکھے رہو یا سیدھی طرح اُن کو رخصت کر دو

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ

اور (جو کچھ بھی کرو) اپنے لوگوں میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ کر لو اور (گواہو! گواہی کی ضرورت آپڑے تو) اللہ کا پاس کر کے ٹھیک ٹھیک گواہی دینا یہ نصیحت

بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ

اُن لوگوں کو سمجھائی جاتی ہیں جن کو اللہ اور روزِ آخرت کا یقین ہے اور جو شخص خدا سے ڈرتا رہے گا

يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

خدا اُس کے لئے (آپس کے لڑائی جھگڑے سے) نجات کی شکل نکال دے گا اور اُس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جدھر سے اُس کو وہم و گمان بھی نہ تھا ف۳ اور جو شخص

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو خدا اُس (کی مشکلات کے حل کرنے) کو کافی ہے بیشک جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اُس کو پورا کر کے رہتا ہے (اور) اللہ نے تو ہر چیز کا

ف۱ شریعتِ اسلامی میں طلاق بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے لیکن اگر مرد کو مطلقاً اس کا اختیار نہ دیا جائے تو بعض صورتوں میں بڑے بڑے فسادات کا احتمال ہے جیسا کہ دوسری قوموں میں دیکھا جاتا ہے کہ اُن کے مذہب میں طلاق نہیں مگر مجبوری اُن کو اسلامی قاعدے کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اسلام نے طلاق جائز رکھی ہے مگر بڑے تضایقے اور احتیاط کے ساتھ کہ حتی الامکان طلاق کی نوبت نہ آئے۔ اور آئے تو زن و شوہر میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اولاً حیض کے دنوں میں طلاق کا دینا منع ہے اس میں مصلحت یہ ہے کہ ان دنوں میں میاں بی بی چار و ناچار ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں عجب نہیں کہ یہ علیحدگی طلاق کی محرک ہو تو جس کو طلاق دینی ہو ضرور ہے کہ عورت نہا دھو چکی ہو تب طلاق دے جس سے ظاہر ہو جائے گا کہ داعیۂ طلاق قوی ہے پھر طلاق کے بعد عدت ہے اس میں ایک تو نسب کی احتیاط ہے کہ عدت کی مدت میں متواتر تین بار عورت کو دن آجائیں گے تو اچھی طرح اطمینان ہو جائے گا کہ حمل سے نہیں ہے عورت حمل سے ہو تو اُس کی عدت وضعِ حمل تک ہے۔ عدت میں مرد اور عورت کو اچھا موقع دیا گیا ہے کہ پھر ملاپ کریں اور مرد اپنی طلاق کو واپس لے جس کو اصطلاحِ شرع میں رجوع اور رجعت کہتے ہیں پھر طلاق میں اس کا بھی لحاظ ہے کہ بے فائدہ اور بلا ضرورت عورت کا وقت عدت میں ضائع نہ ہو اور اُس کو جلدی عدت پوری کرنے کا موقع دیا جائے اِس لئے شروع سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ شروع عدت میں طلاق دی جائے یعنی جب عورت نہا دھو چکے اُس وقت اُس کو طلاق دی جائے۔ عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں بچہ کے دودھ پلانے کا معاملہ ہے اُس کے واسطے بھی شارع نے نہایت عمدہ انتظام کر دیا ہے اور یہ سب احکام ان آیتوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں ۱۲

ف۲ بر صفحہ آیندہ ف۳ بر صفحہ آیندہ

شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ

ایک اندازہ ٹھہرا رکھا ہے ف۳ اور (مسلمانو) تمہاری (طلاقی) بیبیوں میں سے جن کو (پیرانہ سالی کی وجہ سے) حیض کے آنے کی امید نہیں رہی اگر تم کو شبہ ہو ف۱

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَالّٰئِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ

تو اُن کی عدت (حیض سے نہیں بلکہ دنوں کے حساب سے) تین مہینے اور (علیٰ ہٰذا القیاس) جن عورتوں کو حیض کے آنے کی نوبت نہیں آئی (یہی تین مہینے ان کی عدت) اور (رہیں)

أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴿٤﴾

اُن کے بچہ جننے تک ۔ اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا ۔ خدا اُس کے کام آسان کرے گا

ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ

(مسلمانو) یہ احکام جو اوپر مذکور ہوئے فرمودۂ خدا ہیں جو اُس نے تمہاری طرف بھیجے ہیں اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا (آخرت میں) خدا اُس کے گناہوں کو اُس سے دور کر دے گا

وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ﴿٥﴾ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا

اور اُس کو بڑے بڑے اجر دے گا (سوا لگ) طلاقی عورتوں کو (عدت کے لئے) اپنے مقدور مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود ہو ۔ اور

تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا

اُن کو ایذا نہ دو ۔ اُن پر سختی کرنے کے لئے ۔ اور اگر ۔ حاملہ ہوں تو

عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا

بچہ جننے تک اُن کا خرچ اُٹھاتے رہو پھر (بچہ جننے پیچھے) اگر وہ (بچے کو) تمہارے لئے دودھ پلائیں تو اُن کو اُن کی دودھ پلائی دو اور آپس کی صلاح سے

بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى ﴿٦﴾ لِيُنفِقْ

دستور کے مطابق (اُجرت وغیرہ کا) ٹھہراؤ کر لو اور آپس میں کشمکش کرو گے تو (مرد کو کوئی) اور (عورت میسر آجائے گی اور وہ) اُس کے لئے (بچے کو) پلا دے گی

ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا

جس کو گنجایش ہو اُس کو چاہیے کہ وہ اپنی گنجایش کے قدر خرچ کرے ۔ اور جس کی آمدنی تنگی ہو ۔ وہ جتنا

آتَاهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ

اُس کو خدا نے دیا ہے اسی کے موافق خرچ کرے خدا نے جس کو جتنا دے رکھا ہے اس سے بڑھ کر کسی کو تکلیف دینی نہیں چاہتا (گھبرانے کی بات نہیں) خدا تنگی کے بعد جلد

فائدہ صفحہ ۸۹۱

ف۳ یعنی خدا نے جو قاعدے ٹھہرائے ہیں وہ بندوں کی مصلحت کے لئے ٹھہرائے ہیں اور جب کوئی خلاف قاعدہ کرتا ہے تو وہ مصلحت فوت ہو جاتی ہے اور اوپر سے اُس کا نقصان اُس شخص کی طرف عائد ہوتا ہے جو اُس قاعدے کو توڑتا ہے اور وہ خدا کے ہاں گنہگار ٹھہرتا ہے سو الگ اپنے اوپر ظلم کرنے کے یہ معنے ہیں ۱۲

ف۴ اس میں اس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں اس کو چھوڑ دوں گا تو اس کو کہیں روٹی کپڑا نہ ملے گا

فوائد متعلقہ صفحہ ہذا

ف ازانجملہ عدت کا اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں ۱۲

ف۲ شبہ سے مراد یہ ہے کہ عدت کا حساب حیض سے ہوتا ہے اور جس کو حیض ہی نہ آتا ہو تو اُس کو کیا کریں۔ فرمایا کہ ایسی عورتوں کا حساب دنوں سے کر لیا کرو ۱۲

عسر يسرا ﴿٧﴾ وكاين من قرية عتت عن امر ربها ورسله

فراغت (بھی) دے گا اور بہت سی بستیاں ہو گزری ہیں جن (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی

فحاسبنها حسابا شديدا وعذبنها عذابا نكرا ﴿٨﴾ فذاقت

تو ہم نے بڑی سختی سے اُن (کے اعمال) کا حساب لیا اور اُن کو (بڑی) بُری سزا دی سو اُنھوں نے

وبال امرها وكان عاقبة امرها خسرا ﴿٩﴾ اعد الله لهم عذابا

اپنے اعمال کی سزا کا مزہ چکھا اور اُن کا انجام کار گھاٹا (ہی گھاٹا) ہوا ان لوگوں کے لئے خدا نے (قیامت کا) عذاب سخت (اور بھی) تیار کر رکھا ہے

شديدا فاتقوا الله يا ولي الالباب ۛ الذين امنوا ۛ قد انزل

اے عقل والو جو ایمان لا چکے ہو اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو خدا نے

الله اليكم ذكرا ﴿١٠﴾ رسولا يتلوا عليكم ايت الله مبينت ليخرج

(تم کو) آگاہ کرنے کے لئے ایک پیغمبر تمھاری طرف بھیجا ہے جو تم کو خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے تاکہ

الذين امنوا وعملوا الصلحت من الظلمت الى النور ومن

جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اُن کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے اور جو شخص

يؤمن بالله ويعمل صالحا يدخله جنت تجري من تحتها

اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا خدا اُس کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں (لے جا) داخل کرے گا جن کے تلے

الانهر خلدين فيها ابدا قد احسن الله له رزقا ﴿١١﴾ الله

نہریں پڑی بہ رہی ہونگی (اور وہ) اُن میں سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے اللہ نے اُن کو خوب ہی روزی دی ۔ اللہ ہی تو ہے

الذي خلق سبع سموت ومن الارض مثلهن يتنزل

جس نے (تہ پرتہ) سات آسمان پیدا کئے اور اُن ہی کی طرح زمین

الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء

آسمان و زمین میں (انتظامی) احکام (وقتاً فوقتاً) نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر

ع ١/١٧

م ع ١٤ عند المتقدمین

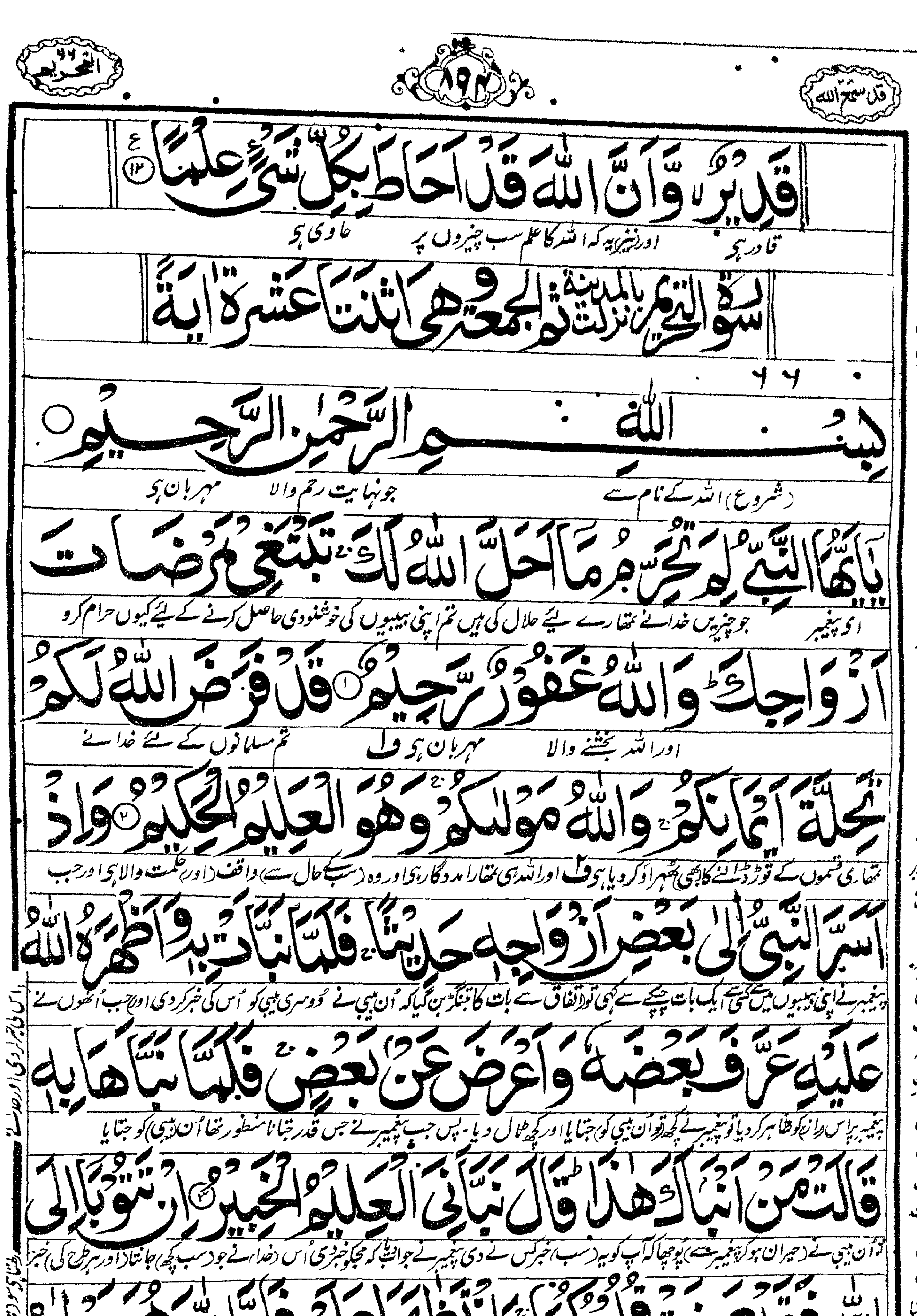

قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

قادر ہے اور نیز یہ کہ اللہ کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے

سورۃ التحریم بالمدینۃ نزلت ثم الجمعۃ وھی اثنتا عشرۃ ایۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ

اے پیغمبر جو چیزیں خدا نے تمہارے لیئے حلال کی ہیں تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیئے کیوں حرام کرو

أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف تم مسلمانوں کے لیئے خدا نے

تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۲﴾ وَإِذْ

تمہاری قسموں کے توڑ ڈالنے کا بھی ٹھہراؤ کر دیا ہے ف اور اللہ ہی تمہارا مددگار ہے اور وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور جب

أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ

پیغمبر نے اپنی بیبیوں میں سے کسی سے ایک بات چپکے سے کہی تو اتفاق سے بات کا بتنگڑ بن گیا کہ ان بیبی نے دوسری بیبی کو اس کی خبر کر دی اور جب انھوں نے

عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ

پیغمبر پر اس راز کو ظاہر کر دیا تو پیغمبر نے کچھ تو ان بیبی کو جتایا اور کچھ ٹال دیا۔ پس جب پیغمبر نے جس قدر جتانا منظور تھا ان (بیبی) کو جتایا

قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴿۳﴾ إِنْ تَتُوبَا إِلَى

تو ان بیبی نے (حیران ہو کر پیغمبر سے) پوچھا کہ آپ کو یہ (سب) خبر کس نے دی پیغمبر نے جواب دیا کہ مجھ کو خبر دی اس (خدا) نے جو (سب کچھ) جانتا (اور) ہر طرح کی خبر

اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ

خدا کی جناب میں توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ تم دونوں نے کجرائی اختیار کی ہے اور اگر پیغمبر کے خلاف میں سازشیں کرو گی تو ان کا (حامی و) مددگار ہے اللہ

ف۱ پیغمبر صاحب کی کئی بیبیاں تھیں اور کئی بیبیاں ... مشکلیں پیش آتی ہیں وہ آپ کو بھی پیش آتی تھیں۔ ان کے خانہ داری کے معاملات کو دین سے کچھ تعلق نہیں بعض باتیں ایسی بھی واقع ہوتی ہوں گی جن کا اثر مذہبی تعلیم پر پڑتا ہوگا پیغمبر صاحب کو بیبیوں کے ساتھ دو طرح کے تعلقات تھے۔ ایک تعلق زناشوئی جو عام میاں بی بی میں ہوا کرتا ہے، وہ درجہ نیاز کا ہے دوسرا تعلق اسلامی تھا کہ پیغمبر صاحب پیغمبر تھے اور بیبیاں داخل امت تھیں پیغمبر صاحب کو کسی بیبیوں کا سنبھالنا تھا ان کے ساتھ یکسانی کا برتاؤ کرنا تھا اور تقاضائے بشریت بھی ساتھ لگا تھا ان پر باوجود بی بی ہونے کے ادب پیغمبری بھی قائم رکھنا تھا۔ پیغمبر صاحب نے کئی بیبیاں کی تھیں وہ ان سے نکاح کرنے پر مجبور ہوئے تھے ایک کے کچھ استحقاق پیغمبر صاحب پر تھے ... [illegible] ... نکاح نہیں کر سکتی تھیں ... پیغمبر صاحب کو دوسری بیبیوں کی ممانعت تھی ان چند در چند مشکلات میں پیغمبر صاحب نے جس طرح زندگی بسر کی وہ انھیں سے ہو سکتی تھی اس سورت میں پیغمبر صاحب کے دو خانگی معاملوں کا ذکر ہے اور بہم ہے مفسرین نے بہت اختلاف کیے ہیں سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ خدا رسول جس بات کی صراحت کرنی نہ چاہیں ... رسول کا خانگی معاملہ ہو تو ہم مسلمانوں کو اس کی تفتیش اس کی ضرورت نہیں اتنا سمجھ لینا بس ہے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیوں سے بھی کبھی ... باتیں ہوئی ہیں جو خدا اور رسول کو بری لگیں اور ان کو تنبیہ کر دی گئی۔ یہ جو حلال چیز کے حرام

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴿٤﴾

اور جبریل اور (اچھے) نیک مسلمان اور ان کے علاوہ (دوسرے) فرشتے (بھی) پیغمبر کے حامی و مددگار ہیں۔

عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ

اگر پیغمبر تم (عورتوں) کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں کہ ان کا پروردگار ان کے لئے تمھارے بدلے تم سے بہتر بیبیاں بہم پونہچا دے

مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿٥﴾

فرماں بردار۔ باایمان۔ نمازی۔ (خدا کی جناب میں) توبہ کرنے والیاں۔ عبادت گزار۔ روزہ دار دُہاجنیں اور کواریاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ

مسلمانو! اپنے تئیں اور اپنے اہل (و عیال) کے تئیں (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن ہونگے آدمی

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا

اور پتھر اس پر فرشتے (تعینات) ہیں تند خو سخت مزاج خدا جو ان کو حکم دے اس کی نافرمانی نہیں کرتے

أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا

اور جو ان کو حکم دیا جاتا ہے (بے کم و کاست) اس کی تعمیل کرتے ہیں (اس دن ہم کافروں سے فرمائیں گے کہ) کافرو! آج (اپنے بیہودہ) عذر مت (پیش) کرو

الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا

جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (آج) ان ہی کا بدلہ پاؤ گے مسلمانو! اللہ کی جناب میں

إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

خالص (دل سے) توبہ کرو عجب نہیں کہ تمھارا پروردگار (آخرت میں) تمھارے گناہ تم سے دور کردے

وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي

اور تم کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں (لے جا) داخل کرے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہونگی (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ

اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اللہ پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے آگے اور ان کے داہنی طرف (ان کے ساتھ ساتھ) چل رہی ہوگی

منزل ۷

بقیہ صفحہ ۸۹۴

کر لینے کا مجمل بیان ہے عجب نہیں سربرآوردہ بیبیوں کی خاطر سے آپنے کسی بی بی کی طرف سے بے التفاتی کر لی جا ہی ہو جو عدل اور مناسبت اور انصاف کے خلاف تھی۔ دوسری بات وہ ایک راز ہے جو پیغمبر صاحب نے کسی ایک بی بی سے کہا اور انھوں نے دوسری سے کہدیا قرآن کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اہم بات تھی اور اس کے ظاہر ہونے سے انتظام سلطنت اسلامی میں خلل پڑنے کا احتمال تھا۔ اور اسی واسطے عتاب میں سختی کی گئی ہے ۱۲

ف۲ ٹھہراؤ سے مراد وہی کفارہ ہے جو ساتویں پارے کی ابتدا میں مذکور ہے ۱۲

ع ۱ ۱۵

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

(اور) یہ دعائیں کرتے جاتے ہونگے کہ ای ہمارے پروردگار ہماری (اِس) روشنی کو ہمارے لئے اخیر تک قائم رکھ ؎ اور ہمارے گناہ معاف فرما بیشک تو ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

قادر ہے ای پیغمبر کافروں کے ساتھ (ہاتھ سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرتے رہو اور ان پر سختی رکھو

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا

اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور (وہ) بہت ہی بری جگہ ہے کافروں (کے عبرت پکڑنے) کے لئے خدا

امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

نوح کی بیبی اور لوط کی بیبی کی مثال بیان کرتا ہے کہ یہ (دونوں عورتیں) ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے ان کو دغا دی (کہ اپنے شوہروں کے خلاف

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾

تو (دونوں کے شوہر باوجودیکہ پیغمبر تھے) اللہ (کی ناخوشی) کے سامنے ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور (ان دونوں عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ جہاں اور لوگ (جہنم میں)

وقف لازم

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ

اور (سچے) مسلمانوں کی تسلی کے لئے خدا (ایک تو) فرعون کی بیبی کی مثال دیتا ہے کہ

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ

ان بی بی نے دعا کی کہ ای میرے پروردگار میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھکو فرعون

وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

اور اس کے کردار (بد) سے نجات دے اور (نیز مجھکو) ان ظالم لوگوں سے نجات دے۔ اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی

الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ

جنہوں نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا تو ہم نے ان کے پیٹ میں اپنی (قدرت سے ایک) روح پھونک دی اور

صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾

وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی رہیں اور وہ (ہمارے) فرمانبردار بندوں میں سے تھیں

ع ۲ ۵ ۲۰

؎ سورۂ حدید میں بیان ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کے آگے آگے اور ان کی داہنی طرف ان کا نور ایمان چل رہا ہوگا اور منافق اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے تو ان میں اور مسلمانوں کے نور میں ایک آڑ کر دی جائے گی اور منافق اندھیرے میں رہ جائیں گے منافقوں کا یہ حال دیکھ کر مسلمان دعا کریں گے کہ الٰہی یہ نور ہمارے ساتھ آخیر تک رہے

الجزء التاسع والعشرون ٢٩

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ بَعْدَ الطُّورِ وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٦٧

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿١﴾ الَّذِيْ

(بڑا) با برکت ہے وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں (دنیا جہان کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ

موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست

الْغَفُوْرُ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ

(اور) بخشنے والا ہے وہ جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنا دیئے (اے دیکھنے والے) بھلا تجھکو (خدائے) رحمن کی (اس) صنعت میں

الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾

کوئی کسر دکھائی دیتی ہے (اور ایک بار دیکھنے سے نہ دکھائی دے) تو دوبارہ نظر کر (اور پھر دیکھ) کہ تجھکو (کسی جگہ) کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ

پھر بار بار نظر کر (نتیجہ یہی ہوگا کہ) تیری نظر کھسیانی ہو کر تھکی ہاری تیری طرف اُلٹی لوٹ آئے گی

حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا

(اور تجکو آسمان میں کوئی نقص نہیں دکھائی دے گا) اور ہم نے ورلے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ہم نے ان (چراغوں) کو

رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾

شیاطین کے لئے (ایک طرح کی) رَو بنا یا ہے اور (آخرت میں) ہم نے اُن کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (سو الگ) ف۲

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ

اور جو لوگ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے اُن کے لئے (بھی) دوزخ کا عذاب ہے اور (وہ بہت ہی) بری

الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ﴿٧﴾

جگہ ہے جب (یہ لوگ) اُس میں ڈالے جائیں گے تو (دور ہی سے) اُس کی بڑی زور کی سائیں سائیں اُن کو سنائی دے گی اور وہ (اسی) بھڑک رہی ہوگی

ف۱ موت اور زندگی کو آزمانے کے یہ معنی ہیں کہ اگر زندگی نہ ہو تو عمل کس حالت میں کیا جائے اور مرنا نہ ہو تو آدمی خدا سے ڈرے ہی کیوں ف گر موت سے ابن آدم ہے عاجز ورنہ نہ تھا یہ خدا کے بھی بس کا ۱۲

ف۲ رَو سے یہ مراد ہے کہ شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے کے لئے اوپر جاتے ہیں فرشتے اُن کو شہاب پھینک کر ہٹا دیتے ہیں ۱۲

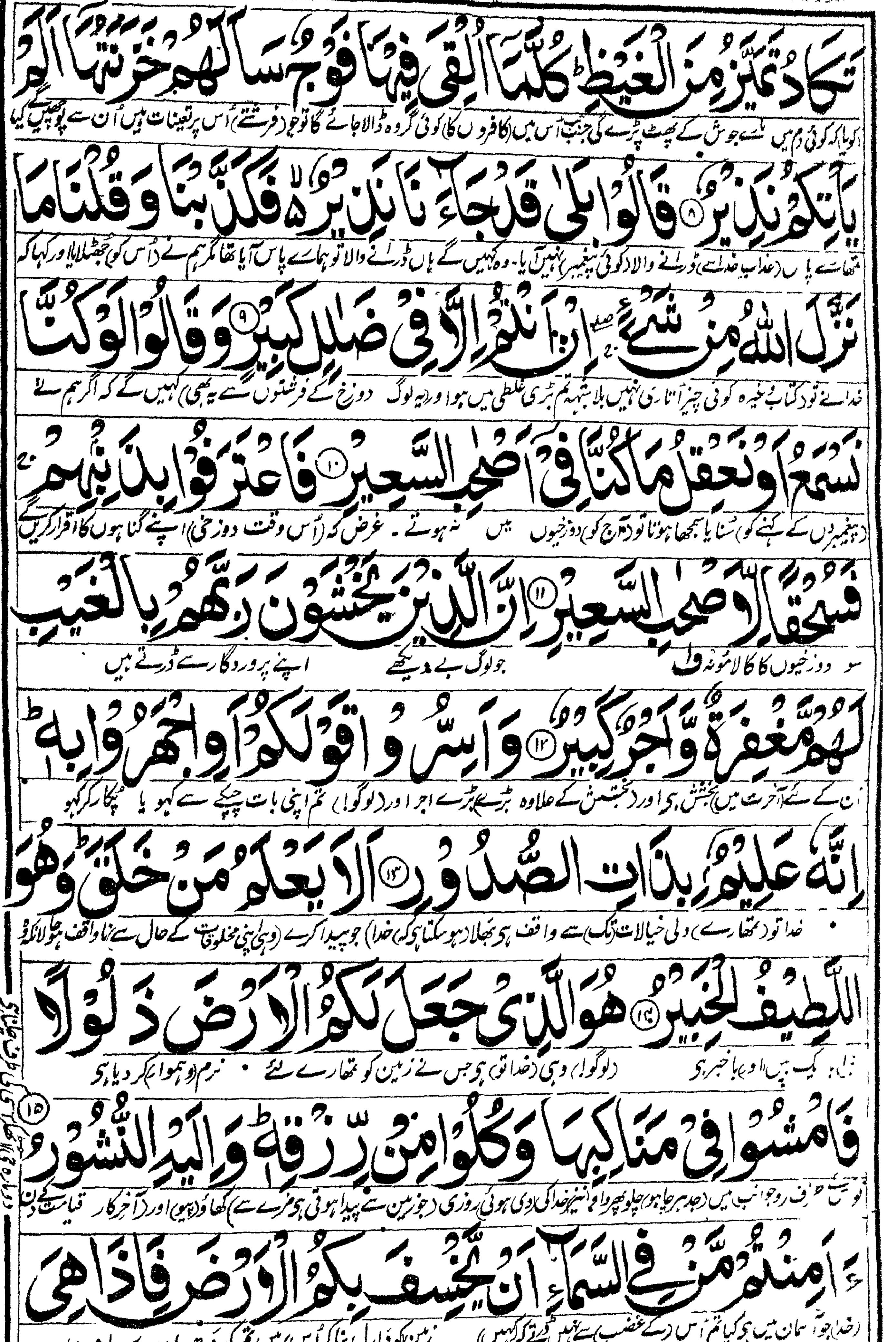

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ

گویا کہ کوئی دم میں جوش کے مارے پھٹ پڑے گی جب اس میں (کافروں کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو جو (فرشتے) اس پر تعینات ہیں ان سے پوچھیں گے کیا

يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا

تمہارے پاس (عذاب خدا سے) ڈرانے والا (کوئی پیغمبر) نہیں آیا۔ وہ کہیں گے ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے (اس کو) جھٹلا دیا اور کہا کہ

نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

خدا نے تو (کتاب وغیرہ) کوئی چیز اتاری نہیں بلاشبہ تم بڑی غلطی میں ہو اور (یہ لوگ دوزخ کے فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ اگر ہم سنتے

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ

(پیغمبروں کے کہنے کو) سنا یا سمجھا ہوتا تو (آج کو) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ غرض کہ (اس وقت دوزخی) اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے

فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

سو دوزخیوں کا کالا منہ ہو ف — جو لوگ بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ

ان کے لئے (آخرت میں) بخشش ہے اور (بخشش کے علاوہ) بڑے بڑے اجر اور (لوگو!) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ

خدا تو (تمہارے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے بھلا (ہو سکتا ہے کہ خدا) جو پیدا کرے (وہی اپنی مخلوقات کے حال سے) ناواقف ہو؟ وہ تو

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا

نازک بین اور باخبر ہے (لوگو!) وہی (خدا تو) ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم (و ہموار) کر دیا ہے

ع ۱

فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾

تو اس کی رستوں میں (جدھر چاہو) چلو پھرو اور (نیز خدا کی دی ہوئی) روزی (جو زمین سے پیدا ہوتی ہے مزے سے) کھاؤ (پیو) اور (آخر کار) قیامت کے دن

أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ

(خدا جو آسمان میں ہے کیا تم اس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ تم کو زمین کو دلدل بنا کر (اس) میں تم کو دھنسا دے اور وہ

ف لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ دوزخیوں کو دوری ہو ہم نے محاورۂ اردو کے خیال سے یہ مفہوم ترجمہ کر دیا ہے جو اس سے بھی یہی مراد ہوتی ہے

تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ

پڑی جھکولے مارا کرے یا (خدا) جو آسمان میں ہے تم اُس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ (کہیں) تم پر پتھراؤ برسا دے

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿١٧﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ

تو (ذرا صبر کرو) عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا (تمھارے حق میں) کیسا (ہوا) اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انھوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا تو ہمارا انکار)

نَكِیْرِ ﴿١٨﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؕۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ

کیسی (تباہی کا موجب) ہوئی (کہ سب ہلاک ہو گئے) کیا ان لوگوں نے پرندوں پر نظر نہیں کی جو ان (کے سروں) پر (اُڑتے رہتے ہیں) و کبھی اپنے پر پھیلا دیتے

اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

(خدائے) رحمٰن ہی اُن کو (ہوا پر) تھامے رہتا ہے بےشک وہ ہر چیز کا نگران (حال) ہے (لوگو) بھلا ایسا کون ہے جو تمہارا (لاؤ) لشکر بن کر

یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا

(خدائے) رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے (منکر) کافر تو بس نرے دھوکے (ہی دھوکے) میں ہیں (اور) اگر خدا اپنا رزق روک لے

الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ

تو بھلا ایسا کون ہے جو تم کو روزی پہنچا دے مگر کافر تو سرکشی اور (حق سے) گریز کرنے پر اڑے بیٹھے ہیں تو کیا جو شخص

یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ

اپنا منہ اوندھائے ہوئے چلے وہ زیادہ رو براہ (ہو سکتا) ہے یا وہ شخص جو سیدھا (تنا ہوا) راہِ راست پر چلا جا رہا ہو

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لئے (سننے کو) کان

وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ

اور (دیکھنے کو) آنکھیں اور (سمجھنے کو) دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم (اس کا) شکر کرتے ہو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہ (خدا) ہی تو ہے

الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ

جس نے تم کو (روئے) زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن) اُسی کے حضور میں تم (سب) جمع کئے جاؤ گے اور (کافر مسلمانوں سے) کہتے ہیں

وقف منزل

وقف غفران

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو یہ وعدہ (قیامت) کب (پورا) ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں کو) جواب دو کہ (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور

اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ

میں تو لوگوں کو صاف طور پر (عذاب آخرت سے) ڈرانے والا ہوں ور بس پھر جب اس (دن) کو (یعنی قیامت کو) دیکھیں گے کہ پاس آ موجود ہوا تو (مارے رنج و ہیبت کے ان) کافروں کی

كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ

اور ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ (عذاب) ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ مجھ کو

اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ

اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان کو ہلاک کر مارے یا ہمارے حال پر رحم فرمائے تاہم کون ہے جو کافروں کو (آخرت کے) عذاب دردناک سے پناہ دے (سکے)

هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ

کہو وہی (خدا) رحم کرنے والا ہے ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کون

مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

صریح گمراہی میں تھا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ یہ تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو) اگر زمین کے اندر اتر جائے تو کون تمہارے لئے پانی کی سوتیں لا بہائے گا

ع ۲ ۱۶

ف مطلب یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کے برے بھلے کو تم کافروں کے انجام میں کیا دخل ہو سکتا ہے ہم برے ہیں تو اپنے لئے اور بھلے ہیں تو اپنے لئے تم کو اپنی نجات کی فکر کرنی چاہئے ۱۲ ف آدمی کا قاعدہ ہے کہ وہ معمولی روزمرہ کی باتوں میں مطلق غور نہیں کرتا اور نہ قدر اور کتابت ایسی عجیب اور مفید ایجاد ہے کہ آج تک کوئی ایسی عمدہ ایجاد نہیں ہوئی [illegible] اسی سے خدا نے ان کی قسم کھائی ۱۲

سُوْرَةُ الْقَلَمِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ثُمَّ الْمُزَّمِّلُ وَ هِیَ اثْنَتَانِ وَ خَمْسُوْنَ اٰیَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

نٓ (اے پیغمبر) قلم کی قسم اور (لوگوں کے) لکھنے کی قسم کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے ہرگز دیوانے نہیں ہو (جیسا کہ کافر کہتے ہیں)

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾

اور بلاشبہ (تبلیغ رسالت کے صلے میں) تم کو اجر (ملنے والا) ہے جس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے ہی کا نہیں اور بیشک تمہارے اخلاق بڑے (اعلیٰ درجے کے) ہیں

فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَىیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ

سو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور (یہ کافر) بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو خبط ہے (اے پیغمبر) بیشک تمہارا پروردگار ہی

هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا

اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہی اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو راہِ راست پر ہیں تو (اے پیغمبر)

تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ

(کہیں) جھٹلانے والوں کے کہنے میں نہ آجانا۔ یہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم ملائم پڑو تو یہ بھی ملائم پڑیں ف۱ اور تم کسی (ایسے نابکار) کے کہنے میں (بھی) نہ آجانا

حَلَّافٍ مَهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾

جو بہت قسمیں کھاتا ہے (اور) آبرو باختہ ہے لوگوں پر آوازے کسا کرتا ہے (اِدھر کی اُدھر) اُدھر کی اِدھر چغلیاں لگاتا پھرتا ہے اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا رہتا ہے ف۲

عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا

اکھڑ ہے اور اِن (عیوب) کے علاوہ بداصل بھی ہے۔ جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس (دیتے) پر کہ مال اور (بہت سے) بیٹے رکھتا ہے

قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا

بول اُٹھتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (ذرا صبر کرو) ہم عنقریب اُس کے ناک پر داغ لگائیں گے ف۳ (اے پیغمبر) جس طرح ہم نے

بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾

ایک باغ والوں کو آزمایا تھا اِسی طرح ہم نے اِن کافروں کو بھی آزمایا ہے کہ اُن باغ والوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی ہم اِس کا پھل ضرور توڑ لیں گے اور (دل) کو اس کا اِستثنا بھی نہ کیا

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ

تو یہ سوتے کے سوتے ہی تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بلا (ناگہانی) نازل ہوئی اور اِس سرے سے اُس سرے تک باغ پر پھر گئی اور صبح ہوتے ہوتے تو وہ ایسا (خالی) ہو گیا

كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ

جیسے کوئی سارے پھل توڑ کر لے گیا ہو اور (اِدھر) اِن لوگوں نے صبح ہوتے ہوتے ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر تم کو پھل توڑنے ہیں تو سویرے سے

إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾

اپنے باغ پر جا پہنچو ف۴ چنانچہ (وہ سب لوگ) روانہ ہوئے اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے

أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ

کہ (دیکھنا) آج کوئی محتاج تم تک باغ کے اندر نہ آنے پائے (ورنہ اس کو کچھ دینا پڑے گا غرض اپنے نزدیک) یہ سمجھ کر بس اب جاتے ہی پھل توڑ لیں گے

منزل ۷

ف۱ یعنی کفار چاہتے ہیں کہ تم بت پرستی کو برا نہ کہو تو ہم بھی تمہارے دین کی اِس قدر مخالفت نہ کریں ۱۲

ف۲ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ کے ایک معنی تو وہ ہیں جو ہم ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ خیر سے مراد ہے مال اور مَنَّاع کے معنے روکنے والا تو مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مال کا روکنے والا ہوا یعنی کنجوس ۱۲

ف۳ یہ آیتیں ایک کافر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کہ وہ بڑا ہی خبیث اور موذی تھا اور جن باتوں کے لیے خدا نے اُس پر ملامت کی ہے آدمی کو چاہیے کہ اُن سے بچتا رہے اور خرطوم کے لفظی معنے سونڈ کے ہیں یہاں حقارت کے لیے آدمی کے حق میں استعمال کیا گیا ہے تو اُس کو ناک سے تعبیر کر سکتے ہیں جیسا ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور واقع میں بھی جنگ بدر میں ولید کی ناک پر زخم لگا اور اُس کے حق میں پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲

ف۴ قرآن میں لفظ حَرْث واقع ہے جس کے لغوی معنے کھیتی کے ہیں تو گویا باغ کو کھیتی فرما دیا ہے کہ اُن لوگوں کی کھیتی ہی باغات تھے۔ یا باغ کے اندر اندر کھیتی بھی ہو گی ۱۲

حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝٢٥ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝٢٦ بَلْ نَحْنُ

بڑے اہتمام کے ساتھ بہت سویرے جا پہنچے۔ پھر جب باغ کو دیکھا تو (ایسا اُجڑا پڑا تھا کہ پہچان نہ سکے اور) لگے کہنے کہ ہو نہ ہو ہم (رستہ) بھول گئے (پھر سوچ کر) تو بولے

مَحْرُومُونَ ۝٢٧ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝٢٨ قَالُوا

تقدیر پھوٹ گئی۔ اُن میں سے جو بہتر آدمی تھا بولا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ (خدا کا شکر اور اُس) کی تسبیح (و تقدیس) کیوں نہیں کرتے (تب) وہ بول اُٹھے

سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝٢٩ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے (اور) آپ لگے ایک کے مونہہ پر ایک

يَتَلَاوَمُونَ ۝٣٠ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝٣١ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن

ملامت کرنے (آخر کار سب) بول اُٹھے کہ ہائے ہماری کمبختی بیشک ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے عجب نہیں ہمارا پروردگار

يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝٣٢ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ط

اس (باغ) کے بدلے ہم کو اس سے بہتر (باغ) عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع لاتے ہیں (دیکھو) یوں (ہوتا ہے) عذاب (اے پیغمبر جو ناشکری کرتے ہیں اُن پر دنیا میں)

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝٣٣ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ

اور آخرت کا عذاب (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے۔ اے کاش! (اس زمانے کے کافر) سمجھتے ہوتے بیشک پرہیزگاروں کے لئے

ع ٣ — وقف لازم

عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝٣٤ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝٣٥ مَا لَكُمْ

اُن کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) مزے کے باغ ہیں کیا ہم (اپنے) فرماں بردار بندوں کو گنہگاروں کے برابر کر دیں گے؟ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝٣٦ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝٣٧ إِنَّ لَكُمْ

کیسے بے ٹھکے حکم لگایا کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے (اور) اس میں پڑھتے ہو کہ

فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝٣٨ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ

جو تم پسند کرو گے وہی تم کو (آخرت میں) ملے گا ف یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روزِ قیامت تک چلی جائیں گی

الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝٣٩ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ

کہ تم جس چیز کی فرمائش کرو گے وہی تمہارے لئے (آخرت میں) موجود کر دی جائے گی۔ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں سے کون اس کا

ف فیہ میں ضمیر کا مرجع معاد لیا جائے جو عند ربہم سے سمجھا جاتا ہے تو اس آیت کے یہی معنے ہیں جو ترجمے میں اختیار کئے اور اگر مرجع کتاب ہو تو یہ معنے ہوں گے کہ اس میں پڑھتے ہو (اور) اس میں لکھا ہوا ہے کہ جو تم پسند کرو گے (وہی) تم کو (آخرت) میں ملے گا۔

زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾

ذمہ لیتا ہے یا انھوں نے (خدا کے) شریک ٹھہرا رکھے ہیں (اور وہ ذمہ دار بنتے ہیں) پس اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اپنے (اُن) شریکوں کو لا حاضر کریں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾

جس دن پردہ اُٹھا دیا جائے گا۔ اور (لوگ) سجدے کے لیئے بُلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ

(شرمندگی کے مارے) اُن کی آنکھیں جُھکی ہونگی (اور) ذلت ان (کے چہروں) پر چھا رہی ہوگی اور (دنیا میں) اُن کو سجدے کی طرف بُلایا جاتا تھا

إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ

اور اُس وقت یہ لوگ اچھے بچھے بھی تھے (مگر شرارت سے سجدہ نہیں کرتے تھے) ف۱ (اے پیغمبر) ہم کو اور اُن لوگوں کو جو (ہمارے) اس کلام کو جھٹلاتے ہیں (اپنے اپنے حال پر)

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي

کہ ہم ایسی طرح پر کہ ان کو خبر بھی نہ ہو آہستہ آہستہ اِن کو (جہنم کی طرف) گھسیٹتے اور ان کو ڈھیل دیتے چلے جا رہے ہیں بیشک ہمارا داؤ

مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ

(بڑا) پکا (داؤ) ہے کہ اُس کا توڑ ہی نہیں ہو سکتا۔ (اے پیغمبر) کیا تم اِن سے (تبلیغ رسالت پر) کچھ مزدوری مانگتے ہو کہ (یہ اس) چٹی (کے بوجھ) سے دبے جاتے ہیں یا

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

غیب کی خبریں (آتی) ہیں اور یہ (اُن کو) لکھ لیا کرتے ہیں تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے (بیٹھے) رہو اور

كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ

ذوالنون (یعنی یونس) کی طرح (ٹھڑ دلے) نہ ہو کہ انھوں نے تنگ دل ہو کر (خدا کو) پکارا ف۲ اگر اُن کے پروردگار کا فضل اُن کی دستگیری

نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ

نہ کرتا تو بُرے حالوں چٹیل میدان میں پھینک دیئے گئے ہوتے لیکن اُن کے پروردگار نے اُن کو نوازا

فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ

اور (اپنے نیک بندوں میں) پھر شامل کیا اور (اے پیغمبر) کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

---

١٥ معٓ — عند المتقدمین ١٣

ف۱ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ کے لفظی معنے ہیں جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور یہ ایک عرب کا محاورہ ہے اور پنڈلی کھولنے سے سختی اور مصیبت کا پیش آنا مراد ہوتا ہے کیونکہ کوئی بڑا مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو آدمی پاجامہ یا تہمد اُدنچا کر کے اُس کے کرنے پر آمادہ ہوتا ہے یا دریا اُترنا ہوتا ہے تو خواہی نخواہی کپڑا اُٹھانا پڑتا ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ہے حقیقت کا کھل جانا ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے کہ پردہ اُٹھا دیا جائے گا اور یہ جو فرمایا ہے کہ سجدہ نہ کر سکیں گے تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ کافروں کی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور اُن سے جھکتے نہ بن پڑے گا ١٢

ف۲ صاحب الحوت اور ذوالنون دونوں کے ایک ہی معنے ہیں مچھلی والا۔ مگر وہ لفظاً اچھا نہیں اور اُس سے مچھلی کا بیچنے والا بھی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ذوالنون حضرت یونس کا نام پڑ گیا ہے اِس لئے کہ ان کو مچھلی نے نگل لیا تھا ١٢

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۵۲﴾

(گھور گھور کر خدا کے رستے سے) پھسلا دیں ف اور کہتے ہیں کہ یہ (شخص) تو (ایک) دیوانہ ہے حالانکہ یہ (قرآن) جو تم (ان کو سناتے ہو) دنیا جہان (کے لوگوں) کے لیے نصیحت ہے

سورۃ الحاقۃ نزلت بمکۃ بعد الملک وھی اثنتان وخمسون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

۶۹

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

سچ مچ ہونے والی (یعنی قیامت) (وہ) سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ سچ مچ ہونے والی کیا چیز ہے؟ ثمود

وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَأَمَّا

اور عاد (دونوں) نے (اس) کھڑ کھڑا ڈالنے والی (حادثے) کو جھٹلایا سو ثمود تو ایک بڑے زور کی کڑک (کے صدمے) سے ہلاک کر دیئے گئے اور رہے

عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

عاد سو وہ بھی بڑے زناٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے کہ برابر سات رات

وَثَمٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ

اور آٹھ دن وہ ہوا خدا نے ان پر چلائے رکھی تو (اے مخاطب) تو (ان) لوگوں کو اس (آندھی) میں اس طرح ڈھے پڑے دیکھتا جیسے کھجوروں کے

خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ

کھوکھلے تنے بھر اب تم ان میں سے کوئی (متنفس بھی) بچا ہوا دکھائی دیتا ہے اور فرعون اور جو امتیں اس سے پہلے ہو گزریں

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً

اور الٹی بستیوں کے رہنے والے (یعنی قوم لوط یہ سب لوگ) بڑے بڑے قصوروں کے مرتکب ہوئے تو (ان کی طرف) رسول بھیجے گئے اور انہوں نے اپنے پروردگار

رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾

بڑا سخت پکڑا لوگو! (نوح کے وقت میں) جب پانی کا طوفان آیا تو ہم ہی نے تم کو (یعنی تمہارے بزرگوں کو) کشتی میں سوار کر لیا تھا

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَإِذَا

تاکہ اس (واقعے) کو تمہارے لیے ایک یادگار بنا دیں اور (جن کے) کانوں کو خدا نے یاد رکھنے کی صلاحیت دی ہے وہ اس کو یاد رکھیں پھر (اے پیغمبر) جب